DUE DATE

Late Fine Ordinary books 25 p. per day, Text Book Re 1 per day, Over night book Re 1 per day.

بمبئی کا اسلامی THE روزانہ اخبار

MUSLIM HERALD.

مسلم ہیرلڈ

جلد ۲ | بمبئی :- سہ شنبہ ۱۸- اگست ۱۸۹۴ء | نمبر ۱۹۲

خبروں کا چمن

کل یہان بعد نماز جمعہ جناب سید نازمیان صاحب نے دو نوجوان عورتون اور تین مردون کو مشرف باسلام کیا- اسلامی نام سکینہ- مریم- عبدالقادر- محمد جعفر- اور شیخ ابراہیم رکھے گئے-

بمبئی مین ابتداء موسم سے ۱۶- اگست تک ۴۴- انچہ اور ۵ حصہ بارش گری گذشتہ سال اسی تاریخ تک ۶۲- انچہ اور ۲۸ حصہ تھی-

پرسون بمبئی مین پورٹ ٹرسٹ کی ایک لائف بوٹ طوفان سے دریا مین الٹ گئی- دو انگریز پائلٹ اور سات دیسی خلاصی نکل آئے-

بمبئی پٹیٹ مل کا ایک مزدور کریم بخش آلہی بخش گیارہ سالہ نے جس کا ہاتھ مشین مین کٹ گیا تھا- پرسون اسپتال مین قضا کی-

پنجشنبہ کے گورنمنٹ گزٹ سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر دیر عارضی میونسپل کمشنر بمبئی مقرر ہوئے-

سر جمشید جی ہاسپٹل مین سینہ پھٹنے کی وجہ دریافت کرنے کیلئے بمبئی میڈیکل یونین مجلس آپالو بندر پر ایک جلسہ منعقد کریگی-

[illegible] کے ایک سپاہی شیخ عبداللہ شیخ بدھو کا مقدمہ جو مسٹر کوپر صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش تھا- بعد چند اظہارات کے ایک ہفتہ تک ملتوی رہا-

یہ بات طے پائی کہ ماہ اکتوبر مین قوم وزیری کی سرکوبی کو مہم روانہ کیجائیگی یہ فوج زیر کمان کرنل ٹرنر صاحب ہوگی مسٹر فرائر افسر حد بندی ہونگے- امیر صاحب کی ایک مضبوط جماعت واسطے امداد برٹش جماعت کے روانہ کرینگے-

چلاس کی خبر ہے ٹھوکے خانصاحب بحفاظت کپتان بار صاحب لا صدر آئینگے-

شملہ مین حال کی بارشون سے بہت سے مکانات ناقابل رہایش ہوگئے ہین

آسام بنگال ریلوے مین اکمل ٹنل جمعہ کے روز سرنگ مین لگایا گیا-

گورنمنٹ ہوس مدراس واقع اوٹکمنڈ کی عمارت پر ۷ لاکھ خرچ ہوگا

رنگون سے خبر آئی کہ مالدہ نام سٹیمر جل گیا- لیکن ڈاک ولایت بچالی گئی

زلزلہ قسطنطنیہ سے کتنی جانین تلف ہوئین ہے ابتک ظاہر نہین کیا گیا-

تعطل ڈاک ولایت اسکی وجہ یہ ہے کہ تعداد کو شنکر رگ خوفزدہ ہون

چترال کو متصل ایک پہاڑی کے پھٹ جانیسے سپاہی گر پڑے ۱۱ سپاہی مجروح

امیر بخارا اور خان خیوا اپنے اپنے ولیعہدون کی معرفت سینٹ پیٹرسبرگ دارالحکومتہ روس کو سفارتین بھیجنا چاہتے ہین-

مسلم ہیرلڈ

بمبئی: شنبہ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۱۲ھ

محاصل نمک ہند

ماہ اپریل و جون مین ہندوستان کی گورنمنٹ کو محاصل نمک سے ۲ کروڑ ۳ لاکھ ۹۱ ہزار کی آمدنی ہوئی حالانکہ سال ماسبق مین دو کروڑ ۲۲ لاکھ ۴۴ ہزار روپیہ وصول ہوا تھا۔ تو گویا سال گذشتہ کی نسبت دو مہینون مین قریب ساڑھے بائیس لاکھ کی بیشی ہوئی۔ ماہ اپریل و جون ۱۸۹۴ء مین ۹۱ لاکھ ۸۹ ہزار من نمک برآمد کیا گیا تھا۔ اور سال ماسبق کے انھین مہینون مین ۹۲ لاکھ ۱۷ ہزار من نکلا تھا۔

حضور پرنس آف ویلز بحری ملازمت

ڈاک ولایت سے خبر آئی۔ کہ حضور پرنس آف ویلز نے گرینج ہاسپٹل کے مدرسہ کا معاینہ فرمایا۔ اور طلبہ کو دست مبارک سے انعام تقسیم کیا۔ اسکے بعد ایک تقریر فرمائی جو بہت دلچسپ تھی۔ اور جس مین لڑکون کو تاکید کیگئی تھی۔ کہ سکول کی تعلیم سے صرف علم سیکھنا ہی مراد نہین ہے بلکہ سب سے زیادہ غرض یہہ ہے۔ کہ صنوابط کی بندش اور حکام کی فرمانبرداری کا سبق حاصل کیا جائے۔ نیز حضور ممدوح نے کہا۔ کہ اسے لڑکو روئے زمین پر کوئی ایسی ملازمت نہین ہے۔ جیسی کہ بحری فوج کی ملازمت ہے۔ اسکو یاد رکھو۔ اور اسی ملازمت کی تائید مین دوسرے روز حضور ڈیوک آف یارک نے جہازی تعلیم کے مدرسے کے طلبہ کے روبرو ایک خوش آیند تقریر فرمائی تھی۔

پیمایش کشتوار کا خرچہ

صوبۂ بہار کی پیمایش کشتوار باوجود زمیندارون کی سرتوڑ مخالفت کے موقوف نکی گئی۔ آخری بارے یہہ قرار پائی۔ کہ اس پیمایش کے سولہ آنہ خرچ مین چار آنہ گورنمنٹ ادا کریگی۔ اور پانچ آنہ کاشتکارون سے لیا جائیگا اور سات آنہ زمیندار دینگے۔ ابتدا مین یہہ تجویز تھی کہ گورنمنٹ صرف دو آنہ یا آٹھوان حصہ دے۔ اور باقی خرچ زمیندارون اور کاشتکارون سے مساوی حصہ مین لیا جائے۔ زمیندارون کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ نے بجائے دو کے چار آنے دینا منظور کیا۔ اور کاشتکارون کے حصہ مین دو آنہ گھٹا دیا۔ لیکن زمیندارون کو وہی سات کے سات آنے دینے پڑین گے۔

لندن مین بڑودہ کے طلبہ

لندن کے اخبارات سے معلوم ہوا۔ کہ وہان بڑودہ کے طالبعلمون نے جو تکمیل تعلیم کے لئے ریاست کے خرچ پر ولایت بھیجے گئے ہین۔ اور خاطرخواہ تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ اس امر کا جلسہ کیا کہ جناب مہاراجہ صاحب کی رعایا پوری

اور بیدار مغزی اور علم دوستی کا شکریہ ادا کرین- اور نیز سرکار حضور کی فیاضی کی شکرگذاری مین کوئی عمدہ ون یادگار قایم کرین مسٹر جے یوسف علیمان نے ایک عجیب تقریر کے دوران مین جلسہ کے اغراض بیان کیے- اور کہا کہ مہاراجہ صاحب بہادر کی عالی شان فیاضی نے ہم لوگونکو مغربی تعلیم اور تہذیب کے حاصل کرنے کے قابل بنایا ہے جسکا پورا شکریہ ہم لوگ نئی جنم مین بھی ادا نہین کر سکتے ہین- ہمکو واجب ہے کہ انکی امداد کی قدردانی مین کوئی بالمس کام کیا جائے اور انکی فیاضی کی یادگار مین کوئی ایسی چیز قایم کیجائے کہ جس سے بڑودہ کے تمام لوگون اور سیاحون کو ہمیشہ یاد رہے- کہ مہاراجہ صاحب نے رعایا کی بہبودی کے لیئے کیا کچہہ کیا ہے- شریمنت سمپت راؤ گیکواڑ (برادر سرکار حضور مہاراجہ صاحب) اس جلسہ کے میر انجمن تھے- انہون نے ایک موزون تقریر مین مہاراجہ صاحب کے ان کامون کا مختصر خاکہ کھینچکر دکھلایا- جو رعایا کی خوشی و آسایش کی ترقی مین کیئے گئے ہین- کفایت شعاری کی تائید اور سلسلہ آمد و رفت کی سہولت اور وسعت سے اونھون نے رعایا کی اصلی فارغبالی کو بہت کچہہ چمکا دیا ہے- بیمارون کے لئے ہسپتالون کے جابجا قایم کرنے سے اونھون نے رعایا کی تکلیفون کے کم کرنے مین بڑی کوشش کی ہے- علاوہ ازین سکولون کے جاری کرنے- اور کتب خانون کے کھولنے سے رعایا کی دماغی ترقی کو بھی بہت رونق دی ہے- ان قابل تعریف کامون کے اجرا اور توسیع کے عالیشان فرائض کو مہاراجہ صاحب نے اس سرگرمی سے نباہا ہے کہ صحت کا بھی کچہہ خیال نکیا- اور اسی باعث انکی صحت کو صدمہ پہونچا- یہانتک کہ کسی زمانہ مین انکی صحت کی نسبت اندیشہ پیدا ہو گیا تھا خدا کا فضل ہے کہ اب حالت مائل بہ صحت ہے- مہاراجہ صاحب ہماری شکرگذاری اور تعریف کے ہر طرح مستحق ہین- کہ اونھون نے دکھا دیا ہے کہ اعلی منصب اور عظیم موقعون کو کس طرح اعزاز اور فائدہ کے ساتھہ کام مین لانا چاہیے-

---

درخواست

دہلی کا اخبار لکہتا ہے کہ ایک درخواست پھول والون نے بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع دہلی کے بدین مضمون گذرانی کہ سیر پھول والون کی عرصہ سو برس سے یعنے اکبر شاہ بادشاہ ثانی کے عہد سے قطب صاحب مین ہوتی ہے- اور بعد غدر کے ہم لوگون نے سیر بند کردی تھی- لیکن حکام لوگون کے حکم سے ہمنے یہ سیر پھر جاری کردی- مگر اب ہم لوگون مین اس قدر گنجایش نہین رہی کہ سیر مذکور اپنے خرچ سے انجام دین- اسلئے ہم نے سال گذشتہ مین درخواست صاحب ضلع کی خدمت مین گذرانی تھی کہ ہمکو اس میلہ مین مدد ملجائے- اسپر حکم ہوا تھا کہ سال آیندہ مین غور کیا جائیگا- چنانچہ اب پھر یہ درخواست دیکر امیدوار ہین کہ کچہہ روپیہ کا تو ہم معمولی چندہ کرینگے- اور کچہہ چندہ کی مدد ہمکو لوکل بورڈ کمیٹی سے یا میونسپلٹی سے ملجائے تاکہ سیر رونق کے

ساتھ ہوا کرے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اس درخواست کو نامنظور کیا - اور حکم دیا کہ موافق قاعدہ سال گذشتہ کے جس طرح تم سیر کرتے ہو - بدستور کرلو - ابھی تک کوئی تاریخ سیر کی مقرر نہیں ہوئی - صاحب کمشنر بہادر نے بھی یہی حکم بحال رکھا -

معاملات وسط ایشیا

حال ہی ایک جلسہ پارلیمنٹ میں علاقہ پامیر اور ملک سیام کے معاملات کی نسبت سوالات پوچھے اور جوابات دئیے گئے - پامیر کی نسبت صاحب انڈر سکرٹری سررشتہ فارن نے کہا کہ معاملہ پامیر کی نسبت جو ہے سرکار انگلستان اور روس کے درمیان گفتگو سے معاملت ترقی پر ہے - اور اب اسکی تکمیل کی صورت نظر آتی جاتی ہے - معاملہ سیام کے بابت میں فرمایا - کہ اس ملک میں برٹش کے فوائد یہ ہیں کہ سیام کی خود مختاری بحال رہے - اور فرانس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کا دوستانہ سلوک جاری رہے - اور برٹش گورنمنٹ کو پورا یقین ہے کہ فرانس اپنے وعدے کا ایفا کریگا - اور صوبہ چنتابون پر اپنا قبضہ مستقل نہ رکھیگا - بلکہ بموجب اقرار کے صوبہ مذکور کو عنقریب خالی کر دیگا - ہم خوش ہیں کہ انگلستان کو اسبارے میں فرانس کے ایفائے وعدہ پر بھروسا ہے ورنہ مصر کی نظیر پیش کر کے اگر وہ بھی اپنے وعدے کے ایفا میں تاخیر کرے - تو سوائے مقابلہ کے چارہ کیا ہے - اور لڑائی کرنا انسانیت میں داخل نہ ہوگا!

ایک اخبار لکھتا ہے کہ امیر بخارا عنقریب کوہ قاف میں وارد ہونیوالے ہیں کہ وہاں کے معدنی چشموں کے صحت بخش غسل سے نفع حاصل کریں - کہتے ہیں کہ انکو روس جانیکا بہت شوق ہے - لیکن چاہتے ہیں کہ زار مدعو کریں تو وہ جائیں -

کابل سے خبر آئی ہے کہ موجودہ مشغولیوں کے ہوتے امیر صاحب دسمبر سے پہلے کابل نہیں چھوڑینگے - اب تک اسبات کی نسبت کچھ فیصلہ نہیں ہوا کہ اگر امیر صاحب انگلستان جانے کی دعوت کو منظور کریں تو اسی سال میں ولایت کو روانہ ہونگے - بہر حال خیال کرتے ہیں کہ فی الحال انکا ارادہ ۱۸۹۵ع میں کے موسم گرما میں لندن کے دیکھنے کا ہے -

سرحدی معاملات

اخبار پایونیر لکھتا ہے کہ اگلے دو مہینوں کے اندر گورنمنٹ ہند کو اسبات کا فیصلہ کرنا پڑیگا کہ وزیرستان کے معاملہ میں کیا کارروائی کیجائے - یہ تدبیر نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہے کہ حدود بندی کی کارروائی کے زمانہ میں فوج کے ذریعے سے دھمکی دیجائے - اور امیر صاحب بھی اپنے عہدہ داران حدود بندی کے ساتھ ایک برگیڈ بھیجکر انکی مدد دینگے - ایک انگریزی اخبار کو جلال آباد سے ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کمشنر پشاور کی معرفت باجوڑ اور دیگر سرحدی فرقوں میں ایک مطبوعہ اشتہار حسب ذیل شایع کیا ہے جس میں

اس عہد نامہ کی اطلاع دیگئی ہے جو دربارہ انتظام سرحد امیر کابل اور گورنمنٹ ہند مین قرار پایا ہے - منجانب مسٹر آر اوڈنی کمشنر و سپرنٹنڈنٹ پشاور ڈویژن بنام برادران مہمند فرقون کو جو دریائے کابل سے لیکر چترال کے جنوب تک آباد ہین - اطلاع دیجاتی ہے کہ سرحد کے فیصلے کی نسبت امیر کابل اور گورنمنٹ ہند کو درمیان جو عہد نامہ ہوا ہے - بہ تفصیل ذیل ہے -

(۱) بہت مدت سے سرحدی حدود کی نسبت کئی بے قاعدہ کارروائیان ہوتی رہی ہین - اس واسطے امیر اور گورنمنٹ ہند کو جو آپس مین دوست اور رفیق ہین خواہش تھی کہ ان مشکلات کے دور کرنیکے واسطے سرحد کا فیصلہ کرلین - گورنمنٹ ہند نے امیر کابل کے ساتھ متفق ہوکر ربیع الاول ۱۳۱۱ھ مطابق ستمبر ۱۸۹۳ء مین منجانب افسرون کا ایک مشن بسر کردگی سر ہنری مارٹیمر ڈیورینڈ کابل کو روانہ کیا - اور خدا کی عنایت سے ۱۲- نومبر ۱۸۹۳ء کو بعض علاقون کی نسبت امیر اور گورنمنٹ ہند کے درمیان عہد نامہ ہوگیا - اس علاقہ مین کئی سو کوس کی زمین واخان سے فارس کے جنوب تک شامل ہے -"

(۲) اس عہد نامہ کو فریقین نے منظور کرلیا ہے اور گورنمنٹ ہند نے بھی اتفاق کرلیا ہے کہ وہ ان فرقون مین جو سرحد سے پرے آباد ہین - دخل نہ دیگی - اس فیصلہ کی آسانی کیواسطے سرحدی لاین کو تین حصون مین تقسیم کیا جائیگا - ہر ایک حصہ کا فیصلہ خاص خاص موقعات پر ایک برٹش اور ایک افغان کمشنر کرینگے - لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تمہارے علاقہ کی حد بندی کے واسطے مین کمشنر مقرر ہوا ہون - اور مین عنقریب سرحد اسمار کو روانہ ہونگا - جہان جنگ مین سرحد کے فیصلہ کیواسطے افغان افسر متعینہ امیر سے ملونگا - مین امید کرتا ہون کہ تمکو موقع اچھی طرح حد بندی دکھا دونگا - فی الحال اس اشتہار مین اسکی نسبت کچھ بیان نہین کرسکتا - مگر حد بندی کا خاکہ یہ ہے کہ :- برٹش گورنمنٹ نے منظور کرلیا ہے کہ اسمار سے جنگ کے شمال تک جنوب مغرب کی طرف اور سرحد کونار کیطرف سرحد سے چند میل تک اور پھر کیطرف دریائے کونار تک امیر کے پاس رہیگا کونار سے جنوب کی طرف کو سرحد کی لاین سالالہ سار پہاڑی کے قریب سے گذریگی - یہ پہاڑی کونار اور پنج کوڑ کے نہرون کا منبع ہے - سالالہ سار سے خط پہاڑی کی چوٹی تک جائیگا - اور اس واسطے حد بندی دریائے کابل سے ایک مقام تک جسکا نام پلوسی ہے ہوگی -

(۶) امیر کابل نے بھی تسلیم کرلیا ہے کہ وہ مہمند فرقون کے ساتھ جو نہر پنج کوڑ کے مشرق کی طرف پلوسی تک آباد ہین - کوئی تعلق نہین رکھینگے -

(۷) آیندہ تمہارا تعلق گورنمنٹ ہند کے ساتھ ہوگا - اور کسی گورنمنٹ کو اس مین دخل نہوگا -

(۸) تم لوگ یقین رکھو کہ گورنمنٹ تمہارے ملک کو اپنے مقبوضات مین شامل کرنیکا کوئی ارادہ نہین رکھتی - اور وہ تم لوگون مین دخل نہ دیگی -

---

مقبرۂ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نور اللہ مرقدہ کا فوٹو جالی

تاریخ مرآت جہاں سے مفید۔ نام تاریخ کا ہے جسمین کہ اکبر نے تمام کشور ہندوستان میں عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی اکثر اوقات علماء و فضلاء کو بارگاہ میں مسائل فقہی و تدبیرات دین میں بحث رہتا تھا سینکڑوں کتابیں اس بادشاہ کے زمانہ میں تصنیف ہوئیں اور ہزاروں انتخاب اس میں سنسکرت سے ترجمہ ہوئے قریب باون برس تک ہندوستان میں حکمران رہا۔ اور سنہ ۱۰۱۴ھ میں ۱۲ تاریخ جمادی الثانی شب چہارشنبہ کو دار الخلافہ اکبرآباد میں اس سرائے فانی سے طرف عالم جاودانی کے کوچ فرمایا۔ باغ سکندرہ میں کہ قلعہ اکبرآباد سے تین کوس کے فاصلے پر واقع ہے۔ مدفون ہوا۔ اپنا مقبرہ یعنی عمارت عالیشان واقع سکندرہ اپنے ہی زمانہ حیات اس بادشاہ نے تعمیر کرائی تھی۔ اور عمارت سنگ سرخ اور سنگ مرمر سے بنی ہوئی ایسی نادر زمانہ اور عجائبات روزگار سے ہے۔ کہ اوسکی صفت تحریر سے باہر ہے۔ جب یہ مکان بن چکا تھا۔ تو اسکا نام بہشت آباد رکھا گیا۔ بروز وفات ایک شاعر نے چند اشعار کہے

نظم

گرامی نعش پاک شستند از آب	معطر کردہ از مشک و گلاب
کفن جامہ گردید تا برت جای	سپردند جسمش بعفو خدای +
زبخش بہ تختہ دراند ختند	با سکندر پیش وطن ساختند
در و خیمہ کردند بر سر فراز +	نجا گشتند سپردند و گشتند باز

شعراء وقت و فضلاء عہد نے اس بادشاہ کی وفات پر سینکڑوں تاریخیں اور ہزاروں مرثیے لکھے ہیں۔ ایک مصرعہ تاریخ ہمیشہ اسطرح مشہور ہے

ع

الف کشید ملایک بہ فوت اکبر شاہ

قانون

(سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۱۱)

اسلئے ہے بیماریاں۔ قحط سیلاب آتشزدگی۔ چڑھ آنے اور فتح کرلینے والی قومیں۔ ڈاکو۔ چور۔ درندے۔ زہر دار کیڑے۔ طوفان وغیرہ سب دشمن ہیں۔ غرض کہ دنیا میں جتنی چیزیں اور قوتیں موجود ہیں۔ وہ اگر اعتدال سے استعمال میں آویں تو دوست ہیں۔ اور اگر انسے کام لینے میں افراط یا تفریط ہو۔ تو وہی جانی دشمن ہیں۔ آگ انسان کے لئے اب ایسی ضروری چیز ہو گئی ہے۔ کہ اگر وہ دنیا سے گم ہو جائے۔ تو زندہ رہنا محال کے قریب ہو جائے۔ ہمارا کھانا پینا۔ مکانوں کا گرم رہنا۔ روشن ہونا۔ سفر کرنا۔ اس وقت سب آگ کی بدولت ہے۔ لیکن اگر کبھی چراغ جو اندھیری لالٹین میں نور فزا ہے۔ چھپر میں چھو جائے۔ اور آگ بھڑک اوٹھے۔ تو تمام گھر بلکہ محلہ یا شہر بھر کو جلا کر خاک سیاہ کر سکتا ہے۔ اور سود مند ہونے کے بدلے لاکھوں روپے کا مال اور ہزاروں جانیں تلف کر سکتا ہے۔ اگر پانی بقدر ضرورت نکلے۔ تو جاندار کا زندہ رہنا ممکن نہیں۔ لیکن حد سے زیادہ ہو جائے تب بھی طوفان آجائے اور سب غرق ہو کر راہی ملک

تجارتی خبروں کا چمن

آگبوٹوں کی روانگی کا نرخ

پی اینڈ او کی کمپنی

نام	تاریخ روانگی	از بندر	کپتان	ٹن	نام جہاز	کمپنی
یہ	آرکیڈیا	۱۳۰۰	ہمسن	بمبئی	۱۰ اگست	گرنڈلے مورے

وکٹوریہ لائن بمبئی

نمبر	نام جہاز	ٹن	کپتان	از بندر	تاریخ روانگی	کمپنی
۱	ایٹی اونیا		آرمیٹ	لیورپول	۱۸ اگست	سٹریٹس فارایسٹ
۲	نیویورک	۳۲۱۹	ٹی ناکس	لیورپول	۲۵ اگست	گراہم کمپنی
۳	سنگاپور	۱۴۲۰	اولوڈیا	جنیوا	۲۰ اگست	سی بابورو
۵	ریٹیا	۱۹۱۵	لیف کولی	چین	۲۳ اگست	[illegible] کمپنی
۶	ڈونوبانا	۲۶۸۸		بمبئی	۲۱ اگست	آسٹریلین لائڈ
۸	اندرانی	۳۳۳۲	بریلی	ہشیلمز	۲۵ اگست	کلک نلسن

مانچسٹر کے سوتی کپڑے کا نرخ

قسم	عرض	طول	وزن	قیمت شلنگ	قیمت پنس
شرٹنگ	۲۸ انچ	۳۶ $\frac{1}{2}$ گز	۷ رطل	۴	۳
"	۴۶ "	۳۷-۳۸ گز	$8\frac{1}{4}$ "	۵	۱
جگناتھی	۳۹ "	۲۰ "		۲	۳
"	۴۵ "	۲۰ "		۲	۳

سرکاری قرضہ

	آنہ روپیہ
ساڑھے تین سود کا	۱۰۲-۱۲
پانچ ٹکے۔ میونسپل لون	۱۲۷
چار ٹکہ سود کا	۱۰۳-۴-۸

	آنہ روپیہ
پورٹ ٹرسٹ بانڈ	۱۰۷-۴
فریچر میونسپل بانڈ	۲۷۴

ہنڈوی کا نرخ

ہرایک نئی درسنی ہنڈوی فی شلنگ ڈیڑھ پینی۔

سورت کا نرخ

نمبر	فیریل ۴	سیر ۳ ۲
نمبر	"	سیر ۵
نمبر	"	۵ سیر ۵
نمبر	"	سیر ۷
نمبر	"	[illegible]

اناج کا نرخ

گیہوں کلکتہ کا فی خندی	[illegible]	[illegible]
جبلپوری	"	[illegible]
سفید بمبئی	"	[illegible]
احمدآباد دالی بمبئی	"	[illegible]
کھنڈوا	"	[illegible]
تل سفید	"	[illegible]
تل لال	"	[illegible]
تل سیاہ	"	[illegible]
السی تیار فی ہنڈرویٹ		[illegible]
سرسوں پیلی گجراتی	"	[illegible]
سرسوں کانپوری	"	[illegible]

افیون کا نرخ

۷ نمبر	فی تولہ	[illegible]
اود ی پاپا	"	[illegible]
ندی ناپا	"	[illegible]
ٹینن بیک	"	[illegible]
چینی پاپا	"	[illegible]
جاپانیک	"	[illegible]
ٹسمانی	"	[illegible]
کچی آسپی	فی عدد	[illegible]
کچی رانی	"	[illegible]

چاندی کا نرخ

لاہینی	سو تولہ	[illegible]
لاہینی	"	[illegible]
دیسی	"	[illegible]

دھات کا نرخ

جست	فی ہنڈرویٹ	[illegible]
تانبا	"	[illegible]
پیتل	"	[illegible]

کوئلہ کا نرخ

کارڈف	فی ٹن	[illegible]
ویلش	"	[illegible]
بادل ڈیفرن	"	[illegible]
بنگالی تیار	"	[illegible]

اشتہارات

پونہ کی نمایش کی سند یافتہ ادویات

عوام الناس کو ان ادویہ طبیب کے فائدے کیطرف متوجہ کرنا چاہتا ہون جو بنا اسد مرلسنو پرکار ہانیسے یقینی مفید و سریع الاثر پائی گئی ہین۔

تپ۔ دائمی بخار۔ درد سر۔ قبض۔ ہچکی۔ اعضا شکنی۔ سینہ کر دور ہو جاتے ہین۔ قیمت فیبوتل ۸ محصولڈاک ۱۲

حب قوی۔ یہ سریع الاثر قابل اعتماد جسمانی طاقت کے لئے جو لوگ کثرت فواحش و مسکرات و لطف لیت کی بدکاریون و کثرت محنت ضعف دماغ و معدہ درد جگر و کمر طپش دل تاریکی چشم۔ درد سر وغیرہ جو لطف دنیا سے محروم کرتے نفرا ہین ان کو درست کرتی ہین۔ قیمت بیس گولیون کی ۱۲ ہے اور پچاس گولیون کی ۲ ہیں شیشی ۳۰ نہر محصولڈاک ۶ ہے

قرحہ و سوزاک کے امراض جسکا ہمیشہ نکما کر دیتا ہے۔ چند گھنٹون مین درد و ورم جلن و بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فیبوتل ۱ محصولڈاک ۱۰

خضاب۔ اس خضاب کا استعمال جلد پر کسی قسم کا داغ دھبا نہین لاتا۔ بالونکو نرم رکھتا ہے۔ چار پانچ منٹ مین نیا رنگ نیا ڈھنگ آثار پیری مفقود و علامات جوانی مشہود۔ پٹی باندھنے کی ضرورت نہین۔ ترکیب استعمال شیشیون کے ہمراہ ملیگی۔ قیمت ۱ محصولڈاک ۱۰

علاوہ اسکے ہمارے پاس ادویات انگریزی و آلات ڈاکٹری و ہر قسم اسباب ملسکتے ہین۔ فہرست درخواست کرنے پر ملسکتی ہے۔

المشتہر حکیم گوپی ناتھ کرشناجی۔

بھنڈی بازار شوگلی قریب گرگام پوسٹ آفس بمبئی

خبر مبارکبادی از بغداد شریف

کتخدائی حضرت قبلہ حاجات حقیقی و کعبہ مرادات تحقیقی سید پیر ابراہیم صاحب مدظلہ ولد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین و عمدۃ الکاملین سید پیر مصطفےٰ قدس سرہ سجادہ نشین خاندان قادریہ کی تاریخ بست و ہفتم ربیع الاول قرار پائی ہے۔ لہذا مریدان حضرت کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جلسۂ کتخدائی مین شامل ہو کر سعادت دارین حاصل کرین۔ راقم حکیم محمد مسعود قادری عفی عنہ

۲۳۔ جولائی ۱۸۹۹ء

نقشہ قیمت پیشگی مسلم ہیرلڈ اخبار روزانہ

بمبئی

نقشہ قیمت	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ماہوار
عام خریداروں سے	چھ روپیہ	تین روپیہ	دو روپیہ	آٹھ آنہ
قلیل آمدنی والوں سے	چار روپیہ	دو روپیہ	ایک روپیہ	آٹھ آنہ

بیرونجات

نقشہ قیمت	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ماہوار
عام خریداروں سے	دس روپیہ	پانچ روپیہ	تین روپیہ	ایک روپیہ
قلیل آمدنی والوں سے	آٹھ روپیہ	چار روپیہ	دو روپیہ	ایک روپیہ

قیمت فی کاپی ایک پیسہ — اجرت طبع اشتہارات فی سطر ۴

دوامی اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت طے کرنا چاہیے۔

یہ اخبار بلا وصول قیمت پیشگی ہرگز روانہ نہوگا۔ اسکو قیمت پیشگی ادا کرنی ہوگی۔

مطبع محمودیہ مین چھپکر مجھرہ محلہ مکان ۲۰ بمبئی سے منشی محمد امیر کیلیے شائع ہوا

بمبئی کا اسلامی THE روزانہ اخبار

MUSLIM HERALD.

مضامین		مسلم ہیرلڈ	مضامین	
بمبئی کا خبرنامہ	مسلمانوں کا ناموس		پولیٹیکل [illegible]	خبرون کا چمن
سلطنت روم اور [illegible]	وراثت		مادہ تاریخی	شاعر مسیح [illegible]
زنانہ	تجارتی خبرون کا چمن			غزل [illegible]

نمبر ۲۰۹	بمبئی:- دوشنبہ ۳ - ستمبر ۱۸۹۴ء	جلد ۶

خبرون کا چمن

نیپال کے مہاراجہ کی نسبت مشہور ہو رہا ہے کہ دھکا پور میں رہتے فوت ہوگئے ہیں - اسکی تصدیق اور کسی وسیلے سے ہونی چاہئے - اور اگر وہ زندہ ہیں تو انکو خود اپنی سلامتی کی خبر کسی اخبار میں شائع کرانی چاہئے -

ضلع سیالکوٹ میں تصدق حسین نامی محرر آبکاری ایک روپیہ رشوت لینے کے جرم میں ۶ ماہ قید اور پچیس روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا ہے -

تحصیل ... میں ایک عورت نے اسقاط حمل حرام کے لیے دوائی کھائی - جس سے وہ مر گئی - اسی تحصیل کے ایک اور موضع میں بھی ایک عورت نے بمشورہ اپنی ہمشیرہ کے ایک دائی سے اسقاط حمل کی دوائی کھائی جو مرگئی - دائی اور اسکی ہمشیرہ دونوں ماخوذ ہو کر دائی کو دو سال اور ہمشیرہ کو ۳ ماہ قید کی سزا ہوئی -

موضع ... اور ... علاقہ ... کے درمیان چلتی ریل سے ایک اڑھائی برس کا لڑکا گر پڑا - اسکی ماں نے شور مچایا جب ریل واپس آئی تو وہ لڑکا خدا کی قدرت سے صحیح و سالم سڑک پر کھیلتا ہوا پایا گیا -

جہلم میں ۲۶ اگست کو ایک دو برس کا لڑکا دریا میں بہتا ہوا زندہ پکڑا گیا

کہا گیا ہے کہ بھیلسہ کا ایک ... جو مہاراجہ صاحب کے گودام جوب میں ... میں رہتی تھی - کنارہ دریا کھیلتا ہوا پانی میں گر پڑا - اور بہت ہوا اور پانی پر چلا آیا اور بچ گیا -

لاہور میں مرزا پیران پیر داتا گنج بخش صاحب پر قابل دید عرس کا میلہ تھا - خلقت کا کچھ ٹھکانا نہ تھا - لاہور کی تمام تحصیلوں بلکہ امرتسر تک سے لوگ جمع ہوئے تھے - روشنی دوکانیں مٹھائی بازی چراغان وغیرہ کی عجب بہار تھی - میلہ تمام رات تک ہوتا رہا - اور عجیب و غریب شوقیہ آتش بازی بھی چلی - جو لاہور اور امرتسر کے آتشبازوں نے زور دیکر تیار کی تھی - پاس ہی کربلا شریف میں بھی خوب مرثیہ خوانی ہوئی - اور رونق رہی - انتظام ہر طرح قابل تعریف تھا - اور ہر ایک کو نان اور حلوا دیا گیا جس پر قریب چار پانچ ہزار روپے خرچ ہوئے ہونگے -

لاہور - پولیس نے اس بدمعاش مجرم کو گرفتار کر لیا ہے جو شیخ جمال الدین صاحب تحصیلدار باغبان پورہ پر حملہ کر کے بھاگ گیا تھا -

شاہدرہ میں چند روز ہوئے ایک زمیندار گھاس کھود رہا تھا - اور پاس ہی چادر میں اسکی روٹی بھی بندھی تھی - کھانے کے وقت چادر کو جو اٹھایا تو دو سانپ نکل کر جنگل کی طرف

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ دوشنبہ ۲ ۔ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ

بمبئی میں جو حضور وِنسنٹ قائمقام پولیس کمشنر نے
اپنی نیک نیتی اور منصف مزاجی سے قوم اسلامی میں
اپنا اثر رکھا ہے۔ اور ہر دلعزیز ہو گئے ہیں۔ ہم کہتے
ہیں کہ ایسی نظیر بہت کم ملیگی جو انکی طرح کسی پولیس
کمشنر نے نیکنامی پیدا کی ہو۔ حضور و ر ہنگامہ کار پردازی
حسن انتظامی آپ سے لکھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ اس
تجربہ کار لائق افسر نے اوس پرآشوب حالت میں اپنی
مستعدی اور نگرانی سے وہ کام کیا۔ جو آج تمام
ہندوستان بلکہ غیر سلطنتوں میں بھی قدر کی نگاہ سے
سے دیکھا جاتا ہے۔ تاہم ہندو مسلمانوں کی ہر ہر تہوار پر
ایسا بندوبست رکھا جس سے ہر ہر قوم اپنے رسم و
رواج کے موافق اپنے اپنے مراسم بلا روک ٹوک ادا
کرتی رہی۔ اور کسیکو کسی قسم کی شکایت کا موقع باقی
نہ رہنے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام چھوٹے بڑے مسلمان
اور اکثر ہندو آپ سے خوش ہیں۔ دراصل اس اچھے
انتظام اور حسن اہتمام کو ہمارے قائم مقام پولیس کمشنر
کی عالی ہمتی اور رعایائے بمبئی کی خوش قسمتی پر محمول
کیا جائے۔ تو نازیبا ہوگا۔ قوم کے کیسے ہی بڑے ہوں یہ امر ان
ہوں یا عہدہ دار ہوں یہی بد اخلاقی ہے۔ کہ خدا کے ازال
ہمیشہ صدقہ اس متبرک کارخانہ افسر کو منتہائے مرو خیر
قائم رکھے کہ اپنے سایہ معدلت میں ہم لوگوں کا رام کر
کر رکھے۔ اکثر صاحبان اور تمام اہل اسلام کا منشا ہے
کہ انکی نصیحت پر ہم چلتے وقت دین لیکن کوئی ایسا
آدمی دیکھنے میں نہیں آتا۔ جو ان کے جانے کی خبر سنکر
کلیجہ نہ تھام لیتا ہو۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ جو گورنمنٹ
مہربان ایسے شخص کو ہمیشہ کے لئے بمبئی جیسے شہر میں نہایت ضرورت
ہے۔ یہیں رہنے دیتی۔

جامع مسجد بمبئی

دنیا میں جس قدر مسجدیں ہیں۔ خواہ وہ چھوٹی ہون یا بڑی
انڈیا میں ہون یا غیر سلطنتوں میں جائداد غیر منقولہ
موقوفہ شرعاً سمجھی جاتی ہیں۔ تمام اہل اسلام ان پاک
معبدوں کے متولی اور خادم شمار کئے جاتے ہیں۔ اور سب
مسلمانوں کے حقوق خانۂ خدا میں یکسان ہیں۔ کسی کا حق
کسی سے کم و بیش نہیں۔ اس لئے ایسی مساجد میں مسلمانوں کے
قبضے میں بطور وقف کے رہتی ہیں۔ اور ہر ہر مسلمان
حق رکھتے ہیں کہ اسکی مرمت و انتظام اور نگرانی و آبادی
و صفائی و آرایش وغیرہ وغیرہ میں شامل گنے جائیں۔
پس اگر کوئی نئی بات خلاف شرع یا رواج تمام مسلمانوں

نے مسجدون مین بہت سی برتی بڑہائے جس سے اثبات ہوتا ہے کہ ملّا
کا انتقال ... مسلمانان ہند اسکا دفعیہ کر سکتے
ہو سکتا ہے۔ اور متولیان مسجد اسکو قبول بھی کر سکتے ہین
جامع مسجد کی شمالی دروازہ جو قبرستان کے سامنے ہے
... اور اسکے بند کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اسکی کوئی وجہ
ہماری سمجھ مین نہین آتی۔ عام اہل اسلام کو بڑی شکایت
کا موقع ہے۔ کہ اس دروازہ کو چھوڑ کر مین دوسرے
دروازہ تک پہنچنے دیر ہو جاتی ہے جسکے باعث
بسا اوقات ہم جماعت سے نماز ادا کرنے مین قاصر رہتے
ہین۔ خاصۃً مغرب کی نماز جسکا وقت بہت قلیل ہوتا ہے
ہم جماعت سے ادا نہین کر سکتے۔ کاغذی لوگ جو اس طرف
دکانین رکھتے ہین۔ وہ بھی شاکی ہین۔ و نیز شکایات
کے علاوہ دیکھو کتنی بڑی بات ہے۔ کہ بلا وجہ خانۂ خدا کا
دروازہ جو قدیم الایام سے کھلا ہوا تھا۔ بند کر دیا گیا۔
ہم نہین کہہ سکتے۔ کہ اسکے بند کرنیکی وجہ کیا ہے۔ پھر
تو اسکا عدم و وجود برابر ہے۔ جب سدا سے دروازہ
قائم ہے۔ اور کثرت سے نمازی شمال اور دروازون کے
اس دروازے سے آتے جاتے بھی ہین۔ تو کیون انکو ثواب
اور ادائے عبادت سے روکا جاتا ہے۔ متولیان جامع
مسجد ضرور خدا کے نزدیک اسکے جوابدہ ہونگے۔ کہ انہون
نے اہل اسلام کو ثواب سے کیون محروم رکھا۔ ہمین امید ہے
کہ ہمارے متولیان جامع مسجد قبل اسکے کہ مسلمانون کی
شکایت ہمارے طرف پہنچے اس دروازے کو کھولدین
اس نسبت (دروازہ کے بند رہنے) سے مسلمانان
کو ان کو خیال ہے کہ ہمیشہ کیلئے بند ہو جائے ۔

مادہ ہاے تاریخی

ہمارے نذر مین ہر راہ ذیل وہ قطعات موصول
ہین جو ہمارے مہربان جناب فخر الاسلام مولوی حافظ
محمد عبد الرحمن صاحب ... ہندوستان ... شاذلی ازمتی
سید تجمل حسین تجمل کے صاحبزادہ (سید خورشید حسین)
۱۳۱۲ھ
کی تاریخ ولادت مین موزون فرماکر بغرض اشاعت
ہمارے پاس بھیجے گئے ہین جسے ہم فی الحال مین لکھتے ہین

ولادت پسر نکو سیر مبارک
۱۳۱۲ھ

دُرِ شہوار فصاحت پیدا - گل خندان فطانت پیدا -
۱۳۱۲ھ ۱۳۱۲ھ
ہمایون ہمای شصلت - نہے فرزندہ شان - سال
۱۳۱۲ھ ۱۳۱۲ھ
سرمۂ کورکیہ چشم تجمل حسین - سرمۂ چشم لمعانی تجمل -
۱۳۱۲ھ ۱۳۰
طوطی شاخ تجمل تکوین - نشان گوہر درج تجمل
۱۸۹۴ء ۱۳۱۲ھ
خورشید افق صبح تجمل - سرآمد فضل و کمال - شاہ اقلیم
۱۳۱۲ھ ۱۳۱۲ھ ۱۹۰۰
تجمل ماہ وش - پسرے یافت تجمل نکو - ہر تجمل یافت فرزند
۱۳۱۲ھ ۱۳۱۲ھ
گلبن بوستان تجمل شگفت - پسر فرخندہ فال - خجستہ
۱۳۱۲ھ ۱۸۹۴ء
پیکر زادہ سرشت از سرزمین شایق سنش -
۱۳۱۲ھ
گل گلستان تجمل شگفت - سکندر فر بلند بخت - سال
۱۸۹۴ء ۱۹۰۰
شمع ایوان تجمل شدہ روشن بنگاہ - گوہر خوش آب اسلاف
۱۳۱۲ ۱۸۹۴ء

نسبت طالع عزیز اپنا ستشرح مفصل سادات گرامی باد ۔ مرد کامل حیدہ تجلی بالی نشان ۔ ۔ پاکزاد سعادت نشان فرزند قطب صاحب تجل ۔ نوشتہ شدہ کہ نور البصر غرا ایست ۔ ۔ بامداد مشتری طالع ۔

غزل منتخبہ از شاعر نوجوان تخلص بخش
تلمیذ حضرت شایق ۔ ساکن ۔ از بھوپال

بر طرح گلدستہ اوج بہار

جلوہ دیکھا خواب میں یار دکھائے پرانوار کا
اوج پر تارا ہے میرے طالع بیدار کا

ورد کر رکھا ہے نام احمد مختار کا
ذکر نا زیبا ہے میرے سامنے اغیار کا

روئے روشن دیکھوں آنکھوں سے جو ہٹ جائے نقاب
آپ بھڑکائیں تو شعلہ آتشیں رخسار کا

پاکے مست یاد چشم احمد مرسل سدا
نرگس بیمار منھ تکتی ہے مجھ بیمار کا

اسلئے مدحت لب شیرین کی لکھتی ہوں ہمیشہ
مجھکو چسکا پڑ گیا ہے آپ کی گفتار کا

خیر گذری پانی پانی بادل اور دریا ہوئے
ورنہ کچھ مقصد رہی تھا چشم دریا بار کا

لاغری سے آہ بھی لب تک مرے آتی نہیں
اب سنبھالا بھی نہیں ممکن ہے جان زار کا

نہ یہ دنیا یہ مزا تو کیا لینے نہ دن مرنہ
دیکھنا بھی نہ ۔ واں لکھا ہے ان مردار کا

ایک چلو مجھکو بھی لے ساقی بحر کرم
تشنہ لب اچھا نہیں ہے چھوڑنا بیمار کا

آپ ہیں میرے وکیل اے شافع محشر وہاں
دیکھنا ہے فیصلہ اپنے گنہگار کا

زلفوں کی ابروئے پر خم سے ہو اچھی غذا
آپ خنجر پیتے ہیں کھاتے ہیں پھل تلوار کا

چو طرف مژگان و ابرو تیغ و خنجر ہیں لئے
آنکھ کب بھر سکے دم غیر کے دیدار کا

جب مضمون آجکل ارزاں ہیں اے بخش بہت
نرخ یوں اونچا ہوا ہے شعر کے بازار کا

مسلمانوں کا قانون وراثت

نکاح اور وراثت یہ دو باتیں انتظام عالم قائم رکھنے کے لئے نہیں تو تمدنی حالت کو اعلی درجہ پر رکھنے کیلئے ضروریت ہی اہم ہیں مسلمانوں کو اسپر ناز تھا کہ ان دو مباحث پر انکے قانون ایسے عمدہ اور مستحکم اصول پر قائم ہیں کہ اپنا نظیر نہیں رکھتے "ناز تھا" کا یہ مطلب ہے کہ اب اسپر ناز نہیں ہے ۔ بلکہ اسکے برعکس

نو ہندستہ مسلمانون کا یہ خیال ہے کہ خدا نے اگر قرآن مین
کچھ غلطی کی ہے۔ تو وہ افیون مسکرات کے متعلق تھی۔ جس
زمانہ مین [illegible] لوگون کے خیالات ایسے ہون وہ ہرگز ہرگز مسلمان
نہین ہین۔ ہم مسلمان ہوکر شراب پیتے ہین۔ بد افعال کے مرتکب
ہوتے ہین۔ سود کھاتے ہین اور دل مین سمجھتے ہین کہ ہم برا کرتے ہین۔
تو ہم صرف گنہگار ہین۔ دائرہ اسلام سے خارج نہین ہین لیکن
ایمان اس کے ساتھ اگر ہم یہ خیال کرین کہ شراب ایسی پاک اور
عمدہ چیز کو جو قرآن مین من عمل الشیطان کہا گیا ہو
یہہ تو سراسر نامناسب ہے۔ زنا کرنیوالون کے لیے جو سخت
سزا قرآن مین لکھی ہے۔ ہرگز مناسب حال نہین ہے۔ سود
کھانیکو اکل نا کہا ہے۔ یہہ بالکل ہی مصلحت عامہ کے
خلاف ہے۔ تو یہہ سوچنا ہمارا یہہ معنی پیدا کریگا کہ قرآن
کے احکام موجودہ زمانہ کے موافق نہین ہے۔ اب ایک دوسرا
نبی اور ایک دوسری کتاب نازل ہونی چاہیے جو موجودہ
ضرورتون کو سمجھے۔ اور موجودہ حالت کے موافق ہو جب
ہمارا یہہ اعتقاد اپنے مذہب اور اپنی مذہبی کتاب کی
نسبت ہو۔ تو ہم مسلمان کہان ہے۔ اقرار باللسان
صرف ایک منافقانہ فعل رہگیا۔ تصدیق بالقلب کہان ہے
اور ہم بلا اسکے مسلمان کسطرح ہوسکتے ہین۔ قرآن کو
دل سے ناپسند کرین۔ اوسکے حکم کو خلاف مصلحت جانین
اور پھر مسلمان کے مسلمان بنے رہین۔ اچھا اسلام ہے۔

ابتدائے اسلام مین ایک یہودی اور ایک مسلمان مین
کچھ جھگڑا ہوا۔ یہودی محمدؐ کو رسول اللہ نہین مانتا تھا۔
لیکن انکو ایک سچا منصف تسلیم کرتا تھا۔ مسلمان نام
کا مسلمان تھا۔ لیکن دل سے منافق تھا۔ اوس معاملہ جھگڑے مین
وہ ہی بر سر خطا تھا۔ اسلیے اوسے کسی منصف مزاج کی
ضرورت بھی تھی۔ یہودی نے محمدؐ کو فیصلہ کیلیے ثالث
مقرر کیا۔ مسلمان اس خیال سے راضی ہوگیا کہ شاید دین کے
خیال سے آپ میرے موافق فیصلہ کرینگے۔ جب محمدؐ نے
اوس منافق مسلمان کے خلاف فیصلہ کیا تو وہ راضی
نہوا۔ اور عمر بن الخطاب کے پاس یہودی کو لوالایا۔
اور چاہا کہ یہان سے دوسرا فیصلہ اپنے موافق صادر کرائے
عمر بن الخطاب کو جب معلوم ہوا کہ یہہ مسلمان بر سر خطا ہے
اور پیغمبر خدا کے فیصلے کو غلط سمجھکر مجھسے اوسکے خلاف
امید رکھتا ہے۔ تو وہ اندر مکان کے چلے گئے۔ اور تھوڑی
دیر مین ننگی تلوار لیکر نکلے۔ اور اس منافق کو قتل کردیا
اور کہا وہ اب حق اور باطل مین فرق ہوگیا۔ زبانی
فیصلہ سے یہہ مردود کبھی راضی نہوتا۔ اسی واقعہ سے
عمرؓ کو الفاروق خطاب ملگیا

ہم آگے چل کر دکھائینگے کہ اس حکایت کو اس
مضمون سے کیا تعلق ہے۔

بمبئی کی خبریں

پولیس سپاہی شیخ عبدالقادر شیخ عبداللہ کو ایک بنیا سے ڈیڑھ روپیہ رشوت لینے کے جرم میں دو ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

ایک برہمن جاشنکر ہیمند ونے والکیشور کی جترا میں ایک خورد سالہ بنا دن کے گلے کا زیور اوتار لیا۔ پولیس کورٹ سے اوسکو تین ماہ قید کی سزا ہوئی۔

علی بخش اور رحیم بخش نام کے دو شخص ناگفتہ روڈ پر ایک پردیسی کرایہ وصول کرنیوالے کے گلے کا پچاس روپیہ قیمتی زیور چوری کرنیکے الزام میں مسٹر ہملٹن صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش تھے۔ عدم ثبوت میں مجسٹریٹ نے ان کو چھوڑ دیا۔ اور پردیسی کو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی کہ اوس نے جھوٹی نالش دائر کی تھی۔ جرمانہ کی رقم ماخوذ شخصوں کو دلائی گئی۔

جن دو ہندوؤں کو پونہ کی سیشن نے بجرم قتل ایک شخص کے پھانسی اور دوام الحبس کالے پانی کی سزا دی تھی اونکا اپیل ہائی کورٹ نے نامنظور کرکے سزا بحال رکھی۔

نیز اوس ہندو کی چار سال کی سزا بحال رہی جس نے مقام پونہ کے کسی گاؤں میں ڈاکا مارا تھا۔ اور اپیل خارج کر دیا گیا۔

پونہ میں قاسم خان قادر خان نامی ایک شخص کو ۳ ماہ قید کی سزا ہوئی۔ جرم یہ کہ ایک نوزائیدہ بچہ کی لاش بلا اطلاع پولیس دفن کی تھی۔ اور پونہ کی سرشتہ دار چپلیا میں ایک ہندو عورت کو چھوڑ دیا۔ جسکو اسی الزام میں تین ماہ قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔

تاڑدیو کی باغ کے قریب ایک نوزائیدہ بچہ مردہ ملا۔ بعد تحقیقات پوری دفن کرایا گیا۔

سویز۔ ۱۳ اگسٹ۔ ۲۴ اگسٹ کا انگلش میل یہاں سے بمبئی کی جانب روانہ ہوا

عدن ۱۳ اگسٹ۔ ۲۴ اگسٹ کا میل یہاں گیارہ بجے رات کو آیا۔

کراچی ۱۳ اگسٹ۔ یہاں سے کل شام کو ۶ بجے پی این او کمپنی کا روزنٹیا آگبوٹ بمبئی کیطرف روانہ ہوا۔

کولمبو ۱۳ اگسٹ۔ پی این او کمپنی کے دو آگبوٹ آسٹریا اور پرشاور یہاں سے کل شام کو ساڑھے چار بجے روانہ ہوئے۔

شہر میں آغاز موسم میں ۱۳ اگسٹ تک ۱۰ انچ ۲۸ حصہ بارش گری۔

آج ہندوؤں کا گنپتی تہوار ہے۔ پونہ میں ہندو مسلمانوں کے فساد کا خوف ہے۔ پولیس کا معقول انتظام ہونا چاہئے۔ اگر ہندوؤں نے گنپتی کے جلوس کے ساتھ جوگی اور مجنون کے میل نکالے۔ تو فساد ضرور ہوگا۔ جلوس نکالنے والے ہندوؤں سے مچلکے لکھوالئے جائیں۔ تاکہ وہ فساد کی

متفرقات

سلطنت اسلام کا اول زمانہ

خلجی حقیقت مین ایک ترکی قوم تھی مگر ایک مدت تک افغانستان مین رہنے کے سبب پٹھان یا افغان کہلانے لگی تھی۔ اور ہندستان کے فتح کرنے مین ہمیشہ بادشاہان اسلام کی معین و مددگار رہی تھی۔ اس قوم کے جو لوگ ہند مین تھے۔ ان کا سردار جلال الدین سلطان کیقباد کا وزیر بن گیا تھا پھر وہ بادشاہ کو قتل کر کے آپ تخت پر بیٹھا۔ اور خاندان خلجی کا بانی ہوا۔ اس خاندان کی سلطنت کل تیس برس رہی مگر تھوڑا ہی زمانہ ایک بڑے تاریخی واقعہ کے سبب بہت کچھ مشہور ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جلال الدین خلجی اور اس کے تند مزاج و خونخوار بھتیجے علاؤ الدین کے عہد مین مسلمانون نے دکن پر تسلط کر کے اسکو سلطنت دہلی کے تابع کر لیا۔

سلاطین خلجیہ نے جو دکن کو فتح کیا۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ جلال الدین فیروز کے عہد مین اسکا بھتیجا علاؤ الدین جو اودھ کا حاکم تھا۔ دکن کے شمال و مغرب کیطرف کوچ کرتا ہوا رام دیو راجہ مہاراشٹر کے علاقہ پر حملہ آور ہوا۔ اور راجہ سے اوسکے ملک کا ایک حصہ چھین لیا اور بہت سا روپیہ بھی خراج کے طور پر لیا۔ اسکے بعد جب گجرات فتح ہوا۔ تو وہان سے ملک کافور خواجہ سرا جس سے بعد بڑے بڑے کارہائے نمایان ظہور مین آئے۔ اور گجرات کے راجہ کرن کی نہایت خوبصورت و حسین بیوی کنولا دیوی علاؤ الدین کے ہاتھ آئی۔ اور جب وہ اپنے چچا کو فریب سے قتل کر کے دہلی کے تخت پر بیٹھ گیا تو اس نے اپنے عہد سلطنت مین ملک کافور کو جو اس کے یہان ایک عمدہ ارکان سلطنت مین سے ہو گیا تھا چار دفعہ تسخیر دکن کے لئے بھیجا۔ ملک کافور نے رام دیو کو جو اطاعت سے پھر گیا تھا۔ تنبیہ کر کے دہلی بھیج دیا۔ یہان بادشاہ نے اسکے ساتھ اچھا سلوک کیا کہ جب وہ یہان سے واپس گیا۔ تو پھر ہمیشہ سلطنت دہلی کا خیر خواہ اور وفادار باجگذار رہا۔ ملک کافور نے دوار سمدر کے راجگان بلال کو بھی مغلوب کیا۔ اور ورنگل کے راجہ کو بھی باجگذار بنا لیا اور سارے دکن کو رامیشور یا راس کماری تک تہ و بالا کر کے وہان ایک مسجد تعمیر کی۔ تا کہ مسلمانونکی حکومت کی یادگار رہے۔

(۱) اس وقت دکن مین یہ تین سلطنتین تھین اول مہاراشٹر جسکا پایۂ تخت دیوگری تھا یہ شہر بعد دولت آباد کے نام سے مشہور ہوا۔ دوم تلنگانہ جسکا پایۂ تخت ورنگل تھا۔ سوم دوار سمدر۔ دیوگری اس علاقے کے شمال مغرب مین واقع تھا۔ جو اب نظام حیدرآباد کے پاس ہے۔ اور اس وقت تک وہان راجپوت یادون ہی کی عملداری تھی۔ ورنگل بھی اس علاقے مین شمال مشرقی حصے مین تھا۔ یہان کے راجا اندھر خاندان کے راجپوت تھے۔ دوار سمدر شمالی میسور مین تھا۔ اور یہان کے راجا بلال خاندان کے راجپوت تھے۔

تجارتی خبروں کا ضمیمہ

اناج کا نرخ

- گیہوں کھانی کلکتہ [illegible]
- گیہوں جبلپوری [illegible]
- سینی [illegible]
- الہ آبادی [illegible]
- السی [illegible]
- تل سفید [illegible]
- تل لال [illegible]
- تل سیاہ [illegible]
- دال چنا [illegible]
- [illegible]
- کانپوری [illegible]
- [illegible] لال [illegible]
- خشخاش [illegible]
- [illegible] [illegible]

مطبع محمودی مین چھپکر
مکان نمبر ۲
بمبئی سے منشی محمد امیر کیلئے شایع
ہوا

انگلستان کی گھوڑ دوڑ کی بابت

وکٹوریہ کپ

نمبر	نام گھوڑا	نرخ	کیفیت	انعام	تاریخ دوڑ	جوکی
۴	اسپیکیو	۱۲۹	[illegible]	[illegible]	۱۸ ستمبر	[illegible]
۱۵	[illegible]	۲۰۱۴	[illegible]	[illegible]	۱۸ ستمبر	[illegible]
۵	برکمین	۱۰۹۶	[illegible]	۳	۵	[illegible]
۶	کانچ	۲۲۵۴	[illegible]	[illegible]	۶	[illegible]

مینچسٹر کے سوتی کپڑے کا نرخ

قسم	عرض	طول	وزن	قیمت شلنگ	قیمت پنس
شرٹنگ	۳۸ انچ	۳۸ گز	[illegible]	۴	۳
〃	۳۹	۳۶-۳۷	۸	۵	۱
جگناتھی	۳۹	۲۰	[illegible]	۲	۳
〃	۴۵	۲۰	[illegible]	۲	۲

سرکاری قرضہ

[illegible]	۱۰۵	پورٹ ٹرسٹ بانڈ	۱۲-۱۰۷
ساڑھے تین	۱۰۴	[illegible] بانڈ	۰۰-۲۷

[illegible] کا نرخ

- [illegible] [illegible]
- [illegible] [illegible]
- [illegible] [illegible]
- نیشنل بنک [illegible]
- [illegible] [illegible]
- چارٹرڈ بنک [illegible]
- [illegible] [illegible]
- [illegible] [illegible]
- [illegible] [illegible]

چاندی کا نرخ

- [illegible] بمبئی [illegible]
- بمبئی [illegible]
- دیسی [illegible]

دہات کا نرخ

- جست [illegible]
- تانبا [illegible]
- پیتل [illegible]

ہنڈویکا نرخ

بنک کی درسنی [illegible]
شلنگ پنس

بمبئی کا اسلامی روزانہ اخبار

THE
MUSLIM HERALD.

مسلم ہیرلڈ

مضامین		مضامین	
خبروں کا چمن	مسالہ ...	مذاق	شعر و سخن
مذاہب	معترض صاحب کا	سلطنت اسلام کا	اقتباسات خبروں کا
راز ہائے درون ...	جواب	اور زمانہ	چمن
... کا استقلال	مسلمانوں کا ...	اشتہارات	

جلد ۲ | بمبئی ۔ جمعہ ۶ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ع | نمبر ۲۱۴

خبروں کا چمن

بمبئی مین افواہ ہے کہ پونہ مین گنپتی کے تصویر پر دارد ملے کے پل
کی مسجد کے سامنے سے باجا بجاتے ہوئے گذرنے پر ہندو مسلمانون مین سخت
لڑائی ہوئی ۔ مگر ہمعصر بمبئی سماچار اپنے پرچہ مورخہ ۵ ستمبر سنہ ۹۴ء مین لکھتا
ہے کہ پونہ مین گنپتی کا جلوس نہایت امن امان سے گذر گیا کہین جھگڑا یا فساد نہین ہوا ۔
سنا گیا ہے کہ مولوی مفتی احمد صاحب جالندہری ذکریا مسجد بمبئی کے
پیش امام صاحب کے اوس فتوے کا جواب لکھ رہے ہین جس مین پیش امام صاحب
نے اپنا اکابنی ... نکالی ہے مولوی جالندہری صاحب کی طرف توجہ دی ہے ۔
ہائیکورٹ بمبئی نے اوس عورت کا اپیل خارج کر دیا جسکو جائنٹ سشن
جج تھانہ نے اس الزام مین ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا دی تھی کہ وہ
شوہر سے تقصیر کر کے اپنی سوتیلی لڑکی کو ساتھ لیکے کنوئین مین کود پڑی تھی
شہر مین آغا نام ... سے ۵ ستمبر تک ۲۱ انچ ... بارش گری ۔
کل دیوی اسٹریٹ مین ایک ہندو وکٹوریا گاڑی کے نیچے کچل گیا ۔ گو کل
داس ہسپتال مین لیجانیکے بعد مر گیا ۔
گذشتہ یکشنبہ کو حاجی آغا عبدالحسین شیرازی کے بھائی حاجی آغا محمد اسمٰعیل
نے اپنے بنگلے واقع نسبت ... مین قضا کی ۔ انا للہ الخ
چیپچ نمبر ۱ بیلی گلی کے ایک شخص شریف لدہا نے ٹرام کی گاڑی
مین ایک سو جاتے وقت ... کرنسی نوٹین کھو دین ۔
گرگہاری محلہ کے ایک ... کے مکان کو آگ لگی ۔ پانچ روپیہ کا نقصان ہوا ۔
حضور گورنر صاحب بمبئی ۸ اکتوبر کو شولا پور تشریف لیجائینگے ۔
آرتھر روڈ کالرا ہسپتال کے قریب پولیس کو ایک اسقاط حمل کا بچہ
ملا ۔ بر بعد تحقیقات پولیس سرجن دفن کرایا گیا ۔
پرنسس ڈاک مین مار کوئیس ہیرام آگبوٹ کے عبا العلی نام کرانی والے
نے اپنے کپتان کے ۸۴ روپئے چوری کیے تھے جسپر خانبہادر ہوشنگ
دستور مجسٹریٹ نے اوسے دو سال قید کی سزا دی ۔
پولیس نے ایک ہندو کو بذریعہ وارنٹ گرفتار کر کے چوکی مین قید کیا ہے
کہ وہ ... مقدمہ مین اظہار لیتے وقت غیر حاضر تھا ۔
ایک ہندو ... کو سات ماہ قید کی سزا ہوئی جرم یہ ہے کہ
بائی موٹلا بائی ۔ اور ... ہسپتال کے ... سرجن ... کر
رنگ کے کپڑے گرد رکھتے تھے ۔
ہفتہ کے دن مہاراجہ کچھ ... داخل مسوری ہوئے ۔

مسلم ہیرلڈ

جمعہ ۲ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ

رسالہ ارمغان بے بہا

ہم نے اپنے بہت سے احباب کی خواہش سے جو پہلے بہلا سے ہم سے ظاہر کی تھی ارادہ کر لیا کہ بطور ضمیمہ ایک رسالہ جسکا تاریخی نام (ارمغان بے بہا) ہے۔ جس میں اکثر غزلیات مشتمل توحید و نعت و مناقب بزرگان عظام و بعض اساتذہ کے عمدہ کلام و نصایح کے اور بعض لایق لکچرار دن کے لکچر و بعض دیگر مضامین دلچسپ وغیرہ ہونگے۔ نکلا کریگا۔ چونکہ اخبار ہمارا چھوٹا ہے۔ اور اکثر معزز احباب و ناظرین اخبار ایسے غزلیات و مضامین بھیجتے تھے۔ کہ ہم اوسے درج اخبار نہیں کر سکتے تھے۔ اسلئے ہم نے محض انکی خاطر کے لئے اس رسالہ کا انتظام کیا ہے کہ بطور ضمیمہ اخبار کے شایع ہوتا ہے۔ عام شایقین سے فی پرچہ ایک پیسہ ہے۔ مسلم ہیرلڈ کے پیشگی زر سالانہ دینے والوں کو مفت۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ ہمارے ناظرین اسلامی غزلہائے نعت و مناقب کی کتنی قدر کرتے ہیں۔

تہذیب

ادنی اسلامی تہذیب کی یہہ ہے جو نبی کریم نے فرمایا ہے۔ استنزهوا عن البول یعنی پیشاب سے اپنے آپ کو پاک رکھو۔ یہہ ادنی ظاہری نجاست سے بچانے کے لئے فرمایا۔ جو صاف اسبات پہ دلالت کرتا ہے۔ کہ روحانی نجاست مثل غل و غش و حسد و بغض و کینہ و ... و ریا و ... و تکبر و غرور و نخوت وغیرہ وغیرہ سے بچنے کے لئے بڑا ... احکام شرع صورت میں صادر ہوئے کہیں تو فرمایا گیا ہے۔ کہ جو بزرگوں ... وہ ہم میں سے نہیں۔ کہیں کہا گیا ہے۔ کہ جو تکبر کرے۔ اللہ تعالی اوسے مخذول و ذلیل کریگا۔ کہیں آیا ہے۔ لا تباغضوا ولا تحاسدوا وکونوا عباد الله اخوانا۔ یعنے آپس میں ایک دوسرے سے بغض نرکھو۔ حسد نرنے دو۔ بلکہ سب خدا کے بندے بہائی بہائی ہوجاؤ۔ یہہ روحانی تہذیب ہے۔ جس سے دنیا سدہرتی ہے۔ دنیا سنورتا ہے۔ ایسی نہایت تعلیمیں اور بہی ہیں۔ جنسے تہذیب ہی تہذیب ٹپکتی ہے۔ یہ تہذیب کیسی کچھ بکار آمد ہے۔ کہ جو ہمارے بڑوں کی توقیر نکرے۔ اور چہوٹوں پر رحم نکہائے۔ وہ ہم میں نہیں۔ اس سے طفل و شاب و معمر سبق لے سکتے ہیں۔ ادنی اوسط اعلی بہرہ یاب ہو سکتے ہیں۔ کودک و برنا و پیر تہذیب کا حصہ حاصل کر سکتے ہیں۔ پہر یہہ تہذیب کہ جو اپنے نفس کے لئے تم دوست

[illegible] دوست رکھو [illegible] سمجھتے ہو [illegible] دوسرے بھائی کو [illegible] صاف صاف بتلا رہی ہے کہ مسلمانی [illegible] نہیں [illegible] ہے۔ غرض [illegible] تہذیب کی بابت [illegible] ترقی [illegible] جاتی ہیں۔ اور وہ ان میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔ اگر آج اسلامی تہذیب [illegible] تو ہمیں بمشکل انکو دیکھنا نصیب ہوتا۔

غرض تہذیب آلہ تعلیم ہے۔ اور تعلیم سے تعلیم دینی مراد ہے۔ نہ ادہر ادہر کی گپ شپ۔ جب دنیاوی تعلیم تمکو انسانیت کا جامہ پہنا دیتی ہے۔ اور جس کے ذریعے سے تم ترقی کما حقہ کر سکتے ہو۔ تو دینی تعلیم جو منجانب اللہ ہے۔ اسکا نفع غیر محدود ہونا ہی چاہیے۔ حکیم مطلق کے فعل حکمت سے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ ضرور کسی نہ کسی مصلحت پر دال ہوا کرتے ہیں۔ اور وہ نہ بحیثیت افراد کے جاری کیے جاتے ہیں۔ بلکہ بحیثیت استغراق من حیث الاستغراق عام کائنات کے منافع و مضار ملحوظ رکھکر جاری کیے گئے ہیں۔ جنکے برتنے سے انسان کا ظاہر و باطن سنور جاتا ہے۔ صفائی ظاہر و تزکیہ باطن یہی دو امر تہذیب کے جزو ہیں۔ اور انکی مخالف خودبینی و خودنمائی ہے۔ جس میں یہ دونوں خراب صفتیں ہیں وہ تہذیب کا کیونکر دعویٰ کر سکتا ہے۔ تہذیب خودبینی و خودنمائی سے علیحدہ رکھنا چاہتی ہے۔ پھر انکے ہوتے ہوئے تہذیب کا گذر کہاں۔ یہہ دونوں تو برہم زن تہذیب ہیں یا غارتگر افراد تہذیب۔ لیکن تہذیب محض صفائی جسم۔ صفائی زبان۔ صفائی قلب کا نام ٹھہرا۔ اب ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ اس مذہب کا بحیثیت مسلمانی کس قدر حصہ لیا ہے اور کتنا باقی ہے۔

معترض صاحب کا جواب

ہمارے دفتر میں جناب س-م-ف بن ع-د کا کارڈ موصول ہوا۔ ہم سے استفسار کیا گیا ہے کہ وہ آیت قرآن شریف میں کونسی ہے کہ جب کوئی مرے۔ ترکہ تقسیم ہونے لگے۔ قبل تقسیم مال ورثہ شرعی اور اقربا کو کچھ کچھ دیدینا چاہیے۔

بجواب اسکے تحریر ہے کہ نصابکی فرضیت یا وجوب ثابت نہیں۔ محض اقتضائے شکرگذاری اور بطور تبرع و احسان کے ہے۔

جس آیت کی آپ کو ضرورت ہے۔ وہ سورۂ نساء کی آٹھویں آیت ہے۔

راؤ بہادر داجی باگنگاجی کا انتقال

راؤ بہادر داجی باگنگاجی پولیس کے ایک علحدہ پنشن یافتہ نے کل صبح کو تگام ممبئی میں انتقال کیا - اس شخص نے ۵۵ سال پولیس میں نوکری نہایت عمدگی کے ساتھ انجام دی تھی - حال پنشن یافتہ تھے - زبردست اصل گورنمنٹ کی خیرخواہی کے سبب انکو خطاب بڑا نام پایا تھا - ان کے اہل و عیال سب علی باغ میں ہیں یہ بیچارے تبدیل آب ہوا کیلئے بمبئی آگئے تھے - کہ یکایک راہی ملک عدم ہوگئے - آہ رفتا! آہ رفتا!!

مسلمانوں کا قانون وراثت
مرسلہ

مختصر طور پر کچھ وصیت کے متعلق شرعی قانون کا ذکر کرنا ہم مناسب سمجھتے ہیں - کسی اہل اسلام کے مرنے پر اسکی جائیداد کس کے قبضے میں جائیگی - جیتے جی یہ معلوم ہو جاتا ہے - نہ خاندان کی تقسیم کچھ فرق ڈالتی - اور نہ وارثوں کا دور یا نزدیک رہنا کچھ فرق ڈالتا ہے قرآن میں ہر ایک کے حصے صاف طور معین ہیں - بعض صورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں - کہ اپنی خدمت اطاعت اور احسانات سے اغیار اعزہ سے بڑھکر ہو جاتے ہیں - اسلئے شرع نے یہ اجازت دی ہے کہ مورث اپنی ایک ثلث جائیداد کو اغیار کے حق میں وصیت کرے - لیکن بقیہ دو ثلث جائیداد کی نسبت اوس کو کسی کسی قسم کا حق نہیں دیا گیا ہے - نہ وہ کسی وارث کو محروم کر سکتا ہے اور نہ وارثوں کے حق میں غیر مساوی تقسیم کی ہدایت کر سکتا ہے - شرع سے وہ مجاز ہی نہیں ہے - کہ ورثا کے حق میں کوئی وصیت کرے - جس خدا نے مرنے والوں کو متوارث بنایا کیا تھا - اوسی خدا نے یہ بھی ٹھہرا دیا ہے - کہ مرنے کے بعد اب دولت کس کس کی طرف منتقل ہوگی - سب عمدہ وصیت نامہ قرآن ہے - اور سب عمدہ تحریر قرآن کی آیتیں ہیں - جو کوئی مسلمان ہوکر قرآن سے عمدہ وثیقہ اپنی اولاد کے حق میں لکھنا چاہے وہ گمراہ ہے - دنیا میں رسوائی اور خدا کے یہاں ذلت اور پھر یہ بھی نہیں - کہ ان تمام دقتوں کے بعد کسی طرح کامیابی بھی حاصل ہو - عدالتوں میں کسی طرح توریث اور وصیت کے متعلق کوئی امر خلاف شرع جائز نہیں رکھا جا سکتا - جو شخص اپنے ترکہ کی نسبت یہ چاہے کہ قرآن کے خلاف اسکی تقسیم ہو - اسکے لئے صرف دو ہی صورتیں ممکن ہیں - یا تو وہ اپنا سب مال ڈال لے یا جائیداد کو ایسی جگہہ چرا کر اور چھپا کر رکھدے - کہ بجز معتبر ذاتی اشخاص کے دوسرے پتہ نہ پا سکیں - جو لوگ دوسروں کے حق تلف کرنے کے لئے جا بجا راہیں پوچھیں - اور قرآن اور حدیث کے صریح احکام کے ہوتے ہوئے تاویلیں ڈھونڈیں اور دوسروں کے حق مارنے کی تدبیریں سوچیں - وہ اپنے کو اوس شخص سے اچھا کسطرح بتلا سکتے ہیں جسکے قتل سے

مرنے الفاروق غلط ثابت پایا تھا۔

عیسائیون مین اولاد ذکور واناث مین کوئی فرق نہین کیا ہے۔ یہین مرد عورتون کے برابر حصے پاتے ہین بعض قومین دنیا مین ایسی ہین کہ انمین مردون وراثت حصہ ملتی ہی نہین۔ اس خیال سے کہ مرد خود کما سکتے ہین۔ متوفی کا مال اثر کہ عورتون کو دیا جاتا ہے۔ پارسیون مین لڑکیون کا حق اتنا ضبط ہے کہ اون کے مرنے پر اون کے شوہر وارث تمام ہوتے ہین یعنے داماد و بیٹے برابر کے حصہ دار ہوتے ہین۔ ابھی حال ہی مین ہائیکورٹ سے ایک مقدمہ فیصل ہوا ہے۔ جس مین یہ بحث تھی۔ کہ داماد اگر پہلی بی بی کے غم کو دل سے بھلا کر دوسری شادی کرلے۔ جب بھی وہ پہلی بی بی کے خاندان مین حصہ پا سکتا ہے؟۔ حکام نے فتوی دیا۔ کہ جب داماد وارثون کے زمرہ مین داخل ہو گیا تو اوسکا رنڈوا رہنا یا نہ رہنا کوئی فرق نہین ڈالتا۔ اب ان قوانین کے مقابلہ مین شرعی قانون کا اعتدال ملاحظہ کے قابل ہے۔ کہ عورتون کو مردون سے نصف ترکہ ملتا ہے اب اسپر بھی بعض ناشکرے قانع نہین ہوتے۔ اور ہندون کے قانون کی پیروی کرتے ہین۔ اپنی طمع سے اندھے اندھے گونگے بہرے ہو رہے ہین۔ تو وہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوہ کے مصداق نہین تو کیا ہین۔

بھائیو اگر تم اپنے اور بھائیون کا حق مارو تو تم غاصب اور صرف گنہگار ٹھیر گئے۔ دائرہ اسلام خارج نہوگئے لیکن جب تم بہنون کے حق مارنے کی فکر کرتے ہو۔ تو اللہ تمہارے قلب کو دیکھتا ہے۔ تمہین قرآن کے احکام سے نفرت ہے۔ اسوقت تمہارے دلکی اذیت ہی ہو رہی ہے۔ جس قرآن کو تم چومتے چاٹتے ہو طوطے کی طرح روز پڑھتے ہو۔ طاق پر اونچے سبکے اوپر رکھتے ہو۔ اور ادب سے پشت تک نہین کرتے۔ اوسی قرآن کو تم اس خصوص مین بدترین کتاب سمجھتے ہو۔ اور اوسکی بدولت تم خدا کو دل مین برا کہتے ہو۔ اب تمہین بتلاؤ تمہارے اسلام کی نوعیت کیا ہے کہ اب بھی وہ قایم ہے۔ اگر تم منافق نہین تو بتاؤ۔ ابتدائے اسلام مین منافقون کا لقب کن لوگون کو دیا گیا تھا-؟ -

مذاق

ایک دن ایک خوشامدی کسی انگریز کو ملنے گئے۔ انگریز اوس وقت جلا بھنا بیٹھا تھا۔ اون کا آنا ناگوار ہوا۔ مگر تھے رئیس جواب بھی نہ دے سکا۔ جمعدار نے کہا چلئے بلاتے ہین۔ صاحب نے پوچھا کیسے آئے۔ کہنے لگے۔ بس حضور کی قدمبوسی کو۔ صاحب نے پاؤن آگے کر دیئے۔ اور کہا۔ لیجیئے۔ پاؤن چومئے۔ اور جلد سدہاریئے۔ میرا وقت قیمتی ہے۔

شعر و سخن

غزل نعتیہ از شاعرۂ نازکخیال تخلص بخشش
تلمیذۂ حسان الہند (از بھوپال در طرح گلدستہ روح بہار)

اے مسیحا یہ بیمار شفا ہو جانا
درد دل کی مرے شہ دوا ہو جانا

نکہت کوئے نبی لاکے سونگھانا مجھکو
اور کسی کوچے کی نہ اے باد صبا ہو جانا

فرش سے عرش تلک ناز اٹھایا سبکا
کوئی کھلتی نہیں محبوب خدا ہو جانا

جب محمد سے نبی ہوئیں شفیع امت
کیا بڑی بات ہے عقبے کا بھلا ہو جانا

بالیقیں آتش دوزخ سے بچائیگا مجھے
شمع روئے شہ عالم پہ فدا ہو جانا

کیوں نہ بہر پائیں قیامت میں نعیم جنت
بس ہے دیدار ترا روز جزا ہو جانا

سہہ چکی صدمۂ فرقت تو ہزار اب تو
ملے بخشش کی محبت کو بنا ہو جانا

در عشق حقیقی

از و بر ہر لبے تکرار دیدم
حدیث یار در اغیار دیدم

سحر بالائے آن سرو سہی را
ز برگ سبز و دستار دیدم

بقول شمع بازی مردہ برخاست
مسیحائی درین گفتار دیدم

ندیدم چشمہایش خفتہ لیکن
ہزاران فتنہ را بیدار دیدم

مئے باقی ننوشیدم بجنت
از ان مستم کہ روئے یار دیدم

جمال خویش را پیدا نہ دادی
بہ بستانت گل بسیار دیدم

نگر دیدم از و با آنکہ شائق
جفا و جور را بسیار دیدم

ایضاً

الکہ ہمچو عمر پریشان میرم
ہمچو بوئے گل ز گلستان میرم

بہر آن رخسار و خط مست گر
زین سبب گلہا و ریحان میرم

شب بپایان رفت و شرح غم نشد
خود چو شرح شب بپایان میرم

از پئے وصل تو می گیم بخلد
نے ز بہر دید حوران میرم

پائے من صد آبلہ جو بد ز بن
بر سر خار مغیلان میرم

لب تبسم ہر دو ز عہد ہر دمے
با سر صد عہد و پیمان میرم

شائق العل لبش پیش بگفت
تشنہ کام از آب حیوان میرم

منشورات

سلطنت اسلام کا اول زمانہ ۱۲

ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں کہ دہلی کے ... افغانیہ ... بعض بادشاہ ایسے بے حقیقت ہوئے ہیں کہ ان کے عہد ... ہر کہیں جا بجا مسلمانوں کی خود مختار سلطنتیں بھی قائم ہو گئیں۔ انہیں سے دکن کی سلطنت برہمنی بڑی مشہور تھی۔ ... ایک افغان سردار ظفر خان نام گذرا ہے۔ محمد تغلق کے عہد میں ... دہلی سے جو حاکم فوج لیکر ظفر خان سے لڑنے گئے تھے۔ ان سبھوں نے مغلوب کیا۔ اور گلبرگہ کو اپنا تخت گاہ بنا کر سلطنت دکن کا خود سر بادشاہ بن گیا۔ ظفر خان اصل میں گنگو نام ایک برہمن کا غلام تھا۔ گنگو اس پر بڑی مہربانی کیا کرتا تھا۔ اور اس نے پہلے ہی سے کہہ دیا تھا۔ کہ تو بڑا صاحب نصیب ہوگا۔ غرض جب ظفر خان نے عروج پکڑا۔ تو اپنے مہربان پہلے آقا کی یادگار میں اپنا لقب سلطان علاؤالدین حسن گنگو برہمنی رکھا۔ اور اسی وجہ سے اسکا خاندان تاریخوں میں خاندان برہمنی کے نام سے مشہور ہے۔ اس خاندان کے اٹھارہ بادشاہ دکن کے تخت پر بیٹھے۔ اور ۱۳۴۷ء سے لیکر ڈیڑھ سو برس سے زیادہ عرصے تک یعنی ۱۵۲۶ء تک حکمران رہے۔ جس سال پانی پت کی اول لڑائی کے باعث ہندوستان میں سلطنت دہلی کے خاندان افغانیہ کا خاتمہ ہوا۔ اسی سال دکن میں برہمنی خاندان کا بھی چراغ گل ہو گیا۔ مگر اس سلطنت کا زوال اس سے پیشتر شروع ہو گیا تھا۔ اور جس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے صوبہ دار ... رفتہ رفتہ قائم ہوتی ... آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اس کی جگہ دکن میں پانچ بڑی بڑی خود مختار سلطنتیں ہو گئیں تا وقتیکہ دہلی کے بادشاہان مغلیہ نے انکو فتح نہ کر لیا۔ ہر جگہ ... ان پانچوں سلطنتوں کی کیفیت لکھتے ہیں۔

اول سلطنت عادل شاہیہ جسکی ۱۴۸۹ء میں عادل شاہ نے بنیاد ڈالی تھی اسکا پایہ تخت بیجاپور تھا۔ یہاں کے بادشاہ ہر کمی اور ... اور مغلوں سے کئی بار لڑائی ہوئی۔ اور آخر ۱۶۸۶ء میں اورنگزیب نے اس سلطنت کا نقش مٹا دیا۔

دوم سلطنت نظام شاہیہ جسکا بانی ایک شخص ملک احمد نامی تھا جو ۱۴۹۰ء میں خود مختار بن بیٹھا تھا۔ اسکا دار السلطنت احمدنگر تھا۔ چاند بی بی نے جو یہاں کے شاہی خاندان میں ایک بڑی دلاور عورت گذری ہے۔ اس سلطنت کو اکبر بادشاہ کی فوج سے بہت مدت تک بچایا اور جبتک اسکے دم میں دم رہا۔ اکبر کی فوج اسکو فتح نہ کر سکی۔ ملک عنبر بھی اسی سلطنت کا ایک بڑا منتظم اور بہادر سردار تھا۔ ۱۶۳۶ء میں شاہجہان نے اسکو فتح کر کے اپنی سلطنت میں ملا لیا۔

سوم سلطنت قطب شاہیہ جسکا بانی ایک شخص قطب الملک نامی گذرا ہے اسکا آغاز ۱۵۱۲ء میں ہوا۔ اور گولکنڈہ اسکا تخت گاہ قرار پایا۔ یہ سلطنت دکن کے مشرقی حصے میں تھی۔ اور ۱۶۸۷ء میں اورنگزیب کے ہاتھ سے تباہ ہوئی۔

چہارم سلطنت عماد شاہیہ واقع ملک برار جسکا دار الحکومت ایلچپور تھا۔ اسکو بادشاہ احمدنگر نے ۱۵۷۲ء میں فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔

پنجم سلطنت بریدشاہیہ جو بیدر میں تھی۔

تجارتی خبروں کا ضمیمہ

سونے کا نرخ

موہریں	فی تولہ	۲۶ روپیہ ۱۲ آنہ
وائٹ ووڈی?	"	۲۶ روپیہ ۴ آنہ
وائٹ وی?	"	۲۶ روپیہ ۱۲ آنہ
مینٹل بنک	"	۲۶ روپیہ ۱۵ آنہ
پیٹی?	"	۲۶ روپیہ ۸ آنہ
مارٹ بنک	"	۲۶ روپیہ ۱۱ آنہ
گنی اسپی	فیصد	۱۷ روپیہ ۸ آنہ
گنی رانی	"	۱۶ روپیہ ۱۲ آنہ
ٹکسال	فینولر?	۲۶ روپیہ ۸ آنہ

چاندی کا نرخ

۱/۴ پنی	سو تولہ	۹۳ روپیہ ۸ آنہ
۱ پنی	"	۹۳ روپیہ ۸ آنہ
دیسی	"	۹۳ روپیہ ۱۲ آنہ

دھات کا نرخ

جست	فی ہنڈریڈ ویٹ	۱۳ روپیہ ۱۲ آنہ
تانبا	"	۴۷ روپیہ ۸ آنہ
پیتل	"	۴۱ روپیہ

اگبوٹوں کی روانگی کی تاریخ

پرنسس ڈاک بمبئی

سٹیمر	اگبوٹ	ٹن	کپتان	مقام	تاریخ روانگی	کمپنی
پی	اڈسن	۱۱۵۱	ڈبنیک	گلہ و کرانیا?	۹ ستمبر	ای بیبن?

وکٹوریہ ڈاک بمبئی

نمبر	اگبوٹ	ٹن	کپتان	مقام	تاریخ روانگی	کمپنی
۶	کالیتھیج?	۲۲۵۳	ڈی بور	لندن	۷ ستمبر	پی-او
۴	بی سنگینر?	۱۴۹۸	برنڈیسی	چین	۸ ستمبر	بابلور د
۱۰	آسٹریلیا	۲۳۲۱	۰	میدیرل?	۱۲ ستمبر	گراھم
۵	ٹیمز	۲۱۰۱	سیٹن	عدن	۱۴ ستمبر	پی-او
۳	ملیلا	۲۵۸۳	پاروڈی	جینیوا	۱۷ ستمبر	لیف-او-بے
۱۲	روسیٹا	۲۰۳۶	براؤن	شنگھائی	۲۰ ستمبر	پی-او

مانچسٹر کے سوتی کپڑے کا نرخ

قسم	عرض	طول	وزن	قیمت شلنگ	قیمت پنی
شرٹنگ	۳۸ انچ	۳۸ ۱/۲ گز	۷ رطل	۷	۳
"	۳۹ "	۳۸-۳۷ ۱/۲ "	۸ ۱/۴ "	۵	۱۰
جگناتھی	۳۹ "	۲۰ "	۰	۲	۳
"	۴۵ "	۲۰ "	۰	۲	۲

کوئلہ کا نرخ

کارڈف	فی ٹن	۱۶ روپیہ
ویلز ریلی?	"	۱۶ روپیہ
پاول ڈفرن	"	۱۶ روپیہ ۸ آنہ

سرکاری قرضہ

چار ٹکی سود کا	۱۰۵ روپیہ
ساڑھے تین ٹکے "	۱۰۴
پانچ ٹکی سود کا سونیل بانڈ	۱۴-۱۲۹
لیپٹ ٹرسٹ بانڈ	۱۲-۱۰۷
فرنچ سونیل بانڈ	۲۷۷

ہنڈوی کا نرخ

بنک کی درسنی ہنڈوی ایک شلنگ پونے دو پنی۔

مطبع محمودی مین چھپکر حجرہ محلہ مکان نمبر ۱۲ سے منشی محمد ۔۔۔ کے لئے شائع ہوا

بمبئی کا اسلامی THE روزانہ اخبار
MUSLIM HERALD.

مسلم ہیرالڈ

مضامین
خبرون کا چمن
حفاظت ... بینائی
... ہیرالڈ
اخبار ... چند
چاپان اور چین
گرو ... کا تعصب
فقیر کا ... تیرہ

مضامین
کابل مین خفیہ
پولیس
تجارتی ... مشکل
چین
مولوی ... لیلتہ الکاملہ
سلطنت اسلام کی
اقبال زمانہ

جلد ۶ | بمبئی دو شنبہ ۸ - ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء | نمبر ۲۱۴

خبرون کا چمن

سیغہ مراسلات مین آج ہمارے ناظرین ایک مضمون مولوی منشی احمد حسن صاحب جالندہری کا ملاحظہ فرماینگے - منشی صاحب جنکو جتیس علمون مین کمال ہے - ایک مذہبی بحث شروع کی ہے جو ضرور کسی مفید نتیجہ تک پہونچیگی -

... مین کہان سے پانی بڑے زور و شور کے ساتھ گر رہا ہے اور کا ... انگریزی مہینہ ہے - آغاز موسم سے ۶ ستمبر تک انچ ۸۲ حصہ پانی گر چکا -

... جامع مسجد بمبئی مین بتہمان جمعہ ایک مرہٹن بارہ سالہ نے شرف اسلام ہوئی - اسلامی نام آمنہ رکھا گیا -

... محمد سلطان عمر ۵۴ سال جذامی اسپتال ماٹونگا مین داخل کیا گیا -

... ڈی ہورا کو نو ماہ کی قید ہوئی - جرم یہ کہ وہ اکسپریس اپنے ... الٹر ... کمپنی کے ... بٹن وغیرہ ... کی بابت چوری کی تہی -

... سنگاپور اور ہانگ کانگ ڈاک ... ہو گی -

... سول سرجن ضلع تھانہ عارضی ہلتہ آفیسر بمبئی مقرر ہوے -

... ہائیکورٹ بمبئی مین چیف جسٹس آنریبل مسٹر ... سے مسٹر ... دیسائی ... وکالت کرنیکی اجازت حاصل کی -

سرکاری گزٹ سے معلوم ہوا کہ جو ہفتہ گذشتہ شنبہ کو ختم ہوا اس مین بمبئی کے چھہ سو ایک لوگ متفرق امراض سے مرے اور ۲۸۱ پیدا ہوئے -

ایک مارواڑی ... چند لوتم ... نامی نے ہندو تہیٹر ... امیر علی نام کے تین شخصون پر گلے کا زیور غبن کرنے کے الزام مین نالش دائر کی تہی - یہ مقدمہ مسٹر کوپر صاحب رجسٹرار مجسٹریٹ کے روبرو پیش تہا - مدعی کی طرف سے مسٹر دلوی اور مجرمون کی جانب سے مسٹر ... اور ... پیروی کا ... تہی - عدم ثبوت مین صاحب مجسٹریٹ نے سبکو چھوڑ دیا -

زناگیری مقام کے چپلون گاؤن مین گذشتہ گوکل اشٹمی کے تہوار پر ہندو مسلمانون مین سخت لڑائی ہوئی - جسمین فریقین کے بہت لوگ قتل ہوئے - ایک مسلمان پولیس انسپکٹر سخت مجروح ہوا - پولیس کی حراست مین ۲۰۰ مسلمان اور چند ہندو ہین - مفصل کیفیت آئندہ پرچے مین لکہینگے -

اخبار گجراتی بمبئی کے پرنٹر پر سدرن مرہٹا ریلوے کے اسٹیشن ماسٹر نے ازالہ حیثیت عرفی کی نالش دائر کی ہے -

... بمبئی مین ایک اٹالین کو ۴۵ دن کی قید ہوئی - جرم یہ کہ ۲۰ - اگست کو محمد حاجی اور دوسرے چار شخصون کو چہری ماری تہی -

... ہوا ... کرکٹ کہیلا - ... جیت گئی -

مسلم ہیرلڈ

بمبئی سہ شنبہ ۷ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ

جاپان اور چین

اب تک پلہ جاپان کے ہاتھ تھا۔ مگر گذشتہ جمعہ کو جاپانیون نے ایک گہسان لڑائی مین چینیون کے ہاتہ سے بہت بڑی شکست اوٹھائی۔ یہ لڑائی ینگ یانگ مین ہوئی اور معرکۂ جدال و قتال کمال گرماگرمی سے ہوا۔ یہہ مقام سیول دار الخلافہ کوریا سے ۵۰ کوس کے فاصلے سے شمال کیجانب مغربی ساحل پر واقع ہے۔ جہان چینیون نے اسقدر جاپانیون کو مارا کہ وہ نقصان کثیر اوٹھا کر فوراً فرار ہوگئے۔ اب سیول کی ۹ ہزار جاپانی فوج پنگ یانگ کو جا رہی ہے۔ وہان اب کوئی جاپانی فوج باقی نہین اس واسطے فرشان کی جاپانی فوج کو حکم ہوا ہے۔ کہ جلد سیول پہونچے۔

جاپان کے واسطے مناسب یہی ہے۔ کہ اپنی فوج یکجا کرکے حتی الوسع ایک ہی جگہہ جمکر مقابلہ کرے۔ اوسکی فوج اور دولت ہرگز اس لایق نہین۔ کہ ادہر ادہر پریشان رہکر کوئی نمایان کام کرسکے۔ اگر لڑائی نے طوالت کھینچی۔ اور چین کو موقع ملتا گیا۔ کہ جابجا لڑائی کے میدان قایم کرتا پھرے۔ تو یلاشبہ اوسکے پاس اس قدر فوج اس قدر روپیہ ہے کہ برسون لڑائی قایم رکھے اور جاپان کو اس طرح حیران پریشان کرکے تھکا دے جس طرح پرانی لڑہی شکاری کتون کو۔ دوسری بات یہہ ہے کہ اسکو اپنی ہی طاقت پر بھروسا کرکے کارروائی کرنا لازم ہے کوئی طاقت کیسی ہی دوست اور معاون کیون نہو۔ مگر اوسکی مجال نہین۔ کہ اسطرح کے جھگڑون مین خلل دے سکے۔

حفاظت بینائی

ایک حاذق حکیم اپنے تجربہ سے منقولہ ذیل ہدایات تحریر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ ان ہدایات کا پابند ضعف بصارت سے مامون رہیگا۔

(۱) کم روشنی مین نہ لکہو۔ نہ پڑھو۔

(۲) متواتر دیر تک کتب بینی نکرو۔ کچہ دیر کے بعد نظر ہٹالو۔

(۳) جسم اور دماغ کی قوت کی حفاظت کرو۔

(۴) نہار صبح کو بغیر ناشتہ کئے آنکہون پر زور نڈالو۔

(۵) جہان روشنی کا سامان کافی نہو۔ وہان باریک کتاب نہ پڑھو۔

(۶) جب جسم مین نقاہت ہو۔ یا کسی خوفناک بیماری سے رو بہ صحت ہو۔ تو نوشت و خواند نہ کرو۔

(۷) لیٹے لیٹے کتاب نہ پڑہو۔

(۸) عرصہ تک پیہم کسی چیز کو نہ دیکہو۔

ونوں باقی حسنہ۔ وہ بھی بہرحال سود مند ہے بلکہ ہم
یہ سمجھتے ہیں کہ یہ یکجائی عجب نہیں جو زیادہ تر
[illegible] ترقی اور مقبولیت کا باعث ہو۔ اس واسطے کہ
[illegible] نیک سیرت اور پاک طینت حضرات یکجا جمع ہو کر
کسی امر حسن و احسن کی نسبت کوئی مشورت فرمائیں گے۔
[illegible] ایک فائدہ کامل مترتب ہوگا۔ جس کا
[illegible] دیگر بلاد اسلامی میں بھی اپنی خوبیاں پورے طور سے
[illegible] گا۔ تم ہو محبوب حق تم ہو خیر الورا
ہم [illegible] نہایت انکسار کے ساتھ دونوں انجمنوں
کی خدمت میں اپنے مذکورہ مدعا کا اعادہ کرکے مستدعی
ہیں کہ کیا عجب یہ ہماری ناقص رائے مقبولیت کا درجہ
پائے۔ اور ہمارے نومسلم بھائیوں کو اس سے زیادہ آرام
و آسائشیں حاصل ہوں۔

دو دل یک شود بشکند کوہ را ۞ دو دل
پراگندگی آرد انبوہ را ۞ پراگندگی

دربار سالگرہ بھاولپور

محمد عمر دین

۲۹ اگست ۱۹۴۲ء کو ہز ہائینس بالقابہ کا دربار
سالگرہ نہایت دھوم دھام کے ساتھ ہوا۔ دربار کی شان
و شوکت قابل دید تھی۔ نور محل کا وسیع اور عالیشان
ہال اہل دربار کی عزت حاصل کرنے پر فلک منتہم سے باتیں
کر رہا تھا۔ جس کے باہر ہاتھی گھوڑے زرق برق پارچے سونے چاندی کے زیوروں سے سجے ہوئے کھڑے
تھے۔ فوج سوار و پیدل بھی صف بستہ استادہ تھی۔
بینڈ باجا خیر مقدم کرنے اور سیاہ کہادری کا گیت گانے کو
حاضر تھا۔ تین بجے سے درباریوں کی آمد شروع ہو گئی
پانچ بجے تک ہال پر ہو گیا۔ ۶ بجے کے بعد ہز ہائینس بالقابہ
مع بیگم (لیڈی) صاحبہ جلوہ افروز دربار ہوئے۔ فوج
اور توپخانہ نے سلامی دی۔ باجے نے تہنیت کا گیت گایا۔
آفیسران ریاست نے دروازے تک پیشوائی کی۔ اور حاضرین
دربار نے سروقد تعظیم دی۔ ہز ہائینس اہل دربار کا سلام
لیتے ہوئے کرسی سلطنت پر رونق بخش ہوئے اور دائیں
طرف جناب بیگم صاحبہ جلوہ فرما ہوئیں۔ چاروں طرف
مبارک سلامت کا شور مچ گیا۔ اہل نشاط نے مجرا شروع
کیا۔ مغنیان نے ترانہ تہنیت گایا۔ چار پانچ منٹ کے
بعد نذریں پیش ہوئیں۔ سب سے اول وزیر اعظم صاحب کی
نذر پیش ہوئی پھر علی قدر مراتب بسلسلہ وار نذریں پیش
ہوتی رہیں۔ اس کے بعد قریب سات بجے کے دربار برخاست
ہوا۔ اس مبارک تقریب کے صدقے میں ۴۸ قیدی قلیل المیعاد
رہا کئے گئے۔ اور ۲۵ کی میعاد قید میں تخفیف کی گئی۔

اس دربار کا جلوہ تھا تو بہت ہی دل لبھانیوالا۔ مگر
حق بات یہ ہے کہ ایسے کھلے دربار میں ہز ہائینس بیگم صاحبہ

کی تشریف آوری حاضرین دربار کے دلون مین بہت کھٹکتی تھی۔ لوگ حیران تھے کہ اسلام مین نہ کوئی تاثیر پیدا کرنے کے کیا معنے ہیں۔ جب بیگم صاحبہ عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام مین داخل ہو گئیں۔ اور شرع اسلام کے مطابق ہز ہائینس کے نکاح مین آکر بیگم ہونے کی عزت حاصل کر لی۔ تو پھر بے پردہ ہو کر دربار مین شامل ہونا سراسر اسلام اور اسلامی حمیت کے خلاف ہے۔

تماشا یہ ہے کہ آرایش گو بہت بڑی معلوم ہوگی مگر جو کچھ ہمنے لکھا ہے محض جوش عقیدت اور خیرخواہی کی وجہ سے لکھا ہے۔ کیونکہ یہ طریقہ نہ صرف ہمکو ناگوار معلوم ہوا ہے۔ بلکہ عموماً لوگون نے اسکو ناپسند کیا ہے۔
(لا - پ)

بجلی سے کھانا پکانا

ولایت امریکا و یورپ مین بھی بجلی سے کھانا پکانا پانی گرم کرنے وغیرہ مین کامیابی ہوئی ہے۔ نقص ابھی یہ ہے۔ کہ جہان بجلی پیدا کرنے مین خرچ ہوتا ہے وہان بجلی سے کھانا پکانا بڑا مہنگا پڑتا ہے۔ لیکن حال ہی مین ایک کام بجلی سے یہ لیا گیا ہے۔ کہ زخم پر باندھی ہوئی پولٹس کی گرمائی برابر قایم رہے۔ ورنہ وکو جس گرمی کی ضرورت ہو۔ ہر وقت اوسی کے مطابق پولٹس گرم رہے۔ اس سے زخم کو جلد ہی آرام آجاتا ہے۔ اور کسی کسی حالت مین بیمار کے جسم مارنے کے لئے بھی زیادہ گرمی درکار ہوتی ہے۔ جو بغیر ایسی ہی تدبیر کے بالکل ناممکن تھی۔ ایسی حالت مین خرچ بھی مقابلتاً بہت کم ہوتا ہے۔ کیونکہ پولٹس کے گرم کرنے کے لئے بہت تھوڑی مقدار گرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور فائدہ بہت ہوتا ہے۔ اس ایجاد سے امید ہے۔ انسان کی تکالیف جو اوسے قدرت دیتی ہے انمین اور کمی ہوگی (مطابق خیال مغرب)

انسان کی نیچرل زبان

آجکل عموماً جب اور حیوانات سے انسان کا فرق بیان کیا جاتا ہے۔ تو قوت گویائی کو انسان سے خاص کیا جاتا ہے۔ اور دیگر حیوانات کو اس قوت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ آجکل ہی پر کیا منحصر ہے ہمیشہ سے عوام اور فلاسفرون کا یہی خیال رہا۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا قدرت نے خود انسانون اور حیوانات مطلق مین یہ حد تفریق تجویز کی تھی۔ یا کسی اور وجہ سے ہو گئی۔ جہانتک تجربہ اور مشاہدہ ہمکو انسان مین اس خصوصیت کی اطلاع دیسکتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ بولنا انسان کا فطری خاصہ نہین ہے

یہ ایک حاصل کردہ چیز ہے - البتہ تجربت اسکو تربیت ضرور عطا ہوتی ہے - لیکن اگر اوس قوت کو معطل نہ رکھا جاتا - تو تجربہ ہرگز بولنے پر ہمکو مجبور نہ کر سکتی - ہمکو مجبور کرنا یا کسی اور طرح سے بولنے کی ترغیب دینا اوسکی احاطہ سے باہر ہے - (نیچر یہان صرف فطرت انسانی سے مراد ہے)

اب یہ دیکھنا ہے - کہ جب حضرت انسان اوّل ہی اوّل اوس کرۂ زمین پر پیدا ہوئے ہونگے - تو اوس وقت اون کی کیا حالت ہوگی - کیا وہ اسیطرح سے بات چیت کرتے ہونگے جس طرح سے اب کرسکتے ہین - نہین ہرگز نہین - ابتدا مین وہ انسان تو ضرور تھا لیکن بلحاظ گویائی کے حیوانون اور اوس مین کسیقدر فرق نہ تھا - وہ اپنی زبان سے مطلق کام نہین لے سکتا تھا - بجز اسکے کہ گائے بھینس - ریچھ - بھیڑیا - وغیرہ جانورون کی طرح مہمل آوازین نکالتا تھا - اوسے کسی چیز کی ضرورت نہ تھی - جنگل اور نباتات اللہ تعالی نے اوسکے آنے سے پہلے ہی روئے زمین پر بکثرت پیدا کردیے تھے جنمین سے پتے اور پھل اور پھول کھاکر یہ اپنی زندگی کو قائم رکھ سکتا تھا - کپڑے کی وہ اپنے لیے مطلق کوئی ضرورت ذہن مین نہ لا سکتا تھا - پس بولنے کی بھی اوسے کوئی ضرورت نہ تھی - مان بچہ سے اور بچہ مان سے اوسیطرح بول لیتے ہونگے جس طرح مرغی اپنے بچون سے اور گھوڑی اپنے بچہ سے بول لیتی ہین - حتی کہ مرغی بچون کو ذرا سے آگاہ کرسکتی ہے - اور کہانے کی کوئی چیز ہو - تو اوسپر اونہین بخوبی اطلاع کرسکتی ہے -

لیکن مرغی اور دیگر حیوانات کی موجودہ مثال انسان کے صرف ایک حصے پر صادق آسکتی ہے - چونکہ انسان بلحاظ اپنی بناوٹ جسمانی کے بھی تمام حیوانات سے اعلی اور ارفع ہے - لہذا ابتداء پیدایش انسانی کے زمانے مین بھی یہ اور تمام حیوانات سے مختلف ہوگا - گو ابتدا مین - اوس کے خیالات بالکل ہی قلیل تھے تاہم تھے ضرور - اور وہ اپنے ہمجنسون پر ظاہر بھی ضرور کیے جاتے ہونگے - لہذا اون کے ظاہر کرنے کے لیے سوائے زبان کی مہمل آوازون - اور گون گین وغیرہ کے اور بھی کوئی ذریعہ ضرور ہوگا - بعض خیالات کو وہ اونہین مہمل آوازون سے ظاہر کرتا ہوگا - اور بعض کو ہاتھ پاون آنکھ - سر منھ وغیرہ اعضا کے اشارون سے ظاہر کرتا ہوگا - پس انسان کی نیچرل زبان اشارے ہین -

اول - وحشی قومون کی حالت کو مطالعہ کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے - کہ انسان کی فطری زبان اشارے ہین - بہت سادے خیالات کا وہ قومین اشارون سے ایک دوسرے پر ظاہر کرتی ہین - ایک فرقے کے فلاسفرون کا یہ خیال ہے - کہ بعض چیزین نیچر مین ایسی ہین - کہ اونکا علم انسان اپنے ساتھ ہی لیکر پیدا ہوتا ہے -

مثلاً وقت اور اپنی ذات کی موجودگی اور لمبائی وغیرہ وغیرہ چیزیں خود بخود بغیر تعلیم کے ذہن میں موجود ہوتی ہیں۔ اور جب انسان پیدا ہوتا ہے۔ اوس وقت اون چیزوں کے سیکھنے کے لئے وہ محتاج نہیں ہوتا۔ لیکن بعض امریکہ کی وحشی قوموں میں لمبائی وغیرہ اعداد کے لئے بھی کوئی الفاظ نہیں پائے جاتے۔ وہ لوگ چیزوں کو اشارات سے گنتے ہیں۔ ایک دفعہ کسی مہذب امریکن نے کسی وحشی سے دس گائیں خریدیں۔ اوس وحشی نے اون گائیوں کا عجب طرح سے شمار کیا۔ اون دسوں کو ایک قطار میں کھڑا کر دیا۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کی اونگلیوں کو پھیلا کر اپنی آنکھوں کے آگے رکھدیا۔ اور ہر ایک اونگلی کو ایک ایک گائے کے مقابل میں رکھکر انکا شمار کر لیا۔ اب وہ یہ بات کو تو جانتا تھا کہ جس قدر میرے ہاتھ کی اونگلیاں ہیں۔ اوسی قدر گائیں ہیں۔ لیکن نہ وہ یہ کہہ سکتا تھا۔ کہ اوس کے ہاتھ کی اونگلیاں کتنی ہیں۔ اور نہ یہ کہہ سکتا تھا۔ کہ گائیوں کی تعداد ہی کتنی ہے۔ اسی طرح جوں جوں نہایت ہی ابتدائی حالت کی قوموں کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ ثابت ہوتا ہے کہ اون میں نہایت ہی ضروری۔ اور روزمرہ کی ضروریات کے لئے بھی الفاظ موجود نہیں۔ وہ اشاروں سے ہی کام لیتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اون خیالات کے لئے بھی کوئی الفاظ نہیں رکھتے۔ جو بقول فلاسفران فرقہ مذکورہ بالا انکے ساتھ ہی پیدا ہوئے۔

دوم۔ بچوں کی حالت سے بڑھکر ہم اس دعوے کی ثبوت میں اور کوئی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ ہر ایک شخص کو موقعہ حاصل ہے کہ وہ تجربہ کر لے۔ کہ بچوں کی فطری زبان کیا ہے۔ برس یا ڈیڑھ برس کے بچے کی حالت تو ذرا دیکھو۔ وہ اپنے کسی خفیف سے خیال کو بھی ظاہر کرنے کے لئے کس قدر زحمت اوٹھاتا ہے وہ اپنی فطری زبان یعنے اشاروں میں ہمیں کوئی بات سمجھانا چاہتا ہے۔ لیکن چونکہ ہم اوس زبان کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ لہذا اوسکی بات کو مطلق نہیں سمجھتے۔ اور وہ بچارہ دق ہو کر یا اپنی بات کے سمجھانے کی ضد سے باز آتا ہے۔ یا بیٹھکر رونے لگتا ہے لیکن بچے بچوں کے اشارے خوب سمجھہ لیتے ہیں۔ اور خصوصاً ہمعمر بچے۔ لیکن رفتہ رفتہ وہ زبان کو حاصل کر لیتا ہے یہاں تک کہ خاص عمر کو پہونچکر اپنی مادری زبان کا ماہر ہو جاتا ہے۔ (باقی آئندہ)

یورپ میں تھیاصوفی کی ترقی ہے۔

منقولات

سلطنت اسلام کا اوائل زمانہ نمبر ۴

محمد تغلق کے عہد مین ظفر خان نے میں سلطنت بہمنی کی بنیاد ڈالی۔ ایسے ہی ایک راجہ نے ۱۳۳۶ء مین ریاست بیجانگر قایم کی۔ اسکو بعض اوقات سلطنت نرسنگھہ بھی کہتے تھے۔ اور اسکا علاقہ تھا جو اب مدراس احاطہ کہلاتا ہے۔ انجام کار یہان کے راجے کو جسکا نام رام راجہ تھا۔ بیجاپور۔ احمد نگر اور گولکنڈہ اور بیدر کے مسلمان بادشاہون نے باہم ملکر تلی کوٹ پر جو دریائے کرشنا پر واقع ہے۔ ۱۵۶۵ء مین شکست دی۔ اور اسکے راج کو غارت کر دیا۔ اور لڑائی کے بعد بیچارے بوڑھے راجے کو پکڑ کر بے دردی سے مار ڈالا اور شہر اور بھی بہت سی مورتیان گئین۔ اسکے بعد رام راجہ کے بھائی نے چندرگری مین جو مدراس سے شمال مغرب کیطرف … میل کے فاصلے پر ہے۔ اپنے قدم جمائے۔ یہ وہی راجہ ہے جس نے ۱۶۳۹ء مین انگریزون کو وہ زمین عطا کی۔ جہان اب شہر مدراس واقع ہے۔

خاندان تغلق کے زمانے مین جس طرح دکن کے اندر یہ خودمختار ریاستین قایم ہوئین اسیطرح بنگالہ مین بھی شمس الدین الیاس نے جو حاجی الیاس کے نام سے مشہور ہے۔ خودسری اختیار کر لی۔ اسپر فیروز تغلق بادشاہ دہلی نے ۱۳۵۳ء مین اسکے مقابلے کو فوج بھیجی جس نے پنڈوہ کے قریب مقام اکدالہ مین حاجی الیاس کو گھیر لیا۔ مگر کچھہ کامیابی نہوئی۔ آخر بادشاہی فوج کو الٹا پھرنا پڑا۔ اور حاجی الیاس بنگالے کا خودمختار بادشاہ بن گیا۔ اسکا خاندان بھی کوئی سو برس سے زیادہ برابر حکمران رہا۔ اسمین ایک دفعہ کچھہ عرصہ تک ہندوؤن کا بھی دور دورہ ہو گیا تھا۔ ہندوؤن کی حکومت کا بانی راجہ گنیش تھا۔ جسکو مسلمان مورخون نے کنس لکھا ہے اس خاندان کا پایۂ تخت دیناج پور تھا۔ بنگالے مین اسکے بعد حبشی غلامون کا ایک خاندان فرمان روا رہا۔ پھر اسکے بعد ۱۴۹۳ء مین سید سلطان علاؤالدین نے اپنا سکہ بٹھایا۔ اس نے حسین شاہ والی جونپور کو جو بہلول لودھی بادشاہ دہلی سے شکست کھا کر بھاگا تھا۔ اپنے ہان پناہ دی۔ اسپر بادشاہ دہلی سے بگاڑ ہوا اور آخر علاؤالدین کو سکندر لودھی سے صلح کرنی پڑی۔ علاؤالدین کے بعد اسکے دو بیٹون نے سلطنت کی۔ انمین سے اخیر بادشاہ یعنے محمود شاہ کو شیر شاہ نے ۱۵۳۸ء مین یہان سے نکال دیا۔ مگر اسکے بعد ہمایون نے پھر اسکو تخت پر بٹھا دیا۔ لیکن وہ اسکے چند ہی روز بعد مر گیا۔ اور پھر شیر شاہ نے وہان کی حکومت سنبھال لی۔ چنانچہ اس کا خاندان ۱۵۶۴ء تک حکمران رہا۔

اسکے بعد سلیمان شاہ جو افغانون کے قبیلہ کرارانی مین سے تھا تخت پر بیٹھا۔ اور جب اکبر کا سردار منعم خان ادہر آیا۔ تو سلیمان شاہ نے تو اس سے صلح کر لی۔ مگر اسکے بیٹے داؤد نے فوج شاہی کا مقابلہ کیا۔ اور آخرکار مغلوب ہوا۔

تجارتی خبرونکا ضمیمہ

سونیکا نرخ

۹۷ ٹنیر فی تولہ ۱۲/ ۶
دانیدار نیا ، ۱۴/ ۶
دانیدار پرانا ، ۱۴/ ۶
بنشن بنک ، ۵/ ۶
جینی نیا ، ۸/ ۶
جاپانی بنک ، ۱/ ۶
گنی اسپی فی عدد ۹/ ۱۷
گنی رانی ، ۱۱/ ۱۶
ٹکسالی فی تولہ ۸/ ۶

چاندیکا نرخ

۱۰۰ اینٹی سو تولہ ۸/ ۹۳
۱۰۰ اینٹی ، ۸/ ۹۳
دیسی ، ۱۲/ ۹۳

دہات کا نرخ

جست فی ہنڈرویٹ ۱۴/ ۱۳
تانبا ، ۱۴/ ۴۷
پیتل ، ۸/ ۴۱

آگبوٹوں کی روانگی کی تاریخ

برٹش انڈیا ڈاک بمبئی

نمبر	آگبوٹ	ٹن	کپتان	مقام	تاریخ روانگی	کمپنی
پی	لیوسن	۱۱۶۱	بلینڈیکر	مالٹا و کراچی	۸ ستمبر	اے بی سین

ٹرانشور بیرہ ڈاک بمبئی

نمبر	آگبوٹ	ٹن	کپتان	مقام	تاریخ روانگی	کمپنی
۴	بی سکیگز	۱۴۴۸	بریڈلیپی	چین	۸ ستمبر	بارلو ورد
۱۰	آسٹریلیا	۲۳۲۱	۰	لیورپول	۱۳ ستمبر	اے ار اچھم
۵	ٹیمز	۱۰۲۱	سیٹن	عدن	۱۴ ستمبر	پی۔ او
۳	نیلا	۲۵۸۲	پارٹرڈ کا	جنیوا	۱۷ ستمبر	ایف اوینے
۱۲	رو سیٹا	۲۰۳۹	براؤن	شنگہائی	۲۰ ستمبر	پی۔ او

منچسٹر کے سوتی کپڑیکا نرخ

قسم	عرض	طول	وزن	قیمت شلنگ	قیمت پینی
شرٹنگ	۳۸ انچ ½	۳۸½ واز	۷ فیل	۴	۳
،	۳۹ ،	½۳۷-۳۸ ،	½۸ ،	۵	۱
جگناتھی	۳۹ ،	۲۰ ،		۲	۳
،	۴۵ ،	۲۰ ،		۲	۲

سرکاری قرضہ

روپیہ
چار ٹکے سود کا ۱۰۵
ساڑھے تین ٹکے ، ۱۰۴
پانچ ٹکے سود کا میونسپل لون تمام رایا ۱۳۹-۱۴
پورٹ ٹرسٹ بانڈ آنہ ۱۰۰-۱۲
فرنچ میونسپل بانڈ ۲۶۶

ہنڈوی کا نرخ

بنک کی درشنی ہنڈوی ایک شلنگ ۳ پنی ۱۶/۳۲ پینی ۱

کوئلہ کا نرخ

کارڈف فی ٹن ۱۲/ ۱۷
ویلیسٹلی ، ۱۲/ ۱۷
پاول ڈفرن ، ۸/ ۱۷

مطبع محمودی مین چھپکر محصرہ محلہ مکان مسرا جیبے
منشی محمد ہیر کیلئے شایع ہوا۔

بمبئی کا اسلامی THE روزانہ اخبار

MUSLIM HERALD.

مسلم ہیرالڈ

جلد ۶ | بمبئی: سہ شنبہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء | نمبر ۲۲۰

خبرون کا چمن

کل جامع مسجد بمبئی مین بعد نماز جمعہ ایک ہندو دولت اسلام سے مالامال ہوا۔ اسلامی نام آدم رکھا گیا۔

آج اخبار مین گنجایش نہونیکی وجہ سے ہمنے سیٹھ حاجی صدیق حاجی ہاشم اخلاص کا مراسلہ۔ اور بمبئی کے اہل اسلام کی تاریخ کا مضمون دوشنبہ پر ملتوی رکھا۔

کل ہمارے دفتر سے ایک جدید اخبار بنام کوکب ہند شایع ہوگا۔ مضامین کی فہرست صفحہ ۸ ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگی۔ اس اخبار مین پونہ کے فساد کا ۱۳ ستمبر کے بعد کا حال شایع ہوگا۔

آج مسلم مین ۱۲ ستمبر سے ۱۳ ستمبر تک کا حال شایع کیا گیا ہے۔

تحصیل پانی پت کے خزانہ سے ایک عیار جعلی چک بناکر ۹ ہزار روپیہ لیکر کافور ہوگیا۔

بانکی پور مین بیگم امام باندی صاحبہ ۱۵ ہزار روپیہ چھوڑ مری ہین کہ مکہ معظمہ مین چاندی کا پھاٹک بنایا جائے۔

۱۰ بنگال انفنٹری کے حولدار رستم خان کو یکم ستمبر ۱۸۹۴ء سے نمایان نوکری کے صلے مین بابت سنہ ۹۵-۱۸۹۴ء تمغہ عطا ہوا۔

موضع مارٹی ضلع جالندھر مین ایک شخص نے اپنی آشنا کا گلا کاٹ ڈالا کیونکہ وہ اوس سے آیندہ تعلق رکھنا نہین چاہتی تھی۔ عدالت سیشن نے اوس کو موت کی سزا دی۔

کوئٹہ مین ایک غازی پٹھان نے ایک سکھ سپاہی کو [illegible] مار دیا۔ غازی گرفتار ہوگیا۔ اوس کو پھانسی کی سزا ملی۔ لاش اوس کی آگ مین جلا دی گئی۔

جوز پی پاشا نے جسپر کنیزین خرید کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ اور جو فرار ہوگیا تھا۔ اپنے آپکو حکام انگریزی کے حوالے کر دیا۔ اسکا بیان ہے کہ مین نے اپنے حرم کے واسطے کنیزین خریدی ہین۔ جوز پی پاشا اور دو اور پاشا اور چھ بردہ فروشون پر مقدمہ بذریعہ کورٹ مارشل چلایا جائیگا۔

موضع منگلا ضلع ہوشیارپور مین ایک عورت نے ایک لڑکے کو جان سے مار دیا۔ عورت مذکورہ کی ایک چپراسی کے ساتھ آشنائی تھی۔ اور یہ لڑکا اوس چپراسی کا نوکر تھا لڑکے نے کہین چپراسی کو بتلا دیا کہ عورت بدچلن ہوگئی ہے۔ اور عورت نے اسکا کام تمام کر دیا۔

مُسلم ہیرالڈ

بمبئی ۔ سہ شنبہ ۱۴ ۔ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ

بمبئی کے مسلمانونکی تاریخ

ہمنے ایک تاریخ بنام ہمیشہ کی زندگی بمبئی کے اہل اسلام کے حالات مین ۱۲ ستمبر سے اخبار مسلم ہیرالڈ مین شروع کی ہے ۔ اسمین تمام اسلامی فرقون کی کیفیت بغیر تعصب کے نہایت دلچسپی کے ساتھ بیان کیجائیگی ۔ ہم اون حضرات کے بہت ممنون ہونگے ۔ جو اپنے اپنے حالات بذریعہ تحریر دفتر اخبار ہذا مین روانہ فرماوینگے ۔ اور اسلامی افسران وعملداران پولیس بھی امید رکھتے ہین کہ اپنے حالات سے ہمکو ضرور ممنون فرمائین ۔

پونہ کے ہندو مُسلمانون کا سخت فساد

ہم نہین جانتے ۔ کہ ہندؤن کا اصل منشا کیا ہے ۔ اور کیا کرنا چاہتے ہین ۔ اور وہ کس بات پر آمادہ ہین اور ہمیشہ نئے نئے فساد برپا کرنیمین کیا بہتری سمجھتے ہین ۔ اور انکو اسقدر آزادی کیون دیدیگئی ہے ۔ اور انکو ایسا اختیار کیون دیدیا جاتا ہے کہ وہ ایسے جلوس جو ملکی مصلحت کے بالکل خلاف ہون ۔ کرسکین ۔ کیا ہندؤن کو عام طور پر آزادی حاصل ہوجانا ملک کیلئے فایدہ پہونچا سکتا ہے ۔ پونے کے افسران پولیس اور دیگر حکام کیا اس بات سے واقف نتھے ۔ کہ ہندو فساد برپا کرنے پر آمادہ ہین ۔ کیا پونے کے مسلمانون نے اپنی پریشانی اور ہندؤن کی نسبت کوئی عرضی حکام کیخدمتمین پیش نہین کیتھی ۔ کیا پونے مین ہندؤن نے باہم یہہ صلاح ٹھہرائی تھی کہ مسلمانون سے کسطرح کا لین دین نرکھا جائے ۔ کیا ہمارے مسلمان روتے ہوئے حکام کیخدمتمین نہین گئے تھے ۔ ہان مُسلمانون نے حکام کیخدمتمین عرضی دیتی تھی ۔ پونے کی پولیس کو ہر بار دوسرے شہرون کے لوگون مین بھی پہلے سے بخوبی مشہور تھی ۔ کہ پونہ مین ہندو فساد برپا کرینگے ہین ۔ ہندؤن نے ضرور اسبات کا آپس مین عہد کر لیا تھا ۔ کہ مسلمانون سے کسیطرحکا لین دین نکرین ۔ بیشک ہندؤن کا ہمیشہ فساد برپا کرنا ملک کے واسطے ہرگز مفید نہین ہوسکتا ۔ اور ہم یہہ بھی کہہ سکتے ہین ۔ کہ ہندؤن کے دل کو درپردہ کسی اور بات نے مضبوط اور بیڈر بنا دیا ہے ۔ جو ایسے ایسے سخت فساد کے بانی ہوتے ہین ۔ اور قرار واقعی سزا نہین پاتے ۔ اور انکو اس قدر آزادی ضرور حاصل ہے کہ ایسے ایسے فساد کے موقعے

درپیش ہوا کرتے ہیں۔ بیشک ہم اتنا ضرور کہینگے کہ ہندوؤنکا اس قدر بڑھ جانا اور آزاد ہوجانا کبھی نہ کبھی نقصان کا باعث ضرور ہوتا رہیگا۔ ہم بہت زور کے ساتھ کہتے ہین کہ آجکل ہندو صرف ایسے ہی نہین ہین کہ چاندی یا سونے ہی کی لاٹھی سے لڑین۔ بلکہ وہ ظاہری حیثیت۔ قوت و دولت۔ تعداد و تعصب مین مسلمانون سے کئی درجے زیادہ ہین۔ اسی سبب سے مسلمانون کی حالت زیادہ تر قابل رحم معلوم ہوتی ہے۔ اگر ہم بجز اسکے سوا اور کچھ نہین کرسکتے کہ ہر واقعہ کو گورنمنٹ اور پبلک کے سامنے اخبار کے ذریعہ سے بغیر تعصب کے پیش کردین۔ ہمکو یہ تاریخین جو ہمارے سامنے اس وقت رکھی ہوئی ہین۔ ہندوؤن کی وہ حالتین بتلا رہی ہین۔ کہ کسی وقت مین یہ بہت سیدھے اور نیک بخت لوگ سمجھے جاتے تھے۔ اور انھین مسلمانون کی اطاعت کا فخر تھا۔ اب یہ وہی ہندو ہین۔ کہ مسلمانون کی صورت دیکھنا بھی گوارا نہین کرتے۔

پونہ کے ہندوؤن کی زیادتیان ہمکو رہ رہ کر اس بات پر آمادہ کرتی ہین۔ کہ ہم گورنمنٹ کے سامنے ہر طرح کی اپنی پریشانی کی حالت مین فریاد کرین۔ ہمکو پورا یقین ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ضرور ہماری اس فریاد کو [illegible] ہم کہتے ہوئے آگے ہین اور [illegible] بیان کرتا ہے سنکر کوئی معقول انتظام فرمائیگی۔

(پونہ کا واقعہ)

پونہ مین ۱۲ ستمبر کو جبکہ مسلمان گیارہوین شریف کے فاتحہ وغیرہ کی تقریب مین مجلسین قائم کرتے ہین۔ ہنود کا ایک بہت بڑا گروہ بڑے جلوس نعرہ شہنائی ساز و نقارہ والے پل پر سے مسجد کے سامنے باجہ بجاتا ہوا گنپتی لیکر آیا۔ اوس وقت مسجد مین چند مسلمان فاتحہ وغیرہ کی تقریب مین مصروف تھے بعض قرآن شریف کی تلاوت کررہے تھے۔ اور بعض نفل نماز وغیرہ مین مشغول تھے۔ اونھون نے ہندوؤن کو منع کیا کہ اس وقت ہماری عبادات مین بہت بڑا فتور واقع ہوتا ہے۔ تم لوگ باجا بند کردو۔ ہندو لوگ اوس وقت کب ماننے والے تھے۔ بھلا یہ کاہیکو ماننے لگے تھے مانا تو درکنار الٹا مسجد پر ایک زبردست حملہ کیا۔ جس مین بہت سے مسلمان نہایت سخت مجروح اور زخمی ہوئے۔ اور آتے ہی اس خبر کو شہر مین مشتہر کیا۔ [illegible] لوگ گویا پہلے سے تیار ہی بیٹھے تھے۔ موقع واردات پر فوراً کئی ہزار ہندو جمع ہوگئے۔ جب ہندوؤنکی تعداد ٹڈی کی طرح بے حد و حساب ہوگئی۔ اوس وقت مسلمانون نے سوائے اس طرح دبے نکلنے اور کوئی بات مناسب نہین سمجھی۔ ناچار جسے جسطرف رستہ ملا۔ چلا گیا۔ اب کیا تھا مسجد بالکل خالی ہوگئی۔ بلی کی قسمتون سے چھینکا ٹوٹ گیا۔ ہندو لوگ بلائے ناگہانی کیطرح مسجد مین داخل ہوئے۔ اور جہان تک ہوسکا مسجد کے انہدام اور بے ادبیان کرنے مین کوئی دقیقہ نہ اوٹھا رکھا۔ یہ لوگ آگ لگانیکی فکر مین تھے۔ کہ ہندوؤن کو پولیس نے روکا۔ اسی مارپیٹ مین کئی مسلمان قتل اور زخمی ہوگئے۔ ۱۳ ستمبر کو بھی اسیطرح بڑے مجمع کے ساتھ گنپتی کا تیوہار کرکے

نے نکلنے نہیں دیتے بڑے فساد کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ پولیس نے
ہندو کے ساتھ چند مسلمانوں کو بھی گرفتار کیا ہے۔ ایک مرتبہ
ہندوؤں نے گنپتی اوٹھا نہیں وہ جلسہ اور انتظام کیا تھا۔ جو مسلمان
لوگ ان کے لیے تھا محرم میں ہوتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ انکو بھی اجازت
لینی ملی ہی یا دو سیاہ ترانے ہندوؤں کا سہارا بہت ... گرفتار
بہت ... سو گاتا بجاتا رہتے کے پیچھے ہوتا ہوا اُس ... گلی میں
پہنچے مسجد کے پاس گیا وہاں نے گروہ کو تبلیغ گاتا بجاتا ہوا دار ... تھا
کیطرف سے مسجد کے سامنے آیا۔ پولیس نے ہر چند باجا وغیرہ بجانے کو منع کیا
ہندو کسیکی بات نہ سنتی ہم کہہ سکتے ہیں کہ پولیس نے ... نہایت نرمی سے بیٹ والے
ہندو بھی ضرور شامل ہیں اس گروہ کے ہاتھ میں موٹے موٹے ڈنڈے اور لاٹھیاں
تھیں اور تعداد میں ہندو چار ہزار سے زیادہ تھے۔ پل کے قریب جو چوکی ہے
میں ... جو ایک پولیس کے تھے جنکو ہندو بلوائیوں نے سخت مجروح کیا۔ یہ
ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جب بلوائی سپاہیوں کو مجروح کر چکے تو پھر مسجد میں
گھس کر بہت سے مسلمانوں کو مجروح اور قتل کرکے مسجد کو منہدم اور مسمار کیا۔ پولیس انسپکٹر نے
... بیمار ہونے کے ان کے دفع اور منتشر کرنے میں بہت کوشش فرمائی۔ مگر افسوس کہ ہندوؤں نے
ہی کچھ خیال نہ کیا۔ اس کے بعد پولیس سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر مسلح ہمراہ لیکر آئے۔ اور
سپاہیوں کو متفرق محلوں میں متعین فرمایا۔ لیکن پولیس کے لوگ جب ایک محلہ سے منع کرتے
تو دوسرے محلوں میں جمع ہو کر شور کرتے تھے۔ تین بجے رات تک ہندو دنگہ ہی ہوا کرتے رہے مگر
دفع کرنے میں مجسٹریٹ ... اور ضلع مجسٹریٹ ... کلکٹر ... فرمائے
بہت کوشش فرمائی۔ اس ہنگامہ میں پولیس کے بہت لوگ زخمی ہوئے۔ یہاں تک کہ پولیس
سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر کے ہاتھ میں ایک ہندو کے ہاتھ سے سخت ضرب پہنچی۔ مگر وہ فوراً
... بھلی ہو گیا۔

مقدمہ ہنگامہ محرم سیالکوٹ

مقام سیالکوٹ کی خبر ہے کہ وہاں ایام محرم میں ایک
فساد برپا ہوا تھا کہ جسکے باعث سے ... اہم مسلمان گرفتار ہیں
یہ فساد خاص شہر سیالکوٹ میں نہیں۔ بلکہ موضع ... میں
۱۴ جولائی کو ہوا تھا۔ استغاثہ کیطرف سے جو واقعات
اس مقدمہ کی نسبت بیان کئے گئے ہیں۔ یہ ہیں کہ محرم کے
روز جبکہ شیعہ لوگ تعزیہ نکالتے تھے اور اوس کے آگے برہنہ
سر ننگے ہوکے ماتم کرتے جاتے تھے۔ ایک سکھ مسمی ساون سنگھ
پگڑی باندھے ہوئے اون کے بیچ میں آیا۔ ماتم کرنیوالوں نے اس
سے کہا کہ پگڑی اوتار دے۔ اوس نے نہ مانا۔ اسپر اوس کو
سخت زدوکوب کی۔ دوران ہنگامہ میں تھانہ دار ... پولیس
افسر موقع پر آیا۔ اوس نے سکھ کو بچایا۔ اور ساون سنگھ کو بغرض
حفاظت تھانہ پر بھیجدیا۔ مسلمانوں کی بھیڑ اوس کے
پیچھے ہولی۔ اور پولیس نے اس خوف سے کہ مبادا تھانہ
پر حملہ کریں۔ دروازے بند کر لئے۔ یہ دیکھکر مفسدوں
نے مکان کی چھت پر چڑھنے کی کوشش کی۔ لیکن
پولیس افسر نے اون کو سمجھا بجھا کر ٹھنڈا کیا۔
یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس ہنگامہ کے دوران
میں پولیس افسر کو بھی کسیقدر خفیف چوٹ آئی۔ دو ہفتہ
کے بعد اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے چار ڈپٹی انسپکٹر
موضع مذکور کو بھیجے گئے۔ خان غلام احمد خان صاحب
مجسٹریٹ نے بھی اس معاملہ کی نسبت رپورٹ ارسال کی اور

ڈاکٹر مارٹن لفٹنٹ ٹوڈن صاحب اسسٹنٹ کمشنر موقع
واردات پر تشریف لیگئے جواب دعویٰ ہے کہ سکھہ
مذکور نے مسلمانون کے مذہبی خیال کو صدمہ پہونچایا
اور پولیس نے جیسا چاہیے تھا- انتظام نہین کیا تھا- یکم
ستمبر کو یہ مقدمہ کپتان ڈگلس صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
کے روبرو پیش ہوا- ڈیفنس کی طرف سے مسٹر گسٹ
بیرسٹر اور چودھری نصراللہ خان پلیڈر پیروکار
تھے- لیکن بوجہ اسکے کہ تحقیقات کی رپورٹین نا تمام
تھین- جیسا پڑھنا وقت چاہتا تھا- تاریخ مقدمہ بڑھا
دیگئی- دیکھا چاہیے کیا فیصلہ ہوتا ہے-

نیشنل کانگریس مدراس

آیندہ جلسہ انڈین نیشنل کانگریس کا مدراس مین
جمع ہوگا- ابھی سے اسکے سرانجام ضروری مصارف کے
لیے روپیہ جمع ہو رہے ہین- بیان ہے کہ دو ہزار سے
زائد ڈیلی گیٹ تمام حصص ہندوستان سے جاینگے
جلسہ کے لیے ایک خاص شامیانہ تیار ہوگا- اور جو
ڈیلی گیٹ جاینگے- اون کے ٹہرنیکا اور اون کے کھانے
کا بھی انتظام کرنا ہوگا- اس زمانہ مین کانگریس کے
جو ڈیلی گیٹ ہوتے ہین- وہ بڑے خیال کے لوگ
ہوتے ہین- اور امید کرتے ہین- کہ وہ محنت جو وہ
لوگ اسپیچ کہنے یا سننے مین کرتے ہین- اسکے بعد انکو
نعمتین کھانیکو ملین- اور دو جوش دلانیوالی شربت پینے کو
کیونکہ جو مغرب کی تہذیب مین شریک ہے- مگر اس مین
روپیہ صرف ہوتا ہے- جو جلسہ پانچ برس پیشتر مدراس
مین جمع ہوا تھا- اسکی دعوتون مین بیس ہزار صرف
آئے تھے- یہ تعداد اس تقاضا سے زائد تھی جو لوکل
کمیٹی کے پاس جمع تہا- اس مرتبہ تجویز ہے- کہ کمیٹی
ہر ایک ڈیلی گیٹ سے بطور مصارف دعوت و جلسہ
کے دس دس روپیہ لے-

نوٹون کا جعل

گذشتہ سال مین کرنسی نوٹون کے جعل کے سینتیس [۳۷]
مقدمے ثابت ہوئے- منجملہ اون کے بارہ پانچ روپیہ
کے نوٹ بنانے کے مقدمے تھے- یہ نوٹ ایسے
بیہودہ طریقے سے بنائے گئے تھے- کہ نہایت سہولت
کے ساتھ شناخت کرلیے گئے- دس روپیہ کے نوٹون
کے متعلق بڑے سنگین جعل کے مقدمے جیپور مین
پکڑے گئے- یہ نوٹ ایسے بودے اور بیتیا عمدہ
چھپے تھے- کہ فوراً اون کے جاری ہوتے ہی شبہ
پیدا ہو گئے- یہ خیال کیا کہ پانسو سے زائد نوٹ طبع
کرائے گئے تھے- لیکن پولیس کو صرف پانچ ملے- اور
باقی کی نسبت یہ خیال ہے کہ وہ ضائع کردیے گئے تھے
تحقیقات کا یہ نتیجہ پیدا ہوا- کہ پانچ آدمی گرفتار

ہوئے - اور ہر ایک کو دس سال قید کی سزا ملی -
تین سو روپیہ کے - مدرس احاطہ کے نوٹ بمبئی مین
پیش کیے گئے تھے - وہ عجیب قسم کے بنے ہوئے تھے -
کرانسی نوٹ افسرون کی رائے مین وہ فوٹوگرافی
کی مدد سے تیار کیے گئے تھے - اور کاروبار کی جلدی
مین اُور نوٹون کے ساتھ آسانی سے چل سکتے تھے
دو پانسو روپیہ کے احاطہ کلکتہ کا اور ایک بمبئی
احاطہ کا جعلی نوٹ بھی اس سال مین پکڑے گئے -
اور ہائرس تحصیل کا خزانچی اسکو اصلی نوٹ کیطرح
چلانے کی علت مین ماخوذ کیا گیا - اور آٹھ سال
قید سخت کی سزا دی گئی - بمبئی کا نوٹ بہت عمدہ
اور صاف نہین بنا تھا - اور معلوم ہوتا تھا کہ ہاتھ سے
بنایا ہے - اِن مقدمات کے سوا اور بہت جعلی نوٹ
تھے - ایک مقدمہ مین چار نصف نوٹ پیش کیے
گئے - اور باقی نصف کے لئے یہہ بیان کیا گیا کہ آگ
مین جل گئے - چونکہ انکی مطابقت والے نصف نوٹ
کچھہ عرصہ تک دفتر مین رہے تھے - لهذا ان نوٹون
کے پیش کرنے والے پر مقدمہ قایم ہوا - اور اسکو
آٹھہ مہینے کی سزا ملی -

منقولات

سلطنت اسلام کا دوسرا نامی شخص

تیسرا بادشاہان مغلیہ مین سے تیسرا بادشاہ تہا جسکے عہد
مین سارے شمالی ہند اور نیز دکن کے ایک حصے پر سلطنت
مغلیہ کا تسلط ہو گیا تھا - اکبر ۱۵۴۲ء مین سندھ کے ریگستان
مین امرکوٹ کے مقام پر اس وقت پیدا ہوا تہا - جب اسکا باپ ہمایون
شیرشاہ کے ہاتھہ سے بھاگتا پھرتا تھا - اور ابھی بچہ ہی سا تھا کہ
۱۵۴۳ء مین اپنے چچا مرزا کامران والی قندھار کے ہاتھہ پڑا -
اس وقت اکبر اپنی اَتا جی جی انگہ اور اسکے خاوند انگہ خان کو سپرد
تھا - بڑا ہو کر وہ ان دونون کے ساتھہ ہمیشہ بڑی محبت کرتا
رہا - اکبر کی تخت نشینی سے چند سال بعد ایک امیر مسمی ادہم
خان نے انگہ خان کو محل شاہی مین خنجر سے مار ڈالا - اکبر
اس وقت محل مین پڑا سوتا تھا - مگر شور و غل سے اسکی
آنکھہ کھلگئی اور فوراً وہ باہر نکل آیا - ادہم خان اس کے
ساتھہ بھی گستاخی سے پیش آنا چاہتا تھا - مگر اسنے بڑھکر
ادہم خان کے چہرے پر ایک ایسا مُکّا لگایا کہ وہ چکّر کہاکر
گر پڑا - اور اسیوقت لوگون نے اسکی مشکلین کس لین -
پھر حکم ہوا کہ اسکو قلعے کے کنگرے پر سے سرنگون گرا دین
اکبر نے اپنے کوکہ مرزا عزیز کوکلتاش کو اعلیٰ درجے پر سرفراز
فرمایا - اور خان اعظم اس کو خطاب دیا - یہ شخص اکبر اور

...... یہ سلسلہ تار زیر آب کی لمبائی ایک لاکھہ ۵۲ ہزار میل ہے -

جہانگیر کے عہد مین فوج کا ایک بڑا سپہ سالار رہا۔ مگر چونکہ بیباک بہت تھا۔ اسلئے اکبر اوس سے اکثر ناراض ہوجایا کرتا تھا۔ لیکن کبھی سزا نہ دیتا تھا۔ بلکہ یہ کہکر درگذر کرتا تھا۔ کہ کیا کرون۔ میرے اور عزیز کے درمیان ایک دودھ کا دریا واقع ہے۔ جسپر بڑھنا مجھکو محال ہے۔

ہمایون کی وفات کے وقت اکبر تیرہ برس اور چار مہینے کا تھا۔ اس وقت اسکو اور اسکے اتالیق بیرم خان کو عادل شاہ اور سکندر سوری کی افواج افغانی سے مقابلہ پیش آیا۔

بیرم خان قوم کا ترک اور مذہب کا شیعہ تھا۔ اور تاریخ ہند مین بڑا مشہور و معروف ہے۔ جب ہمایون اپنی سلطنت سے خارج ہوکر آوارۂ دشت و بار تھا۔ اس وقت بیرم خان نے بڑی وفاداری سے اسکا ساتھ دیا۔ اور جب وہ ہمایون کے ساتھ ایران پہونچا۔ تو شاہ ایران نے اسکو خطاب خانی عطا کیا۔ اسکے رفیقون مین سے ایک شخص ابوالقاسم نام حاکم گوالیار کی وفاداری اور جانثاری کا ایک عجیب قصہ مشہور ہے۔ کہتے ہین کہ جب بیرم خان شیرشاہ سے بچنے کو گجرات کی طرف بھاگا جاتا تھا۔ اس وقت وہ رستے مین دشمنون کے نرغہ مین پڑگیا۔ ابوالقاسم بھی ساتھ تھا اور وہ بڑا شکیل اور وجیہ جوان تھا۔ دشمن سمجھے کہ بیرم خان یہی ہے۔ مگر بیرم خان نے جھٹ آگے بڑھکر کہا۔ کہ نہین – بیرم مین ہون۔ اسپر ابوالقاسم بولا۔ کہ واہ یہ غلط ہے بیرم میرا ہی نام ہے۔ اور یہ میرا ایک خدمتگار ہے۔ مگر چونکہ بڑا دل چلا اور وفادار ہے۔ اسلئے میرے واسطے جان دینے کو تیار ہے۔ غرضکہ اس حیلے سے اسنے اپنے مربی کو بچا لیا۔ اور آپ اسکے عوض جان دیدی۔ اس طرح بیرم چھوٹ کر بادشاہ گجرات کے پاس پہنچا۔ اور پھر وہان سے ایران چلا گیا۔

بیرم خان فن سپاہگری مین خوب ماہر اور بڑا صاحب لیاقت تھا اور یہ کہنا بیجا نہین ہے۔ کہ ہمایون کو ہندوستان کی سلطنت اسی جوانمرد کی بدولت پھر نصیب ہوئی۔ بیرم خان نے افغانی حاکمون کی سپاہ کو اول مرتبہ ماچھی واڑہ پر بڑی زک دی۔ پھر ہمایون نے اپنے مرنے کچھ پہلے سے اکبر کا اتالیق مقرر کرکے دونون کو سکندر سوری کے مقابلے پر بھیجا۔ جب ہمایون مرگیا۔ اور اکبر تخت نشین ہوا۔ تو بیرم کو خان بابا خطاب ملا۔ اور بادشاہ نابالغ کی طرف سے نائب السلطنت رہا۔ پھر جسوقت اول ہیمون سے۔ اور بعد سکندر سوری سے مقابلہ آکر پڑا۔ اوس وقت بھی بیرم خان فوج شاہی کا سپہ سالار تھا۔

بروقت سند نشینی ملکہ معظمہ کے ۱۴ فی صدی انگریز جاہل تھے اب مقدار ۷ فی صدی ہے۔

اخبار کوکب ہند کے مضامین کی فہرست

(۱) بمبی کی صفحۂ بھر کی خبرین ۔
(۲) شحنۂ ہند میرٹھ پر ریویو ۔
(۳) پونہ کا فساد (۱۳ ستمبر کے بعد کا حال)
(۴) عشقیہ مضامین
(۵) ہندوستان اور یورپ کی خبرین ۔

مذاق

ایک تحصیلدار کو ایک شخص نے اچھی طرح جانتا تھا بندگی کی تحصیلدار صاحب نے صرف چھڑی ہلا دی ۔ اوس شخص سے رہا نہ گیا ۔ آگے بڑھکر کہا ۔ براہ مانیئے زمانے کے رنگ ہین ۔ جب آپ قانون گو تھے ۔ تو ہاتھ ملاکر بندگی کا جواب دیتے تھے ۔ جب نائب تحصیلدار ہوئے تو بھی مسکراہٹ سے تپاک ظاہر کرتے تھے ۔ اب تحصیلدار بن کر صرف چھڑی ہلانے پر کفایت کی ۔

اگر آپ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بن گئے ۔ تو آپ کو ایک بڑا لمبا سا بانس ہاتھ مین رکھنا پڑیگا ۔ تاکہ دور ہی سے بندگی پھیر دین ۔

چین مین ماتمی رنگ نیلا ہے ۔ بروقت وفات شہنشاہ کے تمام رعایا کو ماتم کرنا پڑتا ہے ۔

مطبع محمدی مین چھپکر محلہ مکان سرائین سے منشی محمد مرزا نے شایع ہوا ۔

بمبئی کا اسلامی روزانہ اخبار

THE
MUSLIM HERALD.

مضامین
خبرون کا چمن | سچائی کا انعام
تمدنی قومی و مذہبی جہگڑے | مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
ہنگامہ پونہ کرافورڈ | چہرہ صندوق خانہ

مسلم ہیرلڈ

مضامین
دیوان بازی مجلس | تہنیت نامہ
بمبئی اور شہر بانگی کا جھگڑا | تصویر
الہند | اشتہار
| کوکب ہند

جلد ۶ | بمبئی ۔ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء | نمبر ۱۲۴

خبرون کا چمن

۱۸ ستمبر کو کوریا سے تار آیا کہ پینگ یانگ مقام پر جاپانیون نے سخت لڑائی کی۔ چین کا بیس ہزار سے زیادہ لشکر تھا۔ چینیون کی شکست ہوئی۔ ایک جنرل قید کیا گیا۔ اور ہتیار بھی چھین لئے گئے۔ چینیون کے بہت آدمی مارے گئے۔ اور زخمی ہوئے۔ جاپانیون کا بیان ہے کہ ہمارے صرف تین سو آدمی قتل اور زخمی ہوئے۔

سورتی یوسف علی غلام علی نے اپنے لڑکے سلیمان یوسف علی کو جرم میں ۱۹ ماہ قید کی سزا دلائی کہ اسنے ہم [illegible] چوری کئے تہے (اگر یہ بات ہے تو بیا بہی) قلعہ (بمبئی) میں ایک ہندو دلال نشا سیلے گنوئین میں گر کر خودکشی کی۔ کردلالی میں پندرہ ہزار روپئے کہو دئیے تہے۔

بمبئی کی سفید گلی میں ایک مکان گر پڑا۔ مکان میں آدمی نہین تہے۔ تین سو روپئے کا نقصان ہوا۔

آج ایک بجے دن کے کولمبو چینا تنگ۔ سینگاپور اور ہانگ کانگ کی غیر معمولی ڈاک بمبئی سے روانہ ہوگی۔ اور ولایت کی ڈاک کل سے بجائے جمعہ کے ہرشنبہ کو جائیگی۔

بمبئی میں ابتدا موسم سے ۱۹ ستمبر تک ۵۰ انچ ۷۰ حصہ بارش ہوئی۔

بمبئی میں امیر خان امام خان کو اس علت میں ۳ ماہ قید کی سزا ہوئی کہ اوس نے روشن علی غنیم علی کے بل جیب کتر کے [illegible] بیٹھے تھے۔

بمبئی میں تین شخص شیخ رجب علی مسیح عبدالصمد اور جیو عبدالصمد اس الزام میں ماخوذ ہیں کہ بلا لائسنس افیون فروخت کرتے تھے۔

[illegible] سلح [illegible] جاپانیون نے گورنمنٹ چین کو دھمکی دی ہے کہ اگر تم سانگ کے سلح خانہ میں کام جاری رکھوگے تو ہم شنگہائی میں گولہ برسا دینگے۔ اوہر سلح خانہ مذکورہ میں کچھ بھی نہیں ہوتا جس سے ظاہر ہے کہ جاپانی کوئی چال چلنا چاہتے ہیں۔ اغلباً وہ انگلستان کو دکہاتے ہیں کہ وہ دوستانہ نامزی کرے۔

پورٹ آرتہر کے پچہم کی طرف ایک بڑے جزیرے پر جاپانیون نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور اوس مین قلعہ بندی کر رہے ہین تاکہ اوسے جنگ کا صدر مقام مقرر کریں۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ جمعہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ

پچاس روپیہ کا انعام

چونکہ عرصہ ایک ہفتہ سے تمام شہر بمبئی میں غلط شہرت ہو رہی ہے کہ سید نثار حسین شربت فروش دوکان محلہ ناکہ جیل روڈ پر ہے۔ بالوہ بندر پر واسطے ہوا خوری کے گئے تھے۔ اور وہاں پر ناخدا کی گاڑی سامنے آگئی۔ اور نثار حسین نے اپنی گاڑی میں بٹھائی اسپر پولیس نے اونکو گرفتار کرلیا۔ اور پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت سے چھوٹکر آئے ہیں۔

اگر کوئی صاحب اس بات کا ثبوت لائیں کہ یہ بات صحیح ہے۔ تو ان صاحب کو سید نثار حسین مبلغ پچاس روپیہ انعام دینگے

المشتہر سید نثار حسین شربت فروش
جیل روڈ ۔ بمبئی

تتمہ قومی و مذہبی جھگڑے

اور وہ اس امر کو بھی جانتے ہیں کہ قومی غلبہ و تفوق سے کیسے کیسے شرمناک اور عزت انگیز واقعات پیدا و ظاہر ہونگے۔ وہ اس امر سے بھی واقف ہیں کہ ہمارے مقابل بھائیوں کے خیالات ہماری نسبت کیسے ہیں انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ بجائے مجبوری و غلبہ مخالف ہندوستان کے سوا اور ایسے ممالک بھی اونکی بود و باش کے لیے ابھی موجود ہیں جو خالص اسلامی قوموں سے آباد ہیں۔ اور جن میں اسلامی قانون سے اسلامی قوم حکومت و سلطنت کرتی ہے۔ یہ ایسے خیالات ہیں جنکے ساتھی ساتھ اونہیں وہ قوت و استقلال پیدا ہو جاتا ہے جسکی قوت و بہروسہ پر وہ اپنی قلت کو ہرگز خیال میں نہیں لاتے۔ اور ایسی فوقیت طلبی کے دعووں کے مقابلے کے لئے سینہ سپر آمادہ ہیں اور وہ اپنی آخری وقت اور قوت تک لئے جبتک اون کے دلوں میں چند قطرہ خون باقی ہیں اور جبتک اونکا ایک آدمی زندہ ہے۔ ہرگز ہرگز قبول غلبہ و فوقیت کے لئے راضی و تیار نہیں ہو سکتے۔ کیا ایسی حالت میں گورنمنٹ خاموشانہ دست کشی اور سکوت کی پالیسی پر عملدرآمد کرسکتی ہے۔ تاکہ دونوں میں دعوائے فوقیت کا فیصلہ کامل ہو جائے؟ کبھی نہیں۔ ہرگز نہیں۔ حضرات! یہ وہ خانہ جنگیاں ہیں۔ جو کروڑوں کے کشت و

خون اور صدیون کے محاربۂ عظیم کے بعد بھی ختم نہو گا
حضرت - خانہ جنگی تو خانہ جنگی ہے - مسلمان جماعتون
کا تعلق سلسلہ بسلسلہ قرابت تا خاندان بخارا
ایران و خودمختار قومون اور ملکون تک وسیع ہے -
کہ رفتہ رفتہ بیرونی حملون اور فوجکشیون کی نوبت
آجانی یقینی ہے - کیا ایسی خونریزی اور خونباری پر
کوئی گورنمنٹ کبھی کسی حالت مین راضی ہو سکتی ہے ؟
کیا کوئی اعلی حکومت دنیا مین ایسی بھی موجود ہے -
جو ایسی ظالمانہ حرکات کو سکوت و خاموشی کی نگاہ سے
سے دیکھا کرے - جس سے قوم کی قوم ملک کا ملک ویران
و برباد ہوتا نظر آتا ہو ؟ لہذا گورنمنٹ انگلشیہ ایسے
دعوون کی سماعت کبھی نہین کرسکتی - جو عقل و انصاف
رحم و انسانیت کے بالکل ہی مخالف ہے - اور وہ ہمیشہ
ایسے دعوے دارون کو غضبناک نگاہون سے دیکھیگی -
اور اپنے اصلی دبدبہ اور ضروری شوکت و صولت
سے کام لیکر حاکمانہ فیصلہ کردیگی - اور ایسے ہمیشہ بزور
حکومت و تلوار قایم رکھیگی - بربادی و ہلاکت ہی اوس
قوم کے لئے جو ایسی عالیشان گورنمنٹ کے حکم دینے
سے سرتابی کرے - اور ذلت و رسوائی ہے - اوس
جماعت کے لئے جو حاکم کی منصفانہ رائے کو توڑے
یا کمزور کرے - ہماری ان تمام تقریرون سے یہی نتیجہ
پیدا ہوتا ہے - اور ہماری یہی رائے ہی ہے - کہ ہم جب
تجویز حکومت مساوات کا برتاؤ قایم رکھین - اور تمام
ایسے خیالات سے جو خواہ بلحاظ کثرت تعداد یا قدامت
بودوباش یا یاد حکومت سابقہ سے پیدا ہوتے
ہین - باز آکر خیال تفوق و غلبہ کو یکقلم اپنے دلون سے
محو کردین - اور اپنی قومی اور مذہبی رسومات اور
فرائض و واجبات کو بلا روک ٹوک ادا کرتے رہین -
دوسرون کے افعال و اقوال سے ہرگز ہرگز معترض
ہون - اور باہمی اتحاد و اتفاق سے ملکی و قومی اور
مذہبی ترقی کے درپے رہین - بہبودی اسی مین ہے
اور ہم دونون یون ہی بعزت و آبرو زیر حکومت
گورنمنٹ انگلشیہ بسر اوقات کرسکتے ہین -

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

گذشتہ ہفتہ مین ہم لکھ چکے ہین - کہ مسٹر عبد اللہ آتھم
صاحب بخیر و عافیت زندہ موجود ہین - اور جو پیشین
گوئی میرزا صاحب نے اونکی نسبت کی تھی - اوس کے موافق
موت کا صدمہ ۵ ستمبر کی رات تک اونکو نہین پہونچا -
پیسہ اخبار مین دو غیر معمولی تار خبرین شایع ہوئین - جو
فیروزپور کے عیسائیون نے رات کے ایک بجے ایڈیٹر صاحب

پیسہ اخبار کو یہ مضمون دی ہین کہ وہ مسٹر عبد اللہ آتہم راضی و خوشی موجود ہین۔ امرتسر مین جلسے پر جا ہین سنگے ۔ ابھی تک امرتسر سے کوئی خبر نہین آئی۔ اور نہین معلوم ہوا کہ مسٹر عبد اللہ آتہم اب اپنے عقائد کے متعلق کیا کہتے ہین۔ مگر مرزا صاحب کی طرف سے ایک اشتہار حال مین شائع ہوا جس مین مرزا صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ

ہماری پیشین گوئی کے دو پہلو تھے۔

(۱) یہ کہ فریق مخالف جو حق پر نہین۔ ہاویہ مین گریگا اور اوسکو ذلت پہونچیگی (جسکے معنے تہے مر جائیگا۔

(۲) یہ کہ اگر حق کیطرف رجوع کریگا تو ذلت اور ہاویہ سے بچ جائیگا۔

آپ ہکو الہام سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر عبد اللہ آتہم نے دوسری شق کے بموجب عظمت اسلام اور اوسکی ہیبت کا اعتراف کر لیا ہے۔ اسلیئے وہ نہین مرے۔ مرزا صاحب نے لکہا ہے کہ اگر ایسا نہین تو مسٹر عبد اللہ آتہم دس آدمیون کے سامنے قسم کہا جائین۔

ہم ہماری مین اس سے زیادہ کیا کہہ سکتے ہین کہ افسوس مرزا صاحب کو یہ الہام بعد از وقت ہوا کیا اچھا ہوتا۔ اگر انکا الہام کنندہ انکو شرط کی رات سے مہینہ مین دو پہلے یہ اطلاع دیتا۔ کہ مسٹر عبد اللہ نے دل مین عظمت اسلام مان لی ہے۔ اور اب وہ نہین مرینگے جسکا جواب مسٹر عبد اللہ کے فیصلے ہو جاتا۔ اب ۵ ستمبر کی رات گذر جانے کے بعد کا الہام مخالفان اسلام کے دل مین اس قدر ہیبت کہان پیدا کر سکتا ہے۔ اس سے بہی بڑہکر یہ بات ہے کہ مرزا صاحب نے مسٹر عبد اللہ آتہم سے جو قسمیہ بیان طلب کیا ہے اون فقرات کے لفظ یہ چہار ہین۔ مرزا صاحب فرماتے ہین۔ مسٹر عبد اللہ آتہم قسم کہائین۔ کہ اس پندرہ مہینے کے عرصے مین سچائی اسلام کے خیال نے انکے دل پر ذرا نیو الاثر نہین کیا۔ اور نہ عظمت اور صداقت الہام نے گرداب غم مین ڈالا۔ اور نہ خدا تعالی کے حضور مین اسلامی توحید کو اونہون نے اختیار کیا۔ اور نہ انکو اسلامی پیشین گوئی سے دل مین ذرا بہی خوف آیا۔ اور نہ تثلیث کے اعتقاد سے وہ ایک ذرہ متزلزل ہوئے۔

ایک شخص کی نسبت موت کی پیشین گوئی اس دہوم اور دہڑکے سے کرنا۔ اور امید رکہنا کہ کبھی اسکو اس پیشین گوئی سے پندرہ مہینے کے طویل عرصہ مین ایک ذرہ یا ایک لمحہ بہر خوف یا تزلزل نے نہ گہیرا ہو۔ کسقدر دور از انصاف بات ہے۔

ایک معمولی پنڈت اگر کسی مریض سے جو کہ جرنیل کیوں ہے موت کی پیشین گوئی کرے۔ کبھی ممکن نہین۔ کہ ایک دو ہی مہینے مین سینکڑوں دفعہ اوس پیشین گوئی کے ہراس اوسکا

دل خوش ہو۔ یہ کیا چکنے فقرات ہیں۔ اگر کچھ بھی ذوق اس پیشین گوئی پر اب تک مرزا صاحب کو ہے۔ تو وہ صرف ایک فقرہ انتخاب کریں۔ اور صرف مسٹر عبداللہ کو اس قسم پہ مجبور کریں کہ اوس نے خدا کے سامنے اسلام کی عظمت کو قبول کیا ہے۔ یا نہیں۔ اور اسلامی توحید کا اقرار کیا ہے یا نہیں۔ ورنہ اب پہلو دار شرائط سے کوئی کام چل نہیں سکتا۔ اخیر میں مرزا صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ وفات کا پہلو بہت کچھ تنگی ہو گیا تہا۔ اسلئے اوس کے عقیدے کا پہلو خداوند کریم نے اختیار فرمایا۔ کاش اس یقینی پہلو کے بجائے صحیح محاکمہ کرنیکے واسطے مرزا صاحب کا الہام کنندہ وفات ہی کے شکیہ پہلو کو اختیار کرتا۔ تاکہ جہان اس وقت مرزا صاحب کے سیکڑوں خاص معتقد متذبذب ہو گئے ہیں۔ اوس شکیہ نتیجہ وفات کے ظاہر ہونے پر وہان صدہا عیسائی اور صدہا ہندو دین اسلام قبول کرتے بہر حال ہم سوائے اسکے کچھ نہ کہینگے۔ کہ اب مرزا صاحب کو اس قسم کے اشتہارات سے بہر جہا ٹہکر زور ثابت کرنا چاہئے۔ اور اپنی کسی روحانی تاثیر کا اعلانیہ ایسا ثبوت عوام کے پیش کرنا چاہئے۔ جو زبانی منطق کی تاثیر سے باہر ہو۔ کیونکہ اب بات امید رجہ تک پہونچ گئی ہے۔ جس لڑکے کی بابت مرزا صاحب نے یہہ پیشین گوئی کی ہوئی ہے۔ کہ وہ بوجہ مرزا صاحب کی مطلوبہ عورت کے ساتھ شادی کرنیکے میعاد مقررہ مین مر جائیگا۔ جس کی میعاد بہی ایک مہینہ کے اندر ختم ہونیوالی ہے۔ وہ بہی اس وقت راولپنڈی مین مزے سے وندنا رہا ہے۔ غنیمت ہو کہ اوسی بیچارے کو الہامی موت کی شکل دکہائی دے۔ اور یا مرزا صاحب ابھی سے اوس کے بچاؤ کی کوئی توضیح مشتہر کر دین ورنہ یہ دوسرا صریح معاملہ پیش آنیوالا ہے۔

ہنگامہ پونہ کے گرفتار شدہ چہہ ہندوؤں کا مقدمہ

پونہ کا انگریزی روزانہ اخبار دکن ہیرلڈ لکہتا ہے کہ دارو والے پل کی مسجد پر فساد کرنے والے ہندوؤں میں سے پولیس نے چہہ ہندوؤں کو گرفتار کیا ہے۔ جنکا مقدمہ مسٹر پلنکیٹ ڈسٹی مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہونیوالا تہا۔ لیکن مقدمہ کے کل کاغذات جو مسٹر اومنی ضلع مجسٹریٹ کے پاس تہے۔ وہ مسٹر فرائے اسسٹنٹ کلکٹر کے پاس بہیجدیے گئے ہین۔ اسلیئے مسٹر فرائے کل گرفتار شدہ بلوائیون کا فیصلہ کرینگے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سال وبائے ہیضہ سے کانپور مین ۳۰۔ اگر زیادہ چہہ ہزار ہندوستانی فوت ہوئے۔

دہان باڑی محلہ بمبئی اور شہر بانگی کا جھگڑا

ہم اس خبر کو بڑے افسوس کے ساتھ لکھتے ہین کہ محلہ دہان باڑی مین آج کئی مہینون سے شہر بانگی پر لوگ جھگڑ رہے ہین۔ اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔ کمشنر پولیس صاحب صلح نہین کرا سکتے ہین۔ اگر حضرات مہربان جناب حکیم مرزا محمد صاحب فریقین مین صلح کرا دین تو ہم بہت خوش ہون گے۔ اور اون کے شکریہ مین اپنے اخبار کے کالم رنگ دینگے۔ ہمکو امید قوی ہے کہ مرزا صاحب ضرور اس طرف توجہ فرمائین گے۔

تہنیت نامہ

یہ وہ تہنیت نامہ ہے۔ جو انجمن اسلام بمبئی کے ارکینون نے سالانہ جلسہ مین بروز چہارشنبہ تاریخ ۱۹ ستمبر ۱۸۹۴ء جناب کریم بھائی ابراہیم صاحب صدر ثانی انجمن مذکور کو انکی ہمدردی قومی کے صلے مین دیا۔

جناب مستطاب معلی القاب فیض مآب جناب کریم بھائی ابراہیم صاحب دام اقبالہٗ

ہم جمیع ارکین انجمن اسلام بمبئی نہایت خوشی اور عین مسرت کے ساتھ آپ کو اس عمدہ اور قابل یادگار کارروائی کی تہ دل سے مبارکباد دیتے ہین۔ جو بشیر چند روز کی آپکی جماعت کے یتیم خانے کی تقرری کی نسبت آپکی ذات بابرکات سے ظہور مین آئی۔ اور جسکے لئے آپنے ایک معقول رقم مبلغ ایک لاکھ روپیہ کی عنایت فرمائی۔ آپکا یہ عطیہ حقیقت مین آپکی بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کو ظاہر کرتا ہے۔ اور آپکے نام نامی کو اون نامور مسلمانون کی فہرست پر لاتا ہے۔ کہ جنکو اپنی قوم کی ہمدردی و خیرخواہی مین مبالغ امیرانہ بخشنے کا شرف واقعات حاصل ہے۔ اتنا ہی نہین۔ بلکہ جنکی عطیات کو ایسے محل شائستہ مین موضوع ہونیکا امتیاز دیا گیا ہے کہ جس سے قوم کو سچا فائدہ پہنچا اور جنہین اسلامیون کی سچی عزت و دردمنت منظور ہے۔

اگرچہ آپنے یہ یتیم خانہ اپنے ہمقوم غریب لڑکون کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے لئے مقرر فرمایا۔ لیکن اوس سے نہ فقط آپکے ہمقوم بلکہ کل مسلمانون کو آپکا ممنون و مشکور ہونا چاہئے۔ کیونکہ آپنے اون کے لئے بھی ایک عمدہ نظیر قومی ہمدردی کی قایم کر دی۔ اور کیا عجب ہے کہ دوسرے متمول حضرات بھی آپکا تتبع کر کے اپنے مذہبی بھائیون کو فائدہ پہونچانے پر آمادہ ہو جائین۔ واقعی آپکی اس قابل تعریف کارروائی سے علی العموم کل مسلمانون کو اور علی الخصوص ارکین انجمن اسلام بمبئی کو اسقدر خوشی و خرمی حاصل ہوئی ہے کہ جسکے اظہار کے لئے مناسب و موزون الفاظ نہین ملسکتے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ آپکو جسقدر ہمدردی خاص اپنے ہمقومون سے

ہے جس سے کسی قدر کم تمام اہل اسلام نہین۔ اور یہی
باعث ہے کہ آپ انجمن اسلام کی جو یہان کی ہر ایک
جماعت اور ہر ایک فرقہ کے عمائد اور اکابر اہل اسلام
کا ایک مجموعہ ہے۔ اور جسکو آپکی صدارت ثانیہ کا افتخار
حاصل ہے۔ کل کارروائیون مین نہایت دلچسپی ظاہر
فرماتے ہین۔ اور جہانتک آپ سے ہو سکتا ہے۔ اون کی
اعانت مین کوئی دقیقہ کوشش کا فروگذاشت
نہین کرتے۔ چنانچہ انجمن مین جب کبھی چندے کی
ضرورت واقع ہوئی۔ آپ اوسیوقت اپنی کشادہ
دلی اور بلند ہمتی سے اوسکی اعانت پر آمادہ ہوگئے
پس خاص کر کے انجمن کی خوشی کا سبب یہ ہے کہ اُس
کے صدر ثانی سے اس طرح کا مبارک کام ظہور مین آیا۔
اور ایسی عمدہ کارروائی سے اوسکے افتخار کا باعث
ہوئے۔ علاوہ اسکے رفاہ عام کے پبلک کامون سے کوئی
ایسا کام نہین۔ کہ جسکے چندے کی فہرست مین آپکا
نام نامی ایک معقول رقم کے ساتھ نظر نہ آتا ہو۔ آپ کی
یہ نیک نیتی اور یہ عمومی ہمدردی کچھ اہل بمبئی ہی
پر منحصر نہین۔ بلکہ شہرہاے دور و دراز تک جاری و
ساری ہے۔ چنانچہ ضلع کچھ مین جو آپ کا وطن مالوف ہے
وہان کے ہمقوم لڑکے اور لڑکیون کی تعلیم و تربیت کیلیے
دو مدرسے اور مسافرون کی راحت و آرام کے لیے
دو مسافرخانے آپنے اپنے صرف خاص سے مقرر فرمائے
ہین۔ سچ تو یون ہے کہ انسان کو مال و دولت سے جو
کچھ فائدے بہ نسبت عزت دنیا اور ثواب آخرت کے
حاصل کرنے چاہئین۔ وہ بوجہ احسن آپ حاصل کر
رہے ہین۔

پھر ہم آپکو دوبارہ تہنیت دیتے ہین اور دعا کرتے
ہین کہ خداوند تعالی اپنے لطف و کرم سے آپ کو
عمر طبیعی عطا فرمائے۔ آپ کی تمام کوششون کو مشکور
کرے۔ اور آپکے جمیع متعلقین کو ہمیشہ خوش و
خرم رکھے۔ آمین ثم آمین

ع
زین دعا ہا بر اجابت منت بسیار باد

صدر — عبد [illegible] علی محمد [illegible] / فتح علی شیخ احمد — پیشکاران انجمن

تصویر

فرانسیسی گورنمنٹ نے دس ہزار فرانکس کو ایک عورت کی چھوٹی
سی تصویر خریدی ہے۔ یہ تصویر پینٹڈ ہے۔ اس صدی کے
اندر ہمین اس صنعت کی اور کوئی تصویر نہین تیار کیگئی ہے
اس خوبی سے تراشی گئی ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
سرتا پا یہ عورت گویا باریک ململ کے کپڑے پہنی ہوئی ہے

اشتہار

پونہ کی نمایش کی سند یافتہ ادویات

عوام الناس کو ان ادویہ قیمتیہ کے فائدے کی طرف متوجہ کرنا ہے تاکہ ہر ایک درد میں بفضل خدا یقینی طور پر مفید ہے سریع الاثر پائی گئی ہے سنجور۔ دائمی بخار۔ دردسر تپ بھی اعضا شکنی پسینہ آکر دفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ۲ ا۔

حب مقوی۔ یہ سریع الاثر قابل تعریف جوانی طاقت کیلیئے ... و طفولیت کی بدکاریوں کثرت محنت ضعف دماغ و معدہ درد جگر ... لون تاریکی چشم۔ دردسر وغیرہ جو بلطف دنیا سے محروم کرتے نظر آتے ہیں اونکو درست کرتی ہیں قیمت ۲۴ گولیوں کی ۱۲ پچاس گولیوں کے ۲ سو گولیوں کے ۳ محصولڈاک ۶۔

قرص وسوزاک۔ مرض جسکا انتہا تکلیف کر دیتا ہر چند کہ ... بھی دیا ہو بڑی جلدی آرام کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ۱ محصولڈاک ۱۰ ا۔

خضاب۔ اس خضاب کے استعمال سے کسی قسم کا داغ دہبہ نہیں آتا بالونکو نرم کرتا ہے چار پانچ منٹ میں نیا رنگ نیا ڈھنگ آتا ہے بجز مفقود و علاج جوانی مشہور پٹی باندھنے کی ضرورت نہیں ترکیب استعمال شیشیونکے ہمراہ ملیگی قیمت ۱ محصولڈاک ۱۰ ا۔

علاوہ اسکے ہمارے یہاں ولایت انگریزی آلات ڈاکٹری و ہر قسم اسباب وغیرہ مل سکتے ہیں۔ فہرست درخواست کرنے پر ملسکتی ہے۔

المشتہر حکیم گوپی ناتھہ کرشنا جی پہلا سشتو گلی قریب گرگام پوسٹ آفس بمبئی۔

الہند۔ ہمنے دس برس کے عرصے میں صد ہا کتابوں کے انتخاب کے بعد ایک ایسی صحیح اور نادر ہندوستان کے قدیم زمانہ کی تاریخ مرتب کی ہے۔ جو آج تک کسی زبان مثل فارسی۔ انگریزی۔ سنسکرت اور اردو وغیرہ میں مرتب نہیں ہوئی۔ تاریخ طوفان نوح سے یا کلجگ کے زمانہ سے اس وقت تک کی ایک ایک گھڑی کی ایسی تاریخ جس میں اگلے حالات اور واقعات تباہی ہے جس میں پانچ ہزار برس گذشتہ سے زمانہ اسلام تک دنیا کا معمولی حال صاف مثل آئینہ نظر آتا ہے۔ ہندو۔ پارسی۔ چینی۔ تاتاری۔ رومی۔ مصری یونانی۔ انگریز وغیرہ وغیرہ دیگر اقوام کی اصلیت اور انکے قدیم مذاہب اور رسم و رواج اور چال چلن اور نئے مذاہب کی پرستشیں وغیرہ وغیرہ عجب لطف کیساتھ معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا اور نہایت دلچسپ صحیح مضامین کا مجموعہ بہت سلیس اردو زبان میں مرتب کیا گیا ہے خریداروں کی آسانی کیواسطے ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ ہر چند روز کے بعد ایک جزو سلسلہ وار اوسکا ماہ اگست سنہ ۱۸۹۲ء سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ مع محصول ۲ پیشگی وصول ہونے پر روانہ ہوگا۔ المشتہر مرزا محمد کاظم پیلاس۔ بمبئی بھینڈی بازار مکان نمبر ۱۱ محمد کریم اللہ و رحیم اللہ سوداگران۔

کوہ ہند

یہ اخبار ہر اتوار کو چکلہ محلہ مکان نمبر ۲ بمبئی سے شائع ہوتا ہے پیشگی قیمت سالانہ بلا محصولڈاک آٹھ آنہ مع محصولڈاک ایک روپیہ مقرر ہے۔ کل درخواستیں و زر قیمت بنام منشی محمد امیر مالک اخبار مسلم ہیرلڈ روزانہ کے نام صادر ہونی چاہیئں۔

مطبع محمودی میں چکلہ محلہ مکان نمبر ۲ بمبئی سے منشی محمد امیر کے لیے شائع ہوا

مسلم ہیرالڈ

مضامین

خبرون کا چمن
پرنس فوجکی تازہ بندوق
تازہ مونتر ولا
بنگال کے مسلمان در سرخار لیسل البیٹ
گورنمنٹ اشتی ہے ؟

مضامین

مغرز خانہ بلی کے میان بیوی کا جھگڑا
میان لیدہ کا بخت ایک افسوسناک واقعہ
سوشل کانفرنس پونا
بغاوت لکھرا فرو ہوگئی
مکالمات ترکی پر ایک نامہ نگار کی تحریر
انگریزی تائید مسلمانان جدید

جلد ۱ | بمبئی : شنبہ ۱۷ جنوری ۱۸۹۶ء مطابق ۲۱ رجب المرجب ۱۳۱۳ھ | نمبر ٦

خبرون کا چمن

استنبول ۱۳ جنوری :- علی یوسف حاکمون نے سلطان المعظم سے درخواست کی کہ زیتون کے باغیون پر رحم کیا جائے حسب حکم فرمان باب عالی سے جاری کیا گیا کہ اگر باغی اپنی معافی و حفاظت چاہتے ہین تو اپنے آپ کو سرکار کے حوالے کرین۔

داکی علاقہ کستارا ۱۴ جنوری :- ہندو مسلمانون کا جھگڑا جو مسجد کے آگے باجہ بجانے کی بابت تھا اوسکی سماعت سب جج کے اجلاس مین ہوئی ہندؤن کی جانب سے ۳ بیرسٹر ہین۔ جن مین سے ایک مسٹر گوکلے صاحب ہین اور مسلمانون کی طرف سے قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا پیروکار ہین۔ پہلی پیشی مین فیصلہ ملتوی رہا۔

ہز ہائینس مہاراجہ نندود معہ ۱۱ سوار تقریب سیر بمبئی مین تشریف لائے ہین۔

بھاونگر مین ایک شخص ایک سونار کے مکان مین رات کے وقت گیا۔ اور بطمع زیور اوس کا گلا کاٹنا چاہتا تھا کہ اوسکی آنکھ کھل گئی۔ تھوڑا سا زخم آیا۔ شور مچانے سے وہ شخص بھاگ گیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ مو تار کے کھینچنے سے اوس کے کئی دشمن گرفتار ہوئے گئے۔ لیکن ابھی تک ٹھیک پتہ نہین لگا۔

ہز ہائینس مہاراجہ بڑودہ نے مسٹر گلیا بھائی

ہر میاس کی ضیافت کے لیے (جو بمبئی کے شریف ہوئے ہین) تین سو روپیہ دیا۔

حضور وائسرای نے مہاراجہ ملکر سے وعدہ کیا ہے کہ آیندہ راجپوتانہ کے دورہ مین اندور بھی آئین گے۔

کلکتہ سے ہیضہ پھوٹنے کی خبر آئی ہے۔

پنکھا چلانے کی کل ہندوستان مین آگئی ہے۔ اسکے ساتھ جسقدر پنکھے باندھے جائین سبکو کھینچتی ہے اسکی قیمت ۸۵ روپیہ ہے آسٹریا کے ایک انجنیر کی ایجاد ہے۔

پٹھان کوٹ سے ایک گورا سپاہی ریل مین سوار تھا۔ چلتی گاڑی سے کود پڑا ہسپتال مین پہنچکر مر گیا۔

بنگال سفر مینا کے جمعدار الیت خان جمعدار لال خان پنشن یافتہ کی جگہ یکم نومبر ۱۸۹۵ء سے جمعدار مقرر ہوئے۔

۲۵ ہی انفنٹری (سوم بلوچ بالفل) کے صوبیدار غوث خان صوبیدار میجر بتلا جی راؤ گوجر بہادر پنشن یافتہ کی جگہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء سے صوبیدار میجر مقرر ہوئے۔

۲۶ سکہ انفنٹری کے صوبیدار رام سنگھ صوبیدار میجر نرائن سنگھ متوفی کی جگہ ۶ اگست ۱۸۹۵ء سے صوبیدار میجر ہوئے اور جمعدار جیون سنگھ صوبیدار کیے گئے اور حوالدار سندر سنگھ جمعدار بنائے گئے۔

۴ ایمی انفنٹری کے جمعدار کرشنا جی جادو شیخ عبد الکریم پنشن یافتہ کی جگہ ۸ مئی ۱۸۹۵ء سے صوبیدار مقرر ہوئے

مسلم ہیرلڈ

بمبئی پنجشنبہ ۱۶ جنوری ۱۸۹۶ء

برٹش فوج کی تازہ بندوق

دس برس کو پانچ سال کا عرصہ گذرا ہے کہ ہندوستانی فوج نے لی میٹفورڈ کے قسم کی بندوق ایجاد کی تھی اور اعلیٰ حکام جنگ کو اس قدر پسند آئی کہ [illegible] کی قسم اختیار دی اور تمام فوج کو اس بندوق سے مسلح کر دیا۔ اب کوئی [illegible] ہے جبکہ یہ بندوق ہم نے پہنچانی ہے اور اب معلوم ہوا کہ یہ بندوق [illegible] خراب ہے کارڈائیٹ (بے دھوئیں کی بارود) کے استعمال سے بہت تبدیلیاں وقوع میں آتی ہیں۔ [illegible] بہت جلدی گھس جاتی ہے اور اسکی کلیں بہت [illegible] میں جیسا صاف کرنا دقت طلب ہے۔ متواتر [illegible] یہ نقص محسوس کئے گئے [illegible] بندوق وہ نکلی جس میں مارٹنی اور میٹفورڈ کی خوبیاں جمع کی گئی ہیں اور اسکا نام مارٹنی میٹفورڈ ہے یعنی بندوق ہر معنی میں لی میٹفورڈ پر قابل ترجیح ہے اور خاص خوبی یہ ہے کہ [illegible] ثابت کا ہے کہ یہ نقص جلد تر معلوم کیا گیا۔ اور اس وقت ظاہر ہوا جبکہ تمام فوجیں لی میٹفورڈ سے مسلح کی گئی ہیں اور [illegible] صرف کو اٹھا چکا ہے لیکن فوجی امور میں [illegible] کی مضبوطی [illegible]

نئی بات نہیں ہے۔ ہندوستان کی گورہ فوجوں کی بارکوں میں صاف پانی بہم پہونچانے کے لئے ایک خاص قسم کا فلٹر استعمال کیا جاتا تھا۔ اب پاسٹیر [illegible] فلٹر پسند کیا گیا۔ اور ترجیح دیا گیا ہے چنانچہ مدراس کی گورہ بارکوں کے لئے تو اسی قسم کے فلٹر کی بہم رسانی کا حکم بھی دیدیا گیا ہے۔

تنازعہ وینزویلا

ایک نیا گل کھلا ہے جس سے معاملہ ارمینیا کو بھی [illegible] کر رہا ہے۔ وینزویلا جنوبی امریکہ میں ایک جمہوری ریاست ہے پچھلے سال ریاست مذکور نے کچھ حصہ انگریزی علاقے کا دبا لیا اور جھگڑا شروع ہوا۔ اضلاع متحدہ امریکہ کے پریسیڈنٹ نے گذشتہ ماہ جولائی میں سرکار انگلشیہ کو لکھا کہ اس جھگڑے کا فیصلہ بذریعہ ثالثی کے کر لو اور اگر تمہارا ارادہ [illegible] منکرے تھے حملہ کرنے کا ہو تو ہم ایسی ہرگز اجازت نہیں دینگے۔ انگلستان نے جواب دیا کہ ثالثی سے فیصلہ کرنے میں عذر نہیں جب کہ کوئی اراضی متنازعہ ہو لیکن یہ تو خود ہمارا ہی علاقہ ہے۔ وینزویلا والی اراضی وہاں ہرگز حکمران نہیں [illegible] ہا۔ اس صورت میں پنچایت کے ذریعہ جھگڑے کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ پریسیڈنٹ مذکور کو اس جواب سے [illegible] برہم ہو گئے۔ اور اب دونوں طاقتوں کے تعلقات نہایت کشیدہ ہو گئے ہیں۔

اور تعجب نہیں کہ اگر دور اندیشی سے کام نہ لیا گیا تو جنگ کی نوبت آ جائے۔

بنگال کے مسلمان اور سر چارلیس الیٹ

سر چارلس الیٹ رٹیائر ہونے کے وقت ایکبار ... روپیہ کلکتہ کے ہسپتال کے لیئے دے گئے مین مسلمانان بنگال کی طرف سے جو ایڈریس انکو دئے گئے ان مین اس بات کا شکریہ ادا کیا گیا تھا کہ آپکے عہد حکومت مین مسلمانون نے تعلیم مین ترقی کی ۔ اخبار ہند وسٹرڈنٹ اسپر مضحکہ اڑاتا ہے کہ اس امر کے لئے سر چارلیس ہرگز شکریہ کے مستحق نہین ہو سکتے وہ لکھتا ہے کہ اگر یہی آپ نے ... تو ہم سبکو سر چارلیس کا اس امر کے لئے بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اس سال کوہ ہمالیہ پر برف بکثرت گری ۔ مسلمان طلبا کی تعداد مین ترقی کی وجہ لاٹ صاحب نہین ہین بلکہ اون کی ترقی زمانے کی ترقی کے ساتھ ہو رہی ہے

گورنمنٹ سنتی ہے

ایک خط انگریزی جس کا ترجمہ ہم ذیل مین لکھتے ہین اخبار انگلش مین کو لکھا گیا تھا ۔

اڈیٹر صاحب ... آپ نے اخبار مین چاہیے نہ چاہنے کا انکو اختیار ہے ۔ رسالہ کوارٹرلی ریویو کے مضمون پر جو گستاخانہ نکتہ چینی آپنے کی ہے سراسر بیہودہ ہے ۔ ہم ہندوستانیون کو اس مضمون پر خاطر خواہ ... کا اختیار حاصل ہے اور نیز تمہارے پاس کافی وجہ اور اختیار بھی ہے جس کے ناجائز استعمال سے تم دنیا ... ولسیون کو بھی اپنا ہمزبان بنا سکتے ہو ۔ تم انگریزیکے "محدود فوائد" بتاتے ہو ۔ تم جیسے پاجی پردیسیون سے سوائے ظلم و تعدی کے اور کیا کوئی امید کر سکتا ہے ۔ لیکن اے مغرور پردیسیو یاد رکھو کہ ہماری نیشنل کانگریس مین وہ مادہ ہے جو نشو و نما کرکے ایک روز اسکو ہندوستان کی نیشنل اسمبلی بنا دیگا وہ وقت آنیوالا ہے کہ تم سب ... خود دن کو ہم لات مار کر ہندوستان سے نکال دینگے اور اپنی اچھی قیصرہ کیطرف سے اپنے ملک پر آپ حکمرانی کرینگے ۔ اور کوئی انگریز انمین درمیان مین واسطہ نہ ہوگا ۔ نیز دل مین سمجھ لو کہ تم کیسے جھوٹے ہو کہ تم اپنی خودغرضی ... کو قابو مین نہین رکھ سکتے اور اپنے ... کے خون کا خون کئے دیتے ہو تم جیسے آدمی اس قابل نہین کہ تمہین ایک ملک سلطنت یا دوسرے ایک قوم کی جان و مال تمہارے قبضہ مین دی جائے ۔ تم ... ہندوستان کے سینہ پر ... اور ... کے خیالات پر ہنستے ہو ہنسے جاؤ ۔ یاد رکھو کہ جواب تمکو ملی جاتا ہے بہت جلد تالیان بجایگا ہندوستان مین شیواجی کا پھر پیدا ہونا کچھ غیر ممکن نہین ہے ۔ اچھا اب اے گورنمنٹ رخصت ۔ اگر ہمت ہے تو اس خط کو چھاپ ورنہ نہین ہے تو تیرے گزرے دوستون کرلو تم سے کم دکھا ...

(ایک کالا دیسی)

راقم خط نے اپنا نام نہین لکھا اور اس طرح اپنی کمزوری کا اظہار کیا لیکن اسکی زبردست تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اعلی تعلیم یافتہ ہے اور نیز اس تحریر سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ راقم اپنے خیالات مین اوڑ کیا نہین ۔ بلکہ وہ شاید ایک قوم

ہے شبہات کو ظاہر کر رہا ہے۔ لیکن جب کہ آپ خود نے بھی اس تحریر میں ظاہر کیا ہے کہ ہندوستانی گورنمنٹ برطانیہ سے ناخوش نہیں بلکہ صرف حکام انگریزی کے خلاف ہیں کہ ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے اپنے ملکی مفاد کے حقوق کا محافظ ہونا چاہتے ہیں تو نام خط کو اپنا نام چھپانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نیشنل کانگریس خود بھی ہندوستان کی بڑی خیر خواہ ہے لیکن خدا وہ دن نہ کرے کہ یہ بڑی سی خوفناک صورت میں مبدل ہو۔ اگر ملک کو ایک جسم فرض قرار دیا جائے تو زراعت پیشہ گروہ اسکی ریڑھ کی ہڈی اور تعلیم یافتہ پارٹی اوسکا سر ہے۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ہندوستان کے ان دونوں گروہوں میں سخت بے دلی پھیلی ہوئی ہے کاشتکار لوگ جیسے پریشان حال ہیں محتاج بیان نہیں۔ گورنمنٹ کو اپنا معاملہ وصول کرنے سے غرض ہے۔ انکی فلاح و سرسبزی کی برائے نام اور لفظی کوشش ہوتی ہے لیکن اوس سے کوئی عملی نتیجہ نہیں۔ تعلیم یافتہ جماعت سخت جانفشانیوں سے امتحان پاس کرنے کے بعد جب اپنی محنت کا صلہ گورنمنٹ سے ٹٹولتی ہے تو کچھ نہیں پاتی۔ گورنمنٹ پڑھا دینے بھر کی ذمہ دار ہے۔ لیکن ان کے پیٹ کی اسے کچھ فکر نہیں۔ انگلو انڈین حکام وقتاً فوقتاً ایسے الفاظ استعمال سے ہندوستانیوں کیساتھ منافرت بڑھاتے جاتے ہیں۔ گورے قاتلوں کی بریت سے ہندوستانیوں کو سخت بدظن کرتے جاتے ہیں ایسی ہی بہت سی باتیں ہیں جو رفتہ رفتہ بڑھکر ہیبت ناک کوئی صورت خوفناک پیدا کریں۔ گورنمنٹ ذرہ گوش ہوش سے سُنے۔

معزز خاندان کے میاں بیوی کا جھگڑا

حاجی زکریا حاجی احمد پٹیل کی بیوی خاتون بائی نے اپنے شوہر اور ایک شخص مسمی ابوبکر پر فوجداری میں مارپیٹ کی نالش کی۔ یہ مقدمہ مسٹر سانڈرس سلیٹر مجسٹریٹ صاحب بہادر کے اجلاس میں پیش ہوا۔ عورت کیطرف سے بیرسٹر مسٹر کرک پاٹرک۔ شوہر کیجانب سے مسٹر ریوٹ کارنک بیرسٹر اور ابوبکر کی طرف سے مسٹر بالکرشنا سولسٹر مقدمہ کی پیروی کرتے تھے۔ حاجی صاحب مذکور کی ایک بیوی اور بھی ہے خاتون بائی نے چاہا کہ اوسکو بھی سر عدالت بلائے اسلئے اوس کے بیرسٹر نے کسی بیان کے ضمن میں اوسکی بھی سازش ثابت کی اور اسپر زور دیا کہ وہ بھی اجلاس میں حاضر کیجائے۔ لیکن حاجی صاحب کے بیرسٹر نے بہت زور کے ساتھ تردید کی۔ اور یہ کہا کہ کل عدالت فیصلہ کر چکی ہے کہ اوس عورت کے یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اسکے فیصلہ کی اور تاریخ مقرر ہو گئی۔

مدن پورہ کا سخت افسوسناک واقعہ

ایک پٹھان مسمی الٰہی بخش خان باشندہ بنارس نے (جو ۱۸ ماہ سے بمبئی میں سکونت پذیر ہے اور اپنے یہاں اپنی شادی بھی کر لی تھی) ۴ جنوری بروز ہفتہ صبح کے وقت اپنی بیوی اور ساس کو سخت مجروح کیا۔ اسکی وجہ یہ ہوئی کہ یہ اپنی بیوی کیطرف سے بدگمان تھا اسلئے اوس نے اپنی بیوی کو

کچھ عرصہ سے روٹی کپڑا دینا بالکل بند کر دیا تھا ۔ اور ہمیشہ اوسکو طرح طرح کی تکلیفین پہونچاتا تھا ۔ اسکی بیوی چونکہ حاملہ تھی اور ایام ولادت بہت قریب تھے اوسکو اندیشہ ہوا کہ اگر یہان ایسا موقع ہوا ۔ تو بہت بڑی خرابی ہوگی ۔ عرصہ چند روز ہوئے وہ دنکا ہوا کہ وہ موقع پاکر بغیر اپنی خاوند کی مرضی کے اپنی مان کے گھر چلی گئی ۔ اتفاقیہ اوسکے خاوند کو بھی خبر ہو گئی یہ بھی اوسکے پیچھے پیچھے دوڑا گیا لیکن یہ اوس وقت پہونچا کہ وہ مکان کے اندر داخل ہو چکی تھی اوسکی مان نے اوسکو بھی آتے دیکھکر فوراً دروازہ بند کر لیا ۔ اسنے ہر چند کوشش کی کہ دروازہ کھولدے لیکن اوسنے ایک نہ سنی ۔ ایک تو اوسکو پہلے ہی بدگمانی تھی اوسکی یہہ ناشائستہ حرکت دیکھکر اوسکو اسکی بدچلنی کا پورا یقین ہوگیا اور اوس وقت اوسکی مان کے دروازہ بند کر دینے نے اوسکے دل مین یہہ بھی خیال پیدا کر دیا کہ اسکی مان کی بھی اس مین سازش ہے ۔ اوس وقت تو وہ چپ ہو رہا ۔ لیکن کسی موقع کا منتظر تھا ۔ ۸ دن کے بعد اوسکی بیوی کے بچہ پیدا ہو گیا ۔ اوس عورت کی مان نے اس سے خرچ وغیرہ طلب کیا اسنے صاف انکار کر دیا ۔ بلکہ اوسے بھی سخت و سست کہا اوسنے بھی اسے برا بھلا کہا ۔ یہ واقعہ ہفتہ کی رات کا ہے ۔ ہفتہ کے دن صبح کے وقت اپنی ساس کو بازار جاتے دیکھکر اوسکے مکان مین پہونچا جہان اوسکی بیوی ۸ دن کے بچہ کو لئے ہوئے پڑی تھی ۔ اسنے جاتے ہی گالیان دینی شروع کر دین اوسکی بیوی نے بھی کچھ جواب دیا اسنے فوراً چھری ماری ۔ (اسکی نسبت ابھی ہم یقینی طور پر نہین کہہ سکتے کہ چھری کو اپنے ساتھ لیگیا تھا یا وہین سے اوٹھالی) چونکہ چھری اس قابل تھی کہ ایک ہی وار مین اوسکا کام تمام ہو جائے اسلئے اوسنے متواتر کئی وار کئے تو وہ عورت اوٹھکر تو نہ بھاگ سکی لیکن اوسنے غل مچایا ۔ دو ہندوستانی مرد جو اسی چال مین رہتے تھے عورت کی غل سنکر دوڑتے ہوئے آئے ۔ جب انہون نے یہہ واقعہ دیکھا تو اس خوف کے مارے کہ مبادا یہہ ہمپر بھی حملہ کر بیٹھے چپکے کھڑے دیکھا کئے اوسکو چونکہ اپنے تئین کچھ سمجھ چکا تھا کہ عورت کا کام تمام ہو گیا اور متواتر حملون سے چھری بھی ٹوٹ گئی تھی اسلئے اوسکو وہین چھوڑکر اپنی ساس کو (جو اگری پاڑہ مین سودا لینے گئی ہوئی تھی) تلاش کرنے چلا ۔ یہہ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ وہ بدقسمت بھی آتی ہوئی ملگئی ۔ اوسنے اوسپر بھی اسی ٹوٹی ہوئی چھری سے متواتر کئی وار کئے ۔ چونکہ یہہ واردات سربازار ہوئی تھی ۔ اسلئے یہہ گھبرا گیا اور اسی وجہ سے اوسکے بھی اپنے ہاتھ مین کئی زخم ہو گئے ۔ وہ دو آدمی جو پہلے واقعہ کو دیکھ چکے تھے فوراً کوتوالی سے ایک حوالدار اور کئی سپاہیون کو ساتھ لے آئے ۔ یہ بھی استقلال یا ہوش باختہ ہونیکی وجہ سے زمین کھڑا رہا ۔ لیکن چھری اپنے ہاتھ مین سے فوراً بدرو (گٹر) مین پھینکدی ۔ اور عورت بھی اسی مین گر پڑی ۔ پولیس نے اوسکو گرفتار کر لیا اور اس عورت اور چھری کو بدرو (گٹر) مین سے نکالا ۔ اسی عرصہ مین الیس انسپکٹر صاحب بہادر ۔ اور کرمی

سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر بھی موقع واردات پر
پہنچ گئے۔ چونکہ دونوں مجروح عورتیں نیم جان
ہو گئی وجہ سے قابل علاج سمجھی گئیں اس لئے
جنرل ہسپتال میں بھیجدی گئیں ابھی تک
دونوں عورتیں زندہ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے
کہ غالباً یہ عورتیں اچھی ہو جاوینگی کیونکہ کوئی
مہلک زخم نہیں پہنچا ہے۔ چھری کا نصف حصہ
جو نصیبن کے مارتے وقت ٹوٹ گیا تھا وہ ساتھ
مکان میں خون آلود ملا اور باقی نصف حصہ
اوسنے [illegible] میں پھینکا یا تھا وہ بالکل صاف ملا
دوپہر کے وقت حضور اسسٹنٹ صاحب بہادر کمشنر
پولیس و مسٹر جیل صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر وغیرہ
خان بہادر میر عبد العلی صاحب سپرنٹنڈنٹ خفیہ
پولیس بھی موقعہ واردات کے ملاحظہ کو تشریف
لائے اور سیدن ۴ بجے خان بہادر [illegible] مجسٹریٹ
کے اجلاس میں مجرم پیش کیا گیا مقدمہ کے لئے
تاریخ منگل کا دن مقرر ہوا ہے

سوشل کانفرنس پونا

جناب ایڈیٹر صاحب مسلم ہیرلڈ زاد عنایتکم
السلام علیکم۔ مہربانی فرماکر یہ چند سطریں اپنے
اخبار میں درج فرمائیے اور مجھے ممنون [illegible]
ہنود کے سوشل کانفرنس کے لیئے جلسہ میں جو
۲۹ دسمبر کو پونا میں منعقد ہوا تھا من جملہ اور
ریزولیوشنوں کے مندرجہ ذیل دو ریزولیوشن
بھی پاس ہوئے (۱) مسکرات یعنی نشہ آور چیزوں
کا استعمال موقوف کرانے کے لیئے باتفاق اہل
امریکہ و انگلستان کوشش کی جائے (۲) طوائفوں اور
کسبیوں کا ناچ [illegible] مکانوں پر ہونے
پائے کیونکہ ہمارے نوجوانوں کے اخلاق ایسے
ناچ کے دیکھنے سے خراب ہوتے ہیں۔

یہ دونوں ریزولیوشن نہایت عمدہ و قابل
تعریف ہیں انکو دیکھکر میرے دل میں خوشی اور
رنج کی دو متضاد کیفیتیں پیدا ہوئیں خوشی اس
بات کی کہ الحمد للہ جن امور کو شارع اسلام علیہ
السلام نے ۱۳۰۰ برس پہلے منع اور حرام فرمایا۔
اوسی کو زمانہ کی شائستہ و تعلیم یافتہ قومیں انکی
برائیوں سے آگاہ ہو کر انکے انسداد کی کوشش
کر رہی ہیں گویا اسلام کی تائید و پیروی
کرنے لگی ہیں اور رنج اسبات کا ہے کہ ہمارے [illegible]
اپنے مذہب میں [illegible]
[illegible] مسلمانوں نے شراب پینا اختیار کر لیا
[illegible] خرچ اور
[illegible] میں۔
[illegible] کی بات ہے کمال [illegible] کی بے غیرتی
[illegible] اگر [illegible] کچھ بھی [illegible] کی
محبت [illegible] قرآن [illegible] سے جو عقلاً معتبر ہیں
[illegible] ممنوع ہیں [illegible] اپنے مالک حقیقی
کو ناراض کرو۔ اور جو بھائی بعد نصیحت کے نہ مانیں
[illegible] لکھو۔
ہرگز اونکی تعظیم و تکریم نکرو۔ گو وہ کتنا ہی مالدار
اور کیسا ہی عزت والے کیوں نہ ہوں۔

راقم منشی عبد الغنی [illegible] پونا
[illegible] جنوری ۱۸۹۹ء [illegible] پونا

بغاوت گوا فرو ہوئی

بغاوت گوا کے فرو ہونے کی خوشی میں شاہ پرتگال نے اپنے لوگ اور لو لاندگو ... پرتگال سے مبارکبادی کے پیغام ارسال کئے۔ یہ دونون صاحبان آئندہ مارچ کے بعد پرتگال کو واپس جائینگے۔ اور قبل روانگی کے وہ ہندوستان کے مشہور مقامات آگرہ دہلی۔ کلکتہ وغیرہ کی سیر فرمائینگے۔ ڈیوک صاحب نے علاقہ کو پرامن کر کے صدر مقام پنجم کو واپس آنے والے تھے۔ جہان ان کے استقبال کے لئے خوشیوں کے جلسے مرتب کئے گئے تھے کہ اتنے مین انکے خلاف کپتان سیلو صاحب نشانہ بندوق بنائے گئے۔ سماعت واپسی ملتوی کی گئی۔ کپتان صاحب ہوکر قتل کئے گئے اور اسکی سزا مین انہین ... جاتا ہے کہ اور بہت ہوسکے جائینگے۔ ... کی فوج مقام ... ہی سے لوٹتی تھی۔ ... مین کچھ ... کام کرتے تھے آخر ایک ... سے قریب ایک ... مرد ... ہوگئے۔ وجہ نامعلوم ہے۔ ... افسوس ... ہے بیان کیا گیا ہے ... ایک کورٹ مارشل ... قائم کی گئی ہے کہ گوا کی ملٹری کونسل کے فیصلون کی اپیل سماعت کرے۔

معاملات ٹرکی پر ایک نامہ نگار کی تحریر

آجکل مغربی ممالک نے فنون حرب و ضرب مین بیحد ترقی کی ہے۔ اور ان ... اور نیز رفتار ترقی کی وجہ سے انہون نے مشرقی ممالک پر اپنا رعب جما رکھا ہے اور پھر عیسائی اہلکارون نے ان کی

نہ ہوا پر اور ... یورپ کے لوگون نے اور بھی نہ فقط نازل ہلکہ اس طرح ڈرا رکھا ہے کہ جس طرح بچون کو ہوئے سے ڈرایا کرتے ہین۔ اور انہین بار بار ان کی حکومت کی بنیاد ... ہے

اور پھر سلطان معظم خلد اللہ ملکہ کے معاملات ... متعلق بمصر کے متعلق ہر روز نئے نئے مضامین شائع ہوتے ہین جن کو سنکر ناواقف لوگ ایسا ہی لکھ سکتے ہین کہ جس طرح گزشتہ ... کبھی جھوٹے سے جاگیردار کو دھمکایا کرتے ہین کہ تیرا ... چھین لیا جائیگا۔ اسیطرح مسٹر گلیڈسٹون اور لارڈ سالسبری ... سلطان کا ملک چھین لینگے۔ اور حرم ... سیت نابود کر ڈالینگے۔ پھر مسلمانون کا ایک ٹکڑا بھی جاتا رہیگا۔ چنانچہ کبھی خشکی ... جواب ہی دیا تھا کہ رستم پاشا سفیر قسطنطنیہ سے لارڈ سالسبری نے لندن فرمایا کہ اگر ... تم اپنی ... تو مادہ ولت ... اسکو جوڑا ... کر دینگے۔ پھر سنکر رستم پاشا کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور لگے ہاتھ جوڑکر منہ مین ... عاجزی کرنے اور ان کے ... آنکھین ... کبھی ... نے ایک بار ... تھا کہ فوجی ... کسی بات پر مسٹر ... نے ... آنکھین ... کہا کر ... مین ... کہا کہ خبردار ورنہ گوشمالی کر دیجائیگی ... ہوکر ... روئے لگا۔ ہندوستانی تعلیم یافتہ جماعت کے نزدیک انگریزی اخبارون کی ... سمجھی جاتی ہین ... کے نکلے ہوئے فقرے ہوتے ہین الہامی خبر ... بڑا ... آنکھ ... لئے ... ہندوستان ...

ہین اور پھر انگلینڈ مین محض ہمدردی اسلامی ہر وا ہر ہر بات پر کبھی گلیڈسٹون کے آگے ہاتھ جوڑتے ہین کہ ہمین نہین حضور جانتے دیکھئے ہم ہندوستانی کالی ہیبرد ان پر رحم فرمائے کہین لارڈ موصوف بلا مشکر یہ رتے ہین ۔ بعض خبطی حکام ضلع کے پاس گھبرائے گھبرائے دوڑے جاتے ہین کہ حضور کی وفادار رعیت اہل اسلام دست بستہ عرض کرتے ہین کہ ہماری سرکار سلطان سے نہ لڑے ورنہ ہم بچارے خدا کے مارے ۔۔۔ ڈر کر مر جائینگے اور کرتیون سے منہ ڈہانپ کر رو دینگے ۔ مگر دنیا و مافیہا کی خبر نہین ہے نگاہ پہیلا کر شوکت دیکھی تو عیسائیون کی حکومت دیکھی نصرانیون کی جہوٹی سچی کہین سنین تو انہین کی ۔ انہین کی تعریفین سنی تو کہین جرمن کی کہین فرانس کی کہین روس کی اور سب سے بڑہکر شہر انگلینڈ کی ۔

اب ذرا کان کھول لیئے اور سنیئے اور تہوڑی دیر کے لئے ہوش مین آ جایئے یہہ حضرات گلیڈسٹون اور اونکی جماعت نہ کسی سے لڑے نہ لڑ سکے نہ آج تک کسی ہم پلہ سے لڑے ہین ۔ زبردست یا مساوی دیکھا خود جہک گئے زیر دست دیکھا اکڑ اکڑ کر دنیا پر اس کے اعیان کو بہی ذبح لیا تو ہڑ بڑ کر بہت تہوڑے ہی دن مین مشغول ہوگئے کہ لارڈ سالسبری جیسے یہہ کہنے لگے کہ ہم نہین چاہتے کہ آرمینیا مین عیسائی حاکم ہوکر رہے کہ اس سے ضامن رعیت ہندی بر ہا نیکی حالانکہ ان بچارون کے دل مین خطرہ بہی نہین گذرتا کہ ہمارے ملک کا حاکم ہو سیطرح ہے بہی کہہ دینگے کہ آرمینیا والے اصل شہر روتا عی مین تکوا

ان سے ہمدردی نہین کہ ہم اپنے قدیم محسن سلطان کو ناراض کرنا نہین چاہتے مابیطرح اگر مصر پر بہی سلطان کیطرف سے کچھہ دبا و پڑ گیا تو یہہ کہکر چلے آئینگے کہ ہم تو مصر کی بہبودی کے لئے اپنا روپیہ صرف کرکے وہان بیٹہے تہے اب وہ اپنی حالت آپ درست کرنے کے قابل ہوگیا سلطان نے ذمہ داری کرلی اس لئے چلے آئے ۔ اور اگر خدا کو دنیا یا نقلابِ عظیم ہی پیدا کرنا منظور ہے اور معلوم ہی یہی ہوتا ہے اور مسلمانون کے دن بہنے آنیکو ہونگے تو پھر اسلام اور ملک کے روفرو ہاتہہ جوڑکر رہینگے جہان کی تحقیقات نے ثابت کردیا ہے کہ دنیا مین ۱۷ کروڑ مسلمان ۱۳ یا ۳۲ یا ۴۳ کروڑ عیسائی ہین پہر دیکہئے دنیا مین کیسی کیسی خونی ندیان بہین کی کئی صدیون سے جو مسلمان قریب بسکی ہین یہہ پہر نکلو خود ہی ہوتو رہیا افواج بہادر دستہ اکھڑا رو کم زیاد ہ مہلت نہین ہوتا یورپ کے باپ کچھہ ابہر گیا ہے ہمکا ڈو بتا ہی صرف ہے (باقی آئندہ)

انجمن تائید مسلمانان حیدر آباد بمبئی

مکرمی مہتمم اخبار مسلم ہیرلڈ زادعنایتہم ۔ بعد سلام مسنون معروض یہہ ہے کہ فہرست آمد و خرچ ماہانہ انجمن ہذا کو ز جو بعض مسلمانان و مسلمین بعہد ملازمت ہی ہے درج اخبار فرما کر ممنون فرمائین

خرچ		آمد
۱۰ — ۱۵ — ۵۲	باقی	۸ — ۳ — ۳۰
۱۰ — ۳ — ۲		۰ — ۰ — ۳۰
[illegible]		۸ — ۳ — ۶۰

راقم

المشتہر محمد عبد المنعم باکنظہ مغلدان ہسکا ۲۰ رجب المرجب ۱۳۱۰ھ

مطبع محمودی نائک سٹریٹ مین منشی محمد ابراہیم کے اہتمام سے چہپکر مہرہ محلہ مکان نمبر ۲ بمبئی سے شایع ہوا

مسلم ہیرالڈ

جلد ۸ | بمبئی :- چہار شنبہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۶ء | نمبر ۲

خبرون کا چمن

کیوبا کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ باغیون نے کوان مین ہسپانوی فوج کو شکست فاش دی - اور ایمہ ادون(?) کا توپ خانہ بھی چھین لیا - اب یہ باغی ہوانا جانے کا قصد رکھتے ہین - (۲ جنوری - مدرید)

کلاڈیڈ(?) نامی آگبوٹ جس مین ۲۷ دسمبر کی ولایت کی ڈاک ہے ۱ جنوری کو عدن سے بمبئی کی جانب روانہ ہوا - (۲ عدن -

حضور وائسرائے کی طبیعت اب بہت اچھی ہے -

سر ایڈورڈ(?) دوسرے ہفتہ مین کلکتہ سے آسام کا دورہ کرنے کو نکلینگے - اور واپسی کے وقت بمبئی آئینگے -

سلکٹ کمیٹی متعلقہ تجارتی جہاز کے ۳ جلاس ہونگے امید کیجاتی ہے کہ یہ بل اسی موسم مین پاس ہو جائیگا -

امید کی جاتی ہے کہ امسال مہاراجہ اجودھیا حضور وائسرائے کی کونسل کے دوبارہ ممبر تجویز ہونگے -

ہر ہائینس بیگم صاحبہ زنجیرہ سے شنبہ کے دن سہ پہر کو ۲۰ جوانون کے ساتھ بمبئی مین رونق افروز ہوئی ہین - اور مجگام مین اپنی مادی(?) صاحبہ مسس ایس طیب جی کے مکان مین فروکش ہین -

لیجسلیٹو کونسل کے دوسرے اجلاس مین عورتون کی تکالیف کا مسودہ خارج کیا گیا -

جوڈیشل کمیٹی نے امداد حسین اور عزیز النساء کے مقدمہ کا اپیل معہ خرچہ خارج کر دیا - امداد حسین نے انگلستان(?) مین

دو سوم حسین(?) کے لئے دعوی کیا تھا لیکن ناکامیاب رہا -

مسٹر جسٹس بائے گاٹ مارچ کے مہینہ مین ہائیکورٹ کی ججی سے علحدہ ہونگے - (۶ جنوری کلکتہ)

آسٹریا جنرل اسٹیم نیویگیشن کمپنی کا ایک جہاز مسمی ٹائٹ(?) اٹلاس ہنکلی(?) کے مقام پر ڈوب گیا - جانون کی خیر ہوگئی - صرف ۲ آدمی ضایع ہوئے -

سرحد سے کوئی تازہ خبر نہین آئی کہ افغانی لشکر کافرستان پر دوبارہ چڑھائی کر گیا یا نہین - اور نہ یہ معلوم ہوا کہ مہم کے ساتھ غلام حیدر خان چاملین(?) گئے یا عمرا خان - امسال افغانستان مین بہت برف پڑی جس سے عوام بہت پریشان ہین -

کہار(?) مانکلے(?) مین اتوار کے روز دفعتہ آگ لگ گئی دو ہزار پولے گھاس کے جل گئے -

بمبئی :- ایک ہندو بدمعاش مسمی راما نے ڈاکٹر(?) ... پر ایک ہندو بالوگو بندکو(?) ... تاریخ کو ضرب شدید پہونچائی تھی اسی جرم مین مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ نے کل کے روز مجرم کو ۲۵ روپیہ جرمانہ کیا - اور رقم جرمانہ مین سے ۲۰ روپے مدعی کو ملے -

مسز انی بیسنٹ صاحبہ انگلستان کی مشہور و معروف تھیوصوفسٹ بمبئی پہنچ گئی ہین - غالباً پنجاب کے بڑے بڑے شہرون مین لکچر دینگی بمبئی مین ایک لکچر مین انہون نے کہا کہ ہیچ ہو کر سوسائٹی مین نے اپنا نیان(?) ... لیکن ایک شخص کی بلے ایا(?) ... ان لوگون کے یقین پر جنہون نے سوسائٹی کی حمایت پر حلف اٹھائی ہوئی ہے کوئی اثر نہین ہو سکتا - اور بہت لوگ جو مسٹر جج کے ہمراہ سوسائٹی سے علحدہ ہو گئے تھے واپس آ گئے ہین -

مسلم ہیرلڈ

بمبئی:- چہارشنبہ ۲۲ رجب المرجب ۱۸۹۶ء

قرب قیامت کے آثار

بشنو ز دل بسمع و دیدہ ہوشمند

ای دین کے بہیر خواہو- اے اسلام پر جان نثار فدا کرنیوالو! اس سرخی کو معمولی بات نہ سمجھنا- گو قرب قیامت کی علامتین مدت سے ظاہر ہو رہی ہین لیکن وہ ایک خاص بات ہے جسکو ہم ظاہر کرنا چاہتے ہین- ہمارے رسول مقبول آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام نے جو علامتین بیان فرمائی ہین منجملہ اونمین کی ایک یہہ بہی ہے کہ اسلام در کتاب و مسلمانان در گور ہا اگرچہ اسکی تصدیق تو ایک زمانہ سے ہو رہی ہے لیکن اب وہ باتین ہونے لگین کہ جو آجتک آپنے دیکہی تو کیا سنی بہی نہونگی-

دین فروشی تو مدت سے ہو ہی رہی تہی لیکن اب ایمان فروشی بہی ہونے لگی اور وہ بہی اس قسم کی کہ جس سے ہزارون کیا بلکہ لاکہون مؤمنون کے دلونکو سخت صدمہ پہونچے- غضب خدا کا یہین بہی ایسا ہوا ہے کہ مسلمان اور مسجد فروشی- ہائی افسوس! اس واقعہ کو لکہتے ہوئے حمیت اسلام ہماری ہر ہر رگ مین خون کیطرح سے دوڑ رہی ہے- قلم ہاتہہ سے چہوٹا جاتا ہے- مگر کرین کیا قہر درویش بجان درویش- ہم ایک کمبخت آزادی کہا- کوئی ہمارا اسلامی سرپرست نرہا- کوئی ہمارا فریاد کا سننے والا نرہا- سوائے اسکے کہ خامہ فرسائی کرکے اہل اسلام کو جوش حمیت اور مسجد فروش کو غیرت دلائین اور کیا کر سکتے ہین- ایک وہ زمانہ تہا کہ اسلام کے سچے خیر خواہون نے بڑی جانفشانی اور جانفروشی سے ہزارون مندرون کو ڈہا کر مسجد بنا دین ہزارون عیسائیون کے نشان اور صلیبین گرا کر اسلامی جہنڈے کہڑے کر دئے- اور ہائے ایک یہ زمانہ ہے کہ خود اہل اسلام ہی اپنے ہاتہہ سے اسلام کے نشان مٹائے دیتے ہین-

بہت سے تاریخی واقعات ایسے ہین جو ہمارے بیان کی پوری پوری تصدیق کرتے ہین چونکہ وہ ایسے نہین ہین کہ لوگ اون سے واقف ہون- اس لئے ہم اون سے قطع نظر کرکے اصل مدعا کی طرف رجوع کرتے ہین-

ہمنے سنا ہے کہ ہنگام مین ٹرامویز نکلنے والی ہے لیکن ایک مسجد اوسکی سدراہ ہے- گاڑی کے مالکون نے اسبات کی کوشش کی کہ اوسکو نیست و نابود کرکے سیدہی لائن نکال لین- اوس مسجد کے متولی صاحب بہی (کہ جنکا نام و نشان ہم ابہی مصلحتاً نہین لکہتے) بخواہش زر اشتروا بآیات اللہ ثمناً قلیلا کے مصداق بنکے کو بخوشی راضی ہو گئے- افسوس صد افسوس

ذلیل سے ذلیل قومون نے بھی کسی زمانہ مین ایسا
نہین کیا کہ اپنی عبادتگاہون سے دنیاوی نفع
اوٹھایا ہو۔ ہمارے مخالفین اگر اس خبر کو
سنینگے تو اپنے دل مین خوش ہونگے۔ انکی
مرادین پوری ہونگی۔ ہمارا مضحکہ اوڑائینگے
ہمکو حقارت کی نظر سے دیکھینگے۔ ہمارے مذہب
کی بربادی کا انکو یقین ہوجائیگا۔ کیونکہ جب
اہل اسلام ہی اسلام کی بیخکنی کرین تو پھر اسکے
قائم رہنے کی کیا امید ہوسکتی ہے۔ وہی مثل
ہے کہ اگر ڈائن ماں اپنے ہی بچون کو کہائے
تو پھر انکی حیات غیر ممکن ہے۔ خدا کرے کہ
یہ خبر غلط ہو اور اگر سچ بھی ہو تو متولی صاحب
کا اس طمع بیجا سے دل پھر جائے۔ کیونکہ یہ بہت
بڑا ظلم ہے۔ اور ظلم کا پیسہ ہرگز کسی کو وفا نہین
کرتا۔ اور اگر خدانخواستہ ایسا
ہو ہی گیا تو اہل اسلام کی بہت بڑی ذلت ہوگی
اور اگر پھر کہین ایسا موقع ہوگیا۔ تو دین فروشون
کو بہت بڑی نظیر ہوجائیگی جس کا انجام متولی
صاحب ہی خیال فرمائین کہ کیا ہوگا۔

بمبئی کے کل اہل اسلام پر اور خصوصاً
اوس محلہ کے رہنے والونپر یہ فرض ہے کہ متولی
صاحب (کہ جنکی آنکھون پر طمع نے غفلت کا پردہ
ڈال دیا ہے) کو غیرت دلائین اگر وہ یہان نہ
مانین تو عدالت سے چارہ جوئی کرین۔ اور وہ
کر سکتے ہین کیونکہ قانون اس بات کی آزادی
نہین دیتا کہ جو چیز وقف کردی گئی ہو۔ اور
خصوصاً راہ خدا مین اوسکو کوئی فروخت کرڈالے
یہ بات مشہور ہے کہ الوقف لا یملک خدا کرے
کہ متولی صاحب اپنے اس ارادے سے باز رہین
اور اگر وہ باز نہ آئینگے تو پھر ہم مفصل کیفیت
انکی شائع کرینگے اور یہ خبر وحشت اثر
اسی شہر مین نہین بلکہ دیگر اخبارات کے ذریعے
تمام ہندوستان مین بہت ذلت کیساتھ مشہور
ہوجائیگی۔

بر رسولان بلاغ باشد و بس

جلسہ مبارکباد آنریبل

بجناب راؤ صاحب بلونت راؤ بھسکٹے آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر بہادر برہانپور

تاریخ ۵ جنوری ۹۶ء کو برہانپور کی ٹون ہال
مین بڑی دہوم دہام سے ایک جلسہ ہوا۔ اس
جلسہ مین خاص شہر و تحصیل کے رؤسا و زمینداران
و معزز ممبران میونسپل کمیٹی برہانپور و ڈسٹرکٹ
کونسل و لوکل بورڈ اور مہاجنان شہر قریب
پانسو کے شریک تھے۔ علاوہ اسکے عوام تخمیناً ساڑہے
چار ہزار تھے۔ جب آنریبل جناب راؤ صاحب بلونت
راؤ بھسکٹے تشریف لائے تو ادن کا خیر مقدم
جناب قاضی سراج الرحمن صاحب آنریری مجسٹریٹ
و وائیس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی برہانپور
اور جناب شام راؤ مادہو راؤ صاحب آنریری
مجسٹریٹ و سکرٹری میونسپل کمیٹی برہانپور
اور جناب مہربان جی صاحب آنریری مجسٹریٹ نے کیا۔

اوس کی سے لاکر کرسی نشین کیا۔ بعد ازان جناب مہربان جی نوشیروان جی صاحب آنریری مجسٹریٹ نے فرمایا کہ آج کے جلسے کے پریسیڈنٹ جناب قاضی سراج الرحمن صاحب آنریری مجسٹریٹ کرنا چاہئے اور اوسکی تائید مہربان حبیب اللہ صاحب بی۔اے بی۔ ایل نے فرمائی۔ اور اہل جلسے نے بالاتفاق قبول کیا اوس کے بعد جناب قاضی صاحب نے مہربانی کر کے اس خدمت کو قبول فرمایا۔ اور صاحبان جلسہ کا شکریہ ادا کر کے مہربان حبیب اللہ صاحب بی۔اے بی۔ ایل کو فرمایا کہ آپ اہل جلسہ کی جانب سے ایڈریس پڑہیں۔ چنانچہ انگریزی مین ایک نہایت فصیح ایڈریس پڑہا گیا جس کا ترجمہ بزبان اردو گوپال راؤ صاحب مڈل سکول ماسٹر نے سنایا۔ بعد مین جناب آنریبل راؤ صاحب بلونت راؤ بہسکلے صاحب بہادر نے اوسکا جواب زبان انگریزی مین نہایت مدلل مضامین مین دیا۔ جسکا ترجمہ مہربان حبیب اللہ صاحب بی۔اے۔بی۔ ایل نے اردو کر کے حاضرین کو سنایا۔ اوس کے بعد جناب قاضی صاحب پریسیڈنٹ مجلس کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ جناب آنریبل راؤ صاحب و صاحبان مجلس آج یہہ جلسہ ایک ہمارے معزز ودیسی رئیس خاص اس شہر کے باشندہ کے ممبر لیجسلیٹو کونسل ہز اکسیلنسی جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر ہند ہونے کی خوشی مین بغرض مبارکبادی قایم ہوا ہے۔ چنانچہ ایسی ایڈریس مین تفصیل کے ساتہ مہربان حبیب اللہ صاحب بی۔اے۔بی۔ ایل ظاہر کر چکے ہین۔ مجہے مفصل بیان کے لئے وقت نہین اور ضرورت نہین۔ مگر مین اتنا کہتا ہون کہ ہمارے آنریبل راؤ صاحب بہادر نے جو جو تمام آدمی کے اسباب اور حکام کے نزدیک عزت حاصل کی ہے اس مین آیندہ روز افزون ترقی ہو۔ اور بعد مین جناب سی۔ ڈبلیو۔ اوڈ برن صاحب بہادر سابق چیف کمشنر ممالک متوسطہ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ جنہون نے جناب راؤ صاحب بلونت راؤ بہسکلے صاحب کے ممبر ہونے کی گورنمنٹ ہندوستان سفارش کی۔ اور ایسے لائق رئیس کا انتخاب فرمایا۔

اس کے بعد مہربان سداشیو راؤ صاحب سیکریٹری پبلک لائبریری برہانپور نے پبلک کی جانب سے مبارکباد ادا کی۔ پہر پارسی پارٹی کیطرف سے جناب مہربان جی صاحب آنریری مجسٹریٹ نے مبارکباد دی۔ پہر مہاجن لوگون کیطرف سے مبارکباد دی گئی۔ بعد ازان جناب تحصیلدار بندا پرشاد صاحب کہڑے ہوگئے اور اونہون نے جناب آنریبل راؤ صاحب کی کارگذاری ولیاقت خاندانی کی تعریف اور تقرری کی مبارکباد ادا کی۔ اوس کے بعد باجا شروع ہوا۔ اور مسرت آمیز صدائین اس قدر بلند ہوئین کہ مقام جلسہ گونج اوٹہا۔ پہر آتشبازی وغیرہ بہت دہوم کے ساتہ چہوڑی گئی۔ غرض جلسہ کا ہر طرح انتظام قابل تعریف ولایق دید تہا۔ بعد ادا ہونے رسم پہول پان وغیرہ کے جلسہ برخاست ہوا۔

راقم خ۔ ہ برہانپوری۔

مدہپورہ کے واقعہ کا باقی حال

پہلے ہم لکھہ چکے ہین کہ وہ دو لوگ مجروح عورتین جن سے کہ ایک سکھ نے چہریان ماری تہین ہسپتال بہیجدی گئین اون مین سے ایک عورت جو اُس کی بیوی تہی ۶ تاریخ کو ۶ بجے کے قریب مر گئی - ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ اوس کے زخم تو بہت کاری نہین لگے تہے چونکہ اون کی تعداد بہت زیادہ تہی اس واسطے مقدار سے زیادہ اوسکا خون نکل گیا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اوسکو نہایت سخت تشنج (یعنے ہاتہہ پیرون کا کہنچنا) ہوا - اور تہوڑی دیر کے بعد مر گئی - ڈاکٹر صاحب نے جب اوسکی حالت قریب المرگ ملاحظہ فرمائی تو مجسٹریٹ صاحب کو اطلاع دی کہ اوسکی زیست کی امید نہین - آپ اظہار قلمبند فرمالین - وہ فوراً ہسپتال مین تشریف لائے اور اوس کے اظہارات قلمبند فرمائے - اوسنے وہی اظہار دئے جو کل کے اخبار مین ہم لکھہ چکے ہین - اوسکی لاش کو جذامی ہسپتال کے سول سرجن صاحب نے بہی ملاحظہ کیا - اور اونہون نے یہی رائے ظاہر کی کہ اس کے بدن سے بہت خون نکل گیا - پہر اوسکی لاش جوری ہاؤس مین (جہان مُردون کی لاش امتحان کے لئے چیری جاتی ہے) بہیجدی - شام کے بعد کارونر جوری (پنچایت نامہ) پولیس کی شرکت سے کیا گیا - اوس مین مسٹر انیس صاحب انسپکٹر اور کرمی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہی شریک تہے -

---

بقیہ مضمون معاملات ٹرکی پر ایک انگریز کی تحریر

جس وقت اسلام کا جہنڈا صرف مدینہ منورہ ہی کے پہاڑون پر لہرا رہا تہا اہل بصیرت جان چکے تہے کہ یہہ قوم عنقریب دنیا پر تسلط کریگی - اور ایسا ہی ہوا ہے کہ سب سے پہلے دولت قیصریہ کا خاتمہ ان کے ہاتہون سے بہت جلد کرا دیا جبکی شوکت کا کچہہ انتہا نہ تہا - اسوقت کے مسلمانون کی حالت اسباب ظاہری مین قیصریہ سلطنت کی نسبت اس سے کہین پست تہی جو اب اہل یورپ کے مقابلہ مین ہے - پہر یہ اگر مذہبی لڑائی ہوئی (خدا کرے نہو) تو اسکی آگ مغرب سے لیکر مشرق تک شعلہ زن ہوگی - اور روس جو کروڑون مسلمانون پر حکمران ہے بہت جلد جہادی لشکر کے آگے پست ہوگا - اور اسکے چمکیلے ہتیار ان ترکون کے پاس ہون گے جو ایکبار دنیا کو لقمہ کر چکے ہین - اسیطرح فرانس کی گت الجیریا اور ٹونس کے جانسوز عربون کے ہاتہون سے ہوگی - جن کے ہاتہہ سے پچہلے ٹونس کی ہل چل مین ستر ہزار فرانسیس لشکر طعمہ اجل ہوا تہا - اس بیان کی تصدیق سوڈان اور افغانستان کی جنگ سے بخوبی ہو سکتی ہے - یورپ کے لشکر اسوقت تک بہادر ہین کہ جب دن مین تین بار شراب اور پیٹ بہر کر کہانا ملے - اور رستہ بہی ہموار ہو - اور رستہ کا سامان بہی کافی ہو - اور غنیم کا رعب بہی طاری نہو - اور اگر یہ باتین نہین بلکہ جابجا و

سمتون رستہ بند اور دل توڑ دیا ہے سمجھتے ہین تو آ
زمایند سپرکو کی نامردی نہین - فرانس نے جرمن
کی لڑائی مین جیسی نامردی کی - اسکی آجتک دنیا
مین نظیر پیدا نہین ہوئی - اسی نوے ہزار لشکر
نے باوجود ساز و سامان کے ہتیار دھر دیئے - اور
لیٹ گئے - روس کے مقابلہ مین یہی اسی ہزار آدمی
ترکون کے سمجھتے کہ پلیونا کی جنگ مین اسکی تین لاکھ
لشکر کا کام تمام کر دیا اور خیر یہ گذری کہ انگلو کٹی
[illegible] وا نا پانی ملا تھا نہ بیگز من رہا تہا جمعہ
توڑنے کے دن ہی تو بیس ہزار لشکر روسیکا
کام تمام کر دیا - باوجودیکہ بڑے تجربہ کار سپا
[illegible] تلے بچھے پیچھے بات مین امن
تہا - یورپ کی اکثر طاقتین طرفدار نہتین - برخلاف
اسکے ترکون کے گہر مین کئی بادشاہون کی
[illegible] سے پہوٹ تہی - بڑے بڑے صوبہ
[illegible] تہی - عیسائی رعایا منحرف تہی - (باقی آئندہ)

خوبصورتی کی تین چیزین

ایک یونانی فلاسفر بیان کرتا ہی
کہ اگر کسی عورت مین تین چیزین ہون تو وہ
خوبصورتی اور حسن و جمال مین کامل کہی جا سکتی
ہے اور وہ تین چیزین یہ ہین -

تین سفید - ۱ - رنگ - ۲ - دانت - ۳ - ہاتھ
تین سیاہ - ۱ - آنکھ - ۲ - بہون - ۳ - پلک
تین سرخ - ۱ - ہونٹھ - ۲ - رخسارہ - ۳ - ناخن
تین لمبے - ۱ - قد - ۲ - بال - ۳ - ہاتھ
تین چھوٹے - ۱ - دانت - ۲ - کان - ۳ - پاؤن
تین چوڑے - ۱ - سینہ - ۲ - پیشانی - ۳ - ابرو کی درمیانی جگہ
تین تنگ - ۱ - منھ - ۲ - کمر - ۳ - تلوا
تین بڑے - ۱ - بازو - ۲ - پٹھ - ۳ - پیر کے پنجے

مسلم کے قدردانون کی چٹھی

جناب ایڈیٹر صاحب مسلم ہیرلڈ - تسلیم آپکے
اخبارات سبز فام مثل فرقہ سادات عظام
بذریعہ وی پی سایہ افگن ہوئے - جسیا خستہ تبار و
مسرت سے یہہ شعر سنجی و موزون ہوا

سبزہ در باغ گفتہ اند خوش است
داند آنکس کہ این سخن گوید

مگر ممبران انجمن بحر استعجاب مین مستغرق
ہین کہ آپکا اخبار کیون موقوف ہے - مہربان
من پیشگی سالانہ اسی ہفتہ مین ضرور بالضرور
بسر و چشم ارسال خدمت ہوگی - اخبار موقوف
نہ کیجیئے پھر جاری کرین - اسی انجمن کے چند
ممبران حضرات بواہر مراۃ الاخبار پہ گرویدہ
و فریفتہ ہوکر ہمسے برگشتہ ہین - اور ایک شاخ
علیحدہ پھوٹ گئی ہے - اس لئے پیشگی مین تاخیر
ہوئی - اب ہم مستعد ہین کہ تمنا امنا کرکے آپ
ہمیشہ کے لئے کاغذی گھوڑے میدان فتوحات
مین دوڑا دوڑا کر ہمسوا ران ارادت کو
منزل مقصود تک ضرور بالضرور پہنچائینگے

از سکرٹری انجمن لوتا ۲ جنوری سنہ ۹۶ء

ناظرین اخبار نے مسلم اور مراۃ الاخبار
دونون ملاحظہ فرمائے ہونگے - بنظر انصاف
دیکھین کہ اخباری اغراض کو کون پورا کرتا ہی

اسلام اور اہل اسلام کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہکر روز افزون ترقی کی کوشش کرتا ہے۔ اس اخبار کے منافقانہ اغراض جو اہل اسلام کی بابت ہین وہ ہم آیندہ تفصیل کے ساتھ ناظرین کی خدمت مین پیش کرینگے۔

مقدمات مجگام پولیس کورٹ

(باجلاس مسٹر ہلٹن مجسٹریٹ صاحب بہادر)

ایک پٹھان نام عبداللہ احمد ۲۵ ر دسمبر کو گرانٹ روڈ پر ایک شخص سلیمان محمد رفیق کو ساڑھے ۵ بجے شام کو مارا۔ علاوہ تمام بدن کے سر مین نہایت سخت چوٹ آئی۔ سر جمشید جی ہسپتال مین اوسکا علاج ہوا۔ کل اوسکی پیشی تھی۔ مجروح کیطرف سے کاپڑیا وکیل پیروکار تھا۔ مجروح کا بیان ہے کہ مین موسی طاہر محمد کی دوکان جو گرانٹ روڈ پر واقع ہے چائے پینے جایا کرتا تھا۔ ایک دن مدعا علیہ کے سیٹھ سے کسی بات پر تکرار ہوگئی مین وہان سے اوٹھکر چلا آیا۔ دوسرے روز عبداللہ نے جو اوسکا نوکر ہے شام کے قریب بیجری مین پیچھے سے آکر دفعتہ مجھے لاٹھی سے مارنا شروع کیا۔

مجرم کا بیان ہے کہ نہ مین اوس سیٹھ کا نوکر ہون اور نہ مین نے اسے مارا۔ مین تو اسکی صورت سے بھی واقف نہین

۸ ر تاریخ کو مقدمہ ملتوی رہا

پنجاب کی پراونشل کانفرنس

اس کانفرنس مین جو دہوان و بار سیشن تعلیم یافتہ نیشنلسٹ پارٹی کی طرف سے ہوئی ہین وہ یہ ثابت کرتی ہین کہ پنجاب مین اب ایک ایسی جماعت بھی موجود ہے جو انتظامی اور قانونی نقصون پر بحث کرنیکا مادہ رکھتی ہے اگر اس کانفرنس کا اجلاس سال بسال ہوتا رہا۔ جیسا کہ اوس کے لائق پریزیڈنٹ نے امید ظاہر کی ہے تو ہم امید کرتے ہین کہ اس کے ذریعہ سے گورنمنٹ کو پنجاب کی ضرورتوں اور حاجتون کی نسبت بخوبی علم ہوجایا کریگا۔ اور وہ ایک نہ ایک وقت اون کے رفع کرنے پر متوجہ ہوگی گو سردست پنجاب مین ہائی کورٹ اور لیجسلیٹیو کونسل قایم نہو لیکن یہ ایسی بڑی بھاری ضرورتین اس صوبہ کی ہین جو بہ وقت ضرور رفع ہونگی۔ کیونکہ پنجاب کسی صورت مین دوسرے صوبون کی نسبت سرکار سے کم حقوق حاصل کرنیکا مستحق نہین۔ کانفرنس کے اس خیال کی ہم تائید کرتے ہین کہ پنجاب کی اصلی بہتری اسمین ہے کہ ججون اور مجسٹریٹون پر اگزکٹو افسر اسی قسم کا دباؤ نہ ڈالنے پائین اور اونکو مثل انگلستان کے ججون اور مجسٹریٹون کے اپنی کانشنس سے فیصلے صادر کرنے مین پوری آزادی حاصل ہو۔ یہ ایسی صورت مین ممکن ہے کہ جب پنجاب مین فرمان شاہی سے ہائیکورٹ قایم ہو جس کے جج حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے حکم سے مقرر ہون۔ اور اون کو گورنمنٹ انڈیا کی ماتحتی کا تعلق نہو

یہ نہین کہا جاسکتا کہ انڈیا کے جن صوبون مین ہائی کورٹین قایم ہین اون مین انگریز ٹو افسرون کو مجسٹریٹون اور ججون پر دباؤ کا بالکل موقع نہین ملتا - لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ بہ نسبت اُن صوبون کے جن صوبون مین ہائی کورٹین قایم نہین کم موقع ملتا ہے کیونکہ ہائی کورٹون مین جو جج ہوتے ہین وہ انگریز ٹو افسر تو نکیا رف گورمنٹ انڈیا کے ماتحت ہی نہین ہوتے - اور اسلئے جب کبھی ان کے نوٹس مین کبھی انگریز ٹو افسر کے خلاف قانون کارروائی آتی ہے تو فوراً اوسے منسوخ کردیتے ہین - اور یہ پرواہ اسبات کی نہین کرتے کہ انگریز ٹو افسر نے جو کارروائی کی اگر وہ منسوخ ہوئی تو انتظام مین فرق آجائیگا - رائے الیشری پرشاد کی ضمانت کا معاملہ اگر بنگال ہائیکورٹ مین پیش ہوتا تو ممکن تھا کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم اس خیال سے بحال رکھا جاتا کہ اوسکی منسوخی سے انتظام مین خلل نہ آجائے لیکن ہائی کورٹ نے انصاف کی پرواہ کی اوس انتظام کی پرواہ نکی جسے بعض ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنے خیال مین انتظام سمجھے ہین لیکن در اصل اسکی بنیاد انصاف اور قانون پر نہین ہوتی - انتظام وہ ہے جو کسی صورت مین انصاف اور قانون کے مخالف نہو - اس مین شک نہین کہ بعض بعض موقعون پر وہ عدالتین بھی جو ہائی کورٹ کا درجہ حاصل نہین کرتین ویسی ہی آزادانہ کارروائی کرتی ہین جیسی ہائی کورٹین - لیکن باوجود اس کے ضرورت اسبات کی ہے کہ ان صوبون مین بھی فرمان شاہی سے اعلی عدالتین قایم ہون - جن کے جج انگریز ٹو افسرون کی ماتحتی سے بالکل آزاد ہون -

جہازرانی کی خبرین

آمد

جنوری	نام جہاز	نام کپتان	مقام جہانسے آیا
۷ "	راس ودا	ڈیین	ملایا ۵ / نومبر
۶ "	جوٹرن	براؤن	لندن ۱۲ / دسمبر
"	نائرا	ناخدا	زنجبار ۲۲ / "
"	علیاپی	اٹلی	مارسلیز ۱۵ / "

روانگی

۶	دمرا	رسیل	کراچی

سونے چاندی کا نرخ

سونا :-	۹۷ نمبر	فی تولہ	۲۶ [illegible]
"	نیشنل بنک	"	[illegible]
"	چینی پتا	"	[illegible]
"	گنی رانی	فی عدد	۱۷ [illegible]
"	گنی اسپی	"	۱۷ [illegible]
چاندی :-	۱۰۰ اینٹی	فیصدی	۹۳ [illegible]
"	۱۰۰ اینٹی	"	۹۳ [illegible]
"	ویسی	"	۹۳ [illegible]

مطبع محمودی ٹانا سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپ کر محلہ سلطان ملک بمبئی سے شائع ہوا -

مضامین		مضامین
خبرون کا چمن کونسل کے ایک سے مسلمان ممبر ... بمبئی مسلمانو ہوشیار ... بقیہ مضمون معاملات ترکی ... کا تیل	# مسلم ہیرالڈ	... ترکیب ... دیوان نکلتا ہے ... کے مترجم اصلاح قوم اور مسلمان قوم مقدمات پولیس کورٹ جہازونکی خبرین

جلد ۸ | بمبئی :- پنجشنبہ ۹ جنوری ۱۸۹۶ | نمبر ۸

خبرون کا چمن

جوہانس برگ کے فراری لوگ ٹرین مین سوار ہوکر ڈربان کو جارہے تھے کہ راستہ مین گاڑی لاین سے اتر گئی - ۴۰ لوگ مرگئے اور بہت زخمی ہوئے (لنڈن ۷ جنوری)

تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ آشانٹی مہم کو جنرل سر اسکاٹ ایشیا مین آئے ہوئے ہین وہان انسے ایک جاسوس نے آکر کہا کہ شاہ پریم پیہ کے پاس سے صلح کے لئے ایک سفیر آنے والا ہے (لنڈن ۷ جنوری)

ستارا مین جو مسجد اور باجے کا مقدمہ تھا اوسکی پیشی مین ڈسٹرکٹ جج صاحب عدالت ہی مین بیمار ہوگئے - اسوجہ مقدمہ ملتوی رہا -

سیٹھ حاجی قاسم مٹھا جے - پی کو اونکے دوست احباب خانبہادر کا خطاب ملنے کی خوشی مین عنقریب ایک مبارکبادی کا جلسہ کرنے والے ہین -

زنجبار کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ ۲۶ نومبر کو ایک قافلہ جسمین ۱۲۰۰ آدمی تھے یوگنڈا راستہ سے جاتا تھا مسائی لوگون نے آنپر حملہ کرکے ایکہزار آدمیون کو مار ڈالا - بیان کیا جاتا ہے کہ یہ قافلہ سرکاری تھا مسائی لوگون نے یہ خیال کیا شاید اس قافلہ کو سرکار نے ہمارے مارنے کے واسطے بھیجا ہے -

میجر گرین فیل پولیٹیکل ایجنٹ بیکانیر حبابی تک نا ریلوے پر کام کرنے سے مستقل ہوگئے (کلکتہ ۸ جنوری)

کاچین پہاڑی فوج سے آج خبر آئی ہے کہ وہان ہر طرح سے خیریت ہے (کلکتہ ۸ جنوری)

برٹش ایجنٹ متعینہ کابل کی معرفت آج خبر آئی کہ کافرستان کا معاملہ اطمینان بخش ہے اور یہ خبر صحیح ہے کہ غلام حیدر خان کی فوج جو کافرستان جانے والی تھی ملتوی کی گئی -

کرنل ہمفرے انسپکٹر جنرل پولیس کی تنخواہ کے چیک کا مقدمہ ۱۷ جنوری پر ملتوی کیا گیا - اسلئے کہ اس مقدمہ مین اور ایک شخص کے ملنے گرفتاری کا وارنٹ ۷ جنوری کو مجسٹریٹ نے سپرنٹنڈنٹ کی درخواست پر جاری کیا -

بمبئی :- ۷ جنوری کو مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ نے ایک شخص مسمی علی مظفر خان کو اس جرم مین ۲۰ روپیہ جرمانہ کیا کہ اسنے محمد رضا خان بیسٹر عمر مال کے سائیس کو ۲۵ دسمبر کو مارا تہا -

بمبئی :- ۷ جنوری کو مجگام پولیس کورٹ مین سونا رجب نامی ایک مسلمان جسکے پاس ۲۷ تولے افیون تہی پیش کیا گیا - مجرم کیمانے سے سیتارام ولوی بلیڈر پیروی کررہا تہا - مقدمہ کی بنا یہ ہے کہ مجرم کی گاندی کی دوکان ڈلائیل روڈ پر ہے اور خفیہ طور پر لوگون کے ہاتھ افیون بہی بیچا کرتا تھا مسٹر فضل اللہ جیفسینسکر محکمہ افیون کو جب خبر پہنچی تو پولیس انسپکٹر مسٹر موہا ور روح چاپ سپاہی کو لیکر اوسکی دوکان پر پہنچے اور دوکان کی تلاشی لی - تو وہان سے افیون برآمد

مسلم ہیرلڈ

بمبئی پنجشنبہ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۱۳ھ

THE NEW MAHOMEDAN MEMBER OF COUNCIL.

کونسل کے ایک نئے مسلمان ممبر

مسٹر عبداللہ مہر علی دہرمسی کو خصوصاً اور مسلمانوں کو عموماً اس بات کی مبارکباد دیتے ہین کہ انہین لارڈ سینڈہرسٹ گورنر بمبئی نے اپنی کونسل مین بجائے آنریبل مسٹر رحمۃ اللہ محمد سایانی بعد ختم میعاد کے ممبر مقرر کیا۔

مسٹر عبداللہ مہر علی دہرمسی ایک نوجوان تعلیم یافتہ ہوشیار اور تجربہ کار ہین۔ ہم یقین کرتے ہین کہ گورنر صاحب کا انتخاب ہر ایک قوم کو پسند ہوگا اور مسٹر عبداللہ مہر علی دہرمسی اپنے عہدہ کو لایق بیدار مغزی کیساتھ کارروائی کرین گے۔ مسٹر دہرمسی بمبئی کے بہت بڑے معزز خاندان کے دہرمسی پونجا مرحوم کے فرزند ہین۔ اور کریم بہائی ابراہیم کے بہی رشتہ دارون مین ہین۔ مسٹر دہرمسی نے ایلفنسٹن ہائی سکول بمبئی مین انگریزی کی تعلیم پائی ۱۸۷۴ء مین داخل ہوئے اور ۱۸۸۰ء مین بی اے کا امتحان پاس کیا۔ اور اوسی سال مین آنریبل مسٹر رحمۃ اللہ محمد سایانی کے ہان آرٹیکل کلارک بنے۔ اوس کے بعد لٹیل جی اور سایانی کمپنی کے شریک ہوئے ۱۸۸۲ء مین ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ اور ۱۸۸۳ء مین سولسٹر ہائی کورٹ کا امتحان پاس کر کے ٹہاکر داس دہرمسی اور کانگا کمپنی مین شریک ہوئے جہان آجتک ہین۔ ۱۸۸۹ء مین جسٹس آف دی پیس ہوئے اور ۱۸۸۸ء مین یونیورسٹی مین فیلو ہوئے۔ اور اس کے بعد شہر کی میونسپلٹی کے کام مین نہایت دلچسپی سے حصہ لینا شروع کی۔ اور مانڈوی وارڈ کے مکان والون کیطرف سے کارپوریشن مین ممبر منتخب کئے گئے یہان بہت عمدہ اور ہوشیاری سے کام کرنیکی وجہ سے ۱۸۹۰ء مین سکول کمیٹی کے ممبر ہوئے جہان آجتک بہت خوش اسلوبی اور حسن لیاقت سے کام کرتے ہین ۱۸۹۰ء مین کارپوریشن کیطرف سے کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے۔ یہان انہون نے میونسپل کے جدید مسئلہ پر جو ابہی قانون بن چکا ہے نہایت غور کیساتھ بہت عمدہ رائے دی۔ اسکے بعد ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے جو ٹلو کمپنی نے ٹائمنسا واٹر ورکس تیار کیا تہا اوسپر عمدہ رائے زنی کی۔ ۱۸۹۳ء اپریل مین مسٹر دہرمسی نے کمیٹی سے ایک سال کی رخصت لیکر بطور سیر کے امریکا اور آفریقہ کا دورہ کیا۔ اس دورہ مین مصر۔ قسطنطنیہ آسٹریلیا۔ جرمنی سوئزرلینڈ۔ فرانس۔ لندن۔ اسکاٹ لینڈ اور امریکا کے بڑے بڑے شہرون کی سیر کی۔ اور وہان سے شکاگو کی نمایشگاہ مین گئے اور واپس

کے وقت جاپان و چین ہوتے ہوئے بمبئی مین تشریف لے آئے۔

جب آپ مع الخیر تشریف لے آئے تو انکی قوم نے انکو بہت مسرت کیساتھ مبارکباد دی اور ضیافت وغیرہ کے جلسے کئے۔ بارہ سال سے انجمن اسلام بمبئی کے پریسیڈنٹ ہین۔ اور مدرسے کی تعمیر کے وقت لوگون سے چندہ وصول کرنے کے لئے بہت کوشش کی۔ انجمن اسلام کے متعلق جتنے مدارس ہین ان سب مین دینی تعلیم کا بالکل رواج نہین دنیاوی تعلیم مین ہمیشہ کوشش کرتے ہین جس سے مسلمانون کو کچھ بھی فائدہ نہین۔

THE BOMBAY HIGH COURT.

ہائی کورٹ بمبئی

اس ہائی کورٹ مین عجیب قسم کا ایک طوفان برپا ہے۔ زمانہ حال مین جب کبھی اعلی عہدے کے لئے ولیسیون اور یورپیون کی کوشش ہوتی ہے تو ہمنے دیکھا ہے کہ ہمیشہ گورنمنٹ یورپین کو اعلی عہدے دیتی ہے۔ اسکی نظیرین ہزارون ہی ہین ہمین اسوقت پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ جب جسٹس بیلی جج ہائیکورٹ کی جگہ مسٹر سٹریچی کی تقرری کی خبر مشہور ہوئی تو لوگون کا یہ خیال ہوگیا کہ مسٹر بدرالدین طیب جی جو جسٹس بیلی کے قائممقام تھے بالکل علیحدہ کر دئے جائین اور دوسرے جج کی جگہ جو مسٹر سٹارلنگ قائم مقام تھے اون کے مستقل ہونے کا خیال تھا۔

مسٹر بدرالدین طیب جی مسٹر سٹریچی سے تجربہ مین لیاقت مین ہر طرح زیادہ ہین لیکن استحقاقات کا کوئی خیال نہین کیا۔ ہم نہین کہہ سکتے کہ گورنر بمبئی نے انکی سفارش کی یا فارن آفس لندن مین انکے لئے کسی نے کوشش کی۔ انہون نے مسٹر سٹارلنگ کو علیحدہ کرکے مسٹر سٹریچی کو انکی جگہ مقرر کیا۔ مسٹر سٹریچی جس نمبر کے جج ہوئے ہین یہ اونچے سے اول درجہ ہے۔ کیونکہ اسکے بعد چیف جسٹس کا نمبر ہے اور بارسٹر وہ لوگ مستحق ہوتے ہین جو بڑے ہوشیار اور قدیمی تجربہ کار ہون۔ دیسی بیرسٹر اس عہدہ کے حاصل کرنے کی بڑی کوشش کرتے ہین لیکن انگریز ہمیشہ اونکی مخالفت کرتے رہتے ہین تاکہ دیسی لوگ اون کے برابر نہو سکین۔ چنانچہ اسی وجہ سے مسٹر بدرالدین طیب جی کو اس نمبر سے جو مسٹر بیلی کا تھا علیحدہ کرکے انکی جگہ مسٹر سٹریچی کو مقرر کر دیا۔

مسٹر اسٹریچی کی ترقی کے لئے انگریز یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ اونکی تقرری پر ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے دور روز پیشتر دستخط کئے۔ اور مسٹر بدرالدین طیب جی کے دو روز بعد ہوئے صرف دو روز کی کمی بیشی سے مسٹر بدرالدین اس درجہ سے رہ گئے کہ جس کے وہ مستحق تھے۔ اب جو سرکاری کاغذات ہائی کورٹ سے شایع ہوتے ہین اُن پر پہلے مسٹر سٹریچی صاحب کے دستخط ہوتے ہین بعد مین مسٹر بدرالدین صاحب کے۔

سرکاری ملازمت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی کی جگہ بطور عوضی کام کرتا ہے اور پھر وہ مستقل ہو جاتا ہے تو اوس کے لئے وہی تاریخ سمجھی جاتی ہے کہ جب سے اوسنے عوضی کا کام شروع کیا۔ اس قاعدہ سے مسٹر بدرالدین طیب جی مسٹر سٹرپچی سے چھ ماہ پیشتر کے لائق ہین۔

اگر مسٹر سٹرپچی کے خط پر دو دو مہینے پہلے دستخط ہوئے تو اسمین کیا ہرج ہوا۔ صرف دو دو دن کا فرق مین تو نہین ہو سکتا کہ ایسے بڑے ہوشیار اور تجربہ کار کی حق تلفی کی جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر سٹرپچی نے اسباب قربانے چالاکی اور سفارش سے دو روز پیشتر دستخط کرا لئے۔

ہمین امید ہے کہ سرکار مین جو یہ خلاف انصاف کاروائی ہوتی ہے جس سے دیسی لوگ ترقی نہین پا سکتے اسکا انتظام کیا جائے۔ اگر سرکار اس معاملہ مین توجہ نکرے تو مسٹر بدرالدین طیب جی کو چاہئے کہ اپنے حقوق کے لئے سرکار مین استغاثہ کرین یقیناً ہماری عادل گورنمنٹ ضرور غور فرمائیگی۔

مسلمانو ہوشیار

شاہجہانپور مین محمڈن کانفرنس کے خلاف ایک بہت بڑا جلسہ ہوا جس مین ایک معزز لائق شخص نے نہایت پر اثر لکچر دیا۔ جسکا مختصر مضمون ذیل مین درج ہے :۔

مبادا دل آن فرومایہ شاد ٭ کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

دیندار مسلمان بھائیو۔ آجکل ہمارے بھائیون کو جو نیچری تھیٹر کھولا گیا ہے خدا اوسکے شر سے بچائے رکھے۔ یہ ایک دجالی فتنہ ہے جس نے عقائد اسلام کی غارتگری کا بیڑا اوٹھایا ہے اسکے دشمن اسلام بانی کا دلی منشا یہ ہے کہ دنیا دینی جاہ کا دام تزویر بچھا کر لوگون کو پھانسے اور عقائد حقہ اسلام سے منحرف کرکے اونکو خسر الدنیا و الآخرہ کے جہنم مین جھونک دے۔

نادان مسلمانو کیا تمکو معلوم نہین کہ یہ معاند نیچری چالیس برس سے قصر اسلام کی بیخکنی مین بڑی مستعدی سے مصروف ہے۔ اور اصول اسلام کو کھود کر پھینکدینے مین جس نے کوئی کوشش اوٹھا نہین رکھی۔ یہی وہ دہریہ ہے جسنے اپنے فرضی خدا کو نیچر (قانون) کا پابند بنا کر اول انبیا کو نبوت سے معزول کرنا چاہا۔ اور پھر اون کے معجزات وغیرہ کو جھٹلا کر تمام اصول و فروع اسلام پر پانی پھیر دیا۔ ملائکہ کے وجود سے انکار کیا۔ اور وحی رسالت کو مجذوب کی بڑ بنایا۔ مسیح علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا قرار دیا۔ اور حوران بہشتی کو دہلی کی گھوسنین قرآنی جنت کو خرابات و چکلہ کہکر اسلامی تعلیم و عقاید پر خوب قہقہے لگائے۔

پس اے دیندار مسلمانو خدا سے ڈرو اور اونسے بالکل ربط و ضبط نرکھو کیونکہ یہ دین کے درپردہ دشمن ہین اور جو دین کا دشمن ہو اوس سے

ہرگز دوستی جائز نہین اگرچہ وہ کوئی ہو۔ چنانچہ خدائی عزوجل اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے۔
ای ایمانداروں اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ رواداری سے تعلا ملا نرکھو اگر وہ دوست رکھتے ہین کفر کو ایمان پر۔ اور اگر تم ان بے ایمانون سے دوستانہ چھوڑوگے تو تم بہی اونہین کیطرح بے ایمان ہو جاؤگے۔

انکی چکنی چپڑی باتون پر مت پھسل نہ پڑنا۔ یہ خود غرض اسلامی دشمن محض تمہاری جیبین ٹٹولنے آتے ہین ورنہ یہ اور حمایت اسلام جیسے پانی مین آگ۔ اپنے ایمان سے رہین سارے مسلمان ہشیار۔ اک بزرگ کئے تھیٹر مین خضر کی صورت آیندہ تم جانو اور تمہارا ایمان۔

وما علینا الا البلاغ

بقیہ مضمون معاملات ترکی پر ایک نامہ نگار کی تحریر

پچھلی جنگ صلیب مین جسکو سات سو برس ہوئے تمام یورپ کی فوجین تہین۔ اور پادریون کے جہادی لشکر تھے۔ اور مسلمانون مین باہم اتفاق تھا اسپر بھی جو کچھہ منہہ کی کہائی ہے اوسکی تلخی صدیون تک ان کے دلون سے نہ گئی تھی۔ پہر بیت المقدس لڑائی کا گہر اب تک مسلمانون ہی کے قبضہ مین ہے۔ ترکی سلطنت بقول اہل یورپ بیمار ہے

ایران مین کچہہ دم نہین۔ کابل کا کچھہ وجود ہی نہین بخارا روس کا ماتحت ہے۔ مصر اب انگریزی قید مین گرفتار ہے پہر یہ عیسائی اُسکو لے کیون نہین لیتے اگر کہو اب مذہب عیسوی کی پروا نہین رہی تو پہران عیسائیون کی ہمدردی مین کیون اسقدر غل مچا رکہا ہے۔ روس نے یہودیون پر ظلم کیا۔ امریکا مین لاکھون کو گولیون سے مار ڈالا۔ اور ہر ملک مین عیسائیون نے بندگان خدا کے خون مین ہاتھ رنگے وہان انسانی ہمدردی کہان چلی گئی تھی۔

زمانے کے حالات و تغیرات بتا رہے ہین کہ افریقہ اور عرب کے ننگے بھوکے مسلمان جو سو برس سے شکار کرنا بھول گئے ہین یورپ مین آگھسینگے۔ جو ایک مہ جبین دلھن کیطرح آراستہ پیراستہ شوہر کے انتظار مین بیٹھی ہے۔ دیکھو قضا و قدر نے جاپان مین علوم جدیدہ پہیلا کر دکھا دیا کہ اب یہ اختراع اسلحہ کچھ یورپ ہی کا حصہ نہین۔

اب مین اپنی مہربان گورنمنٹ انڈیا کی خدمت مین مؤدبانہ عرض کرتا ہون اور ناصح مشفق ہون اور سچا خیرخواہ ہون آپ اگر دنیا مین ہمیشہ کے لیئے تاج و تخت برقرار رکھنا چاہتے ہین تو اسلام قبول کیجیئے۔ کس لیئے کہ سچی عیسائیت اور اسکا عطر یہی اسلام ہے جیسا کہ فرانس کے محققین کا قول ہے۔ اور اگر یہ سعادت حاصل نکر سکیئے تو ادنی درجہ یہہ ہے کہ ترکیہ پر

ر اسلام کی تیز دہار کے سامنے بھی آئے اس بہر حال سو نست کہئے اور ان پوسیدہ مغز پر خوا و تاج و تخت یورپین کے منہ پر مہر لگائے جو شراب کے نشہ میں بہر ا و گلتے ہیں اور اپنے گہر مین میٹھکر زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں سنت اللہ یہی جاری ہے کہ جو اسلام کا متقابل ہوا غارت ہوا ترکو ن میں جو کچہ نقص ہے تو ان کے بعض دغا باز بیدین رشوت خوار افسرون کی وجہ سے ہے جنھون نے اسلامی طریقہ ترک کرکے نئی روشنی اختیار کرلی ہے اگر ویسے اہین رستو پر چلین جنپر انکے باپ دادا چلا کرتے تھے تو پہر ان سے کون آنکھ ملا سکتا ہے یہ وہی ترک ہین کہ جنہون نے یورپ کی بگڑی سر سے اتار دی تھی۔ حضرت سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کی ذات سے امید ہے کہ وہ پہر اسلامی محور پہ حرکت کرینگے۔ (راقم ایچ ماہر)

روس اور مٹی کا تیل

باکو ریلوے مین خرابی پڑنے سے جو تیل کی آمد روس کی جانب سے بند ہوگئی ہے تو اب اہل امریکا کے لئے اسباب کا بڑا ہی عمدہ موقع لا ہے ہوا انکی یہ تجارت جو ہندوستان سے ادہٹہ گئی تھی پہر تازہ ہو جائے۔ چند سال سے روس اور امریکا مٹی کے تیل کی تجارت مین دونون ملکون کا باہم سخت مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور زمانہ حال مین روسیون کی بڑے فائدہ کی صورت پیدا ہوگئی تہی ابہی چہہ یا آٹھہ ہفتہ تک کو ریلوے کی آمد و رفت جاری ہوسکیگی۔ اور اس اثنا مین باطوم سے جہازون کی روانگی بند ہے بیرونی ممالک سے جو چیزین ہندوستان مین آیا کرتی ہین ان مین معدنی تیل ایک بڑی ضروری شے ہے پارسال کوئی سوا اکیس کروڑ روپیہ کا تیل ہندوستان مین داخل ہوا تھا۔

داڑھی مونچھہ بڑہانیکی ترکیب

ذیل کے نسخہ سے چار یا پانچ ہفتہ کے اندر داڑہی مونچھہ نکل آتی ہے۔ عرق پیاز دو حصہ تازہ لہسن ۵ حصے قند ۴ حصے۔ انڈے کا تیل ۶ حصے۔ لوبٹے کی جڑ دو حصے ان سبکو ملاکر دن مین دو تین مرتبہ لگاکر دو دو گھنٹے کے بعد بارش کے پانی سے منہہ دہو لیا کرو۔

قبر سے دہوان نکلتا ہے

جبلپور مین متصل باغ ایک پرانا قبرستان ہے ایک قبر بغیر کسی صدمہ سیلاب وغیرہ کے خود بخود شق ہوگئی۔ اور اسکے اندر سے دہوان بکثرت نکلتا رہا۔ لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ قبر کسی عورت کی ہے جسکو مرے ہوئے کئی سال گذر چکے معلوم کرنے سے دریافت ہوا کہ مردے کی کھوپڑی معہ بالون کے بدستور اسوقت تک قبر مین موجود ہے۔ علما و حفاظ قبر پر تلاوت کلام اللہ مین مصروف ہین اور اب تک دہوان برابر نکل رہا ہے مگر بہ نسبت پہلے کے کچہہ کم ورنہ شامت تنبیہ

عدالت کو حیرت کی نظر سے تبرکو دیکھ رہے ہین -
(الہامی)

عدالت کے مترجم

ماتحت عدالتون مین جو مترجم مقرر ہین انکو ہی اُردو سے انگریزی اور انگریزی سے اُردو مین ترجمہ کا کام کرنا پڑتا ہے - اس ترجمہ پر مقدمات کا بگاڑنا اور سنوارنا منحصر ہوتا ہے اگرچہ تعزیرات ہند مین غلط ترجمہ کرنے کی سزا بصورتیکہ وہ مقدمہ سے تعلق رکھتی ہو صاف صاف درج ہے - اور ایسے جرم کے وقوع کی صورت مین اون کے ساتھ پورا قانونی سلوک ہو سکتا ہے لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ جس طرح چند خاص خاص عہدون کے متعلق امتحان کے لئے جانے کا دستور ہے اوسیطرح یہ قرار دیا جائے کہ آیندہ کوئی شخص انٹرپریٹر مقرر نکیا جائے جبتک وہ ایسی کمیٹی ممتحن کے روبرو ترجمہ کرنے کے امتحان مین پاس ہو جائے کہ جس کا پریزیڈنٹ چیف کورٹ کا مترجم ہو - اور جو لوگ اسوقت ان عہدون پر تعینات ہون اونکو بہی اُس کمیٹی کے سامنے امتحان دینا لازمی کر دیا جائے ۔

اصلاح قوم اور مصلحان قوم

اصلاح قوم اور مصلحان قوم دو مرکب لفظ ہین - اصلاح قوم کے معنی ہین کسی قوم کی حالت مین اگر کوئی ایسا تغیر خرابی اور نقص آگیا ہو جسکی وجہ سے قومی امتیاز کی علامتین مفقود اور معدوم ہو جائین تو انکی درستی کرنا اور ان نشانون کو دوبارہ قایم کرنے کی کوشش کرنا - اور جو لوگ اس تغیر خرابی اور نقص کی درستی کیواسطے توفیق الہی سے کمر ہمت باندہکر کوشش کرین وہ مصلحان قوم (یعنی قوم کی حالت مین جو تغیرات خرابیان اور نقص واقع ہو گئے ہین انکو درست کرنے والے) کہلاتے ہین ۔

جسقدر قومین آجتک دنیا مین ہو چکی ہین انکی نسبت علم تاریخ اسبات پر متفق ہے کہ ان مین سے ہر ایک کی حالت مین کم و بیش تبدیلی ہوتی رہی ہے اور مصلحان قوم بہی ہر ایک قوم کی اصلاح کیواسطے ہر ایک زمانے مین پیدا ہوتے رہے ہین - کیونکہ حکیم خالق کیطرف سے اصلاح اور فساد دونون قسم کے اسباب موجود کر دئے گئے ہین - اور دونون کی وضاحت بہی بڑی تفصیل کے ساتھ کر دی گئی ہے - ایک شخص ہے کہ اسکی سعادت اسکو خیر اور صلاح کی طرف لیجاتی ہے دوسرا شخص ہے کہ اسکو اسکی شقاوت شرارت اور فساد کے جھنڈے کے نیچے لا کھڑا کرتی ہے - اس مضمون مین سعادت کیطرف آنے اور شقاوت کیطرف جانے کے مسئلے پر بحث کرنا منظور نہین ہے - اسکے متعلق آیندہ کبہی ایک مستقل مضمون ہدیۂ ناظرین کیا جائیگا - یہان صرف اس بات کا بیان کرنا مقصود ہے کہ ان خوش نصیب اور بامراد بزرگون کے واسطے تمام لوگون نے بالاتفاق مصلح کا معزز خطاب اختیار اور استعمال کیا اور ان کی اقتدا اور رفاقت کو دونون زندگیون مین نجات اور سلامت کا ذریعہ سمجہا - اور ان کے وجود کو نوع انسان کیواسطے

[illegible]ست اور مسٹر تیہ لیمنٹ لعتین کیا - انکو یہ مبارکباد [illegible] اور لعزتری کورن سے کورٹ خاص کام اور کمیٹی خاص صنف کی وجہ سے ہوتی

مقدمات پولیس کورٹ بمبئی

کل مجگام پولیس کورٹ مین باجلاس مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ صاحب عبداللہ احمد بکیشان کو جسکی مفصل کیفیت کل ہم اخبار مین لکہہ چکے ہین کہ اوس نے سلیمان محمد رفیق پر لاٹہی سے مارا تہا) تین ماہ قید سخت کی سزا ہوئی - اس مقدمہ مین شیخ حسین محمد نے مدعی کی طرف سے گواہی دی کہ ۱۵ دسمبر کو مین گرانٹ روڈ پر چای والے کی دوکان پر چای پینے بیٹہا تہا - اوسی وقت وہان مجرم معہ دو میمنون کے بیٹہا تہا - ان میمنون نے عبداللہ سے کہا کہ سلیمان ابہی آتا ہوگا تو ابہی کہین گیا - اسنے کہا کہ سلیمان کو تم نے دو ہین اوسکا لاٹہی سے کام تمام کرتا ہون - یہ سنکر وہ دونون شخص وہان سے چلے گئے اتنے مین سلیمان قبرستان سے آیا - عبداللہ اوسکو دیکہکر فوراً اوسکی طرف دوڑا اور دو تین لاٹہیان سر مین متواتر مارین کہ وہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا - مین یہہ حال دیکہکر مجرم کو پکڑنے دوڑا اوسنے میری طرف بہی لاٹہی اوٹہائی - مین ڈرکر اپنے ارادے سے باز رہا وہ موقعہ پاکر بہاگ گیا -

اسی اجلاس مین کل ایک شخص سخیتو آدم پر اس جرم مین چہہ روپیہ جرمانہ ہوا کہ ریل گاڑی والے [illegible] کا کرایہ جو پانچ روپیہ تہا نہین دیا اور اوسکو برا بہلا بہی کہا جرمانہ کی رقم سرکار نے گاڑی والے کو دلوائی -

اسی اجلاس سے کل ایک ہندو کاشی رام بیراجی کو ۳ ماہ کی قید ہوئی - اسکا جرم یہ تہا کہ وس نے پاسمیس روڈ پر ڈاکٹر بہنڈلیس کے طویلہ سے ایک بوریا چپکے سے چرالیا تہا -

جہازون کی خبرین

آمد

جنوری	نام جہاز	نام کپتان	مقام
۶	عدن	ملاکہ	لیورپول دسمبر ۲۸
۷	گوالیا	لیونگٹن	کراچی جنوری ۱۴
۸	مکہ	ویٹ سٹ	ڈیلاگوآبا دسمبر ۱۱
۹	کلان مکر	الیمیٹ	گلاسگو وغیرہ

روانگی

۱۷	ماربالپری	قیبر	ٹرسٹی
۱۷	کلان مکری	ہل	ربنا
۱۷	گنگ آرتھر	ہنسن	ایران
۱۷	ہندوستان	ہارڈ	رنگون
۱۷	آدیکا	ناوخدا	زنجبار
۱۷	دوارکا	ٹائیس	کراچی

مطبع محمودی ٹانک سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چہپکر حجرہ محلہ مکان ۳۲ بمبئی سے شایع ہوا

مسلم ہیرالڈ

جلد ۸ | بمبئی - جمعہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۹۶ | نمبر ۹

خبرون کا چمن

گورنمنٹ برطانیہ نے ۶ جنگی جہاز ڈلاگوبے مین بغرض مقابلہ بھیجنے کا حکم دیا۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سرکار انگلشیہ کی ۲۰۰۰ فوج جنوبی افریقہ مین مدد کے لئے جا رہی ہے (لنڈن ۸ جنوری)

تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ سکھ پلٹن کے جوانون نے جو میجر ایڈورڈس کے زیر کمان ہین سرحدی ... کے سردار کو شکست دی۔ (لنڈن ۸ جنوری)

۲۶ وین بمبئی رجمنٹ کو راجپوتانہ ... پور سے جبلپور جانے کا حکم ہوا ہے۔ اور ۱۲ وین بمبئی رجمنٹ ... سے ساگر کو جائیگی۔ موسم حال مین پہلی بنگال رجمنٹ پشاور سے جہانسی کو - آٹھوین بنگال رجمنٹ نوگانو کو - دوسری مدراس رجمنٹ ... پور کو - ۷ وین مدراس رجمنٹ کامٹی اور سیتابلدی کو اور ۹ وین بمبئی رجمنٹ پونہ کو جائیگی۔

افواہ سنا جاتا ہے - کہ بمبئی کے بیرسٹر مسٹر سٹارلنگ مسٹر جسٹس پیگاٹ کی جگہ ہائیکورٹ کلکتہ کے جج مقرر ہون گے۔ اور یہ بھی افواہ ہے کہ اگر مسٹر سٹارلنگ کلکتہ کے جج مقرر ہون تو بمبئی کے بیرسٹرون کو کسی قسم کی خوشی ہوگی اور وہ دھبہ جو گورنمنٹ کے دامن پر لگا ہوا ہے کہ مسٹر سٹارلنگ کو موقوف کرکے انکی جگہ مسٹر ... کو مقرر کیا ہمیشہ چھوٹ گیا یہہ کیا ممکن ہو سکتا ہے کہ مسٹر سٹارلنگ اپنے دوست احباب بمبئی مین چھوڑ کر کلکتہ رضا قبول کرین (کلکتہ ۸ جنوری)

گورنمنٹ آف انڈیا نے یہہ حکم نافذ فرمایا ہے کہ رجمنٹ کے جو فوجی افسر ہندوستان سے رہا کر تبدیل ہون تو انکو گھوڑے کا الاؤنس بھی ملنا چاہیے۔

بمبئی کے انگریزی اخبار مین ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ مسٹر امیرالدین طیب جی جو ایک ماہ سے شکار کیلئے بمبئی سے باہر گئے ہوئے ہین انہون نے حیدرآباد دکن کی طرف ایک شیر اور دو ریچھون کا شکار کیا۔

بمبئی مین دسمبر کے مہینے مین عرب سے ۱۱۶ گھوڑے اور ۱۰ ٹٹو اور ۲۰ گدھے آئے۔ اور ایران سے ۱۶ گھوڑے گئے۔ اور آسٹریلیا سے ۱۹۴ گھوڑے اور ۱۰ ٹٹو گئے اور ہنگری سے ۴۲ گھوڑے گئے اور دیسی ۲۵ گھوڑے اور ایک ٹٹو۔

بمبئی: کامیکر سٹریٹ مین آبا میان حاجی حسین نامی ایک شخص کے مکان مین ۴۰۷ روپیہ کی چوری ہو گئی۔

بمبئی: شب جمعہ کو یعقوب سٹریٹ مین منشی تجمل حسین صاحب کے (جو قاضی عبدالکریم صاحب کے مطبع مین قدیم ملازم ہین) مکان مین چوری ہو گئی تخمینا ۲۵ روپیہ کا اسباب گیا - پولیس کی معرفت چارج ہو گئی۔

بمبئی سے ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ ایک حمال قبرستان سے ایک جنازہ لا کر محلہ عمر کھاڑی پھانسی دروازہ گیٹ کی باڑی کی مسجد مین چھوڑ گیا ہے جس محلہ کی مسجد کا یہ جنازہ ہو وہ اوسے ... لے۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ جمعہ ۲۴ رجب المرجب ۱۳۱۳ھ

CRITICAL STATE OF HYDERABAD.

این گل دیگر شگفت

ایک مشکل سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

افسوس! حیدرآباد کے پولیٹکل معاملات کی بدانتظامی سے بہت ہی نازک حالت ہو رہی ہے دن بدن حالت ابتر ہوتی جاتی ہے۔ پہلے بھی کئی مقدمے (نواب مہدیعلی صاحب و مسٹر عبدالحق صاحب و خرید جواہرات وغیرہ وغیرہ) ایسے ہو چکے تھے کہ جنسے مدتوں تک ریاست مین ہلچل مچی رہی۔ انتظام ریاست مین بہت کچھ خلل آ گیا۔ عمائد ریاست کے ہوش و حواس بھی درست ہونے پائے تھے کہ یہ مقدمہ شملہ کا ایسا نکل کھڑا ہوا کہ جسکے سبب سے انتظام مین بھی تغیر و تبدل ہو جانے کا پورا پورا اندیشہ ہو گیا۔ چنانچہ اس مقدمہ کی مجمل کیفیت درج ذیل ہے:۔

خبر ہے کہ اعلیحضرت حضور نظام یوسف الدین کو معطل کرنے پر آمادہ ہین اور اسوقت بحال نکرین گے جب تک وہ اپنے کو بیجرم ثابت نکرینگے معطلی کے حکم کی اجرا مین جو تعویق ہو رہی ہے اس سے یوسف الدین کے دوستون کو موقع ملتا ہے اور وہ ایسی افواہین اوڑاتے ہین کہ نواب وقارالامرا بہادر کو اون کے معطل کرنے کی جرأت نہو سکیگی نہین معلوم کہ یوسف الدین کو مدارالمہام سے کیا خصوصیت ہے۔ یہ بات تو ظاہر ہے کہ یوسف الدین ہر وقت نواب وقارالامرا بہادر سے ملا کرتے ہین۔ اور اون کی عدم حضوری مین نواب عماد نواز جنگ بہادر اونکی طرف سے واسطہ کار رہتے ہین۔ افسوس کہ مدارالمہام اس شرمناک مقدمہ مین زین شریک ہو گئے۔ ایک اعلی عہدہ دار جو مشتاق کی حکومت کے زمانہ مین محبس کو جانے سے بچ رہے تھے اور ایکبار تہ عالیہ نواب سرور جنگ بہادر کے طفیل سے برقرار رہا سرور جنگ بہادر کو اس مقدمہ مین پھنسانے کی کوشش کر رہے ہین۔ اس کام مین کھلے خزانے روپیہ صرف کر رہے ہین مگر بلا ریب ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ اپنی کوشش مین ناکام رہین گے جس کے وہ مستحق ہین۔ اوسے اسی اخبار مطبوعہ ۲۰ دسمبر مین ایک مراسلت ایک سید لکھنوی کی طرف سے مشتہر ہوئی اوس مین یہ سوال کیا جاتا ہے کہ حیدرآبادی ہندوستانیون کو نام دہرتے ہین۔ اور ساری برائیان اونکی طرف منسوب کرتے ہین اور اپنے کو سراسر صواب پر سمجھتے ہین کیا مولوی یوسف الدین صاحب ہندوستانی ہین؟ نہین حیدرآبادی ہین۔ ہندوستانیون سے ہمیشہ جہاد کیا کرتے ہین۔ ہمیشہ یہ کہتے ہین کہ ہندوستانی سازشی ہین۔ اس لئے خارج البلد کر دئے جائین۔ پس مین پوچھتا ہون کہ ایک ہندوستانی کا نام تو بتایا جائے جو فارمین

کے کاغذات کو چھو لینے کی کوشش کرنے کے الزام مین گرفتار ہوا ہو - وہ اپنی بیگناہی ثابت کرین گے مگر اس درجہ کے عہدہ دار پر اس قسم کا الزام قائم ہونا خود اوس دوست کی بیعزتی کا باعث ہے - سنا ہے کہ ایک لاکھ روپیہ تک مولوی یوسف الدین صاحب کے لیئے چندہ مصر جمع کیا گیا ہے نواب عماد نواز جنگ اپنے دوست کے لیئے فراہمی چندہ کرنے کی وجہ سے ملکون مین شہرت پا رہے ہین - نواب موصوف نے بتیس ہزار روپئے جوار نگر نواب وقار الامرا نے دیئے تھے مولوی یوسف الدین کو شمار جانے سے دور روز پہلے دیئے - مولوی عبد الغفور وکیل بلا معاوضہ کے انکو مشورۂ قانونی دے رہے ہین - نواب عماد جنگ بہادر بھی ہمدردی ظاہر کر رہے ہین - غرض کہ ملکیون نے اسکو ایک عام سبب گردان لیا ہے -

خدانخواستہ اگر چندے اس ریاست کی یہی کیفیت رہی تو کہین یہہ مثل نہو جائے ؎

گر ہمین مکتب ہست و این ملا
کار طفلان تمام خواہد شد

ہماری رحمدل و عادل گورنمنٹ کا اس (برائے نام) اسلامی ریاست پر مدت سے دانت ہے اور کئی دفعہ منہہ بہی آچکی ہے مگر تقدیر سے اوچھا موقعہ پڑا - لیکن پہر بہی مختلف اوقات مین کچھ کچھ نشان دانتون کے پڑتے رہے جسکا یہہ اثر ہوا کہ انتظام ملکی مین گورنمنٹ کا تصرف و تغلب ہو گیا - ہماری عاقل گورنمنٹ ہمیشہ یہہ خیال کرتی رہی کہ جب انگلیون ہی سے گرہ کُہلجائے تو دانتون سے کہولنا کیا ضرور - کیونکہ گورنمنٹ کو یہہ یقین ہے - کہ اسلامی اوبار اور نالائقیت اہل اسلام سے کوئی ریاست بچ نہین سکتی - اور اگر تقدیر سے کچھ دنون تک بچی رہی تو پہر خود ہی بدراہا نہالیا پر عمل کرتی ہو اہل اسلام پر در پردہ مخالفت یا بغاوت کا الزام لگا دیا تو بائین ہاتھ کا داؤن ہے - خدا کرے کہ ریاست کا حال بہت جلدی روبا صلاح ہو جائے کہین ایسا نہو کہ بدخواہان ریاست کو خوش ہونیکا موقع ملے -

EX NAWAB OF SACHIN.

نواب صاحب چین معزول شدہ کی تکرار

چند روز ہوئے کہ نواب صاحب بمبئی کی سیر کو تشریف لائے تھے - اور گرانٹ روڈ ریلوے سٹیشن پر نواب صاحب کی اسٹیشن ماسٹر سے کسی بات پر تکرار ہو گئی اوسکی کیفیت انگریزی اور گجراتی اخبارون مین جو شائع ہوئی کہ "نواب صاحب نے نشہ کی حالت مین اسٹیشن ماسٹر کو سخت و سست کہا اور تلوار کا وار کرنیکا ارادہ کیا - اور جو اون کے پاس کوتاہ تھا اوسکی طرف بندوق اوٹھاتے تھے اور اسی حرکت بیجا پر وہ چند گھنٹے پولیس کی حفاظت مین رہے" بالکل غلط ہے ہمکو نہایت معتبر طور پر جو خبر ملی ہے وہ یہ ہے کہ نواب صاحب گرانٹ روڈ پر اوتر تا تہا لیکن غلطی سے اوسٹیشن کا واپسی ٹکٹ دے لیا

...سٹیشن کا وہ ٹکٹ تہا اور نصف حصہ ٹکٹ کا لوٹا دیا لیکن نواب صاحب جلدی کی وجہ سے بغیر ٹکٹ کے گاڑی میں بیٹھ گئے جب گرانٹ روڈ پر ... تو نواب صاحب نے نصف حصہ ٹکٹ کا دکھایا ... کہا کہ فلانے سٹیشن تک کا تو محصول ادا کر چکا ... باقی کا کرایہ لے لو - اسٹیشن ماسٹر نے کہا ... نہیں ہم جنکشن کا کرایہ لینگے - اسبات پر ... زیادہ بڑھ گئی اونہون نے اظہار رقعت کے ... فرمایا کہ مین سمین کا نواب ہون اسپر سٹیشن ماسٹر نے حقارت کے طور پر کہا کہ ایسے نواب ہزارون ... پہرتے ہین اور اونکو کچہ برا بھلا کہا - غرض نواب صاحب نے رفع تکرار کیلئے اوسکی حسب منشی کرایہ ... دیا اور اوسکی رسید مانگی لیکن اوسنے رسید ... نہ دی - وہ ناچار چلے گئے

مجسٹریٹ ہملٹن کے فیصلہ کے خلاف پولیس کا اپیل

ایک مقدمہ مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس مین پیش تہا کہ الہی بخش فقیر محمد نے بغیر اجازت پولیس کے ... دکان کہولا - لیکن مجسٹریٹ صاحب نے چھوڑ دیا ... پولیس کیطرف سے ۸ جنوری ۹۶ء کو آنریبل مسٹر جسٹس جارڈن و آنریبل مسٹر جسٹس رانا ڈے ججان ہائیکورٹ بمبی کے اجلاس مین اپیل پیش ہوا - مقدمہ کی بنا یہ ہے کہ ۲۷ اگسٹ کو مسٹر ولسن انسپکٹر نے مجرم کو مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیا - مجرم نے بیان کیا کہ مین نے اجازت کہولنے کے لئے ۱۴ جنوری - ۱ فروری و ۱۲ اپریل ۹۵ء کو پولیس کمشنر صاحب کی خدمت مین عرضداشتین دین لیکن انہون نے نامنظور کین - ۱۲ اپریل کو کمشنر صاحب نے فرمایا کہ جب تک کہ تو اپنی دوکان کو وسیع نکرے ہم اجازت نہین دینگے - اسپر مجرم کے وکیل اڈن والے نے یہہ کہا کہ اجازت کے لئے یہہ کوئی قانونی شرط نہین کہ جبتک دوکان وسیع نہو تو اجازت نہ دیجائے - قاعدہ کے مطابق جب پولیس کمشنر سے اجازت طلب کی گئی تہی انکو لازم تہا کہ وہ اجازت دیدیتے - اور اسبات کی قانون مین اجازت نہین دی گئی کہ جسکو چاہے کمشنر اجازت دے جسکو چاہے ندے - مجسٹریٹ نے وکیل مذکور کی رائی سے اتفاق کرکے مجرم کو رہا کر دیا تہا - ججان ہائیکورٹ نے فیصلہ سناتے وقت یہہ کہا کہ مجرم نے قانون دفعہ ۱۱ کے خلاف تنور کہولا اُس دفعہ کے مطابق صرف اوسپر جرمانہ ہونا چاہئے تہا اسلئے ہم مجسٹریٹ کا فیصلہ منسوخ کرکے اونکو ہدایت کرتے ہین کہ مقدمہ کی تحقیقات ازسرنو کرین -

باندرہ کے قصابونکی عرضی

بمبی کی میونسپل کمیٹی مین باندرہ کے قصابون نے عرضی دی تہی کہ جو جانور ذبح ہوتے ہین اونکا خون ہمکو دیدیا جائے تاکہ اوسکے پیسے سے ہم خیرات کرین - میونسپل کمشنر صاحب نے فرمایا کہ مین تمہاری درخواست منظور نہین کر سکتا تاوقتیکہ ٹھیکہ کی میعاد ۲ سال کی ختم ہو جائے - بعد ختم میعاد

ہم درخواست دینا اوس وقت غور کیا جائیگا لیکن
ہم کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اوس عرض پر ہمارا
واقعی حق ہے۔

مسٹر عبداللہ مہر علی دہرمسی

۸ جنوری کی سہ پہر کو جب مسٹر عبداللہ مہر علی دہرمسی
میونسپل کمیٹی کے جلسہ مین تشریف لیگئے تو اوسوقت
مسٹر سنو میونسپل کمشنر بمبئی اور ممبران کمیٹی نے مسٹر
دہرمسی سے نہایت گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ کیا
اور اونہین مبارکباد دی کہ وہ گورنر بمبئی کی کونسل کے
ممبر مقرر ہوگئے۔

مسٹر دہرمسی نے کمشنر صاحب و دیگر ممبران کا
تہ دل سے شکریہ ادا کیا بعدہ جلسہ کی کاروائی شروع
ہوئی۔

ہز ہائینس آغا جنگلی شاہ

ہمکو یہ سنکر بہت افسوس ہوا کہ ہز ہائینس آغا
جنگلی شاہ شنبہ کو علی الصباح گھوڑے پر سوار
ہوکر سیر کیلئے مہالکشمی کی طرف گئے تھے معلوم نہین
کیا وجہ ہوئی کہ دفعتہً گھوڑے پر سے بیہوش
ہوکر گر پڑے۔ سر مین سخت چوٹ آئی۔ اون کے
ملازم اون کو اوسی حالت مین اوٹھا کر بنگلے مین
لے گئے۔ دو گھنٹے کے بعد ہوش ہوگیا تھا اکثر ڈاکٹرون
کا علاج ہو رہا ہے۔

جلسہ بال

(یعنی اہل فرنگ کا ناچ)

۸ جنوری سنہ حال روز شنبہ کو گورنمنٹ
ہاوس مین جلسہ بال ہوا۔ علاوہ انگریز۔ ہنود۔
و پارسیون کے مسلمان بھی شریک جلسہ تھے جنکے
نام ذیل مین درج ہین۔

ہز ہائینس آغا سلطان محمد شاہ
مسٹر بدرالدین طیب جی جج ہائیکورٹ
مسٹر قاضی کبیرالدین بیرسٹرایٹ لا
مسٹر رحمت اللہ محمد سایانی سولسٹر
مسٹر عبداللہ مہر علی دہرمسی سولسٹر
مسٹر عمر جمال
آنریبل مسٹر فاضل بھائی وسرام
مسٹر قمرالدین امیرالدین
مسٹر ایس حیدری
مسٹر محمد حسین حکیم جج اسمال کاز کورٹ
مسٹر مسیح الملک
مس و مسز بدرالدین طیب جی

کیفیت تقرر رفعت پاشا وزیر اعظم

پنجشنبہ کے روز مامور سلطانی خلیل رفعت پاشا
وزیر داخلیہ مسند وزارت عظمیٰ پر متمکن کیے گئے
لہذا اس تقرر پر جو سلطانی فرمان صادر ہوا اوسکا
ترجمہ بجنسہ یہ ہے۔

فرمان سلطانی

وزیر عالی [illegible] رفعت پاشا

چونکہ وزیر موصوف کامل پاشا کو مسند صدارت سے معزول ہونے کے باعث خدمت وزارت عظمیٰ بلحاظ شائستگی و صداقت آپ کے ذمہ قرار پائی ہے اور سابق کے موافق جمال الدین آفندی شیخ الاسلام بھی مسند شیخ الاسلامی پر مقرر ہوئے ہیں۔ پروردگار عالم انکو اپنی توفیقات صمدانیہ کے مقرون فرمائے۔

فی ۱۹ جمادی الاول ۱۳۱۳ صلعم

بروز مذکور بوقت عصر جناب صدر اعظم موصوف حضرت جمال الدین آفندی شیخ الاسلام کے ہمراہ باب عالی میں تشریف لائے اور فرمان سلطانی پڑھا گیا اور وزیر اعظم نے چارج لیا۔ پھر تمام حضار باب عالی نے بقائے عمر و دولت حضرت سلطان المعظم کیلئے دعا کی۔ اور تمام سفیروں اور وزیروں نے جدید وزیر اعظم کو مبارکباد دی۔ پھر وزیر اعظم اور شیخ الاسلام حضور سلطانی میں گئے۔ اور اس جدید تقرر کا حضور سلطانی میں شکریہ ادا کیا۔ اور حضرت سلطان روم نے الطاف خسروانہ سے چند ہدایتیں فرمائیں اور معمولی عطیات کے بعد انکو رخصت فرمایا۔

دہلی کے اہل اسلام

۲۳-۲۴ و ۲۵ دسمبر ۱۸۹۵ء کو اہل اسلام نے عیدگاہ میں نماز واسطے دعا مانگنے بارش اور رفع ہو جانے بیماری کے پڑھی۔ جو اول تاریخ کو عیدگاہ میں نماز ہوئی لیکن آدمی کم تھے مگر دوسرے روز قریب ڈیڑھ ہزار آدمیوں کے ہوں گے تیسرے روز مسلمان قریب بیس ہزار کے ہوں گے۔ اول دعا بارش کے لئے مانگی بعد دعا کی گئی کہ وبائے چیچک و کھانسی و بخار وغیرہ میں جو آدمی تخمیناً دو ڈھائی سو کے مرتے ہیں۔ خداوند کریم رحم کرے۔ اکثر لوگ پیادہ پا عیدگاہ تک گئے تھے۔ مگر بارش یہاں ابھی تک نہیں ہوئی لیکن موت میں کسیقدر کمی ہے۔ خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم کرے۔

واقعات برار

امراوتی ۔ صوبۂ برار کی پراونشل سبھا (جلسۂ ملکی) تاریخ ۷ اور ۸ ماہ مارچ ۱۸۹۶ء میں یہاں منعقد ہوگا۔

کپتان ہیگ صاحب بہادر اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف لینڈ ریکارڈ اینڈ اگریکلچرل برار اپنے اصلی عہدہ اسسٹنٹ کمشنری پر رجوع ہوئے۔

ماہ ستمبر ۱۸۹۵ء میں صوبۂ برار میں جملہ ۱۷٬۲۱۶ آدمی مرگئے اور ۱۳۲۵ بچے پیدا ہوئے۔ ازانجملہ ۸۳۸۴ لڑکے اور ۶۸۴۴ لڑکیاں تھیں۔

بنظر دفعیہ زحمت کمیابی آب نوشیدنی یہ تجویز کی گئی تھی کہ بڈنیرہ کے رستہ پر لوٹی نامی ساہوکار کے کنوئیں سے بذریعہ پمپ کے پانی اوپر کو کھینچکر نل میں پہونچایا جائے لاکن اب نئے گئے ہوئے انجینیر مسٹر گرینٹ کی رائے ہے کہ تالاب ہی کے اندر ایک بڑی باؤلی کھود دی جائے۔ یہ تجویز

جنٹیلمن ٹھیک اور فائدہ مند ہے۔

صوبہ برار میں صنعت اور حرفت کا سکول جاری کرنے کی بابت ایک مدت سے ڈائرکٹر صاحب پبلک انسٹرکشن جناب فیضمآب کمشنر صاحب بہادر صوبہ برار۔ عالیشان رزیڈنٹ صاحب بہادر حیدرآباد دکن اور سرکار ہند کے درمیان خط و کتابت جاری تھی سو اب اوسکی منظوری حاصل ہوئی۔ تاریخ یکم ماہ جنوری ۱۸۹۶ء یہ اسکول صوبہ برار کے صدر مقام امراوتی میں قایم ہوا فی الحال میونسپلٹی نے اپنی آفس کے کمپونڈ میں اس سکول کے واسطے جگہ دی ہے۔ دو خشگی نجاری آہنگری اور نقشہ دوزی کی تعلیم دیجائیگی۔ ایک ہیڈ ماسٹر ایک نجار۔ ایک لوہار۔ ایک خیاط اور ایک موچی اتنے شخص معلم مقرر کئے گئے ہیں۔ اور متعلموں کے واسطے چار روپیہ تنخواہ ماہواری کے دس اسکالرشپ مقرر کئے گئے ہیں۔

یہاں پر جو روئی کے گٹھے فروخت ہونے کیواسطے آتے ہیں انپر بار دانہ بہت بھاری اور وزن دار لگایا جاتا ہے۔ اب کاٹن مارکیٹ کمیٹی کی تجویز ہو کہ یہ بار دانہ دس رطل سے کم زیادہ وزن کا ہوا کرے۔

ابکی دفعہ بمبی کے میٹرکیولیشن کے امتحان میں تین ہزار ۶۰۴ طلبہ شریک تھے جن میں ۹۲۴ پاس ہوئے۔ ہائی سکول امراوتی کے ۳۰ طلبہ سے ۱۲ اور ہائی سکول آکولہ کے ۱۴ طلبہ سے ۶ کامیاب ہوئے۔

جناب فیضمآب مسٹر لیف لیس بولک صاحب بہادر سی۔ ایس۔ ریونیو کمشنر نے امراوتی میں اور جناب فیضمآب مسٹر آر۔ اوبرٹ صاحب بہادر سی۔ ایس سپرنٹنڈنٹ ایٹ لا جوڈیشل کمشنر نے آکولہ میں اور مسٹر الیٹ صاحب بہادر سول اینڈ اسسٹنٹ جج صوبہ برار نے ایلچپور میں بڑے دن کی خوشی منائی۔

بھائی پنڈت سورج نارائن صاحب تبدیل شدہ کے مسٹر ایڈیشنل جج عدالت مطالبہ خفیفہ بڑنیرہ ضلع امراوتی مقرر ہوئے۔

آکولہ۔ راؤ صاحب سیتارام وشوناتھ پٹوردھن بی۔ اے۔ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن صوبہ برار۔ اور مہربان واسن گنیش پرانجپے ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع آکولہ کی مدت ملازمت میں اور ایک ایک سال کی توسیع دی گئی۔

ہائی اسکول آکولہ کے ۱۴ طلبہ سے جو ۶ طلبہ امتحان میٹرکیولیشن میں کامیاب ہوئے ہیں ازانجملہ ایک طالبعلم رکھمناتھ گووند والے کو جگناتھ شنکر سیٹھ کی درجہ دوم کی سنسکرت اسکالرشپ عطا ہوئی ہے اور طالبعلم مذکور کو قبل سے سکلیر پرائز نام کی اسکالر ملتی ہے۔ جگناتھ شنکر سیٹھ کی اسکالرشپ صوبہ برار کے حصہ میں یہ پہلے ہی مرتبہ آئی ہے یہ امر جملہ ماسٹران ہائی اسکول آکولہ کے حق میں موجب فخر و مباہات فراوان ہے۔

مسٹر والش اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رخصت سے واپس آئے اور کام انجام دینے لگے۔ خبر ہے کہ انکا تبادلہ صوبہ برار سے کوئٹہ واقع بلوچستان ہوگا (جریدۂ روزگار)

مقدمات پولیس کورٹ بمبئی

کل مجکام پولیس کورٹ مین باجلاس مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ صاحب فیر محمد پولیس ایک شخص بسے ... شکو ... کی دوکان واقع محلہ ... تنگ مین ایک دس سالہ لڑکی ... کو ... سے زنا کیا۔ پولیس کی جانب سے پیش کیا گیا۔ پولیس ... دو گواہ محمد حسین شیخ محمد اور شیخ ... میان شیخ محمد پیش کئے انہون نے بیان کیا کہ ہمنے دیکہا کہ مجرم نے رات کے ۹ بجے اس لڑکی سے اپنی دوکان مین زنا کیا جب ہمنے یہہ موقعہ دیکہا تو ہم نے اسس لڑکی کے بہائی کو خبر دی وہ فوراً ہمارے ساتھہ آیا جب اوسنے بہی یہی معاملہ دیکہا تو پولیس کو بلاکر مجرم کو حوالہ کردیا۔ دوسرے روز لڑکی ڈاکٹر کے معائنہ کے لئے بہیجی گئی۔ اس مقدمہ کا ابہی کوئی فیصلہ نہین ہوا۔ آج پہر پیش ہوگا۔

کل اسی اجلاس مین ایک ... کو ... بہیکا جی کو ۲ ماہ ۱۵ روز قید سخت کی سزا ہوئی جرم یہہ کہ اوسنے ایک پارسی مسمی پیستم جی ... کے مکان پر سے ایک کرسی۔ ایک رومال ایک چہتری۔ اور دوسرے پارسی سہراب جی خورشید جی کے سونے کے بٹن ۳ عدد اور ایک سونے کی انگوٹھی اور ایک ہندو عورت ... کی سونے کی انگوٹھی چورائی۔ مجرم دونون پارسیون کا ... کا ملازم بہی تہا۔

جہازون کی خبرین

آمد

جنوری	نام جہاز	نام کپتان	مقام
۹	فرانس	واٹرزین	بنکاک دسمبر ۲۴
۱۰	نیرنگ	... نک	کلکتہ ...

روانگی

۸ ... ابساگنی ... زددرو ... ہانگ کانگ

۸ ... گلینڈال ... ٹکر ... ڈربی

فرامشن کسوٹ مین عمارتی لکڑا آیا۔

بقیہ خبرین

بمبئی مین مرزا ... علی نے نادار کی عرضی دی جو ۱۸ تاریخ کو آنریبل مسٹر بدرالدین طیب جی نے منظور کی۔

نواب سر آسمان جاہ بہادر اپنے فرزند کی تقریب بسم اللہ خوانی مین بہت کچہ صرف کر رہے ہین۔

نواب کمال خان صاحب نے اجمیر شریف جاکر بکمال عقیدت مندی دیگ پکواکر لٹوائی۔ اور خدام درگاہ کو بہت کچہ نذر کیا۔

زار روس نے شہنشاہ جرمن کو ایک مراسلہ بہیجا ہے جس مین صاف اوسنے لکہا ہے کہ اگر انگلستان دولت عثمانیہ کو تقسیم کرنے پر مصر ہو تو روس۔ فرانس اور جرمن کو چاہئے کہ باہم متفق ہوکر اوسکو اس مقصد مین کامیاب ہونے دین جسطرح چین و جاپان کے معاہدہ مین جاپان ناکام رہا۔

مطبع محمودی ڈانک سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چہپکر محلہ ... بمبئی سے شائع ہوا۔

مضامین

خبرون کا چمن

مسلمان مجسٹریٹ

مسلم ہیرالڈ

مضامین

استنبول کی تازہ خبرین

جلسہ مدرسہ جامع العلوم کانپور

جلد ۸ | بمبئی ۔ سہ شنبہ ۱۴ار جنوری ۱۸۹۶ء | نمبر ۱۲

خبرون کا چمن

بیان کیا جاتا ہے کہ کرنل ہمفرے انسپکٹر جنرل پولیس جون مین پنشن لین گے اور انکی جگہ مسٹر اسکیانل پولیس سپرنٹنڈنٹ دھارواڑ مقرر ہون گے ۔

آنریبل مسٹر جوہری لال اومیاشنکر جائنٹ سکول کمیٹی کے گورنمنٹ کی جانب سے ممبر مقرر ہوئے ۔

مدن پورہ بمبئی مین ایک شخص عبد الرزاق بن قاسم کے گھر جمعرات کو ڈیڑھ سو روپیہ کی چوری ہو گئی ۔

کل ہندؤن کی مکر سنکرات تھی جسکی وجہ سے سرکاری اور دیسی دفترون مین تعطیل رہی ۔

شب دوشنبہ کو بمبئی مین کاسماپولیٹن کلب کے ممبرون نے کلب کے مکان مین (جو گلدستون وغیرہ سے آراستہ کیا گیا تھا) ٹھاکر صاحب پالی ٹھانہ کی ضیافت کی ۔ اس ضیافت مین علاوہ ہندو ۔ پارسی اور انگریزون وغیرہ کے مندرجہ ذیل مسلمان بھی تھے ۔ مسٹر جسٹس بدر الدین طیب جی ۔ مسٹر مرزا عباس علی بیگ ؛ مسٹر یوسف علی آئی ۔ سی ۔ ایس مسٹر حاجی عمر جمال ؛ نور محمد جیراج بھائی پیر بھائی ۔ مسٹر دوست محمد خان ۔ مسٹر اسمعیل بھائی ۔ فاضل بھائی پیر محمد مرزا اکبر علیخان ؛ میر علی عبد الحسین ؛ بندہ علی حاجی بھائی لال جی ۔ حاجی یوسف اسمعیل ؛ علی قاسم سوملد محمد بھائی جیراج بھائی لال جی ۔ فاضل بھائی جیراج بھائی لال جی ؛ بدر الدین عبد اللہ قور ؛ عبد اللہ دادا بھائی نینسی پیر و محمد ؛ حاجی جان محمد ؛ پیر محمد اللہ رکھا ؛ غلام حسین ۔

سکینہ بائی نام ایک عورت کے خلاف اسمعیل فقیر محمد نے ایک مقدمہ دائر کیا تھا جسکا فیصلہ مسٹر جسٹس سٹریچی نے ویرسمیر کو کہا تھا اوسکے متعلق اسمعیل فقیر محمد کی طرف سے مسٹر لاولنس بیرسٹر نے ۱۳ار جنوری کو مسٹر سٹریچی کے اجلاس مین یہہ درخواست کی تھی کہ اسکی وجہ بتائی جائے کہ اس مقدمہ کی نظر ثانی کیون نہ کیجائے ۔ جج صاحب نے بیرسٹر مذکور کی درخواست منظور کی ۔ اور از سر نو مقدمہ کی تحقیقات کا حکم دیا ۔ اور اسی بیرسٹر نے یہہ بھی درخواست کی کہ مدعا علیہ نے اپنی عمارت کو روکا نہین اور اسکا کام برابر جاری ہے ۔ مکان کی تعمیر بند کرنے کے لئے ایک نوٹس بھیجا گیا تھا لیکن اوسنے کچھہ خیال نہ کیا ۔ اوسکا کام بند کرنے کے لئے عدالت کی معرفت نوٹس دیا جائے لیکن یہہ درخواست جج صاحب نے نامنظور کی ۔

بابو راجندر ناتھہ وکیل ہائی کورٹ الہ آباد کا نام وکلاء کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ۔

نواب یار جنگ کے لڑکے کی شادی نواب فخر الملک کی لڑکی کے ساتھہ آیندہ مہینہ مین ہو گی ۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۔ پنجشنبہ ۲۸ رجب المرجب ۱۳۱۳ھ

THE MUSALMAN MAGISTRATE

مسلمان مجسٹریٹ

ایک عرصہ دراز سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ بمبئی میں سب قوموں کے لوگ مجسٹریٹ مقرر ہوچکے ہیں اب تک کوئی مسلمان اس عہدہ سے سرفراز نہیں کیا گیا تو ہم خوب جانتے ہیں کہ کچھ ہماری ہی قوم کی نالائقی کا باعث ہے جو دوسری قومیں روز افزون ترقی پا رہی ہیں ۔ لیکن ہماری عادل گورنمنٹ کو ایسے نتیجے سے نصیب پاتے ہیں ۔ کیونکہ بحیثیت رعایا ہونیکے سب برابر ہیں ۔ افسوس کہ ہندو ۔ پارسی بنگالی وغیرہ تو تھوڑی ہی سی لیاقت پیدا کرکے اعلی عہدوں کے مستحق سمجھے جائیں ۔ اور ہمارے مسلمان جو بڑی بڑی تکلیفیں اور مصیبتیں اوٹھاکر انگریزی تعلیم میں کوشش کرکے اعلی درجے کی لیاقت بھی حاصل کرلیں وہ ادنی درجے کے بھی مستحق نہ سمجھے جائیں ۔ کیا ہماری گورنمنٹ کی آنکھوں پر ایسا ناانصافی کا پردہ پڑگیا کہ اور قوموں کے مقابلہ میں ادسے کوئی مسلمان بھی لائق نہیں دکھائی دیتا ۔ نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ۔ اصل میں یہ بات ہے کہ یون تو ہماری قوم میں بھی بہت بڑے بڑے لائق ہیں لیکن سوائے خدا کے کسیکا اور کوئی وسیلہ نہیں ۔ جو وہ بھی اور قوموں کیطرح سفارشیں بہم پہنچاکر اعلی عہدے حاصل کریں ۔ اور خصوصاً ایسے زمانہ میں کہ

خدا ملے تو ملے نوکری نہیں ملتی

ہم نہایت ادب کے ساتھ اپنی غریب پرور گرم گستر رحمدل عادل گورنمنٹ کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ مسلمانون کی قوم پر رحم فرمائیے ۔ اور کم از کم اتنا ہی خیال رکھے کہ اگر اور قوموں کے ۱۰ آدمی اعلی عہدہ پر ہوں تو مسلمان ایک دو تو ہون ۔ اگر مستقل جگہ نہ دیجائے تو قایم مقامی ہی سہی ۔ کچھ تو ہو ۔ اور کچھ نہ ہوگا تو اس قوم کے آنسو تو پونچھ جائینگے ۔

ہم بالفعل یاددہانی کے طور پر گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ یہاں کے مجسٹریٹ ہملٹن صاحب جو ایک سال کی فرلو رخصت لیکر ولایت تشریف لیجائینگے انکی قایم مقامی کیلئے ضرور کسی مسلمان پر خاص توجہ ہونی چاہئے ۔

استنبول کی تازہ خبرین

۱۳ تاریخ کو جو بمبئی میں ولایت کی ڈاک آئی ۔ اوس سے استنبول کی جو خبرین موصول ہوئی ہیں

وہ درج ذیل ہین :-

۲۱ر دسمبر

استنبول سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ وہان کے جو لوگ ناخوش ہو رہے ہین وہ عنقریب بلوہ کرنے والے ہین

جو دول یورپ کے سفیر آرمینیا مین ارمنی مقتولون کی تحقیقات کے لئے گئے ہین وہ اونکی فہرست باب عالی مین بھیجینگے۔ باب عالی اوس فہرست اور اپنے افسرون کی فہرست کا مقابلہ کرکے غور فرماوینگے اسکے بعد آرمینیا مین تحقیقات بذریعہ کمیشن ہوگی

سلطان المعظم نے ایک جنرل آفیسر کے ماتحت مین کریٹ کو امدادی فوج بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

آرمینیا کے حاکم نے باب عالی مین ایک فہرست بھیجی ہے جس مین وہان کے مقتولون اور فساد وغیرہ کی کیفیت ہے۔ اور اوسنے کھلم کھلا یہہ ظاہر کیا ہے کہ اس بلوہ مین آرمنی لوگون کا مطلق قصور نہین۔ باب عالی سے حکم ہوا کہ تم انہی لوگون کو اس وقت سمجھا دو کہ وہ خاموش ہو جائین تاکہ امن ہو جائے۔ وہ افسر لکھتا ہے کہ مین ایسی نازک حالت مین کچھہ نہین کرسکتا۔ دن بدن بغاوت ترقی پر ہے۔ امن قایم ہونے کی کوئی صورت نظر نہین آتی۔

۲۳ر دسمبر

استنبول کی پولیٹیکل حالت بدستور سابق ہے مگر باب عالی کی مالی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی ہے باب عالی کو روپیہ کی بہت ضرورت ہے۔ محلون کے اسراف کے لئے ملیا خزانہ سے ادا ہوتی ہے جو صرف سلطان المعظم ہی وہان سے لے سکتے ہین۔ کامل پاشا نے وزارت کے قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ مگر ذہنی پاشا جو ایک صوبہ کے گورنر اور بڑے تجربہ کار ہین۔ اس عہدے کے لئے استنبول مین آئے ہوئے ہین۔

تمام ارمنی جو بغاوت کے الزام مین ماخوذ ہوئے تھے وہ بلا تحقیقات کے بری کردئے گئے۔

جرمن کے سفیر نے بذریعہ سرکلر کے باب عالی مین ایک درخواست پیش کی ہے کہ زیتون کے باغی اب قتل نکئے جائین۔

۲۵ر دسمبر

استنبول مین عام لوگون کا یہ خیال ہے کہ صادق پاشا سابق وزیر مالگذاری جو بہت دنون سے مقید ہے۔ عنقریب استنبول مین بلائے جائینگے۔

ضیا پاشا کو وزیر دول خارجہ کا عہدہ ملیگا۔

سرکاری خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکیون کا صرف ایک ہی جہاز جنگ کے قابل ہے۔ باقی سب ناکارہ ہین۔ سلطانی فرمان جاری ہوا ہے کہ ایک جنگی جہاز بہت جلد تیار کیا جائے مگر اوسکے بنانے مین بھی بہت سستی سے کام ہو رہا ہے۔ فساد برپا ہونے کا خوف ہے۔ اضلاع سیواس سے بھی خبرین

...کہ وہان کی رعایا نے بھی غدر کر دیا۔
ارمنی حاکم کے نام باب عالی سے یہہ حکم گیا ہو
کہ مذکورہ زیتون کے باغیون سے ہتیار رکہوالیگا
اور زیتون گولون سے اوڑا دیا جائیگا۔ سفیران
دول یورپ نے باب عالی اور زیتون کے باغیون
مین ملاپ کرا دینے کا وعدہ کیا ہے۔

۲۶ دسمبر

شب دوشنبہ کو شہر مین اشتہارات تقسیم
کئے گئے جسکا مضمون یہہ تہا کہ سہ‌شنبہ یا چہار
شنبہ کو سلطان عبدالحمید خان تخت سے اوتارے
جاوینگے اور وہان بہت بڑا غدر ہوگا۔

استنبول کے جوہریون نے سہ‌شنبہ کے روز
مارے خوف کے اپنی دوکانین بند رکھین۔ دول
یورپ کے سفیر زیتون کی بغاوت دور کرنے کے
لئے چند روز سے بہت کوشش کر رہے ہین۔
اور وہ یہہ نہین چاہتے کہ باغی گولون سے اوڑا
دئے جائین۔

عزت پاشا قید کئے گئے۔

۲۷ دسمبر

۲۴ دسمبر کو آرمینیا کے باغیون نے ترکی فوج
کو شکست دیکر سہ‌شنبہ کے روز پھر اپنی جگہہ پر
قائم ہوگئے۔

حقیقی پاشا وزیر جنگ اون کے نالائق ہونے
کی وجہ سے [illegible] بغداد بہیجدئے گئے۔

عزت پاشا کو بذریعہ کورٹ مارشل سزا ہوگی
اسوجہ سے کہ انہون نے اپنے تخت کی ملکی حالت
کی بابت کہا تہا کہ وہ بہت ہی خراب ہو رہی ہے۔

۲۵ دسمبر ٹائمز

دول یورپ کے سفیر غور کر رہے ہین کہ زیتون
کی بغاوت رفع کرنے کے لئے کیا کوشش کیجائے
دوشنبہ کے روز ترکی فوج ٹراک (چپاکچی)
مین گئی جسکا باغیون نے محاصرہ کر لیا تہا۔ اور
اون سے کہا کہ بغاوت کو دور کرو اور سرکاری
اطاعت قبول کرو۔ اونہون نے انکار کیا۔ اس
وجہ سے دونون مین سخت جنگ ہوئی۔ ترکی فوج
کو پیچہے ہٹنا پڑا۔ اس لڑائی کے خوف سے جو
لوگ لڑائی مین شریک نہین تہے وہ اپنا گہر معہ
مال و اسباب کے چہوڑ چہوڑ کے بہاگ گئے۔ اور
اون کے حریفون نے اون کے مال و اسباب پر
قبضہ کر لیا۔ بعدہٗ سلطانی فوج نے حملہ کر کر باغیون
کو پسپا کر دیا۔ اور اون کے مال و اسباب پر
قبضہ کر لیا۔ زیتون کی فوج کی حالت بہت
نازک ہو رہی ہے۔

محل یلدیز مین دوشنبہ کی شب کو پستول کا
فیر ہوا۔ وزیر جنگ بلائے گئے اور سہ پہر تک
محل مین ٹہرائے گئے۔ اوس کے بعد باب عالی مین
پیش کئے گئے۔ محل کے کئی افسر اور نوکرون سے
پوچہا گیا۔ مگر اس کا حال کسی نے بیان نہین کیا
بہت سے قید ہین۔ لیکن اب تک کچہہ حال
نہین کہلا کہ یہہ پستول کی آواز کیسی تہی۔

جلسہ مدرسہ جامع العلوم کانپور

الا یا ایہا الاخوان برائے تشکر و مانحوانی
رسانم مژدۂ تازہ بگوش از رہ جان انانی

خدائے عزوجل کے فضل سے مدرسہ جامع العلوم واقع مسجد جامع کانپور نے گیارہوان سال بخیر و خوبی پورا کرکے بارہوان سال شروع کیا ان گذشتہ سالون مین اس مدرسہ سے بفضلہ تعالی بہت کچھ ترویج علوم ہوئی اور منافع دینی و دنیوی خلق اللہ کو پہنچے۔ حضرات اہل اسلام کی اگر توجہ رہی تو انشاء اللہ تعالی اس مدرسہ سے بہت فیض و برکت جاری و قائم رہیگی اور علوم دینیہ کو اس مدرسہ سے بہت تقویت ہوگی۔ اسوقت ایکسو اسی ۱۸۰ طلبا عربی اور اکاون طلبا فارسی و حساب اور نانوے لڑکے قرآن مجید حفظ و ناظرہ اور انیس ۱۹ طلبہ علم طب جملہ تین سو انتیس ۳۲۹ طلبا اس مدرسہ مین پڑھتے ہین۔ معلمین و متعلمین درس و تدریس مین دل و جان سے سعی و کوشش کر رہے ہین۔ گذشتہ دس سال مین بفضلہ تعالی اس مدرسہ مین ۱۳۷ طلبا نے کتب احادیث شریف صحاح ستہ وغیرہ تمام کین اور ۳۸ طلبا نے کل کتب درسیہ اور ضروریہ پڑھکر فراغ حاصل کیا۔ اور ۲۱ لڑکے حافظ قرآن مجید ہوئے اور ایکسو اٹھاون لڑکون نے ناظرہ قرآن مجید تمام کیا۔

امسال بھی بعونہ تعالی ۱۲ طلبہ کل کتب درسیہ وغیرہ ضروریہ پڑھکر فاضل ہوئے۔ اور ایک طالب العلم نے علم طب کی کل کتب درسیہ پڑھین اور ایک لڑکا حافظ قرآن مجید ہوا اور ۲۷ لڑکون نے ناظرہ قرآن مجید تمام کیا۔

یہ مبارک نتیجہ خدام مدرسہ کی سعی و کوشش کا بفضلہ تعالی ہوا ہے جو آئندہ بہتر کی عموم فیضان کی پوری خوشخبری دیتا ہے۔ خدائے عزوجل اپنے کرم سے اسیطرح خدام مدرسہ کی سعی و کوشش مین کامیابی عطا فرمائے اور اس مدرسہ سے طلبا اسیطرح نعمت علم سے مالا مال ہوتے رہین۔

اس اطلاع کے بعد شائقین علم کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ مدرسہ جامع العلوم کانپور مین ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ روز یکشنبہ دوشنبہ و سہ شنبہ مطابق ۲ و ۳ و ۴ فروری ۱۸۹۶ء کو حسب تفصیل مندرجہ پشت التماس نامۂ ہذا جلسے قرار پائے ہین ان جلسون مین ۱۲ طلبا کو جو رات دن محنت کرکے کل علوم درسیہ اور ضروریہ سے فراغ حاصل کرکے والذین اوتوا العلم درجٰت مین شامل ہوئے ہین دستار فضیلت و سند عطا ہوگی۔ ایک طالب العلم کو سند تکمیل کتب درسیۂ طب دی جائیگی۔ ایک حافظ کو جو اپنے قلب مین کلام الہی محفوظ کرکے بل ھو آیٰت بینٰت فی صدور الذین اوتوا العلم کا پورے مصداق ہوئے ہین عمامۂ سبز اور ۲۷ لڑکون کو جنہون نے ناظرہ قرآن مجید تمام کرکے اپنے سینہ کو انوار کلام الہی سے منور کیا ہے بادامی عمامہ دئے جائینگے۔ جو طلبا امتحان سالانہ مین کامیاب ہونگے انعام دیا جائیگا۔ اور دوسرے انعام بھی تقسیم

ہون گے جنکی تفصیل ظہر التماس نامۂ ہذا پر درج ہے۔ مدرسہ کی تعمیر حضرات علمائے کرام و مشائخ عظام کی موجودگی مین شروع کی جائیگی۔ امید کی جاتی ہے کہ ان جلسون مین اکثر علمائے کرام و مشائخ عظام رونق افروز ہون جنکی شرکت و زیارت باعث خیر و برکت ہے پس شائقین علم کو خوشخبری دی جاتی ہے اور یہ توقع کیجاتی ہے کہ ان جلسون مسرت بخش و فرحت افزا مین شریک ہوکر سعادت دارین مین شامل ہون اور طلبا و خادمان مدرسہ کی ہمت بڑہائین۔ علوم عربیہ دینیہ کی تحصیل کے اسباب شوق مفقود ہوتے جاتے ہین پس حضرات اہل اسلام کو طلبا علوم دینیہ کے شوق بڑہانے مین سعی کامل کرنا چاہئے۔ دوسرے ملاحظہ حالات مدرسہ سے اہل الرائے اور مدبر حضرات عمدہ مشورون اور شائستہ تدبیرون سے مدرسہ و خادمان مدرسہ کی اعانت کر سکینگے۔ جو حضرات رونق افروز ہونگے انشاء اللہ تعالی سعی و کوشش مدرسہ ملاحظہ فرماکر مسرت و فرحت حاصل کرینگے۔ دنیاوی کامون کیلیے اکثر سفر کیا جاتا ہے اور ترقی دنیوی کے جلسون مین بارہا شرکت کا اتفاق ہوتا ہے۔ یہہ دینی جلسہ ہے امید ہے کہ حضرات اہل اسلام شوق سے اسمین شریک ہونگے۔ ان حضرات سے جو باہر سے رونق افروز ہونگے التماس ہے کہ تاریخ تشریف آوری سے بذریعہ تحریر حافظ محمد ابو سعید خان صاحب خلف مالک مطبع نظامی کانپور کو مطلع فرمائین تاکہ مکان وغیرہ پورے طور پر طیار رہے

شکر گذاری کیساتھہ اطلاع دیجاتی ہے کہ عالیجناب حاجی شیخ محمد عبد الرزاق صاحب سوداگر کلکتہ و رئیس دہلی نے اپنی کوٹھی واقع تلاق محل مہمانون کے قیام کیلیے عنایت کی ہے اوسکے متصل وسیع صحن مین جلسہ کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ اگر تاریخ و وقت رونق افروزی کا پیشتر ہی تحریر ہوگا تو ریلوے سٹیشن پر خدام مدرسہ مع سواری حاضر رہینگے۔ والسلام

الملتمس اراکین مدرسۂ جامع العلوم کانپور

مدرسۂ جامع العلوم مین جو جلسے ہونگے اونکی تفصیل

۱۰ ار شعبان سنہ ۱۳۱۳ھ یوم یکشنبہ مطابق ۲ار فروری ۱۸۹۶ء

اشراق سے چاشت تک جلسۂ دستار بندی ہوگا۔ اسمین ۱۲ فضلا کو دستار فضیلت اور سند تکمیل عطا ہوگی جن مین پندرہ طلبا نے کل کتب درسیہ نظامیہ و دیگر کتب مندرجہ نصاب مدرسہ ہذا۔ اور چھہ طلبا نے صرف کتب علوم دینیہ معہ ضروری کتب دیگر علوم کے پڑہی ہین۔ ان فضلا نے لوازم ضروریہ معینہ مدرسہ ہذا مثل تدریس و وعظ و افتا وغیرہ کو انجام دیا ہے۔ ایک طالب العلم کو سند تکمیل کتب درسیہ طبیہ دی جائیگی۔ ایک حافظ کو سبز عمامہ اور ستائیس لڑکون کو جنہون نے ناظرہ قرآن مجید تمام کیا ہے بادامی عمامے دئے جائینگے۔ اسماء فضلا

مولوی سید اسحٰق علی صاحب خلف جناب سید منظہر علی صاحب
ڈاکٹر کانپور (انہون نے انگریزی مین اور عربی ایف اے
عربی مین سرکاری سارٹیفکٹ بھی حاصل کیے ہین) مولوی
حافظ محمد یونس صاحب (از اولاد حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ) نبیرہ جناب حاجی حافظ محمد عبد الرزاق صاحب
ڈسٹرکٹ انجنیر ہردوئی و رئیس ضلع مظفر نگر - مولوی
قاضی محمد عبد الصمد صاحب کانپوری (از اولاد حضرت مخدوم
شاہ اعلیٰ حاجی جامعی قدس سرہ) خلف جناب قاضی محمد
عبد الرحمن صاحب زمیندار جاجمؤ و امین عدالت دیوانی
بنارس - مولوی محمد الیاس صاحب و مولوی محمد
مصطفیٰ صاحب صاحبزادگان جناب حاجی مراد علی صاحب
ڈسٹرکٹ انجنیر بلند شہر و رئیس نجیبہ - مولوی سعید
احمد صاحب خلف جناب بخش الٰہی صاحب رئیس و تاجر
اٹاوہ - مولوی زاہد حسین خان صاحب خلف منشی
احمد علیخان صاحب ساکن صاحبگنج - مولوی قاضی محمد
عبد الحق صاحب خلف جناب قاضی محمد عبد الباسط
صاحب زمیندار جرتھاول ضلع مظفر نگر - مولوی شاہ
لطف رسول صاحب خلف جناب شاہ محمد اکرم صاحب
سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ لالہ میان قدس
سرہ ضلع بارہ بنکی - مولوی سید محمد عبید اللہ صاحب
خلف جناب مولوی کلیم اللہ صاحب رئیس اسلام آباد
مولوی شیخ محمد عابد صاحب خلف جناب شیخ رحیم بخش
صاحب زمیندار ضلع بہرائچ - مولوی سید ولیل الرحمن
صاحب خلف جناب سید شرف الدین صاحب اسلام آبادی
مولوی حسیم الدین صاحب خلف منشی حبیب اللہ صاحب
ساکن [illegible] مولوی محمد عبد الرحمن صاحب خلف حافظ محمد
عبد الرزاق صاحب ساکن اعظم گڑھ - مولوی یار محمد
صاحب خلف امیر حسن صاحب تاجر اسلام آباد - مولوی
محمد عبد الکریم صاحب خلف صوفی رحمت علی صاحب اسلام آبادی
مولوی شیخ محمد اسمعیل صاحب خلف شیخ الٰہی بخش صاحب
ساکن ضلع بلیا - مولوی محمد عبد المجید صاحب [illegible]
مولوی جعفر علی صاحب ارکانی - مولوی قاری فضل الرحمن
صاحب خلف جناب مولوی لعل محمد صاحب اسلام آباد -
مولوی شیخ نصرت علی صاحب ولد شیخ شہامت علی
صاحب زمیندار ضلع اسلام آباد - مولوی محمد
عبد القادر صاحب ولد محمد عبد الفتاح صاحب زمیندار
ضلع اسلام آباد تمام حکیم مولوی حکیم محمد اسحٰق
صاحب ولد حاجی عبد الصمد صاحب اعظم گڈھی
بعد نماز مغرب کے مشتاقانہ دوسرا جلسہ انجمن الاخوان
کا ہوگا - اسمین طلباء مدرسہ جامع العلوم عربی مین
مضامین بیان کرینگے (یہ ایک مجلس طلباء مدرسہ جامع العلوم
نے قائم کی ہے جسمین طلباء ہر ہفتہ عربی مین تقریر کرتے
ہین) ۱۸ شعبان ۱۳۱۳ھ یوم دوشنبہ مطابق ۳ فروری ۱۸۹۶ء
صبح کو تیسرا جلسہ جامع مسجد مین ہوگا اسمین موجودگی
حضرات علماء کرام و مشائخ عظام مدرسہ جامع العلوم کی تعمیر
کا آغاز ہوگا (تعمیر مکان مدرسہ کے لیے ایک ہزار روپیہ

محمد خان صاحب مختار کا پہ سلمہ اللہ تعالیٰ نے او تقریباً
پانچ ہزار روپیہ اور عالی ہمت حضرات نے دئے ہین ۔
تخمینہ طلبا ۔ تین مکان موافق نقشہ تجویزہ کے قریب
گیارہ ہزار کے ہے ۔ اکیس سو کو تین مکان عالیجناب
حاجی محمد کفایت اللہ صاحب کی اعانت سے لئے گئے
ہین بعد نماز مغرب جلسہ وعظ کا ہوگا ۔
اس میں حضرات علمائے کرام وعظ بیان فرمائینگے ۔ اور
یہی بوقت موقع ہوگا وعظ بیان کیا جائیگا ۔

۹ شعبان ۱۳۱۳ھ روز پنجشنبہ مطابق ۴ فروری ۱۸۹۶ء
پانچواں جلسہ صبح کو تقسیم انعام کا ہوگا ۔ اول اُن
طلبا کو جنکے سپرد اسباق تھے اور اونہون نے بہت
التزام و اہتمام سے پابندی قواعد مدرسہ پڑہایا
ہے انعام دیا جائیگا (مدرسہ ہذا مین اعلیٰ و متوسط
درجہ کی طلبا کو اون سے نیچے کے درجہ کے اسباق
مناسب حال طلبا سپرد کر دیئے جاتے ہین اوسکی نگرانی
مدرسین کرتے ہین ۔ اگرچہ اس سے خود طلبا کو بہت
نفع ہوتا ہے مگر مدرسہ کو بھی اس سے بہت مدد ملتی
ہے لہذا یہ انعام مدرسہ سے دیا جائیگا) نمبر ایک عطیہ
دس روپیہ نقد کا جو عالیجناب حاجی محمد روح اللہ
خان صاحب رئیس اٹاوہ نے مرحمت کیا ہے اوس
طالب علم کو دیا جائیگا جو عربی گفتگو کرنے مین سب سے
اول نمبر ہو (مدرسہ ہذا مین طلبا کو عربی گفتگو مین
مشق کرائی جاتی ہے ۔ امید خدائے عز و جل سے ہے
کہ جلد اسکا نتیجہ اعلیٰ درجے تک پہنچ جائے) ۲ ایک
انعام اوس طالب علم کو دیا جائیگا جو وعظ کہنے مین

بلحاظ صفائی تقریر و عمدگی مضامین و تفہیم مطالب
سب سے اول نمبر ہو (مدرسہ ہذا مین اُن طلبا کو
جو حدیث شریف پڑھتے ہین وعظ کی مشق کرائی
جاتی ہے ۔ اکثر طلبہ عمدہ طور پر وعظ کہنے لگے ہین)
۳ ایک انعام اوس طالب علم کو دیا جائیگا جو تحریر
عبارت عربی و فارسی مین بلحاظ درستی عبارت و
صحت جواب سب سے اول نمبر ہو (مدرسہ ہذا مین
طلبا علم فقہ و ادب کو ہفتہ مین ایک روز سوالات
فقہ اُردو مین لکھا دئے جاتے ہین تاکہ اوسکو عربی
مین ترجمہ کرین اور جواب عربی مین لکھکر مدرس
کو دکھائین) ۴ ایک انعام اوس عربی خوان
لڑکے کو دیا جائیگا جو اوس التزام کیساتھ اپنی
کارگذاری کا نقشہ خانہ پُری کر کے مدرس کو
دکھاتے رہنے مین اول نمبر ہو (مدرسہ ہذا
مین نو عمر طلبا عربی کے لئے جنکو شوق کم ہوتا
ہے روزانہ کارگذاری کے اوقات حسب حال
طالب علم معین کر دئے جاتے ہین اور ایک نقشہ
بنا دیا جاتا ہے جسمین ہر کام کا جُدا خانہ ہوتا ہے
طالب علم ہر کام کے بعد نقشہ کی خانہ پُری کر کے
اوستاد سے تصدیق کرا لیتا ہے اور بعد عصر مدرس
کے ملاحظہ مین پیش کرتا ہے) ۵ ایک انعام اوس طالب العلم
کو دیا جائیگا جسکا خط سب سے اچھا ہو (حسن خط کی
طرف طلبا کو توجہ نہین ہوتی اسلئے مدرسہ ہذا مین طلبا کو

مطبع محمودی ہانک سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے
چھپکر حجرہ محلہ مکان نمبر ... بمبئی سے شایع ہوا

مضامین
خبروں کا چمن
بمبئی کا مبارک اور قابل یادگار جلسہ
جلسہ انجمن اسلام سورت
جلسہ ... ی

مسلم ہیرلڈ
نامہ

مضامین
جنگ ٹرنسوال
دیسی سپاہیون سے یورپین افسرون کی ہلاکت
بقیہ خبرین

جلد ۸ | بمبئی - چہارشنبہ ۱۵ جنوری ۱۸۹۶ | نمبر ۱۳

خبروں کا چمن

اخبار انگلشمین اس خبر کی کہ حضور والئسرائے نے بعلت ناساز ہونے کی وجہ سے اپنے عہدہ سے استعفا دیکر جانے والے ہین تردید کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ حضور والئسرائے کی طبیعت اچھی ہے۔

اخبار ٹائمز آف انڈیا کے پاس ۱۳ جنوری کو پونہ سے تار آیا کہ شب گذشتہ کو وہان مسٹر مہادیو بی نام جوشی فوت ہوگئے۔

کریڈٹ لنک سوسائٹی بیانک کی جس چینی خزانچی کا گوان سیام نے جو ایک لاکھ ڈالر غبن کیا تھا اور جسکی گرفتاری کے لیے پانچ ہزار ڈالر کا اشتہار دیا گیا تھا وہ بیانک مین خفیہ پولیس کے ہاتھ گرفتار ہوا۔

مولوی محمد زمان خان چیف سٹی مجسٹریٹ حیدرآباد کی درخواست پر چیف جسٹس حیدرآباد کے مکان مین اس غرض سے ای کمیٹی پلیڈر جمع ہوئے کہ حضور نواب وقار الامرا وزیر اعظم حیدرآباد کو گورنمنٹ انگلشیہ نے کے سی آئی کا خطاب دیا ہے اوسکی مبارکباد دین۔ اس جلسہ مین باتفاق رائے یہ قرار پایا کہ ایک تہنیت نامہ چند معزز حضرات شہر حضور وقار الامرا کے پاس لیجائین اور حضور والئسرائے کو شکریہ کا تار دیا جائے۔

مہاراجہ پٹیالہ نے لارڈ ولیم بی ریسفرڈ کے پاس سے ایک ... گھوڑا پندرہ ہزار روپیہ مین خرید کیا۔

راجکوٹ سے جام نگر تک ریلوے تعمیر کے لیے مندرجہ ذیل اشخاص نے ٹھیکہ لیا ہے۔ میمن ولی محمد - عبدالحی جیوانجی بھائی لال جی لکھا داس - میمن نور محمد - گوپال جی ... ودھن گوبردھن پرسوتم - علی جی ... شنکر ... کرشنا یادنا سیواد وغیرہ۔

لسبن سے ... اس مضمون کا تار آیا کہ وہان کے گورنر جنرل سینور ... کو واپس بلالیے جائین۔

بمبئی مین میجر پارک یونہ عنقریب رخصت پر جانے والے ہین اونکی جگہ سرجن کپتان ... کام کرینگے۔

بمبئی گزٹ مطبوعہ ۱۴ جنوری رقمطراز ہے کہ حضور والئسرائے کو اسقدر صحت ہوگئی ہے کہ وہ اپنے بستر پر ضروری کاغذات کا ملاحظہ فرمالیتے ہین۔

پی - این - او کمپنی کا کالی ... نامی آگبوٹ ۱۱ جنوری کو ایک بجے عدن سے روانہ ہوا۔ پنجشنبہ کو ایک بجے بمبئی آئیگا۔ اسکے مسافر بلیرڈ پیر مین اترینگے۔

راجہ صاحب ... معہ ہمراہیون کے اتوار کی فجر کو بمبئی آئے۔ ڈونگرسی لین مین رونق افروز ہین۔

پولیٹیکل ایجنٹ کاٹھیاواڑ نے مسٹر جمشید جی جیونجی گزدر بیرسٹر ایٹ لا کو کاٹھیاواڑ کی حدود مین بیرسٹری کرنے کی اجازت دی۔

ایک لوکل انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ مسٹر ہنری سکاٹ جی - آئی - پی ریلوے جنرل ٹرافک منیجر جو ایک سال کی رخصت پر ولایت گئے ہوئے ہین رخصت ختم ہو لیے پر بھی ہندوستان واپس نہ آئینگے۔

حیدرآباد کے مولوی یوسف الدین کا مقدمہ آخر جنوری مین ہوگا

مسلم ہیرلڈ

سہ ماہیہ

بمبئی - چہارشنبہ ۲۹ رجب المرجب ۱۳۱۳ھ

بمبئی کا مبارک اور قابل یادگار جلسہ

۱۲ جنوری کی رات کو ایک بہت بڑا اسلامی جلسہ انجمن مبارکباد سیٹھ حاجی زکریا حاجی احمد پٹیل مظفرآباد باغ میں قائم ہوا۔ فی الحقیقت یہ جلسہ بڑی شان و شوکت سے کیا گیا تھا اس میں بڑے بڑے حسب ذیل اشخاص موجود تھے: آنریبل مسٹر عبداللہ مہر علی دھرمسی :: نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان - جناب حاجی جان محمد حاجی یوسف :: جناب حاجی احمد حاجی عبداللہ نورانی :: مسٹر سعد اللہ خان ایڈیٹر کانگ گورنر بمبئی :: مسٹر قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹر :: جناب ہاشم بھائی ولیم ایم :: جناب احمد حبیب صاحب :: جناب نور محمد سراج پیر بھائی - خان بہادر حاجی قاسم مٹھا :: جناب ابراہیم عثمان کھتری :: جناب حاجی قاسم یوسف :: سردار خان بہادر میر عبدالعلی صاحب :: جناب حاجی یوسف حاجی اسمٰعیل جناب حاجی آدم صدیق :: جناب حاجی رحمۃ اللہ سلیمان - جناب حاجی ابراہیم حاجی عثمان صاحب پٹیل :: جناب حاجی عمر جمال صاحب ::

لوگ شب کے ۸ بجے سے آنے شروع ہوگئے تھے اور تقریباً ۹ بجے تک سارا کمرہ بھر گیا - ۹ پر دس منٹ گذرنے کے بعد پہلے حاجی رحمۃ اللہ بن حاجی داؤد صاحب صدر انجمن کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا -

صاحبو! یہ جلسہ اس خوشی میں کیا گیا ہے کہ اس انجمن کی امداد کے لئے حاجی زکریا بن حاجی احمد پٹیل نے ایک ماہانہ رقم عطا فرمائی ہے۔ عرصہ ہوا کہ ہماری قوم کے ایک صاحب نے کسی خاص موقعہ پر ایک لاکھ روپیہ عنایت فرمایا تھا جسکی وجہ سے عام لوگوں کو بہت بڑی خوشی ہوتی تھی اور خصوصاً ہماری قوم کو بہت بڑا فخر حاصل ہوا تھا اللہ نے انکو اس سے دونی ہمت دی کہ انہوں نے دو لاکھ روپئے عنایت فرمائے - ہم لوگوں کی زبان میں اتنی گویائی کی قوت کہاں جو اس عطیہ کا کچھ بھی شکر ادا کرسکیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ (انگلی سے اشارہ کرکے) نواب محسن الملک صاحب بہادر جو اکثر کانفرنس و کانگریس کے جلسوں میں صدارت کا اعزاز پاتے رہے ہیں۔ اس مبارک موقعہ پر بھی یہی صدر بنائے جاویں۔ یقین ہے کہ آپ سب صاحب بھی میری رائے کو پسند فرمائینگے

اسپر مہذب تعلیم یافتہ نئی روشنی والوں نے اور انہوں نے جو نئی روشنی کے اجالے میں بیٹھے ہوئے تھے دونوں ہاتھوں سے خوب تالیاں بجائیں (شاید اس اظہار خوشنودی

مراد تھی) بعدہٗ نواب محسن الملک صاحب بہادر کھڑے
ہوئے اور اونہون نے حاجی داؤد صاحب صدر
انجمن اور دیگر ممبران و اراکین جلسہ کا ان لفظون
مین شکریہ ادا کیا۔

حضرات! مین اس قابل نہین کہ ایسی معزز جگہ
بیٹھ سکون۔ یہ آپ لوگون کی لیاقت اور حسن
ظن ہے جو مجھہ ناچیز کو یہ اعزاز بخشا۔ مجھکو آج
زیادہ خوشی ہوتی اگر کوئی موقعہ ہوتا کہ
مین ایسی مبارک جگہ بیٹھتا ہون۔ عجب نہین
جو اس جلسہ کی تائید و شرکت کے طفیل سے خداوند
کریم میرے گناہون کو معاف کرے۔

ابھی نواب صاحب تقریر بھی ختم نکرنے پائے تھے
کہ ایک طوفان بے تمیزی نہین توبہ توبہ۔ دونون
دونون ہاتھون سے تہذیب و لیاقت کا اظہار ہوا
یہ کیفیت دیکھکر نواب صاحب کے بھی چھکے چھوٹ
گئے اور وہ مضمون کہ جس کو وہ سوچ سوچ کر
بیان فرما رہے تھے سب بھول گئے۔ ناچار ہو نہین
بیٹھنا ہی پڑا۔

تین چار منٹ کے بعد نواب صاحب کی اجازت سے
حاجی رحمۃ اللہ ابن حاجی داؤد صاحب نے باآواز بلند
تہنیت نامہ پڑھکر سنایا جسکو ہم کل درج اخبار
کرینگے۔

پھر نواب صاحب کھڑے ہوئے اور اونہون نے خمسہ
کا ایک بند (جو استاد ذوق مرحوم کے مطلع پر حاشیہ
چڑھایا گیا تھا) پڑھا

آج گل بھی باغ مین کچھہ او صبا کہنے کو ہین
خیر مقدم حبذا یا مرحبا کہنے کو ہین
یا کسی فتنہ جن کی مدح و ثنا کہنے کو ہین
ہین دہن غنچون کے وا کیا جانے کیا کہنے کو ہین
شاید اسکو دیکھکر صل علیٰ کہنے کو ہین ☆

یہ پڑھکر حاجی زکریا حاجی احمد صاحب کے گلے مین
اپنے ہاتھ سے پھولون کا ہار ڈالا اور ایک گلدستہ
پیش کیا۔ حاجی صاحب نے کھڑے ہوکر حاضرین
مجلس کا شکریہ ادا کیا اور کہا یہ جو کچھہ مین نے
دیا ہے اللہ کی توفیق اور اوس کی مدد سے دیا
ہے اور مین سب کے سامنے کہتا ہون کہ مین نے خدا
ہی کے واسطے دیا ہے۔

پھر اوس کے بعد نواب صاحب نے قومی ہمدردی پر
اظہار کیا۔ مسلمانون کی گذشتہ اور موجودہ حالت
کا مقابلہ کیا۔ مسلمانون کی بہبودی کی تدبیرین
سوچائین۔ نااتفاقی کی برائیان اور اتفاق کی
خوبیان بیان کین۔ غرض ہر ایک مضمون نہایت
دلچسپی کے ساتھہ پراثر الفاظ مین ادا کیا (کیونکہ
ہین بہی تو نواب صاحب دہلی یا اوس کے اطراف
کے باشندے) اوس وقت تمام حاضرین مجلس
پر ایسا خاموشی کا عالم چھایا ہوا تھا کہ سب ہمہ
تن گوش بنے بیٹھے تھے۔ یقین ہے کہ اون کی
تقریر نے لوگون کے دلون پر پورا پورا اثر کیا ہے۔
نواب صاحب کے کسی کسی فقرے سے یہ بہی ثابت
ہوتا تھا کہ شاید تحریری تہنیت نامے بہی پڑھین۔
ہمین اوس کے سننے کی بہت آرزو تہی لیکن
افسوس کہ نواب صاحب نے زبانی ہی بیان پر اکتفا کیا

☆ حاجی زکریا صاحب کی طرف اوس سے اشارہ کرتے

نا امید ہو رہنا یا کسی مصلحت سے ایسا نہ پایا۔ بعدہ
جناب حاجی رحمۃ اللہ حاجی داؤد صاحب نے کھڑے ہو کر
فرمایا کہ آپ صاحبوں کے لیئے دوسرے کمرے مین
ریفرشمنٹ دیا گیا ہے۔ آپ سب صاحب
وہان قدم رنجہ فرمائین۔ سب صاحب اوس کمرہ مین
داخل ہوئے اور تھوڑی تھوڑی ہو کر بچون کو
تاؤ دیتے ہوئے باہر نکل آئے۔ پھر وہان کوئن ٹھہرنا
تھا ایسے بعد دیگرے سب اپنے گھرون کو سدہارے
دروازہ مین یتیم خانہ کے بچون کو قطار باندھکر
کھڑا کر دیا تھا جنکی تعداد ۱۹ تھی وہ آواز ملکر
سب کو سلام علیک کرتے تھے لباس حیثیت سے
سب ایک رنگ معلوم ہوتے تھے۔ پاجامہ کی نسبت
تو ہمنے غور نہین کیا لیکن اور کپڑون کو دیکھا کہ
معمولی ریت کے دہاری دار یا چار خانہ کے کرتے
تھے اور کسی پیچ ململ کے کرتے۔ سر پر ترکی ٹوپیان
لیے قوم کی۔ اسبات کو دیکھکر ہم بہت خوش ہوئے
کہ اونکی ٹوپیون مین طرے یا گپڑ بندھے نہین ہین
اور خدا کرے ممبران انجمن اس سے ہمیشہ محفوظ
رکھین ورنہ چند ہی روز مین یہ خرابی اسکی
آنکھون مین بھر جائیگی۔ سب کے سر سید
احمد خان کی طرح وبال سر ہو جائینگے۔
تقریباً ۷ بجے تک سب مہمان چلے گئے۔

جلسہ انجمن اسلام سورت

۱۲ جنوری کی صبحکو سورت کے نواب مجلس مین

بخشی سید عزیز اللہ خان صاحب کے زیر صدارت منعقد
ہوا۔ اس جلسہ مین سورت کے پولیس سپرنٹنڈنٹ
نرسی ٹھاکر پٹل پنشن بھی شریک تھے۔ حاجی زکریا
حاجی احمد مٹھن صاحب نے جو بمبئی مین جو لاوارث مسلمان
بچون کی پرورش کے لئے دو لاکھ روپیہ دیا ہے
اس جلسہ مین شکریہ ادا کیا گیا۔ اور مسٹر عبداللہ
مہر علی دہرمسی جو گورنر بمبئی کی کونسل مین منتخب
کئے گئے ہین انجمن کیطرف سے ایک تہنیت نامہ
بھیجنے کی رائے پاس ہوئی۔ اسکے بعد مسٹر گلیڈسٹون
سابق وزیر اعظم لندن نے جو اسلام پر بیجا
نکتہ چینیان کی تھین اوسکا معقول رد جو مسٹر جسٹس
امیر علی ہائیکورٹ کلکتہ نے کیا ہے سب قوم کی
طرف سے شکریہ ادا کیا گیا۔ انجمن اسلام کے مدرسہ
مین ۲۶ طالب علم ہین جنکی وجہ سے مولوی فتح الدین
صاحب کا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے اونکے پاس
سے جو خط آیا ہے وہ پیش کیا گیا تھا۔ انجمن نے
اس مدرسے کے بارے مین مدرسہ کی کمیٹی سے رائے
طلب کی ہے۔ انجمن اسلام کی کارروائی جو اردو
مین چھپی ہے اوسکی ایک ایک کاپی ہر ہر ممبر کو دیگئی
اسکے بعد کلکتہ پریسیڈنسی کے مجسٹریٹ
آنریبل مولوی عبدالجبار خان صاحب بہادر سی
آئی۔ ای جو حج کرنے کے لئے مکہ معظمہ کو گئے تھے
اور وہانکے جو صحیح حالات انگریزی مین لکھکر
شائع کئے تھے اوسکا اردو مین ترجمہ عالیجناب
مولوی عبد القادر صاحب پالکھنؤ نے پڑھکر سنایا۔

اسکے بعد چند روز کا عرصہ ہوا کہ عزت کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کمپٹن نے اسلام قبول کیا۔ وہ بھی اس انجمن کے فخریہ ممبر بنائے گئے جیسا کہ مسٹر للی کلکٹر سورت فخریہ ممبر ہین۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اور مولوی حسن علی صاحب کے کہنے سے انھون نے اپنا اسلامی نام دین محمد خان رکھا لیکن دفتر مین ابھی وہی نام رہیگا۔

چاے پارٹی

کل شام کو ساڑھے سات بجے مسٹر حکیم جی آدمجی کے بنگلے واقع مدن پورہ مین ممبران بمبئی بوہرہ کلب نے جناب عبداللہ بھائی یوسف علی کو جو ابھی ولایت سے امتحان سول سروس پاس کر کے بمبئی آئے ہوئے ہین پارٹی دی۔

انکی بیدار مغزی اور اوصاف حمیدہ واقعی قابل تعریف ہین۔ یہہ پہلے ہی سے ہونہار نظر آتے تہے انکی علو ہمتی عالی حوصلگی جودت طبع اسبات کو ثابت کر رہی تھی کہ یہہ ضرور اعلی درجے کی لیاقت حاصل کرینگے۔ چنانچہ اللہ نے ہمارا خیال صحیح کیا۔ اور یہہ مبارک موقعہ دکھایا کہ تمام عزیز و اقارب نے اونکو مبارکباد دی۔

جنگ ٹرانسوال

ٹرانسوال واقع جنوبی افریقہ مین فرقہ بوئر کی حکومت ہے۔ اور وہان برٹش رعایا بھی آباد ہے ٹرانسوال کی گورنمنٹ نے ایک جدید قانون پاس کیا جو برٹش رعایا کے حق مین نہایت سخت تھا۔ اس وجہ سے انگریزی رعایا بہت ناراض ہوئی علاوہ اس علاقہ کے چھوڑنے پر طیار ہوئی۔ ٹرانسوال کے قریب متونالینڈ کا علاقہ ہے جو برٹش کمپنی کے ماتحت ہے۔ ٹرانسوال کے دارالخلافہ جوہانسبرگ کی برٹش رعایا نے کمپنی کے افسرون سے اپنی تکلیفات کی شکایت کی اور مدد مانگی۔ اس کے جواب مین ڈاکٹر جیمسن صاحب جو متونالینڈ کے مہتمم ہین ۶۰۰ آدمیونکی جمعیت لیکر گذشتہ اتوار کو سرحد سے عبور کیا۔ بوئر لوگ مقابلہ کو آئے اور ڈاکٹر جیمسن کو شکست فاش دی اور بہت سے آدمی مارے گئے۔ اور آخر کار ڈاکٹر صاحب نے اپنے تئین دشمنون کے حوالہ کیا۔

ٹرانسوال کے اس فساد سے گورنمنٹ برطانیہ کے تعلقات جرمنی کے ساتھ کشیدہ ہو گئے ہین۔ جرمنی کے اخبارات اپنی گورنمنٹ کو مشورہ دیتے ہین کہ بوئرون کی امداد کرے۔ مسٹر چیمبرلین صاحب سکرٹری آف کولونیز نے پریذیڈنٹ کو پیغام تار برقی بدین مضمون بھیجا ہے کہ زخمیون اور قیدیون کے ساتھ مہربانی کا سلوک کیا جائے۔

شہنشاہ جرمنی نے پریذیڈنٹ ٹرانسوال کو اس فتح پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ لندن کے اخبارات ڈاکٹر جیمسن کی حرکت پر افسوس کرتے ہین کہ یہہ انکو کیا سوجھی خواہ مخواہ جنگ

جمیسن بیٹھے - فرانس کے اخبارات ڈاکٹر موصوف کی شکست پر بغلیں بجاتے ہین اور بہت خوش ہورہے ہین - وہ لکھتے ہین کہ فرانس - روس اور جرمنی متفق ہوکر ٹرنسوال کے حقوق کی حفاظت کرینگے - شہنشاہ جرمنی نے جو بعلانیہ سرکار انگریزی کی مخالفت اختیار کی - اور پریسیڈنٹ ٹرنسوال کو مبارکبادی کا تار بھیجا - یہہ کارروائی کونسل کے مشورہ سے کی گئی ہے جو پرنس ہوہنلو کے محل مین منعقد ہوئی تھی - انگلستان کے اخبار افسوس کرتے ہین کہ اب روئی زمین پر کوئی بڑی طاقت انگلستان کی دوست نہین رہی - اودہر مزاج بگڑا ہوا ہے - اودہر ٹرکی از حد ستایا گیا ہے - اور فرانس اور روس تو قدیم مخالف تھے ہی - اب جرمنی سے بھی بگڑ گئی - جرمنی کے اخبارات ڈاکٹر جمیسن کی شکست پہ اظہار مسرت کرتے ہین - اور بوئر لوگ جو اس لڑائی مین زخمی ہوئے انکی مدد کے لئے جرمنی مین چندہ ہورہا ہے - چنانچہ ہمبرگ مین ایک لاکھ مارک جمع ہوچکے ہین -

مسٹر چیمبرلین صاحب نے جو انگلستان کی غیر آبادیون کے وزیر ہین ٹرنسوال کے پریسیڈنٹ سے بذریعۂ تاربرقی درخواست کی ہے کہ براہ مہربانی قیدیون کی جان بخشی کرو - اور لکھا کہ مسٹر رہوڈس اس امر سے انکار کرتے ہین کہ کوئی برٹش فوج بولوایو مین آپکے مقابلے کیلئے جمع ہورہی ہے - پریسیڈنٹ نے جواب دیا کہ جو قیدی ابھی تک لائے نہین گئے ہین ہمارے جمہوری قانون کے مطابق انکے جرم کی تحقیقات کی جائیگی - ویسٹر رہوڈس کے بیان پر ہمکو اعتماد نہین ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ سرکار انگریزی اور سرکار برٹش راندبسن گورنمنٹ ہند ہمارے علاقے مین دست اندازی سے احتراز کرینگے - مسٹر چیمبرلین نے جواب دیا کہ ہم نے ایک شاہی افسر بولوایو کو روانہ کردیا ہے تاکہ وہ فوج جمع ہونیسے روکے - اور یقین دلایا کہ سرکار انگریزی ۱۸۸۴ء کے عہدنامے پر قائم رہیگی -

دیسی سپاہیون سے یورپین افسرون کی ہلاکت

ناظرین کو یاد ہوگا کہ متواتر کئی سال سے دیسی سپاہیون نے چند یورپین افسرون کو ہلاک کرکے خود اپنی زندگی برباد کرلینے اور دوسرے دیسیون سے یوروپینون کو بدظن کرنے کا وطیرہ اختیار کیا ہے یہہ طریق جیسا کہ دیسیون کے لئے نقصان رسان ہے اس سے ہزار گنا انگریزون کے لئے خوفناک ہے - محکوم کا حاکم کو ہلاک کردینا ایک حیرت خیز اور قابل توجہ امر ہے - ہمکو خوف ہے کہ اگر کچھ مدت تک اسی قسم کے حادثے وقوع مین آتے رہے تو دیسیون اور انگریزون کے تعلقات بہت خطرناک ہوجائینگے - ہر ایک انگریز دیسی کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگیگا - اور یہہ عتاب ایک دن خدانخواستہ ایسی صورت اختیار کریگا کہ مبادا ہندوستانیون کی زندگی تلخ ہوجائیگی - ہند کے موجودہ حالات اور گذشتہ

سنین کے افسوسناک حادثے یہہ ثابت نہین کرسکتے
کہ ہندوستانی انگریزی حکومت سے ناراض ہین-
ہان البتہ یہہ کہا جاسکتا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ
کے افسران مین ایسے لوگ موجود ہین جو بہت سی
بے اعتدالیان کرکے خود مصیبت مین گرفتار
ہوجاتے ہین بلکہ اپنی بیش قیمت زندگی ضایع
کر بیٹھتے ہین جتنے وقوعے ہوئے ہین وہ سب
شخصی غلطیون کا نتیجہ ثابت ہوئے ہین کہ ہائیلنڈ
نے جو حیرت ناک واردات کی- اسکی جڑ مین بھی
ذاتی کاوش اور شخصی غلطی موجود تھی گو وہ
تحقیقات مین ثابت نہ کی گئی ہو- حال کا پونا والا
سخت حیرت ناک وارد ہوئین واقعہ بھی ضرور
کسی نہ کسی ایک شخص کی شرارت کی بنا پر تھا-
اخبارات انگریزی سے صرف یہہ معلوم ہوا ہے
کہ قاتل عہدہ جمعداری سے تنزل ہوکر سپاہی
بنایا گیا تھا- اب اس موقعپر یہہ دیکھنا ضروری ہے
کہ اس شخص کی تنزلی کا باعث کون شخص ہوا
تھا؟ تنزلی درست الزام مین کی گئی تھی یا محض
سازش سے؟ ہم وثوق سے کہہ سکتے ہین کہ آج
کل فوجون مین سخت بے احتیاطی سے کارروائی
ہوجانا ممکن ہے- کیونکہ یورپین افسران محض
نووارد اور ہندوستانیون کے حالات سے
بالکل بے خبر ہوتے ہین ایسے موقعونپر چند دیسی
افسر جو جابرانہ اور کینہ ور ہوتے ہین اپنے سیدھے
سادھے معصومون پر سخت ظلم کرادیتے ہین- ایسے لوگ اپنی پارٹیان

بنا لیتے ہین- اور وقتاً فوقتاً مخالفین کی نسبت
جھوٹے الزام لگاکر حکام کو بدظن کرتے رہتے ہین
اور انکی یہان ایسی شرارت کرتے ہین کہ بیچارے
بیگناہون کو ایسے الزام مین پھنساتے ہین- کہ
انکی تمام عمر کی کارگذاری خاک مین مل جاتی ہے
اور زندگی تلخ ہوجاتی ہے- جب ناکردہ گناہ
اور فوجی و جنگی سپاہی کی یہہ حالت ہوجاتی
ہے تو بلاشک زندگی کو موت پر ترجیح دیکر کئی
ایک مخالفین و دیگر اشخاص کو ہلاک کرکے خود
موت کے منہہ مین چلے جاتے ہین- ذرا سے خیال
سے معلوم ہوسکتا ہے کہ دنیا مین کون شخص
ہے جسے اپنی جان عزیز نہو یا جو اپنی زندگی کی
قدر نکرتا ہو- پس ایسے حالات مین اگر کوئی
شخص خود بخود موت کو بلاتا ہے تو اسکا صاف
مطلب یہہ ہے کہ وہ زندگی سے بیزار ہے- ہم چند
فوجیون کی نقلین پیش کر سکتے ہین جن مین ایسے
شخص موجود ہین کہ جو وہ چاہتے ہین یورپین
افسرون سے کرا لیتے ہین- انکے لیے بھائی بیٹے
رشتہ دار ہی جوان وہ نالائق کیون نہون ترقیان
حاصل کرسکتے ہین- اور بے وسیلہ شخص خواہ
وہ کیسا ہی لائق ہو کبھی بھی پروموشن نہین
پاسکتا- ہم یہ کہنا ہی مناسب سمجھتے ہین کہ ملٹری
ڈپارٹمنٹ مین سزا کے تنزلی ایک سخت ناقابل
برداشت سزا ہے- وہی شخص جو چند روز پہلے رسالدار یا
جمعدار ہو تنزل کرکے سپاہی بنا دیا جاتا ہے بھلا یہہ کب

ممکن ہے کہ وہ سردار جو پہلے افسر تھا انکے زیر ہدایت کام کر سکے ؟ اسکی جو دہ قدرت و سپاہی جنکو اسنے اپنے فرائض کی ادائگی مین کبھی سخت سست کہا ہوگا مہربان ہونگے بیان سے باہر ہے ہم سمجھہ نہین سکتے کہ ایسے شخصون کو جو عہدہ داری سے قابل تنسیخ جانین اسطرح سپاہگری کے قابل سمجھا جاتا ہے - اگر لیفٹننٹ [illegible] کے معاملہ مین سنگت سنگہ کو بجای تنزل کرنے کے برخاست کر دیا جاتا تو کیون ایسا حادثہ وقوع مین [آتا] علی ہذا القیاس اگر کرتار سنگہ کی ترقی روکنے کے بدلے اسکو علیحدہ کر دیا جاتا تو کیون کرنل منی صاحب غریب کی جانین ضایع ہوتین - ہم کہہ چکے ہین کہ دیسی انگریزی حکومت سے ناراض نہین ہین - اور خدا کرے کہ ایسا موقع کبھی نہ آئے کہ غریب دیسیون پر اس قسم کا الزام لگ سکے - بقول سعدی سہ نہ بینی کہ چون گربہ عاجز شود * برآرد بچنگال چشم پلنگ * جب کوئی غریب اپنی زندگی سے متنفر ہو جاتا ہے تو وہ اپنے ملک اپنے خویش و اقارب کی محبت کو خیرباد کہکر دیوانگی مین آ کر کئی ایک قیمتی جانون کو ضایع کرنے سے ذرا نہین ڈرتا اور جتنے وقوعے ہوئے ہین وہ ایسے لوگون ہی کیطرف سے تھے -

ملٹری ڈیپارٹمنٹ ہی پر ملک کے امن اور حکومت کا دار و مدار ہے اسمین کسیطرح کا نقص رہنا ایک افسوسناک امر ہے - حکام اعلی پر فرض ہے کہ جلد ایسے نقائص کو دریافت کرین جنسے اس قسم کے حادثے واقع ہوتے ہین - ہماری رائے مین کمانڈر انچیف افواج ہند کو ایک کمیشن مقرر کرنا چاہیئے جس مین فوجی و سولین افسر شامل ہون جو یہہ دریافت کرین کہ کن وجوہات سے ہر سال دیسی سپاہ مین افسرون کی جانین ضایع ہوتی ہین اور کسطرح یہہ برائی رفع ہو سکتی ہے - ہز ایکسلنسی سر جارج وائٹ صاحب بہادر کو دیسی فوجی افسرون و سپاہیون کے تعلقات پر پوری پوری توجہ فرمانی چاہیے کیونکہ اکثر سنا گیا ہے کہ دیسی لوگون کی درخواست پر بہت کم توجہ کیجاتی ہے - بہتر ہو اگر کمانڈر انچیف صاحب اپنے معاینہ کے وقت افسران کو علیحدگی مین عرض کرنیکا موقع دیا کرین - لارڈ رابرٹس بہادر سابق کمانڈر انچیف اکثر ایسا کیا کرتے تھے - ہم امید کرتے ہین کہ ہماری مندرجہ بالا تجاویز پر ضرور توجہ کیجائیگی

(اخبار عام)

بقیہ خبرین

قاضی محلہ بمبئی مین اسحاق نامی ایک شخص کی ۵ سو روپیہ کی چوری ہوئی - یہہ شخص [illegible] کے لئے مہاتم کو گیا ہوا تھا -

پانچوین کماٹی پورہ بمبئی مین اتوار کی شب کو ایک عرب نامی عبدی سیلا کے گہر ۲۲۵ روپیہ کی چوری ہو گئی -

ٹائمز آف انڈیا مطبوعہ ۱۴ جنوری لکہتا ہے کہ کہ مہارانی صاحبہ پٹیالہ نے بعارضہ [illegible] گذشتہ شنبہ کو انتقال کیا -

۱۴ جنوری کو ۴ بجے کے وقت دن ٹارڈ سٹریٹ کہڑک پر ہز اکسلنسی لارڈ سینڈہرسٹ گورنر بمبئی نے مسلمانون کے عارضی یتیم خانہ کا رسم افتتاح ادا کیا -

مطبع محمودی ٹاٹکٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے جیسلجیرہ محلہ مکان نمبر مین شایع ہوا

مضامین

خبرون کا چمن
جلسہ افتتاح یتیم خانہ بمبئی
تہنیت نامہ

مسلم ہیرلڈ

سہ ماہ

مضامین

ہر انسان کی زندگی نتیجہ خیز
واقعات کا مخزن ہے

جلد ۸ | بمبئی ۔ پنجشنبہ ۱۶ر جنوری ۱۸۹۶ء | نمبر ۱۴

خبرون کا چمن

برٹش کے جنگی جہازون کا بیڑا سالونی کے مقام سے روانہ ہوا اور وہ مالٹا کو جائیگا ۔ (۱۴ر جنوری لنڈن)

کاچین کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ وہان جو مہم گئی تھی اوسنے ۵ر جنوری کو دشمنون کی ۶ توپین اپنے قبضہ مین کر لین ۔ توپین لیتے وقت دشمنون نے مقابلہ نہین کیا ۔ یہہ خبر صحیح ہے کہ فوج کا دوسرا دستہ جو اس مہم کی امداد کے لئے روانہ کیا گیا تھا وہ ٹھیک مقام پر پہونچا ہے ۔

پولیس انسپکٹر فلیمنگ جو پاڈی سکشن بمبئی بجائے انسپکٹر کالس جو ۱۸ر ماہ کی رخصت لیکر ولایت جاتے ہین سٹی پولیس لین مین مقرر ہوگئے ۔

درہ گائی سے درہ مالاکنڈ تک گاڑی و گھوڑون کی آمد و رفت کے لئے رستہ تیار ہو چکا ہے ۴۴ ویں پاینیر رجمنٹ ہندوستان آئیگی ۔

ہز اکسلینسی گورنر بمبئی آج سہ پہر کو کارپوریشن کے جلسہ مین تشریف لیجائینگے ۔

لارڈ ہرین صاحب لندن سے دارالخلافہ یونان کی سیر کو روانہ ہوئے وہ ٹرکی بھی تشریف لیجائینگے ۔

وادی توچی کے سردارون نے گورنمنٹ کو محاصل دینا منظور کر لیا ہے ۔

امریکہ سے ایک مس ڈاکٹری کی سند یافتہ مشرف باسلام ہونے کلکتہ مین آئی ہوئی ہے ۔

لندن مین ایک پرانا ٹکٹ ڈاک ملک سیمین کا ۲۸ پونڈ

کو نیلام ہوا ۔

کل صبح خلد جوگی بمبئی مین امیر خان انسپکٹر شیپرڈ کمپنی نے انتقال کیا ۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ۔ جنازہ کے ہمراہ بہت لوگ تھے ۔

ایک نیا مرض جو انفلوئنزا کے مشابہ ہے گلگت اور کوہسٹ کے راستے مین پھیلا ہوا ہے ۔

امسال روئی کی پیداوار ہندوستان مین نہایت عمدہ ہوئی ہے ۔

نیوبر پاشا کو جی ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی کا خطاب عطا ہوا ہے نہ کہ کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی کا ۔

گورنمنٹ بنگال نے سال گذشتہ مین محکمہ سول کے لئے ولایت سے ۵ لاکھ ۱۳ ہزار ۶۳۴ روپیہ کا سامان اور ہندوستان سے ۱۶ لاکھ ۱۹ ہزار ۷۰ روپیہ کی اشیا خرید کین ۔

مقام تالگہاٹ مین پولیس نے تین عادی مجرمون کو گرفتار کیا ۔ انہین سے ایک پوجاری بنکر بیٹھا تھا اور باقی اوسکے چیلے تھے ۔ جس درخت کے نیچے یہ لوگ بیٹھے تھے وہان سے ۲۰ ہزار روپیہ نقد برآمد ہوا ۔

انگلستان مین ایک عرضداشت تیار ہو رہی ہے کہ سرکار انگریزی کافرستان کو مدد دے ۔ اس عرضداشت پر بڑے بڑے لارڈون کے دستخط ہین ۔

سوامی رام کرشنانند حسب الطلب سوامی ویویکانند ویدانت فلسفہ کی تلقین کے لئے امریکہ کو گئے ہین ۔

کلکتہ مین ایک چمار کو ایک ماہ قید ہوئی تھی جسنے اپنی بیوی کی ناک کاٹ ڈالی تھی ۔ ہائیکورٹ نے سزا بڑھا کر دو سال کر دی اور عدالت ماتحت کو تنبیہ کی ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ مین ججون کو عورتون سے بہ نسبت مردون کے زیادہ ہمدردی ہے ۔

مضامین

خبرون کا چمن
جلسۂ افتتاح یتیم خانۂ بمبئی
تہنیت نامہ

مسلم ہیرالڈ

مضامین

ہر انسان کی زندگی نتیجہ خیز واقعات کا مخزن ہے

جلد ۸ | بمبئی ۔ پنجشنبہ ۱۶ جنوری ۱۸۹۶ء | نمبر ۱۴

خبرون کا چمن

ٹیرالس کے جنگی جہازون کا بیڑا سالونی کے مقام سے روانہ ہوا اور وہ مالٹا کو جائیگا - (۱۴ جنوری لنڈن)

کماسی کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ وہان جو مہم گئی تھی اوسنے ۵ جنوری کو دشمنون کی توپین اپنے قبضہ مین لے لین - توپین لیتے وقت دشمنون نے مقابلہ نہین کیا - یہہ خبر صحیح ہے کہ فوج کا دوسرا حصہ جو اس مہم کی امداد کے لیئے روانہ کیا گیا ہے پرسو مین پہونچا ہے -

پولیس انسپکٹر فلیمنگ جو ہائی سکشن بمبئی بجاے انسپکٹر کالس جو ۱۸ ماہ کی رخصت لیکر ولایت جاتے ہین ڈپٹی پولیس پونہ مین مقرر ہوئے -

درگائی سے درہ مالاکنڈ تک گاڑی و گھوڑون کی آمد و رفت کے لیئے رستہ تیار ہو چکا ہے ۴۴ دین پایونیر رجمنٹ ہندوستان آئیگی -

ہز اکسیلنسی گورنر بمبئی آج سہ پہر کو کارپوریشن کے جلسہ مین تشریف لیجائینگے -

لارڈ ڈرین صاحب لندن سے دار الخلافہ یونان کی سیر کو روانہ ہوئے وہ ٹرکی بھی تشریف لیجائینگے -

داوڑی توچی کے سردارون نے گورنمنٹ کو محاصل دینا منظور کر لیا ہے -

امریکہ سے ایک مس ڈاکٹری کی سند یافتہ مشرف باسلام ہونے کلکتہ مین آئی ہوئی ہے -

لندن مین ایک پرانا ٹکٹ ڈاک ملک سپین کا ۸۲ پونڈ

کو نیلام ہوا -

کل صبح محلہ ... بمبئی مین امیر خان انسپکٹر شیپرڈ کمپنی نے انتقال کیا - انا للہ وانا الیہ راجعون - جنازہ کے ہمراہ بہت لوگ تھے -

ایک نیا مرض جو انفلوانیزا کے مشابہ ہے گلگت اور کوہاٹ کے راستے مین پھیلا ہوا ہے -

امسال روئی کی پیداوار ہندوستان مین نہایت عمدہ ہے -

نوبر پاشا کو جو سی - ایس - آئی کا خطاب عطا ہوا تھا ترقی کرکے کے - سی - ایس - آئی کا -

گورنمنٹ بنگال نے سال گذشتہ مین محکمہ سول کے لیئے ولایت سے ۵ لاکھ ۱۳ ہزار ۳۶۴ روپیہ کا سامان اور ہندوستان سے ۱۶ لاکھ ۱۹ ہزار ۷۰ روپیہ کی اشیا خریدکین -

مقام ناگھاٹ مین پولیس نے تین عادی مجرمون کو گرفتار کیا - انمین سے ایک پوجاری بنکر بیٹھا تھا اور باقی اوسکے چیلے تھے - جس درخت کے نیچے یہ لوگ بیٹھے تھے وہان سے ۲۰ ہزار روپیہ نقد برآمد ہوا -

انگلستان مین ایک عرضداشت تیار ہو رہی ہے کہ سرکار انگریزی کافرستان کو مدد دے - اس عرضداشت پر بڑے بڑے لارڈون کے دستخط ہین -

سوامی رام کرشنانند حسب الطلب سوامی ویویکانند ہندو فلسفہ کی تلقین کے لیئے امریکہ کو گئے ہین -

کلکتہ مین ایک چمار کو ایک ماہ قید ہوئی تھی جسنے اپنی بیوی کی ناک کاٹ ڈالی تھی - ہائیکورٹ نے سزا بڑھا کر دو سال کردی اور عدالت ماتحت کو تنبیہ کی - اس سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ مین ہر قسم عورتون سے بنسبت مردون کے زیادہ ہمدردی ہے -

مسٹر احمد بھائی حبیب بھائی ۔ مسٹر فاضل بھائی جابھائی لالجی ۔ مسٹر نور محمد جیراج بھائی پیر بھائی ۔ مسٹر ہاشم بھائی ولیسرام وغیرہ وغیرہ ۔

حضور ولسنٹ صاحب نے سیٹھ حاجی زکریا احمد مٹیل کی گورنر صاحب سے ملاقات کرائی - اوس کے بعد خان بہادر محمد حسین حکیم جج اسماعیل کاز کورٹ نے جلسہ کی کارروائی شروع کرتے وقت کہا کہ مجھے کمیٹی نے درخواست کی ہے کہ گورنر صاحب کی رسم افتتاح سے پہلے مین کچھ اس انجمن کے مختصر مقاصد بیان کرون ۔

حکیم صاحب موصوف نے کہا کہ اس انجمن مین مسلمان لاوارث لڑکے و لڑکیون کو کھانا کپڑا دیا جائیگا - اور اونکی تعلیم مین بہت کوشش کیجائیگی انجمن گورنر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے کہ انھون نے صدارت کی کرسی پر رونق افروز ہوکر عزت بخشی اور اہل انجمن کو ممنون کیا - اور اس مبارک کام کے جاری کرنے مین کوشش فرمائی ۔

پھر یہہ کہا کہ سیٹھ حاجی زکریا حاجی احمد صاحب نے چار سو لاوارث مسلمان بچون کی پرورش کا ذمہ لیا ہے اور اون کے رہنے کو فی الحال ایک مکان بھی دیا ہے جسکا کرایہ سوا دو سو روپیہ ہے اور حاجی صاحب نے جو اس کار خیر مین امداد فرمائی ہے اس سے انکی کوئی خاص غرض نہین - عام لوگون کے فائدے کے لئے انہون نے یہہ روپیہ دیا ہے (اسپر نعرۂ خوشی بلند ہوا) انکی دلی آرزو یہہ ہے کہ یتیم خانہ کا مکان میری حیات مین تیار ہوجائے امید ہے کہ علاوہ ان سوا لاکھ روپیون کے ۶ لاکھ روپیہ اور جلد جمع ہوجائے تاکہ یتیم خانہ کا کام شروع کردیا جائے - انجمن کو اسبات کا بہت افسوس ہے کہ اس جلسہ مین گورنر صاحب کی لیڈی صاحبہ تشریف نہین لائین - امید ہے کہ گورنر صاحب انجمن کی طرف سے لیڈی صاحبہ کا شکریہ ادا کردینگے ۔ (اسپر بھی نعرۂ خوشی بلند ہوا)

اسکے بعد گورنر صاحب کھڑے ہوئے (اسپر بھی خوشی کے نعرے بلند ہوئے) اور فرمایا مسٹر حکیم ، مسٹر زکریا لیڈیز و جنٹلمین ! مین تمہین یقین دلاتا ہون کہ آجکی مجلس مین آنیسے مجھے نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے - اور اس خوشی مین اور اپنے دوست و احباب سب شامل ہین - صاحبو! یہہ بات ہمیشہ نہین ہوگی جو آپکو ایسے لوگ ملین جو سچے دل سے اپنی جیبون مین سے ہاتھ ڈالکر روپئے نکالین اور غریبون کی امداد کرین - جیسا کہ آج یہ شخص غریبون کی امداد کے لئے باہر نکلا ہے یون تو سب قومون مین رئیس ہوتے ہین اور وہ اپنا روپیہ خرچ بھی کرتے ہین لیکن اونکا روپیہ ایسے لوگون کے ہاتھ مین جاتا ہے جو وہ اوسکی بالکل قدر نہین کرتے - اب بھی ہم لوگون مین سخی موجود ہین اور اون سے ایسے ایسے نمایان کام ہوتے ہین جو ہمیشہ کے یادگار رہتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ بمبئی مین مسلمانون کے بچون کے لئے ایسے یتیم خانہ کی بہت دنون سے ضرورت تھی - کیونکہ مسلمانون کے لاوارث بچے آوارہ گلی

کو سڑکوں میں بھٹکتے پھرتے تھے اون کے لیے یتیم خانہ بنانے کے واسطے سیٹھ زکریا نے دو لاکھ روپیہ دیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ یتیم خانہ کے مکان کے بننے کو ایک عرصہ دراز چاہیے ایک ایسی عالیشان عمارت بنانے اور ایک مبارک کام کے جاری کرنے کے لیے بہت سی مشکلیں پیش آتی ہیں۔ ان مشکلات کا انتظام کرنے کے لیے سیٹھ صاحب نے توقف نہیں کیا اور ایک مکان کمیٹی کے حوالہ کیا کہ اوسمین بچوں کی سکونت اور پرورش ہو (اسپر بھی نعرۂ خوشی بلند ہوا) اس مکان کے دینے کو میں معمولی فیاضی نہیں نہیں بہت بڑی فیاضی کہتا ہوں (اسپر بھی نعرۂ خوشی بلند ہوا) سیٹھ حاجی زکریا کچھی میمن جماعت کے ہیں جو ایک وفادار اور خیر خواہ قوم دگورنمنٹ مشہور ہے میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ حاجی زکریا اپنی قوم کے نام بلند کرنے والے ہیں (اسپر بھی نعرۂ خوشی بلند ہوا) اور قوم کی نیک نامی اور عزت بڑہانیوالی اس سے زیادہ اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ جیسا کہ زکریا سیٹھ نے یہہ کام کیا۔ بہر آدمیوں کی بد عادات کا اصلاح کرنا تو سہل ہے لیکن بچوں کی تعلیم میں کوشش اور کھانے کپڑے کی خبر گیری کرنا بہت مشکل ہے جس سے آیندہ نسلوں میں قومی اور نیک چلن پیدا ہوتی ہیں (نعرۂ خوشی)۔ میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ ایسی عالیشان عمارتوں کے لیے ایک شکر گذار ہوتی ہے چنانچہ یتیم خانہ کی تعمیر میں عرصہ لگیگا ابھی مکان کی جگہہ کے لیے گورنمنٹ میں درخواست دینی چاہیے۔ میں آپکو یقینی طور پر امید نہیں دلا سکتا۔ لیکن اسبات کا وعدہ کرتا ہوں کہ مجہہ سے جہان تک ممکن ہوگا اسکی جگہہ کے لیے میں بھی کوشش کرونگا (نعرۂ خوشی) میں حاجی زکریا سیٹھ کو مبارکباد دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اونہوں نے بہت بڑا کام کیا کہ جن بچوں کے رہنے کو مکان نہ تہا اونکو اونہوں نے مکان دیا اور انکی اس سخاوت نے اور قوموں کو بہی سخاوت کا راستہ بتا دیا۔ میں مسلمانوں کے کل فرقوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اونمین ان جیسے اشخاص موجود ہیں۔ اب میں عنقریب اوس مکان کا افتتاح کرتا ہوں کہ جس میں بیچارہ مسلمان بچوں کو فائدہ پہونچیگا (نعرۂ خوشی) صاحبو! میں اپنی اسپیچ کو یہہ کہکر ختم کرتا ہوں کہ جس مکان کا افتتاح میں آج کرتا ہوں گو اس کے جاری رکھنے کے لیے بہت دقتیں پیش آئینگی لیکن میں امید کرتا ہوں کہ اس انجمن کے مقاصد کامیابی حاصل کرین۔

(اسپر بہت زور سے نعرۂ خوشی بلند ہوا۔

ہز اکسلنسی حضور ولسنٹ صاحب و دیگر ممبران کے ہمراہ یتیم خانہ کے دروازہ پر تشریف لے گئے۔ جہان سیٹھ حاجی محمد جمال صاحب نے گورنر صاحب کے ہاتھ میں مکان کے قفل کی چاندی کی کنجی نذر کی جسپر کچھہ عبارت بہی کندہ تہی۔ گورنر صاحب نے اوس کنجی سے مکان کا قفل کہولا جسپر خوشی کے نعرے بلند ہوئے اور معہ ہمراہیوں کے مکان کے اندر گئے اور وہاں کا ملاحظہ کیا اور انتظام کو دیکہکر

بہت خوش ہوئے۔

جب گورنر صاحب مکان کا ملاحظہ کرکے اپنی جگہہ پر واپس آئے تو میر عون علی بیرسٹر خلف سردار خان بہادر میر عبد العلی نے مختصر الفاظ مین گورنر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

مسٹر رحمت اللہ محمد سایانی نے سیٹھ حاجی زکریا کی درخواست سے یہہ کہا کہ سیٹھ حاجی زکریا نے پانچ ہزار روپیہ بمبئی یونیورسٹی مین بطور اسکالرشپ دیا ہے۔ اسکالرشپ چھہ مہینون کے ان امیدوارن کو دی جائیگی جو امتحان میٹرکیولیشن مین اعلی مارک حاصل کرینگے اور یہ اسکالرشپ لارڈ سینڈہرسٹ کہلائیگی (نعرۂ خوشی)

ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب نے جواب مین فرمایا کہ اسکو سنکر مجھے نہایت خوشی حاصل ہوئی مگر اسکے ساتھہ ہی یہہ رنج ہوا کہ اگر یہہ اسکالرشپ اسی شخص کے نام سے مشہور ہوتی جسنے کہ عطیہ دیا ہے تو بہت بہتر ہوتا۔ چونکہ اب مین اسبات مین مجبور ہون کہ آپ نے مجھے عزت دی ہے اسوجہ سے خوشی سے قبول کرتا ہون۔

یہہ سیٹھ حاجی زکریا کی اعلی ہمتی کی دوسری دلیل ہے کہ بچون کی ابتدائی تعلیم کے لئے نہین بلکہ اعلی تعلیم کی ترقی کی کوشش کی (نعرۂ خوشی)

خان بہادر محمد حسین حکیم نے لارڈ صاحب کے گلے مین پھولون کا ہار پہنایا۔ اسکے بعد لارڈ صاحب گاڑی مین سوار ہوکر تشریف لیجانے لگے تو جلسہ مین جو ہزارہا آدمی جمع ہوئے تھے خوشی کے نعرے مارنے لگے۔

جب گاڑی پائیدھونی کے قریب پہونچی تو وہان خان بہادر حاجی قاسم مٹھا صاحب جسٹس آف دی پیس نے گورنر صاحب کی گاڑی کھڑی کرکے گلے مین پھولون کا ہار ڈالا اور گلدستہ ہاتھ مین دیا۔

جب گورنر صاحب اور دیگر مہمان جلسہ سے جانے لگے تو اتنے مین آنریبل مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی تشریف لائے۔ مسٹر حکیم اور مسٹر عمر جمال صاحبان نے ان کا استقبال کیا۔ اور مکان مین بٹھایا اور پھولون کے ہار گلے مین ڈالکر رخصت کر دیا۔

تہنیت نامہ

بخدمت جناب مستطاب معلی القاب منبع جود و سخا معدن بذل و عطا جناب حاجی زکریا بن حاجی احمد صاحب پٹیل ادام اللہ حمایتہ

شکر خدا کہ از مدد بخت کارساز
کامے کہ خواستم ز خدا شد میسرم

ہم اراکین انجمن یتیم خانۂ اہل اسلام بمبئی جب اپنے فرائض منصبی پر نظر غور سے دیکھتے ہین تو اس سے زیادہ بلکہ افضل و اعلی کوئی فرض احاطۂ تصور مین دکھائی نہین دیتا کہ ہم اپنی امیدون کے بر آنے پر اعلی درجے کی خوشی و خرمی ظاہر کرین اور آپکے فیض عمیم کے شکریہ کا مؤدبانہ اعلان کرتے ہین۔ ہرگز قابل فخر ہین ایک مدت سے اس شہر مین جو اہل دول و تجار مسلمین کا مرکز ہے ایک مدرسہ ایتام اہل اسلام کی اشد ضرورت تھی۔ اور وقتاً فوقتاً بہی خواہان قوم نے اس کار خیر کی بنا کی سعی بلیغ کی تھی۔ مگر مصداق "کل امر مرہون باوقاتہا"

پاؤ قائم تھا" قبل از وقت کیسی سعی وکوشش نے
معشوقۂ مراد کو کتم عدم سے منصۂ ظہور پر جلوہ گر
کیا اور نہ تخم آرزو و ثمر مطلوب بارور ہوا ۔
کار پرداز حقیقی نے روز ازل سے اِس دولت
غیر مترقبہ کو لوح محفوظ پر قلم قدرت سے آپ ہی کے
نام پر رقم فرمایا تھا جسکا نتیجہ آج ہمنے اپنی آنکھوں
سے دیکھا۔ خداوند کریم سے قوی امید ہے کہ آپکی
پر زور یا دلی حسن نیت جو بجانب یتیم بچگان اہل
اسلام مبذول ہوئی ہے زود ایسا
ثمرہ لائیگی کہ ایک عرصۂ قلیل میں سیکڑوں
بلکہ ہزاروں کنبے زیبا مسلمانوں کے دنیا میں
مرفہ الحال و از روی عاقبت خوش اقبال نکلیگے۔
اور اون کے تہ دل کی دعائیں آپکی آل و اولاد کو
حق میں بلکہ آپکے کل خویش و اقارب نزدیک
دور کے لئے و نیز تمام آپکے عزیزوں کے حق میں
بہ کیہہ حسنات دنیوی و اخروی کا سبب ہونگی ۔
اور سکا اندازہ اسی حدیث شریف حضرت سرور
کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ
وسلم سے معلوم ہوسکتا ہے کہ فرمایا صاحب لولاک نے
"من مسح راس یتیم لم یمسحہ الا اللہ کان
لہ بکل شعرۃ تمر علیہا یدہ حسنات" یعنے جسنے
پھیرا ہاتھ سر پر سے یتیم کے اور نہ پھیرا اوسنے ہاتھ
مگر واسطے اللہ کے واسطے اوسکے ہر ہر بال کے
مقابلہ میں جسپر سے اوسکا ہاتھ پھرا کئی حسنات ہیں
پس کیا نتیجہ ہوا اوس بزرگ کا کہ جس کے
عطیۂ شاہانہ سے سیکڑوں یتیم پرورش پائیں۔

اور علوم دینی وغیرہ سے بہرہ ور ہوں اور نیز حلال روزی
کے ذریعے سیکھکر دنیا میں باعزت و مکرمت خوش
گذران رہیں۔
خاتمہ میں ہم عاجزوں سے اور کیا ہوسکتا ہے کہ
آپکے حق میں صدق دل سے دعا کریں کہ وہ مالک
متعال آپکو اور آپکے عزیزوں کو تا قیام لیل و
نہار جاہ و اقبال و تندرستی کمال کے ساتھ قائم
رکھے آمین ثم آمین
حاجی رحمۃ اللہ بن حاجی داؤد صدر انجمن
موسیٰ بن حاجی ہاشم خزانچی انجمن
عبد الکریم بن حاجی نور محمد و محمد صدیق بن حاجی
مولینا پیشکاران انجمن
دیگر اراکین مجلس منتظم
حاجی عبد اللہ حاجی نور محمد ؛ میان محمد بن حاجی جان محمد ؛
حاجی اسمٰعیل گل محمد ؛ عیسیٰ بن حاجی یعقوب سیٹھ ؛
صالح محمد حاجی محمد نورانی ؛ حاجی اسمٰعیل اسحاق ؛
عثمان بن حاجی محمد زکریا ؛ حاجی جان محمد حاجی محمد ؛
عبد الخالق حاجی موسیٰ ؛ حاجی قاسم حاجی یوسف ؛
حکیم محمد دائم ؛ ڈاکٹر خواجہ عبد اللہ ؛ منشی خواجہ
مہر الدین ؛ عبد الکریم بن حاجی یوسف میر سید علی
ابراہیم صدیق ؛ ابراہیم حاجی یعقوب ؛ حاجی
یوسف بن پیر محمد ؛ احمد بن شیخ امام

ہر انسان کی زندگی نتیجہ خیز وقعات کا مخزن ہے

تمام وہ واقعات جو روزمرہ ہماری آنکھوں کے
سامنے گذرتے ہیں ہمارے سامنے آکر اپنی عکسی نہیں بلکہ سچی اور اصلی

تصویر ہمارے ذہن مین کھینچ دیتے ہین وہ تمام مسلسل واقعات جو ہر لحظہ ہر ساعت لگاتار وقوع مین آتے رہتے ہین اور اپنی نہایت چھوٹی زندگی گذارنے کے لئے ہستی کا پیراہن پہنکر دنیا کے پردے پر آتے ہی اوسے اوتار دیتے ہین او فی الحقیقت ایسے ہین کہ اگر ان مین کے ایک چھوٹے سے چھوٹے واقعہ پر بھی ایک گہری اور عمیق نظر ڈالی جائے تو وہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا سبق ثابت ہو نیز ایسا بڑا سبق کہ جو کسی بڑے سے بڑے فیلسوف کے قول سے حاصل ہو جائے مگر دراصل بات تو یہ ہے کہ ہمکو اسقدر فرصت ہی کہان کہ ہم نظر دقیق تو کیا ایسے واقعات پر ایک سرسری نظر بھی ڈال سکین۔ "بیکار مباش کچھ کیا کر" پر سعدی کے ساتھ اور نہایت ثابت قدمی سے کاربند ہونے کی خاص غرض سے۔ گو ہم کچھ نہین کرتے تاہم (شکر کا مقام ہے کہ) اسقدر تو ضرور کرتے ہین کہ اپنا بہت سا وقت بیکار اور فضول کھو بیٹھتے اور ضائع کرتے ہین اور "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین" سے چشم پوشی کر کے بارس کے وقت وہی دو لفظی جملہ "عدیم الفرصتی" پیش کر دیتے ہین (وکفی بہ فخرا)

ہندوستان! اے او ہندوستان!! جو کسی نیک وقت اور نیک نیتون کے ساتھ مسلمانون کے ہاتھ چڑھا تھا اور ایسے وقت ہاتھ لگا تھا کہ تیرے فتح کرنے والے دنیا کا ہر قطعہ اور دور دراز ملکون کی عظیم الشان فتوحات کی فتح حاصل کر چکے تھے۔ کیا تیرے ان فاتحون کی اولاد کو تو نے اسقدر خراب اور قریب ہلاکت کر دیا کہ جسے دیکھو عدم اتفاق و اتحاد اور ایسے سیکڑون لا دوا آزارون کے ساتھ مرض عدیم الفرصتی مین مبتلا اور گرفتار ہے۔ مسلمانو! تم اور رسوا۔ ذلیل و خوار!

اللہ رے ہماری زندگی کہ جس مین لوگ نو طرح طرح کے خواب دیکھا کرتے ہین مگر ایک ہم ہین کہ تا بندم ہماری آنکھین فرصت کی صورت کو ترستی رہی تھین انکو فرصت کا خواب تک نصیب نہ ہوا۔ ہائی وقت! وائے وقت! اسی مضمون کو ہمارے ہی جیسے ایک کم فرصت بلکہ بیچارے بالکل عدیم الفرصت شاعر نے (جنکو دنیا کے جھمیلون سے سانس تک لینے کی فرصت نہین سوائے ان چند لمحون کی فرصت کے کہ جن مین وہ اپنی شکایت کے دفتر کو موزونیت کا جامہ پہنا سکتے تھے) اس طرح موزون کیا ہے۔

فکر معاش۔ ذکر خدا۔ یاد رفتگان
دو دن کی زندگی مین بھلا کوئی کیا کرے

اے تیز رفتار بادپا کبھی واپس نہ ہونے والے وقت! آہ بہا قیمتی اور نہایت سے نہایت قیمتی وقت! کاشکے لوگ تیری اتنی ہی قدر کرتے جتنی کہ ننھے ننھے بچے۔ نافہم اور بے سمجھ نادان لڑکیان کھیلتے ہوئے اپنی ایک چھوٹی سی گڑیا کو ذرا سی ٹھیس لگ جانے سے کرتے ہین!! اگر اتنا بھی نہین ہو سکتا تو کاش کہ اسکا عشر عشیر ہی کیا کرتے۔ ہماری ناثبات زندگی کے ایک آدھ گھنٹہ مین جو چند واقعات وقوع مین آتے ہین جب وہ ایسے ہی ہین کہ انسے ہمکو نہایت مفید اور بڑے سے بڑا

سبق حاصل ہو سکتا ہے جو کہ کسی فیلسوف کے قول سے ہونا چاہیئے
زندہ اور یہ تازہ نظیریں ہمیشہ پیش رہنے کے
تنقید کے بود و باش دیئے والے مسلم الثبوت اور
بلند کوا نے سے تسلیم کئے ہوئے قول کے لحاظ سے
واقعے ہیں کہ جنکو از روئے انصاف اُن واقعات پر
مستند ہے جنہیں گذرے ہوئے زمانہ کی گرد و غبار نے نام
کی نیکیوں کو چھپا کر دنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالنا
چاہا ہے ہم میں اگر کچھ بھی نصف مزاجی کا مادہ ہے تو
تسلیم کرنا چاہیئے کہ یہ واقعات اسقدر ہرگز ہرگز
کوشش زدہ نہوتے اگر انکو زمانہ کے نامور اور مشہور
لوگوں کی زندگی سے تعلق نہوتا - پر اثر وہ چیز بھی جو
موجودہ ہے جو تازہ ہے اور اُسکے
طور بھی جس پر اثر کا پڑنا یا ڈالا جانا مد نظر ہو
اور میں سیلیزہ تمام روزانہ واقعات خواہ وہ کسی
گمنام یا کسی انگریز کی زندگی سے منسوب ہوں
کسی دانشمند کسی نیک مسافر کی لائف سے وابستہ
درمیان علم رکھتے ہیں بشرطیکہ دونوں فریق زندہ ہوں
دو جماعتوں میں جب پہلی جماعت کا شخص
اس دنیا سے اپنا خیمہ اوٹھا کر عدم کی نامعلوم سرا
کی طرف کوچ کرتا ہے اور اس پر شواہد گذار سفر کے لئے چل
کھڑا ہوتا ہے تو جہاں وہ اپنے اسباب سفر کو باندھ بوندھ کر
چلا جاتا ہے وہاں اُسکی زندگی کے واقعات - اسکے مقولے - اسکی
کارگذاریاں بھی مسافرانہ بندوبست کی گھبراہٹ میں اسکے
ساتھ ہی پیٹ میں آجاتی ہیں اور اوسکے ساتھ جب اوسکی
سوانح عمری کا پریشان اور منتشر اوراق کا دفتر اسکے ہی بغل
میں دبا ہو دنیا سے مفقود ہو جاتا ہے تو پھر ہمارے اس مسافر کا

نام و نشان باقی نہیں رہتا - اور وہ حرف غلط کی طرح صفحہ
ہستی سے مٹ جاتا ہے اور جب اوسے کوئی نہیں جانتا تو اس
کی زندگی سے واقعات سے سبق لیا جا سکتا ہے نقش بر
آب کی طرح نابود ہو جاتے ہیں پھر اوسکو جاننے والے جانتے ہیں یا
ایسا جانتے ہیں کہ وہ جاننا نہ جاننے کے برابر ہے کیونکہ اگر
وہ جانتے ہیں تو صرف اسی قدر کہ نوع بنی آدم کی فہرست میں
اوسکا نام "گمنام" کی کلاس میں اور اوسی حقیر سرخی
کے ذیل میں لکھا ہوا اونکو نظر پڑا تھا جو اسقدر مٹا ہوا تھا
اور اسپر سیاہی کچھ ایسی اُڑی ہوئی کہ وہ آنسے پڑہا نہیں
جا سکتا تھا - فریق ثانی یعنی داناؤں حکیموں اور افلاطون
وغیرہ کی دوسری جماعت کا جب کوئی ممبر دنیا کی سوسائٹی
سے مستعفی ہوتا ہے تو اس سوسائٹی کے ممبر اپنے مستعفی ہونے والے
رکن کی اسوجہ سے کہ وہ ایک اعلیٰ طبقہ کا آدمی تھا - یادگاری
قایم کرنے کیلئے اوسکی کارگذاریاں اُسکی زندگی کے حالات
اُسکے مقولے جمع کرکے سوسائٹی کے ریکارڈ (دفتر) پر لاتے
ہیں - اور دنیا کی سوسائٹی اپنی نامور ممبروں کو "نوشیروان"
ہمدرد کے نام کو گذاشت "کر سٹیفیکٹ دیا جاتا ہے
گمنامی کے پردے میں چھپنے والے اور ناموری کے اکھاڑے میں
اتری ہوئی دونوں قسم کے اشخاص کی لائف کا موازنہ کیا جاتا
ہے تو وہ ایکدوسرے کے پہ نظر آتے ہیں - وہ وہ لوگ ان کے
لائف سے یکساں فوائد حاصل ہیں اور اگر عمیق نظر ڈالی جاے
تو ہمکو ایک او سا ایسے راز کا بھی سراغ مل سکیگا - اور
گمنامی کی لائف سے اوس دلچسپی کے طلسم کی بھی پردہ کشائی
ہوگی -

(محمد علی دلوی - بمبئی)

مطبع محمودی مالک میں منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر چوپاٹی
محلہ مکادر بمبئی سے شائع ہوا

مضامین	مسلم ہیرلڈ	مضامین
خبرون کا چمن ہندوستان کی تازہ خبرین مقدمہ ہندوستانی ایک مسلمان افسر معزول سلطان کا		گورنر صاحب بمبئی عید مبارکباد حضرت سلطان المعظم کی ہیبت رعایا خیرالدین پاشا

جلد ۸ | بمبئی پنجشنبہ ۱۸ جنوری ۱۸۹۹ء | نمبر ۱۶

خبرون کا چمن

غیر ممالک کے سفیر رومی باغیون کے سمجھانے کیلئے مقام یلیپور مین آئے ہوئے ہین۔ (لندن ۱۶ جنوری)

جمعہ کے روز حضرت سلطان المعظم کے پاس اپنا استعفا بھیجا ہے۔ (لندن ۱۶ جنوری)

پرنس ... گولڈ کوسٹ مین آئے ہوئے ہین ... جائینگے۔

...لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ افواج بمبئی کی ۹ وین رجمنٹ کو احمد نگر کو نشانات دینگے۔ اس رجمنٹ کو جو نشان ... مین ملا تھا اوس کو ... سال ہو گئے ہین اس لئے بدلا جاتا ہے۔

ایسٹ انڈیا ریلوے مین بجائے مرد ٹکٹ کلکٹرون کے یورپین اور یوریشین عورتین مقرر ہونگی جن کی تنخواہ ... روپیہ ہوگی۔

... سید محمد یوسف الدین حیدرآبادی کا مقدمہ انبالہ کے مجسٹریٹ کی عدالت مین ۲۳ جنوری کو پیش ہوگا۔ ملزم نے کلکتہ اور بمبئی کو آدمی بھیجے ہین کہ کونسل مقرر کرین۔

محمد افضل بیگ چترالی قیدی جو کہ قلعہ ... سے بھاگ گیا تھا ... جنوری کو ... معلوم ہوتا ہے کابل سے جو فوج کافرستان پر جائیگی یہ اوسکا سپہ سالار ہوگا۔

مہارانی نیپال کے انتقال کی وجہ سے مہاراجہ صاحب کنور اور سردار جسونت سنگھ کے ... کلکتہ شہر مین شامل ہونے پائے۔ مہاراجہ صاحب ... علیل ہین۔

گذشتہ چار شنبہ کی ... شملہ سرینگر لاہور مین سخت زلزلہ آیا۔ نقصان کی کیفیت معلوم نہین ہوئی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آنریبل مسٹر جسٹس ... آیندہ اجلاس

...بمبئی مین ... فروری کو منعقد ہوگا اجلاس کرینگے۔ ... کیا ہے مسٹر ... آنریری ... آف انڈیا ... تار اطلاع دیتے ہین کہ علی صاحب فقیر کے زیر صدارت ... کو لائبریری مین بہت بڑا جلسہ ہوا جسمین ... ریزولیوشن پاس ہوا کہ گورنمنٹ کو عرضی بھیجی جائے کہ ... کے مسلمان مظلوم ... کی گولیون سے مارے گئے اون کی تحقیقات بذریعہ کمیشن کی جائے۔

۱۶ جنوری کی صبحکو مہاراجہ ... بہادر ... سنگھ مہاراجہ ... مہارانی صاحبہ ... راجہ صاحب بہادر ... لالہ جانکی پرشاد وزیر اعظم اور ... مہاراجہ دتیا کے بھائی ... مہاراجہ دتیا کے سالے ... راجہ بہادر کے اتالیق اور ... سو جوانون کے ہمراہ ناسک سے بمبئی تشریف لائے۔ اسٹیشن پر ... رجمنٹ اور گورنمنٹ افسرون نے استقبال کیا۔ ۱۵ توپون کی سلامی سر ہوئی۔ مہاراجہ صاحب بالکیشور ... تشریف رکھتے ہین۔ ۸ روز مقیم رہینگے۔

۱۶ جنوری کو بمبئی مین ایک شخص محمد فقیرا کو چوری کے جرم مین مسٹر ... کے اجلاس سے ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ یہ شخص ... مرتبہ کا سزا یافتہ ہے۔

کپتان ایرنگٹن ۸ وین بمبئی رجمنٹ ۸ جنوری کو فوت ہو گئے۔ (مناسبت اچھی رہی)

مسٹر ... پونہ پولیس کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔

شیخ ابراہیم عبد ... دو آدمی ... جنوری کو مسٹر ... مجسٹریٹ کے اجلاس مین ... پیش کرکے ... انہون نے ایک کشتی مین معمول سے زیادہ ... سوار کرایا تھا ... تعداد ... مقرر ہے۔

... گذشتہ بمبئی مین ۲۳ مسلمان ... کے پیدا ہوئے ... احمد نگر ... کے جلال ... تنخواہ ... کم کیا ہے

مسلم ہیرلڈ

بمبئی پنجشنبہ ۲ ر شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

استنبول کی تازہ خبرین

۱۹ جنوری کو جو رائٹر کی ڈاک آئی ہے اوس مین جو استنبول کی بابت خبرین ہین وہ درج ذیل ہین۔

لنڈن ٹائمس بیان کرتا ہے کہ ریف پاشا محکمہ جنگی مقام نی پورکو تبدیل کیے گئے۔

زیتون کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ وہان کے باغیونکی گروہ مقام سے باہر ارمنیون نے مدد کی اور دوسرے مقام پر بھی قبضہ کرلیا جہان وہ مقابلہ کی تیاری کر رہے ہین۔ دول یورپ کے سفیر اس معاملہ مین کوشش کر رہے ہین کہ بغاوت رفع ہو جائے۔ مزید خبرون سے معلوم ہوا کہ روئٹر نے جو افواہ مشہور کی کہ زیتون کے باغی سلطان کے لشکر سے گزرون سے اوٹھ گئے ہین یہ بالکل غلط ہے۔ اپنی سلطنتی لڑائی نہین کیگی۔ وہ آپس ہی کی لڑائی کے خوف سے بھاگ رہے ہین۔ زیتون مین سخت سردی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے ترکی اونہین فوج بھیجا ہے۔ ہر روز ساتھ ہوتین وقوع مین آتی ہین۔

استنبول مین جو زیتون کی خبرین آتی ہین وہ اکثر غلط ہوتی ہین۔ پار لیگ رائی کا چھاپا اور میل کا تیل

بنا دیتے ہین۔

آرمینیون کا بڑا پادری بشپ ارض روم سے بیت المقدس کو جلا وطن کیا گیا۔

سینٹ پیٹرس برگ پائی تخت روس سے انگریزی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ روس نے اصلاح آرمینیا کے لئے سلطان المعظم کو زور ڈالا ہے۔ وہ پہلے ہی آپ نے تو ریاست کی کچھ تعلق نہین اور سینٹ پیٹرس برگ کی گورنمنٹ خیال جانتی ہے کہ ترکی گورنمنٹ مین جو لوگ اور بغاوت مین ہوتے ہین وہ خود ترقی سے بہت وہ سب انتظام کر سکتی ہے اور سے کسی دوسری سلطنت کی اعانت کی ضرورت نہین۔ اور فی الحقیقت روس کا اس معاملہ مین دخل دینا بھی بالکل نامناسب ہے۔ زار روس کیبنٹ مین اس معاملہ کا بالکل تذکرہ نہین ہوا۔

کریٹ کی خبرون سے معلوم ہوا کہ وہان اب امن قائم ہوتا جاتا ہے۔ غیر ممالک کے سفیر جو کریٹ مین ہین وہ بیان کرتے ہین کہ جو باغیون کے سردار تھے مین انہون نے اس بات کا اقرار کرلیا ہے کہ اب ہم فساد نہین کرینگے۔ چنانچہ وہ اپنے مقامون کو واپس جا رہے ہین۔ جب یہ لوگ چلے جاینگے تو وہ رعایا جو باغی ہوئی ہے اور پہاڑون مین روپوش ہے وہ بھی لوٹین اور چلی جائیگی۔

مقدمہ رشوت ستانی

پٹنہ سے ۱۶ جنوری کو ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار نے تار دیا ہے کہ مسٹر لیا پالیر کر سیار ڈیٹ جج اولہ

ضلع ناسک رشوت کے مقدمہ میں ۶ جنوری کو یونہ کی سیشن میں پیش کیا گیا۔

گورنمنٹ کی جانب میں مسٹر گینش پانڈورنگ وڑ پاگورنمنٹ پلیڈر ناسک اور مسٹر برائین سن بیرسٹر۔ آنریبل داجی اباجی کہرے اور مسٹر واسو بابو جی اگٹ مجرم کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرتے ہیں۔ ملزم کے ذمہ جو الزامات لگائے گئے ہیں انکی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مجرم نے سرکاری نوکر ہوکر جسکی تنخواہ ایکسو روپیہ ماہانہ ہے۔ مسمی ہنسا جی سے ایولا میں رشوت لی۔ علاوہ اسکے ایگاؤں میں مدعی نے ملزم کی ضیافت کی۔

(۲) ایولے کی عدالت میں مجرم نے ایک مدعی کشن نارائن سے کہا کہ بغیر قیمت لئے میرے واسطے دال اور گیہوں لادے۔ مدعی نے انکار کیا۔ تب مجرم نے مدعا علیہ کے نام فیصلہ دیدیا اور مدعی پر خرچہ کی ڈگری ۱۱۲ روپیہ کی کردی۔ علاوہ اسکے عدالت میں کشن نارائن کو مجرم نے گالیاں دیں اور ڈرایا کہ میں تجہپر فوجداری کا مقدمہ قائم کردونگا۔

(۳) اسی مدعی کی طرف سے ناگر ناگاؤں میں مجرم کی ضیافت ہوئی۔ اور ناچ وغیرہ کی مجلس کرائی گئی اور کشن نارائن سے کہا کہ تو اپنے مدعی سے صلح کرکے اوسکو صلحنامہ لکہدے۔

(۴) مجرم نے ایولے میں ایک شخص کلیان سنگہ نامی سے بیس روپیہ رشوت لیکر اوسکو مدعی علیہ کو دیوانی جیلخانہ میں بہیجدیا اور پہر ضمان سے رہا کرالیا۔

(۵) اسی عدالت میں مجرم نے ایک شخص نارائن نامی سے جسنے جعلی وصیت نامہ بنایا تہا ۵ روپیہ لیا۔ اور ۳ مرتبہ مقدمہ ملتوی رکھا۔

(۶) ایسے الزام بہت [illegible] گئے ہیں کہ مجرم نے لوگوں سے رشوت لی ہے۔

(۷) مجرم کی نسبت کئی شکایتیں آئی ہیں کہ یہ لوگوں سے بہت رشوت لیتا ہے۔ اور وکیلوں کی ہتک عزت عدالت میں کرتا ہے۔ مثلاً انہیں کے ایک یہ ہے کہ مسٹر بالکرشنا پانڈورام پلیڈر جو کسی مقدمہ میں سردکار تہا اوسکو عدالت میں بہت سست کہکر اوسکے خلاف مقدمہ کی ڈگری دیدی۔

(۸) مجرم نے سر عدالت بالاجی نارائن والڑیا پلیڈر کی ہتک عزت کی۔

(۱۰) مجرم ہمیشہ اہل مقدمہ کو عدالت میں گالیاں وغیرہ دیا کرتا ہے۔

(۱۱) مجرم نے ایک دیوانی مقدمہ میں بالکنہ نارائن کے بہائی کے منہ پر سر عدالت تہوک دیا تہا۔

(۱۲) ایک مختار کہیلو نامی کو بغیر امتحان کے اپنی کورٹ میں پلیڈری کا کام کرنے کی اجازت دیدی تہی۔

(۱۳) مجرم کا یہ ہمیشہ قاعدہ تہا کہ اوسکی عدالت میں جب مقدمے آتے تہے تو وہ مدعی اور مدعا علیہ پر زور ڈالتا تہا کہ تم آپس میں صلح کرکے مقدمہ واپس کرلو۔

(۱۴) مجرم کا یہ ہمیشہ کا قاعدہ تہا کہ مدعیوں کے خلاف ڈگری دیتا تہا۔

(۱۵) مجرم جو مقدمہ کی کاروائی لکہا کرتا تہا وہ اکثر اوقات پہاڑ ڈالتا تہا۔ اور خلاف قانون کاروائی کیا کرتا تہا۔

ایک مسلمان افسر معزول شدہ کی چٹھی

مسٹر عبدالحمید اسسٹنٹ گورنمنٹ ایجنٹ ونتیپا [illegible] سیلون میں کولمبو کے اخباروں میں ایک چٹھی شایع کی ہے جس کا ترجمہ ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

[illegible] نو جوانوں میں سے تمکو لکھی تھی اوسکی نسبت میں یہی تمکو اطلاع دیتا ہوں کہ میرے پاس [illegible] سکرٹری لفٹنٹ گورنر کیطرف سے ایک خط آیا ہے جس میں مجھے پانچ برس کے واسطے برطرف کر دیا ہے۔ اس چٹھی میں ان الزامات کا ذکر نہیں کہ جنکی وجہ سے میں برطرف کیا گیا۔ اور نہ میری برطرفی کا مجھسے جواب طلب کیا گیا ہے اور نہ میرے اظہار لئے گئے۔ اور یہہ کاروائی خلاف قاعدہ ہوئی۔ چنانچہ اوس قاعدہ کی نقل میں اسی چٹھی کے ساتھ ملفوف کر کے بھیجتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اوسے تم چھاپ دوگے۔ نہ تو میں نے خدا کا گناہ کیا۔ اور نہ انسانی قوانین کے خلاف کوئی کام لیا۔ میں نے سرکاری نوکری ۳۰ برس تک بڑی ایمانداری سے کی۔ اور اوسکا مجھکو یہ انعام ملا۔

معلوم نہیں کہ یہہ شخص کس وجہ سے برطرف کیا گیا۔ اسکی وجہ نہیں شایع ہوئی۔

شیر کا شکار

۱۷ جنوری کے انگریزی اخبار میں ہے کہ ہز ہائینس مہاراجہ شری سر کیسری سنگھ جی کے۔ سی۔ ایس۔ آئی ایڈر نے ایڈر سے ۵ میل کے فاصلہ پر ۱۲ تاریخ کو شام کے چھ بجے ایک بہت بڑا شیر بندوق سے مارا۔ شکارگاہ میں پہلے ہی سب انتظام کر لیا گیا تھا۔ مہاراجہ صاحب شام کے وقت اپنے قیامگاہ سے شکارگاہ کیطرف گئے۔ شیر سو رہا تھا۔ اس لئے شکاریوں کو حکم دیا گیا کہ اوسکو جگاکر جھاڑیوں میں سے نکالیں۔ شیر اپنی جگہہ سے بہت ہی غصہ میں بھرا ہوا اور غراتا ہوا نکلا۔ اور مہاراجہ کی طرف جانے کا رخ کیا۔ مہاراجہ صاحب نے فورا بندوق کا فیر کیا۔ پہلے ہی نشانے کا گولہ شیر کو زیر کر دیا۔ اوسوقت مبارکباد کا غل مچنے لگا۔ اور گھر پر آ کر بہت کچھ مجلسیں اظہار خوشی کے لئے کی گئیں۔

گورنر صاحب بمبئی

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں ہز اکسیلنسی لارڈ سینڈہرسٹ ۱۶ جنوری کو کارپوریشن کی میٹنگ میں تشریف لے گئے۔ گورنر صاحب میٹنگ میں ۳ بجے کے بعد پہنچے۔ مسٹر راؤٹن صدر جلسہ اور دیگر ممبران نے استقبال کیا۔ جب گورنر صاحب جلسہ میں تشریف لائے اوسوقت حاضرین جلسہ اپنی کرسیوں پر سے اوٹھکر حیدرآبادی سلام بجا لائے۔ اور جب تک گورنر صاحب کرسی پر نہ بیٹھے سب کھڑے رہے۔ صدر جلسہ نے گورنر صاحب کے ہاتھ میں جلسہ کی کارروائی جو فلسکیپ کاغذوں پر چھپی ہوئی تھی۔ اور اوسکے کاغذات ریشمی نیلے فیتے سے بندھے ہوئے مراکو چمڑے کے پٹھے میں رکھے ہوئے تھے۔ اور اوسپر کارپوریشن کی مہر لگی ہوئی تھی دیدئے۔

گورنر صاحب اس کارروائی کا بجٹ بہت خوشی کے
ساتھ ملاحظہ فرما رہے تھے۔ گورنر صاحب نے صدر جلسہ
سے کہا کہ جو صاحب بجٹ پر بحث کرتے ہیں ان سے
کہا جائے کہ وہ بحث کریں۔ بعدہٗ ہر ایک ممبر نے
یکے بعد دیگرے بحث کی اور گورنر صاحب ٹھیک
ایک بجے جلسہ سے تشریف لے گئے۔

جلسہ مبارکباد

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ جناب منشی سید معین الدین
صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر ابتدائی اردو تعلیمی مدارس
کے ڈپٹی انسپکٹر مقرر ہوگئے ہیں۔ کل شب کو ساڑھے
آٹھ بجے جناب منشی غلام احمد صاحب چکر متصل ممبئی
ناکہ کے مکان پر جلسہ ہوا جسمین منشی صاحب موصوف
کے اوصاف کی خوبیاں بیان ہوئیں۔ اور مبارکباد
دی گئی اور کمیٹی کا بھی شکریہ ادا کیا گیا۔ باقی کارروائی
کل کے پرچہ میں لکھیں گے۔

حضرت سلطان المعظم کی عیسائی رعایا

بتفلیس۔ ارغنوط۔ سنواط۔ کرذن۔ گوربی۔
مناستر۔ کلس۔ سنوشہر۔ چورم۔ ارض روم۔
معمورۃ العزیز۔ دیاربکر۔ بلا ابزون۔ کستمونی۔ سانک
گروک وغیرہ مقامات سے بشپ۔ ڈیکن اور پادری
صاحبان نے بعد ٹیلیگرام بذریعہ صدارت عظمیٰ
سلطان المعظم کے حضور میں بھیجے۔ اور ان کے
جوابات نہایت تشفی اور طمانیت بخش دیئے گئے
خلاصہ مضامین ٹیلیگرام کا یہ ہے۔
"ہم ہمیلہ بشپ۔ ڈیکن و دیگر پادریان
اپنی ہمقوم و ہم مذہب کیطرف سے حضور والا مین
عرض پرداز ہیں کہ آجکل بدقسمتی سے ہماری اُمت
حضور کی وفادار رعایا یا اہل اسلام میں جو نزاع
ہوگئی تھی وہ اب یمن سایہ خداوندی مرتفع ہوگئی۔
اور جو انتظام اب مالی سے ہوا ہے۔ اوس سے کامل اطمینان
تشفی اور طمانیت حاصل ہوگئی ہے۔ ہم اپنے حقوق
اور مذہبی امورات کو آزادی کے ساتھ عمل میں لاتے
ہیں۔ فتنہ و فساد بالکل رفع ہوگیا ہے۔ ہمارے
مکانات محفوظ ہیں۔ اور ہم اپنے معبدوں اور
کلیساؤں میں حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کے
ابقاء ذات و ازدیاد اقبال کے لئے دست بدعا
رہتے ہیں۔ اور تہ دل سے اوس پادشاہ جہان کے
شہنشاہ سے حضور والا اور باب عالی کی قوت
و شوکت اور عظمت و ہیبت کی روز افزون
ترقی کے خواہشمند ہیں۔ اور سچے دل سے اقرار
کرتے ہیں کہ اسی سلطنت ابد پیوند میں ہماری ہر
طرح کی بہبودی اور سلامتی مقصود ہے"۔ (ضیاء الصباح قسطنطنیہ)

خیر الدین پاشا

پچھلی صدی کی اسلامی تاریخ میں خیر الدین پاشا
نہایت قابل وقعت جگہ رکھتا ہے۔ اور بلحاظ علمی
و دماغی ملکی و فوجی اعلیٰ درجے کی لیاقت کے اس
زمانے کے اسلامی ہیروز میں شمار کئے جانے کے قابل ہے
جو نمایاں کام ٹیونس میں اسکی ذات سے ظاہر ہوئے
جو اصلاح سلطنت ٹیونس کے ہر امور جزئی و کلی میں
اس کے ہاتھوں سے ہوئے۔ جس قابلیت اور لیاقت کی
اور روشن ضمیری سے عہدہ وزارت ٹیونس کا کام
اسنے انجام دیا۔ اور جس حسن انتظام و لیاقت کیوجہ
سے سلطان المعظم عبد العزیز نے اسکو سلطنت ترکی

کا وزیر اعظم بنایا۔ جیسے مختصر کے ساتھ بیان کیے جاتے ہیں۔ اور جو مقصد کہ ایک سوانح عمری سے ہوتا ہے یعنی آیندہ نسلوں کو احمد اور اعلیٰ امور پر آمادہ کرنا اور تنبیہ وہ ان واقعات سے پورے طور حاصل ہو سکتا ہے۔ چند سال گذرے ایک نہایت مفید کتاب اقوم المسالک جو اسی لائق مصنف کے قلم سے نکلی ہے عربی سے اردو میں ترجمہ ہو کے بنام اقوم المسالک اسی علیگڈہ سائنٹیفک سوسائٹی نے شائع کی ہے۔ اس کتاب میں مصنف کا مختصر حال اور بہت مختصر اصلاحون کا جو اس نے اپنے عہد میں کی ہیں مختصر ذکر ہدیہ ناظرین ہے۔

وزیر خیر الدین کا اصلی وطن جبال قفقاز میں تھا۔ قسطنطنیہ میں پیدا ہوا۔ اور ٹیونس میں احمد پاشا کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی۔ شروع زمانہ طالب علمی میں بھی اسکی ذہانت اور اولوالعزمی کے آثار ظاہر تھے۔ چنانچہ تحصیل قراءت اور کتابت کے ساتھ ہی فوجی تعلیم۔ پالٹیکس۔ تاریخ۔ نقشہ کو نہایت توجہ و شوق سے پڑھا اور زبان فرنچ میں ملکہ پیدا کیا۔ وہ اگرچہ دینیہ علوم اور زبانوں سے بخوبی ماہر تھا اپنے مذہب شریعت اور علماء شریعت کی نہایت وقعت کرتا تھا۔ اور انکے رسوم کا محافظ تھا۔ بلند ہمت تھا اسلیے مزاج میں اس قدر وقار تھا کہ جو شخص اسکی ذات سے ناواقف تھے اوس کو متکبر سمجھتے تھے مگر ملاقات ہو جانے پر انکو معلوم ہوتا تھا کہ وہ خوش خلق۔ تکبر سے پاک۔ راسخ الطبع ثابت قدم۔ اولوالعزم تھا۔ زمانہ احمد پاشا میں فوجی صیغہ میں ایک اعلیٰ عہدہ پر ممتاز تھا۔ اور وزیر مصطفیٰ افسر خزانہ کی بیٹی سے شادی کی۔ اسیلیے بعد چندے احمد پاشا نے اسکو امیر الامراء مقرر کیا۔ اسکی

لڑائی میں بھی اس نے بڑا حصہ لیا۔ یعنی ترکی سلطنت کی مدد کے لیے فوجی اور مالی قوت فراہم کرنے میں مشغول رہا۔

محمد پاشا نے ۱۸۵۷ء میں اسکو عہدہ وزارت بحریہ پر مامور کیا۔ وہ اس عہدہ کا کام انجام دیتا رہا۔ اور چونکہ والی ملک کو اس پر پورا اعتماد تھا اسلیے انتظامات ملکی میں بھی ہمیشہ اس سے مشورہ لیا جاتا تھا۔ اس وقت حلق الوادی کی جو ٹیونس کا سب سے بڑا بندرگاہ ہے حتی الامکان حالت درست کی۔ اسوقت تک محکمہ وزارت کا کام کسی قواعد کی پابندی سے نہین ہوتا تھا۔ مگر وزیر موصوف نے سب سے اول تمام کارروائی روزانہ کیلیے ضوابط مقرر کیے۔ ٹیونس کی اکثر اراضی پر غیر ملک والون نے بلا وجہ قبضہ کر رکھا تھا اور اس قبضہ کی بابت مختلف معاہدے تحریر کیے۔ ان معاہدات سے دول خارجیہ کی سفیرون نے اتفاق کیا۔ اور اس تجویز سے بڑا نفع پہونچا۔ اور جو کہ اراضی کا ان معاہدات کی روسے مقرر ہوا وہ جامع مسجد حلق الوادی پر وقف کیا۔ اور اس ذریعہ سے جامع مسجد مذکور کو بہت رونق حاصل ہوئی۔ حسون نامی پل کا از سر نو بنوانا اور سڑکون کو وسعت دینا۔ اور پوری طرح انکا انتظام کرنا۔ محکمہ وزارت کے لیے ایک عالیشان عمارت بنوانا وغیرہ وغیرہ یہ سب ترقیاں وزیر موصوف کے زمانہ وزارت بحریہ میں اور خاص اسکی کوشش سے ہوئین۔

چونکہ وزیر خیر الدین کا میلان آزادی اور عدالت کیطرف تھا اور نہایت خوش تدبیر اور فصیح تھا۔

اسلیے قوانین کے وضع کرنے مین اسکو بہت کامیابی
ہوئی۔ اور مجلس وضع قانون کا عرصہ تک صدر رہا۔
جس زمانہ مین کہ وزیر موصوف مجلس الخاص
کا ایک ممبر تھا اسوقت ایک مسئلہ پیش ہوا کہ
اوقاف سے جو بعد اخراجات کے مقوم فاضل ہوتی ہین
وہ دیگر اخراجات فوج مین صرف کرنا جائز ہے یا نہین
ایک عالم مالکی نے جو اوسوقت مفتی تھے اس بنا پر
جواز کا فتوی دیا کہ اوقاف کی بچی ہوئی رقم کا
نیک کامون مین صرف کیا جانا زمانہ مالک ابن انس
سے مروج ہے۔ اور چونکہ فوج کا قیام نیک کامون
مین ہے۔ اس وجہ سے اس رقم کا فوج پر صرف
کرنا جائز ہے۔ وزیر خیرالدین نے اسکی مخالفت
کی۔ اور یہہ دلیل بیان کی کہ فوج کے مصارف
کے لیے بیت المال سے ایک حصہ شرعاً مقرر ہے
پس جب یہ مقررہ اخراجات فوج مین تمام و کمال
صرف ہو چکے اور پھر بھی ضرورت باقی رہجائے اُس
وقت یہہ فتوی جائز ہے۔ مگر جب بیت المال
کی آمدنی مصارف بیجا اور غیر مشروع مین صرف
کر دیجائے۔ جیسا کہ سبکو معلوم ہے کہ ہوتا ہے
تو ایسی صورت مین اوقاف کی رقم کو قیام فوج
مین صرف کرنا بالکل ناجائز ہے۔ حقیقت مین
امر حق کہدیا ہے۔

نہایت قابل ... صفت جو وزیر خیرالدین
مین تھی۔ اور جو امرا اسلام مین فی زمانا بہت
کم ہو گئی ہے یہہ تھی کہ جب امور ملکی مین سرگرمی
کم ہو جاتی تھی۔ تو وہ مشاغل علمی کے لیے فرصت
پاتی تھی اور اسوقت مسائل ... تصنیف و تالیف
مین سرگرمی سے مصروف ہو جاتا تھا۔ چنانچہ کتاب
اقوم المسالک ایسے ہی فرصت کے زمانہ کی تصنیف ہے۔

جب کبھی معاملات ملکی مین پیچیدگی ہو جاتی تھی
تو وزیر خیرالدین ہی پر سب ملک۔ والی ملک
اور غیر قومون کی نظر پڑتی تھی۔ ایسے موقع پر
جو تقریر وزیر موصوف کی ہوتی تھی وہ ہمدردی
اور حب الوطنی اور وفاداری سے بھری ہوئی ہوتی
تھی۔ چنانچہ جب دول ثلاثہ۔ فرانس۔ اٹلی و انگلستان
نے تونس کے معاملات مین بسبب شکایت ممبران کمیشن مالی
زور دیا اور والی تونس نے مجلس شوری مین آپکو
بلانا چاہا اور سب نے بالاتفاق ٹہرائے وزیر خیرالدین
کا اُنکی تحقیقات و عملدرآمد کے لیے مقرر کیا جانا
تجویز کیا۔ اسوقت وزیر موصوف بھی موجود
تھا۔ اور اُسنے ان دلچسپ الفاظ مین گفتگو کی "آپ
صاحبون نے جو یہہ خدمت میرے سپرد کی ہے مجھے
کچھ عذر نہین ہو سکتا۔ کیونکہ ہمارے آقا والی
ملک اور ہمارے ملک کی خدمت ہر حالت مین مجھپر
فرض ہے۔ البتہ اسقدر ... مین آپ سب صاحبون
کی مدد کی ضرورت ہے۔ اگر آپ سب جانب مدد کرینگے
تو آپکی مہربانی ہے۔ اور اگر صرف مجھپر ہی بار رکھا
تب بھی کسی طرح مجھسے پہلو تہی نہوگی۔ میرے
کہنے کی یہہ غرض ہے کہ مین کچھ عرصہ تک خدمت
کرون اور اسکے بعد کوئی دوسرے صاحب اس
خدمت کو انجام دین"۔ اور اس موقعہ پر وزیر
موصوف نے نہایت قابلیت سے ساتھ حقوق گورنمنٹ
کا پورا خیال رکھکر مدیون کے حقوق کا خاطر خواہ
تصفیہ کیا۔ یہ ایسی نازک حالت تھی کہ اگر وزیر

سمجھا جاتا تو ممبران کمیشن کو اندرونی انتظام ملکی مین دخل مل جاتا۔ مگر اسنے فرانس کو تسلیم کرنے کی رائے دی کہ کمیشن کے پریسیڈنٹ کو اپنا ایک وزیر بنالیے اور وزیر اکبر کا خطاب دیوے تاکہ وہ نگرانی حکومت کی خدمت انجام دے۔

اب ہم چند خاص خاص اصلاحون کا ذکر کرتے ہین جو وزیر خیرالدین کے ہاتھ سے ظہور مین آئین۔

(۱) سابق مین زیتون پر بہت سختی سے خراج مقرر کیا گیا تھا اور ایسی سختی سے وصول کیا جاتا تھا کہ لوگ زیتون کی زراعت کرتے تھے انہون نے یہ خیال ہے کہ بجائے مطالبات حکومت سے محفوظ رہین زمین چھوڑ دی تھی۔ اور ان بنگلون کو جنمین درخت زیتون تھے جلا کر صاف کر دیا تھا وزیر موصوف نے خراج مین تخفیف اور بجائے ڈیڑھ ریال فی درخت ایک ریال سے نصف ریال تک فی درخت مقرر کیا۔ اور ۳۱ ہزار درخت زیتون کا خراج جو جلائے گئے تھے معاف کر دیا۔ اسکے بعد خراج شرعی یعنی عشر جو زیتون پیدا ہوا اسکا عشر مقرر ہوگیا۔ اسکی زمیندار و عام رعایا کو بہت نفع پہنچا۔

(۲) زیتون اور خرما کی زراعت بڑھانے کے لیے یہ ترغیب دلائی کہ جو شخص نئی زراعت اور خرما کی کرے اس سے ۱۵ سال تک محصول نلیا جاوے۔

(۳) اہل ساحل کو قرضخواہون کے پنجون سے رہائی دلائی۔ یہ قرضخواہ اسقدر ظلم کرتے تھے کہ جائداد پر قابض ہو کر قرضدارون کو قید کر دیتے تھے اور جو جائداد منقولہ اور غیر منقولہ قرضدارون کی غیر اشخاص کی شرکت مین ہوتی تھی اُسے بھی ہمیشہ تھے اور سب پر قبضہ کر لیتے تھے۔ اور مدیونکو دیوالیہ ثابت کرانے پہلے خاص طلب کرتے تھے اور جب قرضدار مرجاتا تھا اوسکی جائداد و متروکہ پر قبضہ کر کے بغیر اجازت عدالت کے بیچ ڈالتے تھے۔ اور اگر ایک قرضدار کو اسقدر ثابت ہوجاتا تھا تو اسکے بستر کپڑا اور گھر مین کہانیکے اناج تک چھوڑتے تھے نہ رکھتے۔ قیدی قید خانہ مین رہتے تھے وزیر خیرالدین نے ان تمام تعدیونکو بالکل موقوف کرا دیا اور بجائے انکے احکام شرعی قایم کئے۔ (۴) جو لوگ کہ ٹیکس کی سختی یا ارتکاب جرائم کی وجہ سے ملک سے نکلگئے تھے انکے لیے امان اور عفو منظور کرا کر انکو مطالبات حکومت سے بری کرا دیا۔ اسطرح سے قریب ہزار جو لوگ بھاگ گئے تھے وہ پھر دوبارہ ملک مین آکر بسے اجازت دی (۵) جو قرضے کہ اونکے والی غیر ملک والون کے تھے اونکو محدود کیا۔ اور ایسی تدبیر اوسکے متعلق کی کہ جانبین کے لئے مناسب تھی یعنی سود کا غیر معمولی اضافہ جو ہوتا تھا موقوف کر دیا گیا۔ اور قرضہ کے ادا ہونیکیلئے چند طریقے مقرر کئے گئے تھے مثل تعین اقساط وغیرہ وغیرہ (۶) سرکاری مطالبات جو لوگون پر بہت سے چلے گئے تھے انکو چھوڑ دیا اور اسکی وجہ سے جو زمین غیر آباد پڑی ہوئی تھین کیونکہ مالکان اراضی کو یہ خیال ہوتا تھا کہ اونکی ساری محنتون کا پھل انکا بقایا سابقہ کی ادائی مین چلا جاتا ہے وہ سب آباد ہوگئین (۷) بعد معزولی وزیر مصطفے کے وزیر خیرالدین کو وزیر اکبر کا خطاب ملا۔ اور شہر رمضان المبارک ۱۲۹۰ھ مین باشندگان شہر و اعیان مملکت نے اس موقع کی خوشی مین تمام شہر مین روشنی کرائی۔ اور اور شہرون مین بھی ایسی ہی خوشی منائی گئی۔ کیونکہ وزیر خیرالدین بسبب اپنی نیک نیتی حب الوطنی اور فیض رسانی محنت و بے نفسانی کے ہر دلعزیز تھا۔ اسی سنہ مین اسنے اوقاف کے انتظام کیلئے ایک کمیٹی قایم کی اور تمام علاقہ مین نگرانی اوقاف کیلئے مختلف جماعتین سر رآوردہ لوگون کی مقرر کین۔ ہر کمیٹی مین ایک پریسیڈنٹ۔ ایک نائب اور دو ممبر مقرر کئے۔

(باقی دارد)

مال لقیہ زیادہ دوسرے کے برابر ہوتا ہے۔

مطبع محمودی ٹانکار سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر محمد حجرہ محلہ مکان نمبر ۱ بمبئی سے شایع ہوا۔

مضامین

خبروں کا چمن
جلسۂ مہابلیشور
... کلیات سعدی
نواب محسن الملک
بمبئی میں ... سوداگر

مسلم ہیرالڈ

مضامین

سلطنت عثمانیہ
محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس
کشتی نوح
... جہازوں کی خبریں

جلد ۸ | بمبئی پنجشنبہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء | نمبر ۱۷

خبروں کا چمن

ترکی کی نسبت اب تار کی خبریں بالکل بند ہوگئی ہیں۔ انگلستان کو ایک دوسری سمت میں بہت بڑی زک ملی ہے۔ اور تمام یورپ کی آنکھیں اسی طرف لگ رہی ہیں۔

گذشتہ دوشنبہ کو چرچ آف اسلام لیورپول میں ایک نو وارد مولوی صاحب کا وعظ تھا۔ تو گرجا میں مجمع کثیر تھا۔

گو آئین بمبئی قانون کی میعاد ۲ ماہ تک اور بڑھائی گئی کہ مفسدین سزا پا سکیں۔

پونا میں سیواجی کی یادگار قائم کرنے کے لئے جو جلسہ ہوا اسمیں بارہ ہزار آدمی شریک تھے۔ آنریبل سریندر ناتھ بنرجی نے بھی اس موقع پر فصیح و بلیغ تقریر کی۔

گورنمنٹ اضلاع متحدہ امریکا نے ۱۰ کروڑ ڈالر قرضہ کا اعلان دیا ہے۔

کشمیر میں آجکل غضب کی سردی ہے [illegible] جنوری کو تھرمامیٹر کا پارہ [illegible] درجے پر تھا۔

لنکا میں ایک اور جلیل القدر یورپین دین اسلام قبول کرنے والا ہے۔

روس میں حکم ہوا کہ علاقہ کوہ قاف کے تمام عہدوں پر روسیوں کے سوا کوئی غیر قوم کا شخص مقرر نہ ہو۔

لندن میں کوشش ہے کہ باہر کی گندم پر محصول درآمد قائم کریں۔

ایک مسافر ریل گاڑی میں لاہور سے ملتان کو جاتا تھا۔ راستہ میں اسکی نعش ملی [illegible] قاتل کا پتہ نہیں۔

قریب [illegible] پور کے متصل جو ڈاک پر ڈاکہ پڑا تھا ایک ڈاکو پکڑا گیا۔ وہ جرم سے اقبال کرتا ہے۔

لندن سے خبر آئی کہ سر جولیس گولڈ سمتھ صاحب ڈپٹی چیئرمین کمپنی ہاؤس آف [illegible] فوت ہوگئے۔ قوم سے یہودی تھے نہایت متمول اور فیاض۔

حضور وائسرائے کو آہستہ آہستہ آرام ہوتا جاتا ہے عنقریب سرکاری کاروبار میں مصروف ہوں گے۔

صاحب چیف کمشنر برما منڈلے میں دربار منعقد کرکے بیس فروری کو مراجعت فرما رنگون ہوں گے۔

بمبئی میں تجویز ہو رہی ہے کہ آنریبل مسٹر مہتا کو پارلیمنٹ کی ممبری کا امیدوار کریں۔ اور انکی کامیابی کے لئے ولایت میں کوشش کریں۔

تانگڑہ نام آگبوٹ کلکتہ سے مدراس کو جاتا ہوا راستے میں بیکار ہوگیا۔ کلکتہ واپس گیا۔

[illegible] نام آگبوٹ دریائے ہگلی میں ایک جہاز سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ دو ملاح غرق ہوگئے۔

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان ایم اے میں ۴۸ امیدوار پاس ہوئے۔ مسلمان صرف دو۔

ایسٹرن بنگال ریلوے میں کئی مقام پر دوہری پٹری بنائی جائیگی۔ اسکے لئے ۳۰ لاکھ روپیہ منظور ہوا ہے۔

دارجلنگ میں بہت سے بھوٹیا ٹٹو فروخت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

ہائیکورٹ مدراس میں پانچواں جج مستقل ہونے [illegible] خبر ہے۔ اور شنید ہے کہ کسی دیسی آدمی کو یہ جگہ ملیگی۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی:- دوشنبہ ۱۴ر شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ

جلسہ بانکپور

۸ر جنوری کے پرچہ مین ہم لکھ چکے ہین کہ ایک جلسہ بغرض مبارکباد منشی سید معین الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس منشی غلام احمد صاحب جیلر کے مکان بمبئی بازار مین منعقد ہوا تھا۔

چونکہ علاوہ مبارکبادی کے اور بھی اغراض تھے لہذا آج اوسکا مختصر ذکر بلفاظ ہم درج ذیل کرتے ہین۔

سب سے پہلے مولوی غلام احمد صاحب صدر جلسہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس جلسہ کے انعقاد سے ۳ غرضین ہین۔ منشی صاحب موصوف کی مبارکباد۔ جائنٹ سکول کمیٹی کا شکریہ۔ ترقی تعلیم کی تدبیرین۔ چنانچہ اسکے متعلق صدر صاحب نے بہت دیر تک گفتگو کی۔ اسی گفتگو کی تائید کے لئے یکے بعد دیگرے اشخاص ذیل کھڑے ہوئے اور ہر ایک نے بمطابق فہم ہر کس بقدر ہمت اوست خوب دل کھولکے بیان کیا۔

بدرالدین عبد اللہ کوٹ۔ ملا محمد یونس صاحب۔ عبد صمد صاحب محمد علی صاحب دلوی۔ بدرالدین صاحب دہلی منگلور۔ منشی شیخ احمد صاحب کوکاڈ۔ منشی محمد اسمعیل صاحب حافظ۔ منشی شیخ احمد صاحب۔ شیخ امام۔ شیخ حسین صاحب واعظ درد نصاری۔

مولوی محمد یوسف صاحب کھٹکل باڑو۔ مولوی عبد المنعم صاحب بانکاظم خطیب جامع مسجد بمبئی۔ منشی محمد علی صاحب کمانڈر۔ مولوی عبد الرزاق صاحب النقشبندیہ۔

چونکہ ان لوگون مین سے اکثرون کی تقریرین غیر سلسلہ وار درج کرنے کی تھین اور بعضون کی اظہار رائے کے بیرسٹ تینا ترلے تہذیب کے خلاف لہذا قلم انداز کی گئی ہین۔

جب یہ سب لوگ اپنے اپنے دل کے حوصلے نکال چکے اور رات بھی زیادہ آگئی تو مولوی غلام احمد صاحب صدر جلسہ نے منشی سید معین الدین صاحب کے گلے مین پھولون کا ہار جو در اصل ہر ایک کے گلے کا ہار ہو گیا ڈالا۔ اوس وقت ہر طرف سے خوشی کے نعرے (انگریزی فیشن مین) بلند ہوئے۔ بعدہ منشی صاحب موصوف کھڑے ہوئے اور حاضرین جلسہ کی قدردانی اور مبارکبادی کا شکریہ ادا کیا اور ترقی تعلیم کی ضرورت اور مشکل تدابیر کی بابت بہت دیر تک بیان فرماتے رہے جسکا خلاصہ درج ذیل ہے:-

حضرات! مین آپکی قدردانیون اور مہربانیون کا شکریہ اس ایک زبان شرمندہ بیان سے تو کیا اگر ہر سر مو زبان ہو جائے تب بھی ممکن نہین کہ ادا کر سکون۔ لہذا مین اس سے گریز کرتا ہون اور اپنا مقصد دلی بیان کرکے آپ لوگون کی سمعخراشی کرنا چاہتا ہون۔

صاحبو! اس وقت جو آپ لوگون نے مہربانی کی ہے مجھے انتہا درجے کی خوشی ہوئی اور ایسا ہی رنج بھی

ہوا۔ دوسرے فقرہ کو سنکر آپ تعجب کرتے ہونگے۔ مگر نہیں میں اوسکی وجہ عرض کرتا ہوں۔ یہ صدر لکھا ساہار (ہاتھ میں لیکے) جو صدر صاحب نے میرے گلے میں ڈالا ہے ترقی مراتب کی مبارکباد ہی نہیں بلکہ میرے گلے میں حلقہ غلامی ڈالکر مجھکو ہمیشہ حلقہ بگوش ان کے بنا دیا۔ زندگی مجھپر قوم کی خیر خواہی و خدمتگذاری فرض کر دی۔ گو مجھے پہلے سے بھی خیال تھا (چنانچہ اس کے شاہد ہمارے لائق مالک اخبار مسلم ہیرلڈ ہیں) اور تا بمقدور میں نے کوششیں بھی کیں۔ لیکن ہمیشہ میرا یہ خیال رہا کہ صرف ایک دو آدمیوں کی کوشش سے جیسا کہ سر نہیں ہو سکتی۔ اس میں ایک نہایت متفق جماعت گروہ کی ضرورت ہے۔ میں اللہ کا لاکھ لاکھ شکر کرتا ہوں کہ اوس نے میرے خیال کو تو پورا کر دیا۔ اب آپکے ارادوں کو بھی پورا کرے (خوشی کے نعرے) میں اب کمربستگی اور مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں کوشش کرونگا۔ لیکن جب سے کہ قوم کی خدمت گذاری مجھپر فرض ہو گئی ہے ایسے ہی آپ لوگوں پر میری اعانت۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ بغیر مخدوم کی عنایت و امداد کے خادم کی کوششیں سب رائیگان جاتی ہیں۔ اگر آپ لوگ وقتاً فوقتاً تھوڑی بہت بھی میری امداد فرماتے رہینگے تو میں امید بلکہ یقین کرتا ہوں کہ اپنے اور آپکے ارادے بہت جلد پورے کر دکھاؤنگا اور اب یہ کام کوئی مشکل نہیں رہا اور اگر ہے بھی تو کیا

اندیشہ ہے ہمہ دوستی یک شو شکنند کو دانہ پراگندگی آرد نبود زا (خوشی کے نعرے) اب میں اس وقت کو بہت غنیمت سمجھکر اپنے خیالات کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں پھر خدا جانے یہ موقع ملے یا نہ ملے۔ کیونکہ شعر

منتظر گردون اہل عالم را نوبت میرسد چو شمع محفل
ز رفتن شمع ست فرصت ما پاپ

حضرات! میں کچھ گستاخی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کہ دہانی تو ہماری گستاخ کا مضمون ہوگیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ بغیر میرے معافی مانگے آپ معاف کر دینگے۔

آپ لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ مسلمانوں میں بڑے بڑے لائق گذرے ہیں۔ اور اب بھی انہیں نسل جنکا حوصلہ اور لیاقت کم ہے کہ علمی لیاقت میں اور قوموں سے بڑھ جائیں۔ یہ تو وہی مثل ہے کہ میں نہیں میرا بھائی مرد ہے۔ اس بیان سے کیا ہو سکتا ہے کہ میرا باپ ایسا تھا دادا ایسا فلانا ایسا تھا ڈھمکا ایسا تھا۔ اگر کوئی پوچھے کہ تم کیسے ہو تو پھر لڑکھڑا گئے۔ کہ ہم ہیں تو کیا ہیں۔ انسان کو چاہئے کہ اگر اوس میں کچھ ذاتی جوہر ہو تو وہ ناز کرے۔ ورنہ خواہ مخواہ کے ناز بیجا شتر غمزے سمجھے جاتے ہیں۔ اسوقت مجھکو ایک شعر استاد عرفی مرحوم کا یاد آیا ہے جو میرے قول کو ثابت کرتا ہے

المنۃ للہ کہ نازم بہ نسب نے
...نیک بشنہا دہت طلسم لوح قلم را

جہانتک ممکن ہو آپ سب صاحب کمیٹی کی ابتدائی

... کی درستی اور ان کی تعداد کی زیادتی کی کوشش
کرنا۔ جب یہ کوشش پوری ہو جائیگی تو ہم
گورنمنٹ سے گرانٹ بھی لے سکتے ہیں اور ہم
اعانت بھی لے سکتے ہیں۔ سب سے زیادہ تعلیم میں
جو کوشش ہونی چاہئے وہ یہ ہے کہ اردو زبان
جو ہمارے لڑکوں کی مادری زبان سمجھی جاتی ہے اوس کو
درست کریں اور اوس میں خوب لیاقت پیدا کریں
جب ہم اپنی زبان پر حاوی ہو جائینگے تو دوسری
زبان بہت جلد ہی سیکھ سکتے ہیں۔ اب میں اپنی
تقریر کو ختم کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں
کہ میرے اس مختصر سے بیان کو آپ بہت سمجھکر
بدل و جان اسکی تعمیل میں کوشش کرینگے۔

کافی کی ایک ایک پیالی سب لوگوں کو پلائی
گئی (ہمیں تو آدہی ہی کافی ہوگئی) پان تقسیم
ہوئے گلدستوں کی بہار دکھلائی گئی۔ گلاب کی رسم
ادا ہوئی۔ ۵ منٹ کم ۱۱ بجے جلسہ برخاست ہوگیا۔

ہم بھی جائنٹ سکول کمیٹی کے دو شکریے ادا
کرتے ہیں ایک یہ کہ اوسنے مسلمانوں کی ترقی کے
لئے اردو انگریزی سے علیحدہ کردی۔ اور منشی
سید معین الدین صاحب کو ڈپٹی انسپکٹر مقرر
کردیا۔ دوسرے اس انتخاب کا بھی شکریہ ادا کرتے
ہیں کہ اوسنے ایسے لایق شخص کو جو کہ نہایت سچے
دل سے قوم کا خیر خواہ اور خدمتگذار ہے مقرر کیا۔

مقدمہ کلیات سعدی

اس مقدمہ کی ایک پیشی کا حال تو ہم پہلے لکھ چکے
ہیں دوسری پیشی ۱۷ر جنوری ۱۸۹۶ء کو چیف مجسٹریٹ
مسٹر سلیٹر کے اجلاس میں ہوئی۔
سید علی میرزا سید حسن شیرازی مجرم کیطرف سے
مسٹر ونشا سولسٹر اور مسٹر کرنگی سولسٹر اور پولیس
کی جانب سے مسٹر لیٹل سولسٹر مقدمہ کی پیروی کرتے تھے
مجرم کے وکیلوں نے بہت زور دیا اور مجرم
کی ناواقفیت کا عذر پیش کیا اور قدیمی لائبریری
میں موجود ہونے کے حوالے دئے لیکن سب گذارشیں
مسترد سمجھی گئیں۔

مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا کہ یہ سب کچھ درست
کہ ہندوستان میں اس کے علاوہ دو علیحدہ حصے ہیں اس
تجویز کی حیثیت سے داخل تعلیم نہیں۔ لائبریری
کی موجودگی اور سرکاری مطبع میں طبع ہونا کسی
زمانے کی بات ہے۔ مجرم کی ناواقفیت ثابت
نہیں ہو سکتی۔ غرض کوئی عذر قابل سماعت نہیں
لہذا ہم یہ فیصلہ سناتے ہیں کہ مجرم پر ۵۰ روپیہ
جرمانہ اور درصورت عدم ادائگی ایک ماہ قید تنہائی
اور دوسرا شخص آغا غلام علی حاجی علی محمد خراسانی
جو اس مقدمہ کے متعلق ماخوذ ہے وہ بعدم ثبوت
میں چھوڑا جاتا ہے۔

نواب محسن الملک

ان نواب صاحب کا لیکچر جو انہوں نے شاید کسی خاص
مصلحت سے ۱۴ر جنوری کو مظفرآباد واقع گرانٹ روڈ
کے جلسہ میں نہیں پڑھا تھا وہ اب انجمن اسلام
بمبئی کے مرآۃ الاخبار میں ہماری نظر سے گذرا۔
چونکہ اس مضمون میں اکثر فقرے ایسے ہیں جو ہمارے آزادانہ
و منصفانہ ریمارک کے محتاج ہیں باقی مضمون کو منظر میں

جنونی ہو وحشی ہو ہو والی ہے

۱۵ جنوری کو ایک بجے کے قریب بائیکلہ کی پولیس آفس میں ایک جنونی مولیا صاحب صفدر حسین نامی نے شکایت کی پہلے یہ مسٹر دستغلی انسپکٹر خفیہ پولیس کے پاس گئے اور وہان سے ہو باری راؤ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس گئے وہان سے سپاہیون نے انکو سردار خان بہادر میر عبداللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس کے گھر مین بھیجدیا۔ اس شخص کی عمر تخمینا ۶۰ سال کی ہے۔ آنکھون پر عینک اور داڑھی پر مہندی لگاتے ہین۔ انکے ہاتھ مین ایک تھال تھا جسمین کچھ کاغذ لپیٹے ہوئے تھے انہون نے سردار صاحب سے یہہ کہا کہ ملکہ معظمہ میری ماں ہے مہربان ہے اور ہمیشہ مجھے وہان سے خط بھیجا کرتی ہے چند روز کا عرصہ ہوا کہ دس ہزار سونے کی گنی میرے نام ملکہ معظمہ نے پارسل کرکے بھیجی تہین۔ وہ بمبئی کے پوسٹماسٹر نے رکھ چھوڑی ہین۔ مجھے دینے سے انکار کرتا ہے اور وہ میرا دشمن ہے۔ آپ مہربانی کرکے مجھے پوسٹماسٹر سے میری گنی دلوا دین۔ سردار صاحب نے پوچھا کہ یہ گنیان ملکہ صاحبہ نے تمہین کس لئے بھیجین انہون نے جواب دیا کہ مین ملکہ معظمہ کی طرف سے تمام ہندوستان مین امن قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہون مین مدراس کا رہنے والا ہون۔ یہان رہتے ہوئے مجھے بیس سال ہوگئے۔ اس کام کے صلہ مین ملکہ معظمہ نے مجھے ۲۸ خطاب عطا کئے ہین۔ سردار صاحب نے کہا کہ جب بمبئی مین ہندو مسلمانون کا فساد ہوا اوسوقت آپ کہان تھے آپنے کیون فساد ہونے دیا۔ انہون نے جواب دیا کہ کچھ ضروری کام پیش آیا اوس وقت مین حیدرآباد گیا ہوا تھا۔ اگر مین یہان ہوتا تو ایک آدمی بھی نہ مارا جاتا۔ اسکے بعد انہون نے اپنا رومال کھولکر ایک کاغذ نکالا اوسمین ایک فارسی قصیدہ ملکہ معظمہ کی تعریف مین لکھا تھا۔ اور اوسپر ملکہ صاحبہ کی ایک تصویر چسپان تھی۔ سردار صاحب نے پوچھا کہ تمہین یہہ تصویر کہان سے ملی۔ جواب دیا کہ ملکہ معظمہ نے لندن سے ڈاک مین میرے لئے بھیجی ہے۔ سردار صاحب نے پوچھا کہ تمنے قلابہ کے پاگلخانہ کو بھی کبھی دیکھا ہے جواب دیا کہ مین اب تک وہان نہین گیا لیکن میرا ارادہ ہے کہ مین اوسکی بھی سیر کرون۔ گو حضور ملکہ معظمہ مجھسے ۳۰-۴۰ سال زیادہ ہین لیکن جب مجھے خط لکھتی ہین تو بڑی تعظیم سے لکھتی ہین اسی لئے کہ اونکے پچھلے قاتلانہ حملے ہوئے تھے مین نے اونکو بچا لیا۔ اس وجہ سے وہ میری قدر کرتی ہین

سلطنت عثمانیہ

اس جلیل القدر اسلامی سلطنت کی نسبت (خدا اوسے قائم و برقرار رکھے) مولوی رفیع الدین احمد صاحب نے ایک مضمون نائنٹینتھ سنچری (رسالہ اونیسوین صدی) مین لکھا ہے اوسکا مقصود یہ ہے کہ سلطان المعظم کو ایک مخلصانہ مشورہ دیا جائے کہ وہ ضروری امور کی اصلاح کرنے کی طرف بہت جلد توجہ فرمائین۔ مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ انتظام سلطنت مین ضروری اصلاحین جسقدر جلد کیجانی چاہئین۔ اور یہ کہ ترکی حکومت مین انگریزون

کی حکومت ہند کی تقلید سلطان المعظم کو کرنی چاہیئے۔ ہندوستان کی حکومت نہایت کامیابی کیساتھ چل رہی ہے۔ اور اسکا اصول بہت مناسب اور عمدہ ہے۔ مولوی صاحب اس بات کو بالکل ناپسند کرتے ہین کہ ٹرکی مین پارلیمینٹ قایم کیجائے۔ ترک لوگ غیر قوم سے ہین۔ اور ترکی پر فتوحات کے حق سے حکومت کرتے ہین۔ اس قلمرو مین دیگر قومین تعداد مین ترکون سے زیادہ ہین۔ اور انکی زبان مختلف ہے قوم مختلف ہے اور مذہب جداگانہ ہے۔ غرضکہ تمام باتین جنسے قومون کی تمیز ہو سکتی ہے بالکل علیحدہ ہین۔ ہندوستان مین کوئی مجلس پارلیمینٹ نہین ہے۔ اور اسی لئے نہین ہے کہ یہان کے حاکم و محکوم ایک قوم سے نہین ہین۔ پس جب کہ ہندوستان ایسی عمدہ اور اعلی حکومت مین پارلیمینٹ کا انتظام نامناسب ہے تو ٹرکی مین اسکی تجویز پیش کرنا قطعی نادرست اور خلاف مصلحت ہوگا۔ سلطان المعظم کو مناسب ہے کہ مجلس وزارت کو زیادہ تر ذمہ دار قرار دین اور علاوہ ازین ایک کونسل واضع آئین مقرر کرین جس مین تمام جماعتون فرقون اور صوبون کی طرف سے نایب مقام داخل ہونے چاہئین اور ممبرون کو اختیار دینا چاہیے کہ فنانشیل جوڈیشیل تعلیمی اور دیگر امور پر جو اندرونی انتظام سے متعلق ہون سوالات پوچھ سکین اور جوابات پا سکین۔ لیکن ممبران کو امور خارجی اور فوج بحری بری اور مذہب کی نسبت کوئی سوال پوچھنے یا دخل دینے کی اجازت نہونی چاہیے تب سب کام ٹھیک ہو جائیگا۔ اسکے بعد سلطان المعظم کو مناسب ہوگا کہ اخبارات کو آزادی عطا کی جاے۔ اور یہی آزادی اخبارات ہے جو ہندوستان مین گورنمنٹ کو بہت سے خطرون سے خبردار کردیتی ہے۔

مولوی رفیع الدین صاحب اخیر مین سلطان المعظم کو اور بھی ایک بات یاد دلاتے ہین کہ ٹرکی کو محفوظ رکھنا اگر منظور ہے تو بحری طاقت بڑھانا چاہیے اور بہت مناسب بلکہ ضروری ہے کہ جنگی جہازون کی تعداد مین فوراً کسیقدر اضافہ کیا جاے۔ سلطان المعظم کو یہ بھی مناسب ہے کہ وارثان تخت و تاج کی مناسب تعلیم پر بہت زور دیا جائے۔ اور اپنے بچون کو ترکی زمین نہین تو یورپ کے تمام ممالک کی سیر ضرور کرانی چاہیے۔

قبل ختم اپنے مضمون کے مولوی صاحب نے ایک فقرہ انگلستان کی خبرداری کے لئے بھی لکھا ہے۔ اسمین صاف طور پر ظاہر کیا ہے کہ انگریزی اخبار جس نے مسٹر سالسبری کے ساتھ سلطنت عثمانیہ کے خلاف اشتعالک بخش مضامین علی التواتر شایع کرتے ہین یہ بالکل مضرت بخش رویہ ہے اور خدا جانے کس خیال سے یہ روش اختیار کی گئی ہے۔ اس طریق سے انگلستان خود اپنے تئین نقصان پہونچا رہا ہے۔ اسکا نتیجہ صاف اور صریح یہ ہوگا کہ سلطنت عثمانیہ

انگلستان سے بیزار ہو کر اسکے مشہور قومی حریفوں یعنے روس اور فرانس کے آغوش میں چلی جائیگی۔ اور ٹرکی کا اسمین قصور ہوگا اور ٹرکی کا روس و فرانس کے ساتھ مل جانا انگلستان کے لیے کیسا خراب ہوتا ہے اسکی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ تمام سمجھدار انگریز اسکو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ گرٹ برٹن نے پہلے زمانہ میں ٹرکی کے بچاؤ میں بہت دولت اور خون صرف کیا ہو کیا اب وہی انگلستان ٹرکی کو کمزور کرکے روس کی آغوش میں اسکو ڈھکیل دیگا۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

مسٹر سید محمود کی تحریک اور خان بہادر برکت علیخان کی تائید سے کانفرنس کا نام تبدیل کیا گیا ہے۔ مسٹر محمود نے بیان کیا کہ ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے اکثر اوقات میں لوگوں کو کانفرنس کے مقاصد و اغراض کا صحیح پتہ نہیں لگتا کہ آیا وہ انگریزی تعلیم کی ترقی کے لیے ہے یا مشرقی تعلیم کی توسیع کی خواہاں ہے۔ اسلئے اسکا نام محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس ہونا چاہیے۔

تجویز مذکور باتفاق رائے پاس ہوئی۔

مسٹر محمود نے ایک اور تجویز پیش کی کہ مغربی لٹریچر و علوم کی کتابیں دیسی زبان میں ترجمہ کرنیکی طرف تعلیم یافتہ اصحاب کی خاص توجہ معطوف ہونی چاہیے۔ مسٹر محمود نے فرمایا کہ اگرچہ انگریزی زبان کل ملک میں بکثرت پھیلتی جاتی ہے۔ لیکن عوام الناس کی کثیر تعداد ہنوز انگلش لٹریچر کے فوائد سے محروم ہے۔ اور نہ امید ہے کہ سو پچاس سال تک بھی اسقدر ترقی ہو سکیگی کہ عام لوگ انگریزی زبان سے واقف ہوں۔ یا یہ کہ وہ انکی مادری زبان بن جائے۔ خواجہ غلام الثقلین بی۔ اے نے اس رزولیوشن کی تائید کی۔ اور شیخ نذیر الدین نے تائید ثانی کی۔ اور پریسیڈنٹ نواب محسن الملک کی تائید کے بعد تجویز منظور ہوئی۔

دوسرے روز خان بہادر برکت علیخان نے ایک رزولیوشن پیش کیا کہ مسٹر سید محمود کانفرنس کے جائنٹ سکریٹری مقرر کیے جائیں۔ کیونکہ سکریٹری کا کام ہر سال بڑھتا جاتا ہے اور اسیوجہ سے رپورٹ دیر سے شائع ہوتی ہے۔ اسلئے مناسب ہوگا کہ مسٹر محمود جائنٹ سکریٹری ہوں اور انکو ایک کلرک [illegible] روپیہ ماہوار کا ملنا چاہیے اور [illegible] روپیہ سالانہ اخراجات خط و کتابت وغیرہ کے لیے منظور کیے جائیں۔ حافظ نذیر احمد نے تجویز مذکور کے متعلق یہ ترمیم پیش کی کہ مسٹر محمود تاحین حیات کانفرنس کے جائنٹ سکریٹری بنائے جائیں۔ چنانچہ رزولیوشن بہت سی تائید کے بعد باتفاق رائے پاس ہوا۔ اس کارروائی کے بعد سرسید احمد استادہ ہوئے اور فرمایا کہ مسلمانوں کو ایک انگریزی اخبار کی بہت ضرورت تھی جو انکی قومی تکالیف کی وکالت کرے۔ اور یہ دیکھکر مجھکو بڑا اطمینان ہے کہ لاہور سے ایک بار

جاری ہوا ہے جسنے اس کمی کو جو مدت سے محسوس ہوتی تھی دور کر دیا ہے - اور اسکے لیئے مین خواجہ احمد شاہ صاحب رئیس لودیانہ کے شکریہ کا ووٹ پیش کرتا ہون کہ جنکی عالی ہمتی سے ایسا نیک کام سر انجام پایا ہے - مسٹر محمود نے ووٹ آف تھینکس پاس کرنے کی تائید کی اور فرمایا کہ پنجاب آبزرور جیسا قومی خیالات کے اظہار مین قابل تعریف ہے ویسا ہی اسکا طرز تحریر اور بس دلفریب و سلیس ہے اور امید ہے کہ وہ اہل اسلام کے لیئے ایک برکت ثابت ہوگا تجویز مذکور منظور ہوئی -

اس کے بعد مسٹر محمود کا لکچر ہوا اور جسمین کیا علیگڈھ کالج کے قائم ہونے کی اور وجہ بوجہ ترقی کی تاریخ کا بیان تھا - دوسرے اجلاس کے شروع مین مسٹر محمود نے حافظ نذیر احمد دہلوی کے شکریہ کا ووٹ پیش کیا کہ مسٹر موصوف نے بخیال اس امر کے کہ بوجہ تغلب کے علیگڈھ کالج کے فنڈ کو عظیم صدمہ پہونچا ہے ایکہزار روپیہ کالج فنڈ کی امداد مین مرحمت فرمایا ہے - مسٹر نذیر احمد کی فیاضی سے متاثر ہوکر اکثر اصحاب نے امداد کا وعدہ کیا - دوسرے روز حافظ نذیر احمد کا لکچر چار گھنٹے تک ہوا - اور کاروائی ختم ہوئی -

خواجہ احمد شاہ رئیس اعظم لودیانہ نے دو سو روپیہ کالج فنڈ مین دیا - اور آئیندہ ۲۵ ماہ تک دس روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ کیا -

کشتی نوح

ڈاکٹر جوزف ایک پادری نے حضرت نوح کی کشتی کو ارارات پر جو کبھی - اسکا بہت سا حصہ برف مین دبا ہوا ہے ۲ ہزار فٹ کی اونچائی پر اسکی تونرا ... پھر کشتی ۳۰۰ فیٹ طویل ۵۰ فیٹ ... ہے ... مائل ... اور لکڑی مثل لوہے کے مضبوط - کہتے ہین کو ارارات سے منگا کر ... کشتی کو پیرس کی نمایش گاہ مین رکھینگے -

دخانی جہازوں کی خبرین

آمد

تاریخ	نام جہاز	مقام	[illegible]
۱۶	گیون لویٹس	مولمین	۱۳ جنوری
۱۷	کھنڈالہ	بصرہ	۲ ایضاً
دو	آرمینیا	لیورپول	۱۸ دسمبر
"	پاچپہ	کراچی	۱۴ جنوری
"	روڈرہال	لیورپول	۲۰ دسمبر
"	راجپوتانہ	کلکتہ	۲۵ ایضاً
"	باریا	ہیمبرگ	۲۶ دسمبر
"	گلنار	واحن	۱۹ جنوری

روانگی

تاریخ	نام جہاز	مقام
۱۶	سیاہا	کلکتہ
[illegible]	الفی	ایران

مطبع محمودی ناتک سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر حجرہ محلہ مکان نمبر ... سے شائع ہوا

مسلم ہیرالڈ

جلد ۵ | بمبئی۔ سہ شنبہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۶ء | نمبر ۱۸

خبرون کا چمن

پنجشنبہ کی شب کو پنجاب مین سخت زلزلہ آیا۔ بیان ہے زلزلہ لاہور مین بہت سختی کے ساتھ ۱۲ بجے کے بعد آیا اور ۱۰ منٹ تک رہا۔ پشاور ملتان۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ مین بھی محسوس ہوا۔

حضور نظام کو بائیسیکل (دو پہیہ گاڑی) پر بیٹھنے کا بہت شوق ہے۔ چنانچہ ولایت سے ایک گاڑی منگائی ہے۔

ایک فایرمن عبدالرحمن نامی جو سڑک بنانے کے انجن پر کام کر رہا تھا کسی بے احتیاطی سے اوسکا ہاتھ انجن کے چرخ کے نیچے آکر بالکل بیکار ہوگیا۔ اسپتال مین وہ زیر علاج ہے لیکن اوس ہاتھ سے اوس نے ہمیشہ کے لیے ہاتھ دھو دیا۔

گذشتہ شنبہ کو سیوری کے خون کے مقدمہ مین دو ہندو عورتین اور دو ہندو مرد سشن سپرد کیے گئے۔

تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ حضور وائسرائے کی علالت بہت ہی کم ہوگئی ہے۔ صرف خفیف بخار باقی ہے (کلکتہ ۱۰ جنوری)

بنگالہ سے فصل کی خرابی کی بہت شکایتین آرہی ہین۔ چانول کی فصل بہار اور شمالی بنگال مین روپیہ مین تیرہ آنے ہوئی۔

پنجاب کے بھی بعض بعض مقامات کی بارش نہونے سے فصل خراب ہوگئی (کلکتہ ۱۰ جنوری)

برہما کی چانول کی فصل امسال بہت اچھی ہوئی۔

خبر آئی ہے کہ افغانی مہرجو کا قبرستان پر جانیوالی تھی وہ سردی کی وجہ سے ملتوی کی گئی۔

سنا گیا ہے کہ انجمن اسلام بمبئی ایک علیحدہ کتب خانہ اپنے لیے قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

بہار مین ہندو مسلمانون کی کوشش اور اتفاق سے ایک جدید کتب خانہ قایم ہوا ہے۔

مسودہ قانون ... ۱۰ جنوری کے اجلاس مین پیش ہوکر سلکٹ کمیٹی کے سپرد ہوا ہے۔

ہردوار سے راجپور تک ایک دیہاتی ٹرامویے بنانے کی تجویز ہے۔

کلکتہ کی صحت آجکل خراب ہے۔ ہفتہ گذشتہ مین اسقدر موتین ہوئین کہ گذشتہ پانچسال سے ایک ہفتہ مین کبھی نہ ہوئی تھین۔

حیدرآباد کے مولوی یوسف الدین جنپر فارسن آفیسر کا الزام معلوم کرنے کا الزام ہے یورپین طریقے پر زندگی بسر کرتے ہین اور میم سے شادی کی ہے۔

امریکا کے اس فرقہ نے جو آئرلینڈ سے ہمدردی رکھتا ہے گورنمنٹ اضلاع متحدہ کو لکھا ہے کہ اگر انگلستان سے جنگ ہوئی تو ہم ایک لاکھ سپاہی مدد کے لیے دے سکتے ہین۔

بیگم جان اور وزیر جان نامی دو ہندوستانی طوایفین مع اپنے سازندون کے ولایت پہونچی ہین۔ اور ناچ دکھلا کر بہت سا روپیہ کما رہی ہین۔

پشاور مین ایک عجیب وبا گھوڑون مین پھیلی ہے۔ بیمار گھوڑے چند گھنٹون مین مرجاتے ہین۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۱۔ سہ شنبہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۳۱ھ

تصحیح

بمبئی کے اخبار مین جو مبارکباد کی جلسہ کا پورا رپورٹ شایع کیا اس مین ہمارے رپورٹر کی سہو سے یہ فقرے لکہ گئے کہ کافی کی ایک ایک پیالی سب لوگون کو پلائی گئی اور ہمین تو آدہی ہی کافی ہوگئی۔

حضور نظام کی فضول خرچی

حضور مدار المہام وزیر اعظم حیدر آباد نے ۵۴ لاکہ روپے کی لاگت سے ایک بہت عالیشان محل اپنے رہنے کے لئے بنوایا ہے۔ یہہ محل حیدر آباد کی کل عمارات مین نہایت عمدہ ہے۔ سنا جاتا ہے کہ حضور نظام کو بھی پسند آگیا۔ اور یہانتک پسند آیا کہ انکا ارادہ اسکی خریداری کا ہوگیا چونکہ خزانۂ خاص مین اتنا روپیہ نہین انکا ارادہ ہے کہ وہ سرکاری خزانہ سے دلوادین۔ ممکن ہے حضور نظام کے شہنشاہی حوصلے بڑہتے ہی چلے جاتے ہین وہ ملکی حالت کو ملاحظہ فرماکر اسکے مآل کا خیال نہین فرماتے۔

ہیرے کی خریداری کی بابت جو ۸ ہی لاکہ کا تہا لکہا تہا چرچا رہا۔ مدت تک وہ ہیرا گرو بینک مین ضبط رہا ہے۔ جب سرکاری خزانہ ہی ان فضول خرچیون کی برداشت نہین کرسکتا تو پہر

سخت افسوس ہے کہ ان عالی حوصلون کو کیون پست نہین کیا جاتا۔

اب ٹرکی پر دباؤ جاتا رہا

آخرکار یورپین طاقتین ٹرکی کو آزمائی سے باز آئین اور اپنی مداخلت بیجا سے محترز ہوئین۔ جیسا کہ ایک تاربرقی سے معلوم ہوا ان ہی ذیل کے جہازات نیوانڈ سے واپس بلالئے اور اگرچہ اسمین امر پر ادمنی غوغائی بہت غرقش مچائے ہین لیکن اب کوئی طاقت انکی چیخ پکار پر کان نہین دہرتی۔ یورپ کی طاقتین ایسے مفسدون کی جانبداری سے کہان تک سبک دل پشیمان ہوا تو یہ تو دور مشورے کہ سلطنت ٹرکی کے حصہ بخرہ کی تجویزین ٹہر رہی ہین کہ کسکو کیا دیا جائیگا مقدونیہ و جنوبی البانیا یونان کو ملیگا۔ شمالی البانیا ملیگا مانٹی نیگرو کو۔ سرویہ بلغاریہ کو دیا جائیگا قسطنطنیہ کا صوبہ کسی خاص کے قبضہ مین نہین رہیگا۔ نہر ڈاردنیلز و باسفرس آزاد ہون گے کہ سب طاقتون کے جہاز یہان سے گذر سکین۔ صوبۂ ارض روم (ایشیا مین) روس کو ملیگا۔ آرمینیا زیر سایۂ روس رہیگا۔ انگلستان کو مصر حاصل ہوگا۔ امید ہے کہ صوبۂ کریٹ حاصل ہوگا۔ برٹش قبضہ پر فرانس کو صدمہ پہونچیگا اسلئے اسکو صوبۂ سیریہ حوالہ کیا جائیگا۔ ٹرکی یورپ سے ملک بدر ہوگا اور صرف ایشیا کوچک و عرب اسکے ماتحت سمجھے جائینگے۔

عیسائیوں کا تعصب

سیلون میں ایک ذی رتبہ عیسائی اور ایک لیڈی کے مسلمان ہو نیسے (جنکی نسبت اب اس امر کو مخفی رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ مسٹر ریچرڈ مسٹر پل کی بیٹی ہیں) سیلون کے عیسائیوں پر ایک عجیب حال آگیا ہے۔ دو بڑے عیسائیوں کے مسلمان ہو نیسے عیسائیوں کو سخت صدمہ گذرا ہے! مگر اسکا کچھ علاج نہیں کر سکتے آئیندہ کے واسطے اس در کو بند کرنا چاہتے ہیں۔ جس شخص نے اس لیڈی سے نکاح کیا ہے اور اسکی پہلی بیوی جو مسلمان نہیں ہوئی بدستور عیسائی ہے۔ ایسے واقعات کے روکنے کے واسطے جو عجیب طریقہ اختیار کیا گیا ہے اسکی معقولیت کسی شخص کو جبتک کہ وہ عیسائی نہو جائے مشکل سے سمجھ میں آسکتی ہے وہ یہ ہے کہ سیلون کی تعزیرات میں چند دفعات بڑھانے کی تجویز کی گئی جسکا مضمون یہ ہے کہ کوئی مرد یا عورت جبتک اسکی پہلی زوجہ یا خاوند زندہ ہو دوسری شادی نہیں کر سکتا اور ایسا کرنیسے ایک ایسے جرم کا مرتکب ہوگا جسکے لئے سات سال تک کی سزائے قید کا مستوجب ہوگا۔ مگر ایسے صریح الفاظ لوگ دھوکا نہیں کھانے والے تھے۔ اسلئے ہمین اس قدر اضافہ کیا گیا ہے کہ "اگر شادی سے پہلے نکاح کا کالعدم کرنا مقصود ہو" مگر یہ فقرہ جیسا کہ مبہم ہے اور مہمل تھا ظاہر ہے سیلون کے مسلمانوں پر ایک مصیبت آگئی ہے اور وہ اس ناگہانی مصیبت کے ٹالنے کے واسطے شور و غل مچارہے ہیں مگر ابھی تک کچھ شنوائی نہیں ہوئی۔ غضب یہ ہے کہ یہ قانون سیلون کی تمام رعایا کے واسطے عام ہے۔ جس میں مسلمان عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی شریک ہیں۔ مسلمانوں کا مناکحت کی نسبت جو قانون ہے جو انکے مذہب پاک کی تعلیم ہے۔ ایک ایسے قانون کے نافذ کرنیسے جیسا کہ یہ ہے صریح طور پر مسلمانوں کے مذہب اور شریعت پر حملہ ہے اور کسی غیر کی ایک ظالمانہ حکومت انکو ایسے منظور کرنے پر رضامند نہیں کر سکتی۔ مسلمانوں کے مذہب میں دست اندازی ہونے کے علاوہ یہ قانون آئیندہ غیر مذہب کے لوگوں کو مسلمان ہونیسے روکتا ہر ایک شخص مسلمان ہوتا ہے اسکی جورو مسلمان نہیں ہوتی اسکی انسانیت یہ چاہتی ہے کہ وہ ایک مسلمان عورت سے نکاح کرے تو اسکی نسبت اب سرا سر کا فیصلہ کون کر سکتا ہے کہ وہ پہلے نکاح کو کالعدم کرنے کے واسطے مسلمان ہوا ہے یا دین اسلام کے فضائل کا معتقد ہو کر اسنے یہ دین قبول کیا ہے۔ سیلون کے حکام یہ انصاف اور یہ عدالت کے فرشتے جو یورپ سے اسی کے واسطے ہولیزیشن لائے ہیں ایک عیسائی کے مسلمان ہو نیسے گھبرا کر دنیا کے کروڑہا مسلمانوں کے مذہب میں دست اندازی کرنے سے تامل نہیں کرتے۔ مسٹر گلیڈسٹون اور کیمپن مبار کہاں ہیں خدا کے لئے اس قانون کے جواز کے لئے بھی کوئی منطق ایجاد کر دیں۔

مدراس پولیس کی ظالمانہ کارروائی

پہنچتی نہیں ہے بات شہادت کی بال بھر
آخر کو جا پڑتی ہے نگاہ حساب کی

یہ زمانہ ہمارا اہل پولیس کا ہے کہ مقدمہ کی تفتیش اور اقبال جرم کے لئے بہت کچھ کوششیں اور حکمت عملیاں کرتے ہیں اگر مقدمہ کا سلسلہ ٹوٹتا معلوم ہوتا ہے تو اوسکی درستی میں کوشش کرتے ہیں لیکن جس قدر جیسی کہ مدراس کی پولیس صریحی ظلم کرتی ہے۔ اُن بیچارے انسانوں نے تو کچھ شیوہ کر رکھا ہے کہ مُردہ بہشت میں جائے یا دوزخ میں اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ ذرا اون کے ہتے کوئی چڑھ جائے پھر کیا ممکن کہ وہ ناک کان لیکر سلامت نکل جائے۔ اگر وہ ذیمقدور ہے تو یاروں کی خوشیاں گرم ہوتی ہیں اور اگر شامت کا مارا مفلس ہے تو پھر جیلخانہ میں سڑا سڑا کر اوسکی سومیاں نکالتے ہیں۔ غرض کسی سے ہاتھ سے ہاتھ ملانا شرط ہے پھر تو وہ آلسے تر پچھے اولٹے سیدھے جھٹ پٹ کسی نہ کسی داؤن پر لے ہی مرتے ہیں۔ وہی مثل ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا۔ مجرم بیچارا اپنی جان جانے کے خوف سے اوسکی جان پر صبر کرکے جیلخانہ ہی کو غنیمت سمجھتا ہے اور چاروناچار خود جرم کا اقبال کرلیتا ہے انکی زیادتی سے عام لوگ تو کیا وہان کے رئیس بھی تنگ آگئے۔ انکی ظالمانہ کارروائیوں کی تفصیل کے لئے ایک دفتر چاہیے۔ ہم مختصر سا ایک حال کا واقعہ لکھتے ہیں۔

تھوڑے دن ہوئے کہ مدراس میں ہندو اور عیسائیون کا ایک جھگڑا ہوگیا تھا جسکی وجہ سے نوبت یہی جانون کا نقصان ہوا اور آتش غضبناک یہانتک بھڑکی کہ عیسائیون کے گرجا جلا دئے گئے اور قیمتی تمام پولیس بھی تماشائیون میں شریک ہوگئی جان کے خوف سے کسی نے کان بھی نہ ہلایا۔ جب فساد فرو ہوگیا تو پولیس بھی تھوڑی دیر کے لئے مرد بن گئی اور پکڑ دھکڑ شروع کردی۔ پھر ایسی آنکھوں پر ظلم کی ٹھیکری رکھی کہ جو سامنے آیا اُسی کو پکڑ لیا۔ اپنی نیکنامی کے لئے بہت سے شریف بیگناہون سے حوالات کو بھر دیا۔ اور حوالات ہی کو نہیں بھرا بلکہ اپنی چالاکیون سے جیلخانہ کو آباد کرایا۔ بہت سے ہندؤن کو دیگنڈ پہنا دینے کی تدبیر کردی۔ وہ تو خیر ہوگئی کہ لوگون کی داد فریاد پر وہان کے حاکمون کی توجہ ہوگئی۔ اور انہون نے نہایت سرگرمی سے مقدمہ کی از سرنو تحقیقات کی پھر تو پولیس کی ساری قلعی کھلگئی اور سب مجرم رہا کردئے گئے۔ جنکے لئے پھانسی کا حکم ہوگیا تھا وہ بھی منسوخ کیا گیا۔

ریویو

جان ڈیون پورٹ اسی انیسوین صدی عیسوی مین انگلستان مین ایک محقق اور غیر متعصب شخص گذرا ہے۔

اس شخص کا طریقہ تھا کہ جب کوئی متعصب عیسائی مذہب اسلام اور بانی اسلام رسول مقبول صلعم پر اعتراض کرتا تھا تو اسکا جواب فی البدیہہ انہین کی مقدس کتابون سے دندان شکن دیتا تھا۔ اسنے ایک رسالہ معروف بہ (اپالوجی فار محمد) لکھا ہے

حسین صاحب موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری ایک محققانہ اور آزادانہ طور پر لکھی ہے اور نیز ان متعصب ایسون کے بھی اعتراضون کا بہت وضاحت اور بلاغت سے جواب لکھا ہے۔ اس رسالہ مین صاحب موصوف نے ثابت کر دیا ہے کہ رسول عربی صلعم کا ایسے زمانہ مین مبعوث ہونا باعث رحمت عالمیان تھا بلکہ بہت ضروریات تھا۔ اور نیز یہہ بھی لکھا ہے کہ سوائے رسول مقبول صلعم کے کسی پیغمبر نے اپنی رسالت کو درجۂ کمال پر نہ پہونچایا۔ بعد ازان مصنف رسالہ نے چند غیر متعصب محقق اور راست جو یورپینو (ریورنڈ بوسورتھ سمتھ۔ مسٹر ہربرٹ۔ ڈین سٹانلی۔ واشنگٹن ارونگ۔ پروفیسر ماکس مولر۔ سر اینڈرک ٹیلر وغیرہ) کے قرآن مجید کے بارے مین خیالات نقل کئے ہین۔

چونکہ مذکورہ بالا رسالہ اندنون کمیاب ہو گیا تھا۔ اور کسی مطبع مین شایع نہین ہوتا تھا۔ اسلئے ترقی خواہ اسلام جناب مولوی شیخ حسین بن چاند واعظ رد نصاریٰ نے از سر نو تخمیناً پانسو جلدین شایع کرا کر انگلستان امریکہ اور افریقہ کو روانہ کر دی ہین۔

ہم ہمارے مولوی صاحب کا اس کوشش اور سعی کے لئے شکریہ ادا کرتے ہین اور نیز ہمارے انگریزی دان نوجوانون کو اس رسالہ کے مطالعہ کی لئے متوجہ کرتے ہین۔

کرنل رابرٹسن صاحب رزیڈنٹ گوالیار ۲۰ر مارچ سے ۸ ماہ کی فرلو پر جاتے ہین۔

ٹرکی اور طاقتہائی یوروپ

یورپ مین جن متعصب عیسائیون نے درمیانی زمانہ مین یورپ کو مسلمانون سے جہاد کرنے پر برانگیختہ کیا تھا آج انہین کے اخلاف احمق اور مجنون کہتے ہین اور ان کے اس مذہبی جوش کو جنون سمجھتے ہین کہ ایک بیہودہ خیال پر ساٹھ لاکھ بنی آدم کا خون بہا دیا۔ اور کہتے ہین کہ اب اس الٹی جہالت کا زمانہ تہ ہو گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر آج کے مہذب عیسائیون کے اسلاف کا قصور صرف اتنا ہی ثابت ہو کہ مذہبی جوش نے انکو مسلمانون سے جنگ کرنے کے واسطے ابھارا تھا تو وہ ان مدعیان تہذیب کے آجکل کے عمل سے ہزار درجہ بہتر تھا۔ زبان سے گو آجکے شائستہ عیسائی مسلمانون سے جہاد کرنے کے واسطے یورپ کو بھڑکانے کے عمل کو مذہبی جنون اور حماقت کہتے ہین لیکن خود بھی اسکے سوائے کچھ کرتے نہین نظر آتے اور اغراض کے لحاظ سے ان کا فعل نہایت ہی ناپاک ہے کیونکہ سوائے خود غرضی کے اور کوئی چیز انکو اس امر کی طرف رہنمائی نہین کر رہی ہے۔ شائستگی اور تہذیب کی زبان مین خود غرضی اور فریب اور دغابازی اور شرارت کے واسطے کچھ عمدہ الفاظ ہون گے۔ لیکن اون کا مفہوم امید ہے وہی ہوگا جو ایشیا والون کے سادہ الفاظ کا ہوتا ہے۔

ٹرکی کی نسبت جو ہنگامہ برپا کیا گیا تھا اوس کی حقیقت جو آخرکار منکشف ہو گئی ہے ایک آدمی کے سامنے رکھدی جائے تو وہ بہت متحیر اور حیران ہوگا کہ

[illegible] ایسی شائستگی نہیں بلکہ متوحش لٹیرے ہیں
[illegible] میں کتنی بڑی وحشت ہے اور کیسی سیاہی ہو
[illegible] اس میں داخل ہو سکتی ہے یہ غرض
[illegible] کے واسطے کیسی سہولیت ہے اس سے کام لیا جا سکتا
[illegible] سوسائٹیوں کی تمام خوبصورت اور دلربا چیزیں
[illegible] عظیم الشان اور عمدہ الہیئت کلیسے ہولناک
[illegible] دنیا سے تاریکی کو کم کرنے اور انسان [illegible]
[illegible] میں بڑی مدد دی ہے [illegible]
[illegible] میں اور بدترین انسان کی خواہشات [illegible]
[illegible] کو پورا کرنے کا انہیں ذریعہ بنایا [illegible]
کیسی بھیانک خبر مشہور کی جاتی ہے کہ ترکوں
نے آرمینیوں پر ظلم کیا ہے [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی کمیٹی کو [illegible] کی طرف
[illegible] تھی اور [illegible] میں صرف
[illegible] کے پڑھنے کی دیر تھی اور پھر انگلستان
میں جہاد کا وعظ شروع ہوا اور ترکوں [illegible]
مسلمانوں کو نہیں بلکہ دین اسلام کو [illegible] تک
[illegible] مذہبی پیرایہ کا شروع کیا گیا اور
ادھر ترکی سے خبروں کا تانتا بندھ گیا جن میں
نہایت فصاحت اور بلاغت سے آرمینیوں کے مظالم
کی تصویریں کھینچی ہوئی ہوتی تھیں [illegible] کی
عمر دراز ہو اس کے عظیم الشان کا [illegible] اس
نیک مقصد کے پورا کرنے میں بہت بڑی امداد کا
حضرت سلطان المعظم کو کہا گیا کہ صوبہ کے گورنر کو
موقوف کرو [illegible] تحقیقات کے
واسطے کمیشن مقرر کرو [illegible] سلطان المعظم نے
[illegible] شخص کی طرف [illegible] ہدایت کا

جاری ہو منظور کر لیا تحقیقات شروع ہوئی اور یہ
تحقیقات ہو رہی ہے اور ادھر ایک طوفان بے تمیزی
برپا ہے عیسائی دنیا میں ایک زلزلہ ڈالا گیا
اور تمام اسلامی دنیا متوحش ہو گئی ہے ترکی کے
دوست [illegible] ایسا ہوا ہے کہ ایک [illegible]
میں [illegible] دنیا [illegible] کا نشانہ [illegible]
ہے ترکی کے دوست [illegible] ہیں کہ کمیشن تحقیقات
کے واسطے مقرر ہوئی ہے اس فیصلہ کا انتظار کرو
مگر کوئی سنتا ہی نہیں ایک حشر بپا ہو گیا ہے صبح
سے شام تک [illegible] شگوفے کھلتے ہیں اور
وحشت [illegible] پیدا کیا رہتی ہے سلطان اور
مسلمانوں کی نسبت بدگمانی کرنے کا کوئی دقیقہ
باقی نہیں رکھا جاتا اور جس قدر سخت سے سخت تہمت
ترکی کو پہنچایا جا سکتا تھا اسکے سامان کر دئے گئے ہیں
ہیں آرمینیوں کی لڑائی [illegible] ہوئیں
بلغیریا کی [illegible] چھاپنا شروع کر دی گئی اگر
[illegible] نہیں جاتے
ہیں انکو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کوئی اتفاقی
امر نہیں ہے [illegible] بہت سے گذشتہ سالوں
کی متواتر اور سرتوڑ کوششوں کا سمجھا سمجھایا ہوا
نتیجہ ہے مخالف انگریزی اخباروں کی تاروں اور
خبروں کی نسبت [illegible] کھلتا ہے کہ وہ جس
اخبار میں چھپتی ہیں اوسی اخبار کے دفتر سے
روانہ ہوتی ہیں آرمینیوں کا [illegible] انہوں نے چند
منٹوں میں طے کر لیا ہے آرمینیوں اور پادریوں
کی خفیہ سوسائٹیوں کا حال معلوم ہو جاتا ہے
ترکی اور انگلستان کی دوستی [illegible] نہایت

حیران اور پریشان ہوتے ہیں کہ انگلستان نے یہ
کیا کیا وہ انگلستان کو اسکی غلطی نہایت زور سے
دکھاتے ہیں اور اب ٹرکی کے دوستوں کی امیدیں
بھی بلند ہو جاتی ہیں اور لبرل وزارت کی شکست کے
واسطے ایک موقع پیدا ہو جاتا ہے اور ...
اپنے بنائے ہوئے کھلونے کو ٹوٹتا اور بگڑتا ہوا
دیکھتے ہیں وزارت لارڈ سالسبری کے ہاتھ میں
آ جاتی ہے اور لارڈ سالسبری سے لوگوں کو جو امید
ترقیات ٹرکی کی نسبت پیدا ہوئی ہیں مگر لارڈ
سالسبری ٹرکی کی مخالفت کے لیے ... نامزد
ہیں اور کچھ کر نہیں سکتے یا نہیں کرنا چاہتے -
کمیشن کی تحقیقات کا نتیجہ کچھ معلوم نہیں
ہے اور لارڈ سالسبری ایک عہد نامہ پر دستخط
کرنے کو آمادہ ہو گئے ہیں - سلطان نے اول سے
جو متانت اور عالی حوصلگی اختیار کی ہے - اور جو
بھروسہ اونکو حق اور صداقت پر ہے وہ انمین
کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا - تمام یورپ کی
ان شرارتوں کا جو ہزارہا آدمیوں کی سالہاسال
کی سوچی ہوئی تدابیر اور سازشی کارروائیوں
کا نتیجہ تہا - سلطان پر ہوئے اسلیے کہ شاید ...
سے اس طوفان عظیم کا مقابلہ کریں اور کچھ اثر
نہیں ہوتا - آخر کار کمیشن کی تحقیقات کا نتیجہ
مشتہر ہو جاتا ہے اور ظاہر ہو جاتا ہے کہ ٹرکی
پر غلط اور بیجا الزامات لگائے گئے تہے - یورپ
کی طاقتیں اب بغلیں جھانکنے لگیں ہیں اور ضرور
ہے کہ اپنے کیے پر نادم ہوں - روس اور فرانس
انگلستان کے ساتھ شریک ہو کر اپنے اس دیرینہ مدعا
کے حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں کہ انگلستان
اور ٹرکی میں بگاڑ ہو جائے اور روس اور فرانس سے
دوستی ہو جائے وہ روز بروز اپنے اس مقصد میں
کامیاب ہوتے جاتے ہیں - لارڈ سالسبری اپنی
... کے چھوڑ دینے میں اپنی سلطنت کی حفاظت
کے واسطے ... خیال کرتے ہیں اور اپنی ضد پر
اڑے ہوئے ہیں - سلطان المعظم بھی کسی بیجا خواہش
کو نہیں پورا کرنا چاہتے - اور آخر ان شرائط میں
کچھ ترمیم کرتے دونوں باہم سمجھوتا کر لیتے ہیں -
اور کچھ دیر کے واسطے یورپ کے افق پر سے اس
طوفان کی گھٹائیں اور تاریکی ہٹی ہوئی نظر آتی ہیں
اس طرح جب ٹرکی کے ہنگامہ کے فرو ہو جانے سے
آرمینیوں اور ٹرکی کے مخالف عیسائیوں کی امیدوں
کو سخت صدمہ پہونچا اور انہوں نے اپنی سب سے
آخری کوششوں کی طرف رجوع کیا - آرمینیوں
کے پاس ہتیار بہت پہنچ چکے تہے انہوں نے
جابجا کھلم کھلا بغاوتیں شروع کیں - خاص
قسطنطنیہ میں ایسی خونریز بغاوت کی کہ ٹرکی کی
تاریخ کا ایک ممتاز واقعہ ہوگی - بغاوت سے
آرمینیوں کا کوئی بڑا مقصد نہ حاصل ہوا سلطان
کی زندگی کی نسبت جو کوششیں کی گئیں انمین
ناکامی ہوئی - اس بغاوت نے ترکوں کے ہاتھ
مضبوط کر دیے اور آرمینیوں کے حمایتیوں کے ہاتھ
کمزور ہو گئے - ترکوں نے اپنی معمولی ثابت قدمی سے
ان بغاوتوں کو فرو کرنا شروع کیا - (باقی آیندہ)

مقدمات پولیس بمبئی

کل مجگام پولیس کورٹ مین خان بہادر ہوشنگ دستور مجسٹریٹ بہادر نے ایک ہندو عورت مسماۃ جمنا کو اس جرم مین چھ ہفتون کی قید سخت کی سزا دی کہ موسے ڈونگری کے بازار مین ایک شخص محمد صدیق کی جیب سے کتر کر سوا روپیہ نکال لیا تھا۔

ایک شخص امیر علی اکبر علی کو تین ہفتون کی قید ہوئی ۔ جرم یہ کہ اوسنے ایک ہندو عورت مسماۃ دلمتی کے گھر واقع چینچ بندر سے برتن چوری کئے تھے۔

ایک ہندو پردیسی سیوا نند سنگھ کو لوہیا موسی جی کے کارخانہ واقع بلاسس روڈ سے رات کے ۲ بجے صندوق توڑکر ایک سو ستائیس روپیہ آٹھ آنہ اور کپڑے وغیرہ سامان چوری کرنے پر ۲ ماہ کی قید ہوئی۔

ایک ہندو نانا باباجی پر بیس روپیہ جرمانہ ہوئے جو مدعی کو دینے کا عدالت نے حکم دیا۔ جرم یہ کہ مجرم نے ایک بوڑھے کمائی سایانا تاکو کے مار کر دو دانت گرا دئے تھے۔

دخانی جہازون کی خبرین

آمد

جنوری	نام جہاز	مقام	
۱۸	کولا	کراچی	۱۶ر جنوری
"	امپریٹر	ٹرسٹی	۴ر "
"	روسیٹا	شنگھائی	۲۸ر دسمبر
۱۸	سیلون	کولمبو	۱۳ر جنوری
"	پٹنہ	زنجبار	۷ر "

روانگی

جنوری	نام جہاز	مقام
۱۸	فیرونس	پینانگ
"	کپورتھلہ	کراچی
"	نواب	کلکتہ
"	سینڈہیا	ڈیلاگوآبے
"	گنگا	عدن
"	گورلنڈ	ڈیلاگوآبے
"	لدہیانہ	رنگون
"	دوارکا	کراچی

سونے چاندی کا نرخ

سونا

۹۷ نمبر	فی تولہ	۲۶ ۱۰
فرنچ بنک	"	۲۶
نیشنل بنک	"	۲۶
چارٹر بنک	"	۲۶
آگرہ بنک	"	۲۶
چاندی ۱۔ ½ ۶ اینٹی	فیصدی	۹۳ ۱۰
" ۷ اینٹی	"	۹۳
" دیسی	فی تولہ	۴ر ۲ پائی

مطبع محمودی ڈانگ سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر حجرہ محلہ مکان نمبر ۹ بمبئی سے شائع ہوا

مسلم ہیرلڈ

جلد ۸ | بمبئی چہارشنبہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء | نمبر ۱۹

خبرین کا مین

آشانٹی مہم کی نسبت سرکاری طور پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ برٹش فوج نے صبح کی شب پر کوماشی مقام پر بلا مزاحمت کے قبضہ کر لیا۔ (لندن ۱۸ جنوری)

شاہ مینی لک ابی سینیا نے اٹالی لوگون سے صلح کا تحریک کی ہے۔ (روم (اٹلی) ۱۹ جنوری)

منٹگمری سے بذریعہ تار بمبئی مین خبر آئی ہے کہ کل شام کو لکھنؤ لوٹسی روئی کی گرن مین آگ لگی۔ دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ جسکا بیمہ کیا گیا تھا۔ آگ لگنے کی وجہ ثابت نہو ئی۔ اس گرن کے ایجنٹ بمبئی مین مورارجی گوکلداس صاحب ہین۔

بمبئی:- آج شام کو ٹھاکر صاحب پالی ٹھانہ کی گلستان واقع میلبر رہوڈ پر ضیافت ہوگی۔

افغانستان کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ عمرا خان جندولی عنقریب کابل سے پشاور آئینگے اور وہان سے مکہ شریف جائینگے۔

آرمینیا مین جو لوگ مقتول و مجروح ہوئے تھے اون کے بال بچون کی امداد کے لئے کلکتہ مین چندہ جمع کیا جاتا ہے۔

لوچی ویلی مین لفٹننٹ نیاسٹ پر ۱۳ ارمئی کو جو پٹھانون نے قاتلانہ حملہ کیا تھا اور اوس حملے سے بال سنگھ سپاہی چھٹی پنجاب رجمنٹ نے اونکو بال بال بچایا تھا اور اوسکے ایک گولی اور ایک تلوار کا زخم لگا

تھا اوسکے صلے مین گورنمنٹ ہند نے تیسرے درجہ کا آرڈر آف میرٹ کا تمغہ عطا ہوا

تقریبا ۱۵ ہزار آدمی مدرس سے باہر کو بھیجے جاینگے یعنی ۔۔۔ حصہ پولیٹیکل قیدی اور عام مجرم اور جو قید سے فرار ہو گئے اور جو لوگ جلا وطن کئے گئے اور انکے بال بچے ہین۔

بمبئی:- مسٹر فیروز ہوشنگ دستور مجسٹریٹ (جو رخصت لیکر یورپ گئے تھے) ۲۰ ارجنوری کو واپس آکر اپنا چارج لیا

بمبئی:- ہفتہ کی رات لوچی پاٹی کی طرف ایک شخص نا معلوم ۔۔۔ کا مکان جو ابھی تو تعمیر ہوا تھا گر پڑا خیر ہوئی کہ کسی جان کا نقصان نہین ہوا۔

بمبئی:- ۔۔۔ پولیس کورٹ مین باجلاس خانبہادر ہوشنگ دستور مجسٹریٹ ایلیٹ داڑھی ۔۔۔ مکناس جرم مین پیش کیا گیا کہ اوسنے بیرخان گلی مین میونسپلٹی کی گاڑی چرسی کی تھی۔ مجرم کو جسے بمبئی آئے ہوئے ۴ روز ہوئے پانچ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

بمبئی:- کل مسٹر سلمن مجسٹریٹ نے دو ہندؤن کو چھ اور سات ماہ کی قید کی سزا دی کہ اونہون نے جیراج بالو ل داقا تاڑ دیو سے پچاس روپیہ قیمت کا کپڑا چوری کیا تھا۔ ۔۔۔ کو پولیس کانسٹبل کینسیل ہنری ۔۔۔ نے گرفتار کیا تھا۔

آنریبل سید امیر علی صاحب کی کتاب سپرٹ آف اسلام کا اردو مین ترجمہ چھپ رہا ہے۔ اور عنقریب شایع ہونے والا ہے۔

بمبئی مین بخار کی زیادہ شکایت ہے۔ لوگ بہت مریض ہین۔ خدا فضل کرے

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۔ چہارشنبہ ۹ شعبان المعظم ۱۳۱۶ھ

حضور والیسرے

حضور والیسرے نے تبدیل آب وہوا کے لئے آج واران سیٹھ آباد سے کاری یا زمین سوار ہوکر بھاگسہ تک تشریف لیجائینگے کیونکہ انکا بخار بالکل نہیں گیا ایک دن بیچ کرکے برابر آتا ہے۔ ڈاکٹرون کی صلاح سے آب و ہوا کی ہوا کھائینگے۔

بمبئی مین پردہ دار لیڈیون کا جلسہ

۳۱ جنوری کو گورنمنٹ ہوس ملبار پائنٹ مین دوپہر کے ساڑھے چار بجے سے شام کے ۷ بجے تک پردہ دار لیڈیون کا جلسہ ہوا۔ گورنر صاحب کیطرف سے انکی ضیافت ہوئی۔ تخمیناً دو سو رقعہ بھیجے گئے تھے ہم تحقیق کرکے لکھینگے کہ اسمین کون کون شریک تھا۔

بمبئی مین زہر خورانی کا حادثہ

جمعہ کے دن ایک ہندو کی لڑکی ۹ سالہ ناودھی نام اور اوسکی مان مسماۃ جانی کو رام سکھا رام نے مٹھائی مین زہر کھلا دیا۔ جب ان دونون نے قے کرنی شروع کی تو اون کے وارث انہین جمشید جی ہسپتال مین لیگئے۔ وہان جاکر تحقیق ہوا کہ انکو زہر کھلایا گیا ہے۔ چنانچہ لڑکی کل شام کو ہسپتال ہی مین مرگئی۔ اوسکی لاش چیری گئی۔ اور اوسکی مان کے الٹی ہونے لگی۔ مزید تحقیقات کے لئے کانونر نے وزری پر اپنی رائے ظاہر کرنی ملتوی رکھی۔

مشتبہ خونی کی گرفتاری

۔۔ تاریخ کو گوکل داس پولیس کورٹ مین پولیس انسپکٹر ساندرسن نے ایک ہندو گھانم گوپال واجی ۵۰ سالہ ساکن شولاپور کو خان بہادر ہرمزجی دستور چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی کے اجلاس مین پیش کیا۔ اس جرم مین کہ اسنے اپنی عورت مسماۃ بھاگی کو شولاپور مین قتل کیا تھا انسپکٹر ساندرسن نے اظہار دئے کہ شولاپور کی پولیس کی درخواست مین نے قاتل کو اتوار کے روز کھیت واڑی کی طرف ایک مکان مین گرفتار کیا۔ وجہ قتل یہ ہے کہ اسکی عورت بدچلن تھی اسنے اوسکو کئی بار سمجھایا لیکن وہ نمانی۔ وہ ایک دن رات کے وقت مکان مین سوتی تھی کہ اسنے موقعہ پاکر چھری سے اوسے مار ڈالا۔ اور قاتل وہان سے بمبئی مین چلا آیا۔ اس بات کو عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا۔ یہان کھیت واڑی مین اپنے ایک دوست کے مکان مین رہتا تھا جہان وہ گرفتار کیا گیا یہان کے کسی شخص کو اس بات کی واقفیت نہوسکی کہ اسنے اپنی عورت کو قتل کیا ہے۔ قاتل یہ بیان کرتا ہے کہ مین نے اوس عورت کو نہین مارا۔ اوسے کسی آشنا نے مارا۔ پولیس کی مزید تحقیقات کے لئے مقدمہ ملتوی کیا گیا لیکن قاتل بغرض تشخیص کے جیلخانہ مین بھیجا گیا۔

بمبئی مین کشتی کا مقدمہ

۲۰ جنوری کو قلعہ کی پولیس کورٹ مین شیخ یوسف شیخ عبد اللہ شیخ ابراہیم شیخ عبد الرزاق اور سیتا رام رہبر اذیعہ تمیون لیسن گرین کمپنی کے کشتیون کے تنڈیل ہین مسٹر ویب مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیے گئے سابق بحری پولیس کے سپرنٹنڈنٹ انگرام نے یہہ دعوی کیا کہ انہون نے قاعدے سے زیادہ اپنی کشتیون مین آدمیون کو سوار کیا۔ اور اس مین آدمیون کی جانون کے نقصان کا بہت سخت اندیشہ تہا۔ مجرمون کی طرف سے مسٹر بیاؤن سولسٹر اور پولیس کی جانب سے سپرنٹنڈنٹ انگرام خود پیروی کرتے تھے۔ مجرم کے وکیل نے یہہ درخواست کی کہ ہر ایک مجرم کا علیحدہ علیحدہ مقدمہ کیا جائے۔ یہہ درخواست منظور ہوئی۔ بحری پولیس کے انسپکٹر ہولڈیب نے کہا کہ ۱۴ جنوری [illegible] کی شام کو جب مین بندر کا گشت لگاتا تہا تو اوس وقت مین نے تین کشتیون مین معمول سے زیادہ آدمی سوار دیکھے۔ مین دوسری کشتی مین سوار ہوکر اون کے پیچھے گیا تا کہ بندر پر گیا۔ اُن کشتیون پر لکہا ہوا تہا کہ یہہ ۱۰ ملاح اسباب اور ۰ مسافر اوٹھا سکتے ہین ان کشتیون مین ۴۴ مسافر علاوہ ملاحون کے تہے جن مین ۵ عورتین اور ۶ لڑکے تہے۔

کپتان میکل اسسٹنٹ کمشنر و ہیڈ پورٹ نے گواہی دی کہ واقعی ان مجرمون نے ۲۲۹ آدمیون کو سوار کیا تہا اور اوس سے یہہ پہلی مرتبہ تہا کہ وہ قید بیجا [illegible]

مجرم کے وکیل نے یہہ بیان کیا کہ مجرمون کی غفلت ثابت کرو اگر غفلت ہوتی تو ممکن تہا کہ آدمیون کو نقصان پہونچے۔ اسکے بعد بہت پبتک سوار ہونے کے متعلق اور نقل دلائل اپنے موکلون کی بریت کے لیے پیش کیے۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ اس مقدمہ مین ضرور مجرمون کو سزا ہونی چاہیے۔ لیکن مین اس مقدمہ کو ہائی کورٹ کے سپرد کرتا ہون جیسی اوسکی سلیقہ ہوگی کی جائیگی۔ اور شیخ ابراہیم پر دس روپیہ جرمانہ ایڈورٹ کی منظوری پر کرتا ہون اگر ہائیکورٹ نے منظور نکیا تو مین بہی معاف کردونگا۔

بقیہ مضمون ٹرکی اور طاقتہائی یورپ

ٹرکی کے مخالفون کی امیدین اس بغاوت کے متعلق بہت بڑہی ہوئی تہین اور انکو یقین تہا کہ ٹرکی مین ایک ایسا عظیم بلوہ ہوگا کہ ٹرکی اوسکو فرو کرنے سے عاجز ہوجائیگی اس بغاوت پر مخالفین کو اتنا اعتماد تہا کہ انگلستان کا جنگی جہازون کا بیڑا ٹرکی کے پانی مین جا کہڑا ہوا۔ اور دوسری سلطنتون نے بہی اس مثال کی پیروی کی۔ ٹرکی نے بلاخوف وخطر اس دہمکی کا جواب ڈاردنیلز کے قلعون کو مضبوط کرنے سے دیا۔ اور ملک مین اپنے کام مین مصروف رہی۔ آرمینیون کو معلوم ہوگیا کہ ان بغاوتون سے اسکے سواے کہ ترکون سے ترکی بترکی جواب ملے اور کوئی نتیجہ نہین ہوتا اور مایوس ہوگئے۔ مسٹر گلیڈسٹون کی مایوسی حد سے گذرگئی اور عربی مثل کے موافق اوسکی زبان لمبی ہوگئی [illegible]

گو کامیاب ہین مگر یہہ ہے اسکے کہ ان کا مایوسانہ کلمات ... ہے کوئی قوی اثر ہوا اوسکو لارڈ سالسبری اور ایک اور بڑے ... بہت زور کا ... ملی - انہون نے کہا کہ یہہ ... کا ہے لوگ جنپر کوئی انتظامی ذمہ داری عاید نہین ہے ٹرکی کے حالات کو سمجھنے نہین دیتے اور ... مشکلات پیدا کر رہے ہین مسٹر گلیڈسٹون کو اگر کوئی دوسرا مخالف اس سے بہی زیادہ بُرا ہیسا ... تو اسکی کچہہ پروا نہوتی - اسکا ایک رقیب ... بمقدمہ ہے اوسکی پارٹی کو شکست دیکر کامیاب ہوا ہے اسکو ... ہے کہ میان ... ہوا اور سلطنت کے کاموں سے ہٹا دیا اور اسلئے مسٹر گلیڈسٹون کے دلپر جو گذری ہوگی وہ اسکے کردار کی سزا سے زیادہ نہوگی - بہر حال مین اسنے ٹرکی کی نسبت زبان کشائی سے توبہ کی ہے جیسے کہ ایک تازہ تار مین مشتہر ہوا ہے -

لیکن باینہمہ انگلستان ٹرکی کے معاملہ کو طول دینا پسند کرتا ہے - سفا - تون کے متعلق جہاز دو چند کرنے کی ایک نئی چہانس اُڑا دیگئی ہے - اسکا بھی خدا شکر کے فیصلہ ہوا - خدا جانے اب انگلستانی پادریون کے دماغ کیا گل کھلانے والے تھے کہ وینزویلا کے تنازعہ نے انگلستان کو اپنے گہر بلا لیا اور فی الحال تو ٹرکی کو اس مخمصہ سے نجات مل گئی ہے - اٹلی کو افریقہ مین شکست ہوئی ہے تو ادہر اپنے جہازون سیاسر مایہ جبرالٹرون سے پیچہے نہ ہٹانے کی کوشش مین ہے ٹرکی کے سمندرون مین بہیجا تہا اب اپنے گہر واپس لے آئی ہے - روس اور فرانس کی نسبت کہا جاتا ہے

کہ انہون نے اعلان کر دیا ہے کہ ٹرکی کے خلاف اس ہنگامہ سے وہ اپنا قطع تعلق کرتے ہین - یا تو اس خبر کو جہٹلاتا ہے مگر اس سے کیا فائدہ - سوروس اور فرانس ہزار طرح سے اپنی پُر تعلقی کا سلطان کو یقین دلا چکے ہین -

انگلستان نے اس معاملہ کو خواہ مخواہ طول دیکر ٹرکی جلانے کی اصلی غرض کچہہ اور بیان کی جاتی ہے - ... نے ... کہہ دیا ہے کہ انگلستان کا اصلی مطلب یہہ تہا کہ ٹرکی پر دباؤ ڈالکر اور تنگ کرکے سلطان سے مصر کی دست بردار ہی لے لے اور یہہ تمام کوشش محض اسی غرض سے تھی اور اگر یہہ غرض حاصل ہو تو آرمینیون کو اپنے مقاصد کا آلہ بناکر جو یہہ ہنگامہ ان سے کرائی ہے - اسی بہانہ سے ٹرکی سے لڑ پڑے - روس اور فرانس کو وہ ساتہہ لینا چاہتا تہا مگر وہ بہی انہین کی ذات برادری ہین وہ انکا مطلب سمجہہ گئے اور تاڑ گئے کہ انگلستان اس آرمینیا کے مظالم کی آڑ مین مصر کا شکار کیا رہا ہے - اور وہان تک انگلستان کے ساتہہ رہے جہان تک انکا اپنا مطلب سنورتا تہا - لیکنے ... انگلستان مین مغایرت اور مخالفت بڑہتی جاتی تہی ورنہ روسی سفیر نے آرمینیون کو تو ہلا کہہ دیا تہا کہ وہ اپنے کردار کو درست کرین اور طاقتون سے کوئی امید امداد کی نرکہین - وینزویلا کے جہگڑے نے انگلستان کو اسکی بہت سی تدابیر فراموش کرا دی ہین - کیونکہ ٹرکی کا معاملہ اوسکی فرصت اور فراغت کا کام تہا اور ممالک متحدہ امریکہ جیسی

طاقت جب اس سے لڑنے کو تیار ہو تو ٹرکی کے ساتھ اپنی قسمت آزمائی کا شوق اسکو باقی نہین رکھ کر آفواہ اسکو کمزور بنا دیا۔ اگر جب اور طاقتین اوسکا ساتھ نہین دیتین تو انگلستان اکیلا کچھ نہین کرنا چاہتا۔ شہنشاہ جرمنی نے ہمیشہ سے اپنا تعلق اسکے معاملات سے ایسا رکھا ہے کہ کسیکو اس سے شکایت نہو۔ اسنے دوبارہ پھر ٹرکی کی نسبت بھی اپنی امیدین ظاہر کین۔ اور سلطان کو وقت ملنے کی ضرورت بیان کی۔ شاہنشاہ روس کو سلطان نے تحائف بھیجے ہین اور یہ بھی ایک باہمی صفائی کی علامت ہے۔

ٹرکی سلطنت نے گو اپنی بلند حوصلگی اور تحمل اور وقار سے کوئی علامت تنگی اور تکلیف کی ظاہر نہین کی لیکن درحقیقت ٹرکی کے واسطے ایک بڑا امتحان کا وقت گذر رہا ہے۔ اور مالی نقصان کی اگرچہ تلافی ہو سکے لیکن اگر یہ ہنگامہ بہین ختم ختم ہو گیا تو ٹرکی کو ایک عمدہ سبق سکھلا دیگا جسپر غور کرنا ٹرکی کے مدبرین کا کام ہے۔

اب انگریزی اخبارون مین ٹرکی کی خبرون کا کم پڑتا جاتا ہے۔ اور زیادہ شور [illegible] بلکہ امریکہ کو سدھارے ہین۔ عموماً انگریزی اخبارات کی تند صدائین مدہم پڑ گئی ہین۔ مسٹر گلیڈسٹون کی حسن تدبیر کی قلعی اسکی آخری عمر مین کھل گئی ہے کیونکہ مثل ستی بھول گیا ہے۔ اور ان پادریون کی اور عمدہ پادریون کی حقیقت دنیا پر روشن ہو گئی ہے۔ تاہم دو چار انگریزی اخبارون مین جوش باقی ہے۔ یا یہ کہ ٹرکی سے رخصت ہونے پہلے وہ اپنی اس گران بہا نصیحت کو جو اونہون نے ٹرکی سے جنگ ہو جانے اور ترکون سے شکست آمیز ہو جانے کے وقت کے واسطے محفوظ رکھی ہوئی تھی ظاہر کر دینا چاہتے ہین۔ اگر وقت پر ہوتی تو نصیحت تھی مگر اب وہ وصیت ہے جو انگریزی قوم اپنی آیندہ نسل کے واسطے چھوڑنا چاہتی ہے۔ وہ ٹرکی کو تقسیم کرنے کا مضمون ہے جسکو [illegible] نہین کر سکا اور [illegible] کے انگریزی اخبار [illegible] ہی نہین رہا گیا۔ شاید ہندوستان کے مسلمانون کو انگریزی گورنمنٹ سے زیادہ خوش کرنے کی یہی تدبیر اس کے پاس باقی رہ گئی تھی کہ ٹرکی کو روس اور فرانس اور انگلستان وغیرہ کے درمیان تقسیم کر دے۔ اور [illegible] بانٹنے کی تمثیل پائی جاتی ہے۔ جب ہر تقسیم مین اور علاقون کے ساتھ مصر انگریزون ہی کے حصہ مین آتا ہے

بخیال ہند و [illegible]

ٹرکی کی تقسیم ہوئی اسواسطے کہ اسمین آرمینیون نے بغاوت کی تھی۔ اور سلطان نے اس بغاوت کو فرو کیا ہے۔ دہولیا اور نارس اور بمبئی کی بنا پر اگر کوئی کہے کہ انگلستان سے ہندوستان کی حکومت چھین لینی چاہیے تو یہ منطق پایونیر کی منطق سے کچھ کم صحیح منطق نہو گی۔ پایونیر کے نزدیک ٹرکی کو تقسیم کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یورپ مین ایشیا والون کی حکومت کیون باقی رکھی جاوے۔ یورپ یورپ والون کے واسطے ہے اور ٹرکی کی حکومت یورپ کی تہذیب اور شائستگی نہین تو یہ تو یہ سولیزیشن پر دھبہ ہے۔ یورپ کے

سویلیزیشن کی حقیقت تو ہمکو معلوم ہے۔ افسوس آرمینیون کے جھگڑے نے اسکو تمام دنیا کو دکھا دیا ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ یورپ یورپ والون کے واسطے ہے۔ اگر یہ تھوڑی دیر کے واسطے صحیح ہے تو ہندوستان ہندوستان والون کے واسطے ہے اور افریقہ افریقہ والون کے واسطے ہے یہ خون ریزی جو افریقہ کی سرزمین مین ہو رہی ہے اور بنی نوع انسان کو درندون اور چارپایون کی طرح ذبح کیا جا رہا ہے یہ سب کچھ پالیسی کی منطق کے واسطے منحصر ہوگا۔ باقی رہی ترکون کی حکومت۔ اسمین انکار نہین ہو سکتا کہ ترکی حکومت مین ترقی کی گنجائش ہے۔ لیکن جو مشکلات ترکی حکومت کے سامنے ہین اونکو بھی کوئی دیکھتا ہے کہ ہمین عیسائیون اور مسلمانون کا مختلف عنصر ترکی حکومت مین ہے اور دونون کو اپنی حکومت سے خوش رکھنے کے وقت کا اندازہ ہندوستان کا انگریزی اخبار بڑی آسانی سے کر سکتا ہے اگر اسکو یاد ہو کہ ہندوستان کے بنگالی اور ہندو انگریزی کی حکومت سے خوش نہین ہین اور ایک بات کے اختیارات سے جتنی وہ مستحق ہین ہر وقت انگریزی حکومت پر حملے کرتے رہتے ہین۔ روس کی حکومت مین جو مظالم ہوتے رہتے ہین اونکی کیفیت انگریزی زبان مین دفترون کے دفتر لکھے ہوئے پڑے ہین مگر مسٹر گلیڈسٹون اور دیگر لبرلیٹ رہنمی میسیل کا جوش انسانی ہمدردی ہمیشہ ترکی پر ہی متحمل ہے

ہندوستان کے ہندو اپنی فریادون سے آسمان سر پر اوٹھا لین۔ روس میں رعایا کے مظالم تمام عمر کی بیان کرتا ہے۔ مگر اونکی طرف کوئی آنکھ اوٹھا کر نہین دیکھ سکتا۔ یہ ایک کرشمہ ہے عیسائی سویلیزیشن کا جسپر عیسائیون کو بہت ناز ہے۔ خیر انگریزی اخبارون کا رہا سہا بخار نکل گیا اور ترکی کی تقسیم کی نسبت اونکی قیمتی وصیتین زیب رقم ہوگئین اور اسکے بعد بھی ترکی کا خدا حافظ ہے۔

ہندوستان کے مسلمانون کے واسطے سب سے بڑی رنج دینے والی جو بات اس بدبخت جھگڑے سے پیدا ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ترکی اور انگلستان مین کشاکشی اوٹھا کیے دینے سے بدگمانی ہوگی۔ ہندوستان کے مسلمانون کو ان مین سے ایک سلطنت سے جسمانی اور دوسری سے روحانی وفادارانہ تعلقات ہین اور تمام مسلمانون کو خدا سے دعا کرنی چاہیے کہ ان کے بگڑے ہوئے تعلقات پھر بن جائین اور زمانہ اس واقعہ کی یادگار دونون دلون سے محو کر دے۔ مسلمانان ہند انگریزی سلطنت کی نسبت اپنی وفاداری اور صداقت شعاری مین جیسے ہی ثابت قدم رہین جیسے کہ ہین۔

ہنگامۂ تلبیلہ

تلبیلا کی گاؤ کشی کا جو ہنگامہ سنہ ۱۸۹۳ء مین ہوا تھا اوسکا اب فیصلہ ہوا۔ چند روز ہوئے ایک مقدمہ جو

فرار ہو گیا تھا اور پولیس کے ہاتھ نہیں لگا تھا۔ وہ اب از خود ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بلیا کے روبرو حاضر ہوا مجسٹریٹ نے اسکو دورہ سپرد کیا۔ عمدہ عمدہ وکلا نے اسکے مقدمہ مین پیروی کی لیکن چونکہ جرم ثابت تھا سشن جج نے دو سال قید سخت کی سزا دی اور پچاس روپیہ جرمانہ کیا۔

انگلستان

یہان عورتین مردون سے اسقدر زیادہ ہین کہ کوئی شخص خواہ کیسا ہی مکروہ ہو۔ اگر چاہے اور قانون اجازت دے تو ایک درجن بیبیان بڑی آسانی سے حاصل کر سکتا ہے۔ مگر خوبصورت اور نوعمر لڑکیون کو اچھا یا برا کسیطرح کا خاوند میسر نہین آ سکتا۔

سوڈانی درویشون کا حملہ

نامہ نگار پائنیر قاہرہ سے تحریر کرتا ہے چند روز ہوئے کہ درویشون نے ایک حملہ سبزہ زار میدان برسس پر کیا تھا جو دشت سے جانب مغرب رود نیل سے ۸۰ میل پر واقع ہے۔

نتیجہ یون کہ اس حملہ مین کامیابی ہوئی اور اس مقام کے چند آدمیون کو گرفتار کر لیا جن مین آٹھ بھاگ آئے اور شروع موسم سرما ۱۸۹۹ء مین قاہرہ مین داخل ہوئے۔ باقیماندہ سات نفر کو بھی ان لوگون نے مصر کو واپس آنے کی اجازت دی ہے لیکن فی الحال یہ معلوم نہین ہے کہ کس وجہ سے یہ اجازت دی گئی ہے۔ امدرمان سے وہ لوگ پینتالیس یوم سفر کر کے مقام سناس مین پہنچے وہان سے مسٹرز ککس اینڈ سن کے جہاز پر یہ لوگ سوار ہو کر قاہرہ مین داخل ہوئے۔

یہ لوگ عموماً ان خبرون کی صداقت کرتے ہین جو کرنل سلاطین پاشا ہی پہلے دے چکے ہین اور کہتے ہین کہ خلیفہ عبداللہ سلاطین پاشا کے بھاگ جانے سے سخت ناراض ہین اور انکو اس بات کا بڑا خوف ہے جو انکے بھاگ آنے سے پیدا ہوا کیونکہ وہ حالات خلیفہ اور تمام معاملات سوڈان سے بخوبی واقف ہین۔ خلیفہ نے حالت غضب مین حکم دیا کہ تمام خاص سوڈانی وغیرہ جنکا تعلق مفروری سلاطین پاشا سے تھا فوراً قید کر دئے جائین۔

نیوفیلڈ بھی بوجہ اسکے کہ بارود کا بنانا جانتے تھے اور اسلحہ خانون کا عمدہ انتظام کرتے تھے۔ خلیفہ نے انپر بہت بڑا بھروسہ کیا تھا لیکن اب انکی نہایت ہی بدی حالت ہے۔ اور چونکہ اب اوستا عبداللہ بارود بنانیوالا اور اسلحہ کا کام کرنے والا علیل ہے اور نیوفیلڈ قید ہے کوئی شخص باقی نہین ہے جو اسلحہ خانہ کا چارج لے اور عمدہ انتظام کر سکے۔

قیدیان رہا شدہ یہ بھی بیان کرتے ہین کہ حال مین امدرمان سے کنارہ دریا کے اٹبارہ واقع روبرو کسالہ کے فوج بھیجی گئی ہے۔ اور ایک فوج انکوا تو ڑا کو بھیجی گئی ہے۔ دو فور مین جو جنگ مابین درویشون اور سرکش جرگون کی ہوئی اسمین جرگون کو زک ملی۔ امدرمان مین کثیر التعداد مال غنیمت آنے والا ہے۔ یہ فتحمندی امیر محمد امدرمان نے

حاصل کی تھی اب بھی بیشتر لوتانی اور سپاہی عیسائی مسلمان ہوگئے ہیں پنج وقتہ مساجد میں جاکر نماز پڑھتے ہیں اور جو کوئی شخص کہ سخت سزا دیجاتی ہے جسکی ایک وقت کی بھی نماز قضا ہو جاتی ہے وہ فوراً مشتبہ خیال کرکے جیلخانہ میں قید کر دیا جاتا ہے اور خلیفہ کو سرحدی ضبط کا بہت بڑا انتظام رہتا ہے

مقدمۂ خون

کل بمقام پولیس کورٹ مسٹر … چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس میں آلہی خان عرف … حسین … زوجہ مسماۃ … ساس مسماۃ … پر قاتلانہ حملہ کرنے کے جرم میں پیش کیا گیا۔ پولیس کی جانب سے مسٹر لیٹل … مجرم خود پیروی کرتا تھا

پولیس کا گواہ … شیخ جانے سرکاری وکیل کے سوالات میں جواب دیتا ہے کہ میں اوسی چال کی دوسری منزل پر رہتا ہوں جہاں خون ہوا ہے بائیبل صاف کرنے کا پیشہ کرتا ہوں۔ مجرم اوس مکان میں رہتے ہوئے ایک ماہ ہوا اسکی جورو اسکے ساتھ رہتی تھی اور اوسکی ساس پہلی منزل پر … رہتی ہے تیسری تاریخ کو آلہی خان کی عورت اپنی ماں کے گھر گئی۔ اوسکی ساس نے اوس سے کہا کہ تیرا خاوند … ہے تو اپنی بیوی کے لئے کچھ سودا وغیرہ لانے … اسپر اسنے انکار کیا اور تکرار کرکے چلا گیا پھر اسکی ساس نے مجھے کہا کہ تو جاکر اوسکو سمجھا کہ … میں نے کہا … ہے۔ میں اسکو سمجھا کر لایا … اوسکی ساس نے اوسکو اپنی مفلسی ثابت کرنے … اور اوسکو غیرت دلانے کیلئے میری طرف یہ کہا کہ میں اسکو کہاں سے کھلاؤں میں دن بھر میں … کماتی ہوں۔ آپ کہاں سے لاؤں … اور اسکی بیوی کو کھلاؤں … مجرم بہت ناراض ہوا اور … جھگڑا کرکے چلا گیا۔ دو تین روز … اوسکی ساس بازار گئی ہوئی تھی۔ اسنے یہ موقعہ پاکر اوس کوٹھری میں گیا۔ جہاں اوسکی بیوی تھی اور چھریاں مارنے لگا لیکن گھبراہٹ میں اسنے مکان کا دروازہ کھلا ہی چھوڑ دیا تھا اسکی بیوی چونکہ ۶ ماہ کی زچہ تھی بھاگ نسکی لیکن شور و غل بہت مچایا جب میں نے اوسکی آواز سنی تو میں نے باہر سے کھڑے ہوکر دیکھا کہ یہ اپنی بیوی کے چھریاں مار رہا ہے جلدی سے نیچے گیا۔ اور وہاں سے شیخ حسین کو بلا لایا اوسنے بھی اوسی طرح دیکھا لیکن ہم دونوں کی اتنی ہمت نہوئی کہ اوسکو چھوڑا سکیں۔ اسلئے اوسکو اسی حالت میں چھوڑکر فوراً دوڑے ہوئے … لکشمن … پولیس سپاہی کو بلا لائے تب مجرم وہاں سے چلدیا تھا (باقی کل)

منشی محمد امیر کے اہتمام … سے
مطبع محمودی مالک … سے چھپکر … محلہ …

مسلم ہیرالڈ

جلد ۵ | بمبئی پنجشنبه ۲۳ جنوری ۱۸۹۶ء | نمبر ۲۰

خبرون کا چمن

ہمنے سُنا ہے کہ بمبئی کلکٹر کی درخواست پر گورنمنٹ نے پانسو روپیہ اُن شخصون کو دینا منظور کیا ہے جنہون نے گذشتہ ماہ نومبر مین کلابہ کے پاس سٹیشن مین افیون کی پیٹیون کے چورون کا پتہ لگاکر گرفتار کرایا تھا۔

دو شنبہ کی سہ پہر کو لیڈی سینڈہرسٹ صاحبہ گورنر بمبئی اپنے ہمراہیون کے ساتھ ایلیفنٹا دیکھنے کیلئے ہارسیڈو کشتی مین سوار ہوئین لیکن راستہ مین کشتی کا انجن بگڑ گیا تو یہ گورنمنٹ کشتی مین سوار ہوکر واپس آگئین۔

ہز ہائینس ٹھاکر صاحب لیمڑی معہ پندرہ ہمراہیون کے بغرض سیر بمبئی مین تشریف لائے ہوئے ہین اور مالکنڈر روڈ پل کے قریب فرو کش ہین۔

پورٹ ٹرسٹ بمبئی کا خلاصی شیخ اسمٰعیل شیخ ابراہیم انجن کے گرم پانی سے جلگیا اسپتال مین زیر علاج ہے۔

۲۱ جنوری کو مسٹر سلیٹر مجسٹریٹ بمبئی نے ایک شخص شیخ عبدالرحمان شیخ قمرالدین کو ایک ماہ قید سخت کی اس جرم مین سزا دی کہ اوسنے کالی دیبا آگبوٹ (جہان وہ فائرمن تھا) کچھہ اسباب دو روپیہ آٹھہ آنہ قیمت کا چوری کیا تھا۔

مسٹر سلیٹر مجسٹریٹ نے ۱۸ جنوری ۱۸۹۶ء کو ۱۲ ہندو والون کو جو شیخ میمن اسٹریٹ کے راستہ مین شور و غل مچا رہے تھے فی کس آٹھہ روپیہ جرمانہ کیا۔

سنا گیا کہ حیدرآباد کا خزانہ بالکل خالی ہوگیا ہے یا دیوالیہ ہو رہی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ نواب وقارالامرا نے اپنے محل کی قیمت کا چالیس لاکھہ روپیہ سرکاری خزانہ سے ادا کیا یا پھر سرکار قرضہ لینا چاہتی ہے دیکھو اسوقت کون دیتا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو گورنمنٹ کو توجہ کرنا چاہیے ورنہ ریاست کے غدر کرنیکا خوف ہے۔

مسٹر سہراب جی جمشید جی مہتمم بندوبست حیدرآباد بجائے مولوی یوسف الدین کے جو پنشن گورنمنٹ کیطرف سے عدالت مین مقدمہ دائر ہے ضلع میدک کے درجہ اول تعلقدار مقرر ہوئے۔

لفٹنٹ مرزا ابراہیم بیگ مرحوم کے فرزند کے نام حضور نظام سے پچاس روپیہ وظیفہ مقرر ہوا ہے۔

(فضولخرچی مین آمالگیلا)

نواب فخرالملک وزیر صیغہ عدالت وامور عامہ کی لڑکی کی شادی نواب حسام الملک کے لڑکے سے عنقریب ہونے والی ہے۔ طرفین سے دھوم دھام کی تیاریان ہو رہی ہین۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کئی لاکھہ روپیہ صرف ہوگا۔

قتل جج آف اسلام بمبئی مین ایک ہندو عورت مسماۃ راجو ۲۴ سالہ مشرف باسلام ہوئی اوسکا اسلامی نام عائشہ رکھا گیا۔

صرف لباس کی تبدیلی طرز معاشرت کی تبدیلی جب انگلستان مین پولیٹیکل حقوق مساوی نہین دلوا سکتی تو کیونکر ممکن ہے کہ اس ملک مین ایسا کرنے پر بھی دلواسکی۔ انگریز لوگ کو لباس اور طرز معاشرت اگر زرق [illegible]

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۔ پنجشنبہ ۷ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

عدالتہائی حیدرآباد

حیدرآباد کی عدالتون کے حکام کی آجکل بہت شکایت ہو رہی ہے۔ اخبارون کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت تساہل اور کاہل الوجودی سے کام کرتے ہین اونہون نے اندھیر نگری چوپٹ راج کا مضمون کر رکھا ہے۔ قوانین عدالت کو خانہ داری کا انتظام سمجھ لیا ہے۔ مدتون لوگ حوالات ہی مین پڑے رہتے ہین۔ مقدمون پر غور نہین کیجاتی۔ جرمانہ چندہ کیطرح سے وصول کیا جاتا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ عدالتی جرمانہ اور مہینون مین وصول ہو۔

مانا کہ وہ لوگ بڑے رحمدل اور غربا پرور ہین لیکن جب وہ عدالت کی کرسی پر بیٹھین تو انکو انصاف سے کام لینا چاہئے۔ خواہ اوس مین کسیکا نقصان ہو یا فایدہ۔ یہ بات حاکمون کی شان کے خلاف ہے کہ لوگون پر بیجا رحم کرکے عدالت کی وقعت کھو دین۔

وہ اپنے نزدیک تو رحم سمجھے ہین لیکن درحقیقت وہ ظلم ہوتا ہے کیونکہ مدعی کا دعوی اگر سچا ہے اور مدعا علیہ پر اونہون نے رحم کرکے مدعی کی داد رسی نکی تو مدعی پر ظلم ہوا۔

انتظامی معاملات کی نسبت حضرت شیخ الشیوخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا اچھا ایک مختصر سا قطعہ فرمایا ہے جسکو ہم ہدیۂ ناظرین کرتے ہین ؎

چو لنے با پر زلفت سے نرومند
مرا تعلیم دہ پیرا نہیک پند
بگفتا نایب مردی کن نہ چندان
کہ گردد چیرہ گرگ تیز دندان

ہائی کورٹ بمبئی

اس ہائی کورٹ مین ۱۷ جنوری ۱۸۹۶ء کو بااجلاس آنریبل مسٹر جسٹس جارڈن و آنریبل مسٹر جسٹس رانا ڈے ایک سپاہی مسمی رسول خان حسین خان کا اپیل پیش ہوا اوسکو سشن جج بھڑوچ نے ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو چھ سال قید سخت کی اس جرم مین سزا دی تھی کہ اوسنے ایک چوری کے مقدمہ مین ساداہاپور ضلع بھڑوچ کے بھیلون سے اونکو ڈرا دھمکا کر آٹھ روپیہ رشوت لی تھی۔

مجرم کیجانب سے مسٹر رتن شاہ دادا چندجی اور سرکار کیطرف سے سرکاری وکیل مقدمہ کی پیروی کرتے تھے۔

اپیل کی سماعت کرنیکے بعد عدالت نے چھ سال قید سخت کے بجائے ۲ سال رکھی۔

سندھ مین ڈاکوؤن کی کثرت

کراچی کے تاجر بہت پریشان ہو رہے ہین کہ سندھ کے چند اضلاع مین نوہان ڈاکوؤن کا

زور سے وہ اونکا مال و اسباب لوٹ لیتے ہین - اور آدمیون پر قاتلانہ حملے بہی کرتے ہین - جب گورمنٹ کو یہہ خبر ہوئی تو اوسنے مسلح پولیس کی بہت سے سوار اور دو کمپنیان بلوچی پلٹنون کے جانیکا حکم دیا کہ وہ جاکر ڈاکوؤن کو گرفتار کرین -

---

گورنر بمبئی

۱۷ جنوری کو ہز اکسیلنسی لارڈ سینڈہرسٹ صبح کے وقت ہائیکورٹ بمبئی مین تشریف لے گئے اور اپیلیٹ سائڈ کورٹ مین بیٹھکر مقدمات کی سماعت کی - وہان یہہ دو جج مقدمہ کر رہے تہے آنریبل سر چارلس فیرن چیف جسٹس و آنریبل مسٹر جسٹس پارسن -

---

مقدمہ خون

پولیس کا گواہ چہوٹو شیخ چاندہ سرکاری وکیل کے سوالات مین جواب دیتا ہے :-

لیکن وہان سے ایک عورت نے (جو تیسرے منزلہ پر رہتی ہے) کہڑکی مین سے دیکہکر ہمسے کہا کہ دیکہو الہی خان گٹر کی طرف گیا ہے اور اپنی سائیس کو مار رہا ہے - چنانچہ ہم تینون وہان گئے تو دیکہا کہ اسکی سائیس گٹر مین بیہوش پڑی ہے - قاتل نے حوالدار کو اپنی طرف آتے دیکہکر چہری کو پانی مین پہینکدیا - حوالدار نے اسکو پکڑ لیا اور اوس عورت کو کریم اور شیخ حسین اور غفور نے گٹر مین سے نکالا - اوسوقت وہ سسکتی تہی لیکن تہوڑی ہی دیر کے بعد

مر گئی - حوالدار نے مجہسے کہا کہ وہ چہری نکال - مین نے گٹر مین سے چہری نکالی - اور حوالدار کے ہاتہ مین دیکر چلا گیا - پہر اوسکے مکان مین گیا وہان دیکہا کہ اوسکی بیوی بیہوش پڑی ہے اور اوسکے بدن سے خون جاری ہے - اور اوسکا بچہ ایک طرف پڑا ہوا تہا - وہان مین نے دیکہا کہ چہری کی موٹہ بہی پڑی ہوئی ہے - جو کچہ مین نے یہان گواہی دی یہی مجسٹریٹی مین بہی دیتا ہے - مقتولہ کی عمر ۱۷ سال کی ہے -

پولیس کا دوسرا گواہ شیخ حسین شیخ رجب بیان کرتا ہے کہ مین اوسی چال مین رہتا ہون اور مین قلعی کرنے کا کام کرتا ہون - ۲ تاریخ کی صبحکو مین اپنی کوٹہری مین کہڑا ہوا تہا تو اوسوقت قاتل کی سائیس جمن کو پانی لاتے ہوئے دیکہا اوسکے ۱۵ منٹ بعد نصیبن چلائی جب مین ۳ وار سننے گیا تو دیکہا کہ چہوٹو دادر (زینہ) پر کہڑا ہوا تہا - مین نے اوس سے دریافت کیا کہ یہہ کیسا شور و غل ہے - اوسنے بیان کیا کہ الہی خان اپنی عورت کو چہری مارتا ہے چنانچہ مین بہی دیکہنے گیا میرے سامنے قاتل نے اپنی بیوی کے داہنی طرف گردن مین چہری ماری یہہ دیکہکر ہم دونون پولیس کو بلا لائے - جب سپاہی آیا تو یہہ تو وہان سے چلدیا تہا لیکن ایک عورت تیسرے منزلہ پر سے چلائی کہ دیکہو گٹر کے موری طرف الہی خان اپنی سائیس کے چہریان مار رہا ہے جب وہان پہونچے تو ایک حوالدار نے اوسکو پکڑکر نمبر ۴۳۰ سپاہی کے حوالے کردیا اور مجہسے کہا کہ عورت کو

گٹر مین سے نکالو چنانچہ مین نے اور دو آدمیونکی ہمراہی اوسے نکالا۔ گٹر مین کیچڑ اور پانی بہت تھا جسمین اوسکے منہہ پر بھی پانی بہہ رہا تھا۔ باہر نکلنے کے بعد دس منٹ مین وہ مرگئی۔ داہنی طرف گردن مین اوسکو بہت زخم تھے۔ پھر مین نے حوالدار کے کہنے سے گٹر مین سے چھری نکالکر دی۔

عدالت نے پوچھا کہ دشمنی کی وجہ کوئی ثابت کر سکتے ہو اوسنے بیان کیا کہ اوسکی بیرحمی کا سبب غالبا یہہ ہے کہ تیسری تاریخ کو جمن نے مجھے کہا کہ الٰہی بخش خان اوپر سوتا ہے تم جاکے اوسکو کھانے کے لئے بلا لاؤ۔ جب مین اوسکو بلا لایا تو اوسکی ساس نے کہا کہ مین اسکو کہان سے کھلاؤن مین کل دو تین آنے کماتی ہون وہ کسکس کو کھلاؤن۔ یہہ سنکر قاتل چلا گیا۔ چونکہ وہ ۲۰ دن کے فاقہ سے تھا اوسے ساس کا یہہ کہنا ناگوار ہوا۔ اسی وجہ سے اوسنے یہہ کارروائی کی۔ اوس تاریخ کو اسکی بیوی نصیبن کو مین نے ہسپتال مین مرا ہوا دیکھا۔

پولیس کا تیسرا گواہ کریم رحمو بیان کرتا ہے کہ مین رستیان بناتا ہون جہان نصیبن ماری گئی مین اوسکے سامنے کی کوٹھری مین رہتا ہون۔ مین نے جو یکایک لوگون کے شور وغل کی آواز سنی تو مین گٹر کی طرف گیا مین نے وہان دیکھا کہ الٰہی بخش خان اپنی ساس کو مار رہا ہے۔ اور وہ گٹر مین گر پڑی ہے۔ جب مین نزدیک گیا۔ تو حوالدار نے مجھسے کہا کہ اس عورت کو گٹر مین سے نکالو تو مین نے اور دو آدمیون کی اعانت سے جمن کو باہر نکالا۔ دو منٹ کے بعد وہ مرگئی۔

تیسری تاریخ کا واقعہ وہ یون بیان کرتا ہے کہ تیسری تاریخ کو مجھسے جمن نے کہا کہ الٰہی بخش خان کو کھانیکے واسطے اوپر سے بلا لا مین نے اوسکو نیچے بھیجدیا۔ پھر مین چلا گیا۔ معلوم نہین کہ پھر میرے بعد مین کیا جھگڑا ہوا۔

مسٹر لیٹل نے سوال کیا کہ جب تونے عورت کو گٹر مین سے نکالا تو تونے اور کیا دیکھا اوسنے جواب دیا کہ گٹر مین ایک گوشت کا ٹکڑا پڑا ہوا تھا پھر وکیل نے سوال کیا کہ اور بھی کچھ دیکھا اوسنے بیان کیا کہ ہان اوسمین ایک چھری بھی پڑی ہوئی تھی اوسکو مین نے باہر نکالا۔

پولیس کے چوتھے گواہ غفور سودے نے بیان کیا کہ مین تلابگڑن مین کام کرتا ہون۔ اور نیورہ مین میرا مکان ہے۔ چوتھی تاریخ کو صبح کے سمے اپنے کام پر جاتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گٹر کی طرف حوالدار بھاگا جاتا ہے مین بھی اوسکے پیچھے پیچھے دوڑا ہوا گیا۔ مین نے دیکھا کہ الٰہی بخش خان ایک غضبناک حالت مین کھڑا ہے۔ اور حوالدار کو دیکھکر ہاتھ مین سے ایک چھری پانی مین پھینکدی ہے حوالدار نے اوسکو گرفتار کرلیا۔ پھر حوالدار کے کہنے سے شیخ جمن کریم۔ چھوٹو نے ملکر اوس عورت کو گٹر مین سے نکالا۔ ۵ منٹ کے بعد عورت مرگئی۔ اوسکی گردن پر زخم بہت لگے ہوئے تھے۔ قاتل کے ہاتھ پر بھی چھری کے زخم لگے تھے۔

پولیس کا پانچوان گواہ دین محمد خدا بخش بیان کرتا ہے کہ مین ڈونگری مین رہتا ہون اور اس مکان کے (جہان یہہ واقعہ ہوا ہے) برابر والے مکان مین رہتا ہون۔ ۴ تاریخ کو صبح کے وقت جمن کے مکان

کے سامنے چبوترے پر مین بیٹھا ہوا تھا۔ اوپر سے آواز آئی کہ ہائی مار ڈالا۔ ہائی مار ڈالا۔ مین یہہ سمجھا کہ اپنی عورت کو کوئی یون ہی مارتا ہوگا۔ ۵ منٹ کے بعد اونچی بخشش اوپر سے اوترا اور اوسکے ہاتھہ مین چھری تھی۔ قاتل دس قدم آگے جاکر کھڑا ہوگیا سامنے سے اوسکی ساس آرہی تھی۔ اوسکو آتے ہوئے دیکھکر یہہ دوڑا اور اوسکے بال پکڑکر اوسے زمین پر گرادیا اور ایک پاؤن اوسکی چھاتی پر رکھکر اوسکی گردن مین چھریان مارنے لگا۔

جب یہہ دیکھا تو مین نے غل مچایا تو حوالدار دوڑا ہوا آیا۔ اوسکو آتے دیکھکر قاتل نے چھری گڑھ مین پھینکدی۔ حوالدار نے اوسکو گرفتار کرکے سپاہی کے حوالے کیا۔ پہر ہم کو ۴ شخصون نے گڑہ مین سے نکالا اور ۲ منٹ بعد وہ مرگئی۔

اشاعت مذہب مین مشنریون کیطرف سے جبر کا استعمال

ہندوستان مین چارون طرف سے پادریون اور مشنری لیڈیون کی بیجا کارروائیون۔ جبر و تشدد مکر فریب۔ اور یورپین حکام کی ناجائز طرفداری کی خبرین اس کثرت اور تواتر سے آنی شروع ہوگئی مین کہ اب اس معاملہ پر خاموشی کیساتھ بیٹھے رہنا ایک اہم اور ضروری فرض کے ادا کرنے مین مضرت رسان غفلت سمجھا جائیگا۔ جب ہندوستان محض ایک تاجران کی جماعت کے زیر حکومت تھا تو اون دنون باشندگان ہند کے مذہبی فیلنگس کا اسقدر پاس کیا جاتا تھا کہ عیسوی منادون اور واعظون کو برسر بازار وعظ کرنے اور کسی دیسی کو در پردہ یا علانیہ عیسائی بنانے کی سخت ممانعت تھی۔ اور اب براہ راست حضور ملکہ معظمہ کے زیر سایہ آجانے پر بدنصیب ہندوستانیون کیلئے زیادہ تر خوشحال ہونیکے بجائے ننگ و ناموس اور دین وایمان پر دن دہاڑے ناواجب حملے کئے جاتے ہین اور فرضی گنہگارون پر خیالی روح القدس کا جلوہ جبرا ڈالا جاتا ہے اور ناجائز طور پر گرجا نشین حکومت کا رعب اور سکہ جمایا جاتا ہے اور بیدرد انگلو انڈین صاحبان جو نشہ حکومت اور تعصب مین سرشار ہو رہے ہین ان تعدیون کی علانیہ اعانت یا انکی شرارتون سے اغماض کرنے مین مطلقاً دریغ نہین کرتے۔ کیا یہہ ممکن ہے کہ گورنمنٹ کو ان معاملات کی خبر نہ پہونچتی ہو۔ پھر تعجب ہے کہ اسنے ایسی خاموشی اور لاپروائی کس مصلحت سے اختیار کر رکھی ہے؟ وہ کیون اپنی رعیت کو ان بیباک درندون سے بچانے کی کوشش نہین کرتی۔ ہر قسم کی رعایا بالعموم تمام سختیون کو برداشت کر لیتی ہے۔ مگر مداخلت مذہبی کی بزدل سے بزدل رعیت بھی متحمل نہین ہوسکتی اور بسا اوقات یہہ دراندازی اشتعال طبع کی حد تک پہونچ جایا کرتی ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ ہندوستانی اپنی حفاظت کرنے مین ہر طرح سے بے بس ہین۔ مگر کیا اس سے یہی لازم آتا ہے کہ انکو ہر طرح کے جور و ستم کا تختہ مشق بنالیا جائے بلکہ اس سے تو گورنمنٹ پر انکی مزید حمایت اور حفاظت لازم ہوجاتی ہے۔ ہونہار اور تنومند بچونکی خبرداری والدین صرف اخلاقی طور پر کرتے ہین۔ مگر ناتوان اور کمزور اولاد کو وہ ہر وقت تمام دشمنون سے بچاتے رہتے ہین۔ یہی کیفیت بعینہ ہندوستانیونکی ہے۔

تو تباہ رن کے ساتھ کرا ہی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا
ہے - جبکہ لتہ بہ تک شری مسون نے ایک ہندو کی بہالی
کمسن برہمن لڑکی کو اوسکی ماں کی آنکھوں میں دہول
ڈالکر ایک آن کی آن میں غائب کر دیا تہا - اور
اب تک اوس لڑکی کا پتہ ہی کچھ نہیں کہ کہاں غائب
کی گئی ہے - اِسی دردناک واقعہ سے عبرت پکڑ کر
جب اوس گردکے دیہاتیوں نے مسون کی مدرست
اپنے گہرون میں بند کردی تو سنا جاتا ہے کہ قیصر
ہند ان راوندنگ (شاہد ہتیاج) نے ان لوگون
کو خدا معلوم کس کسکا شاہی اختیار کی رو سے کیا کیا
گستاخانہ حرکت پر ڈوانٹا ہے کہ وہ لوگ کچھ ایسے
گئے گزرے ہون تک نکلی - یہ بہی سنا گیا ہے کہ ایک
علاقہ کے کسی پولیس افسر نے بہی زمینداروں کو
دہمکا کر اپنے مذہب اور ناموس کی محافظت کرنیسے
باز رہنے پر مجبور کیا تہا - ہندو صاحبان کو جرأت
اور ہمت سے امید تھی کہ وہ اس جابرانہ کارروائی کا کچھ
انتظام گورنمنٹ سے ضرور کرالینگے - مگر افسوس ہے
کہ دو ایک مقامات پر جلسے کرکے تقریرون کی
بانی جمع خرچ کے سوائے کچھ بہی نکر سکے -

حال مین ممالک مغربی و شمالی کے ایک اخبار
سے معلوم ہوا کہ وہان کسی فرشتہ صورت پادری
صفت مس صاحبہ نے کسی نوجوان ہندو عورت
کو اوسکے والد سمیت اپنے دام تزویر مین پہنسا لیا -
بپتسمہ دینے کی تیاریان ہو ہی رہی تہین کہ اوس
عورت کے خاوند کو اطلاع مل گئی اور اسنے عدالت
نصفی مین ایک دعوے کے ذریعہ سے ڈگری حاصل
کرلی اور عورت کو اپنے گہر لے گیا - اس تو منہ
ور فریبہ شکار ہکے چہن جانیسے جسکا اصلی باعث
نادان اور ان فضول منصف صاحب بنے تھے پادری
صاحبان سخت برافروختہ ہوئے - اور کوئی اور چارہ
نہ دیکہکر صاحب ڈپٹی کمشنر اور ہائیکورٹ سے خدا معلوم
کیسی رنگ آمیزیان کرکے شکایت کی کہ وہ فوراً
وہان سے تبدیل کردئے گئے - بیشک ایسے کافر دل
منصف کا ایسا پاک ضلع مین رکہنا جہان وہ گمراہ
ہیدرون کی روحانی اور جسمانی صفائی مین ہارج ہو
ایک بہت بڑا کبیرہ گناہ تہا بلکہ سوحانت کا ب
پادری صاحبان کے نزدیک زندہ درگور نہ سہی کم
از کم موقوف کئے جانیکے قابل تو ضرور تہا -

مس صاحبات کی عیاری کا سپیشل کا ایک مقدمہ
مدراس ہائیکورٹ میں دائر ہے - ایک ہندو لڑکی
زنانہ مشن سکول مین تعلیم پاتی تہی جسے مس صاحبات
نے پہسلاکر اپنے پاس رکہ لیا اور گہر نہ جانے دیا -
لڑکی کی والدہ نے حسب دفعہ ۴۹۱ ضابطہ فوجداری
ہائیکورٹ مین لڑکی کے احضار کے لئے مس ہیری
سٹیفنز پر نالش دائر کی - جسپر لڑکی کو ایک دوسری
مس فاکنز صاحبہ مدراس سے کہین اور لے گئین -
اور پہلی مس صاحبہ نے وکیل کی معرفت عدالت
مین تحریری بیان داخل کیا - کہ جو واقعات عرضیہ
کے بیان حلفی مین مندرج ہین اونکا مجہکو کوئی علم
نہین - خوش قسمتی سے یہ مقدمہ ایک ہندوستانی
جج جسٹس سبرامانی کے حضور دائر تہا - انہون نے
ارشاد فرمایا کہ سوال صرف یہ ہے کہ آیا لڑکی اس
وقت یا درخواست گذرانیکے وقت مس سٹیفنز
کے قبضہ مین تہی یا نہین - وکیل نے عرض کیا کہ
اوسکی موکلہ دوسرا حلفی بیان داخل کریگی
جس سے یہ ظاہر ہوجائیگا کہ لڑکی درحقیقت اوسکی تحویل

میں ہے (یعنے مس ٹالنٹر کے قبضہ میں ہے) اور یہ کہ مس سٹیفنز نے لڑکی کو حاضر عدالت کرانے میں حتی الامکان کوشش کی ہے اور اب بھی کوشش کریگی جج موصوف نے بیان کے لینے سے انکار کیا اور فرمایا کہ اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے بحیثیت جج اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔ لیکن جج کی حیثیت سے خارج ہو کر میں اپنی رائے ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے کسی کا منصب نہیں ہے کہ دوسرے لوگوں کے بچوں کو دینی تمدنی یا اخلاقی اصلاح کے بہانے یا کسی اور حیلے سے اپنے تصرف میں کر لیا کرے۔ میں اس قسم کی کارروائی کا نہایت سخت مخالف ہوں۔ اسکے بعد مقدمہ کسی دوسری تاریخ پر ملتوی کر دیا گیا۔

اب دیکھیے مس صاحبات لڑکی کو حاضر عدالت کرتی ہیں یا کہ اینگلو انڈین جماعت کے ہمقوم ہونے کے گھمنڈ میں ہائیکورٹ کے ایک جج کے حکم کو بھی بالائے طاق رکھتی ہیں۔ مگر اسمیں کوئی کلام نہیں کہ جج موصوف بلا رو رعایت ضابطہ کی کارروائی کرینگے اور اس صورت میں دیکھنا چاہیئے۔ مشنری نزلۂ غضب کس طریق سے اپنے گرائے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ معمولی منصف تو وہ ہیں نہیں کہ ڈسٹرکٹ جج یا ہائیکورٹ کا رجسٹرار انکو تبدیل یا تنبیہ کر سکے اور قیصرۂ ہند جنکے جہان ہائی کورٹ بلاواسطہ ماتحت ہوتے ہیں سب رعایا کو بلا تمیز فرقہ و مذہب ایک نظر سے دیکھتی ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ انڈیا کونسل میں بھی جو ہندوستانی معاملات میں قیصرۂ ہند کی مشیر ہے اینگلو انڈین پارٹی ہی قابو یافتہ ہے۔ گروہ صاحب

انگلستان میں بود و باش کر لینے سے عموماً اپنے ہندوستانی تعصبات کو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ اسیطرح ایک اور سینہ زوری پادری صاحبان نے احاطۂ بمبئی میں کی ہے۔ ریورنڈ پادری ڈکسن صاحب نے ایک سترہ سالہ نوجوان پارسی لڑکے کو مسیحی کنبہ میں پھنسا کر عیسائی بنا لیا۔ اسکے دو دن وہ مشن کے احاطہ میں رہا۔ تیسرے دن اوسکے دوست احباب اوسے والدین کے گھر لیگئے جو اس صدمہ ناگہانی سے مر تو نہیں گئے تھے لیکن فرط رنج و غم سے مردوں سے بدتر ہو رہے تھے۔ لڑکا جو ابتدا علم کن کن شعبدہ بازیوں اور طلسمات فرنگ یا خاص قسم کے سبز باغ دکھلانے سے تبدیل مذہب پر راضی کر لیا گیا تھا اپنے والدین کی یہہ کیفیت دیکھکر سخت متاسف اور نادم ہوا۔ اور پادری صاحب کو خط لکھدیا کہ میں اپنے والدین کے پاس ہی رہونگا۔ میرے پارچات وغیرہ بھجوا دیجیے۔ پادری صاحب نے کپڑے تو بھجوا دئے مگر پھندے میں پھنسے ہوئے شکار کا اسطرح نکل جانا اونہیں کب چین لینے دیتا تھا۔ لگے پارسی کے مکان کا طواف کرنے۔ پارسی کو جب کیفیت معلوم ہوئی تو اوسنے پادری صاحبکو لکھا کہ آپ میرے مکان پر نہ آیا کیجیے آپکو مجھسے بڑھکر لڑکے کی بہتری کا خیال فطرتاً نہیں ہو سکتا میرا لڑکا راضی اور خوشی ہے اور آپسے ملنا نہیں چاہتا۔ لیکن پادری صاحب کو قرار کہاں؟ پھر مکان پر پہونچے اور لڑکے سے ملنے کی درخواست کی مگر نوکروں نے صاحب موصوف کو جواب دیا کہ آپ مکان سے چلے جائیے لڑکا آپسے نہیں ملسکتا۔ باپ نے پادری صاحب کو پھر ایک سخت خط لکھا کہ۔ اگر آپ باز نہ آئے تو مجھے

فوجداری مین آپ پر استغاثہ کرنا پڑیگا۔ (باقی آئندہ)

مقدمات پولیس کورٹ بمبئی

کل مجگام پولیس کورٹ مین باجلاس مسٹر علن مجسٹریٹ ایک شخص محمد حسین نامی اس جرم مین پیش کیا گیا۔ اوسنے دوسرے شخص مسمی عابد حسین عالم [illegible] کی چاندی کی انگوٹھیان چوری کی تہین مجرم کو عدالت سنے ساڑھے تین ماہ کی قید کی سزا دی۔

کل بھنڈی بازار مین شام کے [illegible] بجے ایک سات سالہ لڑکا صدیق شیخ آدم گھوڑے کی گاڑی سے کچلا گیا جو جمشید جی اسپتال مین بغرض علاج بہیجا گیا۔ گاڑی والا پچاس روپیہ کی ضمانت پر رہا کیا گیا اور مقدمہ ۵ فروری پر ملتوی ہوا۔

سیالکوٹ

تہوڑا عرصہ ہوا کہ سیالکوٹ کی ایک عدالت مین ایک عورت سنے لپنے ڈیفنس مین لکہوایا تہا کہ مین سنے اپنی لڑکی کو اسواسطے کنوئین مین ڈالکر مارنے کا قصد کیا کہ ایسا نہو کہ میرا خاوند یا میری ساس یا میرا سسر میری نسبت یہہ بدگمانی کرے کہ یہ عورت کیسی منحوس ہے جو لڑکیان ہی جنتی ہے لڑکا ایک نہین جنتی۔ یہہ مقدمہ سشن کورٹ مین سپرد ہوگیا تہا معلوم نہین کہ اوسکا انجام کیا ہوا لیکن اگر اس ملزمہ کے بیان مین کسیقدر مبالغہ بہی اپنے بچاؤ کے لئے ہو تاہم اس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اس ملک مین لڑکی اور لڑکے کو ایک نظر سے نہین دیکہا جاتا۔ اگر دیکہا جائے تو جو قباحتین اسوقت پیش آرہی ہین وہ پیش نہ آئین لڑکی ہو یا لڑکا۔

ججان ہائیکورٹ

امرت بازار پتریکا نے ہائیکورٹ بنگال کے ججون کو یہ صلاح دی ہے کہ وہ صاحبان ڈسٹرکٹ جج کے نام ایک سرکلر اس مضمون کا جاری فرمائین کہ وہ ماتحت منصفون کے کام کی نسبت جب رپورٹ کرین تو فیصل شدہ مقدمون کی تعداد کے لحاظ سے نکرین بلکہ انصاف کے لحاظ سے۔ ہماری رائے یہہ ہے کہ نہ صرف ہائیکورٹ کے آنریبل ججون بلکہ تمام صوبون کے ججون کو اسباب مین خاص ہدایت جاری فرمانی چاہئے ایسا ہونے پر انصاف کی خاطر خواہ صورت ہوگی۔

سونے چاندیکا نرخ

سونا ۹۷ نمبر	فی تولہ	۲۶ ۔ ۱۰
فرنچ بنک	″	۲۷ ۔ ۳
نیشنل بنک	″	۲۷ ۔ ۴
چارٹر بنک	″	۲۷ ۔ ۴
آگرہ بنک	″	۲۷ ۔ ۴
شنگھائی بنک	″	۲۷ ۔ ۴
چاندی ۱۷ ½ پینی والی	فیصدی	۹۳ ۔ ۱۰
″ ۱۷ پینی	″	۹۳
دیسی	فی تولہ	۱۴ ۔ ۶ پائی

مطبع محمودی ڈانک سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چہپکر مجرہ محلہ مکان ۸۸ بمبئی سے شائع ہوا

مسلم ہیرلڈ

بابہ

جلد ۸	بمبئی بروز دوشنبہ ۲۴ر جنوری ۱۸۹۸ء	نمبر ۴۴

مضامین

مضامین

خبرون کا چمن

۲۴ر جنوری کو قسطنطنیہ سے جو سرکاری خبرین آئی ہین انسے معلوم ہوا کہ ارنی بابمی تر کی گاؤن کو جلا رہے ہین۔ پال مال گزٹ لکہتا ہے کہ روسیون اور ترکیون مین کچھ عہد و پیمان ہوئے ہین اور اسکی خبر شہ قانون آفس کو ہے۔ نہ استنبول سے برٹش سفیر کو۔ (لندن ۲۳ر جنوری)

امیر عبد الرحمن خان صاحب نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اب کافرستان پر دوسری مہم بھیجی جائیگی۔ (کلکتہ ۲۴ر جنوری)

ہوگلی مین جو جہاز چٹان پر چڑھ گیا تھا اوس کے کپتان کو عدم ثبوت غفلت مین عدالت نے رہا کر دیا۔

گورنر بمبئی کی قانونی کونسل کا اجلاس ۲۶ر فروری کو ۱۲ بجے دن کے ٹوٹن ہال بمبئی مین منعقد ہوگا۔

لیڈی صاحبہ گورنر بمبئی نے ۲۴ر جنوری کو سر جمشید جی ہسپتال۔ موتلا بائی ہسپتال۔ سر دنشا پیٹٹ ہسپتال کا معائنہ کیا۔ اور ہسپتالون کے انتظام وغیرہ کو دیکہکر بہت خوشی ظاہر کی۔

مہاراجہ دربھنگہ چہارشنبہ گذشتہ کو درد شکم مین مبتلا ہو گئے تھے اور مثانہ رفتہ رفتہ بیمار ہو گئے تھے ڈاکٹر ہیوڈ ان کا علاج تھا۔ دوشنبہ سے کچھ آرام ہے۔ مگر ضعف کی وجہ سے ابھی بستر سے نہین اوٹھتے۔

۲۱ر جنوری کی رات کو سیالکوٹ مین ایک گورہ رجمنٹ کا سپاہی ریل گاڑی کے نیچے دبکر مر گیا۔

استنبول مین مسلمان لڑکیون کی تعلیم کے لئے سر رشتۂ تعلیم ایک نئی فہرست تیار کر رہا ہے۔

سید اشرف الدین احمد خان بہادر انگلو اورینٹل کالج علیگڈہ کے ٹرسٹی مقرر ہوئے۔

ڈاکٹر کچ سے ایام قریب آ گئے مین اسکی استنبول سے بہت لائق اور ہوشیار کام ان کو روانہ کئے جاینگے۔ اور انکے ساتھ ہر قسم کی عمدہ دوائین ہونگی۔

۱۹ر جنوری کو ساڑھے آٹھ بجے سید افضل امام خان بہادر پٹنہ کے مکان مین ایک جلسہ ہوا۔ نواب سید ولایت علی خان سی آئی ای کو نواب بہادر کا خطاب ملا ہے اس جلسہ مین نواب صاحب بہادر کو مبارکباد دی گئی اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا گیا۔

خان بہادر حاجی غلام محمد منشی سیکرٹری انجمن تائید مسلمانان جدید بمبئی بذریعہ تحریر فرماتے مین کہ نا خدا محمد علی صاحب روگھے کے مکان محلہ ناخدا مین آج عصر کے وقت ایک جلسہ بدین غرض قایم ہوگا کہ نو مسلم مسٹر عبد الحمید کی نسبت جو عریضہ پیش کرنا قرار پایا ہے اوسکا مسودہ پڑہکر سنایا جائے اور اوسپر رائے لیجائے۔

تجارت سے عموماً ہر ایک شہر مین کھانسی انفلوئنزا زکام اور نمونیہ کی شکایت ہے خصوصاً جہلم۔ شاہپور۔ ہوڈن اور دہلی مین۔

لکہنو مین اس ماہ حال کو نواب رضا علیخان کے مکان مین آگ لگی ۲۵ ہزار کی مالیت کا نقصان ہوا۔

ٹیپا رکی جہارانی فلارینس کی نعش سکھ قوم کے دستور کے موافق جلائی گئی۔

آغا مرزا محمد خان فرزند حاجی مرزا عباس مرحوم برٹش سفیر مشہد کو گورنمنٹ آف انڈیا نے تعلیم و تربیت کے لیئے علیگڈہ کالج مین داخل کیا ہے۔

شملہ مین اتوار کے روز کثرت سے برف گری۔

مسلم ہرالڈ

بمبئی ۱۔ دوشنبہ ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۳۲ء

کافرستان پر دست

کافرستان کا تر لقمہ کابلی پٹھانوں کے منہ میں جاتا دیکھکر اکثر انگریزی اخبارات کے منہ میں پانی بھر آیا ہے اور کوئی پولیٹکل وجوہات نظر آئیں تو ترویج دینِ مسیحی کا بہانہ تلاش کر لیا گیا ہے چنانچہ اخبار گلوب نے ایک آرٹکل بعنوان "برٹش عزت کا خون کر ڈالا" شائع کیا ہے۔ آرٹکل مذکور میں نفس مطلب یہ ہے کہ اگر کافر لوگوں سے تجدید الفت ظاہر کیجاتی اور وہ انگلش لوگوں سے مانوس کیے جاتے تو عیسائی مذہب کا ایک مرکز ناف ایشیا میں قائم ہو جاتا اور گورنمنٹ برطانیہ کی خاموشی پر ملامت کی ہے کہ کیون وہ کافرون کی حفاظت کے لئے افغانستان سے جنگ نہین کرتی اور مشنریون کو ایک عمدہ شکار گاہ سے محروم رکھتی ہے ۔ شاید بیچارے گلوب کو کچھ معلوم نہین ہے کہ مشنریون نے ان ممالک مین کہان تک کامیابی حاصل کی ہے جو صدہا سال تک انکی جولانگاہ رہے ہین خود ہندوستان مین ادنیٰ اقوام کو چھوڑکر (جو اپنی سوشل حالت کی ابتری اور افلاس کے ہاتھون سے جان بلب ہین) کسقدر شریف قومون کو دین مسیحی کے دائرہ مین شامل کرنیکا فخر کر سکتے ہین پھر سلطنت برطانیہ کے محیط کے باہر بعد یہ مسیحیون کی تلاش سے کیا ہوگا اور مشنریون کی تعلیم نے ممالک یورپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ جہان جرائم کی اوسط ہندوستان سے دس گنی زیادہ ہے اور جہان ۹۰ فیصدی باشندے الحاد کی آفت مین مبتلا ہین ۔

تو خویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری
بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن

قسطنطنیہ کے ارمنی

یہان چونکہ اکثر ارمنی لوگ آباد ہین اور ان مین بہت سے مفلوک الحال شامل ہین جنکی ذات سے بعید نہین ہے کہ لوٹ مار اور بلوہ پر تیار ہو جائین۔ اسلئے وہان کے پولیس افسران ارمینیون کو جہاز پر سوار کرکے ان کے وطن ساسون و ترزبند کی طرف روانہ کر رہے ہین ۔ ہر ایک ارمنی کو ایک بڑی روٹی دیجاتی ہے اور ایک رقم زاد راہ کے لئے ۔ پھر دیگر جہاز مین سوار کر دیتے ہین اس طریقہ پر اب تک ایک ہزار نادار ارمنی بھیجے جا چکے ہین۔

کلکتہ کی زبردست آرمینین کمیٹی نے اہل آرمینیا کی امداد کے لئے جو حال کے بلوؤن مین مبتلائے مصائب ہوئے ہین چندہ جمع کرنا شروع کیا ہے ہمارا لوکل مسیحی ہمعصر اس خبر پر بڑا حیران ہوگا جس نے پوچھا تھا کہ آیا ہندوستان مین بھی کوئی آرمینین کمیٹی ہے ۔

بمبئی مین حضرات مُغل کا جھگڑا

ہمنے سُنا ہے کہ سر جمشید جی ہسپتال مین ایک بابی مُغل (یعنے بہیر) جان کندنی کی حالت مین پڑا ہوا ہے۔ حضرات مغل کہتے ہین کہ اگر وہ مر جائیگا تو ہم اوسکو مغلون کے قبرستان مین ہرگز دفن نکرینگے۔ ہان اگر بہیر جی لوگ جنکی تعداد بمبئی مین روز افزون ترقی پر ہے لاش کو اوٹھالیجائین تو ہمین عذر نہین لیکن مسلمان اپنے قبرستان مین جانے نہ دین۔

ہم نہین جانتے کہ یہ خبر کہان تک صحیح ہے۔ اگر فی الواقع ایسا ہی ہے تو پولیس کو بہت جلد توجہ کرنا چاہیے تاکہ فساد نہو۔

سوتی پارچہ کا محصول

لنکا شایر کے کارخانے والون نے صاحب وزیر ہند پر بہت زور ڈالا کہ جلدی کپڑے کا محصول معاف کرائے جسکا آپنے وعدہ کیا ہے کہ گورنمنٹ ہند سے جواب طلب کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائیگا۔ لارڈ ہیلڈن نے ان لوگون کو معقول جواب دیا۔ اور فرمایا کہ جب تک ہندوستان کا آمد و خرچ برابر نہو جائے چنگی معاف نہین ہوسکتی۔

کلکتہ مین افواہ ہے کہ سوت کا محصول معاف ہوگا اور کپڑے پر بدستور قایم رہیگا اور یہ افواہ کسیقدر قابل وثوق ہے۔ اگرچہ ہندوستانی کارخانون کا اس مین سراسر نقصان ہے۔

مقدمہ بوسہ بازی

مدراس کے مقدمہ بوسہ بازی کے متعلق جو کمیشن مقرر ہوئی تھی اسکی کارروائی ختم ہوئی لیکن کمیشن کا فیصلہ ہنوز ظاہر نہین کیا گیا۔ مگر کلکتہ کے ایک اخبار نے معلوم کیا ہے کہ غالبًا فیصلہ ڈاکٹر سمتھ صاحب کے حق مین ہوا ہے اور امید ہے کہ ڈاکٹر پوری پنشن پر علیحدہ کئے جائینگے۔

دولت عثمانیہ

ولایت کے اخبار ڈیلی ٹائمز کا ایک نامہ نگار خودکشی کے وجوہات بیان کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ خودکشی جو عیسائی ملکون مین آئے دن عام طور پر ہوا کرتی ہے مین نے دو سال کی رہایش کے عرصے مین جو یورپ اور ایشیا ملک ترکی مین بسر کی وہان بالکل نہین سنا۔ میرا خیال ہے کہ قمار بازی خواہ وہ سپورٹس مین ہو یا اسٹاک اکسچینج مین ممالک ٹرکی مین نامعلوم ہونا اسکی بہت کچھ وجہ ہے۔

عورات۔ شراب اور روپیہ اسکا حاصل کرنا یا صرف کرنا ترکی دماغون مین کشیدگی نہین پیدا کرتا۔ تمام مسکرات کا استعمال مذہب اسلام کے رو سے ممنوع ہے۔ ترک کی تجارتی زندگی سودے کی نمایش اور چاپلوسی کی زبان مین نہین ہے۔ وہ دن بہر مین دو گہنٹے اپنی دوکان پر بیٹھکر تجارت کرتا ہے وہان سے حمام اور مسجد کو چلا جاتا ہے یہان نہ قرض لیتا ہے اور نہ دیتا ہے۔ یہان طبیعت مین نہ اشتعال آتی ہے نہ کسی امر کی مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ نہ جینک ہے نہ دیوالہ نکالنا ہے۔ ٹرکی مین گھوڑ دوڑ ہے نہ شراب خانے ہین جہان لوگ خودکشی کرین۔

ترسب شادی کرتا ہے تو اپنی بی بی کے روبرو
اشعار نہین پڑھتا ہے بلکہ ایک بیش قیمتی چیز کی
طرح اسکو اپنے گھر مین محفوظ رکھتا ہے کہ کوئی
اوسکو نہ دیکھے اور نہ چرالیجائے۔ اسلیئے لڑکی بنا
خودکشی کی کوئی وجہ موجود نہین ہے یہان جانو
کی بڑی قدر کیجاتی ہے عیسائی ملکون مین ہفتہ
مین ہزارون خودکشیان ہوتی ہین۔ پادری
لوگ کسلیئے اس کے انسداد کی فکر اور تدبیر
نہین کرتے۔

خمسہ نعتیہ

جس نے کی کثرت سے کیا ہر شہر کا خانہ خراب
چہرۂ توحید کو چمکا دیا جون آفتاب
صاف کر دی سالکون کے واسطے راہ صواب
اور کھولا عارفون کے واسطے عرفان کا باب
ہے کہان کونین مین ایسے پیمبر کا جواب

صدق پر تسبیح خوان تھے ہاتھ پر جسکے حجر
حکم سے جسکے چلے آتے تھے یک پا پر شجر
کی شکایت جس سے آکر اونٹ نے باچشم تر
اور تابع جس کے فرمان کے ہوئے جن و بشر
ہے کہان کونین مین ایسے پیمبر کا جواب

جسکی امت کو ملا حق سے لقب خیر الامم
رحمت اپنی بھیجتا ہے جس پہ مولا دمبدم
واسطے جسکے کیا موجود عالم از عدم
اور جسکی زندگی کی کھائی ہے اوسنے قسم
ہے کہان کونین مین ایسے پیمبر کا جواب

اپنے اعدا پر ہوا جو فتحمند انجام مین
پائی ہے لشکر نے جسکے فتح روم و شام مین
حق نے جسکو نام لینے بخشے مین انعام مین
نام حق کا پہلے جو لیتا تھا ہر اک کام مین
ہے کہان کونین مین ایسے پیمبر کا جواب

ہے لقب جسکا جہان مین رحمۃ للعالمین
اور ہین جس کے پیامی حضرت روح الامین
قبر کی مٹی ہے جسکی مشک سے بہتر یہین
ہے شفاعت خاص جسکی از برائے مذنبین
ہے کہان کونین مین ایسے پیمبر کا جواب

تا قیامت جسکا عالم مین رہیگا معجزا
جسکی آمد کی خبر دیتے تھے جملہ انبیا
وصف جسکا ہے لکھا توریت مین بیجا بجا
گرمیون مین سایہ اکثر جسکے سر پر ابر تھا
ہے کہان کونین مین ایسے پیمبر کا جواب

ماحی کفر و ضلالت رافع اعلام دین
کر دیا مردہ دلونکو جسنے زندہ بالیقین
اسم جسکا ہے محمد اور صفت جسکی امین
وہ نہوتا تو نہوتے خلق افلاک و زمین
ہے کہان کونین مین ایسے پیمبر کا جواب

نام کی صورت پہ جسکے پیکر آدم بنا
خلق کی جسکی خدا نے کی ہے قرآن مین ثنا
ذات حق مین اپنی ہستی کو کیا جسنے فنا
شان مین آیا ہے جسکے ما رمیت کمیا
ہے کہان کونین مین ایسے پیمبر کا جواب

خاتم پیغمبران محبوب حق جل و علا
باعث تکوین عالم رونق ارض و سما
مظہر اوصاف باری مخزن صدق و صفا
منبع نور ہدایت معدن علم و حیا
ہے کہان کونین مین ایسے پیمبر کا جواب

تھا زبان پر جسکی جاری رات دن ذکر خدا
فکر مصنوعات حق مین کام تھا جسکا سدا
حق رسالت اور ہدایت کا کیا جسنے ادا
دل غنی کا ہو گیا ہے جسپہ نادیدہ فدا
ہے کہان کونین مین ایسے ہی پیر کا جواب

از منشی عبد الغنی ۔ پونہ ۔ ۲۵ر جنوری ۱۸۹۸ء

بقیہ مضمون حقوق الذمیین

یعنی

اسلام مین غیر مذہب والون کے حقوق

اس رسالہ کا موضوع جسپر بحث کا تمام سلسلہ قایم ہے یہ ہے کہ اسلام مین ذمیون کے کیا حقوق ہین ؟ یہ جملہ تین لفظون پر مشتمل ہے اسلام ۔ ذمی ۔ حقوق ۔ اسلام سے ہماری مراد قرآن یا وہ احادیث نبوی ہین جنکی صحت اصول حدیث کی رو سے ہو چکی ہے ۔ ذمی اُن رعایا کو کہتے ہین کہ جو اسلامی حکومت مین آباد ہون ۔ اور جنکا مذہب اسلام نہو ۔ لفظ حقوق کی تفسیر کی کوئی ضرورت نہین ۔ موضوع کے جو الفاظ ہین اگرچہ انکی تشریح یہی ہے جو ہمنے کی لیکن ہمارا دعوی اس سے زیادہ وسیع ہے جو موضوع سے مفہوم ہوتا ہے یعنی جسطرح ہمارا یہ دعوی ہے کہ مذہب اسلام نے ذمیون کے حقوق نہایت فیاضی سے قایم کئے اسیطرح ہمارا یہ بھی دعوی ہے کہ یہ صرف تحریری قانون نتھا بلکہ تیرہ سو برس کی وسیع مدت مین من حیث الاغلب طریق عمل اسیکے مطابق رہا ۔

یہ یاد رہنا چاہیے کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ مین یعنی آغاز نبوت سے فتح مکہ تک جو ۸ھ مین واقع ہوئی جنگون کا ایک ایسا متصل سلسلہ قایم رہا جسکی وجہ سے یہ موقع نہین میسر ہوا کہ اسلام کو حکومت اور سلطنت کی حیثیت حاصل ہوتی اور رعایا کے ساتھ سلطنت کو جو تعلقات ہونے چاہیئن اوسکے متعلق قانون اور قاعدے منضبط ہوتے قرآن مجید اور احادیث نبوی سے اسباب مین جن احکام کا پتا چلتا ہے وہ خاص مسلمانون سے متعلق ہین یعنی غیر مذہب والون سے انکو واسطہ نہین ۔ اس وقت غیر مذہب والون سے جو تعلقات پیدا ہوئے تھے وہ اسقدر تھے کہ کبھی قوم سے معاہدہ ہو گیا یا کسی سے چند شرائط کے ساتھ صلح ہو گئی ۔ مختصر یہ کہ اسوقت تک غیر مذہب والے اسلام کی رعایا نہین کہلاتے تھے ۔

خیبر کی آبادی بھی فتح ہو کر صرف اسقدر ہوا کہ یہودیون سے بٹائی پر معاملہ ہو گیا ۔ اور زمین اون کے قبضہ مین چھوڑ دی گئی ۔ فتح مکہ کے بعد یمن بحرین عمان ۔ ہدن وغیرہ فتح ہوئے ۔ ان اضلاع مین کثرت سے دوسری قومین یعنی یہودی پارسی عیسائی آباد تھے ۔ چونکہ اسوقت امن وامان قایم ہو چکی تھی اور اسلام پوری خاص قوت ہو چکی تھی اسلام نے انکو صاف صاف رعایا کے لقب سے پکارا اور انکو خود بھی اس لقب سے عار نہین رہا لیکن انکے متعلق کسی قسم کے مجموعہ احکام نافذ ہونیکے بجائے اس سے زیادہ کچھ نہین ہوا کہ ان پر جزیہ مقرر کیا گیا ۔ اور اسکے معاوضہ مین ان کو چند حقوق دیئے گئے سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تقریباً ۸ھ مین نجران کے عیسائیون پر جزیہ مقرر ہوا ۔ ان کے بعد ایلہ اوزرح ۔ اذرحایت وغیرہ وغیرہ کبھی جزیہ

لگایا گیا - ظاہر ہے کہ اسوقت تمدن سلطنت کا آغاز نہ تھا اور اس وجہ سے تاریخون مین مسلمان یا ذمی رعایا کے حقوق کی تفصیل نہین مل سکتی تاہم اس معاملہ کے متعلق جسقدر سرمایہ مل سکے اوسکو نہایت تلاش سے مہیا کرنا چاہئے کیونکہ گو وہ مختصر اور سادہ ہون لیکن انسے حقوق الذمیین کے قانون کے اصول معلوم ہوتے ہین اور اسکا فیصلہ ہو سکتا ہے کہ زمانۂ مابعد مین ذمیون کے متعلق جو مفصل قانون بنایا گیا اوسکا مایۂ خمیر کیا تھا۔

بانی اسلام یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن قومون پر جزیہ لگایا - انکو تحریر کے ذریعہ سے مفصلۂ ذیل حقوق دئے -

(۱) کوئی دشمن انپر حملہ کریگا تو انکی طرف سے مدافعت کی جائیگی -

(۲) اونکو اونکے مذہب سے برگشتہ نہین کیا جائیگا

(۳) جزیہ جو ان سے لگایا اسکے لئے انکو محصول کے پاس خود جانا نہین پڑیگا -

(۴) انکی جان محفوظ رہیگی -

(۵) انکا مال محفوظ رہیگا -

(۶) انکے قافلے اور کاروان (یعنی تجارت) محفوظ رہینگے -

(۷) انکی زمین محفوظ رہیگی -

(۸) تمام چیزین جو ان کے قبضہ مین تھین بحال رہینگی -

(۹) پادری رہبان گرجون کے پجاری اپنے عہدہ و ریاست سے برطرف نہین کئے جائینگے -

(۱۰) صلیبون اور مورتون کو نقصان نہین پہنچایا جائیگا

(۱۱) انسے عشر نہین لیا جائیگا -

(۱۲) انکے ملک مین فوج نہ بھیجی جائیگی -

(۱۳) پہلے سے انکا جو کچھ مذہب یا عقیدہ تھا بدلا نہین جائیگا -

(۱۴) انکا کوئی حق جو انکو پہلے سے حاصل تھا زائل نہین ہوگا -

(۱۵) جو لوگ اسوقت حاضر نہین یہ احکام انکو بھی شامل ہونگے -

پہلی اور دوسری دفعہ کے سوا باقی تمام حقوق جس معاہدہ سے قائم ہوتے ہین وہ ذیل مین بعینہ منقول ہین -

ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد النبي رسول الله على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم وغائبهم وشاهدهم وعيرهم وبعثهم وامثلتهم لا يغير ما كانوا عليه ولا يغير حق من حقوقهم وامثلتهم لا يفتن اسقف من اسقفيته ولا راهب من رهبانيته ولا واقه من وقاهيته على ما تحت ايديهم من قليل او كثير وليس عليهم رهق ولا دم جاهلية ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ ارضهم جيش الخ

ذمیون کے متعلق اسلام کا جو اصلی قانون ہے وہ اس سے زیادہ نہین کیونکہ اسلام صرف مسائل اور احکام کا نام ہے جو قرآن مجید یا احادیث صحیحہ سے ثابت ہون اسکے سوا جو کچھ ہے گو اسنے قوم مین اور ملک مین کوئی اعتبار حاصل کر لیا ہو لیکن وہ اسلام کا اصلی قانون نہین ہے -

ذمیون کے حقوق کے متعلق اگرچہ یہ مختصر قواعد ہین اور اسلام کو ابتدائی زمانہ مین غیر قومون

کے ساتھ جسقدر کم تعلق پیدا ہوا تھا اسکے لحاظ سے اس سے زیادہ ضرورت بہی نہتی تاہم انہین قواعد مین نہایت مہتم بالشان امور کا اخذ موجود ہے اور حقیقت یہہ ہے کہ ذمیون کے حقوق کے متعلق گو کتنا ہی مفصل مجموعۂ قوانین بنایا جائے لیکن اسکے جزئیات ان اصول سے باہر نہین جاسکتے۔

اب ہم نہایت تفصیل کے ساتھ بتانا چاہتے ہین کہ زمانۂ مابعد مین جبکہ غیر قومون سے نہایت وسیع اور قوی تعلقات قایم ہو گئے ذمیون کے ساتھہ اصلاحی حکومتون کا طرز عمل کیا رہا سب سے زیادہ جس زمانہ کے واقعات بحث کے لیئے کام آسکتے ہین وہ خلافت فاروقی کے واقعات ہین۔ انکی خلافت کا زمانہ ایک ممتد زمانہ ہے اول اول انہین کے وقت مین غیر قومون کے ساتھہ سلطنت و رعیت کے تعلقات قایم ہوئے انکی نسبت مخالفون نے کہا ہے کہ وہ غیر مذہب والون کے ساتھہ سختی کا برتاو کرتے تھے لیکن انکے عہد مین رعایا کے جسقدر حقوق قایم رہ سکتے ہین ہو چکے تھے اور ہر ایک حق کی نسبت صاف صاف فیصلہ کر دیا تھا اور سب سے بڑھکر یہہ کہ اونکی حکومت کی اصلی تصویر خیال کیجاتی ہے حقوق مین سب سے مقدم قصاص کا حق ہے۔ یعنی یہہ کہ قتل و خون کے معاملات مین فاتح و مفتوح کے حقوق برابر سمجھے جائین۔ آج جن ملکون مین تمدن اور تہذیب کی حکومت ہے اونکا یہہ دعوی ہے کہ انہون نے اس مساوات کو قایم رکہا ہے لیکن سوال یہہ ہے کہ الفاظ کی ذریعہ سے ہ مین اسکا فیصلہ ان لوگون پر چھوڑتا ہون جو رات دن اپنی آنکھون سے اسکی مثالین دیکھتے رہتے ہین اسکے مقابلہ مین دیکھو اسلام نے کیا کیا؟

قبیلۂ بکر بن وایل کے ایک مسلمان نے حیرہ کے ایک عیسائی کو مار ڈالا تھا۔ حضرت عمرؓ کو اسکی اطلاع دی گئی اونہون نے لکھ بھیجا کہ قاتل مقتول کے ورثا کے حوالے کر دیا جائے چنانچہ قاتل حنین نام ایک شخص کو جو مقتول کے وارثون مین سے تہا سپرد کر دیا گیا۔ اور اسنے اوسکو قتل کر دیا۔ جہان تک ہمکو معلوم ہے حضرت عمرؓ کے اس طریق عمل سے کسی زمانہ مین اختلاف نہین کیا گیا بلکہ حضرت علیؓ نے صاف صاف الفاظ مین فرما دیا کہ من کان لہ ذمتنا فدمہ کدمنا ودیتہ کدیتنا یعنے جو لوگ ذمی ہو چکے اونکا خون ہمارا خون ہے اور ہمارا خون اونکا خون بہا ہے۔

حضرت علیؓ کو یہ موقع خود بھی پیش آیا۔ اور اونہون نے صاف حکم دیدیا کہ قاتل جو مسلمان تہا قتل کر دیا جائے۔ اس سے بڑھکر یہ کہ جب مقتول کے وارثون نے آکر عرض کیا کہ ہمنے خون معاف کر دیا تو آپ نے فرمایا تجہہ کو شاید انہون نے دہمکایا ہو... تو آپ نے فرمایا تجہہ پر حساب تو نہین ڈالا

عمر بن عبد العزیز جنکو دوسرا عمر کہا جاتا ہے ان کے عہد مین بہی اسی قسم کا واقعہ پیش آیا اور انہون نے بہی یہی حکم دیا۔ کہ قاتل مقتول کے وارثو کے حوالہ کر دیا جائے چنانچہ وارثون نے اوسے بے تکلف قتل کر ڈالا۔

حضرت عثمانؓ کے زمانہ مین ولید بن عقبہ جو صحابی تہے کوفہ کے گورنر تہے ایک دفعہ ایک یہودی نے ان کے سامنے شعبدہ بازی کے تماشے دکہائے اوسوقت اور بہت سے تماشائی موجود تہے۔ انہین جندب بن کعب ازدی بہی موجود تہے جو بڑے

مشہور نامی ہین اور صحیح ترمذی مین انکی روایتین مشتمل ہین وہ ان شہیدون کو شیطان کا اثر سمجھے اور یہودی کو قتل کر دیا ۔ ولید نے اوسی وقت اونکو گرفتار کرلیا اور یہودی کے قصاص مین قتل کر دینا چاہا لیکن چونکہ وہ بڑے جتھے کے آدمی تہے اونکے جتھے والے انکی حمایت کو کہڑے ہوگئے ولید نے اوسوقت دفع الوقتی کیلئے انکو چہوڑ دیا اور ارادہ کیا کہ موقع پاکر قتل کر دینگے ۔ (باقی آیندہ)

پولیس کورٹ بمبئی

۲۵ رجنوری ۔ شنبہ کو ایک شخص کریم اللہ مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ کے اجلاس مین اس جرم مین پیش کیا گیا کہ اوسنے ایک عورت مسماۃ عایشہ بی کو مار ڈالنے کی دہمکی دی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مجرم اپنا روپیہ مانگنے گیا عورت نے جواب دیا کہ تو مجھسے کس بات کا روپیہ مانگتا ہے اسپر مجرم نے اوسے مارا وہ عورت روتی ہوئی سڑک پر آئی اور سپاہی کو بلا لیگئی لیکن سپاہی مکان کے اندر نہین گیا اوسنے کہا کہ ہمارا یہ قاعدہ نہین جو ہم بلا اجازت کسیکے مکان مین گہس جائین ۔

سولسٹر مسٹر سیامن مجرم کیطرف سے اور بیرسٹر عون علی عورت کی جانب سے مقدمہ کی پیروی کرتے تہے ۔

عورت کا گواہ مسمی محمد حسین بیان کرتا ہے کہ مین اسی چال مین رہتا ہون جہان یہہ عورت رہتی ہے ۹ رجنوری کو اسکے دن مین اپنے مکان مین کہانا کہا رہا تہا شور و غل سن کر آواز سنکر باہر آیا ۔ عورت کو مین نے دیکہا کہ سڑک کیطرف روتی ہوئی دوڑی جاتی ہے اور مجرم بہی اوسکے پیچہے یہہ کہتا ہوا جا رہا تہا کہ تو جاتی کہان ہے مین تجہکو جان سے مار دونگا ۔

عورت کا دوسرا گواہ حاجی احمد بیان کرتا ہے کہ مین نوین تاریخ کو پہول گلی سے میمن محلہ کیطرف جا رہا تہا اوسوقت مین نے دیکہا ایک بیچاری عورت سڑک پر کہڑی ہوئی رو رہی ہے اور سپاہی کو آوازین دے رہی ہے مین بہی یہہ کیفیت دیکہکر کہڑا ہو گیا ۔ مین نے اوسکے پاس مجرم کو بہی کہڑے دیکہا اور وہ یہہ کہہ رہا تہا کہ مین تجکو جان سے مار ڈالونگا ۔

مجرم اپنی صفائی مین بیان کرتا ہے کہ مین عورت کا بہائی ہون ۔ ہم دونون ایک مکان مین رہتا تہا میرے ورثہ کے دو ہزار روپیے اسپر چاہیئین یہہ مجھے سے انکار کرتی ہے ۔ یہہ عورت بڑی بدچلن اور فاحشہ ہے مین نے اسکو بارہا سمجہایا کہ تو اپنا چال چلن درست کر مگر یہ نہین مانتی ۔ اسکا شوہر عرصہ ایک سال سے سفر کو گیا ہوا ہے جب سے وہ گیا ہے مین نے اکثر دیکہا ہے کہ اسکے گہر مین غیر آدمی آتے رہتے ہین منجملہ انکے پہول گلی کا ایک شربت والا جو اسوقت بہی عدالت مین حاضر ہے اسکا آشنا ہے اور وہ دونون شخص بہی (جنہون نے اسکی طرف سے گواہی دی) اسکے آشنا ہین ۔

صاحب مجسٹریٹ نے عدم ثبوت مین مقدمہ خارج کر دیا ۔

شنبہ کے روز اسی اجلاس ایک ہندو فقیر گمنڈ کو اس جرم مین ۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی کہ اوسنے کسی کے گہر چوری کی تہی ۔ بہت لوگون کے کلیجے مین اس نے ہاتہ ڈالے لیکن قابو مین نہین آتا تہا ۔ اس نے ہمیشہ یہی کر رکہا ہے ۔ ایک دفعہ پہلے بہی سزا پا چکا ہے ۔

مطبع محمودی نائک سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چہپکر جیرہ محلہ مکان نمبر ۲ بمبئی سے شائع ہوا

مضامین

خبرون کا چمن
بنارس کے سمجھوتے کا مقدمہ
انجمن اسلامیہ اور حضرات شیعہ
نواب محسن الملک اور اہل اسلام
کرنے کو کئی بہتر سے اور کی
کو چھپنے ان کی غفلت

مسلم ہیرالڈ

مضامین

موتی کان سے غائب
بلند کا حادثہ
یکایک موت
بقیہ مضمون شوق الدینین
مسلمانو تنگی بیماری چین میں
پولیس کو رشوت ہی ہے

جلد ۸ | بمبئی چہار شنبہ ۲۸ جنوری ۱۸۹۶ء | نمبر ۲۴

خبرون کا چمن

پال مال گزٹ نے جو خبر شایع کی تھی کہ انگریزون اور ترکیون کی لڑائی کے وقت روس نے ترکیون کو مدد دینے کا سلطان سے عہد کیا ہے۔ لندن ۲۵ جنوری کا اوس کی تردید کرتا ہے کہ یہ خبر بالکل غلط ہے۔

گورنمنٹ ہند نے یہ حکم دیا ہے کہ پرنس ہنری بیٹن برگ داماد ملکہ قیصرہ ہند کے انتقال پر ماتم کے لیے تمام سول افسر ۱۵ دن تک ماتمی لباس پہنین اگرچہ بمبئی قاعدہ انگریزی جہازون کے لیے بمبئی میں ہے کہ وہ ماتمی جھنڈے کھڑے کرین۔

سیٹھ صاحب منگرول نے جمعہ کی شب کو لیڈی صاحب گورنر بمبئی سے اور شنبہ کے روز مہاراجہ منگرول نے گورنر صاحب سے والکسر پر ملاقات کی۔

۵ جنوری کو رنگون مین سخت آگ لگی۔ ۱۵ اکھر اور ۳ آدمی جل گئے۔

آفریقہ نام ایک ڈاک آگبوٹ ۲۵ جنوری کی صبح کو رنگون کے دریا مین ایک چٹان پر اس وجہ سے چڑھ گیا کہ اوس کا راستہ جو آگے آگے تھا وہ راستہ بھول گیا۔

مسٹر مہوتالال شیورام سکرٹری مہاراجہ گائیکوار نے احمدآباد مین ۲۲ جنوری کو اپنی دختر لیلاوتی کی شادی کی خوشی مین ایک ناچ کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے کیا۔ اس جلسہ مین مہاراجہ صاحب بڑودہ کے تشریف لے جانے کی ملتوی ہو گئی تھی۔

گورنر بمبئی ۲ فروری کو وکٹوریہ ٹرمینس سے چھپلی جاوینگے۔ اور ۹ کو واپس بمبئی آوینگے۔ روانگی اور آمد خانگی طور پر رہیگی لیکن تشریف آوری کے وقت انکی توپون کی سلامی ہوگی۔

ایک نیا پرائیوٹ خط ہے کہ تہران مین حاجی مرزا حسن خان خان لشکر نے غریب طلبا کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ اپنے خرچ سے جاری کیا ہے جس مین مفت تعلیم دی جاتی ہے اس مدرسہ مین صنعت و حرفت کی تعلیم لازمی ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ۱۳ مارچ سے شروع ہو کر ۱۶ مارچ تک رہیگا۔ حافظ نذیر احمد کا لکچر بھی ہوگا۔

شاہ ایران نے پیرس سے ایک کرہ منگوایا ہے جو بڑا ہی قیمتی اور عجیب ہے اسمین کل ممالک جواہرات سے دکھائے گئے ہین۔ مثلاً ملک تہران کا۔ فرانس نیلم کا۔ انگلینڈ یاقوت کا اور روس سبز رنگ کا دکھایا گیا ہے۔ کل سمندر نیلم سے دکھائے گئے ہین۔

امریکہ جو عجائبات کے لیے مشہور ہے وہان کی لیڈیون نے اپنے دانتون کے موثر کرنیکے لئے یہ ایجاد نکالی ہے کہ جتنی دفعہ وہ منہہ کھولین اون کے منہہ سے چمکتے ہوئے دانت دکھائی دین اونہون نے دانتون کو کھدوا کر ہیرے کے نگ اوسمین لگوا لئے ہین اور اسطرح جب وہ منہہ کھولتی ہین دیکھنے والا حیران ہو جاتا ہے۔

داؤد ابراہیم صاحب نے شہر رنگون مین ایک ریڈنگ روم بغرض اشاعت اسلام جاری کیا ہے ہفتہ مین دو دفعہ میٹنگ ہوتی ہے مدرسہ اسلامیہ کے طلبا اور دو عالم انگریزی مین لکچر دیتے ہین۔

ریاست بڑودہ مین تعلیم نسوان بہت ترقی پر ہے دوشنبہ گذشتہ کو طلبا مدرسہ زنانہ کو مہارانی جمنا بائی نے انعام تقسیم فرمایا۔ قریباً ایک ہزار دو سو لڑکیاں اور چند لیڈیان زنانہ کلاس کی موجود تھین۔ ہندو۔ پارسی اور مسلمان خاتون کا ایک بڑا مجمع تھا۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی یکشنبہ ۱۷ شعبان المعظم ۱۳۱۶ھ

بنارس کے بلوہ کا مقدمہ

بنارس کے ہنگامہ کا مقدمہ الہ آباد میں پیش رہا ہے۔ پولیس کا اظہار ختم ہوگیا اور فوج کی طرف سے صفائی پیش ہو رہی ہے۔ فوج کے وکیل نے دکھایا ہے کہ زنانی کی بڑی دو رنڈیاں ہیں۔ فساد کے دن ہنگامہ ناچ کوتوالی میں ہو رہا تھا۔ طبلہ کی آواز سنکر سپاہی کوتوالی کے اندر جانے لگے۔ پولیس والوں نے روکنا اور فوجیوں پر گولی چلائی۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ فساد کے دن بازار کی لوٹ نہیں تھی بلکہ دولت حسن کی لوٹ تھی۔

انجمن اسلام بمبئی اور حضرات بوہرہ

یہ انجمن اسلام بمبئی سے طرفداران حضرات سلیمانی بوہروں کی یکطرفہ طرفداری ظاہر ہوتا ہے کہ جب کبھی بمبئی میں ان حضرات کو کسی گورنمنٹ یا میونسپلٹی سے کوئی عہدہ کا نام ظہور میں آتا ہے کہ جو ہمیشہ سے ملتے یا دیکھا رہے ہیں یا کسی کو سرکار اعلی خطاب مرحمت فرماتی ہے تو اوسوقت انجمن اسلام کی جانب سے اوس شخص کے لئے کوئی مبارکبادی کا جلسہ یا پارٹی نہیں ہوتی۔ اور جب کبھی حضرات سلیمانی بوہروں یا خوجوں سے کسی شخص کو سرکاری خطاب یا ملازمت حاصل ہوتی ہے تو اوس وقت انجمن بڑی خوشی کے ساتھ جلسہ کرکے اوسکو مبارکباد دیتی ہے۔ کیا یہ انجمن اسلام کی متعصبانہ کاروائی نہیں؟

انجمن اسلام بمبئی میں جہاں تک ہمکو معلوم ہے حضرات میمن کا سب سے زیادہ چندہ ہے اس واسطے اونکے لئے ہر وقت ہر موقع پر انجمن اسلام کو لازم ہے کہ بلا رو رعایت جلسے کیا کرے۔

سیٹھ زکریا حاجی اسمٰعیل جنہوں نے مسلمانوں کے لاوارث یتیم بچوں کی پرورش کے لئے بلا قید مذہب دو لاکھ روپیہ دیا ہے اور نیز سیٹھ حاجی قاسم مٹھا جنکو سرکار نے شہر میں امن قائم رکھنے کے صلے میں خان بہادر کا خطاب عطا فرمایا ہے کیا ان دونوں حضرات کو انجمن اسلام جلسہ کرکے مبارکباد دینا اپنی کسرشان سمجھتی ہے ہمیشہ سے اس انجمن کا یہی قاعدہ رہا کہ خلاف مذہب والے کے عروج سے کبھی مسرت نہ ظاہر کی۔

چنانچہ اسکے پہلے بھی ہمکو بخوبی یاد ہے کہ جب محمد حسین حکیم بیرسٹر بمبئی سے جج ہوکر اسمال کاز کورٹ کراچی کو جانے لگے تو اوسوقت انجمن کیطرف سے جناب ممدوح کے لئے کوئی مبارکبادی کا جلسہ نہیں کیا گیا۔

اب ناظرین اخبار مسلم ہیرالڈ خود غور کرسکتے ہیں کہ حضرات سلیمانی بوہرے کا طرفداران انجمن اسلام کتنا بڑا مذہبی تعصب رکھتے ہیں جو وہ اپنے ہمقوم سنی بھائیوں کی خوشی کو دیکھنا گوارا نہیں سمجھتے۔ سرکار اور دیگر اقوام تو یہ سمجھ بھی جانتے ہیں کہ انجمن اسلام بمبئی کل مسلمانوں کی انجمن ہے اور سب کے لئے خوشی کے جلسے برابر ہوا کرتے ہیں۔ اگر

اس انجمن کو صرف ایک ہی فرقہ سے خصوصیت ہے تو انجمن کو لازم ہے کہ نام ملک سے مشتہر کرے اور نام ہی خصوصیت کے ساتھ ایسا رکھے۔ تاکہ اور قومون اور گورنمنٹ کو دہوکا نہو۔

نواب محسن الملک اور سائل اسلام

ہمنے اکثر موقعو نپر لایق لکچرارون کی اُن اسپیچون مین جو ترقی اسلام اور خیرخواہی مسلمانان کے لئے دیجاتی ہین۔ سواے قوم کی ہجو اور مرثیہ کے انکی بہتری کے لئے کوئی بات نہین دیکھتے۔ اس قسم کے لکچرون اور اسپیچون سے قوم کے دل پست کرنے کے سوا اور کوئی نتیجہ نہین نکلتا۔ شاید ان لکچرارون کا یہہ خیال ہو کہ اس قسم کی رقت آمیز باتون سے قوم کچہہ شرم جائیگی۔ مگر اپنی ملت کو سنوارنے کے عوض قوم خراب ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ نواب محسن الملک مولوی سید مہدیعلیخان صاحب جب سے حیدرآباد و ترک کرکے بمبئی مین آبسے ہین اُس دن سے نواب صاحب مسلمانون کے جلسون مین دو یا چار مرتبہ صدر ہوئے۔ مگر نواب صاحب نے سواے مسلمانون کی ہجو کے اور کچھہ نہ بیان کیا۔

ہم اس بارے مین بہت کچہہ لکہنا چاہتے ہین مگر فی الحال نواب صاحب سے یہہ التجا کرتے ہین کہ وہ آیندہ اگر کسی اسلامی جلسہ کے صدر قرار دئے جائین تو مسلمانون کو سامنے بٹہا کر انکی ہجو کرکے انکو بیہمت پست ہمت اور بزدل بنانے کی کوشش نکرین۔

کرے کوئی بہرے کوئی

ہمنے ایک اخبار مین دیکہا ہے کہ سر سید احمد خان کی غفلت شعاری سے اونکا محرر جو ڈیڑہ لاکہہ روپیہ تہا ڈکار گیا اور سکا تاوان تمام لوگون سے انکم ٹیکس کی طرح وصول کیا جائیگا۔ واہ۔ یہہ چہ خوب۔ ‌ بقول۔ کرے داڑہی والا پکڑا جائے موچہون والا۔

اول تو ہمین اسمین کلام ہے کہ یہ خبر کہانتک صحیح ہے کیونکہ سید صاحب کا مال کہا جاتا کوئی منہہ کا نوالہ نہین اور پہر وہ بہی ایسے کا کہ جو سید صاحب کا سرتو ہے لوگون کا گمان ہے کہ عجب نہین جو محض وصول ہونے کے لئے یا لوگون کی فقرہ بازیان ہون کیونکہ اس دُنیا پرانی دُنیا مین کوئی ایسا مقام ٹھہرگا جہان لوگ جبرًا قہرًا ستائیگا۔ سفارشنا سر صاحب کے بہت زور لگا چکے ہون آخر کہان تک لوگ دیتے اور سارے ہی تاگے لگے بہی سب پہلو ہو چکے تھے بڑے بڑے فقرونکو کوئی پسند نہین کرتا۔ آمد کا الف ہی ندارد ہوگیا۔ جب دیکہو رجسٹر مین خالی مد ہی مد دکہائی دیتی ہے۔ اگرچہ یہہ تو سرخی تو نہین ہے تو سیاہی کی۔ اور وہ بہی بالتشدید جو کبہی کم ہی نہو۔ لیکن اس کا کیا علاج ؎

اپنے منہہ سے نکرین بس خدا کے بندے

گر حریصون کو خدا ساری خدائی دیدے

ترکیب تو اچہی ہے گو پوری پوری رقم تو وصول ہونی غیر ممکن ہے مگر کچہہ نہ کچہہ تو لوگ اُگلین ہی گے۔

یون تو پیرنیچر کے نام ہر مد خزانہ پُر کرنے کی دل و جان سے کوشش کررہے ہین۔ جہان تک ممکن ہوتا ہے خیرخواہی اسلام کے وہ چینٹے دیتے ہین کہ بیچارے سیدہے سادے مسلمان پانی پانی ہوجاتے ہین۔ لیکن

بہنے نشانہ کر اُنکی تجھے ایجنٹ بھی مقرر ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں میں اونکا ہیڈ کوارٹر ہوگا۔ چنانچہ یہاں بھی چند لوگ تشریف لائے ہوئے ہیں اور وہ سیٹھ حاجی زکریا حاجی احمد صاحب مپل کے یہاں بیٹھا جاتے ہیں۔ اونکی یہ اشتہار کردہ دو لاکھ روپیہ جو بمبئی کے یتیم خانہ کے لئے وقف کیا گیا ہے اوسمیں ہمارا بھی ورثہ سمجھا جائے۔

خدا جانے ان لوگوں کو کس گن لیاں سے لگی آتی ہے انہوں نے بو آن کی مذہب والوں کو ہی بات کیا جو گلی گلی عورتوں کی خوشبو لیتے پھرتے ہیں جہاں کسی بندۂ خدا نے ترقی اسلام و خیر خواہی مسلمانان کے لئے ارادہ کیا اوسان حضرات میں سے کوئی نہ کوئی موجود۔ یہ ہی مثل کرتے ہیں کہ مان نہ مان میں تیرا مہمان۔

کوچمینوں کی غفلت

جمعہ کے روز شام کے ۴ بجے ہر اکسیلنسی لیڈی صاحبہ گورنر بمبئی ملبار ہل سے بگھی میں سوار ہوکر جمشید جی ہسپتال کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لیجاتی تھیں راستہ میں لیڈی صاحبہ کی گاڑی شیخ شہاب الدین شیخ احمد کوچمین کی گاڑی سے لڑ گئی۔ خدا نے خیر کری کہ لیڈی صاحبہ کو صدمہ نہیں پہونچا۔ لیکن پولیس کا بیان ہے کہ گاڑی میں کچھ نقصان پہونچا ہے۔ اس الزام میں غریب کوچمین کو پولیس انسپکٹر بارنٹ نے شنبہ کے روز مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش کیا۔ مجرم نے بیان کیا کہ مجھے یہ خبر تھی کہ سامنے سے جناب لیڈی صاحبہ کی سواری آرہی ہے اور میرا گھوڑا بھی نیا تھا میں نے ہرچند روکنا چاہا لیکن وہ نہ رکا۔ میں نے اپنی گاڑی کو تو بچا لیا تھا لیکن میرے گھوڑے کا سینہ بگھی کے پہیہ پر لگا جس سے کچھ نقصان نہیں پہونچا۔

مجسٹریٹ نے مجرم پر ۲۰ روپیہ جرمانہ کیا تاکہ آیندہ ہوشیار رہے۔

موتی کان سے غائب

شنبہ کے روز قلعہ کی پولیس کورٹ میں مسٹر سٹیئر مجسٹریٹ کے اجلاس میں ایک کوچمین بالاجی نامی اس جرم میں پیش کیا گیا کہ اوسنے اپنی گاڑی کے سواریوں کا کچھ مال چرا لیا تھا۔

اسکی تفصیل یہ ہے۔ ۱۲ روز کا عرصہ ہوا کہ راجہ سیتو راج بہادر کی لیڈیاں اوس گاڑی میں سوار ہوکر تفریح طبع کے لئے پھرنے گئی تھیں انہا گھمانے کے بعد واپس آئیں اور گاڑی والے کو کرایہ دیکر رخصت کیا جب گاڑی والا چلا گیا۔ اور عورتیں گھر میں آئیں تو راجہ صاحب کی بہن نے دیکھا کہ میری کان میں سے بولک (جو اکیس سو روپیہ کا تھا) گر کر گاڑی میں رہ گیا۔ راجہ صاحب کے آدمی فوراً دوڑے گئے اور گاڑی میں جاکر دیکھا تو وہاں کچھ نہ تھا۔ راجہ صاحب نے پولیس میں اطلاع دی پولیس نے مجرم کو زیور فروخت کرتے وقت گرفتار کر لیا۔ مجرم بیان کرتا ہے کہ گاڑی کرایہ کرنے سے کئی روز پہلے یہ زیور میں نے راستہ میں پڑا پایا تھا۔

مجسٹریٹ نے ۶ ہفتہ قید کی سزا دی۔

بلا کا حادثہ

۱۵ جنوری کو دن کے ۱۱ بجے چترال میں ۵ منٹ تک سخت زلزلہ آیا جسکے صدمہ سے قلعہ و دفتر کا کچھ

حصہ بہی گر پڑا جسمین ایک سپاہی ۲۵ وین رجمنٹ کا جو پہرا دیتے رہا تھا مر گیا۔ غیرت کا تار گہر گہر پڑا لیکن کسی آدمی کی زندگی کا تار نہین ٹوٹا۔ تار گہر کے قریب ایک مسجد تہی اوسکی دیوارین بہی گر پڑین۔ قریب قریب کے چہوٹے چہوٹے پہاڑون مین سے نہایت خوفناک آوازین آتی رہین۔ چترالی لوگون کا بیان ہے کہ جہان لال کافر ایک بلا ہے اوسکی وجہ سے یہ آفت آئی ہے۔

گذشتہ ہفتے سے بہت سخت برف گر رہی ہے تمام پہاڑ سنگ مرمر بنگئے راستے بہی مسدود ہوگئے لوگ بہت سخت تکلیف سے گہرون سے باہر نہین نکل سکتے۔ چترالیون کا بیان ہے کہ امسال خوفی برف گر گئی۔

یکایک موت

پونہ کے سیٹھ یوسف ہارون حال وارد بمبئی بیان کرتے مین کہ شنبہ کے روز ایک بجے دن کے مین شادی کی تقریب سے کسی جلسہ مین گیا تہا جب وہان سے واپس آیا تو مین نے دیکہا کہ ایک پردیسی ہندو ۴۵ سالہ میرے مکان کے زینہ کے آگے بیٹھا ہی اور دونون ہاتھ اپنی چہاتی سے لگا کر بہت مشکل سے سانس لیتا ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ تجہے کیا بیماری ہے تو اوسنے کچہہ جواب نہین دیا مین نے سپاہی کو بلا کر کہا کہ اسے اسپتال مین لیجاؤ یہ بیمار ہے۔ اوسکے لئے گاڑی منگائی گئی لیکن اوسکو لیجانے سے پہلے ہی وہ مر گیا۔ شہر مین منادی کرائی گئی لیکن اوسکا کوئی وارث نہین آیا۔ اوسکے بدن پر کوئی ظاہری نشان کسی صدمہ کا نہین تہا۔ کارونر جوری کی تحقیقات کے بعد لاش دفن کرادی گئی۔

قتل ملکہ کیوبا

قتل ملکہ کیوبا کی نسبت معاصر القاہرہ یون مفطراز ہے کہ اس ملکہ کے قتل کی اس طرح خبر دیتے ہین کہ ایک کمینے لوگون کی جماعت نے پہاڑنے والے درندون کی طرح ملکہ پر حملہ کیا۔ بالون سے پکڑ کر گہسیٹ لائے پہر اسکے ہاتھ پاؤن باندہکر تیل کے برتن مین غوطہ دیا۔ یہان تک کہ کپڑے اچہی طرح تر ہو گئے پہر اوسکو آگ مین ڈال دیا۔ جو اس کے جلانے کے لئے مشتعل کی گئی تہی۔ پس تہوڑے ہی عرصہ مین راکہ ہوگئی۔ پہر اس کے تیس خادم اور دس عورتون کو بہی اسکے محل سے لاکر بیرحمی کر مار ڈالا

بقیہ مضمون حقوق الذمیین

یعنی

اسلام مین غیر مذہب والونکے حقوق

دار وغہ جیل کو اتنے رحم آیا اور کہا کہ تم چپکے سے بہاگ جاؤ۔ اونہون نے کہا کیون؟ کیا درحقیقت ہمین قتل کر دیا جاؤ نگا؟ دار وغہ نے کہا خدا کی خوشنودی کے لئے تمہارا قتل کر دینا کچہہ بڑی بات نہین ہے غرض وہ بہاگ گئے۔ صبحکو ولید نے جندب کو قصاص کے لئے طلب کیا۔ دار وغہ نے کہا کہ وہ تو چپکے بہاگ گیا۔ ولید نے اسکے بدلے دار وغہ کی گردن ماردی۔

ہمکو اس امر سے بحث نہین کہ دار وغہ جیل کا قتل کر دینا جائز تہا یا نہین یہہ دکہانا منظور ہے کہ باوجودیکہ جندب بڑے رتبے کے آدمی تہے اور یہودی ایک معمولی تماشہ گر تہا تاہم ولید کو ایک حکم شرعی کے لحاظ سے جندب کے قتل کر دینے مین کچہہ تامل نہوا اسی سلسلہ مین حضرت عمر فاروق

کی شہادت بارادہ بھی سننے کے قابل ہے - حضرت
عمرؓ کے قاتل کا نام فیروز تھا جو مجوسی الاصل تھا اور
عیسائی مذہب رکھتا تھا - حضرت عمر فاروق کے بڑے
بیٹے عبداللہ سے لوگوں نے بیان کیا کہ اور لوگ بھی
اس سازش میں شریک تھے چنانچہ حضرت ابوبکرؓ
کے بیٹے عبدالرحمن نے چشم دید واقعہ بیان کیا عبداللہ
تلوار ہاتھ میں لیکر نکلے اور فیروز کے بیٹے اور جفینہ
و ہرمزان کو جنپر سازش کا شبہ تھا قتل کر دیا -
ان میں سے ہرمزان مسلمان ہوگیا تھا باقی دو باقی
تھے عبداللہ اُس وقت گرفتار کر لیے گئے اور
حضرت عثمانؓ جب خلافت پر بیٹھے تو یہ مسئلہ
پیش کیا گیا کہ عبداللہ کی نسبت کیا کرنا چاہیے
حضرت عثمانؓ نے صحابہ کو بلا کر رائے طلب کی -
تمام مہاجرین یعنی اُن بزرگوں نے جو رسول اللہ
صلعم کے ساتھ وطن چھوڑ کر چلے آئے تھے - اور
تمام صحابہ کی بہ نسبت افضل سمجھے جاتے تھے یکزبان
ہوکر کہا کہ عبداللہ کو قتل کر دینا چاہیے حضرت
علیؓ بھی اس مجمع میں موجود تھے اور انہوں نے
بھی یہی رائے دی - اگرچہ حضرت عثمانؓ بعض
مصلحتوں کی وجہ سے اس رائے کی تعمیل نہ کر سکے اور
جیسا کہ مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی
خلافت کی یہ پہلی کمزوری تھی تاہم انہوں نے
تینوں مقتولوں کے بدلے بیت المال سے خون بہا
دلایا - شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ لوگوں نے عبداللہ
کا قتل کیا جانا جو تجویز کیا تھا وہ ہرمزان کے قصاص
میں تھا اسلئے کہ ہرمزان مسلمان ہو گیا تھا لیکن یہ خیال
صحیح نہیں اول تو روایتوں میں اس تخصیص کا
کوئی اشارہ نہیں پایا جاتا اسکے علاوہ خود تقریر ان

ذمیوں کا جو خون بہا دلایا اسمیں کسی قسم کی تفریق
نہیں - ہمکو جہاں تک معلوم ہے اسلام کی تمام تاریخ
میں اسکے خلاف کوئی مثال نہیں ہے - بعض مسلمان
مؤرخوں نے لکھا ہے کہ ہارون الرشید کے زمانہ
میں ایک مسلمان نے کسی ذمی کو مار ڈالا قصاص میں
مسلمان ماخوذ ہوا - لیکن کسی خاص وجہ سے ہارون
الرشید کو اسکی حمایت منظور تھی اسلیے اسکی آرزو تھی
چاہا کہ قتل سے بچ جائے چنانچہ قاضی ابو یوسف
صاحب نے فرمایا کہ شہادت سے یہ ثابت نہیں کہ
وہ مارے جانے کے وقت تابع یا ذمی تھا اگرچہ
ہمارے نزدیک یہ واقعہ ثابت نہیں تاہم اسکو
صحیح مان لیا جائے تب بھی یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ذمی
کے قصاص میں مسلمان کو قتل سے بچانا ایک
عظیم واقعہ تھا جسکا حیلہ پیدا کرنے کے لیے قاضی
ابو یوسف جیسے شخص کی ضرورت پڑی اور وہ
بھی اسکے سوا اور کچھ حیلہ نہ بتا سکے کہ اسکا ذمی
ہونا مشتبہ ٹھہرائیں - مال و جائداد کے حقوق جنکو
انگریزی میں رائٹ آف پراپرٹی اور اسپلائیٹ
آف لینڈ سے تعبیر کیا جاتا ہے انمیں بھی ذمی
اور مسلمان برابر حصہ رکھتے تھے - ذمیوں کے قبضہ
میں جس قدر زمینیں تھیں اسلام میں بعینہ
بحال رہیں کہیں یہاں تک اگر خلیفہ وقت یا
بادشاہ کو مسجد یا عمارت کی غرض سے زمین
لینے کی ضرورت ہوتی تھی تو معاوضہ دیکر
لی جاتی تھی -

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک شخص نے حملہ کر
کہنا ہے گیہوں کے بالنے کے لیے ایک ہوا ایکا
بنانی چاہی کاٹ دیئے اور ... شعر ... جو بھر کے

گورنر نے لکھ بھیجا کہ اگر اس زمین میں ذمیون کی
نہرون اور کنوؤن کا پانی نہ آتا ہو تو سائل کو
زمین دیدیجائے —

خلیفہ منصور عباسی نے جب بغداد کو دارالخلافہ
بنانا چاہا تو آس پاس کی قومین جو وہان کی رہتی تہین
ان سے قیمت دیکر زمین مول لے لی -
رقہ مین قدیم زمانہ سے محل اور دالان تہے جو اسلام
کے زمانہ مین ویران ہو چکے تہے - حضرت عمرؓ
کے عہد مین کوفہ مین جو جامع مسجد بنی اوسمین
کچہ ملبہ وہان کے مکانات سے آیا تہا اگرچہ انکا
کوئی قانونی وارث نہ تہا تاہم چونکہ ذمیون کی زمین
مین تہا اسلئے ذمیون کو ان کی قیمت ان کے
جزیہ مین مجرا دیگئی - اسکے سوا سینکڑون
واقعات ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ ذمیون
کے مال اور جایداد سے کبہی تعرض نہین کیا گیا -
(الاسلام)

مسلمانون کی بہادری چین مین

اگرچہ صوبہ کانسو مین مسلمانون کا غدر چین و
جاپان کی لڑائی کے ختم ہونیکے بعد شروع ہوا ہے
مگر اوسکو اتنی ترقی اور وسعت حاصل ہوگئی ہے
کہ اب دس لاکہ چینی مسلمان چین سے مسلح مخالفت
کر رہے ہین اور بہت سا ملک انہی کے قبضے مین
ہے - اب تک فوجی کارروائیون مین انہین بہت
کامیابی ہوئی جس سے صاف ثابت ہے کہ کوئی سلطنت
یورپ بہی انکی مددگار ہے - واقع مین یہ خبر
آئی ہے اور وہ بہت معتبر ہی ہے کہ باغی فوج
مین بہت سے روسی موجود ہین جو کسی زمانہ مین
روسی فوج کے افسر تہے اور اس خبر کے صحیح ہونے
کا پتہ یون بہی چلتا ہے کہ جتنی خبرین انگلستان مین
کانسو سے آتی ہین وہ سینٹ پیٹرسبرگ سے آ رہی ہین
یہ غدر گذشتہ مارچ مین ہوچو سے شروع ہوا تہا -
یہ چہوٹا سا شہر دریائے زرد پر اوس صوبہ کی دارالحکومت
سے جنوب مشرق کو ڈیڑہ سو میل کے فاصلہ پر واقع
ہے اور صوبہ کی دارالحکومت کا نام لینچو ہے - باعث
اس لڑائی کا یہ ہوا کہ ایک مسلمانی گاؤن کے امام
کو ہوچو کے مجسٹریٹ نے قید کر لیا تہا پس ایک
قومی فوج مسلمانون کی زیر نگرانی موسی کے جمع ہوئی
اور لڑائی شروع ہوگئی وہ ظالم مجسٹریٹ مقتول
ہوا - ضلع کا خزانہ لوٹ لیا گیا اور محبوس امام رہا
کر دیا گیا -

پہر تو ہوچو کا غدر ایک شگون نیک ہوگیا اور برابر
کامیابی ہوتی چلی گئی مسلمانون نے موسی کو اپنا
سردار بنایا اور انہون نے چینی باشندون سے بہت سا
چندہ لیکر ایک پہاڑی شہر مین ہوا کر اپنا ہیڈ کوارٹر
بنایا جو ایک بڑی محفوظ جگہ ہے پہر تو روز بروز
جماعت بڑہتی گئی اور چند ہی ہفتون مین دس ہزار
آدمی جمع ہو گئے جب ان لوگون نے دیکہا کہ ہمارے
پاس کافی فوج ہے تو آٹہ ہزار سوار اور پانچ ہزار
پیادہ لیکر لینچو پر حملہ آور ہوئے راستہ مین جتنے
مسلمان ملتے گئے سب ساتہ ہوتے گئے ابہی تک
توپین ان کے پاس نہ تہین لیکن اسکے بعد سے
یہ سب سامان جمع ہو گیا - کہتے ہین کہ سرحد پار
کے روسیون نے موسی کو اس قسم کی بہت مدد
دی ہے - قصہ مختصر اب صوبہ لینچو اونکے قبضہ و
تصرف مین نہین ہے - ہان اوس جگہ سے دو بڑی
بڑی فوجین دوسرے شہرون کے محاصرے کو

جیسے ہیں اور نئے نئے اضلاع کو تخت و تاراج کرتے ہیں یہ غدر برابر پھیلتا جاتا ہے۔ اب چینی گورنمنٹ کو خبر پڑی ہے اور جہان تک ہو سکتا ہے اسکو فرو کرنے میں کوشش کرتی ہے۔ ہمارے برادر مسلمان بھائیوں نے اپنی آزادی کیلئے جو کوشش کی ہے اوسمیں خدا اونہیں کامیاب کرے آمین
(ٹائمز گزٹ)

پولیس کورٹ بمبئی

کل مگگام پولیس کورٹ میں باجلاس خانبہادر نیروز ہوشنگ دستور مجسٹریٹ کاظم نامی ایک شخص بدین جرم پیش کیا گیا کہ اوسنے دوسرے شخص صدیق نامی کی ترکی ٹوپی چوری کی تھی

مدعی کی طرف کے گواہ عبدالرحیم نے بیان کیا کہ میں نے اپنے دلان سے آکر صدیق کے ہاتھ یہ ٹوپی بیچی

صدیق کا دوسرا گواہ آغا حسین بیان کرتا ہے کہ میں نے صدیق کے لئے عبدالرحیم سے وہ ٹوپیان خریدین

مجرم بیان کرتا ہے کہ میں نے ٹوپیان محمد یعقوب ایک شخص سے مول لین۔

مجرم کے گواہ محمد یعقوب کا بیان ہے کہ میں نے اپنے قرضہ کے عوض وہ ٹوپیان مجرم کو دین۔

لہذا مجسٹریٹ نے عدم ثبوت میں مقدمہ خارج کر دیا۔

اسی اجلاس میں ایک پارسی مسمی مانک لعل بھانجی اس جرم میں پیش کیا گیا کہ اوسنے ایک لڑکی مسماۃ [illegible] ۱۱ سالہ سے کماٹھی پورہ میں زنا بالجبر کی۔ لڑکی کا بیان ہے کہ جب میں اپنے باپ کے گھر جا رہی تھی اوسوقت اس شخص نے مجھے بلایا اور گھر میں لیگیا میں جب اندر گھس گئی تو مجرم کے بھائی نے دروازہ بند کرکے باہر کی کنڈی لگا دی اور میرے ساتھ بد فعلی کی۔ اس شخص نے مجھسے برا کام کیا جب میں چلائی تو میرا باپ اور میری مان آئی۔ اور باہر کی کنڈی کھولکر دروازہ کو ہلانے لگے بہت دیر کے بعد کنڈی کھولی لڑکی کا گواہ [illegible] بیان کرتا ہے کہ میں کرایہ مانگنے کو گیا تھا اوسوقت یہ لڑکی بھی بیٹھی تھی مجرم کے گھر میں دیکھکر میں نے اسکے باپ کو خبر کر دی کہ تیری لڑکی آج وہان بیٹھی ہے۔

پھر اس لڑکی کا باپ بیان کرتا ہے کہ جب [illegible] نے خبر کی تو اوسوقت میں مع اپنی بیوی کے وہان پہونچا لڑکی کے چلانے کی باہر آواز آتی تھی۔ میں نے دروازہ کو بہت ہلایا لیکن مجرم نے بہت دیر کے بعد کنڈی کھولی اور میں نے مجرم کو فوراً پولیس کے حوالے کر دیا۔

گواہ [illegible] لڑکی کی مان بیان کرتی ہے کہ میں [illegible] میں کہ وہ کنڈی کھولے پولیس کو جا کر بلا لائی۔

مجرم کی ۲۰۰ روپیہ کی ضمانت لیکر مقدمہ ملتوی کر دیا چہارشنبہ کو پیشی ہے۔

اسی اجلاس میں ایک ہندو بدمعاش [illegible] نامی کو الزام میں ۱۵ دن قید سخت کی سزا ہوئی کہ اوسنے مگگام کمپنی سے ایک مرغ چرا کر لیا تھا۔

اسی اجلاس میں ایک پارسی بنام مانکجی جمشید کو [illegible] روز قید سخت کی اس جرم میں سزا ملی کہ اوسنے ۱۸۹۹ نمبر کے سپاہی بنام بھگوان [illegible] نمبر کے سپاہی بنام [illegible] کی (کوٹ) مگگام پولیس چوکی میں سے چرا لی تھین۔

مطبع محمودی ٹانک سٹریٹ میں منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر
محلہ [illegible] نمبر ۲ بمبئی سے شایع ہوا

مسلم ہیرالڈ

مضامین
خبرون کا چمن
حیدرآباد کی ایک معزز لیڈی کا
مشرف بہ اسلام ہونا
مدرسہ [illegible] مسلمانان [illegible]
[illegible] تازہ خبرین
[illegible] پولیس [illegible]
مقدمۂ [illegible]

مضامین
[illegible] کی [illegible] حالت
ایک مسلمان کی [illegible] فرقہ مین
[illegible]
[illegible] جانے کا [illegible]
[illegible]
پولیس کورٹ بمبئی

جلد ۸ | بمبئی: چہارشنبہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۹۶ع | نمبر ۲۵

خبرون کا چمن

کل [illegible] کو [illegible] مہاراجہ [illegible] ۲۵ کے
گرانٹ روڈ اسٹیشن پر سے تشریف لیگئے۔ جناب حاجی
ابو القاسم صاحب شیرازی نے ایک گلدستہ اور پروان
ساکار پیشکش کیا۔ مہاراجہ صاحب نے شکریہ ادا کیا
اور [illegible] صاحب بھی بہت خوش ہوئے۔

دریائی سفر سے حضور وائسرائے کی صحت بہت اچھی ہو۔
ملتان مین جو توپ خانہ کی قواعد ہو رہی تھی
اوس مین تین دیسی مرگئے۔ اون کے مرنے سے قواعد
والون پر کوئی الزام نہین آسکتا کیونکہ [illegible]
ہماری کرادی تہی کہ یہان توپ خانہ کی قواعد ہوگی
کوئی آس پاس نہ آئے۔

[illegible] مولوی محمد یوسف اللہ صاحب [illegible] آبادی
کا مقدمہ [illegible] اکتوبر تک ملتوی کیا گیا۔

بمبئی کے فوجداری سیشن مین [illegible] فروری کو
آنریبل مسٹر جسٹس کینیڈی اجلاس کرینگے۔ اس
مین بہت مقدمے پیش ہونگے۔

خبر آئی ہے کہ جاپانیون نے قلعۂ [illegible] کو خالی
کرکے چینی گورنمنٹ کے حوالہ کر دیا۔

[illegible] نام کا آگبوٹ جو رنگون [illegible] چپاٹ
پر چڑھ گیا تھا وہ دریا مین آگیا۔

[illegible] جنوری کو کلکتہ سے تار آیا کہ [illegible]
معہ ہمراہیون کے گلستان مین داخل ہوگئے اور
آنریبل مسٹر [illegible] نے بوجہ علالت کے
وائسرائے کونسل کی ممبری سے استعفا دیا۔

[illegible] گانون مین جسمین [illegible] ایک دیسی کو بندوق
سے مار ڈالا تھا اور [illegible] کے مجسٹریٹ [illegible]
کر دیا کہ [illegible] کی حالت مین تہا۔

[illegible] آباد [illegible] ڈسٹرکٹ بورڈ نے [illegible] کا نام
[illegible] جعلی تحریر پیش کرنے کے جرم مین فہرست
رسالہ سے خارج کر دیا۔

بنگال یونیورسٹی مین چار مسلمان ایم اے ہوگئے۔
ایک عربی مین دو فلسفہ مین۔ ایک ریاضی مین۔

قانون رضامندی کے برخلاف عمل کرنے سے [illegible]
ایک مسلمان کو [illegible] سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

افواہ ہے کہ مہاراجہ [illegible] و شمالی کا [illegible]
بجائے آگرہ آباد کی [illegible] مقرر ہوگا۔

ولایت مین ریل گاڑی کے ساتھ ایک گاڑی مین
دواخانہ اور شفاخانہ بھی ہوتا ہے۔

[illegible] اس نے [illegible] پانچ [illegible]
قرار دیا ہے۔

حمید الظفر خان ممبر کونسل ریاست رامپور کو [illegible]
سے خانبہادر کا خطاب مرحمت ہوا ہے۔

احمد آباد گجرات مین قالین بافی کا ایک کارخانہ ہے
اوس کارخانے مین پانسو لڑکے [illegible] کی عمر کے
کام کرتے ہین [illegible] قالین [illegible]
[illegible] مین جاکر بکتے مین۔

نہایت افسوس کی بات ہے کہ احاطہ بنگالہ مین کوئی مسلمان
[illegible] نہیں ہے [illegible] پنشن [illegible]
[illegible] اپنی [illegible] مین ایک [illegible]
کی [illegible] گورنمنٹ کی [illegible] بنگال گورنمنٹ کے سوا [illegible]

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ چہارشنبہ ۱۳ شعبان سنہ ۱۳۱۴ ہجری

حیدرآباد کی ایک معزز لیڈی کا مشرف باسلام ہونا

ہم نے خبر دی تھی نظام حیدرآباد کی فوج کے ایک یورپین افسر کی لڑکی کو ایک مسلمان سولجر کے ہمراہ بھاگ جانے کی خبر اخبار ڈکن پوسٹ نے شائع کی تھی۔ لیکن اوس لڑکی کا نام نہیں ظاہر کیا تھا۔ اب ہمکو معلوم ہوا کہ اوس لڑکی کا نام مس فیلن ہے اسی انگریزی اخبار ڈکن پوسٹ میں جو بمبئی سے شائع ہوتا ہے اور اوسی نے پہلے اسکے فرار ہو جانے کی خبر چھاپی تھی ایک چٹھی پہلی خبر کی تردید کیلئے اپنے نام سے شائع کرائی ہے۔

"میں کسی کے ساتھ نہیں بھاگی مگر جب میں اپنی خوشی سے مسلمان ہوگئی تو میں نے اپنے ماں باپ کو لکھا کہ اب میں مشرف باسلام ہوگئی ہوں لہذا تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی اور اپنی ہمجولیوں سے میں نے علانیہ طور پر اسکا ذکر کر دیا تھا۔ میں آپکو یقین دلاتی ہوں کہ میں کسی مسلمان سولجر کے ساتھ نہیں بھاگی ہوں اور میں فی الحال کسی بڑے یا چھوٹے شخص کی حمایت میں نہیں ہوں۔ میری عمر ۲۱ سال سے زیادہ ہے اپنے دین و دنیا کی بہتری کی لئے نیک و بد کے خیال کرنے اور اوسپر عمل کرنیکا مجھے اختیار ہے۔ اگر اخبار مذکور کا ایڈیٹر میری اس چٹھی کو نہیں شائع کریگا تو میں اوس سے بذریعہ عدالت کے چارہ جوئی کرونگی۔"

دکن پوسٹ لکھتا ہے کہ ہم یہ خیال نہیں کر سکتا کہ اس خط کے چھاپنے سے لڑکی کو کسی قسم کا فائدہ پہونچ سکیگا مگر ہم نے اسے اسانتہ کرنے کے لئے اوسکی درخواست کو منظور کر لیا۔

بنگلور کے ڈیلی پوسٹ اخبار میں اسکے متعلق ایک دلچسپ مضمون کسی نامہ نگار کا شائع ہوا ہے اوسکو ہم اپنے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں ترجمہ کرتے ہیں:

"اس شہر میں ایک عجیب غریب رسم ہوئی ہے اسکی میں آپکو اطلاع دیتا ہوں۔ نظام حیدرآباد کے فوجی افسر یورپین کی لڑکی مس فیلن نامی چند روز سے یہاں آئی ہوئی ہے اور ڈاکخانہ کے قریب ایک مکان میں رہتی ہے اوس نے شہر کے قاضی کو بلا کر کہا کہ مجھے کلمہ پڑھاؤ۔ بوڑھے بہت قاضی صاحب کے دل میں اس جوان لڑکی کی درخواست سنکر خدا جانے کیا فکر پیدا ہوگئی کہ اونھوں نے یہہ کہا مجھے تین روز کی اجازت ملنی چاہئے کہ میں اپنے لوگوں سے دریافت کروں۔ اس لڑکی نے کہا کہ میرا جوش ازلی مجھکو ٹہرنے کی اجازت نہیں دیتا لہذا میں ابھی ابھی مسلمان ہونا چاہتی ہوں پھر اوسنے پلیڈر کو بلا کر سمجھایا کہ تم قاضی کو سمجھاؤ کہ وہ مسلمان کرلے۔ پلیڈر صاحب کے سمجھانے سے قاضی صاحب راضی ہوگئے اور اونھوں نے ۱۸ جنوری کو بڑی مس پٹیال مسجد میں کئی ہزار مسلمانوں کی جماعت میں اوسے مشرف

باسلام کیا اور سچے صدق دل سے کلمہ پڑھا اور اوسکا اسلامی نام **نور النساء** رکھا گیا اور سیر وقت وہ نوکی ضلع کے رجسٹرار کے پاس گئی اور وہ سند جو قاضی صاحب نے عنایت کی تھی رجسٹرار سے رجسٹری کرالیا۔ رجسٹرار کے سامنے اوس نے بیان کیا کہ مین نے اپنی نجات اور ہمیشہ کی بہتری کے لئے دین اسلام اپنی خوشی سے قبول کیا۔ اور خدا اسی مذہب مین میرا خاتمہ بالخیر کرے۔

جلسہ انجمن تائید مسلمانان بمبئی

۸ جنوری کو شام کے ۵ بجے جناب ناخدا محمد علی صاحب روگھے کے مکان پر ایک عظیم الشان جلسہ انجمن تائید مسلمانان جدید کیطرف سے منعقد ہوا۔ خان بہادر غلام محمد منشی کی تحریک اور جناب سیٹھ حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد صاحب کی تائید سے نواب زادہ نصر اللہ خان بیرسٹر ایٹ لا صدر جلسہ مقرر کیے گئے۔ اس جلسہ مین مندرجہ ذیل اشخاص تھے :۔

نواب زادہ نصر اللہ خان بیرسٹر : خانبہادر منشی غلام محمد صاحب : منشی نور خان صاحب پولیس انسپکٹر تھانہ : حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد صاحب : حاجی عبد الستار صاحب شعیب : مولوی عبد المنعم صاحب باعکنطہ - حاجی صدیق صاحب نورانی : حاجی عبد الرحمن صاحب کاڈوانی : محمد یوسف صاحب کھٹکھٹے بی-اے : ڈاکٹر خواجہ عبد اللہ صاحب : عبد الحافظ صاحب باعکنطہ : حکیم گوپی ناتھ کرشناجی : وریش پانڈے صاحب بیرسٹر : حاجی یوسف حاجی اسمعیل صاحب ممبر میونسپل کارپوریشن : مولوی غلام احمد صاحب : منشی شیخ احمد صاحب : محمد توفیق صاحب شامی : منشی عبد الکریم صاحب رس : حاجی عبد اللہ صاحب عرب : محمد حسین صاحب گھوڑ : وغیرہ وغیرہ :

پہلے نواب زادہ نصر اللہ خان بیرسٹر نے اردو مین بیان کیا کہ یہ جلسہ اس غرض سے منعقد کیا گیا ہے کہ مسلمانان گورنمنٹ کی خدمت مین ایک عرضی اس غرض سے بھیجی جائے کہ لنکا کے ضلع متہورا کے مجسٹریٹ ای جے آر عبد الحمید لی میتھوریہ جی- سی- آئی- ای جنہون نے دین اسلام قبول کیا اور ایک معزز یورپین لیڈی سے شادی بھی کرلی ہے کیون موقوف کردئے گئے۔ گورنمنٹ کا کیا نقصان ہوا ؟

پھر صدر صاحب نے عرضی بھیجنے کے لئے ایک کمیٹی کے مقرر ہونے کی درخواست کی۔ جسکے لئے اصحاب مفصلہ ذیل تجویز کئے گئے :۔

مسٹر قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹر - نواب زادہ نصر اللہ خان بیرسٹر - آنریبل مسٹر عبد اللہ صاحب مہر علی دھرمسی - حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد صاحب حاجی یوسف حاجی اسمعیل صاحب - محمد یوسف صاحب کھٹکھٹے بی-اے -

اسکے بعد محمد یونس صاحب نے اوٹھکر صاحب خانہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ محمد علی صاحب روگھے نے یہ مکان ہر قسم کے جلسون کے لئے جو اسلام یا قوم کی خیر خواہی کے لئے ہون وقف کردیا تھا لیکن مدت سے اسکے بند رہنے کی وجہ سے لوگون کا یہ خیال ہوگیا تھا کہ شاید اب یہان کوئی جلسہ نہ ہو- الحمد للہ کہ وہ خیال بالکل غلط ہوگیا اور مین امید کرتا ہون کہ اب بدستور

ہمین جلسے ہوا کرین گے۔
اس کے بعد صدر صاحب کہڑے ہوئے اور اونہون نے کسی خاص وجہ سے مکان کے بند ہونے کی معذرت کی اور آیندہ کے جلسون کے لئے عام اجازت دیدی۔
بعد حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد صاحب نے کہڑے ہو کر فرمایا کہ صاحبو کافی تیار ہے اسکو ملاحظہ فرمائے جانے کے بعد کافی وغیرہ کے پینے پر یہ جلسہ برخاست ہوگیا۔ چونکہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا تہا اسلئے وہین جماعت کثیر کے ساتھ نماز بھی ادا کی گئی۔ لیکن بعض بعض ترقی اسلام کے زبانی جمع خرچ والے نماز کو فرض کفایہ سمجھکر شریک نہ ہوئے معذور ہے
ہم اس جلسہ کے انعقاد اور خصوصًا نواب زادہ نصر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا کے صدر جلسہ بنائے جانے سے نہایت خوش ہوئے بلکہ ہمکو ڈبل خوشی حاصل ہوئی ایک تو اس بات کی کہ صدر صاحب موصوف ضرور اہل اسلام کے گروہ مین شامل ہوگئے اور وہ بھی اہل اعزاز کے ساتھ۔ دوسرے یہہ کہ اونکو اردو زبان جو انکی مادری تھی لیکن اونھون نے اسکو حقیر سمجھکر یا لنڈن کے جنٹلمینون کی مسالمت کیوجہ سے ترک کردیا تھا اور زبانی ہی ترک نہین کیا تھا بلکہ صفحۂ دل سے بھی بالکل محو کردیا تھا۔ پہر بولنی آگئی ہمکو تو یہہ امید جاتی رہی تھی کیونکہ ایک دفعہ قانون عمر رضامندی کا سنہ ۱۸۹۰ء مین ایک جلسہ ہوا تھا جسمین بدرالدین صاحب طیب جی صدر جلسہ قرار پائے تھے۔ نواب صاحب موصوف نے کہڑے ہو کر یہ اجازت چاہی تھی کہ مین انگریزی مین کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہون بدرالدین صاحب نے فرمایا کہ اسلامی جلسہ ہے یہان آپکو انگریزی مین گفتگو کرنیکا مجاز نہین آپ اردو مین فرمائین تاکہ عام لوگ اسکو سمجہ سکین۔ نواب صاحب نے عذر کیا کہ لنڈن کی تعلیم سے مین اردو بالکل بہول گیا۔ غرض نواب صاحب بیٹہا دئے گئے اور عام لوگون کو یہ خیال ہوگیا کہ جس شخص کے دل پر غیر قوم کا اتنا بڑا اثر پڑا ہو کہ وہ اپنی مادری زبان مین ہی سال کے عرصہ مین بہول جائے تو وہ اسلامی جلسون مین شریک ہونیکے قابل ہوسکتا ہے نواب صاحب کو اوسوقت گفتگو کی اجازت نملنے کیوجہ سے بڑی ندامت ہوئی اور اونھون نے پہر اردو مین کے سبق از سر نو لینے شروع کردئے جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ اس جلسہ مین نواب صاحب نے اردو مین گفتگو کرکے عام لوگون کو محظوظ کیا۔

اسٹنبول کی تازہ خبرین

حال مین جو ولایت سے ڈاک آئی ہے اوس سے جو خبرین ہمین وصول ہوئین وہ درج ذیل ہین:۔

زیتون کا بلوہ

زیتون کے بلوہ کی نسبت اسٹنبول سے یہہ خبر آئی ہے کہ دول یورپ کے سفیرون نے باغیون کو سمجہادیا اور اونہون نے انکی بات کو منظور کرلیا (باغی انکی بات کو کیون نہ منظور کرتے انہی کی آگ لگائی ہوئی تہی)
لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار اسٹنبول سے لکہتا ہے کہ دول یورپ حضرت سلطان المعظم کا شکریہ ادا کرتی ہین کہ اونہون نے ہماری بات کو منظور کرلیا۔ اور یہی نامہ نگار یہہ بھی بیان کرتا ہے کہ مقام رفا مین سخت خون ریزی ہورہی ہے۔ ترکی حکام تبلاتے ہین کہ صرف نو ہزار آدمی مارے گئے لیکن خانگی طور سے

خبر آئی ہے کہ مقتولون کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ اسی مقام سے ۱۰ میل کے فاصلے پر ایک شہر بریگا نامی جو نوفرتیس ندی پر واقع ہے اوسکو باغیون نے جلا دیا۔ جن باغیون نے کہ قصر بلدیہ سلطانی تک کو نقصان پہونچانے کے لئے بحری افواج کے ترا پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا ان مین سے ڈیڑھ سو آدمی گرفتار کر لیے گئے۔

سلطانی فرمان

حضرت سلطان المعظم کی طرف سے فرمان جاری ہوا کہ فوجی تعداد زیادہ بڑھائی جائے اور تمام فوج مین نیا انتظام کیا جائے۔ ماسیڈونیا۔ کریٹ۔ حجاز ان تینون مقامون کی فوج دوگنی کر دیجائے۔

ترکی معاملے مین امریکن سرکار کا دخل

ترکی علاقون مین جو ہر جگہ بلوہ ہو رہا ہے اوسکے متعلق نیویارک سے لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار یہ خبر دیتا ہے کہ اس بلوہ مین جو آرمنی لوگون پر ظلم ہو رہا ہے اون کے بچانے کے لئے امریکن سرکار اور دول یورپ کا متفق ہو کر کوشش کرنیکا ارادہ ہے۔ اگر دوسری طاقتین اس بات کو منظور نکرینگی۔ تو امریکن گورنمنٹ بذات خود ترکی گورنمنٹ سے مقابلہ کریگی چنانچہ بحر روم مین جنگی جہازون کا بیڑا روانہ کرنے کی تیاری کر رکھی ہے۔

جعلی پولیس جمعدار

گردہر بہارل ایک ہندو جسنے اپنے آپ کو پولیس کا جمعدار مشہور کیا تہا شنبہ کے روز دنگا بیشیور دجورات کے وقت کھیت واڑی (بمبئی) مین ایک طوائف کے مکان مین بیٹھا تھا اوسکے پاس گیا۔ ایک ساتھ ایک اور بھی شخص تہا۔ دروازہ ٹھوکا۔ جب دروازہ کھلگیا تو یہ اندر گیا وہان جاکر دیکھا کہ مارواڑی طوائف کے ساتھ تاش کھیلنے مین مشغول ہے اسنے اوسکو دہمکایا کہ تو جوا کہیل رہا ہے اور اوس کے گرفتار کرنیکی کوشش کی۔ وہ خوف کے مارے اوس کے پیرون پر گر پڑا۔ اوسنے کہا کہ نہین مین تجھکو نہین چھوڑونگا حوالات مین لیکے جاونگا۔ پہر اوسنے کہا کہ اگر اپنا سب زیور اوتار دیوے تو مین تجھکو چھوڑ دونگا اوسنے انکار کیا۔ اور کہا کہ میرا باپ مجھے مار ڈالیگا۔ پہر اوسنے کہا کہ اچھا تو سو روپے کی چٹھی لکھدے اور ایک سونے کی انگوٹھی دیدے چنانچہ اوس غریب نے ایسا ہی کیا۔ دوسرے روز اوس مارواڑی نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ یہ اصل مین اسے پولیس سے کچھ بھی تعلق نہین یونہی بدمعاشی کرتا پھرتا ہے جب یہ معلوم ہوا تو مارواڑی نے پولیس مین اطلاع کردی اور فرضی جمعدار صاحب سپاہیون کے پنجے مین پہنس گئے۔ تلاشی لی گئی تو وہ چٹھی اور طلائی انگوٹھی بہی برآمد ہوگئی۔ دوشنبہ کے روز مجرم مسٹر ویب مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیا گیا۔ وہان سے ۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

مقدمۂ زہرخورانی

نور خان اکبر خان ایک پٹھان نے اپنی ساس امیر بی اور اپنے سالے غلام جیلانی خان کو زہر دیا۔ اس جرم مین یہ شخص مسٹر فیروز ہوشنگ دستور مجسٹریٹ بمبئی کے اجلاس مین پیش کیا گیا۔ بنابر

مقدمہ یہ ہے۔

عرصہ ایک سال کا ہوا کہ مجرم نے گرشتہ مین کمسن لڑکی سے نکاح کیا تہا۔ اسکی عورت ۲۰ر دسمبر کو والدہ کے گہر مین اپنی مان کے گہر گئی تہی۔ ایک روز مجرم کچہ نامہ ورداتی اس لڑکی کے پاس گیا اور اس سے کچہ بیجا سوال کیا جب لڑکی نے انکار کیا تو مارنے لگا اور وست درازی کی۔ لڑکی نے شور و غل مچایا آوازسنکر ہمسائے لوگ آئے اور دونون نے مارنے والے کو گرفتار کر لیا۔ اسی الزام میں مارنے والے کو ۷ روز قید کی سزا ملی۔ جب مجرم کو رہائی ہوئی تو پہر وہان گیا اور ساس سے کہا کہ میری بیوی کو میرے ساتہ بہیجدو۔ مین لیکے گہر لیجا کر رہونگا اونہون نے انکار کر دیا۔ یہ سنکر مجرم وہان سے چلا آیا اور وقتاً فوقتاً اپنی ساس سے خارجی طور سے ملتا رہا گذشتہ جمعہ کو اپنی ساس کے پاس مکان مین گیا اور رات کو بہی وہین سو رہا صبحکو اوسکی ساس نے چائے والے سے چار کوپ چائے کے مانگے۔ چائے والے نے پہلے ایک کوپ دیا۔ وہ اوسنے مجرم کو دیدیا پہر ایک کوپ اور مجرم کو دیا اوسمین سے اوسنے آدہی پیالی پیکر نصف چہوڑ دی اور اپنی جیب مین سے ایک سفید چیز نکالکر اوسمین ملا دی۔ ساس نے اوسمین سے تہوڑی چائے اپنے لڑکے کو بہی دی۔ چائے مین وہ سفید چیز ڈالتے وقت چائے والے نے دیکہہ لیا تہا۔ پہر چائے والا وہان سے چلا گیا تہوڑی دیر کے بعد اوسکی ساس اور بچے کو قے ہونے لگی۔ اس معاملہ کی جب پولیس مین اطلاع ہوئی تو پولیس دونون کو جمشید جی ہسپتال مین علاج کے لئے لیگئی۔ پیالے مین جو چائے بچی تہی سرکاری ڈاکٹر کے پاس معائنہ کے لئے بہیجدی۔ وہ دونون اچہے ہوگئے۔ مجرم گرفتار ہے۔ چونکہ ابہی رپورٹ نہین آئی۔ اسلئے مقدمہ ملتوی رہا۔

ترکی کی اچھی حالت

ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے لکہتا ہے کہ آٹھ ہفتہ سے اب تک کوئی جہگڑا فساد نہین ہوا۔ اور دوسرے بچنے کا خطرہ بہی روز کم ہوتا جاتا ہے۔ پرامن زندگی کی عادت لوگون نے اختیار کر لی ہین۔ افسران فوجی اور پولیس نے انتظام کے لئے مخدوش آمادہ اگر وہ لوگون کو جو نکالنا شروع کر دیا تہا اوسسے نہایت ہی فائدہ ہوا۔ نامہ نگار مذکور لکہتا ہے کہ اب فی الواقع یہان امن ہے اور غدر کا خوف ہر گہڑی کم ہوتا جاتا ہے۔ حضرت سلطان نے غیر ملکون کے جہازون کو جو آنیسے روکا ہے اوسکی وجہہ یہ تہی کہ نہایت عجلت کے ساتھہ امن قایم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے گویا دول یورپ سے سلطان المعظم کہہ رہے ہین کہ مجہے اپنا کام آپ کرنے دو اور جبر سے مجہپر اپنی وہ ترکیب چلاؤ جو بالکل نامعقول ہے اور جس سے میری تدبیرین بہی خاک مین مل جائینگی۔ وزیر پولیس کی دوسری رپورٹ حضرت سلطان المعظم کے پاس آئی ہے کہ اگر غیر ملک کے جہاز یہان آجائینگے۔ تو ناراض مسلمان سب بگڑ کہڑے ہون گے۔

ایک مسلمانی جلسہ جنوبی افریقہ مین

اتوار کے دن کیپ ٹاون لوپ سٹریٹ مین مسجد مین بڑی دہوم دہام کا جلسہ ہوا - جہان سو آدمی جن مین دو سو ایسے تھے رنگ برنگ کی مشرقی پوشاکون سے آراستہ ہوکر اسموقع پر حاضر تھے - باعث یہ ہوا کہ ایک چھ برس کے لڑکے نے کلام مجید ختم کیا تھا اسکی خوشی مین یہ جلسہ منعقد ہوا - اسقدر عمر مین پورا کلام مجید حفظ کر لینا التعجب کی بات ہے - اوس لڑکے کا امتحان اول مدرسے کے ماسٹر امام عبد العزیز اور ترکی مدرسے کے خطیب امام طالب الدین مولانا عبد الرحیم اور امام حاجی حسن نے کیا - اسلڑکے کا نام عبد الحمید ہے - وہ کیپ ٹاون کے ایک رئیس کا لڑکا ہے - کلام مجید کی چند سورتین لڑکے سے پڑہوائی گئین -

بعد اسکے سب جلسہ نے حضرت امیر المومنین سلطان ٹرکی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ سب اوس مدرسہ کا طفیل ہے جو اونھون نے یہان بنوا دیا ہے جسمین قسطنطنیہ سے عالم بھیجوائے گئے ہین - خدا اونکی عمر مین برکت دے اور انکی سلطنت کو سرسبز کرے - وہ ہمارے خلیفہ ہین -

ریواڑی

قاضی باقر علی صاحب رئیس قصبہ ریواڑی کے دو صاحبزادے ڈہائی تین کوس کے فاصلے پر جنگل مین شکار کے لئے تشریف لے گئے تھے - اتفاقاً شیر سے مقابلہ ہوا - دونون بہائیون نے خوب دلاوری مردانگی دی - کہتے ہین کہ بہت دیر تک کشتی ہوئی - آخر کر شیر پر قابو پا کر اوسکا کام تمام کر دیا - شیر اسٹیشن پولیس مین لایا گیا ہے - قاضی صاحب کے ایک لڑکے کے زیادہ زخم لگے ہین لیکن جلد آرام ہو جانیکی امید ہے - بیشک دونون صاحبزادون نے نہایت بہادری اور دلیری کا کام کیا - سرکار سے ضرور معقول انعام ملنا چاہیے -

سونے چاندی کا نرخ

سونا

۹۹ نمبر	فی تولہ	[illegible]
فرنچ بنک	”	[illegible]
نیشنل بنک	”	[illegible]
چارٹر بنک	”	[illegible]
آگرہ بنک	”	[illegible]
شنگہائی بنک	”	[illegible]
آسٹریلیا بنک نیا	”	[illegible]
آسٹریلیا پرانا	”	[illegible]
چینی نیا	”	[illegible]
گنی رانی	فی عدد	[illegible]
گنی اسپی	”	[illegible]

چاندی

½ ۱۰ امپنی والی	فی صدی	[illegible]
۱۰ امپنی والی	”	[illegible]
دیسی	فی تولہ	[illegible]

لطیفہ

ایک آغا صاحب سفر مین کسی اسٹیشن پر اترے اتفاق سے گاڑی جلدی چھوٹی - گھبرا کر چلتی ریل پر سوار

ہونے لگے تو دو چار پولیس مین نے پکڑ لیا جب گارڈ کی گاڑی قریب آئی اور گارڈ چڑھنے لگا تو آغا صاحب نے اوسکو پکڑ لیا ۔ گارڈ نے بہت کوشش کی لیکن آغا صاحب نے نہ چھوڑا اور گاڑی نکل گئی ۔ آخر مجبور ہو کر ٹرین ٹھہری اور آغا صاحب اور گارڈ صاحب دونوں سوار ہوئے ۔ سو بجے تو روانہ ہوئی (پیسہ اخبار)

پولیس کورٹ بمبئی

کل گرگام پولیس کورٹ میں مسٹر [illegible] مجسٹریٹ نے ایک لڑکی مسماۃ خدیجہ کو اس جرم میں چھ ہفتہ قید سخت کی سزا دی کہ اوسنے [illegible] نامی ایک شخص کی دوکان سے ڈیڑھ سیر [illegible] چوری کیا تھا ۔

اسی اجلاس سے ایک ہندو بدمعاش بنام رام [illegible] برس دو ماہ قید سخت کی سزا ہوئی کہ مجرم [illegible] کے کارخانہ واقع گرانٹ روڈ سے پیتل کی [illegible] اور [illegible] چوری کئے تھے ۔

سیوری کے خون کا مقدمہ ۔ اسکا حال ہم پہلے لکھ چکے ہیں ۔ کل پھر یہ مقدمہ خان بہادر [illegible] کے روبرو اجلاس میں پیش ہوا ۔ پولیس کیطرف سے مسٹر [illegible] اور مجرم خود مقدمہ کی پیروی کرتے تھے ۔ تکارام [illegible] گویا پیش [illegible]

پولیس کے گواہ [illegible] نے بیان کیا کہ میں بھاجی پالا بیچتا ہوں مجرم کے پاس والے مکان میں رہتا ہوں ۔ ۳۰ تاریخ کو میں دوکان پر تھا ۔ ۱۱ بجے دن کے میں نے مقتولہ کاشی کو سنڈاس کیطرف جاتے ہوئے دیکھا تھا ۔ [illegible] اوسکا [illegible] لال ساڑی [illegible] کالی چولی تھی اور چاندی کے توڑے اور سونے کی تیلی پہنے ہوئے تھی ۔ ۱۲ بجے اوس لڑکی کی تلاش کے لئے اوسکی ماں نکلی ۔ میں بھی اوسکے شریک تھا ۔ لیکن کہیں پتہ نملا ۔ دوسرے روز صبح میں نے لڑکی کی لاش دیکھی اوس وقت اوسکے بدن پر ایک بھی زیور نتھا ۔

پولیس کی گواہ [illegible] بیان کرتا ہے کہ میں حجامی کرتا ہوں اور جہاں یہ حادثہ ہوا اوسی چال میں ایک کھولی [illegible] دوسری کھولی میں رہتا ہوں اوسی روز تکارام کے گھر مہمان آئے ہوئے بیٹھے تھے اوس وقت گوپال بھی آکر بیٹھ گیا اور کاشی مقتولہ پانی کا لوٹا لیکر سنڈاس میں گئی اور واپسی کے وقت تکارام کے دروازہ پر کھڑی رہی ۔ جب آئی تو مہمان دونوں چلے گئے ۔ تکارام اور مقتولہ اور گوپال اور اوسکی عورت اور اوسکی ساس گھر کے اندر چلے گئے میں بھی اپنی کوٹھری میں چلا گیا ۔ ساڑھے پانچ بجے تکارام میرے پاس حجامت بنوانی آیا ۔ اور حجامت بنوا کر نہانے کو چلا گیا ۔ اوسکے بعد سیو جہا دیو آیا ۔ اور مجھ سے پوچھا کہ تکارام کہاں ہے میں نے کہا اب تو نہا رہا ہے ۔ [illegible] مجرم کے پاس گیا جہاں وہ [illegible] تھا اور رات کو ۶ بجے پولیس آئی اور دوسرے روز کاشی مُردہ ملی ۔ پولیس کا گواہ ادماجی گنگارام بیان [illegible] کہ میں سیوری پر [illegible] مجرم مجھکو بلا کر لے گیا گھر میں لگیا جہاں اوسکی ساس اور اوسکی عورت تھی تکارام میرے لئے پان لایا اوسکے بعد گوپال آیا اور [illegible] اوسوقت مقتولہ کاشی لوٹا لیکر سنڈاس میں گئی وہاں سے آکر تکارام کے دروازہ پر کھڑی ہو گئی ۔ تکارام نے مجھکو کہا کہ تم جاؤ میں وہاں سے چلا آیا دوسرے روز مجھکو [illegible] بلا کر مقتولہ کی لاش دکھایا [illegible] کہ یہ تو وہی لڑکی ہے جو کل اوسکے دروازہ پر کھڑی تھی ۔ پولیس کا گواہ [illegible] بیان کرتا ہے کہ مجرم [illegible] گھر لے گیا اور وہاں [illegible] کھانا لیا اوسوقت کاشی لوٹا لیکر [illegible]

(مطبع محمودی [illegible] میں منشی محمد امیر کے اہتمام سے [illegible] بمبئی سے شایع ہوا)

مسلم ہیرالڈ

جلد ۸ | بمبئی ۔ پنجشنبہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۹۶ع | نمبر ۲۶

خبرون کا چمن

ایک سرکاری خبر جو شائع ہوئی ہے وہ اس خبر کی تردید کرتی ہے کہ شیوان لوگون نے سکاردو کی انگلی فوج پر حملہ کیا۔

کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ حضور وائسرائے ہند دو شنبہ [illegible] سے شملہ کی کونسل مین تشریف لیجائینگے۔

بمبئی کے بڑے سوناپور مین آج شام کو تقریب شب برات سے آتشبازی چھوٹیگی۔

جوکی محمد زبیر [illegible] مین کل بڑی دھوم دھام سے عرس ہوا۔

کوچوان علی محمد پر اس جرم مین تین روپیہ جرمانہ ہوا کہ وہ اپنی گاڑی کے ناتوان گھوڑے کو جو بیمار تھا اپنے طویلہ مین [illegible] کہا سکے جیسے فولون کا باندہا کرتا تھا سخت مار جسکی وجہ سے وہ زمین پر گر پڑا۔

مسٹر فیروز شاہ مہتا کا استعفا حضور وائسرائے نے کونسل مین منظور فرمایا۔

ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی کا مسودہ [illegible] کرنا کہ [illegible] بنائی جاوے عنقریب وائسرائے کی کونسل مین پیش ہونیوالا ہے۔

حضور وائسرائے شنبہ کے روز دریائی سفر سے کلکتہ مین واپس آئینگے۔

میسور مین ویورپین کی بندوقین چوری گئین [illegible] بسمکان ہے۔

منڈالے مین اچھے دن کے گذشتہ ہفتہ مین سخت زلزلہ آیا جسنے مکانات گر پڑے۔

[illegible] خبر آئی ہے کہ [illegible] سینا کے [illegible] سادت کی [illegible] نہین کھینچ سکتے۔ جب انگریزون کی مہرابی سینا [illegible] تو تین ہزار [illegible] سرکاری [illegible] کا [illegible] کرنسی [illegible] بمبئی [illegible] جنوری کو دو ہزار روپیہ کی [illegible]

لکہ دی گئی۔

بمبئی مین [illegible] روڈ [illegible] کا [illegible] مسولی [illegible] کے شاہ مظہر کی بعد دفن کرایا گیا۔

ایک عورت انڈین مڈلینڈ ریلوے مین ٹکٹ کلکٹری کی منظور کی گئی۔

شملہ پور کے [illegible] صاحب [illegible] ۱۵ جنوری کو فوت ہوگئے۔

کاٹھیاواڑ ضلع گجرات مین مونسپلٹی کی سخت شکایت ہے۔

وائسرائے کی کونسل کے ممبر [illegible] ریچرڈ بوجہ علالت فروری مین ممبری سے استعفا دینے والے ہین۔

جوناگڈھ مین ڈاکوون کی کثرت اور خونریزی کی وجہ سے نواب صاحب والی جوناگڈھ نے اشتہار دیا کہ جو ان کو گرفتار کرے تو نو ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔

گذشتہ ہفتہ مین بمبئی کی کارپوریشن کے جلسہ مین تجویز پاس ہوئی کہ ابتدائی تعلیم کے مدرسون کی تعمیر کے لئے پچاس ہزار روپیہ علیحدہ رکھا جاوے اور جسقدر سرکار سے بھی لیا جائے [illegible] ہمیشہ اضافہ کی کوشش کی جائے۔

ہندوستان کے کل مقامات مین ریل جاری کرنے کے لئے گورنمنٹ ہند جولائی یا اگست مین ۵ کروڑ روپیہ قرض لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

[illegible] آف اسلام بمبئی مین ایک ہندو مرد مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبدالشکور رکھا گیا۔

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب عنقریب دورہ پر روانہ ہونیوالے ہین۔ ہز آنر [illegible] فروری کو لاہور سے [illegible] اسپیشل ٹرین سے روانہ ہونگے۔ پہلا مقام خانگی مین ہوگا اور وہان سے [illegible] تشریف لیجائینگے۔ بعد ازان ملتان کیمبلپور دورہ فرما کر [illegible] ڈیرہ غازیخان ہونگے۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی پنجشنبہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

مسٹر عبدالحمید نو مسلم کی برطرفی کی وجہ

سیلون مین جو گذشتہ ہفتہ مین قانونی کونسل ہوئی۔ اوسمین مسٹر لی میسوری کی جنہون نے دین اسلام قبول کیا ہے اور اب اونکا نام عبدالحمید رکہا گیا ہے برطرفی کی وجہ گورنمنٹ سے پوچہی گئی ہے۔

عبدالرحمن صاحب جو وہان کے ایک ممبر ہین اونہون نے کونسل مین گورنمنٹ سے سوال کیا کہ مسٹر لی میسوری ڈپٹی کمشنر کو جو برطرفی کا نوٹس دیا گیا ہے اوس مین کوئی وجہ نہین لکہی۔ کیا دین اسلام قبول کر لینے سے وہ برطرف کئے گئے۔ گورنمنٹ کیطرف سے مسٹر ٹیلر نے تحریری جواب پڑہا کہ مسٹر لی میسوری کی عہدہ سے برطرفی کی وجہ یہ نہین کہ اونہون نے دین اسلام قبول کر لیا۔ بلکہ انہون نے یہ جرم کیا ہے کہ اپنی پہلی بیوی کی موجودگی مین دوسری عورت سے اسلامی رواج کے موافق نکاح کر لیا۔ سول سرونٹون کے لئے یہہ قاعدہ ہے کہ اگر وہ دو بیویان رکہین تو عہدہ سے برطرف کئے جائین۔

مسٹر عبدالرحمن نے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس جواب سے میری تسلی ہو گئی اور مین بہت خوش ہوتا جو پہلے ہی گورنمنٹ کیطرف سے کرنل سکرٹری جواب دیدیتے۔

بردہ فروشی

رنگون ٹائمز نے لکہا ہے کہ لوگ مدراس سے جوان جوان لڑکیون کو بہکا کر رنگون لیجاتے ہین۔ لالچ تو بڑی بات ہے جہان انکو چیتکے ہوئے دکہلائے اور ان کمبختون کی رال ٹپکی۔ اپنے ماں باپ بہائی بہن گہر بار سب کو چہوڑ چہاڑ کر تیار ہو جاتی ہین۔

بعض کمبخت ظالم پیشہ اس تجارت کے لئے مقرر ہوتے ہین وہ رنگون کے ایجنٹون کو تار دیتے ہین کہ فلان فلان سٹیمبوٹ مین اتنے نفر بہیجے جائینگے وہ وہان آکر اونکو اوتار کے لیجاتے ہین اور ایک محفوظ مکان مین بند کر دیتے ہین۔ پہر حسب خواہش اونکا نیلام کرتے ہین۔ اون کو کسیوقت گہر سے باہر نہین نکلنے دیتے۔ کہانا پینا پیشاب۔ پاخانہ سب ایکہی جگہہ وہ اوس وقت بہت کچہہ گہبراتی اور فریاد کرتی ہین لیکن پہر کون سنتا ہے۔

اخبار مذکور نہایت افسوس کرتا ہے کہ ہماری لیفٹننٹ گورنمنٹ اس وحشیانہ تجارت کے بند کرنیکی کوشش سرگرمی سے کیون نہین کرتے۔

امیر عبدالرحمن خان

شہزادہ نصر اللہ خان جب ولایت تشریف لگئے تہے ہماری ملکہ صاحبہ نے اونکی بہت کچہہ خاطر مدارات کی تہی اوس کے شکریہ مین عالی حوصلہ امیر صاحب نے بہی تیرہ لاکہ روپیہ کے کچہہ تحفے اپنے ایجنٹ کے ہاتہہ ولایت بہیجنے کے لئے بمبئی بہیجے ہین۔ اور یہان سے امیر صاحب کے دوسرے ایجنٹ سردار تاریخ خان مقیم بمبئی عنقریب ولایت کو لیجائینگے۔

ایک ظریف اخبار

پھلور کے حادثہ ریلوے پر ایک ظریف اخبار یون رقمطراز ہے کہ برٹش گورنمنٹ نجان چند واسطے لڑتی ہے۔ امیر کابل کافرون سے لڑتے ہیں۔ جاپانی چینیون سے لڑتے ہیں۔ مسٹر گلیڈسٹون نے ترکون سے جنگ زرگری کی ٹھانی ہے بد وضعیون سے لڑتے ہیں۔ ٹرکی کی عیسائی رعایا گورنمنٹ سے لڑتی ہے۔ بیٹے باپ سے لڑتے۔ بہو ساس سے لڑتی ہے غرض جہان دیکھئے یہی لڑنا بھڑنا۔ کسی کی قسمت لڑتی کسی کی آنکھ لڑی کسیکی تنہا۔ پہر ریل نے کیا قصور کیا تھا کہ نہ لڑتی۔ بقول حضرت حالی یہہ بہی تو زمانے کا رخ دیکھکر چلتی ہے۔ لاحول ولا قوۃ زبان یا لوپ کی میل ٹرین رہائیان لڑنے بھڑنے کا تو مضائقہ نہین مگر یہہ کیسا غضب ہے کہ ریلوے کی ٹکر روز کی روز کون جھیلے ستگہرے کا حادثہ یاد ہوگا سینکڑون گھر برباد ہوگئے۔ بیسیون مسافرون کے حق مین ریلوے پلیٹ فارم مقبرہ بنگیا۔ اب پہلور مین پہر لوگون کو ناگہانی موت کا سامنا ہوگیا۔ جتنے منہ اتنی باتین۔ لوگ کہتے ہین کہ صدہا حادثے مین بہت سی جانین تلف ہوئین مگر ہمین تو یقین نہین۔ حضرت یون سمجھئے تا کہ ریل سے ریل کی ٹکر ہوئی۔ دونون کے مغز چھوٹے گاڑیون کے مسافرون یا بیچ کے بچولیون کا کیا گیا۔ یہہ تو ریلوے ہی کا نقصان تہے۔ پہیے ٹوٹے ڈہیرے لوہار کی دوکان پر رکھے گئے۔ لائن اونچی نیچی ہوکر شملہ کی سڑک بنگئی۔ رہے آدمی جو آج نمرتے کل مرجاتے بشرطیکہ موت کا وقت ٹل جاتا۔

تنگ خیالی

ہندوستانیون پر اکثر یہہ الزام لگایا جاتا ہے کہ کسی ہنر یا فن کے متعلق اگر کوئی بات انکو معلوم ہوتی ہے تو وہ دوسرے شخص کو نہین بتلاتے اور اپنے ساتھ قبر مین لیجاتے ہین مگر لندن جیسے مہذب شہر مین بہی ایسا دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ سرجان لینگ صاحب فرماتے ہین کہ ہم نے ولایت کے ایک کارخانے کے منیجر سے درخواست کی کہ چند ہندوستانی جنٹلمین جنکو کسی کارخانہ سے تعلق نہین ہے آپکے کارخانہ کو دیکھنا چاہتے ہین لیکن صاحب موصوف کہتے ہین کہ مجھکو بڑا تعجب ہوا جب مجھے جواب ملا کہ اجازت نہین مل سکتی۔

یورپ کی مریض سلطنتین اور عیسائیونکا سکمین

یورپ کی صرف ایک سلطنت ہمپر حکومت کر رہی ہے۔ اسکے متجبرانہ اعلی شوکت اور ہیبت و رعب وابنے ہماری آنکہین ایسی بہرا دی ہین کہ ہم اسی ایک صورت اور ایک نظر سے تمام یورپ کو دیکھ رہے ہین۔ ہم سمجھتے ہین کہ یورپ کی ہر چہوٹی سے چہوٹی سلطنت ایسی ہے جیسی انگلستان کی مگر یہہ ایک بہت بڑا مغالطہ اور اپنے آپکو سخت دہوکے مین ڈالے رکھنا ہے۔

عیسائیون کے سکمین سے بہی زیادہ مریض زیادہ کمزور سلطنتین اسوقت یورپ مین موجود ہین مگر ہماری آنکہون کا بہرا پاپن اور انگریزی زبان کا اندہا تعصب اصلی حقیقت کے دیکھنے کے لئے مانع ہے۔

اسپین کی یورپین سلطنت کو پہلے ملاحظہ کرو جو اپنی شرارت جہستانی اور بے انتظامی کی وجہ سے ثانی نہیں رکھتی جسکا اسکا رقبہ ایک لاکھ ۹۲ ہزار انگریزی مربع میل ہے یعنے انگلستان اور ویلس سے دگنا ہے اور اسکا اندرونی رقبہ معمور کے دو لاکھ پچیس ہزار مربع ہے۔ مگر زیادہ تر غیر آباد ویران۔ صدہا میل بنجر زمین پڑی ہوئی ہے عمال راشی زمیندار سست کاہل کاشتکار وغیرہ طرح کا ظلم ہوتا ہے ایسی تھوڑی صورت میں ترقی زراعت جسپر ترقی سلطنت منحصر ہے کیونکر ہو سکتی ہے۔

جب سے مسلمان یہاں سے نکالے گئے ہیں چاروں طرف اُلو ہی اُلو بول رہا ہے جس کی نسبت ولیم ہیوز ایف۔ آر۔ جی۔ ایس اپنی کتاب جغرافیہ صفحہ ۲۹۲ میں یہ کہتے ہیں "اندرونی اسپین کا ایک وسیع حصہ جو غالباً تمام رقبہ کا ۳/۴ ہے جس میں زمین کے وہ بلند بلند قطعے شامل ہیں جو سطح سمندر سے ایک ہزار فیٹ بلند ہیں۔ یہ تمام غیر آباد ویران اور برہنہ ہیں۔ نہ درخت ہیں جو آفتاب کی گرمی سے مسافر کو پناہ دیں۔ نہ کہیں سبزہ زار ہے جو سیاح کی آنکھوں میں طراوت پیدا کرے"۔ پھر یہی مصنف اپنی کتاب مذکور کے صفحہ ۲۹۶ میں لکھتا ہے "اسپین میں کئی مختلف چیزوں کی کاشت ہوتی ہے مگر اتنی کم مقدار میں پیداوار ہے جو اتنے بڑے رقبے کے شایان شان نہیں۔ بنجر زمین اسپین کے تمام رقبہ میں ۶۴ فیصدی ہے۔ بہت سے حصوں میں تو اتنا غلہ بھی پیدا نہیں ہوتا جو وہاں کے باشندوں کے لئے بھی کافی ہو سکے" اس لکھنے سے میرا منشا یہ ہے تاکہ ناظرین اخبار اسپین کی موجودہ حالت کا اندازہ کریں ملتمس یہ ہے کہ دن بدن تنزل ہوتا جاتا ہے۔ صوبے آزاد ہوتے ہیں۔ گورنر رعیت پر ظلم کرتے اور زمیندار دن کو لوٹ لوٹ کر اپنا گھر بھر لیتے ہیں۔ اسپر تماشا یہ ہے کہ نہ ہندوستان کے انگریزی اخبارات نہ لندن و پیرس کے چھاپے اس ملک کی بے انتظامی اور جبر و تعدی کا ذکر کرتے ہیں۔ اور نہ حقیقت طراز نامہ نگار اپنی تیزی طبع دکھاتی ہیں۔ ہاں جب پانی سر سے گذر رہا ہے تو دو ایک زبان سے ذکر کرکے گھنڈی سا دبا جاتے ہیں۔ اور پھر ہوں تک نہیں کرتے۔ کیوبا جو اسپین کا ایک بہت بڑا صوبہ ہے اور جہاں اسپینیوں کا ظلم حد درجہ پر پہونچ گیا ہے آزاد ہوا چاہتا ہے دارالخلافہ سے کئی ہزار فوج بھیجی گئی کچھ تو رسد بہم نہ پہونچنے پر واپس چلی آئی اور جو وہاں پہونچی وہ سب باغیوں کے ہاتھوں کاٹ ڈالی گئی نہ ہتھیار تا نہ سپاہی درست نہ رسد نہ بسد۔ سخت قتل و غارت ہو رہی ہے بے بس قتل کئے جاتے ہیں بچے عورتیں بے رحمی سے جلائی جاتی ہیں۔ پر سپین کو آج تک انتظام ابھی تک نہوا۔ کہاں ہیں وہ رحمدل لوگ جنہیں غلطی سے دنیا مسیحی کہتی ہے اور کہاں ہے حضرت مسیح کو خداوند خداوند کہنے والا گلیڈسٹون جو کیوبا کے باشندوں کی زار حالت پر کچھ بھی خون کے آنسو نہیں بہاتا۔ اور نہ اسپین پر خدا کا غضب نازل کرتا ہے۔ خزانہ خالی ہے وزرا رشوت ستانی میں حضرت

تعلیم و تعلم کا نام نہین - خاص دار الخلافہ مین خوبصورت عورتون پر روزمرہ قتل کی وارداتین ہوتی ہین - مینوشی کی کثرت سے ایمانی کمینہ بعض کا عام طبائع مین رواج -

اسکے بعد اٹلی یا اطالیہ پر خیال کرنا چاہیے جو کسی زمانہ مین بڑی قوی اور پرشوکت سلطنت تھی مگر اب وہ سو مریضون کی ایک مریض سلطنت ہے اسکا طول صرف ۷۰۰ میل اور عرض ۱۴۰ میل سے اور کہین سے ۳۵۰ میل ہے - اسکا رقبہ ایک لاکھ ۱۴ ہزار ۳ سو ۲۲ - انگریزی مربع میل ہے - اسکی آبادی ۲۵ ملین ہے - زراعت اور تجارت کیہات کسیقدر اچھی ہے مگر بیہودہ نمایشی طمطراق اور شہنشاہان عظام کی بیہودہ تقلید نے اسکو دیوالیہ بنا رکھا ہے اور بمشکل سات فیصدی پر قرض مل سکتا ہے - حالانکہ جرمنی کو ۵ فیصدی پر - اور انگریزون کو ساڑھے تین روپیہ فیصدی پر اسپین کو سات فیصدی پر اور عیسائیون کے سکنین یعنی اعلیحضرت سلطان المعظم کو پانچ فیصدی پر قرض مل سکتا ہے -

چند جنگی آہن پوش جہاز جو ابھی اس سلطنت نے تیار کیے ہین اسمین سلطنت کا دیوالہ نکل گیا - حبشیون سے ابھی کوئی زبردست جنگ نہین ہوئی بلکہ معمولی طور پر یعنی چیل جلو اڑ رہی ہے ابھی سے قرض لینے کی حالت اٹلی یا اطالیہ کو پڑ گئی - اور بے ایمانی اور بیہودگی دیکھو کہ دار الخلافہ مین ۹۰ ہزار سپاہی ہر وقت وردی پہنے ہوئے گشت لگاتے پھرتے ہین - یہ ملک دو قوتون کے بیچ مین پیسا جاتا ہے ایک پوپ کی مذہبی قوت اور ایک ملکی طاقت ان دونون سے آئے دن نئی نئی خرابیان ملک پر بر پا کر رکھی ہین -

ان دونون سلطنتون کے علاوہ اور جتنی یورپ کی عظیم الشان سلطنتین ہین سب مین ناگفتہ بہ خرابیان پڑی ہین - فرانس کے صوبہ نورمنڈی مین اب تک کامل امن نہین ہوا - اسقدر خونریزی وہان ہوئی جیسے فرانس کی بے انتظامی ظلم اور بیجا تعدی کا پورا پورا ثبوت دیدیا - جرمن کے ملکی قصبون مین ابھی سخت بغاوت ہو چکی ہے اور جس بیرحمی سے وہ دور کی گئی ہے اس سے یورپین تہذیب کا نقشہ کھنچتا ہے روس مین جیسی خرابی پڑی ہوئی ہے کون نہین جانتا شہنشاہ ایک ملکی قیدی ہے - بڑی بڑی سازشین ہوتی ہین بڑے بڑے کارخانے ریل گاڑیان شہنشاہی محلات گولون سے اڑائے جاتے ہین - غرض کیا کیا بے انتظامی نہین ہوتی - اگر پوری کیفیت دیکھنا ہو تو تاریخ روس مطبوعہ نولکشور پریس دیکھو -

مین فی الحال ان چھوٹی چھوٹی سلطنتون کو چھوڑ کر انگریزون کی حکومت پر سرسری نظر ڈالتا ہون جو بظاہر اپنی شائستگی قانون اور اخلاق مین اول نمبر گنی جاتی ہے - ہندوستان ہی پر کیون نہین خیال کیا جائے جہان ہر سال خونریز فساد ہوتے ہین - اور کبھی ملکی فوج اور کبھی ہندو سو دو سو مظلوم عبادت گذار مسلمانون کی چٹنی کر جاتے ہین اور پھر جو باقی بچتے ہین انہین ملزم بنا کر قیدخانون مین بھرا جاتا ہے جیسا ابھی دھولیا وغیرہ مین ہو چکا -

جس دفتر مین دیکھو ہندو ہی ہندو بھرے ہوئے ہین مسلمان پاس شدہ اگر امیدوار بنکر جاتے ہین تو دھکے دیکر نکالے جاتے ہین گورنمنٹ سنتی ہر

اور کانون مین کوئی دیگر خانہ شورش ہو رہی ہے اور پھر تعجب ہے کہ یہی گورنمنٹ ہمارے ہمسایہ ٹرکی کو دبانے کے لئے چاہتی ہے کہ عیسائی گورنر عیسائی حاکم مقرر ہونے چاہئیں ۔ کون سا سال خالی جاتا ہے کہ کسی نہ کسی شہر مین خونریزی فساد نہوتے ہون اور فرانسیسی اخبارات مبالغہ آمیزی کے ساتھ گورنمنٹ ہند کو ملزم ٹہراتے ہون ۔ دہلی مین جو شنیع ہین کیا ہوا ۔ تین دن تک دنگا فساد کرنیوالون کی حکومت رہی ۔ نہ پولیس نظر آتی تہی نہ فوج ۔ یہی پر خیال کیا جائے کہ کس طرح غریب مسلمانون نے سینے سنگینون سے چہید دئے گئے اور اف تک نکلنے نہ دی ۔ ہم تو آنکہون مین آنسو بہر کر دیکہتے ہین اور چپ ہین ۔ کیونکہ اسکے علاوہ چارہ کیا ہے ۔ ہین سلطانونچہ وہ قابل رحم مثلاً الم توڑتے جاتے ہین جو دیدہ اہین نہ شنیدہ ۔ مگر کسی نے پرسید کرینا نہون ہوتے جب یہ حال ہے تو ترکی کا کیون رونا رویا جاتا ہے ۔ اگر وہان ہنگامہ سرکش ہزار دو ہزار باغی مارے گئے تو کیا غضب برپا ہوگیا ۔

یورپ کی اس شائستگی اور دلیری بلکہ آزادانہ قانون پر لعنت ہے کہ سب ملکر ایک پر حملہ کرتے ہین اور جب کوئی بات زبردستی منوا لیتے ہین تو نامرد یقین سمجہتے ہین ۔ نعوذ باللہ سے منہ ۔

اب مین سلطنت کی کچہہ کیفیت لکہتا ہون اور کہتا ہون کہ اسکے ماتحت کہان تک پہیلے ہوئے ہین اور اسکی فوجی قوت انگریزی کتابون اور تحقیقات کی شہادت پر لکہی ہے ۔

اس اسلامی سلطنت کو دو حصون مین تقسیم کرنا چاہئے ۔ ایک ٹرکی ان ایشیا ایک ٹرکی ان یورپ ٹرکی ان ایشیا یا ایشیائی ملک ٹرکی کا رقبہ چہہ لاکہہ اسی ہزار مربع میل ہے اور آبادی دو کروڑ ۶۰ لاکہہ سترہ ہزار ہے ۔ اسمین جزیرہ سیاس بہی شریک کرنا چاہئے جسکا رقبہ ایک اسی میل اور آبادی ڈیڑہ لاکہہ ہے ۔ اور جزیرہ سائپرس جہان سے ساسی ہزار آٹہہ سو پونڈ سالانہ خراج بالعوض مالگذاری اور پانچہزار پونڈ بابت ضیارت نزول ۶۲۲۰ م ۔ اور قیمت نمک گورنمنٹ انگلشیہ دیتی ہے اور قیمہ تقریباً ½ اسیر کا بوجہ آتا ہے ۔

اس حصہ کا رقبہ ۳ ہزار پانچسو ۴۰ مربع میل اور آبادی ۲ لاکہہ ۱۲ ہزار ہے جسمین ¼ مسلمان آباد ہین اور باقی تہیا یونانیہ کے پیرو ہین ۔ ہر ضلع مین دو دو حاکم مقرر ہین ایک عیسائی اور ایک مسلمان ۔ یہان ریلوے کا سلسلہ نہین ہے ۔ نہ تجارت کی ترقی ہے ۔ کیونکہ لندن مین تمام کارخانے والے اور تاجر سمجہتے ہین کہ یہ جزیرہ انگریزی قبضہ مین عارضی طور پر ہے ۔ اسلئے وہ ٹہیکے وغیرہ لیکر کوئی بڑا کام کرنا نہین چاہتے ۔ یہ جزیرہ ابہی تک سلطنت عثمانیہ مین داخل ہے ۔

افریقیہ مین ٹرپولی اور بارقہ ترکی کے زیر حکومت ہین اور ان دونون کا رقبہ کل ۴۹۹۰۰۰ مربع میل ہے اور آبادی ۶۰ لاکہہ تقریباً یا اس سے کچہہ کم ہے ۔

مصر در حقیقت ٹرکی ہی کا ایک صوبہ اور اسکا باجگذار ہے ۔ قدرتی طور پر مصر کچہہ ایسے موقع پر واقع ہوا ہے کہ وہ اپنے کو ٹرکی حکومت سے آزاد

نہین کر سکتا - یہہ صحیح ہے کہ مصر بہت کچھہ عملی طور پر
خود مختار ہے لیکن ظاہرا ماتحتی کا دم بھرتا ہے
کیونکہ اگر دولت عثمانیہ کے سایۂ عاطفت مین نہو
تو کسی دوسری سلطنت کا شکار آسانی سے ہو سکتا ہے -
پچھہ لاکھہ بیاسی ہزار سات سو بائیس پونڈ
سالانہ خراج خدیو دولت عثمانیہ کو ادا کرتے ہین -
خدیو کا خطاب اعلیحضرت سلطان المعظم کے فرمان
مورخہ ۸ مئی ۱۸۶۶ء کے بموجب دیا گیا تھا اور جب
ہی سے موروثی قرار پا گیا ہے -

عہدنامہ مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۸ء کے بموجب
نہر سوئیز کسی کی ملک نہین ہے ہر قوم کے مسلح و
غیر مسلح جہاز زمانۂ امن و جنگ مین بیروک ٹوک
آمد و رفت کر سکتے ہین - مگر کون کم عقل یہ خیال
کر سکتا ہے کہ خدانخواستہ اگر انگریزون اور ترکون
مین جنگ ہوتی تو اسی عہد نامہ پر عملدرآمد رہتا -
استغفرالله فوراً ترک باب المندب سے جہان اسوقت
کی کثیر فوجی تعداد موجود ہے اتر کر نہر سوئیز کو صرف
ردی جہاز ڈبو کر بند کر سکتے تھے - جب نہر سوئیز
بند ہو گئی تو بس آگے الله بیلی تھا -

سلطنت عثمانیہ کا کل رقبہ ۲۰ لاکھہ ۱۰ ہزار مربع
میل ہے اور آبادی کی نسبت مجھے کوئی قابل اطمینان
اطلاع نہین ملی - مگر مین خیال کرتا ہون کہ آٹھہ
کروڑ سے تو کسیطرح بھی کم نہین ہے - گو
انگریزی جغرافیہ نویس تو بہت ہی کم کرکے لکھتے ہین -

یہہ بیان کرنا کہ اعلیحضرت سلطان المعظم کی
بحری قوت کتنی ہے ایک دلچسپ بات ہے مگر لطف
یہ ہے کہ جو انگریزی اخبارون کی بیسروپا تحریرون پر
ایمان رکھتے ہین وہ ہماری تحریرون پر خاموش بہت
سر ہلاتے ہین اور منہہ سے ہان کچھہ نہین کرتے - خیر
ہمین تو اس سے کچھہ بحث نہین وہ جانین اور انکی
خوش فہمی مگر اتنا عرض ہے کہ جو کچھہ مین لکھتا ہون
اسے تمام دنیا بھی ملکر نہین جھٹلا سکتی اور میرا تو
ان باتون پر اسقدر ایمان ہے کہ اگر موت میرے
آگے پیش کیجائے تب بھی مین اس سے نہین پھر سکتا

لارڈ سالسبری کی اعلی درجے کی دلیری کی
شہادت سلطانی خط کا شایع کرا دینا دیتا ہے اگر
انکے دماغ مین کچھہ عقل ہوتی تو وہ اس سفارتی
رازدارانہ بات کو کبھی بھی پبلک پر ظاہر نکرتے
مگر اس جلدبازی ناعاقبت اندیشی و حماقت کو کیا کریئے
جو لارڈ سالسبری رکھتے ہین - جو بات کرتے ہین
بے تکی اور جو رائے ترکون کی نسبت دیتے ہین
الجھی ہوئی اور مبہم

انکی پیچ در پیچ رایون پر حاشیہ چڑھانیوالے
ہمارے انگریزی اخبارات ہین وہ بڑے حضین
شہرہائے خیان -

آجکل ڈونگ نے جہاز کرنیکا بڑا غل مچا ہوا ہے
اور چند متعصب جو بہ انگریزی پرچے نہایت بیہودہ
اور محض بھنگڑ خانہ کی سی باتین بنا رہے ہین یہان
تک کہ کلکتہ کے اخبار انگلشمین مطبوعہ ۱۲ دسمبر
۱۸۹۶ء نے یہہ فقرے جو درحقیقت چانڈو خانہ
کی گپ سے کہین زیادہ بڑھے ہوئے ہین لکھے ہین
اور وہ یہہ ہین کہ یہ بات تو درحقیقت غیر ممکن
معلوم ہوتی ہے کہ مثل چند ہفتے گذشتہ کے قسطنطنیہ
مین غدر ہو جائیگا کیونکہ اگر ایسا ہوا تو جہاز گذرے

ار تارے جائین گے اور شہر قسطنطنیہ پر قبضہ کرلیا جائیگا۔

یہ تحریرین ہین اور یہہ اخبارات ہین - اس امر کو بھی نہین معلوم کہ یہہ محافظتی جہاز کیسے اور کتنے بڑے بڑے ہین لیکن آیا اس عظیم الشان ترکی دارالخلافہ پر سب سلطنتون سے صرف ایکہزار آدمی قبضہ کرسکتے ہین

تیرہ جہاز چھوٹے چھوٹے غیر مسلح ہوتے ہین یہ ہمیشہ گولڈن ہارن کے قریب رہتے ہین - جب وہ نہین لنگر ہٹا سمندر کی سیر کرنی ہوتی ہے تو ان چھوٹے آگبوٹون مین بیٹھکر سیر کرلیتے ہین - ان جہازون پر کسی قسم کا سامان حرب نہین ہوتا -

ان جہازون کے رکھنے کی اصل غرض حضرت سلطان المعظم کی دلی محبت صرف اسلئے تھی کہ صوبہ آرمینیا وغیرہ مین کچھہ بد انتظامی سی پیدا ہوگئی تھی - ایسی حالت مین جہازون کا رکھنا ہونا باغیون کی مزید جرأت کا باعث ہوتا یہی سبب تھا کہ حضرت سلطان المعظم نے بہت دنون تک ٹالا - اور جب کامل امن ہوگیا انہین آنیکی اجازت دیدی -

تین لاکھ فوج ترکی قسطنطنیہ سے تقریبا ڈھائی تین میل کے فاصلے پر پڑی ہوئی ہے اور ۲۰ ہزار فوج ایوان سلطانی مین جسے یلدز کوشک کہتے ہین رہتی ہے - تقریبا نو لاکھ آدمیونکی بھی بستی ہے - اور اگر ضرورت ہو تو ایک آدھ دن مین اور بھی کئی لاکھ فوج بذریعہ ریل [illegible] اور اطراف سے بھی جمع ہوسکتی ہے اور ان تمام باتون پر انگلستین صرف ایک ہزار آدمیون سے وہ بھی زیادہ تر [illegible] ہین قسطنطنیہ پر قبضہ کرلینے کی صلاح دنیا ہو تعجب کی نادانیش

سلاطین ہین کہ پائیہ تخت انگلستین اور چند باشاہون کو بلاکر انہین ترکی حکومت کا نیا پایہ کرلیتے جہان لاکھون فوجون سے کام نہین نکلتے وہان سیکڑون سے کام نکالینگے اور وہ وہ عمدہ تدبیرین بتائینگے کہ تمام جہان کے مدبر [illegible] پیش کر رہے ہین گے -

یاد رکھو کہ قسطنطنیہ کا محاصرہ بغیر ۶ لاکھ جرار فوج کے نہین ہوسکتا جیسے اس شہر کی بڑا تہا مضبوطی جو کچھ بھی زبردست مورچون اور سرحدی توپون سے ہورہی ہے دیکھی ہے وہ ہماری اس رائے کی تصدیق کریگا - (باقی آئندہ)

بھوپال کی تازہ خبرین

آج کل حکیم سید نورالحسن صاحب کا مطلب بھوپال مین خوب چمک رہا ہے - حکیم بندے چھوٹے خان کا مطلب پھیکا پڑ گیا -

بھوپال مین بہت سے معززون کو لارڈ الگن کی سربراہی کرنے کے صلے مین انعام اور خلعتین سرکار سے تقسیم ہوئین

بھوپال کی ایک محل سرائے مین ڈاکوؤن نے دھاڑا ڈالا - اور تحصیل کو خوب لوٹا -

مولوی سید احمد صاحب دہلوی کا وعظ سرکار نے سنا - دو سو روپے نذر دئے - اور نوکری کا بھی بندوبست کردیا ہے معقول تنخواہ ملیگی - کاش اس وعظ پر عمل بھی ہو -

بیگم صاحبہ بھوپال کی پردہ نشینی کو رعایا بالعموم ظلم کا خیال کرتی ہے -

(مطبع محمودی [illegible])

مضامین

تاریخ ہنود کا مقدمہ
بقیہ مضمون طاعون کی مریض
مسلمانوں اور عیسائیوں کا [illegible]
پولیس کمیشن
سوئے جادوی کا زیج

مسلم ہرلڈ

مضامین

[illegible]
بقیہ مضمون سلام [illegible]
مسٹر [illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] کا استعمال
[illegible] اسلام [illegible]
[illegible]

جلد ۸ | بمبئی | جمعہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء | نمبر ۴

خبروں کا چمن

مظالم آرمینیا کی کمیشن کا رپورٹ شائع ہوا - اس میں لکھا ہے کہ [illegible] کے فساد میں صرف ۶۴ آدمی قتل ہوئے اور اضلاع آرمینیا میں ۹ ہزار [illegible] فاقہ [illegible] [illegible] (لندن ۲۹ جنوری)

لارڈ لٹن کا جنازہ [illegible] سینٹ پال [illegible] میں سر [illegible] کے پہلو میں دفن کیا جائیگا (لندن ۲۹ جنوری)

بلوچ افغان سرحدی کمیشن ۲۴ جنوری کو [illegible] سے گلستان میں داخل ہوئی - یہاں برف کی کثرت سے نہایت سخت سردی پڑتی ہے - آج کمیشن یہان سے [illegible] کی طرف روانہ ہوئی جو ۱۸ میل کے فاصلے پر ہے

افغانی کمشنر ۱۳ جنوری کو [illegible] میں آئیگی خبر ہے

۲۹ تاریخ کو [illegible] پولیس کورٹ بمبئی میں ایک شخص حاجی میاں کو امیر [illegible] طوائف کا [illegible] قیمت [illegible] کے الزام میں تین ماہ قید [illegible] [illegible] اور [illegible] ۹ جنوری کو [illegible] ایک [illegible] پولیس [illegible] [illegible] مجسٹریٹ بمبئی نے [illegible] روپیہ جرمانہ کیا -

[illegible] بمبئی کا مقدمہ [illegible] ۹ [illegible]

[illegible] [illegible] لارڈ [illegible] گزشتہ کے وقت اسپلانیڈ ہوٹل میں [illegible] کے

[illegible] کے ہمراہ کھانا کھایا - کھانے کے وقت [illegible] صاحب [illegible]

تخمینہ لگایا گیا ہے کہ تمام دنیا میں جتنا سونا خرچ ہوتا ہے [illegible] قریب [illegible]

تمام دنیا کی مردم شماری [illegible] کرور [illegible] [illegible] کی [illegible] کے لئے گوشت نہیں [illegible]

اگر [illegible] مسلمان [illegible] ایک [illegible] گوشت کھاتے ہیں [illegible] کرور عیسائی ہیں اور [illegible] صرف [illegible] کھاتا ہے

اٹلی کا [illegible] اعظم [illegible] مقام [illegible] کو جاتا ہے تو اپنے ہمراہ [illegible] پولیس کے افسر رکھتا ہے اور [illegible] خرچ سرکاری خزانے سے ملتا ہے - یہ خرچ ہر سال میں ڈھائی ہزار پونڈ ہوتا ہے -

میوہ کھانے کے لئے سب سے عمدہ [illegible] کا وقت ہے - نہار منہ میوہ کھانا اچھا ہے -

تمام شاہان یورپ اپنی اپنی سلطنت چھوڑ کے گشت کے لئے نکلتے ہیں لیکن پوپ سوم (اٹلی) اور حضرت سلطان المعظم کہیں نہیں جاتے

[illegible] گھاس کے گھوڑا [illegible] [illegible] لیکن [illegible] [illegible] میں مر جاتا ہے -

لندن [illegible] کمپنی میں ہر روز [illegible] ٹن کوئلہ صرف ہوتا ہے

[illegible] مقام جرمنی میں [illegible] [illegible] اس [illegible] کا [illegible] کے قد پر منحصر ہے [illegible] [illegible] میں [illegible] آدمی [illegible] [illegible] سے [illegible] اترتے ہیں

مسلم ہیرلڈ

بمبئی۔ جمعہ ۱۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۳ھ

جلسہ انجمن اسلام لندن

۲۰ جنوری کی شام کو انجمن اسلام لندن کا ایک جلسہ ہوا جس میں ہندوستان ترکستان اور دیگر مقامات کے مسلمان شریک تھے۔ اس جلسہ میں ملکہ معظمہ کی بہتری کیلئے یہ رزولیوشن پاس ہوا۔ کہ ضرورت کے وقت مسلمان رعایا کو اپنی ملکہ معظمہ قیصر ہند کو جان و مال سے مدد دینی چاہئے ۔

مولوی ابراہیم صاحب صدر جلسہ نے فرمایا کہ اگر ہندوستان کی مالی حالت اطمینان بخش ہوگی تو ہندوستان اکیلا ہی ہر ایک زور آور طاقت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

واقعی ہمارے صدر صاحب نہایت خیر اندیش اور دور اندیش شخص ہیں۔ انکی رائے کو ہم بھی پسند کرتے ہیں۔

مسٹر سایانی کی تقرری وائسرائے کی کونسل میں

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ مسٹر فیروز شاہ مہتا نے وائسرائے کی کونسل میں استعفا دیا جو منظور ہو چکا ہے۔ ہمکو معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ آنریبل مسٹر رحمت اللہ محمد سایانی جو حال میں بمبئی کونسل گورنری کی ممبری سے بعد ختم میعاد علیحدہ ہو گئے تھے مسٹر فیروز شاہ مہتا کی جگہ ممبر مقرر ہوں گے۔ اگر مسٹر رحمت اللہ محمد سایانی ممبر مقرر ہو گئے تو واقعی پبلک نہایت خوش ہوگی کیونکہ یہ ہر طرح سے لائق فائق شخص ہیں۔ گورنمنٹ کی خیر خواہی اور رعایا کی بہبودی کے ہر ایک کام میں دل و جان سے سعی فرماتے رہے ہیں۔ اور یہ دو مرتبہ بمبئی کونسل کے ممبر رہ چکے ہیں۔ نیز سب اہل بمبئی رعایا کا بھی خیال تھا کہ بمبئی کونسل میں وہی مقرر کئے جاویں مگر موقعہ نہ ملا اب اوس سے بھی بہتر موقعہ ہے کہ یہاں ممبر مقرر کئے جائیں۔

آنریبل مسٹر رحمت اللہ محمد سایانی یونیورسٹی کے سنڈیکٹ اور بمبئی کے شریف وغیرہ وغیرہ اعلی عہدوں پر رہ چکے ہیں۔ اور اہل شہر انکو معزز جانتے ہیں۔ ایسے ہردلعزیز شخص کا ایسی کونسل میں ہونا نہایت ضروری بات ہے تاکہ گورنمنٹ اور رعایا دونوں کو فائدہ پہونچے۔

مبارکبادی کے خط

انجمن اسلام بمبئی نے دو خط مبارکبادی کے بھیجے ہیں۔ ایک مسٹر عبداللہ بھائی یوسف علی آئی سی ایس کے نام اور ایک آنریبل مسٹر عبداللہ مہر علی دھرمسی کے۔ اور وہ پنجشنبہ ۳۰ جنوری کے ٹائمز میں شائع ہوئے ہیں۔ چنانچہ اوسکا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(پہلا خط مسٹر عبداللہ بھائی یوسف علی کے نام)

۲۳ جنوری روز پنجشنبہ کو انجمن کی مجلس منتظمہ میں

جو رزولیوشن پاس ہوا اوس کے مطابق ہم
آپکو بڑی خوشی کے ساتھ امتحان سول سروس
مین کامیاب ہونے کی مبارکباد دیتے ہین
سول سروس کے عہدہ پر ہندوستان مین
مسلمان بہت ہی کم ہین اس لئے اگر اوس کی
تعداد مین جب کبھی اضافہ ہوتا ہے تو نہایت ہی
خوشی ہوتی ہے اور یہ صرف مسلمانون ہی کو
نہین ہوتی بلکہ ملکہ معظمہ کی کل رعایا کو ہوتی ہے
ہم آپکی گذشتہ کارروائیون سے یقین کرتے
ہین کہ اب بھی آپ مسلمانون کی خیرخواہی کا خیال
رکھینگے اور جہان تک ممکن ہوگا انکی بہبودی
کی کوشش کرینگے۔ خدا آپ کو صحیح و سلامت
اور ہمیشہ خوش و خورم رکھے۔

بدرالدین طیب جی صدر انجمن۔ محمد اسلم علی
دہرمسی فتح علی شیخ احمد آنریری سکرٹری

(دوسرا خط مسٹر عبد الرحیم علی [illegible] کے نام)

۲۳ جنوری سنہ [illegible] روز پنجشنبہ کو انجمن اسلام کی مجلس منتظمہ
مین جو رزولیوشن پاس ہوا ہے اوس کے مطابق
ہم آپکو نہایت خوشی کے ساتھ مبارکباد دیتے ہین
کہ آپ بمبئی گورنر کونسل کے ممبر مقرر ہوئے۔ اور
ہمارا یہ خیال ہے کہ صرف ہم ہی لوگ نہین بلکہ تمام
پبلک خوش ہے اور آپکی گذشتہ کارروائیان ہمکو
یقین دلاتی ہین کہ آپ نہایت خوش اسلوبی
اور انصاف اور خیرخواہی قوم کے خیال کو ملحوظ رکھکر
اس عہدہ پر کام کرینگے۔ ہم انجمن اسلام کے ممبرون
کو خصوصاً اور کل مسلمانون کو عموماً آپکی اس
تقرری سے انتہا درجے کی خوشی حاصل ہوئی ہے
کیونکہ آپ کا اصل گھر سے بھی خاص تعلق ہے جسکی
وجہ سے انجمن کو بھی بہت ترقی اور فخر حاصل ہے

بدرالدین طیب جی صدر انجمن۔ فتح علی شیخ احمد
سکرٹری

مہاراجہ صاحب بہاونگر کا انتقال

ہمکو یہ سنکر نہایت افسوس ہوا کہ ہز ہائینس
راول شری بہاؤسنگھ جی جی سی ایس آئی
مہاراجہ بہاونگر نے ۲۹ جنوری کو سوا بارہ بجے
رات کے بعارضہ بخار انتقال فرمایا۔
مہاراجہ صاحب موصوف کاٹھیاواڑ مین
نہایت مشہور و معروف اور نہایت رعایا پرور
شخص تھے۔ ان سے تمام رعایا خوش و خرم
رہتی تھی۔ ان کے انتقال سے رعایا کو جتنا ہی
رنج ہو اوتنا ہی تھوڑا ہے۔
ہز ہائینس ۱۸۵۸ء مین پیدا ہوئے اور ۳۸ برس
زندہ رہکر ۱۸۹۶ء مین انتقال فرما گئے۔ مہاراجہ
صاحب کے تولد ہونے کے ۴ برس پہلے انکے دادا
مہاراجہ جسونت سنگھ گدی نشین ہو گئے تھے
[illegible] اون سے پہلے اون کے بھائی اکہی راجی
[illegible] نشین تھے چونکہ اونکا کوئی وارث نہ تہا
اس لئے اون کے بھائی بٹھائے گئے
مہاراجہ جسونت سنگھ جی نے راجپوتون کی
رسم کے موافق ۹ بیویان کی تہین۔ اور راجپوتانی
رانی سے ٹھاکر سنگھ جی پیدا ہوئے
راجکمار کالج راجکوٹ کے افتتاح کیوقت
آپ والد صاحب کے عوض پہلے ہی مرتبہ تشریف
لائے تھے اور [illegible] کی مالش مین گئے اوسوقت
آپکی دس سال کی عمر تھی اسیلئے تین برس بعد

بناتے کنور کالج مین داخل ہوئے - چونکہ مہاراجہ
جسونت سنگھ کا انتقال ہو چکا تھا اسلئے وہ ریاست
ایجنٹ کے ماتحت رہی - یہہ دو سال کالج مین رہے
۱۸۸۳ء مین وائسرائے لارڈ نارتھ برک -
۱۸۷۶ء مین پرنس آف ویلز سے بھی ملاقات
کی اور ۱۸۷۸ء مین چار رانیون سے شادی کی -
اور ۱۸۸۲ء مین پہلے بیٹے گڑا کی رانی سے
ایک لڑکا پیدا ہوا - اوسکا نام بھوپت سنگھ جی
رکھا گیا - ۱۸۸۴ء مین عوڑوان کی رانی سے
ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام بھگونت سنگھ جی
رکھا گیا - اور ۱۸۸۵ء مین دوسری رانی سے
لڑکا ہوا اوسکا نام منگل سنگھ جی اور جہانگیر
رانی سے دو لڑکیان پیدا ہوئین -

چرچ آف اسلام اور ایک کلمہ گو مسافر

ایک اخبار انڈیا گزٹ مطبوعہ ۸ر جنوری ۱۸۹۶ء
بابت اس خاکسار کی نظر سے گذرا جسمین ایک
خیرخواہ قوم جناب سکرٹری صاحب چرچ آف
اسلام کیطرف سے دو مضمون نہایت ہی تسلی بخش
اور قوم کی توجہ کے لایق تھے - اول تو انجمن
تبلیغ الاسلام معروف بہ چرچ آف اسلام کی ترقی
کے لئے ایسے مزین الفاظ بیان فرمائے تھے -
جنسے کامل یقین ہوتا تھا کہ جناب سکرٹری صاحب
کی حسن توجہی سے یہہ انجمن اپنے مقاصد مین
بخوبی کریگی - اور دوم ایک مدرسہ علم الٰہی
اور لائبریری کی نسبت ذکر تھا جو اسی انجمن کے
متعلق کھولے گئے ہین - اوس مدرسہ علم الٰہی
کی نسبت یہہ ذکر تھا کہ اس مدرسہ مین تعلیم پانے
کو عام اجازت ہے کیونکہ یہان ہر ایک مذہب کے حسن
و قبح بیان کیے جاتے ہین اور ساتھ اوس کے
کتب دینی درسی کی تعلیم بھی ہوتی ہے - اور
ترجمہ قرآن مجید بالکہ عربی عبرانی فارسی و لاطینی و سنسکرت
زبانین بھی سکھائی جاتی ہین خصوصاً شائقین
مناظرہ اور واعظین مبلغین نصاریٰ کے لئے از بس
مفید ہین - لہٰذا اس خاکسار کو ایسے مدرسہ کی
تعلیم نے مجبور کیا کہ اسکو یونیورسٹی دارالعلوم
و دارالاشاعت کہنا چاہئے لیکن جب مین اوس
مکان مین گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ لائبریری جسکا
ذکر پرچہ مذکور مین تھا ایسی حالت مین تھی کہ
جسکا مفصل بیان کرنا تو مناسب نہین لیکن مشتے
نمونہ از خروارے تھوڑا بہت ذکر کرتا ہون -
ایک میز پر چند اخبار اور دو تین برتن
کھانے کے اور ایک مٹی جانے کا لوٹا اور بہت
سا گرد اوس میز پر موجود تھا - دریافت کرنے
سے معلوم ہوا کہ یہی لائبریری ہے - دوسری
یونیورسٹی علم الٰہی کا ذکر کرنا باعث شرم سمجھتا
ہون حقیقت تو یہ ہے کہ بالکل لغو اور جھوٹ
تھا جسکا نتیجہ غالباً قوم کو فریب دینا ہے - ایسے
لوگون سے خدا پناہ مین رکھے - مزید تحقیق سے
معلوم ہوا کہ انجمن تبلیغ الاسلام کا حال بھی
ابتر ہے - اس کے متعلق ایک چپراسی ہے
جس سے سکرٹری صاحب غالباً ۲ سوسائٹیون کا
کام لیتے ہین - اول چرچ آف اسلام - دوم انجمن
محافظ حجاج - سوم یونین میڈیکل ہال - چہارم
وکٹوریہ سنامٹ کلیس - پنجم انڈیا گزٹ آفس کا

[illegible] سوسائیٹی [illegible] - اور تنخواہ بوجہ [illegible] اسلام سے دیکھا گیگی - ایک [illegible] مقرر مین لیکن درحقیقت وہ [illegible] ہین - یہ [illegible] نامعلوم [illegible] ہے اور ایک مولوی [illegible] کوئی علاقہ [illegible] نہین ہے لیکن اکثر [illegible] مدعا کرتے مین - [illegible] ابد سکرٹری صاحب ملاقات ہوئی جو ایک معزز آدمی جبہ و قبہ پہنے ہوئے تھے لیکن [illegible] گفتگو ہوئی تو معلوم ہوا کہ آپ صرف [illegible] صورت ہین۔

اب ناظرین خود انصاف کرین کہ [illegible] جسکے مقاصد تبلیغ مذاہب مناظرہ اور [illegible] اور مذہب اسلام کی ترقی و تصدیق [illegible] ایک ایسے ضعیف الاعتقاد آدمی کے سپرد کرنا کیسی بڑی غلطی ہے - چنانچہ ایک جلسہ انجمن محافظ حجاج کی نسبت ہم کسی پرچہ مین پڑھ چکے ہین معلوم نہین کہ وہ کہان تک سچ تھا - جسکے سکرٹری صاحب بھی وہی ہین - انجمن مذکور کی ترقی کی امید کرنا خیال باطل ہے - امید ہے کہ قوم اس خاکسار کی تحریر پر توجہ فرمائیگی - اور ابتدا ہی مین اسکا بندوبست کرنا بہتر خیال کریگی - بقول سعدی علیہ الرحمہ

سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

الراقم اے - ڈی - ایم - ایم

بنارس کے بلوہ کا مقدمہ

مقدمہ جاری ہے مسٹر ایڈ جوٹنٹ اٹھارہ بنتالیس النفنٹری بطور گواہ کے حاضر عدالت ہوئے - اور آپ نے بیان کیا - ۸ اپریل ۱۸۹۵ء سے انہون نے ثابت کیا کہ سپاہیون کو شہر مین پلٹن کی ممانعت کر دی گئی تھی اور کہا ہوا تھا کہ تمام لوگون کو سمجھا دیجیے لینا چاہئے کہ اگر آیندہ وہ لائین سے باہر گئے اور انکی گرفتاری کی رپورٹ ہوئی تو انکی [illegible] کی رخصت بند ہو جائیگی - ۔ دفتری آرڈر ۱۳ اگست ۱۸۹۶ء کا مضمون یہہ تھا کہ تا انتظام ثانی تمام رجمنٹ افسران اور ٹنپیون کو شہر مین جانیکی قطعی ممانعت ہے جو لوگ شہر مین جانا چاہین اون کو کمان افسر سے اجازت حاصل کرنا چاہیے - گواہ نے کہا کہ اس حکم کی کبھی ترمیم نہین ہوئی اور ۲ اکتوبر تک اس کا عملدرآمد ہوتا رہا - یہہ حکم بذریعہ نیم سرکاری چٹھی مراسلہ مسٹر کاب مورخہ ۲۰ اگست جاری ہوا تھا - اسکے بعد گواہ نے کہا کہ مین نے غدر کا حال کلب مین سنا تھا اور مسٹر کاب کے ہمراہ کوتوالی کو گیا - مین نے تین سپاہیان پلٹن کو حوالات مین دیکھا جو معمولی سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے - عبد العزیز جو برہنہ سر تھا - اور قادر بخش اور تیغ خان سفید پگڑیان باندھے تھے جسمین پلٹن کی جھالر لگی تھی - پھر آٹھ بجکر بیس منٹ پر مین کوتوالی سے روانہ ہوا - اسوقت مین نے اپنی گھڑی دیکھی تھی - جب ہم لوگ سگرا کے گرجے کے قریب گذرے تو ایک گروہ بیس تیس آدمیون کا کنارہ سڑک پر کھڑا ہوا دیکھا - مسٹر کاب نے گاڑی روک لی - مین اترا

اور سڑک سے بائین جانب گیا۔ اور ان لوگون کو
شناخت کر سکا تھا۔ اسوقت ۹ بجنے مین ۴۰
منٹ باقی تھے۔ سب لوگ وہان سے سڑک کی
طرف بھاگے اور شمال جنوب اور مغرب کیجانب
بھاگ گئے۔ کوئی مشرق کیجانب نہین گیا تھا۔
مین نے آواز دی ہالٹ۔ میرا خیال تھا کہ
سپاہی تھے۔ ڈاکٹر کوب نے خیال کیا
کہ اگر وہ لوگ سپاہی ہوتے تو ساڑھے آٹھ
بجے گنتی مین کیونکر شریک ہوتے۔ مین نہین
کہہ سکتا کہ وہ راستہ جانے مین کس قدر
فاصلہ ہوگا۔ مین ساڑھے نو بجے کھانا کھانے گیا
تھا۔ ڈاکٹر کا مکان ہی صرف باقی تھا جو [illegible]
اسوقت کھانا کھا رہے تھے۔ بجواب سوال عدالت
کے گواہ نے کہا کہ مین نے بیس یا تیس آدمی
لٹھ بند دیکھے تھے جہان تک ممکن ہوا ہم لوگ
تیزی کے ساتھ ریل کی سڑک سے اتر کر مسکوٹ
کو گئے وہان سے لائن کو گئے۔ ریلوے کے
شمالی جانب صدر بازار کے قریب ہمکو مسٹر
پرلس شہر کو جاتے ہوئے ملے۔ پونے نو بجے کا
وقت ہوگا۔ ہم لوگ جب لائن مین پہونچے تھے
تو نو بجنے مین دو منٹ باقی تھے۔ پس جو لوگ
ہمکو راستہ مین ملے اگر وہ سپاہی تھے تو وہ
لوگ اسیوقت لائن مین پہونچے ہونگے جسوقت
ہم لوگ پہونچے تھے۔

بسوالات جرح پر گواہ نے کہا کہ جو لوگ
ہمکو ملے تھے وہ بہت تیزی سے دوڑ کر ہمارے
ساتھ لین کو پہونچ سکتے تھے۔ لیکن وہ لوگ
لائن کیطرف نہین بھاگے تھے۔ جب ہم انکے پاس
پہونچے تو وہ خاموش کھڑے تھے۔ ان لوگون
کو یہ خیال ہوا ہوگا کہ ہم لین کو جاتے ہین کیونکہ
وہ سڑک لائن کو جانے کی تھی جس مقام
پر وہ لوگ ہمکو ملے تھے اوس سے لائن اسقدر
فاصلے پر ہے جسقدر کوتوالی ہے۔ وہ لوگ
عنقریب ایک ہی قد و قامت کے تھے۔ اور
بمقابلہ عام لوگون کے قوی الجثہ تھے۔ اسیوجہ سے
میرا خیال ہے کہ وہ سپاہی تھے اور یہ بھی خیال
ہو سکتا ہے کہ وہ پولیس مین تھے اور یہ بات
کہ سپاہی باہر گئے ہوئے تھے اسکو کوتوال نے بھی
کہا تھا کہ کوتوالی پر حملہ ہونیکا احتمال ہے اور
اسوجہ سے مجھکو خیال پیدا ہوا تھا کہ وہ سپاہی
تھے۔ مین نے کسی شخص کو شناخت نہین کیا۔
اور اردلی حولدار بغیر سازش تمام [illegible]
افسرون اور سپاہیون کے کوئی غلط نقشہ
حاضری کا تیار نہین کر سکتا۔ ان سپاہیون کی
تعداد جنکو اس شب کو گنتی مین حاضر ہونا چاہیے
تھا چار سو پچاس یا پچپن تھی۔ عبدالعزیز
قادر بخش اور تیغ خان منجملہ تیرہ سپاہیون کے
ہین جو گنتی سے غیر حاضر تھے۔ باقیماندہ دس
آدمی مختلف کمپنیون کے تھے۔ اگر یہ بھی تحقیق
صحیح نہین ہے تو اردلی حولدار نے اسوقت
ان تیرہ آدمیون کے نام لکھ لیے ہونگے جو
دراصل غیر حاضر تھے اور وہ لوگ بہت
پہونچ سکتے ہونگے کہ اسوقت شہر مین
تھے۔ جو لوگ ہمکو سڑک پر [illegible] مین ملے۔ اونکو
بہت بڑا فاصلہ طے کر کے مسکوٹ کے احاطہ
گذرنا پڑتا۔ جبکہ سیدھا لائن کو جانا منظور تھا

کمان افسر کو گنتی کے وقت موجود ہونا چاہئے اور اگر وہ لوگ گھوم کر لائن میں آئے تو ممکن تہا کہ مجھسے پیشتر لائن کو پہنچ جاتے۔

کمرہ دریافت کرنے پر بیان کیا کہ میں ان لوگوں کی نسبت نہیں کہہ سکتا جو مجھکو راستہ میں ملے تھے سپاہی ہیں۔ یہہ رائے میں نے اسوجہ سے ترمیم کی ہے کہ میں نے تحقیقات کمان افسر میں سوال و جواب سنے تھے۔ اور نیز اسوجہ سے کہ کپتان فریڈرا ورسکیڈان برنٹن اور نیز مجھکو اکثر وقت پانچ چھہ آدمی ملے تھے جنکو ہم سپاہی سمجھے تھے۔ بعد کو دریافت ہوا کہ پولیس میں میں کیونکہ پولیس کی وردیاں گئے تھے۔ میں نے کبھی یہہ خیال نہیں کیا کہ گنتی غلط تھی۔ میں نے خود شمار کرتے ہوئے سُنا تھا۔ اور بروقت خیال کرنے اس امر کے کہ غلط گنتی کے لیے کسقدر سازش درکار ہے یہہ امر ممکن معلوم نہیں ہوتا۔

بجواب سوال عدالت کے جو مسٹر السٹن کی تجویز پر کیا گیا۔ گواہ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ جن سپاہیان پلٹن پر بلوہ کا جرم ثابت ہوا انکو انصافاً سزا ملنا چاہیے۔

بقیہ مضمون یورپ کی مریض سلطنتین اور عیسائیوں کا سکین

ریوٹر کی ایجنسی بہی عجیب بے پروا جلد باز اور عجیب میں ہے یکطرفی خبرین دیکر بس پہر منہہ مین قفل لگ جاتا ہے۔ ہندوستان کے غدر کی نسبت لکھا مگر پہر یہہ نہین لکھا کہ بہت جلد اسکا فیصلہ ہوگیا۔

جو بعد ازان بغدادی نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوا یہہ تار برقی کہ سلطان نے ۵ لاکھ فوجکو جمع ہونے کا حکم دیا ہے مگر خزانہ خالی ہے۔ آگر یہ کوئی بیہودہ خبر نہی کہ اس حکم کی تعمیل ہوئی یا یہہ حکم زبانی دیا ہوا تہا۔ اگر ترکی اخبارات نہ پڑہتے تو ہمین یہہ معلوم ہوتا کہ سلطانی حکم کی بڑے زور و شور سے تعمیل ہو رہی ہے اور تمام ترکی حکومت سے فوجین اُمڈی چلی آتی ہین حال میں نیویارک ہیرالڈ امریکا کے دو عظیم الشان کارخانوں کو ۲ لاکھ بالکل نئی قسم کی بندوقیں اور دس ہزار میدانی توپون ۵ ہزار کوہی توپوں کی فرمایش گئی ہوئی ہے۔ ہر ہفتہ بندوقوں اور توپون کے جو بنتی جاتی ہین جہاز بہرے ہوئے چلے آرہے ہین اور وہ نئی فوجکو تقسیم ہو رہی ہین۔ اور پہر کہا جاتا ہے کہ خزانہ خالی ہے۔ واہ رے تعصب۔ یہہ خیال کہ مسلمان بھی سلطان کے مخالف ہین محض غلط ہے۔ چند بدمعاش ارمینیون نے مسلمانون کے نام سے اشتہار قسطنطنیہ کے بازارون مین چسپان کرادیے اسکو کیا ہوتا ہے یہہ ساری بزدلی اور بیوقوفی کی باتین ہین۔

اس ریمارک کے بعد مین بہتر سمجھتا ہون کہ کل سلطنتونکی فوجی قوت کا ایک نقشہ کہینچ کر دکہادون کہ ہر سلطنت کتنی کتنی فوج رکھتی ہے۔ مگر یہہ یاد رہے کہ جس کتاب سے مین نقل کرتا ہون کوئی انگریز اُسے کبھی بھی انکار نہین کرسکتا چاہیے وہ کیسا ہی ترکون کا جانی دشمن ہو۔ یہہ کتاب اینسا ایکلو پیڈیا ہے جسکو سکزن اینڈ کمپنی نے حال مین طبع کرلیا ہے۔ اور صفحہ ۵ میں یہہ نقشہ کیا جاتا ہے۔

اسٹینڈنگ آرمی اور ریزرو فوج

فرانس	۱۲۲۳۱۹۴
جرمن	۲۶۵۰۰۰۰
برٹش عظیم اور آئرلینڈ	۱۵۳۰۶۲
اٹالیہ	۱۹۰۰۰۰۰
روس	۳۲۰۰۰۰۰

ترکی (مع ... شہر) و مصر اور ملحقہ شہر وغیرہ ۵۶۵۱۲۲۲ ... جواب ترک سلطانی ... اور چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کو ... تمام اخبار روایتی میں سے اپنے مضمون ... سلطانی ۲ لاکھ فوج ... اور ... پر چڑھ ... افغانستان ... اور خلیفہ ... اسی طرح ... ان پرچہ ... کہ اپنا ... پیدا ہیں ... اور فوراً ... وہ کوئی ... (باقی آئندہ) کروں۔

چاندی کی گھڑی چرالی تھی

کل اسی اجلاس سے ایک شخص رستم نامی کو دو ماہ قید کی اس جرم میں سزا ہوئی کہ اس نے ایک شخص نور محمد کی ... چاندی کی گھڑی ... اور ایک دو زیور چرا لی تھی۔

کل اسی اجلاس میں چند اشخاص مسمی گلابی رام گوپال راما ناتھ ... بالکرشنا اس جرم میں پیش کئے گئے کہ انہوں نے ۱۹ جنوری کو ریپن روڈ پر عبد الرزاق قرطاس کے مکان میں سے رات کے ۲ بجے بہت سی چیزیں چرائی تھیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ملزمان نے ایک انگریز کے سونے کے بٹن چرا کر ۴ روپے پر گروی رکھے تھے۔ ایک اور شخص ... رام بھی اسکے شریک بتائے جاتے ہیں چنانچہ وہ بھی گرفتار ہو کر پیش ہوا۔ مقدمہ ۹ تاریخ پر ملتوی رہا۔

سونے چاندی کا نرخ

سونا ۹ نمبر فی تولہ	[illegible]
فرنچ بینک	[illegible]
نیشنل بینک	[illegible]
چارٹرڈ بینک	[illegible]
آگرہ بینک	[illegible]
... بینک	[illegible]
... چینی والی ...	[illegible]
... چینی والی ...	[illegible]
... بمبئی	[illegible]

پولیس کورٹ

کل فیروز ہوشنگ دستور مجسٹریٹ کے اجلاس سے ایک شخص بابو رام جی کو تین مہینے قید کی اس جرم میں سزا ہوئی کہ اس نے گوپال گوبند کے مکان واقع ... میں سے ۲ روپیہ ... چرائے تھے۔

کل مسٹر ... مجسٹریٹ کے اجلاس سے ایک شخص خیرات علی کو ۶ ماہ قید کی اس جرم میں سزا ہوئی کہ اس نے ایک مسمی ... نام مرزا حبیب کی ... واقع بھول گلی ... کے ۲ پیسے ایک ...

ٹوٹی ہوئی عدن آگبوٹ کے بارہ مین سرکاری تلاش اور فیصلہ

گئے جون مہینے مین پی اینڈ او کمپنی کا عدن آگبوٹ ستوطرہ ٹاپو کے نزدیک ایک کہاٹ سے ٹکر کہا کر ٹوٹ گیا تہا۔ پہر آگبوٹ کس طور سے ٹوٹا۔ اور کیسا کس طرح بیٹہ گیا۔ اس کی سب تلاش (بیپاریون کی منڈلی) بورڈ آف ٹریڈ کے حکم سے کپتان ٹوگ اینڈ ورڈ بروکس۔ دائر۔ روناڈسن کی مانند ولایت کے ویسٹ منسٹر کی کورٹ مین مجسٹریٹ مارسہ کے سامنے ہوئی تہی۔

تلاش کے وقت آگبوٹ کے مالک اور سرکار کی طرف سے وکیل و بارسٹر حاضر ہوئے تہے۔ اور پوری تلاش کے بعد مجسٹریٹ نے نیچے لکہا ہوا ہوکا دیکہا۔ جو کہ فلاصیون کے پڑہنے اور دہیان مین رکہنے کے لئے فائدہ مند ہے۔

۱ - عدن آگبوٹ کا کہا سب طور سے مضبوط تہا۔ اور ضرورت کی سب چیزین اوس مین لگایا تہین

۲ - آگبوٹ کو سیدہا چلانے کے واسطے اچہے اور درست تین کمپاس تہے۔

۳ - آگبوٹ مین بوٹ جتنی چاہئے اتنی تہی۔ اور سب پاسنجر اور آگبوٹ کے لشکر کی جان بچانے کے لئے کل ضروری چیزین تیار اور حاضر تہین۔ سب بوٹ طوفان کے وقت جلدی کام مین لانے کے واسطے تیار رکہنے مین آئی تہین۔

۴ - دریا کے تلئے تک پانی ماپنے کے سب ہتیار آگبوٹ مین تہے۔

۵ - آگبوٹ کے واسطے ضرورت کی چیزین اور جتنے آدمی چاہئے سب حاضر تہے۔

۶ - آگبوٹ کے بنکر مین ۸۰۷ ٹن کوئلے کے واسطے اور ۴۴۳ ٹن سامان کے رکہنے کی جگہہ تہی۔

۷ - کولمبو کے بندر پر آگبوٹ مین بنکر مین کوئلے بہر لئے۔ مال اور دوسرا سامان رکہنے کی جگہہ پر کوئلے نہین بہرے لیکن ایک فالتو مال رکہنے کے مولا مین سینگاپور سے مال بہر لیا تہا۔ اگر آگبوٹ عدن بندر کرتا تو قرنطینہ مین رہنا پڑتا۔ اسلئے عدن نہ جانے سے ۵۰۷ ٹن کولہ توتک پر زیادہ بہر لیا۔

۸ - ۵۰۷ ٹن کوئلے بہرنے کی توتک پر جگہہ نہ رہی۔ اسلئے بچا ہوا کوئلہ آگبوٹ کے بنکر مین بہر لیا۔ آگبوٹ کی چال تہوڑی دہیمی کر دی تہی۔ اور آگبوٹ کو رستے مین تہوڑا آڑا کر دیا تہا یہ کام کوئلے دن کرنے مین آیا تہا اسکا جواب گواہون نے جدا جدا دیا ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دن جون کی آٹہوین تاریخ اور دن کے گیارہ بجے یہ سب کام پورا ہو گیا تہا۔ کورٹ مین جتنی چاہئے اتنی زبانی نہین مل سکی۔ اسواسطے خیال نہین آسکتا کہ اوپر لکہے ہوئے کام سے آگبوٹ کہڑک پر چڑہ گئی تہی کہ نہین۔

۹ - یہ بات کس طور سے بنا اس کے بارہ مین کورٹ کسی طرح کا آخری چوکاد نہین کر سکتی کیونکہ اس کے واسطے جہاز کے افسر (جو ڈوب گئے اور مر گئے) کی غیر حاضری مین اور انکی طرف سے کوئی ذات کی زبانی نہین ملنے کے سبب صحیح صحیح حال نہین معلوم ہو سکا۔ لیکن عقل سے معلوم ہوتا ہے کہ آگبوٹ کے کپتان نے دریا کے نیچے کے پانی کا جوش اپنی سمجہ مین بہت زیادہ معلوم کر لیا ہوگا۔ کیونکہ برسات کے موسم مین بہت کرکے دریا کے نیچے کا جوش کم ہو جاتا ہے لیکن موسم سے الٹا اور دریا سے بجہ طوفان کے سبب سے نیچے کے پانی مین بہت جوش آگیا تہا کیونکہ دوسرے جہاز جو اس طرف سے آئے تہے انکے افسرون کی زبانی ایسا معلوم ہوا تہا۔

۱۰ - گئے جون مہینے کی ۹ تاریخ اور پہلی رات کے اڑہائی بجے آگبوٹ ٹیکری پر چڑہ گیا۔ اسی صبح کو آگبوٹ کے سیدہے بازو کی سب بوٹین دریا مین اتار لیا۔ رکہی کپتان شیپے کی لائف بوٹ کو (جسمین تین آدمی بیٹہے ہوئے تہے) دریا مین اتارتے ہی دریا کی جوش والی موجون سے ٹکر کہا کر بہ گئی۔ بڑے معلم مسٹر تانٹن نے جب یہ حال دیکہا اوسیوقت ایک رستی ہاتہ مین لیکر مذکور بوٹ پکڑنے کو دریا مین کود پڑا لیکن بڑا معلم۔ وہ بوٹ۔ اور تین آدمی کہان غائب ہو گئے انکا کوئی پتا ملا نہین۔ دوسرے معلم نے ایک بوٹ بڑے معلم اور اگلی بوٹ اور تین آدمیون کو بچانے کے لئے جلدی اور پہرتی سے چلائی لیکن یہ بوٹ بہی کہان چلی گئی۔ اور دوسرے معلم کا کیا ہوا اسکا کوئی پتا ملا نہین۔ تیسری بوٹ تیسرے معلم کے ہاتہ نیچے دریا مین اتاری گئی مگر دریا کے جوش بند موجون سے اسکی ایک رستی ٹوٹ گئی اور بوٹ لٹک گئی اسمین بیٹہے ہوئے سب آدمی ڈوب گئے یہ بوٹ مین جہاز کی سٹوردیس تہی بس کو ڈوبتے دیکہکر چوتہے معلم مسٹر ہرسٹ نے بچا لیا اور اس کے سوا دوسرے گرے ہوئے آدمی بچ گئے اور پیچہے آگبوٹ پر آسکے مذکور بوٹ کا پانی صاف کیا گیا اور وہ تیسرے چوتہے معلم کے سپرد کر دی گئی۔ اور اس مین انگریز۔ خلاصی۔ ڈاکٹر۔ پہلا اور دوسرا انجنیر۔ سوتار وغیرہ اور سترہ بچے وعورت پاسنجرون کو بٹہاکر کنارے کی طرف روانہ کر دیا گیا یہ بوٹ تہوڑی دور تک نظر پڑی لیکن پہر کہان گئی اسکا کوئی پتا اب تک ملا نہین۔

۱۱- اسوقت دریا کا پون بہت زور سے چل رہا تہا اور موجین بہت جوش سے لہرین مار رہی تہین اسی سبب بوٹ کے بہ جانیکا خیال کیا جا سکتا ہے جس وقت آگبوٹ ٹیکری پر چڑہ گیا اسدن بہت بہاری طوفان تہا۔ اور دریا کا پانی ابل رہا تہا بڑی بڑی موجون کے سبب سے کتنے ایک پاسنجر اور قریب ۲ خلاصی اور آگ والے آگبوٹ پر سے ٹوٹ کر دریا مین گر گئے تہے اور موجون سے بہ گئے تہے۔

۱۲- تاریخ ۲ جون کو آگبوٹ کے مالکون کو خبر دیگئی تہی کہ عدن آگبوٹ کے واپس آنیکا دن گذر گیا اور اسپر بہت دیر ہوئی۔

۱۳- والیرٹ نامی آگبوٹ اس طرف سے گذر گیا اور اسنے اپنے نوٹ بک مین لکہا تہا کہ تاریخ ۳ جون کے روز جب وہ سفر کر رہا تہا اسوقت سقوطرہ ٹاپو کے نزدیک ایک ٹوٹا ہوا آگبوٹ اسنے دیکہا لیکن کوئی آدمی اسپر نہین تہا کارومنڈل آگبوٹ جو ۲۰ میل دور سے چلا گیا اور اسنے عدن آگبوٹ کو نہین دیکہا اسلئے آسیسین آگبوٹ کو جون مہینے کی ۱۴ تاریخ اور اتوار کے دن ۴ بجے عدن آگبوٹ نظر پڑا لیکن جب کوئی شخص اسپے معلوم ہوا تو وہ بہی چلدیا۔ یہ کورٹ اپنا بہت افسوس ظاہر کرتی ہے کہ والیرٹ اور آسیسین آگبوٹون نے اس ٹوٹی ہوئی آگبوٹ کو شکست پر پڑا ہوا دیکہکر بہی عدن اور بمبئی کے بندر پر اسکی خبر نہین دی اور ایسی غفلت اور بیپروائی ظاہر کرکے عدن کے مصیبت مین پہنسے ہوئے آدمیون کی مدد پہونچنے مین بہت دیر ہوئی۔

۱۴- عدن آگبوٹ سقوطرہ کے کنارے کے نزدیک ایک ٹیکری پر چڑہ جانیکی آگبوٹ کے مالکون کو ۹ تاریخ جون کو خبر پہونچی اور اسی وقت ان کو یہ بہی معلوم ہوا کہ سرکاری میسو آگبوٹ نے مدد دیکر اور بچے ہوئے خلاصی اور پاسنجرون کو بہلا اسنے کنارے پر اتار دیا ہے۔

۱۵- بچے ہوئے آدمیون کی مدد آگبوٹ کے مالکون نے بہت کی اور وہ یہان تک کہ جس وقت ۲۲ جون کو آگبوٹ کے مالکون پر ایک تار آیا جسمین لکہا ہوا تہا کہ سقوطرہ ٹاپو کے نزدیک ایک آگبوٹ ٹیکری پر چڑہ گیا ہے اسیوقت آگبوٹ کے مالکون نے عدن بندر پر تار بہیجا کہ کوئی سرکاری آگبوٹ کی معرفت جلدی تلاش کیجائے کہ مذکور کونسی آگبوٹ تہا آگبوٹ اسی کام سے خاطر جمع ہوا انہون نے بمبئی سے عدن آگبوٹ کی تلاش کرنے کیلئے بہت جلدی ایک آگبوٹ کی روانگی کے لئے تاکید کی اور سقوطرہ کے کنارہ پر پہونچی جتنی چاہئے اتنی مدد بہیجی۔ اخیر مین اس کم نصیب اور غمگین بنا دے سے جن آدمیون کی جانین مصیبت مین پہنس گئی اور جو لوگ ڈوب گئے انکے واسطے کورٹ اپنا افسوس ظاہر کرتی ہے اور جو آدمی اس طوفان مین مر گئے ان کے سگے دوست اور تعلقدارون کے واسطے اپنی دلسوزی ظاہر کرتی ہے اور ان کے غم مین شریک ہوتی ہے خاص کرکے ایسے دہشت ناک پرخطر وقت مین اپنی جان جوکہم مین ڈالکر خلاصی آگ والے اور دوسرے آفیسرون نے اندہیری رات مین پاسنجرون کی جان کی سلامتی کیواسطے جس محنت اور مشقت سے اپنے آفیسرون کا حکم بجالائے تہے اسبات پر کورٹ اپنی بہت خوشی ظاہر کرتی ہے۔ پہر دریا مین لائف بوٹ اور اسپر بیٹہے ہوئے آدمیون کی جانین بچانیکے واسطے تیسرے ملم نے جس بہادری سے کام لیا تہا اسپر کورٹ اپنا اطمینان ظاہر کرتی ہے [illegible] کی جان بچانیکے واسطے جو بہت تدبیر کی تہی اور تیسرے انجنیر اور مسٹر گلٹ نام کے ایک پاسنجر نے کپتان کے پاؤن ٹوٹ جانیکے بعد اوسے دریا مین گر جانیسے بچایا تہا اور آخر مین تیسرا [illegible] دریا مین گر کر مر گیا اس بہادری اور محنت کیواسطے کورٹ دو آدمیون کی لایق تعریف کرتی ہے اور ان کو بہی عزت کے لایق سمجہتی ہے۔ لیکن خاص کرکے ایک بات پر بہت زور دیکے ساتھ کورٹ اپنا خیال ظاہر کرتی ہے کہ اس دہشت ناک طوفان اور پرخطر مصیبت کیوقت مین اپنے ہوش ٹہکانے رکہکر جس محنت اور جان توڑ کر دیسی خلاصی آگ والے اور کولے والون نے اپنی جان بچائی ہے اور صحیح سلامت کنارے پر اتر آئے ہین انکی خدمت اور محنت کیواسطے کورٹ انکی بہت تعریف کرتی ہے اور انکی سخت محنت کی یاد اپنی نوٹ بک مین لکہ لیتی ہے۔ اور ان کو کہتی ہے کہ جس بہادری سے میسو آگبوٹ کی بوٹ مین عدن آگبوٹ کے پاسنجرون کو جس محنت سے بٹہاکر ان کو سلامتی سے کنارے پر اتار دیا ہے اور ٹوٹے ہوئے عدن آگبوٹ مین اخیر گہڑی تک رہے ہین۔ یہ باتین کبہی بہول جانے کے لایق نہین ہین اور ہمیشہ ان کی تعریف کے واسطے آباد اور قایم رہین گی۔

دیسی خلاصیون کی اچہی ہمت اور ان کی محنت اور بہادری کی تعریفین جو ولایت کی کورٹ کے دفترون مین لکہی گئین یہ خبرین سنکر پی اینڈ او کمپنی کے بمبئی والے بڑے صاحب اور ستیمنگ آفس کے بڑے آفیسر اور سیٹھ وغیرہ بہادر دیسی خلاصی آگ والے اور کولے والون کو شاباشی دیتے ہین۔ اور رجا رکہتے ہین اور امید کرتے ہین کہ جس طور سے طوفان کے وقت عدن آگبوٹ کے خلاصیون نے کام کیا ایسے دوسرے سب دیسی خلاصی ضرور ضرور اپنے دہیان مین رکہین گے۔ بلکہ یہ بات اپنے دلپر کہود رکہین گے۔ اور خدا نہ کرے اگر ایسا وقت آجائے تو ہر ایک بات مین عدن آگبوٹ کے خلاصیون کے قدم بقدم چلکر طوفان کے وقت اپنی عقل ٹہکانے اور ہوش سنبہال کر جہان تک بن سکے پاسنجرون کی پوری پوری مدد کرکے دوسرے کی جان بچاکر ثواب حاصل کرکے پہر اپنی مدد کریگا۔ چونکہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مین ان لوگون کی مدد کرتا ہون جو اپنی آپ مدد کرتے ہین۔ دوسرون کی جان بچانے مین غازی کا مرتبہ ملتا ہے۔ اور اوسیوقت مین اگر اپنی جان جائے تو شہادت کا اعلی مرتبہ ملتا ہے۔

در مطبع حیدری بمبئی

مضامین
جمعیت ... کا چمن
... اور ... کی ... نامہ
... صاحب ...
... ... بنگلور
... کی ...
پولیس رپورٹ

مسلم ہرالڈ

مضامین
گووا کا تازہ بلوہ
...
بقیہ مضمون ... پریسیڈنسی
اور ... نسکین
مشتہر کر تجارت اور مسلمان
گورنمنٹ گزٹ
مقام پولیس کورٹ

جلد ۸ | بمبئی یکشنبہ یکم فروری ۱۸۹۲ء | نمبر ۲۸

خبروں کا چمن

پال مال گزٹ قاہرہ کا ایک مراسلہ شائع کرتا ہے کہ خرطوم کی بغاوت نے مہدی کو تخت سے اوتار دیا اور سب نے خلیفہ کی وجہ سے ... ... زیادہ دینا چاہتا ہے (۳۰ جنوری لنڈن)

رنگون میں برمی ... چار سو مکان جل کر راکھ ہو گئے ... نقصانات کا اندازہ ۴۰۰ ہزار کا ہے (۳۰ جنوری رنگون)

جرمن میجر ... بجائے ... بمبئی کے ... افسر مقرر ہوئے

ہز ہائینس ... سنگھ جی کے سی ایس آئی ٹھاکر صاحب پالیتانا جو بمبئی میں آئے ہوئے تھے ۳۰ جنوری کی شام کو گرانٹ روڈ اسٹیشن سے ہمراہی ... جوانان وطن کو تشریف لے گئے۔ روانگی کے وقت ہندو مسلمان معزز لوگ رخصت کرنے کے لیے موجود تھے۔

۳۰ جنوری کو بمبئی میں کالنگو نامی ایک جہاز ... سے آیا اور ... کی طرف سے ... سانپ ... آئے ہوئے ہیں ان کو ... جہاں ... ان میں نو ہاتھ ۱۳ سو ۱۵ فٹ تک لمبے ہیں۔

ہمارے ... میں پانی زیادہ ہونے کی وجہ سے ... کی فصل بالکل خراب ہو گئی

گزشتہ اتوار کو کلکتہ میں سخت آتش زدگی ہوئی۔ اسکی وجہ سے بہت نقصان ہوا۔

ہز ہائینس مہاراجہ ... کی شادی ہز ہائینس سابق مہاراجہ سر ... سنگھ جی بہادر کے سی آئی ای کی لڑکی ... سے ہوگی۔ شادی کی تاریخ ۸ فروری مقرر ہوگئی ہے۔ نسبت دھوم دھام کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

۳۰ جنوری کے گورنمنٹ گزٹ میں ... مجسٹریٹوں کی فہرست شائع کی ہے جو حسب ذیل ہے۔ ضلع احمد آباد میں ۹ - بھڑوچ میں ۲ - پنچمحال میں ۲ - بلگام میں ۵ - سورت میں ۶ - تھانہ ۱ - احمد نگر ۴ - ناسک ۴ - پونہ ۵ - ستارہ ۵ - شولاپور ۱ - دھارواڑ ۸ - ... - قلابہ میں ۲ - کنارا میں ۱ - حیدرآباد سندھ میں ۹ - کراچی میں ۱ - پارکر میں ۱ -

... سے شام کے ۶ بجے تک ... زیادہ بڑھتے ہیں۔

... میں ... ۹۹ لوگ ... ہیں۔

اسپیشل ٹرین کے انجن میں فی میل ۱۲ گیلن پانی صرف ہوتا ہے۔

چہارم لانسرز حیدرآباد کنٹنجنٹ کے لفٹنٹ برنارڈ صاحب ... ملٹری پولیس ... ڈویژن بٹالین ... اسسٹنٹ کمانڈنٹ مقرر ہوئے اور دوم ... انفنٹری کے لفٹنٹ ایچ صاحب ... بٹالین ... ۱۹ ... انفنٹری کے لفٹنٹ ... صاحب ... بٹالین میں اسسٹنٹ کمانڈنٹ بنائے گئے۔

۲۸ ڈوگرہ پلٹن میں کپتان براؤن صاحب ... ۳ ڈوگرہ پلٹن قائمقام سکنڈ ان کمانڈ ہوئے۔

... پنجاب انفنٹری کے کپتان ... صاحب ... ۵ پنجاب انفنٹری ونگ کمانڈر ہوئے۔

۲۴ پنجاب انفنٹری کے میجر ... صاحب کمانڈنٹ مقرر ہوئے اور کپتان ... صاحب سکنڈ ان کمانڈ ...

... کمپنی کے ... خان ... و محمد ... مرزا رزاق ... ہوئے۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ہفتہ ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

روس انگلینڈ اور ترکی کا عہد نامہ

المویر [illegible] جنوری کو [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ روس اور ترکی میں ایک عہد نامہ ہو گیا ہے مگر لندن کا [illegible] اس سے انکار کرتا ہے [illegible] ہوا لیکن [illegible] ہوا [illegible] کے جنگی جہازوں کا [illegible] ہوگا [illegible] اور [illegible] آ [illegible] میں سے [illegible] کا استقام کریگا۔ [illegible] انگریزوں کے مقابلے میں ترکی کی بھی مدد کریگا۔

نواب صاحب رامپور کی مسند نشینی

۱۴ جنوری کو رامپور میں ایک عظیم الشان دربار منعقد کیا گیا جس میں وہاں کے پولیٹکل ایجنٹ کرنل جکسن نے ہز ہائینس محمد [illegible] خان جی نواب بہادر [illegible] کو گدی نشین کیا۔ گورنمنٹ کی جانب سے معمولی خلعت نواب صاحب کو دیا گیا۔ نواب صاحب موصوف نے بھی نذرانہ ادا کیا۔ پولیٹکل ایجنٹ نے ایک نہایت دلچسپ اور پر اثر اسپیچ دی جس کا جواب نواب صاحب موصوف نے مختصر الفاظ میں دیا۔ [illegible] کی سلامی سر ہوئی [illegible]

[illegible] بھول پان وغیرہ [illegible] ہوگا۔

متوفی مہاراجہ بھاؤنگر

بمبئی میں جو بھاؤنگر کی بعض رعایا [illegible] مقیم ہے اوس نے جب مہاراجہ صاحب موصوف کے انتقال کی خبر سنی تو نہایت افسوس کیا اور اظہار ماتم کے لیے ایک دن تمام دکانیں اور [illegible] بند رکھے۔ [illegible] دوسرے [illegible] کیفیت [illegible] وسائی [illegible] پرشاد [illegible] کے مکان میں جلسہ کر کے سب [illegible] نے نہایت افسوس ظاہر کیا اور پھر [illegible] قرار پایا کہ مہاراجہ صاحب کے [illegible] ایک [illegible] جلسہ [illegible] تعزیت [illegible] چاہیے۔

ڈاکوؤں کی گرفتاری

[illegible] ڈاکو [illegible] چند ڈاکو گئے اور [illegible] کے مکان کو لوٹا [illegible] تقریباً ۱۲ [illegible] مقدمے [illegible] شروع ہوگئی اور [illegible] ڈاکو گرفتار ہوگئے [illegible] سیشن [illegible] جج صاحب نے ان تین ڈاکوؤں کو چھوڑ دیا [illegible] تین ڈاکوؤں کو دس سال [illegible] قید [illegible] اور باقی تین کو ۳-۴ سال قید سخت۔

پولیس رپورٹ

۱۳ فروری ۔ عدالت چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس میں
ایک شخص [illegible] اس جرم میں پیش کیا گیا
کہ اسنے اپنے مالک [illegible] کا
کا نوٹ چرا لیا یہ مجرم پہلے کا بھی سزا یافتہ
تھا اسلئے عدالت نے اسے ۱۸ ماہ قید سخت کی
سزا دی

۱۴ فروری ۔ [illegible] جی [illegible] سونا [illegible] پولیس
[illegible] نے لے لیا تھا ۔ وہ [illegible] یہاں سے فرار ہو گیا تھا
مجرم [illegible] گرفتار ہو کر یہاں
آیا ۔ بعد ثبوت مجرم عدالت سے ایک سال قید سخت کی سزا ملی

[illegible] فروری [illegible] ایک [illegible] باقی عالم
[illegible] شنکر [illegible] ۱۸ روپیہ کی [illegible] گیا
کی تفصیل یہ ہے کہ [illegible]
ایک شخص نے پرشوتم [illegible] سے دس روپے [illegible] شنکر
کے ہاتھ [illegible] میں [illegible] گاڑی [illegible]
رستہ میں مجرم کو [illegible] ملا [illegible] دو
شخص ملے اور [illegible] کہا کہ شنکر کی گاڑی [illegible]
[illegible] ایک مکان میں [illegible]
وہ وہان لے گیا [illegible] گاڑی [illegible]
وجہ سے پولیس میں اطلاع کی ۔ پولیس نے ان
مجرموں کو گرفتار کر لیا ۔ بعد ثبوت مجرم عدالت
سے گاڑی والے کو ۹ ماہ قید سخت اور ان دونوں
کو جو پہلے کے بھی سزا یافتہ تھے ۱۸-۱۸ ماہ سخت
قید کی سزا ملی

کشمیر

[illegible] فروری [illegible] کو [illegible] ایک عام جلسہ کیا

اور [illegible] کشمیر [illegible] ہو چکا
میجر جنرل [illegible] اسلئے [illegible]
بھیجا جاتا ہے ۔ اور [illegible] سابق وزیر
مالگذاری کشمیر [illegible]
مقرر [illegible] اسواسطے [illegible] دیا ہے

گھروالوں کا نیا [illegible]

۱۳ [illegible] کو [illegible] خبر [illegible] آئی ہے
افسوس سے معلوم ہوا ہے کہ [illegible]
[illegible] مقام [illegible] باغیوں اور فوجوں میں سخت لڑائی
ہوئی [illegible] فریقین [illegible] بہت آدمی مقتول و
مجروح ہوئے ۔ مفصل نہیں معلوم ہوا کہ دونوں
[illegible] کا کس قدر نقصان ہوا ۔ اس خبر سے لوگوں کا
وہ اطمینان کا خیال جو گورنمنٹ کے رفع فساد کی
بابت ہو گیا تھا بالکل جاتا رہا ۔ باغیوں نے
[illegible] کے تمام [illegible] اور دفتروں کو
جلا کر خاک سیاہ کر دیا ۔ باغیوں نے اپنے تمام
مال [illegible] کر ساتھ ہی [illegible] اور کہیں
بھیج دیا ۔ [illegible] انہوں نے یہ مصلحت سمجھی کہ
اگر تمام [illegible] تو [illegible]
معلوم [illegible] گورنمنٹ نے [illegible] فوج
کو [illegible] مقام [illegible] بلا لیا [illegible] یہان
فوج [illegible] ایک آدمی باغیوں کی [illegible]
[illegible]

۲۰ [illegible] جنرل [illegible] افسر نے چیف
[illegible] خبر دی ہے کہ [illegible]
[illegible] تمام مکانات مع [illegible] باغیوں [illegible] جلا دئے
[illegible] مقام [illegible] باغیوں [illegible]
روانہ کر دئے گئے ہیں ۔ اور گورنمنٹ [illegible] قتل [illegible]

۱۵ ہزار روپیہ اسکے صرف کے لئے منظور ہوا ہے
کہ نئی مہم باغیوں پر تیار کرکے بھیجی جائے۔

مدراس

گذشتہ ہفتہ کو بنگلور میں ۲۴ ویں مدراس
رجمنٹ کے ایک نائیک نے بندوق سے خودکشی کی۔
تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اسے پہلے اوسکی بیوی
کیطرف سے کچھ بدگمانی تھی اوسنے اپنی بیوی
کو بہت مارا۔ اور برچھی سے اوسکے ہاتھ پیر
باندھ دیے جبکہ خبر رجمنٹ کے صوبیدار کو پہنچی
تو اوسنے اس نائیک کو بلا کر تنبیہ کی اور کہا کہ
میں تیری شکایت نہیں کرونگا۔ وہ وہاں سے رجمنٹ کے
کوارٹر گارڈ میں گیا۔ اور بندوق لیکر خود کو
نشانہ بنا دیا۔

بقیہ مضمون یورپ کی مریض سلطنتیں اور عیسائیوں کا ہکلمین

میں نے سلطانی خزانہ کا حال لکھا۔ ترکی ہنود
پرچوں نے جل جلکر وہ وہ باتیں تحریر کی ہیں کہ
بیان نہیں ہو سکتا۔ ان سے کوئی پوچھے کہ تمہاری
آتما ان کا کیا دیتا آتا ہے۔ اچھا اگر سلطان مفلس
ہیں دولتمند ہیں۔ تم تین میں نہ تیرہ میں
تم کیوں جلے مرتے ہو۔ عیسائیوں اور مسلمانوں
کا معاملہ اور ہندو مثل لونڈے بیگانے کے بہین
آگ دیے تم چنے چبا کرو۔ ان نامعقول باتوں سے
نہیں لائبل ہو جائیگا تو لالہ جی کو دیدے ہی سنبھالنی
نہیں پڑیگی۔

مشیر لکھتا ہے کہ مرزا اور زیرو جناب ہمہ صاحب
کیا بات ہے بتا رہا ہیں مجھ سے کوئی مجھ پوچھو
بھیا یہ نہیں ہیں تو ہوئی الکریم بیچ میں
زمین پر حکومت کرسکتے ہیں اور فرض کرو کہ
تمہارے بھی تمہی تعلم الہی کی خاطر جمع رکھیں کہ
ٹنڈی ترازو کوئی مانگنے نہ آئیگا

اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔
انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کبھی اور بھی عرض کیا جائیگا۔

راقم مرزا حیرت دہلوی

مسئلہ تجارت اور مسلمان

ناصح مشفق من جناب مصلح و مشیر
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زمانۂ موجودہ میں ہمیں اصول تجارت کے
موافق سب سے بڑا اور اعلیٰ اصول کا طریقہ تجارت
مشترکہ کا ہے۔ واقعات حالات اور تجربات
نے ثابت کر دیا ہے کہ مشترکہ تجارت آجکل
کے قواعد اور ضوابط کے موافق کیا کچھ فروغ
اور ترقی پا سکتی ہے۔ اسکو قبول ہم صرف یہی ثابت
نہیں کریں گے کہ تجارت ایک اعلیٰ اور عمدہ
ذریعہ ملک اور قوم کی ترقی یا بہبودی کا ہے
کیونکہ تجارت کو تمام دنیا ایک شریف اور لائق
پیشہ تسلیم کر چکی ہے یا یوں کہو کہ تجارت خود
اہل عالم کے دلوں میں اپنی خوبی اور اچھائی کا
ثبوت دیکر اپنی افضلیت کا سکہ بٹھا چکی ہے بلکہ
ہمارا مدعا اسوقت قوم اور ملک کو مشترکہ تجارت

کیطرف توجہ دلانا اور اوسکے فوائد سے آگاہ کرنا ہے اور یہ خیال تھا کہ اس معاملہ میں مسلمانوں کی حالت سے بحث کرنی ہے کہ آیا وہ کہاں تک صرف تجارت یا مشترکہ تجارت سے فائدہ اوٹھا رہے ہیں اور اگر نہیں اوٹھا رہے تو انکو کیا کرنا چاہئے

سب سے پہلا امر جو تجارت کے دیکھنے میں ضروری ہے وہ روپیہ ہے (اور یہی) مسلمانوں کے پاس جتنا مفقود ہے اگر روپیہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں کہ ایک شخص بڑے سے بڑے کارخانوں یا کوٹھیوں کا مالک ہو جیسا کہ دنیا کے مختلف حصوں میں اور ہمارے ہندوستان میں بھی مسلمانوں کے سوا اور قوموں کے لوگ فرداً فرداً بھی ایسے بڑے کارخانے اور ایسی جاری تجارت کی کوٹھیاں رکھتے ہیں۔ لیکن جب مسلمان تجارت کی روح یعنی روپیہ سے خالی ہیں تو انکے واسطے کوئی ایسی صورت ضرور ہونی چاہئے کہ یہ فرداً فرداً تجارت سے مستفید نہ ہوسکنے کی حالت میں بالکل ہی تجارت سے محروم نہ رہا کریں اور وہ یہی مشترکہ تجارت کا دلپسند طریقہ ہے کہ جسکو وہ قومیں تو جو فرداً فرداً بھی ہر قسم کی تجارت کرسکتی ہیں اختیار کرتی جاتی ہیں اور ہم کہ جنکو اس طریقہ کی ایک خاص وجہ کے سبب سے زیادہ ضرورت ہے اسکی طرف سے ایسے بے فکر اور لاپرواہ ہیں کہ گویا ایک بیکار چیز ہے۔

شاید اسکو تعجب سے کہا جاسکتا ہے کہ جب ملک ہیں اور قومیں مشترکہ تجارت کررہی ہیں تو یہ بھی اون کے کارخانوں میں حصہ دار اور شریک کیوں نہیں ہوجاتے مگر یہ ممکن نہیں کیونکہ اونکے کارخانوں میں معقول رقمیں سود کی شامل ہوتی ہیں اور منافع تقسیم ہوتے وقت وہ سود کی آمدنی بھی سب حصہ داران کو مساوی تقسیم کیجاتی ہے۔ اس صورت میں کوئی مسلمان کسطرح ان کے کارخانوں میں شریک اور حصہ دار ہوسکتا ہے اب تو وہ وقت آگیا ہے کہ مسلمانوں کو کل کام اوروں کا سہارا اور آسرا چھوڑکر خود اپنے بہروسہ اور قوت بازو کے سہارے سے کرنے پڑینگے ورنہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اقوام عالم میں ایک ممتاز قوم کی حیثیت سے زندگی بسر کرسکیں اور صرف اپنے بہروسہ پر کام ہی کئے چلے جانے سے کام نہیں چلیگا۔ بلکہ اور قوموں کیطرف سے جو مخالفت اور ان کے کاموں میں رکاوٹیں پیش آئینگی اونکا مقابلہ بھی بہت ہمت مردانہ اور اسلامی مستقل مزاجی کے ساتھ کرنا ہوگا۔ اور یہ معاملہ مسلمانوں کے ساتھ کسی ایک ہی شکل میں پیش نہیں آئیگا۔ اور نہیں آرہا بلکہ زندگی کے ہر ایک شعبہ دینی اور دنیوی صیغہ میں اوس کے ساتھ یہی مخالفانہ اور پارٹی فیلنگ کا برتاؤ کیا جائیگا اور کیا جارہا ہے۔ لیکن ہمکو اسکی کچھ بھی پروا نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ہماری تعداد اسقدر کافی ہے کہ ہم اوروں سے بالکل علیحدہ بھی ہوکر اپنے تمام کام بڑی خوبی کے ساتھ چلا سکتے ہیں۔ ہاں اسوقت ضرورت ہے تو صرف اس بات کی ہے کہ قوم میں قومی ہمدردی اور اسلامی اخوت کا بجھا ہوا جوش ابھار کر پھر سے تازہ کردیا جائے اگر ہم نے اب بھی مشترکہ تجارت کیطرف توجہ نکی۔ تو چند روز بعد تجارت کے تمام وسایل ہمارے اختیار سے بالکل باہر ہوجائینگے۔ اور ہر قسم کی تجارت ہندوستان کی دوسری قومیں اپنے قبضہ میں

[illegible] ہو گی اور میرے خیال میں [illegible]
[illegible] انگریزی تعلیم [illegible]
[illegible] قوموں میں تعلیم اور [illegible]
[illegible] زمین و آسمان کا فرق ہے [illegible]
[illegible] تجارت [illegible]
[illegible] تجارت اور کمپنیاں [illegible]
[illegible] اسلام [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] قائم کرنی چاہئے [illegible]
[illegible] انجمن حمایت اسلام
[illegible] مشتہر ہو چکے ہیں [illegible]
[illegible] جواب طلب [illegible]
[illegible] ایک قومی کمپنی [illegible]
[illegible] نقل کرتا ہوں [illegible]
جناب منشی صاحب [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] اصل وطن [illegible]
[illegible]

الین - جو اصحاب زر حصص خریدنا چاہین اون سے تا دار ارسال فرمائین - ہم ایک خاص فہرست جلسہ اول مین پیش ہوئی جسکا نمبر تا ہنوز ۹۸ ہے جیسا ایک ... ہوگا اچھا ہے - منتظر

پس اسوقت یہ قصد ہے کہ ایک نہایت قلیل کی ہمت بلند ہو کی جائے اور جہان تک ہوسکے جلد حصہ داران کا نمبر ہزارون سے تجاوز کر جائے اور تمام قوم کی سرپرستی سے ایک عظیم الشان کارخانہ اعلی قسم کی تجارت کے اصول پر قایم ہو کر ملک اور قوم کے لئے موجب فخر و مباہات ہو - اسیطرح حال مین ایک قومی دکان بمبئی مین شہری مسلمانون نے نئی کھولی ہے جو تھوڑے سرمایہ سے ترکی ٹوپیون اور اسی قسم کے سوداگری اسباب وغیرہ کی کھولی گئی ہے ہمکو جہان تک معلوم ہے یہہ دکان بھی ایک قومی دکان کھولنے کی اغراض کو پورا کرنا چاہتی ہے - امید ہے کہ قوم اسکی قدر کرنے سے اسکو ایک بڑے کارخانے تک ترقی کر جانے کی ہمت اور جرأت دلائیگی - پس اس قسم کی چھوٹی چھوٹی تحریکون سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان تجارت کی کیفیت اور حالت کو محسوس کرنے لگے ہین - اور امید ہے کہ اس کے فوائد خصوصاً مشترکہ تجارت کے فوائد سے آگاہ ہوکر موجودہ زمانہ کے اصول تجارت سے فائدہ اوٹھانے کی کوشش کرینگے -

اس قسم کی مشترکہ کمپنیان اور کوٹھیان قایم ہونے کے واسطے یہہ ضروری امر ہے کہ انکو کامیاب کرنا ور ڈائرکٹر قوم کے سربرآوردہ اور معزز لوگ منتخب کیے جائین - ہم سمجھتے ہین کہ ایسے لوگ ہون کہ جو [illegible] وعدہ اور قبول ہو سکے یا ایسا اور [illegible] سمجھے جاتے ہین انہین [illegible] ناکام ایسے لوگون کو کسی ذاتی غرض یا بڑا فائدہ اسی قسم کی ذمہ داریون سے کام اپنے سپرد کرنا مین لینے سے نہین ہوگا - بلکہ یا انکی اسلامی اپنی قوم کی بہتری اور بہبودی کے واسطے ایسا کرنا گوارا نہین کرینگے - ہم تو سمجھتے ہین قوم کے بہت لوگ شخص خود بخود اپنے اصحاب صرف کرینگے اس قسم کی بنیادین قایم کرنے مین لیت و لعل نہین کرینگے - پس اب ہم اس تحریک کو [illegible] چاہتے ہین ہم چاہتے ہین کہ اس طرف توجہ کرین پر مختلف وقتون مین اکثر تحریکین ہوتی رہی ہین حال ہی مین جو تحریک ہوئی ہے [illegible] خوجہ [illegible] صاحب قوم کو مشترکہ تجارت کیطرف ملک [illegible] کالج ڈیپارٹمنٹ کی مثال دیکر متوجہ کر چکے ہین - اب یہ قوم کا فرض ہے کہ اپنی حالت کو سمجھے اور غور کرے اس ضروری کام کیطرف ہر [illegible] متوجہ ہو جائے -

راقم خاکسار [illegible] شہری لندن [illegible]

گور و کفن مفت

سوئٹزرلینڈ کے بعض علاقون مین جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اسکی تکفین و تدفین مین پسماندگان کو کچھ خرچ نہین کرنا پڑتا - کل مرحوم امیر ہو یا غریب سرکاری خزانے کے صرف سے دفن ہوتا ہے - انہین کام کیلئے ایک خاص محکمہ [illegible] کا انتظام بھی اسی سررشتہ کے ملازم کرتے ہین اور [illegible] جو مردہ کیلئے ضروری [illegible]

مقدمات مجگاؤں پولیس کورٹ

پہلے ہم اس مقدمہ کا حال لکھ چکے ہیں کل پھر پیش ہوا مجرم راما نایر کالو نیپو ۔ پانڈورنگ مہادیو [illegible] ہلٹن مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش ہوئے [illegible]

داسی جیون مدعی نے بیان کیا کہ میری دکان چاول کی گرانٹ روڈ پر جو نہ بھٹی کے نزدیک ہے ۳۱ جنوری کو رات کے ۱۱ بجے میری دوکان میں کسی نے نقب لگایا [illegible] اور [illegible] بالیاں اور ایک [illegible] اور [illegible] روپیہ نقد نکال کر [illegible] ۵ تاریخ کو پولیس میری دوکان پر آئی اور مجھسے پوچھا کہ تیرا کچھ جاتا رہا [illegible] میں نے ساری کیفیت اور مال کی تعداد بیان کی تو پولیس نے سب مجھے دکھایا۔ پولیس کی گواہ کاسی بائی نے بیان کیا کہ میرے بھائی راما نایر مجرم نے مجھکو ایک [illegible] اور ۵ چاندی کی چوڑیاں رکھنے کو دی ہیں۔ پولیس جب میرے مکان پر آئی میں نے سب حوالے کر دیں۔ مجرم کماٹی پورہ میں رہتا ہے اور میں ڈونگری میں

پولیس کے گواہ گوما دادا جی نے بیان کیا کہ میں سونار ہوں مجھے ۱۳ جنوری کو کالو نیپو میرے پاس چاندی کے بٹن اور بٹے گروی رکھ گیا تھا ۵ تاریخ کو پولیس آئی تو میں نے بٹن دکھلا دیئے۔

بابا جی ارجون نمبر ۱۳ جمعدار بیان کرتا ہے کہ میں نے جب راما نایر کے گھر کی تلاشی لی تو اوس وقت اوسکے مکان میں کچھ چیزیں اور روپئے نقد تھے پھر مجرم مجھکو [illegible] میں لیگیا اور جہاں سے یہ چیزیں چرائی تھیں وہ دکان بتلا دی۔ پھر کالو نیپو نے بیان کیا کہ میرے پاس [illegible] لیکن میں نے گروی رکھ لی ہیں [illegible] سونار کی دوکان [illegible]

لیکن [illegible] فروخت [illegible] تو تمام [illegible] کہ میرے پاس چھوٹے بھائی [illegible] ریشم [illegible] لکھی [illegible] اور [illegible] وہاں [illegible] دلوا دیں پھر راما نایر نے کہا کہ میں [illegible] یہاں [illegible] ایک [illegible] گاڑی [illegible] چاندی [illegible] پھر اس نے کہا کہ میں نے [illegible] کی تو [illegible] پھر انہوں نے کہا کہ [illegible] چوریاں کی تھیں وہ سب بتا دیں

ایک [illegible] مدعی [illegible] نے بیان کیا کہ میری دوکان [illegible] کی [illegible] بند [illegible] رات کے ۱۱ بجے کوئی میری دکان میں [illegible] اور ایک چاندی کی [illegible] چرا لے گیا ۵ فروری کو پولیس میری دکان پر آئی اور مجھسے پوچھا کہ تمہارا کچھ جاتا رہا [illegible] سب چیزیں بتلائیں [illegible] مجرم [illegible] ملیں [illegible] تھیں [illegible] گروی رکھی [illegible] جنوری کو [illegible] دی [illegible]

[illegible] ابراہیم [illegible] بیان کرتا ہے کہ میری مکان [illegible] کی ڈونگری [illegible] اور مکان [illegible] جو میری دکان میں [illegible] اور ایک [illegible] شکر [illegible] جاتی رہی تھی [illegible] سب مال ان ہی مجرموں [illegible] لیکن [illegible]

مسٹر ہملٹن صاحب مجسٹریٹ نے فیصلہ سناتے وقت کہا کہ راما نایر اور کالو نیپو کو [illegible] برس کی قید سخت [illegible] اور [illegible] مجرم [illegible] رام گوپال کو [illegible] کی قید [illegible] سال [illegible] کو [illegible] چھپانے میں [illegible] ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی [illegible]

ان تمام مجرموں [illegible] گرفتار کیا گیا ہے

(مطبع محمودی [illegible] میں منشی محمد امیر کے اہتمام سے [illegible] محلہ [illegible] بمبئی [illegible] ہوا)

مُسلم ہیرلڈ

جلد ۱ | بمبئی دوشنبہ ۳ فروری سنہ ۱۸۹۶ء | نمبر ۲۹

خبرون کا چمن

قاہرہ سے ۳۰ جنوری کو خبر آئی کہ خرطوم مین بسبب قحط کے فساد [illegible] ہوا۔ درویشون نے [illegible] بی بی کو خرطوم کے جنوبی حصہ کی رعایا خلیفہ کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہو۔

گوواکے فساد کی مزید خبرون سے معلوم ہوا کہ جب لڑائی ہوئی مقام مین باغیون اور فوج کے درمیان ہوئی اوسمین باغی غالب ہے اور کو شکست فاش ہوئی۔

جنگی کونسل نے ایک ہندو کو ۲۰ سال قید سخت کی سزا دیگر افریقہ کو بھیج دیا کیونکہ وہ بھی باغیون سے شریک ہو گیا تھا۔

کرنل مارشل ڈویژنل جج لاہور نے [illegible] کا مقدمہ جنہون نے سردار گورڈ دیال سنگھ جج فیروز پور پر ایک لاکھ بہتر ہزار کی نالش دائر کی تھی عدم ثبوت مین خارج کر دیا۔

تنباہ کے مقام کوتا یامین چند روز ہوئے ایک مست ہاتھی چھوٹ گیا تھا اوس نے ۱۵ آدمیون کو جان سے مار ڈالا۔ مجسٹریٹ کے حکم سے وہ ہاتھی بندوق سے مار ڈالا گیا۔

ایک دیسی ٹیگی ریلوے سٹیشن پر ایک شخص بوریون پر سوتا تھا اوسپر شیر اوٹھا لیگیا۔ اوس شخص کے شور و غل کی آواز سنکر لوگ دوڑے اور شیر کا پیچھا کیا۔ شیر نے اوس کے ساتھیون مین سے بھی سات آدمیون کا ناشتہ کیا۔ آن لوگون مین ایک فوجی سپاہی معطل شدہ بھی تھا اوس ایک آدمی ہوشیار بندوق لیکر نشانہ لگایا شیر تو عدم کو پہنچا اور ساتھ جو شیر نی اور ایک بچہ تھا وہ بھاگ گئی۔

جاپانی سفیر مسٹر کورکو متعینہ بمبئی نے استعفا دیا۔ اسکی جگہ مسٹر [illegible] جاپان سے [illegible] ہین۔

بمبئی ۳۰ جنوری کو دہلی مین پانی کا بڑا پائپ کہ قوت ٹوٹ گیا پاس ہی اسکا دنگو جو خبر ہوئی تو انہون نے بڑی کوشش کیساتھ فوراً اوسکا تدارک کر دیا۔

چھوٹا ناگپور مین ہیضہ سخت زور ہے پچھلے دوشنبہ کو ۱۱ آدمی ایک دفعہ مر گئے۔

ترکی تجارتی جہاز مین استنبول سے بغداد کی فوج کے ۱۸ گرپ توپین ۲۹۵ بارود کے پیپے اور ایکہزار چار سو گولے کے صندوق بصرہ مین لڑائی کے لئے آئے ہوئے ہین۔

بمبئی۔ شب یکشنبہ کو منشی محمد ابراہیم صاحب کتبی کے فرزند کی شادی بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔

سردار نصر اللہ خان ماہ مارچ تک کابل مین رہینگے بعد ازان قندہار کی گورنری پر جائینگے۔

کلکتہ یونیورسٹی کا جلسہ کانوکیشن ۱۲ فروری کو منعقد ہوگا۔

ملکہ مڈیگاسکر نے ایک عہد نامہ فرانس سے کیا ہے جسکے رو سے جزیرہ مذکور مقبوضات فرانس مین شمار ہوگا۔

وینیزولہ کمیشن نے سرکار انگریزی اور دول وینیزولہ کو لکہا ہے کہ اپنے اپنے دعاوی کی شہادت پیش کرین۔

امیر صاحب کابل نے سردار عمر خان کو نامزد کیا ہے کہ وہ کپتان میکماہن کے ساتھ شریک ہوکر سرحد چمن سے ایران تک افغانی سرحد قایم کرین۔

کانپور سے دو شخص اصغر علی و حسن علی بلیک ٹکٹ ریل پر سوار ہوئے۔ مقدمہ قائم ہوا۔ اور بعد ثبوت جرم تیس تیس روپیہ جرمانہ کے سزایاب ہوئے۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ دوشنبہ ۱۸ / شعبان المعظم ۱۳۱۲ھ

مسلمین ضرورت

ہمکو ایک مسلم ہسنگ کی ضرورت ہے اگر کوئی صاحب مشغول کرین تو دفتر اخبار مسلم ہیرلڈ میں تشریف لاکر تنخواہ کا فیصلہ کرلین لیکن یہ خیال رہے کہ ہمارے اخبار کا کام دو بجے سے ہوتا ہے اور ہر روز شام کے ۶ بجے رات کے ۲ بجے تک کام کرنا ہوگا ۔

بمبئی مین سنیون کا جھگڑا

یہ جھگڑا بمبئی مین طول پکڑتا جاتا ہے ہم نے اسکی نسبت اپنے اخبار مین فریقین اور اُن کے معاونین کو سمجھایا کہ جھگڑا فضول ہے چنانچہ سید پیران حسینی نے ایک اور اشتہار سید اکبر کے بارے مین چھپوا کر شایع کیا ہے اس اشتہار مین ہمکو شہر کے چند معزز حضرات کی مہر ہے ہمکو نہایت افسوس ہوا کہ وہ لوگ کیا مین لپیٹے اور خیراندیش ہوکر کیون اس فساد کو بڑھانا چاہتے ہین ۔ وہ سمجھ لی جانتے ہین کہ سید پیران حسینی اور سید اکبر علی ایک مذہب کے خارج ہساد ت صرف چند متعصبین نے ٹھیرایا ہے ہم نہین چاہتے کہ اس قسم کے فساد کو بمبئی مین ترقی ہو ۔ اسلئے شہر کے

علما اور دیگر معزز حضرات سے امید کرتے ہین کہ اُنکے پاس اگر کوئی شخص جھگڑے کا اشتہار لائے اور اُنسے دستخط کرانا چاہے تو وہ بخیال امن قایم رکھنے کے کبھی ایسے فسادی اشتہار وغیرہ اپنی مہرین نہ لگایا کرین ۔ کیونکہ اس سے اہل سنت قوم اور گورنمنٹ مین کم ہوتی ہے ۔

اس اشتہار پر جن حضرات کی مہرین چسپان ہین اُن کے نام یہ ہین ۔ قاضی صالح محمد ۔ قاضی شیخ محمد مرحوم ۔ قاضی محمد اسمعیل مہری ۔ سید حسام الدین مفتی ۔ سید عبدالفتاح ۔ سید حسن بن احمد ۔ محمد علی دو محمد جان ۔

سال حال کے فوجداری مقدمات کا پہلا ہلسن

اس مین مندرجہ ذیل ۱۱ مقدمے پیش ہوئے ہین

(۱) دسمبر کے مہینہ مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ کروسیتم جی سکاؤسر ایک پارسی کو جسنے زنار یا جبر کیا تہا اور ایک عورت یا مامی اور کئی معاون کو سشن سپرد کیا ۔

(۲) نانا رتن کو جسنے طمع زیور ایک لڑکی کو اٹھا کر لیگیا تہا مسٹر سلیٹر مجسٹریٹ نے سشن سپرد کیا ۔

(۳) مہادیو فقیرا کو نقب زنی کے جرم مین مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ نے دسمبر مین سشن سپرد کیا ۔

(۴) جیون بھائی جگناتہ نار این کو جعلی نالش کرنے پر ریسپ مجسٹریٹ نے سشن سپرد کیا لیکن یہ ضمانت پر رہا ہے ۔

(۵) مدن ہرکو جو ایک لڑکی کو لیکے بہاگا تہا مسٹر کرکلا مجسٹریٹ نے سشن سپرد کیا ۔

(۶) لالو بابا ملا فقیر شیخ لعل کو بجرم مہر جیسی بنانے کے مسٹر ... مجسٹریٹ نے سشن سپرد کیا ۔

(۷) وشنو تاتیا اور کرشنا رام جی کو اقدام قتل مین مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ نے سشن سپرد کیا۔

(۸) وینکو کیشو کو کول اکانیکے جرم مین مسٹر کولا اکانے سشن سپرد کیا۔

(۹) نارائن سوبا جی اور بالا ارجن کو زنا و ... خون کرنے مین مسٹر کولا اکانے سشن سپرد کیا۔

(۱۰) حسن یا محمد رلیب کو جرم خون مسٹر ڈیب مجسٹریٹ نے سشن سپرد کیا۔

(۱۱) آلی خان غوث خان کو بجرم خون مسٹر ... مجسٹریٹ نے سشن سپرد کیا۔

(۱۲) تکارام سنتو گوپال ... مرد اور ایک عورت مسماۃ ... کو بجرم خون مسٹر ... مجسٹریٹ نے سشن سپرد کیا۔

(۱۳) گنیش شنکر اور اسکے ساتھی ... کو جعلی ... بنانے کے جرم مین مسٹر ... مجسٹریٹ نے سشن سپرد کیا۔ یہ اجلاس آج سے شروع ہوگا۔

تھانہ کا مشہور و معروف مقدمۂ رشوت

مولوی محمد یوسف الدین صاحب حیدرآبادی نے اپنے وکیلون کی معرفت نواب چیف کورٹ مین بھیجی درخواست بھیجی ہے کہ تھانہ سے جو میری گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوا ہے وہ منسوخ ہو جانا چاہیے۔ علاوہ اس کے ... کل کاغذات منگا کر دیکھے جائین اور تھانہ مجسٹریٹ کی عدالت سے میرا مقدمہ ... کی عدالت مین ملتوی کیا جائے اور ... سے باہر ہم لینے وارنٹ سے گرفتار کرنیکا کوئی مجاز نہین ... منتظر ...

لیکن پچھلے سوال وارنٹ گرفتاری کی بابت اوسنے جواب دیا کہ یہ سوال تم فل بنچ سے کرو۔ چنانچہ آج پھر یہ مقدمہ پیش ہوگا۔

آرمینیا کے باغی کی گرفتاری

بصرہ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ موسی بیگ قوم کرد کا سردار تمام موش متعلقہ آرمینیا کا باشندہ ہے۔ اس شخص کو ایک عورت کے جرم مین قید کرنے کا معاملہ کر ... تھا۔ حال مین خبر آئی ہے کہ ... چند حاجیون کو ہمراہ لیکر ... جب اسکی تلاش ہوئی تو ... مین گرفتار کیا گیا۔ اسکی گرفتاری کی ... مین رپورٹ ہوئی تو حضرت سلطان المعظم سے یہ فرمان جاری ہوا کہ جن لوگون نے اسکو گرفتار کیا ہے ان کے ہمراہ ... اسکو بغداد سے بصرہ مین لاکر ایک مکان مین رکھا ہے۔ جب موسی بیگ سے سوال کیا گیا کہ تو کیون وہان سے بھاگا تھا اوسنے جواب دیا کہ مین اسلئے بھاگ کر آیا ہون کہ مین اپنی تمام قوم کو آرمینیون سے لڑنے کے لئے لیجاؤن۔

بمبئی کا پولیس کورٹ

... دو ... پولیس مجسٹریٹ کے اجلاس سے ایک شخص محمد میان کو ... جرم مین ایک ... قید سخت کی سزا ہوئی ہے ... ایک طوائف ... کے مکان ... سے کپڑے چرائے ہے۔ چونکہ مجرم پہلے بھی سزا پا چکا ہے اسلئے اس مرتبہ ... سخت سزا ملی۔

اسی اجلاس مین ایک شخص جمال محمد نام اسی جرم مین پیش کیا گیا کہ اوسنے صالح غزالی عرب کے گھر واقع کماٹی پورہ سے مبلغ ۔ روپیہ اور کچھ کپڑے چرا لیے تھے۔ اسکے ساتھ ایک اور شخص بنام حاجی علی حاجی حسین بھی تھا اوسنے ایک شخص عبداللہ منصور عرب کے گھر واقع ڈونگری سے [illegible] وہان سے ۴۳ روپیے اور ایک چھری اور کچھ کپڑے چرا لیے۔

عبداللہ بن محمد عرب نے گواہی دی کہ مین صالح غزالی کے ساتھ رہتا ہون مجرم جمال محمد نے میرے بہت سے کپڑے چرا لئے اور یہ دونون مجرم شہری کے پکے چور مین انہون نے بہت سے لوگون کے کپڑے و گھڑیان آج تک چرا لیے ہین۔ بعد اثبات جرم جمال محمد کو ۱۸ ماہ اور حاجی علی کو ۱۲ ماہ قید سخت کی سزا ملی۔

اسی اجلاس مین ایک ہندو بدمعاش بنام امروتا پانڈو کو اس جرم مین ۶ ماہ قید سخت کی سزا ملی کہ اوسنے ایک بھاگر بائی کے بچے کے پاؤن سے ایک چاندی کا کڑا گھنگرودار نکال لیا تھا۔

قلعہ پولیس کورٹ

۱۳ جنوری کو مسٹر فضل اللہ حبیب اللہ اسپکٹر [illegible] افیون نے شیخ میر احمد اور حسین [illegible] کو جو مالوہ کے باشندے ہین گرفتار کیا۔ مجرمون کے پاس سے ساڑھے اٹھائیس رطل افیون برآمد ہوئی جسکی قیمت ۲۹۸ روپیہ چھ آنہ بیان کیجاتی ہے۔ مجرمون نے یہ افیون ۱۹۱ روپیہ پر فروخت کردی تھی۔ یہ افیون بکرے کے چمڑے مین بند کی گئی تھی۔ مجرم اول کو ایکسو روپیہ جرمانہ اگر نہ ادا کرے تو ۱ ہفتہ قید۔ مجرم دوم کو ۱۲۵ روپیہ جرمانہ اگر نہ ادا کرے تو ۳ ماہ قید کی سزا ویب مجسٹریٹ نے دی۔ سب افیون ضبط کر لی گئی۔

۱۳ جنوری۔ یعقوب حاجی علی جیسن نامی بارک کے ملازم نے پی۔ این۔ او۔ کمپنی کے سپرنٹنڈنٹ پر سمن جاری کرایا کہ میری تنخواہ کا ایک سو آٹھ روپیہ ادا کیا جائے۔ سپرنٹنڈنٹ نے عدالت مین حاضر ہوکر لکھا کہ مدعی فراری ہے بغیر اطلاع کے چلا گیا۔ اسلئے جہازی قانون کے موافق اوسکی کل تنخواہ ضبط کر لی گئی۔ مدعی نے بمبئی کے آگبوٹ [illegible] کام کرنے کے لئے اقرارنامہ پر دستخط کر دئے تھے اور یہ بمبئی سے مادونیا آگبوٹ مین لندن بھیجا گیا۔ لندن مین اوسکی تبدیلی مادونیا آگبوٹ سے اسکاڈیا آگبوٹ مین ہو گئی اور وہان سے اوسکو چوسن نامی جہاز مین کام کرنے کا حکم ملا۔ لیکن وہان اسنے کام نہین کیا۔ اور بلا اجازت بمبئی مین بھاگ آیا۔ اسلئے اوسکی تنخواہ کمپنی نے ضبط کر لی۔

مدعی نے مسٹر سلیٹر مجسٹریٹ کے سوال مین جواب دیا کہ جو کچھ سپرنٹنڈنٹ صاحب کہا ہو سب کچھ درست ہے۔ اس اقبال پر مقدمہ خارج کر دیا گیا۔

چرچ آف اسلام بمبئی اور اوسکا ایک ممبر

جناب ایڈیٹر صاحب! تسلیم آپکا اخبار مجریہ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۶ء کا میری نظر سے گذرا [illegible] مراسلہ دیکھکر مجھکو نہایت حیرت ہوئی کیونکہ چرچ آف اسلام کے سکرٹری صاحب تو نہایت معزز آدمی نظر آتے ہین وہ چرچ مذکور سے

ایسی بے اعتنائی نہ کرینگے - مبادا کچھ اسمین مبالغہ
نہو اور کسی دشمن دین نے یہ اتہام آمیز لگایا ہو
مین اسی سوچ مین تھا کہ بعض احباب نے میرے
مکانپر آکر آپکا اخبار پڑھایا اور کہا کہ دیکھیے ہم تو
اپنے گذارہ مین سے روپیہ پیسہ اشاعت اسلام
کے لیے دین اور سکریٹری صاحب اس سے اپنے
ذاتی کامون کی اشاعت کرین - خاکسار نے انہین
سمجھایا کہ بغیر تحقیق کسی مسلمان سے بدظن نہ ہونا
چاہیے مین کسی جلسہ مین جاکر معلوم کرونگا
بعد معائنہ کے اسکی کیفیت آپ لوگون کی خدمت
مین عرض کرونگا - تاریخ ۱۳ ستمبر گذشتہ کو جلسہ
مین خاکسار حاضر ہوا - جلسے کے اختتام تک چرچ
کے حالات پر غور سے نظر کی تو معلوم ہوا کہ مراسلہ
نگار کلکتہ گو مسافر نے بہت ہی تھوڑا لکھا - اور وہ
بھی بہت تھا کہ اتنا ہی لکھے کیونکہ مسافر آدمی چند
ایام مین پوری واقفیت نہین کر سکتا - اب جو کچھ
مین نے بچشم خود دیکھا ہے آپکی خدمت مین
پیش کرتا ہون - مہربانی فرما کر اسے اپنے اخبار
مین جگہ دیجیے - مین سکرٹری صاحب کی خرابیان
اور دہوکہ دہیون کا بالتفصیل بہ دفعات ذکر کرتا
ہون تاکہ ہمارا سب مسلمان اور خصوصاً ممبران چرچ
انکے مکر سے بچین -

دفعہ اول :- سکرٹری صاحب نومسلمون کو کلمہ
پڑھا کر بعد کو غسل کراتے ہین - معلوم نہین کہ اسمین
کیا بھید ہے -

دفعہ ۲ :- جس قدر روپیہ چرچ کا جمع ہوتا
ہے خزانچی کے خزانے مین نہین جاتا بلکہ بیت المال
مین جمع ہوتا ہے -

دفعہ ۳ :- جو رقم چندہ جمع ہوتی ہے اسکو
روزانہ کتاب مین درج نہین کرتے بلکہ اخیر ماہ مین
جمع کرکے مجمل بلکہ مہمل سناتے ہین جس سے صاف
تحریک نفس معلوم ہوتا ہے -

دفعہ ۴ :- نومسلمون کو کہانا و کپڑا نہین
دیتے بلکہ اونکے انہین کپڑون مین اسلام قبول
کراکر بعد کو ایک پیسہ کا صابون کپڑا دہونے کو
دیتے ہین -

دفعہ ۵ :- مبلغ ۱۲۱ روپیہ ماہواری آمدنی
اور ۴۳ روپیہ خرچ بتلاتے ہین جنمین سے ۱۲ روپیہ
محرر چرچ کو دیتے ہین جو درحقیقت انڈیا گزٹ
کا محرر ہے - اور ۸ روپیہ چپراسی کو جو درحقیقت
۶ سوسائٹیون کا نوکر ہے اور ۶۰ روپیہ کرایہ
مکان اور ۱۵ روپیہ کے اشتہارات چرچ مین
لگائے گئے - اور نومسلمون کی خوراک ۱۷ روپیہ
اور ۳۲ روپیہ تیل بتی مین صرف ہوئے - خرچ کی
تفصیل حسب ذیل سے سناتے ہین جس سے
دو بیوقوفیان ظاہر ہوتی ہین اول تو آمدنی سے
زیادہ خرچ کرنا محض بیوقوفی ہے - دوسرے
بیجا صرف کرنا جسکی ضرورت نہین اور یہ بہی اعلی
درجے کی بیوقوفی ہے - اب ہم ہر ایک خرچ پر
مختصر بحث کرتے ہین - مبلغ ۳۲ روپیہ چرچ کے
کس کام پر صرف ہوئے - اگر تیل بتی پر - تو یہ صاف
جہوٹ ہے - اور اگر دیگر اشیا پر تو انکی تفصیل
بتاؤ - اور یہ بہی بتاؤ کہ کس جلسہ کی رائے سے
خرچ کیے - نومسلمون کا خرچ ۱۷ روپیہ - جب ایک
نومسلم کو کپڑا تک نہین دیا گیا تو کسطرح ۱۷ روپیہ
صرف ہوگئے - کرایہ مکان مبلغ ۶۰ روپے تو ٹہیک مین

اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں کار ستانی نہیں ہو سکتی تھی - لیکن ۱۲ روپیہ ماہوار کی تنخواہ دیکر حضور کے اخبار کا کاتب ہے یہ بددیانتی کی علامت ہے اور ۸ روپے چپراسی کو دیئے جو اس کے علاوہ دیگر سوسائٹیوں کا کام بھی کرتا ہے یہ دوسری بددیانتی کی نشانی ہے - چھوتھے ... مولوی صاحب کے لئے ... اشتہار ... ہے - اور اگر ... کے ساتھ اپنے اخبار کے لئے چھیں کیوں چھپوائیں - یہ بھی ایک صریح ناراستی ہے ... کے لئے ایک مہر ... ہے ... کام آتی ہے ایک اپنے نام کی مہر ... ایک ... کے موافق ہے کیوں بنوائی - ... اسکی تحریک ہوئی اور ... سلسلہ پہ منظور فرمایا اور اسکی کیا ضرورت تھی ... کو نقشہ جات کی کیا ضرورت تھی جو کہ ۱۵ روپے ناحق انپر صرف ہوئے - کیا یہی ایمانداری ہے کہ ہم ایک اپنے گھر کی چیز جو کہیں فروخت نہ ہوسکے چرچ میں لاکر اوسکی قیمت چرچ سے وصول کریں -

اب ہم اس تمام گزارش کو اپنے مسلمان بھائیوں کے انصاف پر چھوڑتے ہیں اور سکرٹری صاحب کی جعلسازیوں سے متنبہ کرتے ہیں اگر کوئی بھائی اس تحریر پر شبہ کرے تو اسکو تحقیق کرنی چاہیئے - اگر ہماری ایک بات بھی جھوٹی نکلے تو ہم ہر ایک سزا کے (جو مقرر کی جائے) اٹھانے کو تیار ہیں -

الراقم ... جی ...

خوفناک موجد

امریکا کے مشہور و معروف موجد مسٹر اڈیسن (جسکی عجیب و غریب ایجادوں کا تذکرہ ہمنے کئی مرتبہ کیا ہے) نے ایک اخبار کے رپورٹر سے امریکہ اور انگلستان کے تعلقات کے متعلق بیان کیا کہ اگر جنگ شروع ہوئی تو میں ایسے ایسے خوفناک آلات تیار کرونگا کہ ہماری فوج کو میدان جنگ میں جانے کی ضرورت نہ ہوگی - طرفین کے لشکروں کے بالمقابل ہونے کا موقع ہی نہ آئیگا - تھوڑے سے آدمی گو کہ بہاری عظیم الشان لشکر ہو چشم زدن میں تیار کرسکتے ہیں بجلی کی قوت سے کل کام ہوسکتے ہیں جسکی وجہ سے ... گولیوں سے زیادہ کام لیسکتا ہے - میں نے ایک کل ایجاد کی ہے کہ دور بیٹھے ہوئے پانی کے نیچے ... اس طرح اڑ جائے جیسے ... ڈھیر کر دیا جاتا ہے - علاوہ اسکے مسٹر اڈیسن نے ایجاد کی ہیں کہ اگر انکو مخصوص مقام کے گرد پھیلا دیں تو جو شخص ان پر سے گذرے ہلاک ہو ... طرفہ یہ کہ کسیکو نظر نہ آئیں - اسکے بعد میں نے بجلی کی زنجیریں بھی تیار کی ہیں جن کے حملہ آور لشکر پر توپوں میں بھر کر چلانے سے کروڑ ہا آدمی اژدرنما زنجیروں سے بھر جائیگا اور دشمن ... فوراً ہلاک ہو جائیگا - مزید برآن ایک تباہی کی کشش ہوائی ... ہے جسکو جہانتک چاہیں اور جہاں تک استعمال کرنا ہو لیجا سکتے ہیں - اور فضا میں ... جہاز یا شہر کو تباہ کرنا ہو ... ڈائنامیٹ بھر کر پھینکا جاتا ہے وہ درمیان میں نہیں بلکہ جہاز یا شہر پر جا کر پھٹیگا اور اسکو فنا کریگا

نئے قسم کے تارپیڈو کی عجیب غریب تاریخ میں نے
ایجاد کی ہیں اور انکو کل ہی بندرگاہ پر بھیجا سکتا ہوں
وہ کل دنیا کے آہن پوش جہازات کو ایک آن میں
غرق کر سکتی ہیں۔ میں ڈائنامیٹ کی چار تالیون
ہوائی توپ بہت جلد تیار کر سکتا ہوں جسکا گولہ
۱۴ میل تک نہ گرے۔ خدا کرے کہ امریکہ اور
انگلستان میں جنگ نہ ہو لیکن اگر ہوگئی تو میں
کل کام چھوڑکر اپنے ملک کی خدمت کے واسطے
اپنا کل وقت اور ہمت وقف کر دونگا اور دنیا
کو معلوم ہو جائیگا کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ
اسکا ایک شمہ ہے جو میں کرسکتا ہوں۔

بمبئی کے مسلمانوں کا ماتمی جلسہ

کل چھ بجے شام کے مظفر آباد واقع گرانٹ روڈ
میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ بغرض اظہار
ماتم وفات پرنس ہینری بٹنبرگ داماد ملکہ معظمہ قیصرہ
ہند دام اقبالہا قائم ہوا۔ اس جلسہ کے صدر
ہز ہائینس آغا سلطان محمد شاہ صاحب بنائے گئے
حضرات ذیل بھی جلسہ میں شریک تھے۔
سردار خان بہادر میر عبدالعلی صاحب - خان بہادر
حاجی قاسم مٹھا صاحب - سیٹھ حاجی عمر جمال صاحب
محمد حسین صاحب حکیم جج - مسٹر عون علی صاحب بیرسٹر
احمد بھائی حبیب بھائی صاحب - حاجی قاسم یوسف صاحب
سیٹھ بابن صاحب - رمضان میاں صاحب - سیٹھ
عبدالکریم صاحب وغیرہ وغیرہ تقریباً دو ہزار آدمیوں
کے تھے۔
سب سے پہلے محمد حسین صاحب جج نے جلسہ کا منشا
بیان کیا کہ حضرات! آپ صاحبوں کو اسلئے تکلیف
دی ہے کہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے داماد کی وفات
کا غم ظاہر کریں کیونکہ ہماری ملکہ صاحبہ ہمیشہ ہماری تنگ حالی
مصیبتوں میں جو فساد وغیرہ کے موقعوں پر آکے پڑتی
ہیں دردمندی فرماتی ہیں بلکہ ہماری بہتری کے لئے
گورنمنٹ کے اعلیٰ حکاموں کے پاس [illegible] کا تار
بھیجتی ہیں جو اس مضمون کے ہوتے ہیں کہ دیکھو [illegible]
سے کام کرنا [illegible]
بیچاری [illegible] صاحب [illegible] کا ماتم ہے کہ
اسموقع پر [illegible]
نے اسکو منظور کیا تو جج صاحب نے فرمایا کہ مناسب معلوم
ہوتا ہے کہ ایک تعزیت نامہ بذریعہ ٹیلیگراف
بمبئی کے کل مسلمانوں کی طرف سے آغا سلطان محمد
شاہ صاحب صدر جلسہ کی معرفت بھیجا جائے اور اس
تار کا خرچ حاجی قاسم یوسف صاحب اپنا فرض سمجھکر
اپنے ذمہ لیتے ہیں۔
صدر صاحب کے شکریہ ادا کرنیکے بعد تقریباً
ساڑھے ۸ بجے جلسہ برخاست ہوگیا۔

ریاست جھالاوار

مہارانا جھالاوار کی نسبت جو خبر گرم ہے کہ مقرب
گورنمنٹ کے مورد عتاب ہوئے اور جو حالات معلوم
ہوئے ہیں ان سے مترشح ہوتا ہے کہ ان کے اختیارات
کی سلامتی مشکل ہے۔ پولیٹیکل ایجنٹ کو ناراض
کرنا ایسا چھوٹا قصور نہیں جسکی تعزیر میں حکمرانی
کے لالے پڑ جائیں۔ مہارانا ممدوح پر الزام
لگایا گیا ہے خدا معلوم جھوٹ ہے یا سچ کہ انہوں
نے اپنے سپاہیوں کو گولی مار کر [illegible]
تھے اور [illegible] لوگ فوج میں بھرتی کئے تھے

ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ کوئی رئیس ایسا بیوقوف ہوگا کہ وہ سو دو سو سپاہی لیکر ریزیڈنٹ کے مقابلے کے لئے تیار ہوگا۔ اور سنا ہے چھاؤنی آگرہ سے سنٹرل انڈیا ہارس کے دو سکواڈرن اور دو لیوی انگار فورس کی دو کمپنیان جھالراپاٹن کو گئی ہین تاکہ جھالاوار کے مہاراج صاحب کے مخالفانہ رویہ کو روکا جاسکے اور ... کو دبایا جاسکے اور امن قایم رہے۔

ہمعصر اخبار عام نے ایک زبردست آرٹیکل مین امید ظاہر کی ہے کہ گورنمنٹ اس نازک معاملہ کے ہر ایک پہلو پر غور کریگی اور جیسا کہ وہ صرف پولیٹیکل ایجنٹون کے ہاتھ مین محدود نہ رہنا ثابت ہو گئی والیان ریاست کو اس زمانے مین خبردار ہونا چاہئے۔ یہہ زمانہ نئی روشنی اور آزادی کا ہے جس مین عظمت کا قایم رکھنا سستی اور غفلت سے ناممکن ہے۔

جشن تاج پوشی زار روس

شہنشاہ روس کا جشن تاجپوشی جو ہونے والا ہے وہ نہایت دھوم سے ہوگا۔ دور دور سے روسی افسر ماسکو کو آوینگے۔ اور جس کمیٹی کو انتظام سپرد ہوا ہے اسنے ہر ایک افسر کے لئے سہ چند مصارف سفر منظور کیا ہے۔ اور چونکہ تمام افسر اس جلسہ مین نئی وردی استعمال کرینگے لہذا وردی کا بہت بڑا مصارف ہوگا۔ اور تجویز ہے کہ ہر ایک افسر کو بطور انعام ۱۲ سو روبل علاوہ دیگر اخراجات کے عطا کئے جائین۔

لشکرد پولیس

ہمعصر سٹر مین راوی ہے کہ ایک عورت مسماۃ

سعیدہ بانو ساکن موضع اکمور تحصیل بھکر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کا پولیس نے چالان کیا کہ اسنے اپنے شوہر کو زہر دیکر مار ڈالا ہے اور شہادتین بہم پہونچائی گئین۔ حتی کہ وہ سشن سپرد ہوئی مگر ۱۴ اپریل کو صاف بری ہوگئی۔ صاحب سشن جج کے فیصلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقدمہ بالکل بناوٹی تہا۔ مگر زیادہ تر تعجب انگیز یہہ بات ہے کہ ملزمہ نے دو سب ڈویژنل ججون کے روبرو جرم کا اقبال کیا۔ اور اسوقت یہہ بھی کہا یا تہا کہ مجکو سات مہینے کا حمل ہے۔ عدالت سشن مین اس نے اپنا سابق بیان واپس لیا۔ اور کہا کہ مجھسے جبراً اقبال کرایا تہا۔ اور اسقدر تشدد کیا گیا کہ تہانہ ہی مین حمل اسقاط ہوگیا۔ اگر یہہ سچ ہے تو امید ہے کہ ان مجرمون کو ضرور سزا ملیگی جنہون نے تشدد سے ایک عورت کا حمل گرایا۔ اور اسے جہوٹا اقبال کرنے پر آمادہ کرکے اسکو پہانسی کی سزا دلانے مین کسر باقی نہ رکھی تہی۔

سونے چاندیکا نرخ

سونا ۱۰۰ ۹۶ نمبر	فی تولہ	۲۶ [illegible]
" فرنچ بنک	"	۲۶ [illegible]
" فنیشنل بنک	"	۲۷ [illegible]
" چارٹرڈ بنک	"	۲۷ [illegible]
" آگرہ بنک	"	[illegible]
" شنگہائی بنک	"	[illegible]
چاندی لگڑ ۱۰۰ مینی	فیصدی	۹۳ [illegible]
" ۱۰۰ مینی	"	۹۳ [illegible]
" دیسی	فی تولہ ۱۴ ار	[illegible]

(مطبع محمودی واقع سبز سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر محلہ مکان نمبر ... سے شایع ہوا)

مسلم ہیرلڈ

جلد ۸ | بمبئی پنجشنبہ ۱۳ فروری سنہ ۱۸۹۶ع | نمبر ۳۰

مضامین

خبرون کا چمن

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر جسٹس جنکنس چیف جسٹس بمبئی ہائیکورٹ کی ۹ مہینے کی فرلو رخصت لیکر ولایت کو جانے کو ہیں ۔ اب یہ نہین معلوم ہوا کہ انکی جگہہ کون آئیگا ۔

شنبہ کے روز دن کے ۱۰ بجے مولوی محمد بمبئی کے دریا مین ایک مسلمان کی لاش ملی ۔ اوس کے بیٹے پر کسی قسم کی مار کا نشان نتھا ۔ جب بذریعہ منادی کے شہر مین اطلاع دی گئی تو ایک عورت مسماۃ مریم ساکنہ نظام پورہ آئی اور لاش کو شناخت کرکے کہا کہ یہہ میرا شوہر ہے اسکا نام شیخ عید و شیخ داود میان ہے ۔ اس لاش کی جوری ہوئی ۔ عورت نے بیان کیا کہ شاید اسنے خودکشی کی کیونکہ بعد خونی دستون کی بیماری سے جان بلب ہو رہا تھا ۔ لاش دفن کرا دی گئی ۔

مسٹر کولھاپور کے پولیٹیکل ایجنٹ کے اسسٹنٹ اسسٹنٹ کئے گئے ۔ و جہہ عہدہ سے برطرف کئے گئے ۔ مینڈلیکل ۲۳ جنوری کو عہدہ سے برطرف کئے گئے ۔ وجہہ معلوم نہین ہوئی ۔

مدراس گورنمنٹ نے یہہ حکم دیا ہے کہ وہان کے ہسپتالون مین اگر آیندہ کوئی جگہ خالی ہو تو فی صدی بیس مسلمان مقرر کئے جائین ۔

گرگام پوسٹ آفس بمبئی کے ڈاک کے سپاہی بلونت راؤ اننت بھاؤ کو جمعہ کے روز کسی بدمعاش نے مارا اور اوس کے ہاتھ مین سے کا تھیلہ چھین لیا ابھی تک بدمعاش کا پتہ نہین لگا ۔

۲ فروری کو سلطان زنجبار کی جلوسی سالگرہ تھی اسکی خوشی مین بمبئی مین تینز آگبوٹ والون نے بہت خوشی منائی ۔

کلکتہ سے ٹنگا نام ایک اخبار عورتون کے لئے جاری ہی ہوگا جس مین تمام مضامین عورتون کی اور تمام انتظام کفایت شعاری سے کا ذکر ہوگا ۔

ایک مسودہ قانون کونسل ہند مین پیش ہونیوالا ہے کہ دو کروڑ روپیہ کے کرنسی نوٹ اور بیجا رہی گے تجارتی مجلس تجارتی نے اس تجویز کی مخالفت کی ہے ۔

میرٹھ کا میلہ نوچندی ۸ سے ۱۵ مارچ تک منعقد رہیگا ۔ ہندوستانی صنعت کیلئے انعام دئے جائینگے ۔

امسال کون ۱۵ عورتون نے امتحان سرٹیفکٹ کا دیا ۔ ایک امریکن عیسائی نے پوپ آف روم کو خالص چاندی کی چوکی قیمتی ۸ ہزار پونڈ نذر کی ہے ۔

مشن کالج دہلی مین قانونی کلاس قایم کرنیکی درخواست پنجاب یونیورسٹی نے نامنظور کی ۔

۲ بمبئی کیولری کے جمعدار احمد خان رسالدار عبدالحسن خان پنشن یافتہ کی جگہہ یکم جنوری سنہ ۱۸۹۶ع سے رسالدار ہوئے اور کوتہ دفعدار میر نام سنگھ بنام شیخ پنشن یافتہ کی جگہہ جمعدار کئے گئے ۔

۲ بمبئی لانسرز کے کوتہ دفعدار درگاہی خان بجائے جمعدار رحمت خان تبدیل شدہ سوم بمبئی کیولری ۴ اپریل سنہ ۱۸۹۵ع سے جمعدار کئے گئے ۔

۵ بمبئی کیولری کے (سندھ ہارس) عبدالرحمن خان امیدوار خالی عہدہ پر کرنے کے لئے جمعدار مقرر کئے گئے ۔

مصر ٹیلیگرام سے راوی ہے کہ سرحد پر عنقریب ایک مہم روانہ ہونے کی افواہ ہے ۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی یکشنبہ ۱۹ر شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

استنبول کی تازہ خبریں

ہر ... آخر ولایت کی ڈاک سے استنبول کی بابت جو تازہ خبریں حاصل ہوئی ہیں درج ذیل ہیں

۱۱ر جنوری کو استنبول میں زیتون کے فساد کی بابت یورپ کے سفیروں کی مجلس ہوئی اور برٹش سفیر کی درخواست پر یہ قرار پائی کہ دول یورپ کے سفیر زیتون میں بھیجے جائیں۔ اور باب عالی سے جو حکم ہوا ہے اوس کی تعمیل اور نگرانی کریں کہ زیتون کے باغی اپنی خوشی سے سب ہتھیار دیکر اپنے کو سلطانی امن میں رہیں۔ اگر باغیوں نے حضرت سلطان المعظم کی اطاعت قبول کر لی تو برٹش کے عہد نامہ میں یہ سفیر رہیں گے اور اگر انکار کیا تو یہ واپس چلے آئینگے

۱۴ر جنوری کو برٹش۔ فرنچ۔ اٹلی۔ روس کے سفیر الیپو مقام سے زیتون کو روانہ ہوئے۔ جرمن اور آسٹریا کے سفیروں کے عوض اٹلی سفیر کام کرینگے۔

۱۵ر جنوری کو سر فلپ کری سفیر دولت انگلشیہ نے ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کا دستی خط حضرت سلطان المعظم کی خدمت میں پیش کیا۔

ٹائمز کا نامہ نگار استنبول سے خبر دیتا ہے کہ ملکہ معظمہ کا جو خط تھا وہ نہایت محبانہ اور معزز الفاظ میں لکھا گیا تھا۔ اس خط میں یہ بھی ذکر تھا کہ سلطان روم کی طرف سے جو برٹش رعایا کے دل میں کدورت ہوگئی ہے امید ہے کہ بہت جلد ہی دور ہو جائیگی۔

برٹش اور آسٹریلیا کے جنگی جہازوں کے نیز ... یکے بعد دیگرے سالونیکا سے مالٹا اور سیریا کو گئے

اناطولیا میں جو بلوہ کی وجہ سے بہت لوگ برباد ہو گئے اونکی بہبودی کیلئے امدادی کام جاری کرنے کی واسطے یورپ کی تمام عاشقوں نے ۱۰ ہزار پونڈ چندہ جمع کرنے کی تجویز کی ہے۔ اس کام کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور اس کے سرپرست حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ مقرر کئے گئے ہیں ہمیں یقین ہے کہ وہ بلا تعصب مذہب ہر ایک کی امداد حسب نیت دردمندی کے ساتھ کرینگے۔

نبی بے ترکی کمشنر صوفیہ سے استنبول کو واپس بلائے گئے۔ اور انکی جگہ نیزی بے وزیر اعظم کے سالے (جو سیوا کے حاکم بھی ہیں) انکی جگہ قایم کئے گئے۔

خبر ہے کہ حضرت سلطان المعظم نے عثمانیہ کا تمغہ عطا کیا۔

بھاؤنگر

پرنس بھاؤ سنگھ جی متوفی مہاراجہ بھاؤنگر کے خلف اکبر نے درباری گزٹ بھاؤنگر میں یہ اعلان دیا ہے کہ مہاراجہ موصوف کے انتقال کے غم میں تمام دفاتر دیسی و سرکاری ایک ہفتہ تک بند رہیں اور کل رعایا کو سوا مہینہ تک مہاراجہ صاحب کا ماتم کرنا چاہئے۔ اور ہر روز دن کے بارہ بجے توپ داغی جائے۔ اور دو ہفتہ تک بیلی باغ میں بینڈ باجہ بجانا موقوف ہے۔ اور موتی باغ مہاراجہ کے محل پر نصف جھنڈا کھڑا کیا جائے۔

چترال کا فساد

چندولی لوگون نے پھر فساد شروع کر دیا۔ اس لڑائی مین خان دیر بھی شامل ہین۔ اس لڑائی کے خوف سے خان نے میجر ڈین کو حکم دیا ہے کہ تم اپنی فوج دریائے پنکورہ کیطرف واپس بلالو ورنہ وہ لوگ مار ڈالینگے۔ یہ خبر پہونچتے ہی میجر ڈین نے اپنی کل فوج واپس بلالی۔ اسکے بعد دیر اور چندولی کے باشندون مین خوب سخت لڑائی ہوئی۔

گورنر صاحب بمبئی

ہز اکسیلنسی لارڈ سینڈہرسٹ گورنر بمبئی ہمراہی پرائیویٹ سکرٹری مسٹر ہیلن اور ایڈ یکانگ کپتان لیوٹ اور دیسی ایڈ یکانگ رسالدار سعد اللہ خان ۲ فروری کو دکٹوریہ ٹرمینس بمبئی سے گھوڑون کی نمالیش دیکھنے مقام چنچلی کو گئے۔ روانگی ناسک ہوتی چارشنبہ کے روز بمبئی مین واپس آئینگے۔

اسلامی ہمدردی

۶ جنوری ۱۸۹۶ء کے پرچہ مین ہمنے لکھا تھا کہ نیاگیری کی آتشزدگی کی وجہ سے مسلمان بالکل برباد ہو گئے۔ اور مسلمانون کو انکی اعانت کے لئے توجہ بھی دلائی تھی الحمد للہ کہ ہمارے بمبئی کے مسلمان بھائیون نے اوسکو دلی کام اپنی فیاضانہ ہمتون سے کام لیا۔ (خدا انکی ہمتون مین دن دونی اور رات چوگنی برکت دے) اس کار خیر کے لئے بہت لوگون نے کوشش کی اور ساڑھے پانسو روپیہ جمع کر کے سیٹھ رحیم بھائی پیر بھائی اور حاجی محمد کہیم جی صاحبان کے ہاتھ بھجوا دیا۔ اور ان لوگون نے وہان کے چند رئیس رحمۃ اللہ بھائی صاحب دینجی خوجہ ویڈر بھائی میر علی صاحب عبد اللطیف صاحب مگل وغیرہ کی رائے سے تقسیم کر دیئے۔

چندہ دینے والون کے نام

نام	روپیہ
بندۂ خدا	۲۰۰
	۵۰
سیٹھ حاجی بھائی لال جی	۵۰
سیٹھ عبد اللہ بھائی حاجی بھائی لالجی	۵۰
سیٹھ کریم بھائی ابراہیم	۵۰
سیٹھ نور محمد بھائی جیراج	۵۰
سیٹھ الانا بھائی مبجی بھائی	۵۰
سیٹھ دلیرام بھائی ابراہیم	۵۰
سیٹھ قاسم بھائی سوداگر	۵۰
سیٹھ فاضل بھائی سبحان محمد	۵۰
سیٹھ ابو آمنا سورجی حاجی دیجی	۵۰-۴
سیٹھ حاجی اسمٰعیل غلام محمد	۲۵
سیٹھ نتھو بھائی خیراج	۲۵
سیٹھ فاضل بھائی مہر علی بھائی چناؤ	۲۵
سیٹھ قاسم بھائی کانجی	۲۵
سیٹھ حاجی آدم حاجی صدیق	۲۵
سیٹھ حاجی مہر بھائی کہیم جی	۲۵
سیٹھ ہندہ علی بھائی اسمٰعیل	۱۵
بندۂ خدا	۱۰
سیٹھ لدھا بھائی جیو بھائی	۱۰-۴
سیٹھ حاجی عثمان حاجی ہاشم	۵
سیٹھ کانجی بھائی مائدجی	۵
سیٹھ لدھا بھائی رحمۃ اللہ	۵

روپیہ

سیٹھ دوجی بھائی مانجی ۵

سیٹھ قاضی عبداللہ بھائی اسمٰعیل ۵

چونکہ رتناگیری کے مصیبت زدہ لوگون کو کپڑے کی بھی بہت سخت ضرورت تھی۔ اس لئے یہان سے پھر چندہ جمع کرکے کپڑا خرید کر بھیجا گیا۔ اوس کی تفصیل یہ ہے :

ساڑیان (۵۱) ۔ تھان رنگین سوسی کے (۱۰) تھان لٹھا تھر کے تھان (۴۰) ۔ ٹوپیان (۲۵)

جو لوگ کہ ان کے تقسیم کرنے پر مقرر کئے گئے ہین اون سے تاکید سے کہدیا گیا ہے کہ اگر کسی کو کسی چیز کی ضرورت ہو فوراً خرید کے دیدیا کرین ہم سے دریافت کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔

ہم امید کرتے ہین کہ اور مسلمان بھائی بھی اس کار خیر مین شریک ہوکر ثواب عظیم کے مستحق ہونگے۔

ایران کی تمباکو کا ٹھیکہ

اصفہان کے حاکم نے علما کی مخالفت مین وہان کی رعایا کو یہ حکم دیا کہ وہ تمباکو کی کاشت کرین اور ۱۸۹۲ء مین تمباکو کی کاشت کے لئے جو یہ قاعدہ مقرر کیا گیا تھا کہ کوئی ایرانی انگریزون کے پاس سے تمباکو نہ لے اور بیچے منسوخ کر دیا گیا۔ تمباکو کی کاشت کے قواعد جو انگریزون کے خلاف تھے سب منسوخ کر دئے گئے۔ علاوہ ازین اس حاکم نے اور بھی بہت سے قاعدون مین ترمیم کی۔ ایک ہمعصر لکہتا ہے کہ وہان کے حاکم نے جو اپنے دینی علما کی مخالفت کرکے انگریزون کی تائید کی ہے معلوم نہین کہ اسکا کیا نتیجہ ہوگا۔

ایرانی قوم نے اپنے تمام لوگون کو تاکید کی ہے کہ ہم مین سے کوئی شخص انگریزون سے تمباکو کی خرید و فروخت نہ کرے۔

ہماری حالت پر زنانہ تعلیم کا اثر

گو سستی کے ساتھ ہو مگر اسمین کلام نہین کہ ہندوستان مین زنانہ تعلیم کچھ نہ کچھ پہیلائی جاتی ہے کہ بعض گروہون اور خاندانون مین تو اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اون کے ہان کی لڑکیان عورتین کبھی کبھی اُن امتحانون مین شرکت کر سکتی ہین جو حکام تعلیم نے لڑکیون کے واسطے مقرر کئے ہین۔

ایک زمانہ تہا کہ اس مسئلہ پر بحث کرنیوالے اسکے نتائج خیالی بیان کیا کرتے تہے۔ مگر اب وہ زمانہ آگیا ہے اور قریب تر آتا جاتا ہے کہ اوسکے نتائج ہم بہت وقعات کی صورت مین جا بجا دیکہتے ہین یا عنقریب دیکہینگے۔

اب خلقی طور سے پہلا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ نتائج ہماری حالت کے مناسب اور مفید ہین یا نہین۔

جو تعلیم آجکل عورتون کو دیجاتی ہے اوس کے چار اقسام ہین (۱) اپنے اپنے گہرون مین آتون معلمانیون یا بڑی بوڑہیون اور مولویون سے پڑہوانا۔ (۲) سرکاری سکولون مین تعلیم دلوانا (۳) مشن کے سکولون مین پڑہوانا۔ (۴) عیسائی مشنری میمون اور ہندوستانی استانیون سے پڑہوانا۔

پہلی قسم کی تعلیم اگرچہ بہت کچھ ہمارے حسب حال ہے۔ اور اسمین صرف ابتدائی تعلیم دیجاتی ہے اور اکثر مذہبی کتابین پڑہائی جاتی ہین۔ مگر افسوس یہ ہے کہ مختلف وجوہ اور مفسدہ ویان

ے یہہ طریقہ کم ہوتا جاتا ہے۔ اور خود انکی نوعیت اسقدر ناقابل ہی ہے کہ جب ملک اس حالت کو پہونچے جو کہ آجکل ہے تو ایسی تعلیم معدوم ہوتی جاے۔

دوسری اور تیسری قسم کی جانب کچھ رغبت ہوتی جاتی ہے مگر متوسط درجے کے لوگ تو البتہ اپنی لڑکیون کو گھر سے باہر مدرسون مین بھیجنا اور ہر وقت ساتھ چلنا پھرنا وضع اور حیثیت کے خلاف اپنی کی ولا کے ساتھ رہنا گوارا کرتے ہین ورنہ بہت کچھ اپنی لحاظ عزت، آبرو اور حیثیت کا ہے وہ ہرگز نہین پسند کرتے کہ انکی اولاد سکولون مین جائے علاوہ اسکے جو تعلیم یہان ہوتی ہے وہ ہمارے مذہبی برکات سے بالکل محروم ہوتی ہے اور شومی بخت سے لڑکیون کو نہ مطیع بیٹی اور نہ آرام دہ بیوی بناتی ہے۔

چوتھی صورت مین لڑکیون کو گھر سے باہر بھیجنا نہین ہوتا اور انصاف یہہ ہے کہ یہہ مسین اور اوستانیان خوب جی لگا کر پڑھنا لکھنا سینا پرونا اور گھر کا کام بنانا بہت اچھی طرح سے سکھاتی ہین مگر بڑی خرابی یہہ ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے معاملے اور مقدمے پیش آتے رہتے ہین کہ متانت اور ہوشیار انجام بین اہل الرائے ان لیڈیون کا گھرون مین آنا پسند کرتے جاتے ہین اور انکا یہہ خیال حق بجانب بھی معلوم ہوتا ہے کیونکہ بعض بعض جگہہ ان آزادی کی دیبیون کے درشن نے نوعمرون کو اپنے اپنے گھرون اور موجودہ حالتون سے ایسا متنفر اور عیسائیت کی جانب ایسا مائل کر دیا ہے کہ اہل خاندان کو عدالتی کارروائی کرنی پڑی ہے۔

الغرض زنانہ تعلیم کی اس مجموعی حالت نے نتیجہ یہہ پیدا کیا ہے کہ وہ عورتین تعلیم یافتہ کہلا سکتی ہین انہین اکثر ایسی ہین کہ وہ گھر گرہستی اور انتظام خانہ داری کی جانب سے بالکل لاپروا نظر آتی ہین اور اسکے عوض اپنی آزادی [illegible] اور تازہ معلومات کے اور آپ اپنی فوقیت کے اطمینان پر اپنے شوہرون کو وہ آرام اور چین مشکل سے دے سکتی ہین جنکے واسطے ہم ایشیائی لوگون کے خیال کے مطابق نیچر نے انکو بنایا ہے۔ یہہ دوسری بات ہے کہ بعضون کے شوہر بھی ان باتون کو پسند کرتے ہین۔ صاحب لوگون کی دیکھا دیکھی اپنی ننگ ناموس کو سیر و تفریح کے واسطے بلا تکلف لیے پھرنا گھر مین یورپین فیشن سے رکھنا ہی زنانہ ترقی سمجھتے ہین مگر ہندوستان مین عام طور سے اس حالت کا پیدا ہو جانا کسیطرح مفید نہین ہو سکتا۔

اگرچہ ابھی زنانہ تعلیم ایسی عام نہین ہوئی کہ اس کے نتیجے نمایان طور سے ظاہر نظر آئین مگر اس مین کلام نہین کہ اگر کچھہ قلیل یا کثیر نتایج ہین تو اسی رنگ ڈھنگ کے۔ پس اگر یہی حالت قایم رہی اور یہی نتیجے نکلے تو سمجھ لینا چاہئے کہ ہندوستان پر ایک ایسی آفت آئیگی کہ بقول شخصے "گھر کا رستہ بھی بھول جائینگے"۔

چونکہ تقریباً کل سوشل معاملات عورت کے آنچل سے وابستہ ہین اسواسطے مردون کے آرام آسایش چین سب عورتون کی بھلائی برائی پر منحصر ہین۔ لہذا ہمکو لازم ہے کہ محض تعلیم نسوان

کے شور و غل پر اکتفا نکرین بلکہ جیسا کہ کہتے جاتے ہین
کہ یہہ تعلیم نسوان کس قدر ہے پر ہماری ننگ و
ناموس کو گھٹانے کے لیئے جاتی ہے - یہہ بہاستہ ایسا ہے
ہو آکے چونکہ ہماری تکلیف کا باعث ہوگا تو اسکا
انسداد ابھی سے کردین ورنہ پھر انگریزون کیطرح
ہم ہندوستانی بھی … مرہیی کے لیکچر دیتے
نہ پھرینگے -

اب لو دم لینا چاہیئے

یاد رکھنا چاہیئے کہ کرۂ ارضی پر کوئی ایسی جگہ
نہین ہے کہ جہان انگلستان نے کسی نہ کسی بہانہ
مین اپنی ٹانگ نہ پھنسائی ہو - اسطرح انگلستان نے
جو کچھ کیا ہے پہلے کبھی کسی ملک نے نہین کیا - سب
پہلے تو اپنے پڑوسیون سکاٹلنڈ اور آیرلینڈ
والون کے ساتھ لڑائی کی اور پھر پرتگالیون -
اسپین والون - فرانسیسیون - ڈچ - اہل جرمن -
رومیون - روسیون کیساتھ یورپ مین مقابلہ
کیا - اور افریقہ مین حبشیون - مصریون اور دیگر
قومون کے ساتھہ لڑائی کی - اور ایشیا مین فارسیون
افغانون - ہندوون - مسلمانون - برہمنون اور
چینیون کے ساتھ جدل کیئے اور امریکہ مین امریکین
کو ہاتھ دکھائے - جس قوم نے یہہ کام کیئے ہون
اسکو کسیوقت تو دم لینا چاہیئے - مگر اسکا نتیجہ
اب تک بر عکس ظہور مین آرہا ہے اور اسکا خم
اور دم بدستور زورون مین ہے - اگر اسوقت روس
روم کو مدد دیتا تو روم کیساتھہ جنگ چھڑ جانے مین
کوئی شبہ باقی نہین رہا تھا ضرور لارڈ سالسبری
کی گورنمنٹ میدان مین اچھل کود پڑتی اور وینزویلہ
کے جھگڑون کیطرح اسکو بھی آخری نوٹس دیتی - اب
خدا کرے کہ معاملہ یہین ختم ہے اور امن مین خلل
واقع نہو -

شگوفہ تہذیب

سالہا سال کی آزادی اور تہذیب کی پکار سے
ہندوستان کے گلشن تہذیب مین بہار آنی شروع
ہوگئی ہے - آزادی کے لالہ زار مین کلیان پھوٹنی
لگی ہین - رفتہ رفتہ دیکھیئے کیسے کیسے گل کھلتے ہین
شادی اور نکاح جو ہندو مسلمانون مین ایک متبرک
رسم خیال کی جاتی ہے امید ہے کہ اس ترقی تہذیب
کی بدولت ایک روز قانونی عہد نامہ سے زیادہ
وقعت نرکھیگا - جیسا کہ عیسائیون مین دستور ہے
چنانچہ بنگال مین کارروائی شروع ہوگئی ہے - ایک
مہذب مسلمان زن و شوہر نے دستاویز نکاح کی
رجسٹری کرائی ہے جسکی شرائط حسب ذیل ہے:-

(۱) اگر خاوند بلا مرضی بیوی کے ۶ ماہ تک اس سے
علیحدہ رہیگا تو نکاح فسخ ہو جائیگا -

(۲) بیوی کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی سے اپنے
اعزا و اقربا کے گھر جائے - اگر خاوند منع کرے تو قانون
فوجداری کے بموجب بجرم حبس بیجا سزا پانیکا مستحق ہو -

(۳) خاوند کو لڑکون پر کوئی اختیار نہوگا -

(۴) اگر خاوند دستاویز کی کسی ایک شرط کی بھی
خلاف ورزی کرے تو بیوی کو اختیار طلاق ہوگا -

فوجی افسر اور موٹاپا

لارڈ وولزلی صاحب جو چیف کمانڈر ایکسپیڈیشن برطانیہ کی بتوجہ اس بات کی طرف رجوع ہوئی ہے کہ والنٹیرز فوجون کے افسر بہت موٹے آدمی سمجھنے جاتے ہین اور وہ افسوس کرتے ہین کہ اس وقت حالت حسب منشا نہین ہے۔

اخبار پایونیر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان تک افواہ سنی جاتی ہے کہ والنٹیرز فوجون میں جو زیادہ افسر موٹاپے مین نمایان ہین ان سے کہا گیا ہے کہ جا بیگا یہ عہدون سے سرک جائین اور شاید وہ تھوڑے سے آدمیون کو جگہ دین۔ جو افسر فوج والنٹیر کی پہلی شرط قرار دیکھا جائیگی۔ جو برٹش رکروٹ کے لئے چھاتی کا ناپ لیا جاتا ہے۔ اسیطرح شاید افسران فوج والنٹیر کی کمرین ناپی جائین۔ خرابی یہ ہے کہ والنٹیر افواج کے کمانڈرون کو جنگ مین تو جانا پڑے یا نہ پڑے لیکن اخراجات کا اٹھانا بہر حال ضروری ہے۔ اور بعض موقعے ایسے آن پڑتے ہین کہ زیادہ اخراجات اٹھانے پڑتے ہین۔

حیدر آباد

محلہ قطبی گوڑہ مین ایک دہوبی نشہ کیحالت مین اپنے ایک آشنا عورت کو ساتھ لئے ہوئے کلال خانے سے گھر آرہا تھا۔ اوس عورت کے پہلے دوست نے اُن دونون کا ساتھ دیکھکر دہوبی کے ایک طمانچہ مارا جسکے صدمہ سے دہوبی فوراً مرگیا۔ مرنیکی کو مجرم سی

اقبال ہے۔ ڈاکٹر کا بیان ہے کہ بیماری سابقہ نے بسبب نشہ کے کام تمام کر دیا۔ تحقیقات جاری ہے۔ مگر وارثون نے پوسٹ مارٹم نہین کرایا۔ تیسرے دن لاش دفن ہوئی۔

نظم جمعیت دولت نظام

اس جمعیت کے سوارون کو اتنا فرصت ہے کہ زیادہ تر وہ ادہر اودہر سیر گشت کیا کرتے ہین اور انکی سواری کے گھوڑے بگھیون مین جتے جاتے ہین جس سے کنبہ کا کنبہ اونکا سوار ہوتا ہے معلوم نہین کہ کیون ان بیکار گھوڑون اور سوارون سے کام لیا جاتا ہے اور اضلاع مین جہان امن کیلئے فی الجملہ ضرورت ہے پولیس کے تحت کیون نہین بھیجدیا جاتا۔ ہمارا قیاس ہے کہ اگر ایسی ہی عدم توجہی رہیگی تو آپ جو سلحداری کے گھوڑے بگھیون مین جتے جاتے ہین آیندہ بنگلون مین کرایہ کو چلینگے۔

سنگین ضرورت

ہمکو ایک مصلح سنگ کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب منظور کرین تو دفتر اخبار مسلم ہیرلڈ مین تشریف لاکر تنخواہ کا فیصلہ کرلین۔ لیکن یہ خیال رہے کہ ہمارے اخبار کا کام جرنیلی احکامات سے کم نہین۔ ہر روز شام کے ۶ بجے سے رات کے ۱۲ بجے تک کام کرنا ہوگا۔

مقدمات مجگام پولیس کورٹ

کل مسٹر دستور مجسٹریٹ کے اجلاس میں ایک لڑکا ۱۱ سالہ بنام امام علی احمد میاں اس جرم میں پیش ہوا کہ اس نے بالو دیکو کے کارخانے میں سے کچھ لوہے کے اوزار چرا لئے تھے۔ یہ لڑکا ایک دفعہ اور بھی اسی جرم میں پکڑا گیا تھا پہلے تو صرف بید کی سزا دیکر چھوڑ دیا گیا تھا اب ۴ سال کے لئے [illegible] سکول میں بھیجا گیا۔

اسی اجلاس میں ایک شخص مسمی عبد العزیز اس جرم میں پیش کیا گیا کہ اس نے [illegible] طبیلے میں سے علی محمد عبد اللہ کی ۳ ولایتی بلیاں قیمتی ۷۰ روپیہ کی اور ایک جھول گھوڑے کی چرائی تھی۔ مجرم کو ۴ ماہ قید سخت کی سزا ملی۔

اسی اجلاس میں ایک ہندو بدمعاش شولو وٹھو نام اس جرم میں پیش کیا گیا کہ اس نے وٹھو راملے کے ۷۰ روپے چرائے تھے مجرم کو ۱۵ دن قید سخت کی سزا ملی۔

اسی اجلاس میں ایک بدمعاش ہندو مسمی بالکرشنا اس جرم میں پیش کیا گیا کہ اس نے کرنی پرشاد کی تین دھوتیاں چرائی تھیں۔ مجرم کو چھ ماہ کی قید کی سزا ملی۔

اسی اجلاس میں ایک شخص بنام حسین سلیمان اس جرم میں پیش کیا گیا کہ اس نے ایک شخص مسمی بہا تیار کی جیب تراش کر ۱۲ نکال لئے تھے مجرم کو تین ماہ قید کی سزا ہوئی۔ یہ شخص کئی بار کا سزا یافتہ ہے۔

اسی اجلاس میں ایک ہندو بدمعاش بنام بڑیا بیدا اس جرم میں پیش کیا گیا کہ اس نے ایک شخص گوپال فقیر کے گھر میں سے دو چاندی کے کڑے اور آٹھ روپے نقد چرائے تھے مجرم کو ۴۵ دن قید سخت کی سزا ملی۔

اسی اجلاس میں ایک بدمعاش ہندو بنام بھاؤ مہادیو اس جرم میں پیش کیا گیا کہ اس نے ایک شخص مسمی بابا باجی کی دوکان واقع ٹھاکر دوار سے ایک ٹوپی چرائی تھی مجرم کو ۴ ماہ کی سزا ملی۔

سونے چاندی کا نرخ

سونا

۹۷ نمبر	فی تولہ	[illegible]
فریچ بنک	”	[illegible]
نیشنل بنک	”	[illegible]
چارٹرڈ بنک	”	[illegible]
آگرہ بنک	”	[illegible]
شنگھائی بنک	”	[illegible]
آسٹریلیا بنک عمدہ	”	[illegible]
پرانا	”	[illegible]
چینی پتا	—	[illegible]
گنی رانی	فی عدد	[illegible]
گنی آسی	”	[illegible]

چاندی

۱۰۰ اینٹی والی	فی صدی	[illegible]
۱۰۰ اینٹی	”	[illegible]
دیسی	فی تولہ	۱۴ ر ۶

(مطبع محمدی ناگپاڑہ اسٹریٹ میں منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر جمعہ مکان بمبئی سے شائع ہوا)

مسلم ہیرلڈ

جلد ۸ | بمبئی ۔ چہارشنبہ ۵ فروری سنہ ۱۸۹۶ء | نمبر ۳۱

خبروں کا چمن

۳ فروری کو کارپوریشن کی میٹنگ میں مسٹر [illegible] مارفنی میونسپل کمشنر بمبئی نے درخواست پیش کی کہ مجھے بمبئی کے مسلمانوں نے اپنے [illegible] میں بمقام [illegible] باغ میں [illegible] کی بابت مقرر ہوئی تھی پہلے [illegible] کا [illegible] مقرر کیا۔ اس لئے میں میونسپل کی [illegible] کے مطابق کارپوریشن کی منظوری چاہتا ہوں۔ اتفاق رائے سے منظوری حاصل ہوئی۔

مسٹر گلیڈسٹون نے پیرس میں مصر کے ایک باشندہ [illegible] کے جواب میں لکھا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار انگلشیہ کی مصر پر چڑھائی کرنے کا [illegible] ہو گیا ہے۔ اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ غالباً دوسری طاقتیں اس سلطنت میں صلح کرانا چاہینگی لیکن میں امید نہیں کر سکتا کہ وہ کامیاب ہوں۔

ایک لوکل انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ وائسرائے کی کونسل میں مسٹر فیروزشاہ مہتا کی جگہ مسٹر [illegible] غیر سرکاری ممبر مقرر ہونگے۔

مہاراجہ صاحب [illegible] نے جانشین کے [illegible] کی اس خوشی میں ایک پارٹی دی کہ [illegible] اہل اسلام میں [illegible] زیادہ [illegible]۔

[illegible] ۱۲۰ [illegible]

بمبئی میں مسٹر [illegible] اور مسٹر [illegible] بھائی کے بنگلے واقع [illegible] میں مقیم ہیں۔

۳ فروری کو مسٹر [illegible] پریزیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے ایک شخص عبدالعلی کو [illegible] ایک سال قید سخت کی سزا دی۔

[illegible] سے [illegible] لکھا ہے کہ سرکار انگریزی نے [illegible] کی درخواست [illegible] پاس [illegible] کی بیعت سے [illegible] میں کہ [illegible] ضلع مقام [illegible] کو [illegible] کا دعویٰ [illegible] کی جاگیر [illegible] ہزار روپیہ بھی [illegible] کر لیا ہے۔

بمبئی ۳ فروری کو [illegible] آف اسلام میں ایک [illegible] مشرف باسلام ہوئے [illegible] اسلامی نام [illegible] رکھے گئے۔

[illegible] علیگڈھ کالج [illegible] کا طالب علم [illegible] کی صبح کو [illegible] میں مردہ پایا گیا۔ ڈاکٹروں نے تشخیص کیا کہ ملزم نے زہر کھا کر خودکشی کی ہے۔ [illegible] زہر نکالنے کی ہر چند کوشش کی گئی۔ مگر [illegible] معلوم نہیں زہر اس کے پاس کیونکر پہنچا۔ یا کس طرح پہنچایا گیا۔ گمان کیا جاتا ہے کہ [illegible] کسی تدبیر سے اس تک زہر پہنچایا تاکہ وہ خودکشی کر کے [illegible] کی ذلت اور تباہی سے نجات پائے [illegible] مقدمہ کا [illegible] کے [illegible] کوئی تدبیر نکلتی ہے یا نہیں۔

[illegible] چترال کی صحت آجکل بہت عمدہ ہے [illegible] کی شکایت [illegible] آگئی ہے۔

[illegible] ضلع [illegible] کی سزا [illegible] کہ انہوں نے چند [illegible]

[illegible] ۱۲ [illegible] کونسل [illegible] پیش ہوگا۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ چہارشنبہ ۲۰ شعبان ۱۳۱۳ھ

جرمن ایسٹرن افریقہ کا فساد

زنجبار کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی عملداری میں باغیوں کے دو سردار جو عرصہ دراز سے لوگوں کو نقصان پہونچا رہے تھے مع اونکے افسرون کے گرفتار کئے گئے۔ ان مفسدوں باغیوں میں ایک باغی مسمی حسن بن عمرو نہایت چالاک و سفاک تھا۔ یہ ایک معقول جمعیت کے ساتھ مختلف مقاموں میں لوٹ مار کرتا پھرتا تھا۔ موقعہ لگتا تھا تو آدمیوں کو بھی پکڑکے لیجاتا تھا۔ اور کہیں دور جاکر بطور غلاموں کے فروخت کر ڈالتا تھا۔ ملک کے حاکم نے اس کی زیادتیاں دیکھکر اسکو سمجھایا کہ ان باتوں سے باز آ لیکن اوسنے ایک نہ مانی مجبور ہو کر حکام بالا کو لکھا تو اونہوں نے بالنسم بہادر سوار لفٹنٹ کرنل کو تھا کے ماتحت اونکے مقابلہ کے لئے بھیج دئے۔ حسن بن عمرو نے تھوڑی دیر تو مقابلہ کیا آخر تاب نہ لاسکا اور جان بچاکر بھاگ گیا۔ کلنتور مقام کے مشرق کیطرف دریا کے کنارے پر پکڑا گیا اس کیساتھ اسکی فوج کا سپہ سالار عمر بن … بھی پکڑا گیا۔ جب اسکی فوج نے اپنے سردار کو گرفتار دیکھا تو سب کے دل ٹوٹ گئے اور نہ جانے کے اندر نہ تاب … کا خیال کرکے اپنے آپ کو بھی سرکاری فوج کے حوالے کردیا۔ حسن بن عمر ایمان کے تمام مددگار سردار جو پکڑے گئے۔ ہندوستانی تاجر جو کلوا میں تجارت کرتے تھے اور حسن بن عمرو سے بھی کچھ میل جول رکھتے تھے سب پکڑ کر حوالے کئے گئے اس کے بعد تمام فوج لنڈی کے مقام پر پہنچی جو وہان پر باغیون کا ایک سردار تھا وہ بھی مقابلہ کی تاب نہ لاسکا۔ اور خود ہی اپنے آپ کو سرکاری فوج کے حوالے کرکے تمام سامان جنگ دیدیا۔ اسکی بابت ابھی پھانسی کا حکم نافذ نہیں ہوا۔ جرائم کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ اب لنڈی اور کلوا مقام میں ہر طرح سے امن ہے۔ اطمینان ظاہر ہوگیا ہے۔ کلوا تجارت میں مشغول ہیں وہان اکثر ہاتھی دانت کی تجارت ہوتی ہے۔

بھاونگر

مسٹر نانجی بھائی تہوبھائی نے ڈیڑھ ہزار روپیہ بھاونگر کے مسلمانوں کو جامع مسجد کی مرمت کیلئے دیا ہے۔ اسکے علاوہ مسٹر موصوف نے پانسو روپیہ کا کپڑا اور غلہ خرید کر غربا جو مستحق تھے انمیں تقسیم کیا ہے۔

ہمکو نہایت خوشی ہوئی کہ آجکل حضرات خوجہ کار خیر کیطرف بہت متوجہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ گولپ ضلع ناگپور میں جو تشنہ دستی کے سبب وہاں کے مسلمان برباد ہو گئے تھے اونکی اعانت کے لئے بمبئی کے بہت سے مسلمانوں نے چندہ جمع کیا تھا اور … بہت … حضرات خوجہ بھائی کی بھی حد اکثر … کہ انکی دیکھا دیکھی دیگر مسلمان بھی … اعانت … کوشش کرینگے

فوجداری سیشن بمبئی

۲۳ فروری کو آنریبل مسٹر جسٹس کنیڈی نے
اجلاس کیا۔ اس اجلاس میں ایک جیوری مسٹر
اسپلڈنگ نے یہ عذر کیا کہ میری سماعت میں
اسقدر فرق آگیا ہے کہ معمولی آوازین نہیں سن
سکتا اس لئے میرا شریک ہونا فضول سمجھا
ہے مجھکو اجازت ملنی چاہئے کہ گھر چلا جاؤں۔
کلارک آف دی کراؤن۔ کیا آپکے پاس ڈاکٹر
کا سرٹیفکیٹ ہے؟
مسٹر اسپلڈنگ۔ ہاں مین اوس ڈاکٹر کے
پاس گیا تہا کہ جسنے میرا ستمبر اکتوبر مین علاج کیا
تہا۔ مین نے اوس سے سرٹیفکیٹ مانگا۔ تو
اوسنے دینے سے عذر کیا اور کہا کہ میرا سرٹیفکیٹ
کسی کام نہین آسکتا۔
کلارک آف دی کراؤن۔ تاہم کسی نہ کسی قسم
کا ضرور سرٹیفکیٹ لانا چاہئے۔
مسٹر اسپلڈنگ۔ آپنے کیا کہا مین نہین سنا۔
مسٹر جسٹس کنیڈی۔ [illegible]
ڈاکٹر سے کسی نہ قسم کا سرٹیفکیٹ لائیں۔
مسٹر اسپلڈنگ۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ مین
تم سرٹیفکیٹ دونگا۔ مگر۔
مسٹر جسٹس کنیڈی۔ ڈاکٹر نے جو آپ سے
کہا ہے وہ مجہ سے کہئے۔
مسٹر اسپلڈنگ۔ مجھے ڈاکٹر نے یہ کہا
اوسکا نام ڈاکٹر ایڈرسن ہے۔
کلارک آف دی کراؤن۔ آپ اپنے ڈاکٹر سے
سرٹیفکیٹ لائیے۔

مسٹر اسپلڈنگ۔ آج ہی لاؤن یا کل۔
کلارک آف دی کراؤن۔ کل فجر کو لائیے۔
اس کے بعد سپیشل جی کا کیس کا مقدمہ مرزا ناظم
پیش ہوا جو بعد چند اظہارات کے ملتوی کیا گیا۔

پولیس سپرنٹنڈنٹ جونس کا انتقال

یہ سنکر نہایت افسوس ہوا کہ بمبئی کے پولیس
سپرنٹنڈنٹ مسٹر جونس نے ۱۳ فروری کی سہ پہر کو
سینٹ جارج اسپتال مین انتقال کیا۔
مسٹر جونس ۹ فروری ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوئے
تہے اور ۱۸۷۲ء مین اسکول چھوڑ کر سلطانہ مین نوکر
ہوئے وہان ایک سال رہے پہر سابق پولیس کمشنر
مسٹر فرانک سوٹر مرحوم نے انکو پولیس مین لے لیا۔
اوسوقت یہ تیسرے درجے کے کانسٹبل مقرر ہوا
پہر نوکر ہوئے ۲۰ جون ۱۸۸۰ء مین چوتہے درجے کے
انسپکٹر ہوئے اور ۷ برس تک اوسی عہدے پر
رہے۔ اور عمدہ کارروائیون سے دوسرے درجے
کے انسپکٹر ہو گئے۔ پہر چند روز کے بعد بحری پولیس
کے سپرنٹنڈنٹ ہو گئے۔ اور فرائض منصبی تا آخر عمر
نہایت خوش اسلوبی سے پورے کرتے رہے۔
دسمبر کے مہینے مین مسٹر جونس بعارضہ بخار و
درد سینہ مبتلا ہوگئے۔ ۲ [illegible] کی رخصت لیکر یہ
بال بچون کے تبدیل آب وہوا کی غرض سے پونہ
گئے۔ چند روز کے بعد ان بیماری کو ترقی ہوتی
گئی۔ گذشتہ ہفتہ مین اونکی بیماری کے نہایت بڑہ جانے
کی خبر آئی تو یہان سے مسٹر [illegible] سپرنٹنڈنٹ
پولیس پونہ گئے اور انکو لیکر اپنے ہمراہ یہان چلے آئے

ہر چند پر دراد وشش مین کوشش کی گئی لیکن
سب بلسود ردّی
جب ان کے انتقال کی خبر حضور ولیعہد صاحب
بہادر کمشنر پولیس کو پہونچی تو انہون نے ایک روز
کے لئے پولیس آتش مند کرنے کا حکم دیا - ۴ تاریخ
کو انکا جنازہ ... وہین دفن کرایا گیا -

گلگت مین زلزلہ

پانیر لکھتا ہے کہ ۱۵ جنوری کو گلگت مین رات
کے ۲ بجے نہایت سخت زلزلہ آیا - ایک منٹ تک
رہا - اس کے صدمے سے اونچے اونچے پہاڑون کے
ٹیلے اور صدہا مکانات گر پڑے - ہوا ایسے کہ سطح
مین جو ملک ہین وہان اکثر سخت زلزلے آتے
رہتے ہین لیکن یہ ان سب سے زیادہ تھا - پرانے
پرانے لوگ بیان کرتے ہین کہ ایسا سخت زلزلہ
کبھی نہین آیا -

سندھ کے ڈاکو

مکاؤنڈ سندھ کے ڈاکو اب تک پولیس کے
ہاتھ نہین آئے - سندھ کی مزید خبرون سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہان فوج لگی ہے اور یقین ہے
کہ عنقریب ان سبکو گرفتار کریگی - ان ڈاکوون
نے جہان پناہ لی ہے وہ نہایت خوفناک جنگل
ہے اور اس مین درخت بہت کثرت سے ہین -
فوج نے چارون طرف سے جنگل کو گھیر لیا ہے -
ان ہی ڈاکوون مین سے ۱۴ ڈاکو گرفتار ہوکر
قید خانہ جا چکے ہین جنکا مفصل حال ہم لکھ
چکے ہین -

وایسرائے کی کونسل مین کپڑے کا پاس شدہ بل

۲۲ فروری کو کلکتہ مین وایسرائے کی کونسل
ہوئی جسمین وایسرائے بی تشریف لائے -
اس جلسہ مین سلیکٹ کمیٹی نے کپڑے کے محصول
کے بل ترمیم شدہ پیش کئے - چونکہ یہ بل رعایا کے
خلاف تھے اس لئے ان کے پاس ہوتے وقت
غیر سرکاری ممبرون نے بہت سخت مخالفت کی -
لیکن اونکیطرف خیال کرکے سرکاری ممبرون نے
اپنی کثرت رائے سمجھکر دونون بلون کو پاس کیا -

پونہ کا مرہٹہ اخبار

مسٹر فیروز شاہ مہتا کی جگہ جو آنریبل مسٹر رحمت اللہ
سایانی کے لئے کوشش ہو رہی ہے اخبار
مین پونہ کا مرہٹہ اخبار متفق کرتا ہے کہ بجائے
مسٹر سایانی کے کونسل مین کوئی نوجوان شخص
مسٹر وہرسی - مسٹر گوکھلے - مسٹر سیتل واڈ کے
مقرر ہونا چاہئے - اگر ہماری یہ رائے سرکار کو
پسند نہو اور بمبئی کونسل کے علاوہ کسیکو رکھنا
منظور ہو تو ہم یہ صلاح دیتے ہین کہ مسٹر دنشا
ایدلجی واچھا اس عہدہ کے لئے نہایت ہی مناسب ہین
کیونکہ یہ بہت ہوشیار اور تجربہ کار ہین -

دولت عثمانیہ کی احسانات آرمینیون پر

مصر کے مشہور اخبار المؤید نے ایک تنبیہ آرٹیکل
اس عنوان سے لکھا ہے اسکا خلاصہ ذیل مین درج ہے
خاص قسطنطنیہ مین آرمینیون کے ۴۶ گرجے ا م

ابتدائی مدرسے، ۲۰ سکول اور ایک صنعت مدرسہ ہے جس مین ۴۲۵ لڑکے تعلیم پاتے ہین۔ لڑکیون کی تعلیم کے جدا مدرسے ہین جن مین تین ہزار لڑکیان تعلیم پاتی ہین۔

اسکے سوا خاص سلطانی مدارس مین بھی کثرت سے داخل ہین یہان تک کہ بعض کالجون مین زیادہ تعداد انہین طالبعلمون کی ہے۔

محلہ [illegible] مین انکا ایک خاص ہسپتال ہے جس مین سلطان کیطرف سے روزانہ ڈبل روٹی اور ۵ ہزار گوشت مقرر ہے۔ اسیطرح ان یتیمخانہ کے لئے خاص سلطان کیطرف سے [illegible] گوشت اور بعض روزانہ مقرر ہے۔ انکی تعلیم کی ترقی کیلئے چار سوسائٹیان قسطنطنیہ مین قایم ہین جنمین سے ایک جو سب سے بڑی ہے سلطان کے انعامات سے ہمیشہ بہرہ یاب ہوتی ہے اس سوسایٹی کی تحت تمام ترکش حکومت مین ۴۵ نام سکول اور زنانہ سکول قایم ہین جنمین ۵ ہزار لڑکے اور لڑکیان تعلیم پاتی ہین۔

ان سب سے بڑھکر یہ کہ سررشتہ تعلیم کیطرف سے ہمیشہ جو طالبعلم یورپ کے مختلف شہرون مین تعلیم پانے کی غرض سے بھیجے جاتے ہین ان مین اکثر ارمنی لڑکے ہین جنکا خرچ سررشتہ تعلیم یا سلطان کی جیب خاص سے ملتا ہے۔

ترکی حکومت کے مختلف مقامات مین جو انجمنین، کتب خانے، علمی سوسائٹیان قائم ہین عموماً سبکو سلطان کیطرف سے مدد ملتی ہے۔

(احمد محی الدین صدری)

حسین مرد ہین نہ کہ عورتین

ہر شخص کا خیال ہے کہ حسن مین درجہ اعلی عورتون کو حاصل ہے۔ علم، عقل اور عزت مین مردون کو فضیلت دیتے ہین مگر حسن کا سہرا عورتون ہی کے سر رہتا ہے۔

میرے نزدیک یہ عین خطا ہے مینے خود دیکھا ہے کہ بہ نسبت عورتون کے مردون مین کہین زیادہ حسن ہے۔ حسن کی متوالی عورتو! اپنی قسم کو [illegible] کہتا ہون تم زہر پلا کر مجھے ہلاک نکرنا۔ اپنی سانپ کی سی لہرانے والی چوٹی سے [illegible] مجھے تہ نہ کرنا۔ اپنے ابروؤن کی کمان سے نکیلے تیر چلاکر میری جان نہ لے لینا۔ بات یہ ہے کہ تمہاری [illegible] کرتے ہوئے جی ڈرتا ہے۔ موقعہ پاکر اگر تم اپنی نتھ کا حلقہ پھیلا دو تو بڑے بڑے ہاتھی بھی ہنستے کھیلتے تمہارے پھندے مین پھنسے گلیون مین بچارے کس قطار مین ہین۔ اگر تمہاری نتھ کا نشان کر بڑے زبردست سے مردون کا خون ہو سکتا ہے۔ اگر تمہارے چندر ہار کا ایک چاند لوٹ کر کسی مرد پر گر پڑے تو اسکے ہاتھ پاؤن ٹوٹ سکتے ہین۔ خدا کیلئے تم میرے پر غصہ نکرنا اور اے عورتون کے عاشق خیالات کے شیدا، تشبیہون کے دلدادہ شاعرو تم بھی اس خیال سے میری جان نمارنا کہ مین تمہاری پرستش کرنے کی مورت کو توڑنے والا ہون۔ مین ثابت کردونگا کہ تم لوگ بجا طور پر بت پرست ہو تم شاہد حقیقی کو چھوڑکر ایک ذلیل مورت کی پوجا کرتے ہو جسکو بال خود ہی خوشنما ہین وہ مصنوعی بال استعمال نہین کرتا جسکے صاف شفاف دانت یون ہی موجود ہین

وہ جیسے سمجھے دانت نہیں لگاتا جس سے چہرہ کا نقشہ
یون ہی مردم فریب ہے اوسکو زیور سے پہننے کی
جھلک بڑھ جائیگی حاجت نہین جس کو خدا نے صحیح
سلامت آنکھین دی ہین وہ عینک کی مدد نہین
لیتا جسکے پاؤن ہین وہ کاٹھ کے پاؤن نہین استعمال
کرتا۔ اسیطور پر جسکے پاس جو چیز موجود ہوتی ہے
وہ اوسکا خواہشمند نہین رہتا۔ ہان جو یہ سمجھتا ہو
کہ قدرت نے اسکو کسی عمدہ چیز سے محروم کیا ہے وہی
کمی کے پورا کرنے کی فکر کرتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ
سنگار مین جسنے بہت سے قاعدے قائم کیے ہین وہ لوگ تھے
جنکا حسن بہت کم ہے وہ ہمیشہ اپنی خوبصورتی بڑھانے کی
فکر مین رہتی ہین۔ ہمیشہ اسی خیال مین محو ہین کہ کس
ترکیب سے اپنا جوبن دکھائین ہمیشہ یہی فکر اور یہی
کوشش کہ کہین عمدہ سے عمدہ زیور کی چیزین
ہاتھ لگین۔ زیور ہی ان کے لئے پوجا پاٹ ہے۔
زیور ہی کا دھیان ہے۔ زیور ہی کی ہر وقت دھن ہے
جسکو اپنے بناؤ سنگار کی اتنی فکر ہو اوسکو قدرتی
طور پر ہرگز حسین خیال نہین کر سکتے جسکی ناک
خوبصورت نہین وہی نتھ کی ڈوری مین لٹکن کے
جگمگاہٹ کو جلاتی ہے جسکے کان اچھے نہین وہی ڈہلے
سکے بنے ہوئے جھمکے۔ کرنپھول وغیرہ کانون مین
لٹکائے ہوئے پھرتی ہے۔ جسکا سینہ ابھرا ہوا نہین
وہی بجلی کی ریشمیان گلے مین ڈالتی ہے جو بغیر
زیور سے اپنے تئین حسینہ سمجھیگی وہ ایسی بوجھ کو
اوٹھانیکے لئے کبھی راضی ہوگی۔ مرد کو زیور کی
پرواہ نہین۔ اگر عورتین بغیر زیور پہنے کے انسانون کے
مجمع مین منہ دکھاتے ہوئے شرماتی ہین۔ پس جو نہ
انہی کی حرکتون سے معلوم ہوگیا کہ بہ نسبت اون کے

مردون مین حسن زیادہ ہے۔ نیچر کو اگر غور سے دیکھیے
تو یہ بات اچھی طرح ثابت ہو جاتی ہے جس جانور
کو دیکھیکر تو یہی قدرتی شرافت اس طرحکے بہت سے جانور
مور کے پرون مین ہے نہ کہ مورنی مین۔ جو ایال
سے شیر کی رونق ہے وہ شیرنی مین نہین جو جوبن
ہاتھی کے جسم مین ہے گائے مین کہان۔ مرغ کے
تاج مین جو حسن ہے وہ مرغی مین نہین۔ اسیطرح پر
دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ جتنے اعلیٰ درجے کے جانور
ہین سب مین بہ نسبت مادہ کے نر زیادہ خوبصورت
ہوتا ہے۔ یہ امر قابل یقین نہین کہ یہ مدبر
عالم نے انسانون مین اس قاعدہ کو اولٹ دیا ہو
اسے بدیا شنکر (ایک قصہ جس مین عورت کا نام
پدما اور مرد کا نام سندر رکھا گیا ہے) کے مصنف
کیا تھا ہی یہی خیال تھا کیا اسی وجہ سے تو نے
عاشق کا نام سندر رکھا تھا کیا تمنے یہی سمجھ لیا تھا
کہ عورت کیسی ہی لائق کیون نہو حسن اور عقل مین
مرد کے سامنے ہار مان جائیگی۔ حسن کی بہار جوانی پر
ہے۔ مگر اسے جوبن کی متوالیہ تمہارا جوبن کتنے
دنون رہتا ہے۔ سمندر کے جوار بھاٹے کی طرح
آتے ہی آتے چلا جاتا ہے۔ تھوڑے ہی دنون مین
تمہارا جسم ڈھیلا ڈھالا ہو جاتا ہے چالیس پینتالیس
برس کی عمر تک وہ بھی نہین رہتی۔ تمہارے حسن کو
ایسا ہی قیام ہے جیسے بجلی کو یا قوس قزح کو۔
لیس تھوڑے ہی دیر مین کچھ نہ تھا۔ پر عورتون کے حسن
پر مفتون ہین مجھے ان کی تکلیفونکا خیال اسوقت
آتا ہے جب مین کھانا کھانے بیٹھتا ہون۔ مجھے
اپنی زندگی مین انکی بڑی تکلیف رہتی ہے رکھانا
پیٹ پر ڈالتے ہی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ عورتون کا

جوبن بھی موٹے چاولون کا بھات ہے محبت کے پتے
پر آتے ہی آتے ضرور ہو جاتا ہے پھر بھلا اسکو کون کیا سمجھایگا
یہہ کر ہوتا یہہ ہے کہ بناؤ سنگار کی حیثیت مین خاطرداری
کا نمک ڈالتے مین اور اسکے سہارے تھوڑا بہت گلگل لیتے
مین۔ اب حسن پر مغرور عورتوں پر کتنا کیا مٹا ہے حسن کی
اسیو قدر سوائی ظاہر ہوتی ہے کہ اسکو زیادہ قیام نہین ہو کیا
مرد اسپر ہونہار ہے حسن پر بالکل لٹے جاتے مین کہ انکو
کھید لگا ہے بتاتا ہے کہ ہمین تکتے ہی دیکھتے بیٹھے بیتاب
ہوجاتے ہی کیا تما انہون اسیلئے بیہا پر کر وہ اسطرح پر
جلد بہتا ہے کہ کسیکو کانون کان خبر نہین ہوتی
بات نہین بلکہ اور بھی وجوہات ہین جس سے عورتون کا حسن
بہت مرغوب ہوگیا۔ جن لائق لوگون کا کلام منقول
عوام ہوگیا ہے وہ سب مرد تھے اسیلئے انہون نے
عورتون کی تعریف کرنے مین اپنی ذاتی محبت کو ہی ظاہر
کیا۔ جب محبت ہوئی تو اس مین اچھے برے کی تمیز کہان
وہ اپنی آنکھون مین محبت کا سرمہ لگاکر عورتونکو دیکھتے
تھے پہلا وہ بہ نسبت مردون کے عورتون کو حسین کیون
نہ خیال کرتے

اے محبت کے دیوتا مغربی شاعرون نے تمکو اندھا بیان
کیا ہے کہ یہ بات جھوٹ نہین تمہاری بدولت جو جسکو چاہتا ہے
اسمین کوئی عیب نہین دیکھتا۔ بد تماشہ بھی آنکھ کو بھلی
معلوم ہوتی ہے۔ دلخراش آواز مین شیرینی پیدا
ہوجاتی ہے۔ ہوا مین خوشنما بلدیت کے آہستہ آہستہ
ہلنے سے زیادہ کسی چڑیل کے جسم کی جنبش بھلی معلوم
ہوتی ہے۔ اسلیئے ملک چین مین چپٹی ناک پسند ہے
اسی لیئے ولایت مین رنگین بال اور بلی کی سی آنکھیان
مرغوب ہین۔ اسیلئے حبش مین موٹے ہونٹون کی قدر ہے
اسی لیئے بنگالہ مین جسم پر کالا گودنے اور دانتونمین کالی مسی
کی خاطر ہوتی ہے۔ پہلا تو مردون مین عورتونکا حسن مقبول ہے
(باقی آینده)

چرچ آف اسلام بمبئی

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار مسلم ہیرلڈ۔ سلام نیاز کے
بعد گزارش ہے کہ ۲۹ فروری کے مسلم ہیرلڈ مین چرچ آف
اسلام کی نسبت ... ایس۔ جی۔ یم۔ کے
نام سے جو مرسلہ شائع کرایا گیا ہے وہ بالکل اکثر
دہوکا دیا گیا ہے۔ ہان جلسہ مین میرا شامل ہونا
تو صحیح ہے مگر میرے خیالات چرچ کی نسبت جو
ایسے ہین جیسے کہ اس فرضی نامہ نگار مکار حیلہ ساز
شقی القلب دشمن دین کے ہین۔ مین بڑے زور سے
کہہ سکتا ہون کہ چرچ کی کارروائی نہایت دیانت داری
اور عمدگی سے ہو رہی ہے۔ اور مصنوعی نامہ نگار نے
جو کچھ لکھا ہے سراسر کذب بالکل خلاف محض افترا
ہے۔ الحمد للہ آجتک ہم روزانہ دنیا مین آدمی
مسلمان ہوتے ہین اور مسلمان بھی ہمی اپنی سچی
ہمدردی سے چرچ کی امداد کرتے ہین۔ لہذا مین کہو
اس امر کی اطلاع دیتا ہون کہ ایسے دغاباز مردین
گندے خیالات نامہ نگارون کی تحریرون سے اپنے
معزز اخبار کے کالم مفت ضایع نہ کیا کرین۔ اب مین
آپکی تسلی کے لیئے اپنے نام کا پورا اشتہار کہ جسپر
آپکے کاذب نامہ نگار نے فرضی نام اپنی تحریر مین
شامل کیا۔ اور ایک کاغذ چرچ کے قواعد کا ارسال
خدمت کرتا ہون۔ اسلیئے کہ مین چرچ کا ممبر تو نہین
مگر ہمدردی اسلامی سے چرچ کی کارروائی کو جب سے کہ
قائم ہوئی ہے برابر دیکھ رہا ہون۔ پس اب آپ اس

دغاباز فریبی نامہ نگار کو اطلاع دیتا ہوں کہ وہ اپنی اس حرکت ناشائستہ سے معافی طلب کرے ورنہ اسکو علاوہ نقصان اس رسوائی کے کچھ فائدہ نہوگا ۔ زیادہ نیاز

آپکا مشفق خواجہ ... ایچ - ایس - جی - ریم
ایسے نمک حرام نامہ نگار کا دشمن

۴ فروری ۱۸۹۶ء -

جہازونکی خبریں

آمد

فروری	نام جہاز	مقام	
۳	[illegible]	ہانگ کانگ	۴ جنوری
"	نارتھ کمانڈر	بری	" "
"	کرسٹ فیلڈ	کارڈیف	۳ " "
"	پلاسی	کراچی	۱ " "
"	نیڈی گورے	بلائت	
"	ایڈہرسٹ	کلمبو	۲۳ جنوری

روانگی

فروری	نام جہاز	مقام
۳	سکاٹش ہیرو	لیورپول
۴	گلنار	برہنام مین
۴	کانگو	ہل
۴	پاپچیا	کراچی

سونے چاندیکا نرخ

۹۷ نمبر سونا فی تولہ ۲۶ ۱۰

چینی چاندی فی سو ۹۳ ۱۰

پولیس کورٹ بمبئی

ایک شخص نامی امیر محمد نے مسٹر ... صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس میں بیان کیا کہ لطیف جان اور ... جان اور ... دو عورتوں نے میرے جیب میں سے ... ۲۵ روپے نکال کر اور ... مار پیٹ کر کے آزار دیا۔

لطیف جان بیان کرتی ہے کہ مدعی میرے گھر آیا اور شراب پی ایک ... اور پھر جھگڑا کر کے خود ... اور دوسرے ... کی گیا جب اوسنے دام مانگے تو اوس نے ... بلایا ... پولیس آئی ... لیکن جب کمائی ... اور ... کو کہا کہ ان عورتوں نے میری جیب میں سے ۱۹ روپے نکال لئے چنانچہ پولیس اوسی وقت آئی اور ... ہمارے گھر کی تلاشی لی لیکن ایک پیسہ بھی نہ نکلا

اسیطرح تینوں مجرموں نے بیان کیا ۔

پھر ... والا پیش ہوا اور اوسنے بیان کیا کہ مدعی نے مجھے خوب مارا اور میرے انڈے گرا دیا مجسٹریٹ صاحب نے مدعی سے کہا کہ تو نے ملزموں پر جھوٹا الزام لگایا اس لئے تجھپر پچیس روپیہ جرمانہ کرتا ہوں اور یہ جرمانہ وصول شدہ ملزمون کو دلوایا جائیگا - بصورت عدم ادائگی ایک ماہ کی قید سخت

اسی اجلاس میں ایک بدمعاش نام چھا انتا ... اس جرم میں ۵ روپے جرمانہ ہوئے کہ اوسنے ایک ہندو کا جیب ... کر لکڑی سے ضرب شدید پہونچائی ہے

مسٹر دستور مجسٹریٹ کے اجلاس میں ایک بدمعاش مسمی ... اس جرم میں پیش ہوا کہ اوسنے بازار میں سید رحمان کی جیب کترکر ۲۰ روپے کا نوٹ نکال لیا - مجرم کو آٹھ ماہ قید سخت کی سزا ملی ۔

(مطبع محمودی ... میں منشی محمد میر کے اہتمام سے چھپکر محلہ ... بمبئی سے شایع ہوا)

مضامین

خبرون کا چمن
ملکہ معظمہ کا شکریہ
بمبئی کے پولیس کمشنر کی تبدیلی
پہلا اجلاس [illegible]
وائسریٹ کونسل کی ممبری
ہونے کے مسلمانون کا جلسہ

مسلم ہیرالڈ

مضامین

مدرسہ کی خوبی
مرآۃ الاخبار کی تجربت
کریسنٹ آف اسلام بمبئی
مقدمات محکمہ پولیس کورٹ
سونے چاندی کا نرخ

جلد ۸ | بمبئی پنجشنبہ ۱۰ر فروری ۱۸۹۶ء | نمبر ۴۲

خبرون کا چمن

گجرات سے اخبار لکھتے ہین کہ نواب صاحب ... والی رادھنپور کے انتقال کے وقت خزانہ مین سے [illegible] ایک جوہری بھاگ نکالا لیا۔ پولیٹکل ایجنٹ رادھنپور نے رانی صاحبہ کے کل جواہرات ضبط کر لئے۔

روم (اٹلی) سے ۸ر فروری کو تار آیا ہے کہ منیلک نے جو اٹلی کے افسرون کو لڑائی کے وقت قید کیا تھا چھوڑ دیا۔

کونسٹنٹینپل کی خبرون سے معلوم ہوا کہ وہان دریا کی طغیانی سے ۲۰ آدمی بہہ گئے اور ۵ میل تار برقی لائین ٹوٹ گئی۔ (لندن ۸ر فروری)

پرنس ہنری بیٹن برگ کے انتقال کی وجہ سے یونین کلب کا ناچ ۱۲ر تاریخ پر ملتوی کیا گیا۔

مسٹر کریم بھائی ابراہیم بانی یتیم خانہ خوجہ بمبئی نے اپنے لڑکے غلام حسین کی شادی کی خوشی مین ۸ر فروری روز دوشنبہ کو اپنے بنگلے مقام ... مین احباب کی دعوت کی ہے۔

دوشنبہ کے روز رات کے ۱۱ بجے رنگاری چال واقع دادر مین ایک شخص حبیب احمد نے ما ... درد کی تخفیف کے لئے زیادہ افیون کھالی جسکے وہ خود ہی تخفیف مین آگیا۔

امرتسر کے شہری مندمین بجلی کی روشنی کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ کا چندہ ہوا۔

نواب صاحب ذخیرہ کو ... سے ۲ آنی کو ...

لینے کی خوشی مین جعفر آباد کی میونسپلٹی نے ۹ر جنوری کو احاطہ اسکول کے مکان مین جلسہ کر کے مبارکبادی کا اڈریس دیا۔

بمبئی سے عبدالرحمن اسٹریٹ مین ایک شخص عبدالحسین نام ۴ سالہ بچہ جو زیور پہنے ہوئے تھا گم ہوگیا۔

بھڑوچ مین یکم فروری کی رات کو پیر سید عیدروس صاحب کی بڑی رسم سے عرس ہوا۔ یہ عرس سورت والے سید زین العابدین حسین العیدروس کیطرف سے کیا گیا اور تمام حاضرین ... کو عمدہ کھانا کھلایا گیا۔

مشاہیر کے نام سے ایک اردو انگریزی اخبار مسلمانون کیواسطے مدراس سے جاری ہونیوالا ہے جسکا اشتہار شیخ نظام الدین صاحب بی اے بی ایل وکیل ہائیکورٹ مدراس نے شائع کیا ہے۔

حضرت سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ لفٹننٹ گورنرون اور کمشنرون وغیرہ کے مکانات مین تار برقی قایم کیجاوے تاکہ اون کے ہان سے براہ راست ایوان سلطانی مین خبرین پہنچ سکین۔

فرانس کا ایک نامی اخبار ستعان (الوقت) نے لکھا ہے کہ آرمینون کو اپنے افعال پر سخت ندامت ہے اور وہ خود اقرار کرتے ہین کہ ٹرکی سلطنت نے ہمیشہ ان کے ساتھ جو سلوک کئین اونہون نے اسکے مقابلہ مین سخت ناشکری کی۔

اسکے ساتھ یہ امر قابل بیان ہے کہ آرمینیا کی ایک عورت جسکا شوہر اور مال اسباب ان ہنگامون مین مفقود ہوگیا انگلینڈ کو جارہی تھی کہ اتفاقیہ ایک انگریز نامہ نگار سے ملاقات ہوئی نامہ نگار کو دیکھکر وہ بیساختہ چلا اٹھی اور روکر کہا کہ خدا انکو برباد کرے جنہون نے ہمکو یہ گران مصیبت مین مبتلا کیا۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ پنجشنبہ ۱۲ ر شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ

علماء معظمہ کا شکریہ

۲ ر فروری کو جو بمبئی کے مسلمانون نے باغ مظفر آباد مین جلسہ کرکے ہز [illegible] سلطان المعظم [illegible] جلسہ کی معرفت اظہار ماتم کے لیے [illegible] قیصرہ کی خدمت مین تار بھیجا تھا اوسکا جواب [illegible] رات کو وقت بذریعہ تار [illegible] صاحب نے فرمایا کہ ہم بمبئی کے مسلمانون کی ہمدردی اور شرکت غم و الم کا شکریہ ادا کرتے ہین۔

بمبئی کے پولیس افسرون کی تبدیلی

پولیس سپرنٹنڈنٹ جانسن کے انتقال اور مسٹر ٹوئل انسپکٹر [illegible] فلیمنگ انسپکٹر کی پونہ مین تبدیلی ہونے کی وجہ ذیل کی تبدیلیان وقوع مین آئی ہین۔ سپرنٹنڈنٹ [illegible] سابق بائیکلہ پولیس آفس مین کمشنر صاحب و ڈپٹی کمشنر صاحب کو آفس کے کام مین مدد دینگے اُنکی جگہ ای ڈویژن مین سپرنٹنڈنٹ سوئنی کام کرینگے انکی جگہ بی ڈویژن مین انسپکٹر [illegible] کام کرینگے اور انکی جگہ [illegible] پونہ کے انسپکٹر [illegible] کام کرینگے اور بائیکلہ کے انسپکٹر مین جو [illegible] جائینگے [illegible] تاڑواڑی سے انسپکٹر ولیمسن بائیکلہ آئینگے اور تاڑواڑی مین قلعہ سے کانسٹبل مانلی آئینگے اور انسپکٹر پائرس جو فی الحال [illegible] کام کر رہے ہین [illegible] پر جائینگے۔

پہلا اجلاس سیشن

اس اجلاس مین ۴ ر فروری کو مسٹر جسٹس کینیڈی اور [illegible] جوری نے ایک پارسی [illegible] جی کو [illegible] جس نے [illegible] ایک [illegible] سالہ [illegible] لڑکی سے [illegible] بالجبر کیا تھا۔ اور ایک ہندو عورت اوس کی معاون تھی۔ دو سال اور عورت کو ایک سال قید کی سزا دی۔

اسی اجلاس مین ایک کاٹھیاواڑ [illegible] فقیر کو جو کئی بار کا سزا یافتہ تھا دس سال قید سخت کی اس جرم مین سزا ہوئی کہ اوسنے چار گٹھے اون کے [illegible] سے چرالیے تھے۔

ایگزیکٹیو کونسل کی ممبری

کل کے اخبار مین جو ہم نے لکھا تھا کہ مسٹر فیروزشاہ مہتا کی جگہ مسٹر واڈیا مقرر ہون گے لوکل انگریزی اخبار اسکی تردید کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ مسٹر واڈیا اس جگہ کو بالکل پسند نہین کرتے۔ اگر انسے درخواست بھی کیجائیگی تو وہ نامنظور کرین گے۔

پونہ کے مسلمانون کا جلسہ

مسلمانان [illegible] کی ترقی تعلیم کے لیے انجمن محافظ حقوق دکن

پنجم اتوار کے روز کو مسجد میں ایک جلسہ کیا۔ اس جلسہ
کے صدر جناب نواب عبد اللہ فیروز خان صاحب
قرار پائے تھے۔

سب سے پہلے مسٹر عبد اللہ خان جاگیردار نے ترقی
تعلیم کے بارے میں ایک اردو کا مضمون پڑھا۔
جسپر حاضرین نے طول طویل بحث کی۔ اسکے بعد
مسلمانوں کی ترقی تعلیم کی نسبت یہ تجویز
پاس ہوا کہ یہاں کے مسلمانوں کیطرف سے گورنر
صاحب لیفٹننٹ کو ایک عرضی اس مضمون کی بھیجی جاوے۔

(۱) اردو کے مدرسے بہت کم ہیں۔

(۲) مدرسین تعلیم یافتہ تجربہ کار بھی بہت کم ہیں۔

(۳) ہائی سکولوں میں انگریزی بذریعہ ہندی
کے پڑھائی جاتی ہے۔

(۴) جب کبھی مسلمان ان شکایتوں کی عرضی گورنمنٹ
تعلیم میں بھیجتے ہیں تو وہ بالکل خیال نہیں کرتے۔
کیونکہ کوئی مسلمان انسپکٹر نہیں ہے جو ہماری
تکلیفوں کا خیال کرے۔

(۵) گورنر کی کونسل میں مسلمانوں کی عرضی پیش
کرنے کے لئے کوئی مسلمان ممبر نہیں۔

تکالیف مذکورہ بالا سے مسلمان تعلیم میں ترقی
نہیں کر سکتے۔ ان کے رفع کرنے کی تجویزیں یہ ہیں:۔

(۱) مسلمانوں کے مدرسوں کی تعداد بڑھائی جاوے
اور ان میں لائق مدرس رکھے جائیں۔

(۲) لائق استادوں کے بننے کے لئے ٹریننگ
کالج میں پڑھنے والوں کے لئے سکالرشپ رکھی جائے۔

(۳) ہائی سکولوں میں جو انگریزی اور دو مدرسے ہیں
اور اسکے قواعد کے موافق یہاں بھی مدرسہ ہونا چاہئے۔
اور جس مدرسہ میں چوتھی جماعت کے لڑکے پاس
ہو جائیں تو اونکو اوسی مدرسہ میں بذریعہ اردو
انگریزی کی تعلیم دینی چاہئے۔

(۴) مدرسہ کی کارروائی کی نگرانی کے لئے ایک
مسلمان مقرر کیا جاوے۔

(۵) کونسل میں مسلمانوں کیطرف سے ایک
ممبر مقرر کیا جائے۔

اس کے بعد حاضرین جلسہ نے ان لوگوں کا شکریہ
ادا کیا جو مسلمانوں کی ترقی تعلیم اور بہبودی کیلئے
کوشش کرتے ہیں چنانچہ ان کے نام بھی ظاہر کئے
گئے جو درج ذیل ہیں:۔

سر سید احمد خان ؛ جسٹس امیر علی ؛ نواب بہادر
قاضی شہاب الدین ؛ خان بہادر مولوی سید عبد الفتاح
خان بہادر ؛ منشی غلام محمد ؛ شیخ الاسلام عبد اللہ
کوئیلیم لیورپول ؛ حاجی براؤن مصری ؛ مسٹر الیگزینڈر
ویب امریکا ؛

اسکے بعد حاجی زکریا حاجی احمد جٹیل کا شکریہ
ادا کیا گیا۔ اور بعد آدھ گھنٹہ کے جلسہ برخاست ہوا۔

مدراس کی فوتی

شہر مدراس کے احاطہ میونسپلٹی میں ۱۸ ماہ جنوری ۱۸۹۶ء
سے ۲۴ ماہ مذکور تک کل ۲۹۲ آدمی انتقال کئے جن میں ۱۴ مسلمان
۴ یورپین ۴ ملیکار ۸ دیسی کرسٹان اور ۲۶۲ ہندو تھے
ان میں ملیریا امراض ایک ایک سے اکثر ہیضہ الانجیا سے ۱۸
پیچش سے ۲ قسمہ مستمر اور ۴۲ امراض مختلفہ سے ہلاک ہوئے۔

مراٰۃ الاخبار کی تحریریت

ہمنے اس اثنا تک جتنے مضامین اُس تحریری اخبار کی نسبت جو انجمن اسلام بمبئی کیطرف سے ہر جمعہ کو شایع ہوا کرتا ہے لکھے ہین وہ ضرور اس قابل ہین کہ ہمارے معزز ناظرین اونہین ملاحظہ فرماکر اس اخبار کی بنیاد سے جو اب حد سے زیادہ بڑھتی جاتی ہین اچھی طرح سے واقف ہوجائین ہم کہ سکتے ہین کہ زمانہ اب بہت قریب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان بمبئی مین کوئی سخت ہنگامہ قیامت خیز برپا ہوجانے ۔ اخبار کا منصبی فرض ہے کہ وہ قوم کی اصلی حالت پر ایک تیز نظر ڈالکر اوسکی اصلاح اور بہبودی کیطرف رجوع ہو اور جہان تک ممکن ہو ایسے مضامین کی اشاعت سے جس سے کسی قسم کی بدامنی یا اور کوئی فساد دفعتاً برپا ہوجانا ایک امر ناگزیر متصور ہو ضرور اجتناب کرے ۔ اخبار کیواسطے غیر متعصب ہونا ایک ایسی ضروری بات ہے کہ جس کے بغیر وہ اپنی کسی نیک کوشش مین ہرگز کامیاب نہین ہوسکتا ۔ اخبار اپنی حیثیت مین ایک ایسی بڑی قوت اور مسمریزمی اثر رکھتا ہے جس سے وہ بہت جلد بلاتکلف ہر ادنیٰ اعلیٰ کو اپنی طرف خاص طور سے متوجہ کرلیتا ہے جب اخبار کے مضامین کا لوگون کے دلون پر بہت جلد قبضہ کرلینا ایک امر مسلم ہوچکا تو اخبار کو عموماً ہر قوم کے خلاف اور خصوصاً کسی خاص عظیم الشان گروہ کی ضد مین ایسے خیالات جو صرف فتنہ و فساد ہی نہین بلکہ ایک فوری جوش کیساتھ ہنگامہ قیامت نمایاں کردینے مین بڑی طاقت رکھتے ہون ظاہر کرنے مین بہت بڑی احتیاط چاہیے بیشک جو اخبار ملک مین امن پھیلانے اور رعایا کیحالت نہایت نرمی اور لحاجت کیساتھ گورنمنٹ عالیہ کو دکھلانے اور پبلک کی دلی آرزو وہین حکام کی خدمت مین پہونچانے اور قوم کو صلح کل اور اتفاق کا سیدھا راستہ بتلانے کی غرض سے شائع ہوتا ہے وہ کبھی ایسے ویسے مضامین اور بیہودہ خیالات کو جن سے ایک بہت بڑا فساد برپا ہوجانیکا خوف ہو اپنے بیش قیمت کالمون کو کبھی خراب نہین کرسکتا ۔ اور وہ پرچہ جو ایک مکر و حیلہ کا دام پھیلاکر مداریون کیطرح اپنی دھوکا بازیون سے کام نکالنا چاہتا ہے ۔ یا جو اخبار اپنی جنگ زرگری اور چالاکیون سے بندگان خدا کو ایک تفکر عظیم مین مبتلا کرکے تماشہ دیکھنے کی غرض سے جاری ہوا ہے وہ البتہ آئے دن کے فساد برپا کرنے کو اپنا شعار اور فخر سمجھیگا ۔ اس نیچرل اخبار کی نسبت ہم ہمیشہ سے اپنے خیالات کو بلا رو و رعایت ظاہر کرتے جاتے ہین لیکن آج اس پرچہ نے ایسے حد سے پاؤن باہر نکالے ہین جن کا نتیجہ بہت جلد سنی مسلمانون مین ایک سخت شورش اور بڑے ہنگامے کے لباس مین ظاہر ہونیوالا معلوم ہوتا ہے اور کیون نہین جب اہل اسلام کے مقدس دین مین کوئی شریر فتنہ پرداز دراز زبان کریگا اور اون کے پاک پیشوا کی شان مین جنکو خداوند عالم اپنی مقدس کتاب مین رحمۃ للعالمین کے خطاب سے یاد فرمائے زباندرازی کریگا تو بیشک اہل اسلام

تہا جو اپنے پیغمبر سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی الفت مین دلدادہ اور جان باختہ ہے بہت ہی جلد برہم ہو جائیگا۔ اس اخبار کی ذاتی کوشش یہی ہے کہ مسلمان اپنی دینی تعلیم سے باز رکہے جائین مسلمان اپنے مراسم دینی کسی طرح سے ادا نکرنے پائین۔ اسپر بہی مسلمانونکا سبہی اپنے ذاتی صلح کل ہونے کی وجہ سے اسکے ان حملون کی برداشت کرتے ہے لیکن جب اون کے پیغمبر کی شان مین کہلم کہلا ایسے الفاظ یاد کئے جائینگے تو ہرگز کسیطرح خاموش نہین رہ سکتے۔ اور اسکا وہی نتیجہ ہوگا جو ہم اوپر بیان کرچکے ہین۔

دیکہو گذشتہ جمعہ کے مراۃ الاخبار مین جو لبتیہ اسپیچ نواب محسن الملک بہادر کا درج ہے مسلمانون کو مذہبی جوش پیدا کرنے پر کیسا مجبور کر رہا ہے۔ اور کس اہانت کے ساتہہ اون کے پیشواؤن کو یاد کرتا ہے۔ ہم باعتبار نقل کفر کفر نباشد اوسکی عبارت نقل کرکے ساری قلعی کہولے دیتے ہین انشاء اللہ۔

اسپیچ

کیا وہ پاک رسول جسنے فرمایا کہ مین علم کا شہر ہون۔ اور کیا وہ خدا کا پیغمبر جو علم وحکمت کی تعلیم اور اخلاق کی تکمیل کیلئے دنیا مین آیا وہ صرف عوام اور جاہلون کیلئے آیا تہا۔ اور کیا اوسکی دعوت صرف عرب کے وحشیون اور حجاز کے شتربانون کے لئے محدود تھی الیٰ آخرہ الہفوات

معزز ناظرین اس عبارت کو پڑہکر بخوبی سمجہہ سکتے ہین کہ ان حضرت کے دل مین جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ کی عظمت وشان کہان تک ہے۔ ان سے کہیہ کہ یہ الفاظ اہرمنت بیانی آزادی کا گہونگٹ اوٹہا اوٹہا کر غمزہ پرداز نشین دندیت دلی کو رخسارہ شاہان چین وفرنگ سے بہی زیادہ بے حجاب اور بے نقاب کئے دیتی ہے۔ اور اس دہولے کی ٹٹی مین جس کی آڑ مین یہ شکار کہیل رہے ہین ہزارون بڑے اور لاکہون سوراخ ڈال رہی ہے۔ عرب وہ پاک اور متبرک مقام ہے جسکی فضیلت اور عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ خداوند عالم نے اپنے پیارے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور پر برکت گنجور کے لئے اوس سرزمین کو پسند فرمایا اور بسبب ظہور آنحضرت صلعم کے عرب کی سرزمین کو آج وہ شرف حاصل ہے جو دنیا مین کسی خطہ کے لئے نہین ہوسکتا۔ یہ خیال کہ عرب کو اس سے پہلے کسی قسم کا اعزاز حاصل نتہا بالکل غلط اور لغو ہے کیونکہ بیت اللہ شریف اور بیت المقدس کی پاک عمارتون نے حضرت کی تشریف آوری سے پہلے ہی اوس سرزمین مین اپنے لمعات نور سے چشم مشتاقان جمال آلہی کو کحل الجواہر معانی سے معمور فرما رکہا تہا۔ علاوہ اس کے جس قدر انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام مبعوث ہوئے اونکا

ایک معتد بالشان تعداد عرب ہی کے جزیرہ میں
میں پائی جاتی ہے - بعد ظہور ذات بابرکات کے
تو اسی سرزمین کو وہ شرف حاصل ہوا اسکی
سنا رہتے کیلئے کوئی خطہ زمین کا پیدا نہیں
ہو سکتا - سب اہل عرب اون کے لیے صرف یہہ
عظمت اور بزرگی کیا کم ہے کہ رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وسلم عرب تہے - اور یہہ ارشاد بہی فرمایا
کہ سب سیکہو عربوں سے نہ سیکہاؤ عربون کو
ہم جنٹلمین صاحبوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا
صاحب! زبان علیگڈہ کالج سے پیدا ہوئی ہے کہ
عرب ہے؟ اور قرب قیامت میں پہر سٹ کر عرب
میں رہیگا یا علیگڈہ کالج میں؟ نہیں نہیں
شاید انجمن اسلام بمبئی سے کسی کو نہیں تعلق
ہمارا تمہ بالخیر ہوگا - افسوس اہل عرب کی شان
بزرگیاں بیان کرنے کے لیے قابل الفاظ میسر نہیں
آتے - وہ جنکو تمام مسلمان اس وقت اپنا
پیشوا اور مقتدا جانتے ہیں اون کو محسن الملک
صاحب ایسے بیہودہ لفظوں میں یاد کریں یعنی
وحشی اجڈ جاہل اور شتربان کہکر پکاریں اور
پہر یہ دعوی کریں کہ ہم مسلمان ہیں اوس سے زیادہ
تعجب اور غصہ دلانے والی یہ بات ہے کہ مسلمانوں
کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ایسے گہڑے
ہوئے لفظوں میں یاد کریں جو وہ متبرک نام
ہے کہ خداوند عالم نے اپنی مقدس کتاب قرآن
مجید میں جہاں یاد فرمایا ہے ایک لقب اور
خطاب کے ساتہ نہایت عظمت و شوکت سے ذکر کیا
مسلمانوں پر اس نام پاک کے ساتہ درود پڑہنا فرض ہے
لیکن انہیں پیغمبر کی شان میں یہہ جدت دکہلائی ہے (باقی ہے)

چیرمین آف اسلام بمبئی

جناب ایڈیٹر صاحب بعد تسلیم کے عرض یہ
ہے کہ ۵ فروری کو جو مراسلہ شایع ہوا ہے
اوس کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ اس مراسلہ
کے نامہ نگار نے اپنی حسن لیاقت سے ایک ایسے
نام کو جسکے ساتہ کنیت بہی شامل ہے اپنا نام
خیال فرماکر اپنی اندرونی پاکیزگی کو ظاہر فرمایا
ہے خیر ہم بہی جناب کی تہذیب فہمی کے قایل
ہیں لیکن جناب نے جن اچہے کلمات سے
ہمکو یاد فرمایا ہے یہ انکی اعلی شرافت کا ایک
نمونہ ہے - ہم انکا یہہ جواب دیتے ہیں کہ وہ
کلمات شریفہ جو آپ نے استعمال فرمائے ہیں
شرفا کی شان سے بعید اور آپکی شان کے زیبا
ہیں - اب ہم اس جملہ پر اکتفا کرتے ہیں نعبد
خیر من العدا لیکن جناب من جس مضمون کو
ہمنے شایع کرا کے پبلک کے سامنے پیش کیا تہا
اوسکا جواب بالکل ندارد ہے - اب ناظرین
مسلم ہیرالڈ ذرا انصاف فرمائیں کہ یہ شرائن
دفعات سے بچنے کے لیے جو ہمنے اوس گذشتہ
مراسلہ میں جمائی ہیں کافی ہو سکتا ہے یا نہیں؛
جب تک کہ کسی خاص جلسہ میں تمام حاضرین
کے سامنے اوسکا تصفیہ نہو جائے - ہمنے نہ تو
چیرمین اور نہ مسلمانان بمبئی پر کوئی اعتراض کیا
بلکہ ہم تو ایسی انجمنوں اور چندہ دہندگان کے
دل سے دعاگو ہیں لیکن ہمنے تو بہ ظاہر کہا تہا
کہ وہ روپیہ جو فی سبیل اللہ مسلمانوں کے لیے دیا جاتا
ہے وہ اپنے مقاصد کے علاوہ کہاں صرف ہوتا ہے
اور یہہ قصور ان کے منتظم کیطرف عائد ہو سکتا ہے

اس سبب سے ممبران کو لازم ہے کہ پرچہ کی ترقی و بہتری کے لئے کوئی دوسرا بندوبست کریں ورنہ ناحق اپنے روپیہ کو ضایع نہ کریں اور نہ اسلامی ہمدردی کو ترک کریں

الراقم [illegible]

ابو [illegible] حقیر غریب محی الدین

متفرقات محکمہ پولیس کورٹ

کل مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ بمبئی کے اجلاس مین ایک ہندو [illegible] اس جرم مین پیش کیا گیا کہ اوسنے ایک شخص گنپت نامی کو [illegible] سے مارا تھا۔ مجرم پر ۱۵ روپیہ جرمانہ ہوا۔

اسی اجلاس مین دو انگریز اس جرم مین پیش ہوئے کہ انھون نے شب چہارشنبہ کو ۱۲ بجے کے وقت سکلاجی سٹریٹ عرف سفید گلی مین آ کر خوب شور و غل مچایا۔ یہ دیکھکر سب عورتین اپنے اپنے گھرون مین گھس گئین اور دروازے بند کر لئے۔ پھر انہین سے ایک شخص جاپانی عورتون کے بنگلے پر دیوار پر سے چڑھکر کھڑکی کے پاس پہونچگیا۔ لیکن دروازہ نہ کھل سکا۔ پھر اسنے دروازے پر لاتین مارنی شروع کین جس سے ایک [illegible] گئین اور ایک فانوس جو دروازہ کے پاس تھا ٹوٹ گیا۔ پھر ایک اور شخص [illegible] وہ گرفتار ہوا۔ مجسٹریٹ نے اُن دو انگریزون پر جو دیوار کے ذریعے سے اوپر چڑھے تھے ۱۰-۱۰ روپئے اور جو نیچے کھڑے رہے انپر ۵-۵ روپئے جرمانہ کیا۔ اس جرمانہ مین سے چھ روپئے بابت نقصان کے عورتون کو دلوائے گئے۔

اسی اجلاس مین ایک ہندو [illegible] نام [illegible] اس الزام مین پیش ہوا کہ اوس نے [illegible] و دیگر اشخاص کے برتن چرا لئے تھے۔ مجرم کو چھ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

اسی اجلاس مین ایک شخص کریم اللہ نامی اس جرم مین پیش ہوا کہ اوسنے حاجی حسین کو گالیان دی تھین۔ مجسٹریٹ صاحب نے یہ کہکر رہا کر دیا کہ اب تو مین تجھے چھوڑ دیتا ہون لیکن ایسی کچھ شکایت سنی تو فوراً جیلخانہ بھیجدونگا۔

اسی تاریخ مین پھر مجرم [illegible] کے جرم مین دوبارہ پیش ہوا۔ بنائے مقدمہ یہ ہے کہ حاجی سید نثار حسین نے اسپر ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کی۔ کیونکہ اسنے سر بازار انکو گالیان دی تھین۔ مدعی کیطرف سے میر عون علی بیرسٹر مقدمہ کی پیروی کرتے تھے۔

مسٹر میر عون علی نے اپنے موکل سے پوچھا کہ تم کیا پیشہ کرتے ہو اپنی حیثیت ثابت کرو۔

مدعی نے بیان کیا کہ مین بھول گلی مین رہتا ہون اور وہان میری دوکان شربت وغیرہ کی ہے۔ روزانہ آمدنی تقریباً ساٹھ روپیہ ہے میری گاڑیان بھی ہین۔ اسکا نون کے کرایہ وصول کرنے کا ٹھیکہ بھی لیتا رہتا ہون۔ مجرم میرے گھر کے دوسرے منزلہ پر رہتا ہے۔ اور اسکی بہن عالمشہ بی بی جو اسی مکان کے [illegible]

رہتی ہے۔ میں اوسے بہی جانتا ہون۔ ۱۵ جنوری
کو جو مقدمہ پیش ہوا تہا اوس مین مجرم نے سر
عدالت میری نسبت کہا تہا کہ سید نثار حسین بہی
میری بہن کا آشنا ہے۔ حالانکہ میری کاخاوند
اکثر سفر مین رہتا ہے وہ جب آتا ہے تو مجہے
کہہ دیتا ہے کہ میری بہی سے مکان کا کرایہ
مانگنا مین آکر دیدونگا چنانچہ آتے ہی میری
بہن کا کرایہ چکا دیتا ہے۔ مجرم کی طرف دینا
کا کرایہ چاہئے جب مانگتا ہون تو گالیان دیتا ہے
اور مجہے ناحق بدنام کرتا ہے۔ مین نے اسے
بارہا سمجہایا لیکن یہ نہین مانتا۔ اسنے پولیس کمشنر
صاحب کے ہان عرضی بہی دی تہی کہ سید نثار حسین میری
بہن کا آشنا ہے۔ کمشنر صاحب نے اسکو دہمکا کر
نکال دیا۔ جب سے یہ مجہے بہت ہی حیران کیا کرتا ہے
سربازار گالیان دیتا ہے۔ چنانچہ ۱۷ جنوری کو
مین ایک حجام کی دوکان پر غسل کرنے گیا تہا
وہان یہ بہی آگیا اور مجہے بہت برا بہلا کہا۔ اور
یہ کہا ایسے مغرور کو ہم اچہا سید نہ کہین گے۔
مدعی کا گواہ علی حسین بیان کرتا ہے کہ میری
دوکان حجام کی پہیل گلی مین ہے۔ ۱۷ جنوری
کو سید صاحب غسل کر رہے تہے تو یہ شخص آیا
اور کہنے لگا کہ ایسے نالایق شخص کو ہم کبہی سید نکہینگے
اور نہ اور کسیکو کہنا چاہئے۔ کیونکہ اسنے صاحب بہن
سے آشنائی کی ہے اسکو شرم نہین آتی۔
مدعی کا دوسرا گواہ وارث علی بیان کرتا ہے
کہ مین بہی اوسی دوکان مین بیٹہا ہوا تہا مجرم آیا

اور اوسنے سید نثار حسین کو بہت گالیان دین۔
مجرم بیان کرتا ہے کہ یہ مقدمہ میرے
ذمہ بالکل جہوٹا لگایا گیا ہے۔
مجسٹریٹ نے مجرم سے دریافت کیا کہ یہ
گواہ بہی جہوٹ بولتے ہین کیا یہ بہی تمہارے
دشمن ہو گئے ہین جو تیرے خلاف گواہی
دیتے ہین۔
مجرم نے جواب دیا کہ میرے تو دشمن نہین
لیکن یہ دونون اس کے ملنے والون مین سے
ہین اسکی طرفداری کرینگے۔ میرا گالی دینا
اگر واقعی طور سے ثابت ہوجائے تو میری گردن
اوڑا دی جائے۔
مجرم کی صفائی کے گواہ ۶ تاریخ بروز
جمعہ پیش ہونگے۔

سونے چاندیکا نرخ

۱۰۰ نمبر	سونا	فی تولہ	۲۲ ۱۰
فرنچ بنک	"	"	۲۲ ۲
نیشنل بنک	"	"	۲۲ ۴
چارٹر بنک	"	"	۲۲ ۴
آگرہ بنک	"	"	۲۲ ۴
شنگہائی بنک	"	"	۲۲ ۴
۱/۲ ۱۰ امینی	چاندی	فی صدی	۹۳ ۱۱
۱۰ امینی	"	"	۹۵
دیسی	"	فی تولہ	۱۱ ۱۲

مطبع محمودی ناگ سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے
چہپکر حجرہ محلہ مکان نمبر ۲ بمبئی سے شایع ہوا

مسلم ہیرالڈ

مضامین
خبرون کا چمن
سفارت...
لندن مین...
مسٹر ... سیلونی
مراۃ الاخبار کی خبر...

مضامین
پروگریس آف اسلام بمبئی
معاملات آرمینیا
مقدمہ اشتفہ
لیونیس کورٹ بمبئی
جہازونکی خبرین

جلد ۸ | بمبئی بروز جمعہ ۱۴ر فروری ۱۸۹۶ء | نمبر ۴۴

خبرون کا چمن

گورنر بمبئی ۱ر فروری کو دہلی سے بمبئی ... آگئے ... استقبال کے لئے وکٹوریہ ٹرمینس پر انگریز حکام ... موجود تھے - ۱۷ ضرب توپ سلامی اوتری -

۵ر فروری کو سشن مین بہادر گنبورے کو ایک عورت مسماۃ سکھو کو لے بہاگنا تہا ایکسال قید کی سزا دی گئی -

اسی تاریخ مین ایک شخص تاتیا کو اس جرم مین ۴ سال کی قید ہوئی کہ اوسنے فاکلاند روڈ پر ایک شخص کے پیٹ مین چھری ماری ہتی -

ہر ہائینس مہارانی صاحبہ جنابائی بڑودہ جو بمبئی مین آئی ہوئی ہین دوشنبہ کے روز گوکران ... پونہ مین تبدیل ... کے لئے گئی ہین -

ہز ہائینس آغا اکبر شاہ کی والدہ کا جنازہ جنہون نے ۲۵ر دسمبر کو انتقال کیا تہا ۷ر فروری کی شب کو ... باغ سے بذریعہ ایرانی آگبوٹ ہومیلی ... کو لے گئے اس جنازہ کے ہمراہ بہت سے خوجے اور آغا خان کے معتقد تھے

سٹیل گرنیڈیر رجمنٹ پونہ کے پرائیوٹ گوند جا لوکو مسٹر ملین کے اجلاس مین اس جرم مین ایک ... جرمانہ ہوا کہ وہ بلا پاس بندوق اور کارتوس لیکر بمبئی مین آگیا تہا -

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب لیمبری نے ۵ر فروری کو گورنر صاحب بمبئی سے ۳ بجے کے وقت شام ... مین ملاقات کی -

۵ر فروری کو بمبئی کی میونسپلٹی نے کرہی روڈ پر مارکیٹ بنانیکی رائے منظور کی -

کہا معلوم ہے ۴۰۰ حاجی بمبئی آئے ہین اور وہ حاجی قاسم کے بنگلے مین اوترے ہوئے ہین -

نوروز خان عالم خان نے جو اپنی ساس انسلا اور اپنے سالے غلام جیلانی کو چلائے ہین زہر دیا تھا اوسکا مقدمہ مسٹر فیر ولز ہوشناک دستور موشریت کے اجلاس مین ۵ر تاریخ کو پیش ہوا تھا پولیس کی درخواست سے ابھی مقدمہ ملتوی رہا -

رنگون کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ دنگو اکرون کا بہت زور ہے - چنانچہ انہون نے ایک بستی کو لوٹ لیا اور اوسکو ستون سے باندھکر گہانس اور لکڑی ڈالکے جلا دیا -

اجمیر شریف :- اس ہفتہ مین نواب فیاض علیخان صاحب خلف نواب بخشی فیض علیخان صاحب نے درگاہ معلی مین حاضر ہوکر چھوٹی دیگ پکواکر لٹوادی اور نیز ایک بامراد مراد کی مہاجرن نے بھی دوسرے روز دیگ حضور خواجہ علیہ الرحمہ کی پکوائی - وکیل نواب گیدڑ علاقہ جوناگڈھ مع بیگم صاحب برائے زیارت اجمیر داخل ہوئے - ۵ر شعبان المعظم روز ... کو بسنت حضور خواجہ غریب نواز مین بڑی دہوم دہام کے ساتھ منائی گئی -

ریاست حیدر آباد دکن :- نواب سر آسمانجاہ ... دستور نظام صاحب ریذیڈنٹ اور نیز دوسرے بڑے ... اکین ... سلطنت ... اور پرتکلف جلسہ ... برٹش آف وارڈس کا محکمہ ... نواب ... فرمایا ... لوم کے متعلق ... اور اوسکی نگرانی ... ترقی وغیرہ ... دیکہی -

مسلم ہیرالڈ

بمبئی: جمعہ ۲۲ رشعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

مقدمۂ سملہ

مولوی یوسف الدین حیدرآبادی کے مقدمہ کی سماعت پانچویں فروری کو ہائی کورٹ پنجاب مین ہوئی گورنمنٹ کی جانب سے ایڈوکیٹ جنرل مسٹر میکے نے بیان کیا کہ مولوی یوسف الدین کو جو بذریعۂ وارنٹ گرفتار کیا ہے قانون کے خلاف نہین اسپر مجرم کے وکیلون نے کہا کہ مجرم کی گرفتاری کا وارنٹ بالکل بے قاعدہ تھا کیونکہ اُس وارنٹ مین مولوی یوسف الدین کا نام نہین تھا اور نہ اوسمین اظہار جرم تھا اور ریاستی علداری کی رعایا کو سوائے وہان کے رزیڈنٹ کے کسی دوسرے شخص کو گرفتار کرنیکا مجاز نہین۔

لنڈن مین مسجد

حاجی محمد ڈولی صاحب کی فیاضی اور ہمت سے جو ایک بڑے سوداگر اور جوشیلے مسلمان ہین لنڈن کی ایک مسجد کا انتظام ہوگیا ہے اگرچہ یہ انتظام فی الحال عارضی طور پر ہوا ہے اور ایک دوسرے مقام پر مستقل مسجد کے بنانے کی ضرورت کیطرف توجہ ہونے والی ہے لیکن حاجی محمد ڈولی صاحب کی فیاضی ہر حال مین شکرگذاری کے قابل ہے کہ اونہون نے ایک اپنا مکان مسلمانون کو اسواسطے دیدیا ہے کہ پنجگانہ نماز اوس مین ادا کرین۔ ۱۷ر دسمبر ۱۸۹۵ء کو اس مسجد کے افتتاح کا جلسہ ہوا جس مین وہان کے مختلف ملکون کے مسلمان جو لنڈن مین موجود تھے شیخ اصغر علی صاحب بی۔ اے جو پنجاب کے وہ قابل نوجوان ہین جنہون نے امتحان سول سروس پاس کیا ہے اس جلسہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ اگرچہ ہمکو نہایت خوشی ہے کہ ہمارے ایک ہندوستانی بھائی نے ایسے نیک کام مین ممتاز حصہ لیا۔ لیکن ہم اپنے نوجوان دوست کی ایک غلطی کیطرف اشارہ کرنے سے نہین رہ سکتے جسکا اخبارون مین ذکر ہورہا ہے شیخ صاحب نے اپنی تقریر مین کہا کہ کیون ہم اپنی عبادت انگریزی یا کسی دوسری زبان کے الفاظ مین نکرین ہم اس مضمون پر کوئی بحث نہین کرنا چاہتے۔

تعجب ہے کہ ایک نوجوان شخص نے ایسے نازک مسئلہ کی نسبت بلا تامل ایک ایسی رائے دینے کی جرأت کی۔ شیخ اصغر علی صاحب کے علاوہ اور بعض اصحاب نے اس تقریب پر تقریرین کین اور حاجی محمد ڈولی صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا۔ (اخبار ...)

مسٹر عبد الحمید کی سرگذشت سیلونی

انگریزی قوم کی بے تعصبی اور انصاف کا دعویٰ صرف اوس وقت تک قائم رہتا ہے جبتک اوسکا عملی ثبوت پیش کرنیکا کوئی موقعہ نہین پیش آتا کیونکہ ایسے موقع پر تمام قوم اور اوسکی حکومت کے منہ پر سے اس جھوٹے دعوی کا نقاب اوتر جاتا ہے دیکھا عیسائی متعصب پادریون کا جامہ جو وہ پہنے ہوئے ہین دکھائی

ہیت لگا ہے - دنیا مین قومون کی بے انصافی اور
تعصب کی جو مثالین تاریخ کے صفحون پر ہم
دیکھتے ہین ویسی ہی ایک مثال ہے جو سیلون کی
انگریزی حکومت نے بڑی دلیری سے ظاہر کی ہے
ہمارے ناظرین اس امر سے واقف ہونگے کہ سیلون
مین ایک معزز انگریزی افسر مسٹر لی سور [illegible]
ہو گئے تھے اور انہون نے [illegible] اپنی انگریز
بیوی کی طلاق سے جو وہ بھی مسلمان ہو گئی تھین اسلامی
شریعت کے مطابق نکاح کرلیا تھا مسٹر عبد الحمید لی
سور کی ایک عیسائی بیوی تھی جس سے وہ
نہایت تنگ تھے اور مسلمان ہو نہین ہوئی تھی سیلون
کی پادری انگریزی حکومت نے اس [illegible]
جوش وحواس کو بیربادکرکے سے پہلے تو ایک بے
جابرانہ قانون بنانے کی تیاری کی جس سے اس نے صریح
طور پر اسلامی شریعت اور مسلمانون کے مذہب مین
دست اندازی کرنے سے خوف نہین کیا کہ کوئی شخص جسکی
پہلی منکوحہ غیر اسلامی مذہب کی موجود ہو مذہب اسلام
اختیار کرکے دوسرا نکاح نکر سکے - یہ مایوسانہ تجویز
اگرچہ آیندہ عیسائیون کو مسلمان ہونے سے روکنے
اور مسلمانون کو ستانے اور تنگ کرنیکے لئے
کافی تھی لیکن مسٹر عبد الحمید پر اسکا کوئی اثر نہین
ہو سکتا تھا کیونکہ وہ اس قانون کے نفاذ کے پہلے مسلمان
ہو چکے تھے پس مسٹر عبد الحمید کو ان کے اس سنگین
جرم کی کہ انہون نے عیسائیت کو ترک کرکے مذہب
اسلام کیون قبول کیا یہ سزا دینی تجویز کی گئی کہ انکو
اپنی بیس برس کی ملازمت کے بعد ان کے معزز عہدہ
سے موقوف کر دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ہے ۔

گذشتہ
باضابطہ کارروائی اس طرح پر کی گئی ہے کہ
گورنر سیلون کے سکرٹری نے مسٹر عبد الحمید لی
سور کو ایک چٹھی لکھی کہ انہون نے سُنا ہے کہ
آپ نے مذہب تبدیل کرلیا ہے اور اسلامی مذہب
سے دوسری ایک لیڈی سے نکاح کیا ہے - اس کے
جواب مین انہون نے لکھا کہ میرے مذہب کا امر
سیلون گورنمنٹ سے کیا تعلق رکھتا ہے اور میری
جانب ملازمت پر اسکا کیا اثر ہو سکتا ہے اور یہ
کہ میرے خانگی امور سے سیلون گورنمنٹ کو کیا
واسطہ ہے - اس کے سوائے چند سوالات دریافت
کئے اور کہا کہ ان کا جواب ملنے پر مین اپنی نسبت
مفصل عرض کرسکونگا - اس چٹھی کے جواب مین
مسٹر عبد الحمید کو جو چٹھی سیلون گورنمنٹ نے لکھی
اسکا مضمون یہ تھا کہ لفٹننٹ گورنر سیلون نے
آپکی چٹھی پڑھکر اور کیفیت معلوم کرکے اور سکرٹری
آف اسٹیٹ کی ہدایت کیموافق آپ کو اس
عہدہ سے موقوف کردینے کا حکم دیا ہے - مسٹر
عبد الحمید لی سور اب سیلون کے قانون اور
ضابطہ اور قواعد اور ضابطہ کو پیش کرتے پھرتے
ہین - مگر ان ضابطون اور قاعدون کو کون پوچھتا
ہے اور ان کے عذرات کو کون سنتا ہے - اگر
انگریزی قوم نے اپنے مذہبی تعصب اور بے انصافی
کی نسبت کوئی ضابطہ مقرر کیا ہوا ہے تو اوسکی
وہ دفعہ دکھلانی چاہئے جس کے رو سے وہ موقوف
نہین کئے جا سکتے - جو عیسائی اسلام پر الزام
لگاتے ہین کہ وہ بزور شمشیر پہیلایا گیا وہ اس
بے بنیاد الزام کو ثابت کرسکین یا نہ - لیکن [illegible] ان کو

ان لیا جائے کہ وہ بزور شمشیر عیسائیون کو مذہب
اسلام قبول کرنے روکا جاتا ہے ۔ مسٹر عبدالحمید
کی مسو برکو انگریزی حکومت یا انگریزی قانون سے
تو کوئی انصاف ملنے کی امید مشکل ہے مگر ... ہے دو
اب خدا کی عدالت مین چارہ جوئی کرنے کے ... سلوک
گورنمنٹ کے اس صدف جبر اور ظلم کا تدارک کر سکتا

مراۃ الاخبار کی تحریت

بقیہ مضمون

کہ تحریت اور آزادی کے زعم مین قومی ہمدردی
کو سپرد کر کے اپنے دلی خیالات فقط عملاً ظاہر کئے
دین اور اون کے پاک پیغمبر کی عظیم الشانی اور
عالی مرتبگی کو قطع نظر کر کے ایسے بیہودہ عنوان سے
ذکر کیا ہے جو ایک معمولی انسان کی نسبت بھی
کوئی مہذب شخص مگر اہل اسلام سے ہرگز ہرگز
نہ پسند کریگا ماشاء اللہ کیا خوب حمیت اسلامی ہے
کہ اسلام ہی کی حالت پر تو دلسوزی ظاہر کیجائے
اور اسلام کے بادشاہی کی نسبت ایسے کہڑی لفظ
کہے جائین ۔ افسوس نواب صاحب نے صرف تہذیب
ہی کو حلال نہین کیا ہے بلکہ عام لوگون کے دلون
مین جو اسلامی خیال انکی طرف سے کسیقدر تھا
اوسکی گردن پر بھی چھری پھیری اور مسلمانون کیلئے
لفظ لفظ کو نشتر سے بھی زیادہ تیز بنایا ہے
کیا اسیکا نام تہذیب ہے کہ دین و اسلام کو بالائے
طاق رکھکر اپنے پیشواؤن کی شان مین گستاخیان

دکھلائے اور اسلام کا لباس پہن پہن کر ایسے مضامین
شائع کئے جو زیر پردہ کیا صاف صاف اسلام
کی اہانت اور اسلام کے سرداروں کی حقارت
سے بہت بہرا ہے ۔ مانا کہ عام مسلمان ظاہری حیثیت
مال و دولت ثروت و تمکنت سے فارغ البالی
نہین رکھتے مین مگر کچھ نہین ہو سکتا کہ وہ اپنے
بزرگوارون کی شان مین ایسے الفاظ سنین ۔
محسن الملک صاحب اگر بہت ذیعزت آدمی ہون گے
تو فقط علیگڈھ کالج یا انجمن اسلام بمبئی کے مدرسہ
مین ۔ مسلمان اونکی ظاہری عزت پر خیال کر کے
ایسے مضامین سننے کے ہرگز روادار نہین ۔
ہمارے یہہ الفاظ سنکر شاید اون کے
طرفدار بہت ناک بھون چڑھائینگے ۔ اگر اون کو یا
اون کے طرفدارون کو فی الواقعی ان لفظون سے
کچھ رنج پہونچا ہے تو وہ بخوبی اسکا اندازہ
کر سکتے ہین کہ مسلمانون کو ایسے بیہودہ لفظ
سنکر کسقدر صدمہ پہونچا ہوگا ہر چہ بر خود
نہ پسندی بر دیگران ہم مپسند ۔ آگے چلکر کچھ ایسی
طلاقت لسانی دکہلائی ہے اور اسطرح سے اپنے
نیچری خیالات پر اسلامی حمیت کا ایسا پھیرا ہے
کہ لوگ دیکھکر بادی النظر مین خیال کرین کہ اللہ
اکبر نواب صاحب کو اسلام کا بڑا خیال ہے لیکن
تاڑ جاتے ہین تاڑنیوالے فقط لفظون کی آرائش
اور عبارت کی چستیون سے کہ ... نکلتا تو علیگڈھ
والے مرشد نے اب تک تمام ہندوستان سے اپنا

کلمہ پڑھوایا ہوتا حضرا! یہاں تو دلی ہمدردی اور
ذاتی نیک نیتی درکار ہے ہ ۔ بہر نہایت اسپیچ در
دل لگا کر حضرات ایں چنیں اسپیچ کے واردات شدید یابی
لوگ سنے نئے عنوان اور نادر نادر ترکیبوں سے
اپنے خیالات ظاہر کرتے ہیں مگر نتیجہ وہ رکھتی فقط
ایک ہی سا ہے۔ اسی وجہ سے اکثر اپیلوں کی
کوششیں بیکار ہوتی ہیں اور کوئی نتیجہ نہیں دیتیں
آپنے اپنی اسپیچ میں اگرچہ بہت زمین آسمان کے
قلابے ملائے مگر سوا اس کے کہ مسلمان اور زیادہ
بھی برہم ہوگئے اور کوئی نتیجہ نہ نکلتا۔ بہرحال تمہید
مدح کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ:۔

یہ درجہ جو ہمارے بزرگوں نے پایا صرف
غیر قوم و غیر مذہب والوں کی زبان اور علوم
سیکھنے سے۔

واہ صاحب کیا کہنا اول تو یہ تحقیق نہیں ہوا کہ
ان بزرگواروں سے آپ نے پادریوں کا گروہ
مراد لیا ہے یا خاص اپنی عالی نسبی کی تعریف کی ہے
بہرحال آپکی عبارت سے بہت صاف صاف لفظوں
مین ظاہر ہو رہا ہے کہ مسلمان اپنے آبا و اجداد کا
علم اپنا دین اپنا مذہب اپنی کتاب اپنی زبان اپنا
قرآن اپنی حدیث اپنی فقہ اپنی اصول اپنے بزرگوں
کے عربی علوم ترک کرکے انگریزی زبان انگریزی
علم انگریزی مذہب انگریزی دین انگریزی فلسفہ
انگریزی طب انگریزی حکمت سیکھیں اور انگریزی
ہی کو اوڑھیں انگریزی کو بچھائیں۔ واہ کیا اچھی
حمیت اسلام ہے۔ لباس کی نسبت تو پہلے ہی دنیا مین
پہلے ہی گفتگو ہو چکی ہے اور بار بار لوگوں نے بڑے
بڑے کوٹ پتلون پہننے پر دئیے۔ صرف اتنی کسر رہگئی
تھی کہ مذہب اور علم کے ترک کرنے پر کھلم کھلا
آپ نہیں دکھاتے تھے وہ آپنے پوری کی۔ اور صرف
پوری ہی نہیں کی بلکہ تناسخ کا مسئلہ بھی جس کے
اہل اسلام قایل نہیں ہیں ثابت کر دیا یعنی اب
معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں بھی پادریوں نے جنم
لیا ہے۔ (باقی کل)

چرچ آف اسلام بمبئی

بہی خواہ قوم جناب ایڈیٹر صاحب مسلم ہیرلڈ
السلام علیکم۔ شب کو ایک جلسہ ممبروں میں چرچ کا
بغرض رفع ان تشکیکات کے جو آپکے اخبار میں بغرض
نفسانیت نامہ نگار نے چھپوائے ہیں منعقد ہوا
باتفاق سب کے یہ بات پاس ہوئی کہ محمد محی الدین
کو مسلم سے یہ ناجائز فعل سرزد ہونیکا ثبوت
پہونچتا ہے اونہوں نے دو تین جگہ اپنی زبان
سے خود اقرار کیا لہذا اونکو چرچ سے رخصت
دیجاتی ہے۔ علاوہ اسکے چپراسی عبدالرحمن
نے بھی کئی ممبروں سے چرچ کے خلاف بکواس کی
ہے۔ نیز کئی بدعنوانیاں اسکی ظاہر بھی ہوئیں
جیسا کہ اسوقت کہتا ہے کہ مجھسے کئی بیل
گر گئے اور اسکی بیہودہ باتیں اسکے قول کی تصدیق
کے مانع ہیں اس لئے اوسکو بھی خارج کر دینا مناسب
ہے۔
اسکے بعد دوسرا رقعہ جو منسلک ہے۔ ساورین نے

اسپر اپنے دستخط فرمائیے اور آپکی خدمت مین ...لئے اطلاع روانہ کرنے کے لئے ...پاس کی ... قومی ہمدردی کے خیال سے امید ہے کہ آپ ...پ کر مشکور قوم بنینگے۔

کمترین غلام محی الدین سکرٹری
...ج آف اسلام بمبئی

معاملہ آرمینیا

آرمینیا کے بدبخت معاملہ کی نسبت جو پالیسی انگلستان نے اختیار کی اس کی نسبت ہر ایک اہل الرائے کو اب تسلیم کرلینا پڑا کہ اسکا نتیجہ سوائے ندامت کے کچھہ نہین۔ اور عجیب ہے کہ لارڈ سالسبری کو ایک موقعہ مسٹر گلیڈسٹون کو لتہاڑنیکا ملا تہا اسیطرح لبرل پارٹی اب لارڈ سالسبری کو کوستی ہے کہ یہ تمام بد نتیجہ انکی حکمت عملی کا ہے۔ لارڈ روزبری سابق وزیر اعظم نے اپنی ایک تقریر مین کہا ہے کہ لارڈ سالسبری کو یہ مشکل درپیش تہی کہ یا تو آرمینیون کی مدد کرین۔ یا یورپ کی طاقتون سے ...ائی مول لین۔ لیکن انہون نے یہہ کہکر دنیا کو ...راہتی مین ڈال دیا کہ تمام یورپین طاقتین ترکی کے خلاف متفق و یکدل ہین لیکن لارڈ روزبری کو یہہ یاد نہین رہا۔ کہ یہہ تمام آفت انہین کی لائی ہوئی ہے۔ وہی اس شر کے اٹہانے والے تہے اور اونہین نے روس اور فرانس کی دوستی پر اعتماد کرکے یا انکو بیوقوف سمجھکر ٹرکی کو نقصان پہونچانے اور اپنے چند در چند مطالب حاصل کرنیکی بنا ڈالی تہی یہہ ...آرمینیون کے تمام سرگرم حامیون اور

سرگروہون نے انکو جواب دیدیا ہے کہ اون کی کوششون سے سوائے نقصان کے ان کو کچھہ حاصل ہوگا۔ انگلستان کی اس تمام مصیبت اور نقصان اور تکالیف کو اب بالکل صحیح طور پر سر فلپ کری سفیر انگلستان متعینہ قسطنطنیہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ اسکی غلط پالیسی نے دہزار آرمینیون کا خون بہایا ہے۔ لیکن اس تعداد مین ترکون اور مسلمانون کی تعداد نہین شامل کیجاتی۔ اور اسکا کوئی ذکر نہین کرتا کیونکہ وہ مسلمان ہونے کے سبب سے انسانیت اور عیسائیون کی ہمدردی کے احاطے سے خارج ہین۔ انکا نقصان بہی بہت کچھ ہوا ہوگا۔ غرض یہہ نقصان اور جو صدمہ انگلستان کی اغراض اور اوسکی قدر و منزلت کو پہونچا وہ سب سر فلپ کری کی نالایقی کا نتیجہ ہے اور اسیواسطے یہہ خواہش کیجاتی ہے کہ اوسکو وہان سے واپس بلا لیا جائے۔ اب یہ امر بعض اخبارات بہت وثوق سے بیان کرتے ہین اور انگلستان کو اسکا بہت تردد پیدا ہوا ہے کہ سلطان المعظم اور شہنشاہ روس کے درمیان پوشیدہ طور پر ایک عہدنامہ ہوا ہے جس مین اونہون نے ہر وقت مین ایکدوسرے کی دوستی اور امداد اور دشمنون سے بچانیکا اقرار کیا ہے یہ خبر صحیح ہو یا غلط ترکی اور روس مین اتحاد اور دوستی ضرور ہو گئی ہے۔ شہنشاہ جرمنی نے تو تمام عرصہ مین ٹرکی سے اپنا دوستانہ برتاؤ قائم رکھا تہا۔ یہان تک کہ اپنا ...تو لج کیطرح ...ایک جہاز بہی نہین بہیجا اسکو ایک غیر [illegible] امر خیال کیا ہے۔ فرانس نے

یہی کم ہے کہ انگلستان کی مخالفت کی وجہ سے ترکی کو کچھ سمجھو تا کرنا پڑا ہے۔ اٹلی اور انگلستان دونون اپنی مصیبتون مین گرفتار ہو رہے ہین اور انگلستان تو مشکلات سے گھر گیا ہے۔ اس سبب سے سلطان المعظم کو اطمینان کے ساتھہ ملک کے انتظام مین مصروف ہونیکا موقع ملا ہے پچھلے ہفتہ کی خبر تھی کہ زیتون کے باغیون کو ایسی سخت شکست ترکون نے دی ہے کہ بارہ ہزار باغی مارے گئے غرض تمام بغاوت کی ہمت ٹوٹ گئی ہے اور طاقتون کے سفیرون نے باغیون کے سردارون کو یہ کہا ہے کہ ہتھیار حوالہ کر دینے اور باقیون کیواسطے سلطانی رحم اور معافی حاصل کرنیکی درخواست کی ہے۔ پس اس قسم کے تمام حالات اطمینان بخش ہین اور اسپر خداوند کریم کا شکر ہے

(ریویو دکن صدی)

ہنگامہ شملہ

اخبار انڈین ڈیلی نیوز آف انڈیا کے نامہ نگار شملہ نے اصل مقدمہ کے واقعہ کا نقشہ کھینچا ہے۔ اوسکا بیان ہے کہ ایک سال کا عرصہ ہوا جو ایک بنگالی بابو گوپال چندر نے شملہ مین ایک ہوٹل کھولا تھا اوسکی غرض یہہ تھی کہ فارن آفس کے لوگون سے میل جول اختیار کرے اور ریاستون کے حالات دریافت کرے۔ گوپال چندر نے ایک اہلکار فارن آفس روزیرو نامی نے اسیغرض سے دوستی کی اور اوسکو یہہ ترغیب دی کہ اگر حیدرآباد کی ریاست کے متعلق جو کارروائی ہوتی رہتی ہے اوس سے مجھکو اطلاع دیتا رہیگا تو مجھکو ایک رقم کثیر انعام مین ملیگی اور ہر مہینہ تیری ماہواری تنخواہ کے موافق تجھکو رقم ملا کریگی۔

اور اگر تو نوکری سے الگ ہو جائیگا تو وہ ماہوار مدت العمر کے لئے ملتی رہیگی۔ مسٹر روزیرو نے اسکی اطلاع اپنے بالا دست حاکم کو دی اور پولیس کو مسٹر دی نلیس نامی انسپکٹر اور ایک سپرنٹنڈنٹ مدد سے روز مسٹر روزیرو کے مکان پر آ کر چھپتے تھے۔ بابو گوپال چندر جب آتے اور مسٹر روزیرو سے گفتگو شروع کی اور جب اصل گفتگو پر آئے تو بابو صاحب نے یہہ کہا کہ حیدرآباد مین سرکار نظام کا ایک افسر ہے وہ کچھ کیفیت دریافت کرنا چاہتا ہے۔ اوس سے تمکو بہت سا فائدہ ہوگا۔ یہہ کہنا تھا کہ پولیس کے افسر نکل آئے اور بابو کو گرفتار کر لیا۔ تحقیقات کے بعد تین ماہ قید کی سزا ہوئی۔ اور صدر عدالت نے جب اس مقدمہ پر نظر ثانی کی تو اور تین ماہ کی قید بڑہا دی پہلے فیصلے کے مطابق بابو گوپال چندر ۵ اکتوبر کو قید سے رہائی پا گئے تھے۔ جب صدر کا حکم ہوا تھا تو پہر ۲۸ اکتوبر کو قید کیا گیا اور جیل والون کی غلطی سے پہر ۲ جنوری کو رہا کر دیا گیا۔ مگر ۵ اکتوبر سے ۲۸ اکتوبر تک کی مدت آزادی کا لحاظ نہین کیا گیا۔ بقیہ ایام کی قید بھگتنے کیلئے پہر گرفتار ہونیوالا ہے۔ اور یہہ بابو مولوی یوسف الدین کے مقدمہ مین بڑی شہادت ہے۔ اس کیفیت بالا کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگا کہ اگر یہہ واقعہ صحیح ہے تو اس سے مولوی یوسف الدین پر کسی قسم کا الزام عاید نہین ہو سکتا ہے۔ بابو گوپال چندر کی غرض ہی ہوٹل کہولنے سے یہہ ہوتی تھی کہ اسکو ناجائز کمائی کا خیال تھا اور اسی سبب سے ترغیب و تحریص دیتے رہا تھا۔ کہ مزید ترغیب کے لئے روزیرو سے اس وقت

بنائین تاکہ وہ قریب مین آجائے پس ایسے شخص کی شہادت جو کاروبہ صاف ہوئے درست ہو سکتی ہے اور اسلئے تو اور بہی طرح طرح کے احتمالات ہوتے ہین جیسے کہ حیدرآباد مین پہلے سے ایک دوسری قسم کی افواہ اوڑی ہے کہ بابو کو جہان دیا گیا ہے اور لوگ نو معنالدین کا نام بتاتے ہین کہ وہ کرا دیا گیا ممکن ہے کہ یہہ ساری کارروائی اسی سازش کی بنا پر ہو کہ ہمارا الزام اپنے اس ذریعہ سے تہمت لگا کی جائے ۔ اور بدنام کیا جائے ۔ غرضکہ بہت جلد سارا طلسم ٹوٹ جانیوالا ہے ۔ دیکہئے پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے

مقدمات محکمۂ پولیس کورٹ

کل مسٹر ہملٹن صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس مین ایک شخص مسمی عبدالرحمن اس جرم مین پیش کیا گیا کہ اوسنے حاجی الٰہی بخش کی دوکان مین پیٹی توڑکر ۴۲ روپئے اور کچہہ سامان چرا لیا تہا ۔ یہہ شخص باندرہ کے سٹیشن پر گرفتار کیا گیا ۔ مجرم کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا ملی ۔

اسی اجلاس مین ایک شخص ذوالفقار نامی اس جرم مین پیش کیا گیا کہ اوسنے ایک عورت مسماۃ بہیا سکنہ ڈنکن روڈ کے منہہ پر چہُریان ماری تہین ۔ عورت کا گواہ عبدالکریم ۱۱ سالہ بیان کرتا ہے کہ مین بہی ڈنکن روڈ پر رہتا ہون ۔ رات کے ۱۰ بجے بہیا کے مکان پر مجرم آیا اور اس کے ساتہ ایک اور شخص مسمی کیمپی بہی تہا پہلے تو دونون نے کچہہ صلاح کی ۔ پہر کیمپی نے عورت کا منہہ دبایا اور ذوالفقار نے اوس کے منہہ پر چہُریان مارین ۔ جب اوسنے غل مچایا تو دونون بہاگ گئے ۔ مین ان دونون کو خوب اچہی طرح پہچانتا ہون ۔

چونکہ دوسرا مجرم ابہی گرفتار نہین ہوا اسلئے مقدمہ ملتوی رہا ۔

اسی اجلاس مین دو شخص مسمیان ابراہیم یوسف و آدم یوسف اس جرم مین پیش کئے گئے کہ یہہ دونون پانڈھونی کے شراب خانہ مین گئے اور انہونے دس آنے کی شراب خریدی جب اون سے قیمت مانگی تو عطائے تو بلقائے تو کا مضمون ادا کیا یعنی وہی شراب کی بوتل اوس کے منہہ پر اس زور سے ماری کہ اوسکا چہرہ زخمی ہوگیا ۔ ابراہیم یوسف پر دس روپیہ جرمانہ ہوا اور آدم یوسف صاف چہوٹ گیا

جہازون کی خبرین

آمد

فروری	نام جہاز	مقام	
۵	ملدانہ	رنگون	۲۳ر جنوری
”	راجن فیل	ہمبرگ	۲۱ر ڈسمبر
”	برطانیہ	ساوتہمٹن	۱۵ر جنوری

روانگی

”	سینٹدین	انٹورپ
”	ناصری	جدہ
”	روزیٹیا	شنگہائی
”	خدیو	کلکتہ وکلمبو

مطبع محمدی ناگپاڑہ سٹریٹ مین منشی محمد ... کے اہتمام سے چہپکر مجرہ محلہ مکان ... بمبئی سے شائع ہوا

بمبئی ہیرلڈ

جلد ۸ | بمبئی دوشنبہ ۱۰ر فروری ۱۸۹۶ء | نمبر ۳۴

خبرون کا چمن

۱۶ چترالی ہاگر جو کابل آئے تھے امیر صاحب کے حکم سے پشاور بھیجے گئے وہ وہان قید ہین۔

شیر ما عمرا خان ملکہ معظمہ کو قند ہار سے ہوکر جنگل امیر صاحب نے انکو بہت سا روپیہ دیا ہے۔ اور ۲۰ سوار ساتھہ کر دئیے ہین۔

۲۸ جنوری کی ہندوستان کی ڈاک ۵ ر فروری کو لندن مین داخل ہوئی۔

حضور وائسرائے کی طبیعت دریائی سفر سے بصحت ہے اسواسطے ایک ہفتہ کے لئے اور دریائی سفر کرین گے۔

کنگسر اون رجمنٹ کے میجر گارڈن نے بعارضہ ہیضہ راولپنڈی مین انتقال کیا۔

برقی ٹرمیوے ۔ اس کے تیسرے سکشن مین ۶ر فروری کو جاری ہوگئی۔

مسٹر بہاؤ نگری کی والدہ بائی کنور بائی نے ۶ر فروری کو مقام بمبئی ہیٹر روڈ پر ۶۲ برس کی عمر مین انتقال کیا۔

بمبئی کی میونسپلٹی نے منی سکول سے عماد یوی کے راستہ تک ٹرمیوے کی آمد و رفت کے لئے ایک لائین اور بنانے کا حکم دیا ہے۔

بمبئی پولس مین مسٹر جونس پولیس سپرنٹنڈنٹ متوفی کے بڑے لڑکے مسٹر ڈبلیو۔ آر۔ جونس کانسٹبل مقرر کئے گئے ڈاک یارڈ مین کام کرین گے۔

چہارشنبہ کی شام کو بھوئی واڑہ (بمبئی) مین ایک سہ منزلہ مکان مین خود بخود شگاف ہوگیا۔ اوس کے کرایہ دارون نے فوراً مکان خالی کر دیا۔

ہز اکسیلنسی گورنر بمبئی نے ۶ر فروری کو دن کے ۱۲ بجے کرافرڈ مارکٹ کا معائنہ کیا۔

مسٹر کرو سٹن جج پونہ کو یکم مئی سے ۱۲ ماہ کی فرلو رخصت ملی۔

۲۰ دین بنگال رجمنٹ ۱۴ر فروری کو لتا رسو جاکر پہلی بنگال رجمنٹ کا تبادلہ کریگی۔ اور پہلی بنگال رجمنٹ پشاور سے جہانسی کو آئیگی۔

کلکتہ مین مٹی کے تیل کی کمیابی کی امید جاتی رہی کیونکہ تین ہزار پیپیان آگئی ہین۔

جناب ملکہ قیصرہ ہند اخبار کورٹ سرکلر کی ایڈیٹر ہین اور اوس کے لئے خود مضامین لکھتی ہین۔

راجہ سندیلی علاقہ اودھ کے مقدمہ مین صاحب جج لکھنؤ نے حکم لکھا ہے کہ راجہ صاحب ناقابل انتظام ریاست ہین وہ اپنے بھائی کے زیر حفاظت رہین۔ انکو اور انکی رانی کو علاقہ سے گذارہ ملے۔

ریاست حیدرآباد دکن سے جنرل کیمبل کو تیرہ چودہ ہزار روپیہ کی رقم بطور انعام دیکر خدمت سے سبکدوش کیا گیا اب عدالت سیر مین بلدہ جداگانہ قایم نہین رہیگی۔ بلکہ عدالت دیوانی خود بلدہ ہی مین ضم کر دیجائیگی۔ کرنیل لڈلو بھی اپنی خدمت سے ہمیشہ کیلئے سبکدوش ہوکر تشریف لے گئے۔ بالفعل تو اون سے مسٹر گاف کو جائزہ دلایا گیا ہے۔ لیکن بہت جلد نواب افسر جنگ بہادر کو مستقل طور پر اس خدمت کا جائزہ دلایا جائیگا۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی دوشنبہ ۲۴ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

بوشہر کا بلوہ

بوشہر کی تازہ خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان رعایا نے سخت غدر کیا [illegible] یہ بیان کیجاتی ہے کہ وہان کے حاکم نے وہین ملک التجار کی گرفتاری کا حکم دیا یہہ شخص نہایت معزز اور دس سال سے تاجرون کا حاکم ہے اس کے خلاف وہان کے تاجرون نے حاکم کو بہت سی عرضیان دین لیکن کچھہ سنائی نہین ہوئی شہر کی سب دکانین بند ہین ۔ عام لوگ لوٹ مار کر رہے ہین ۔ اس ہنگامہ مین شیراز کے لوگ بھی شریک ہین ۔ اس غدر کی بابت کئی تار شاہ ایران کے پاس بھیجے گئے کہ بوشہر کے حاکم کی وجہ سے یہہ فساد ہوا ہے اوسکو معطل کر دینا چاہئے تاکہ فساد رفع ہو مگر وہان سے بھی جواب نہین آیا ۔ بوشہر کا حاکم لنگا مقام مین بھاگ گیا ہے ۔ وہان کی رعایا کی بھی اسکی فوج سے خوب لڑائی ہوئی ۔

وایسرائے کی کونسل

۲ فروری کو وایسرائے کی کونسل مین آنریبل راو بہادر [illegible] نے دریافت کیا کہ راجہ مہندر سنگھ دیو مہاراجہ پٹنہ نے جو خودکشی کی ہے گورنمنٹ نے اسکی وجہہ دریافت کی یا نہین ؟

آنریبل مسٹر اوڈ ہیون نے جواب دیا کہ اس معاملہ کی تحقیقات گورنمنٹ نے کی جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے دیوانگی کی حالت مین اپنی بیوی کے بندوق ماری اور اوس کے بعد اپنے ماری ۔ گورنمنٹ مناسب نہین سمجھتی کہ اس معاملہ کی زیادہ تحقیقات کرے ۔

اس خودکشی کے بارے مین پولیٹیکل ایجنٹ پٹنہ بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ صاحب ولایت جانا چاہتے تھے اور اوس کے صرف کرنے کے لئے اپنی رانی صاحبہ کے خانگی خزانہ سے ۴۰ ہزار روپیہ مانگا اونہون نے انکار کیا اس وجہ سے اونہون نے یہ بیجا حرکت کی ۔

سشن

۳ فروری کو آنریبل مسٹر جسٹس کینیڈی اور کامن جوری نے وشنو [illegible] کو اس جرم مین ایک سال قید کی سزا دی کہ مجرم دو ہنڈیان ڈھائی ہزار کی غبن کر گیا تھا ۔ گورنمنٹ کیطرف سے مسٹر لٹل سولسٹر اور مجرم کیجانب سے تلیارخان بیرسٹر مقدمہ کی پیروی کرتے تھے ۔ اسمقدمہ مین ۸ جورون نے اسکے مخالف رائے دی اور ایک نے موافق ۔ اس لئے جج صاحب نے کثرت رائے کا خیال کر کے ایک سال قید کی سزا دی ۔

مقدمہ مارپیٹ

۲ فروری کو مسٹر ویب مجسٹریٹ کے اجلاس مین ایک شخص ابوایوب اس جرم مین پیش کیا گیا

کہ اوسنے اسمٰعیل خوجہ کو ضرب شدید پہونچائی۔ مدعی کیطرف سے مسٹر دنشا بیرسٹر اور مدعا علیہ کی طرف سے ڈلیسوزا پلیڈر مقدمہ کی پیروی کرتی تہی۔

مدعی بیان کرتاہے کہ ۲۶ر جنوری کو رات کے ایک بجے مین ایک دوست کے گھر بتقریب شادی گیا تہا واپس آتے وقت مجرم نے مجھے خوجہ محلہ مین لاٹھی سے مارا جسکی ضرب سے مین چکرا کر زمین پہ گر پڑا۔ مین نے پولیس کو آواز دی۔ جب مجرم نے سپاہی کو آتے دیکہا تو لکڑی چہوڑ کر بہاگ گیا مجرم اسی اجلاس سے اسی جرم مین پہلے بہی روپیہ جرمانہ ہو چکا ہے چونکہ اوس مقدمہ مین مین نے اس کے خلاف گواہی دی تہی اوس عداوت مین اسنے مجھے مارا۔

بعد ثبوت جرم مجرم پر ۲۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔

مقدمۂ کیمیا

۲ر فروری کو مسٹر سلیٹر مجسٹریٹ کے اجلاس مین ایک شخص عبد الرحمن کیمیاگر بذریعۂ وارنٹ گرفتار ہو کے اس جرم مین پیش کیا گیا کہ اوس نے ایک شخص عبد الحسین سورتی کے ڈیڑھ ہزار روپیے کہا گیا۔

بنائے مقدمہ یہ ہے۔ مدعی بیان کرتا ہے کہ مجرم مجہہ سے بہول گلی کی مسجد مین ملا اور باتون باتون مین کہنے لگا کہ مجھے کیمیا بنانی آتی ہے اگر آپ بہی بنوانا چاہین تو آپکی خاطر سے مین بنا دونگا۔ آپ جس قدر مجھے چاندی یا سونا دین گے کم از کم اوسکے دوگنا مین آپکو دیدونگا۔ چنانچہ مین نے ایکدفعہ ۲ تولہ چاندی دی اور دوبارہ ۴ تولہ۔ اوسنے مجہی دونون بار دوگنی کرکے دیدی پہر مین نے ایک بار ایک تولہ سونا دیا دوبارہ ۲ تولہ۔ اوسنے بہی دوگنا کرکے دیدیا۔ پہر مین نے ڈیڑھ ہزار روپیہ کا نقرئی و طلائی زیور اوسے دیدیا۔ اوس نے مجہہ سے ۴ روز بعد کا وعدہ کرکے کہا کہ تم چارشنبہ کے روز لے جانا۔ چنانچہ مقررہ دن پر جو مین گیا تو اوسکا مکان ہی نپایا۔

مدعی کیطرف سے قاضی کبیر الدین بیرسٹرایٹ لا اور مجرم کیطرف سے پلیڈر ردلیور وکر مقدمہ کی پیروی کرتے ہین۔

مزید تحقیقات کیلئے مقدمہ ملتوی رہا۔ ۱۳ر فروری کو پیشی ہوگا۔

معاملۂ ٹرنسوال

اس معاملہ کی نسبت جرمنی اور انگلنڈ کے درمیان جو نا اتفاقی پیدا ہو گئی ہے اوسکی نسبت یہ ظاہر ہوا ہے کہ ڈیلاگوبے کی راہ سے انگلش فوج کے مقابلے کیلئے جرمنی اپنی فوج لیجانا چاہتا ہے چونکہ ڈیلاگوبے پرتگیز گورنمنٹ کی حد مین ہے اسلئے اوس نے اجازت نہین دی۔ یہ رستہ ٹرنسوال مین جانے کے لئے بہت قریب اور آسان ہے اس لئے جرمنی اور انگلنڈ دونون اس جگہ کے خریدنے کی کوشش کر رہے تہی لیکن جرمنی اپنی کوشش مین کامیاب ہو گیا۔

ریاست جھالرا پاٹن

پانیر لکھتا ہے کہ آجکل ریاست جھالاواڑ مین کسیقدر دقت درپیش ہے - یہ ایک چھوٹی ریاست راجپوتانہ مین ہے - وہان کے رئیس مہاراج رانا ظالم سنگھ ہین اور اون کے سابقہ حالات بھی اچھے نہین ہین - جب یہ کم عمر تھے اور میو کالج مین پڑھتے تھے تو ہونہار معلوم ہوتے تھے - اور بہت اچھی امید کی گئی تھی جب کہ ۱۸۸۴ء مین اونکو ریاست سپرد ہوئی تھی مگر تھوڑے ہی عرصہ مین اونہون نے ایسا برتاؤ کرنا شروع کیا کہ اونکی بدانتظامی سے بے پروائی نہین کیجا سکتی تھی - اولاً تو یہ بات تجویز ہوئی کہ اون سے بطور ایک حکمران رئیس کے اختیارات لے لئے جائین - مگر سر ایڈورڈ برڈفرڈ کی رائے سے جو اوس زمانہ مین وہان کے پولیٹیکل ایجنٹ تھے اونکو درستی اطوار کا موقع دیا گیا - لیکن رانا کو اس موقع سے کوئی فایدہ نہین ہوا اور ستمبر ۱۸۸۷ء مین اون کو اپنی کارروائیون کا خمیازہ اوٹھانا پڑا جس سے وہ پشیمان ہوگئے تھے - پہر جولائی ۱۸۹۴ء تک اونکو کامل اختیارات نہین دئے گئے - تھوڑے زمانہ تک اون کا چال چلن اچھا رہا مگر رفتہ رفتہ پہر قدیم عادت پیدا ہوئی - سنہ گذشتہ مین انہون نے ایسا ظالمانہ برتاؤ شروع کیا کہ انپر سخت نالشین ہوئین اور معاملات اس درجہ کو پہنچے کہ ماہ اکتوبر سنہ مذکور مین کپتان ایونس گارڈن نے رپورٹ کی کہ جھالرا پاٹن دارالصدر ریاست مین ایک زمانہ خوف کا موجود ہے - اور رانا قابل حکومت نہین ہین - گورنمنٹ انڈیا نے قبل کی کارروائی کے دیگر حالات دریافت کرنا چاہا اور چونکہ معاملات درپا اصلاح نہین ہوئے تھے اور رانا نے مداخلت پر کمر باندھی لہذا مسٹر آر کراستھویٹ ایجنٹ گورنر جنرل کو جھالرا پاٹن جانیکا حکم دیا گیا وہ وہان ۳۱ دسمبر کو پہونچے اور دیکھا کہ صورت معاملات کی نازک حالت پیدا ہوتی جاتی ہے - رانا نے اپنے دیوان اور دیگر افسرون کو نکال دیا تھا تاکہ وہ کسی قسم کی آگاہی نہ دے سکین - اور سپاہیون کو گولی اور کارتوس دیدئے - اور پٹھانون کو ان وہابیون سے جو وہان آباد تھے نوکر رکھا - اس طریقہ سے گورنمنٹ سے اونہون نے مخالفانہ طبیعت ظاہر کی - پس جب اسطرحکی تیاری ایک ایسے رئیس کیطرف سے کی گئی جسکے پاس صرف چند سو نیم قواعد دان خراب مسلح سپاہی ہین تو اس سے ثابت ہوا کہ بعض مرتبہ رانا اپنی کارروائیون کے ذمہ دار نہین ہین - مسٹر کراستھویٹ نے اس خوف سے کہ موجودگی پٹھانون سے کوئی خراب نتیجہ نہ پیدا ہو - اور رانا کو فسادات پر آمادہ دیکھکر کہ وہ اپنے طریقہ کی کارروائی کرے تجویز کیا کہ پولیٹیکل آفسر کے پاس ایک فوجی گارڈ بھیجا جائے تاوقتیکہ گورنمنٹ انڈیا اس معاملہ مین فیصلہ کرے - لہذا دو سکواڈرن رسالہ سنٹرل انڈیا ہارس اور دو کمپنی دیولی ریگلر فوج کی جھالرا پاٹن کو روانہ کیگئین جہان پر وہ مقیم ہین - اس فوج سے شہر کے لوگون کو کامل

اطمینان ہوگیا۔ اور کسی قسم کا فساد پیدا ہونے کا احتمال نہین ہے۔

ریاست جہالرا پاٹن مین ایک بہت بڑی تشویش پھیلی ہوئی ہے کہ بدخواہی ریاست کے رانا ظالم سنگھہ پر بدخواہی کا الزام لگایا گیا ہے جو زیر نگرانی ہین جب مسٹر کنسٹبل ریذیڈنٹ حال مین جہالاواڑ کو آئے تھے تو رانا جہالاواڑ نے اپنی فوج کو تیار رکھا کہ ریذیڈنٹ ملاحظہ کرین۔ اس کارروائی کے یہہ معنی لگائے گئے کہ لوکل اشخاص کی جان پر حملہ کرنے کا قصد کیا گیا تھا لہذا ہز ہائینس ایک باغی قرار دئے گئے اور سکواڈرن سواران آگرہ اور دو کمپنی فوج دیولی کی جہالاواڑ کو بھیجی گئین۔ اس سے لوگون کو اور خوف پیدا ہوا کہ رانا قطعی طور پر زیر نگرانی ہین اور بڈھا بخشی یعنی کمانڈر انچیف فوج ہز ہائینس کا موقوف کر دیا گیا۔ یہہ بخشی اپنے مکان واقع دہلی کو جاتا تھا۔ اثنائے راہ مین گرفتار کر لیا گیا اور دیولی کی فوج نے اوس کا گھر گھیر لیا ہے۔ اور کنور چھوٹی سنگھہ ولد عہدہ دار گدی جہالاواڑ جسکو حال کے رئیس جہالاواڑ سے بدمزگی ہے وہ بخشی فوج مقرر کیا گیا ہے۔

رانا ظالم سنگھہ پر اون کے دشمن کا کامل قابو ہے۔ ان کے بیشتر دوستون کو اس قدر خوف پیدا ہوا کہ وہ ہز ہائینس کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اور خود کو پوشیدہ کر دیا ہے۔ رانا کو اپنی جان کا خوف ہے اور بیان ہے کہ اونھون نے وائسرائے کو تاربرقی بھیجی ہے اور پناہ کی خواہش ظاہر کی۔ رانا ظالم سنگھہ کا خیال یہہ ہے کہ اعلی سے اعلی شہرون کیلئے بھی باعث امن نہین ہے۔ جب پولیٹیکل افسر اپنے ناخوش ہون اور ظالم سنگھہ کا قصور صرف یہی ہے کہ اونکی طبیعت مین زیادہ تر جوش تھا۔

بہت بڑی امید کی گئی ہے کہ لارڈ ایلگن صرف پولیٹیکل افسرون کی سماعت نکرین گے اور رئیس کی کیفیت بھی سنین گے۔

مراۃ الاخبار کی تحریت

بقیہ مضمون

چونکہ در پردہ حمایت اسلام کی ٹٹی مین انگریزی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام اسلامی ترقی صرف علوم انگریزی ہی پر منحصر ہے مسلمانون کو جس طرح اپنا علم حاصل کرنا ایک ضروری بات تھی اوسیطرح انگریزی تحصیل ضروری ہوئی۔ آپ کی اس تمام اسپیچ کا نتیجہ یہہ ہے کہ مسلمان لوگ اپنی پوری توجہ انگلش کی طرف کرین۔ آپ فرماتے ہین کہ :-

> کہان ہے وہ چہرون کی سرخی و سفیدی کہان ہے وہ بدنون کی تنومندی اور پھرتی اور کہان ہے وہ طبیعتون کی آزادی اور کہان ہے وہ اسلام کا جوش کہان ہے وہ قریشی دبدبہ کہان ہے وہ ہاشمی شوکت کہان ہے وہ محمدی خلق اور کہان ہے وہ اسلامی

ورد کہان ہے وہ علوم کی محبت اور کہان ہے وہ تعلیم کا چرچا ایک چیز بھی تو اون مین سے ہم مین اب باقی نہ رہی۔ ہماری تمام حالتون مین تغیر آگیا اور ہماری تمام چیزین بدل گئین وہ خون جو ابریشم کی رگون کا ہم مین تھا بدل گیا وہ ہڈی جو سنبل کے تنون سے بنی تھی بدل گئی۔ غرضکہ چمڑا بدل گیا۔ رنگ بدل گیا۔ صورت بدل گئی سیرت بدل گئی یہان تک کہ سچ پوچھو تو اصلی مذہب بھی بدل گیا۔

ہم نہین کہہ سکتے کہ یہ باتین آپ کی کہان تک سچ سمجھنے کے قابل ہین۔ اور ان اونکی عبارات کی کہان تک قدر کرنا چاہئے کیا یہہ سچ ہے کہ جمیع اہل اسلام مین سے یہہ سب باتین کافور ہو گئین۔ ہان اگر باعتبار المرء یقیس علی نفسہ کے یہہ مضمون بیان کیا گیا ہے تو جہان تک کہا جائے سچ ہے مگر آپنے تو اپنے ساتھ تمام مسلمانون کو لے ڈالا۔ قولہ کہان ہے وہ طبیعتون کی آزادی | قول مسلمانون کو آزادی ضرور حاصل ہے مگر نہ ایسی کہ بوتلین اڑائین لیڈیان سجائین۔ مذہب کی پابندی کو جہالت ٹہرائین۔ شرع کے معنے رستہ کے ہین رستہ جب تک کہ فراخ اور کشادہ اور باامن نہو تب تک راہگیر کبھی آرام سے منزل مقصود تک نہین پہنچ سکتا۔ الحمدللہ اسلام بہت وسیع اور فراخ راستہ ہے۔ مگر بلمن خواہش نفسانی اور فوائد جسمانی مین منہمک ہو جانیکو ضرور منع کرتا ہے

اسلام اپنے دایرہ سے خارج ہونیوالیکو کبھی مسلمان نہین کہہ سکتا۔ اسلام نے اپنے پیرؤون کو وہین تک آزادی دی ہے جو قال اللہ اور قال الرسول کے دایرہ سے باہر نہو قولہ کہان ہے وہ اسلام کا جوش | قول الحمدللہ جن کے سینے اشعۂ انوار توحید الٰہی سے معمور ہین اور جو سچے دل سے اسلام کے پیرو ہین اون کے بدنون کی رگ رگ اسلامی جوش سے بھری ہے اونکا خون نیا جوش اسلام ہے وہ دنیا مین اسلامی جوش کیساتھ اپنی زندگی بسر کر رہے ہین قولہ کہان ہے وہ ہاشمی شوکت | قول مسلمانون کے دلون مین ہے اسلامی دنیا مین۔ قولہ کہان ہے وہ محمدی خلق | قول یہ ختم ہو چکا ذات بابرکات احمد مجتبیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ افراد انسان مین سے سواے آنحضرت صلعم کے وہ خلق نہ کسیکو میسر ہوا ہے نہو سکتا ہے نہوگا۔ قولہ کہان ہے وہ علوم کی محبت اور کہان ہے وہ تعلیم کا چرچا | قول الحمدللہ اس گئے گذرے وقت مین بھی غریب مسلمان فاقہ کشی کی حالت مین اپنے بچون کی مذہبی تعلیم مین کوشش کرتے ہین۔ ہندوستان مین ہزارون نظیرین ایسی مل سکتی ہین۔ بیشک مسلمان لوگ علوم کے عاشق ہین۔ یہہ اسیکا طفیل ہے کہ باوجود ایسی ایسی تشددات اور ایسے ایسے لیکچرون کے بھی اس وقت مین سیکڑون عالم موجود ہین ہان جب سے پادریون اور نیچریون کے خیالات اور لیکچرون کی ترقی ہوئی تب سے مسلمانون کے مذہبی خیالات کسیقدر بدل چلے ہین۔ مگر انشاءاللہ

اسکی اصلاح بہت جلد ہو جائیگی اور ہوتی ہی جاتی ہے۔ قولہ غرض کہ چہرا بدل گیا رنگ بدلگیا صورت بدل گئی سیرت بدل گئی یہان تک کہ سچ پوچھو تو اصل مذہب بھی بدل گیا۔ اقول حضرت یہان ذاتیات پر تو بحث کی نہین جاتی مگر آپکی خاطر سے عرض کئے دیتے ہین۔ اگر چہرا اور رنگ اور صورت بدل گئی تو لندن تشریف لیجائیے کسی معقول ڈاکٹر کو معالج بنائیے۔ انشا اللہ صحت ہو جائیگی۔ ہان سیرت بدل گئی بصورت انگریزی تعلیم کا اثر ہے۔ اور اگر یہ طعن مسلمانون پر ہے تو بالکل غلط ہے۔ ماشاء اللہ اہل اسلام اپنے رنگ و روغن پر خوش ہین اور انہین پوڈر لگانے کی ضرورت نہین۔

افسوس آپنے اہل عرب کا فکر تو اوسی اہانت کے ساتھہ کیا اور سید کو رحمت پروردگار لکھا چنانچہ آپ لکھتے ہین:—

قدر سید شناسد سید آخر دمند ان قوم
ذات او شد در حق ما رحمت پروردگار

یہ آپنے ایسی تعریف کی ہے اور اُن لفظون سے اپنے سید کو یاد کیا ہے جو مسلمانون کے سراسر خلاف ہے۔ اسواسطے کہ قرآن مجید مین خداوند عالم حضرت رسالت پناہ صلعم کی شان مین ارشاد فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین آپ یہہ لفظ ایک ایسے شخص کی نسبت برتتے ہین جسنے قرآن مجید کی اصلاح کی۔ اسلام کے پاکدامن مین نیچریت کا دہبہ لگایا۔ نیچر تو رحمت پروردگار کہکر پکارا جائے اور انبیا و اولیا علیہم السلام کا ذکر اس عنوان

کیساتھہ ہو۔ ماشاء اللہ کیا اسلام ہے اور کیا اسلامی حمیت ہے اگر دو چار ایسے ہمدرد اور ہو جائین تو یقین ہے کہ تمام مسجدین گرجا کے نام سے پکاری جانے لگین۔

مقدمات مجسٹریٹ پولیس کورٹ

کل مسٹر ہملٹن صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس مین سید نثار حسین شربت فروش کی ہتک عزت کا مقدمہ پیش ہوا۔ مدعی کیجانب سے میر عون علی بیرسٹر اور مدعا علیہ کیجانب سے مسٹر شہراب جی کول مقدمہ کی پیروی کرتے تھے۔

مجرم کا گواہ نسیم خان بیان کرتا ہے کہ ۲۴ تاریخ کو مین الہی خان کی دوکان پر حجامت بنواتا تھا اوسوقت سید صاحب آئے تھے اور غسل کرکے واپس چلے گئے۔

مجرم کا دوسرا گواہ حکیم محمد بیان کرتا ہے کہ مین الہی خان کی دوکان پر حجامت بنواتا تھا اوس روز سید صاحب آئے تھے اور غسل کرکے چلے گئے مجرم اوس روز نہین آیا۔ سید صاحب فی الحال چاپے بیچتے ہین۔ اس سے پہلے تینگ بنا کر ایک ایک پائی کو بیچتے تھے اب یہہ صاحب مکانات ہو گئے ہین جس چال مین یہہ رہتے ہین وہان دو مکان بطور دیوان خانون کے خالی رہتے ہین ایک مین یہہ خود رہتے ہین۔ دوسرا دیوانخانہ خوب سجا رکھا ہے جسمین انکی ایک آشنا بنام عائشہ بی آتی جاتی ہے۔ مین دونون کو اچھی طرح جانتا ہون۔

مجسٹریٹ نے مجرم پر ۱۵ روپیہ جرمانہ کیا۔

اسی اجلاس مین ایک شخص بنام حسین کنارہ جی کو ۳ ماہ قید سخت کی اس جرم مین سزا ہوئی کہ اوسنے ایک خوجہ بنام جیراج بائے کھر واقع

جیل روڈ سے رات کے وقت ۹ بجے دو برتن چرائے تھے۔

اسی اجلاس سے ایک شخص ذو الفقار نامی کو جسنے ڈنکن روڈ پر ایک عورت مسماۃ بھیا کے چہرے پر چھریان ماری تھین تین ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔ اس کے ساتھی مسی بکری کا اب تک پتہ نہین لگا۔

اسی اجلاس مین تین شخص وہ حاضر اس جرم مین پیش کیے گئے کہ انھون نے ہلکیسر پر آنریبل مسٹر جسٹس فیرن کے بنگلے سے سونے کی گھڑی اور کچھ مختلف اسباب چرالیا تھا۔ تحقیقات سے اور لوگون کا مال بھی ان کے گھرون مین سے برآمد ہوا۔ ان مین سے ایک کو جسکا نام بھیکو تھا ہم سال۔ دوسرے کو تین ماہ اور تیسرے کو چھ ماہ قید سخت کی سزا ملی۔

کل مسٹر پیروز ہوشنگ دستور مجسٹریٹ کے اجلاس سے ایک بیل گاڑی والا اس جرم مین پچیس روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا کہ اوس نے پریل روڈ پر زور سے گاڑی ہانکی تھی جس کی وجہ سے ایک شخص علی خان عمر خان نامی کو صدمہ پہونچا۔ جرمانہ کی رقم مین سے ۱۰ روپیہ مدعی کو ملین گے۔ اگر جرمانہ نہ ادا کرے تو چار روز قید سخت کی سزا۔

تجارتی اشیاء

۵ فروری کو جو اشیاء ممالک غیر سے بذریعہ اگبوٹن (دخانی جہازون کے) بمبئی مین آئی ہین وہ ذیل مین ہے

نام مالک بمبئی مین	قسم اشیاء
ہرنا نند علی	۵ پیٹیان آئیمن سوڈا
مین۔ پاوبل کمپنی	۱۳ پیٹیان ادویات
سے۔ اللہ رکھا	۴ پیٹیان صابون
ٹیمپر کمپنی	۱۴ " کیمیکل
ایس۔ پی۔ گاندھی	۵ " ادویات
جان ڈکنسن کمپنی	۲۴ " چھاپہ خانہ کے سامان
ابجا لکھرولان جی	۶ " مٹھائی
سی۔ اوڈرمہر جی	۵ " ادویات
ایس پیستم جی	۸ " "
ایچ۔ ڈی۔ ایچ۔ ابو	۲ " کٹلری
اے۔ طیب علی	۱۱ " صابون
ای۔ سلیمان جی	۲ " گلاس بیڈ
اے۔ عبد العلی	۱ " سٹیشنری
ٹی۔ شمس الدین	۸ " صابون
اے۔ ایچ کیکا بھائی	۵ " سٹیشنری

سونے چاندیکا نرخ

۹۷ نمبر سونا فی تولہ ۲۶ روپے ۱۰ آنے

چینائی چاندی فی صدی ۷۳ روپے ۱۰ آنے

مطبع محمودی ٹانک سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر چھتری محلہ مکان نمبر ۲ بمبئی سے شایع ہوا۔

[illegible]

جلد ۵ — بمبئی — دوشنبہ ۱۰ فروری سنہ ۱۸۹۶ء — نمبر ۳۵

خبرون کا چمن

بمبئی [illegible] سے جو کئی لڑکے گم ہو گئے تھے اون مین کا ایک لڑکا کل کرافرڈ مارکیٹ کے پیچھے باغ کے تالاب مین سے مردہ نکلا۔

۷ فروری کو سیشن بمبئی کے اجلاس سے [illegible] اور [illegible] دو شخصون کو اس جرم مین [illegible] قید سخت کی سزا ملی کہ انہون نے ایک شخص [illegible] کو [illegible] جس سے وہ مر گیا اسکی مفصل کیفیت پہلے لکھ چکے ہین۔

گذشتہ ہفتہ مین [illegible] مین خفیف سی بارش ہوئی۔ افیون کی فصل جو امسال باران سے خراب ہو گئی تھی اچھی حالت پر ہے۔

۸ فروری کو [illegible] مجسٹریٹ بمبئی نے تین [illegible] جنہون نے اپنی کشتی پر قانونی تعداد سے زیادہ آدمی بٹھائے تھے ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کیا۔

حیدرآباد کی خبرین:- ہز ہائنس [illegible] نے جنرل کیمبل کو پارٹی دی۔

سنا گیا ہے کہ مسٹر سید علی بلگرامی گاڑی پر سے گر پڑے ٹانگ مین بہت چوٹ آئی۔

خان بہادر شیخ حسام الدین سابق اسسٹنٹ گورنمنٹ ممبر [illegible] تبدیل آب و ہوا کیلئے برہانپور گئے ہوئے ہین۔

حیدرآباد کے [illegible] قصابون کو میونسپلٹی نے حکم دیا کہ تم بیگم بازار کی [illegible] مین اپنی دکانین [illegible] وہ انکار کرتے ہین۔

میونسپلٹی [illegible] گھاٹ شہر کے [illegible] کے بند کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ امید کہ کامیابی ہوگی۔

نواب فخر الملک صاحب [illegible] انتظام مین [illegible] جو نواب فخر الملک صاحب کا [illegible] ہے وہ [illegible] کے جشن مین دین گے۔

مولوی یوسف الدین اور [illegible] عبدالغفور انبالہ سے حیدرآباد واپس آگئے۔ مسٹر اکبر علی [illegible] مین [illegible] نظام [illegible]

[illegible] کورٹ مین نواب [illegible] جنگ پر بابت قیمت [illegible] ایک ہزار دو سو روپیہ کی [illegible] ڈگری جاری کرانیوالے ہین کیونکہ وہ قیمت دینے سے انکار کرتے ہین۔

محمد حسین اسسٹنٹ ماسٹر [illegible] ہائی سکول [illegible] ہین کیونکہ انہون نے امتحان کے [illegible] سکول [illegible] ایک لڑکے کو [illegible] اوسکے معاوضہ مین اوسنے اپنی والدہ کی طلائی چوڑی دی جب اوسکے گھر مین تحقیقات ہوئی۔ تو لڑکے نے سب حال بیان کر دیا۔

مولوی یوسف الدین کا مقدمہ ۱۳ فروری کو پیش ہوگا۔

ہمنے سنا ہے کہ نواب اعظم [illegible] عنقریب [illegible] کے مقدمہ کے [illegible] انبالہ جانیوالے ہین۔

جب [illegible] فارن آفس [illegible] دی گئی اوس وقت نواب اعظم [illegible] شملہ ہی مین تھے

مسلم ہیرلڈ

بمبئی: دوشنبہ ۲۵ر شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

MUNICIPAL NOTICE.

میونسپل اعلان

واضح ہو کہ ہمکو ۶ سانڈ اور ۸ مضبوط بار برداری کے قابل بیلون کی ۱۰ جوڑون کی ضرورت ہے جس شخص کو فروخت کرنے منظور ہون وہ مارچ آیندہ کے اول ہفتے مین ہماری آفس مین اطلاع دے۔

جو شخص بیل لانا چاہے وہ پہلے میونسپلٹی کے ہیلتھ آفیسر سے مفصل شرائط معلوم کر لے۔

آرمنن انکز یکیٹو ہیلتھ آفیسر

بمبئی ۸-۱ر فروری ۱۸۹۶ء

مقدمہ شملہ رشوت

مولوی محمد یوسف الدین صاحب حیدر آبادی نے چیف کورٹ پنجاب مین ایک عرضی دی تھی جسکا بیان ہم پہلے لکھ چکے ہین اب اوسکی بابت جو کارروائی ہوئی وہ مختصر طور پر لکھتے ہین۔ جب وہ عرضی پیش ہوئی تو گورنمنٹ کے

ایڈوکیٹ جنرل نے اوس پر جرح کی مولوی محمد یوسف الدین نے گورنمنٹ کی کارروائی پر اعتراضات پیش کئے ہین وہ بالکل خلاف اور غلط ہین وہ ہرگز قابل سماعت نہین ہو سکتے کیونکہ جب مجرم گرفتار کر کے حیدر آباد مین ریلوے مجسٹریٹ کی روبرو کھڑا کیا گیا تو اوس وقت اوسنے کیون نہین اعتراض کیا کہ وارنٹ بیقاعدہ ہے اسنے مین میرا نام نہین ہے اور اگر وہان کہا بھی گیا اور عذر قبول نہین ہوا تو وہ نہ وارنٹ ہائیکورٹ مین بھیجی چاہیے تھی کیونکہ وہ ضلع مجسٹریٹ اوسکا ماتحت ہے اور دوسرے یہ کہ اگر یہ اپنے نزدیک مجرم نہین تھا تو ضمانت کیون دی شملہ مین حاضر ہونیکا اقرار کیون کیا۔ انبالہ کی عدالت مین مقدمہ منتقل کرانے کی درخواست کیون دی۔ تیسرے عدالت مین مقدمہ پیش ہونے سے ۴۸ گھنٹے پہلے عرضی پیش کی گئی ہے اور وہ بھی اوس وقت کہ جب اس نے گواہ کلکتہ۔ بنارس۔ جہلم وغیرہ سے بلوا لئے۔

حیدر آباد مین لوگون کا غالب گمان ہے کہ وقار الامرا وزیر اعظم عنقریب استعفا دینے والے ہین۔ کیونکہ رزیڈنٹ کو یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اس مقدمہ مین یہ ہر طرح سے اعانت کرتے ہین جو سراسر گورنمنٹ عالیہ کی مخالفت ہے۔

سردار عمرا خان

کوئٹہ سے ۶ فروری کو تار آیا کہ سردار عمرا خان معہ ۹ سوارون کے کوئٹہ مین آ گئے ہین اسٹیشن پر

اونکا استقبال کیا گیا۔ گاڑی سے اوترتے ہی اونھون نے نماز ادا کی۔ اور شنبہ کے روز مکہ شریف جائینگے۔

سیلون کے مسلمان

سیلون مین افواہ ہے کہ وہان کے مسلمانون نے گورنمنٹ سیلون کے خلاف بہت سا چندہ جمع کیا ہے اس لئے کہ وہ امیر عبد الرحمن خان صاحب والی کابل کے پاس گورنمنٹ سیلون کی شکایت کی عرضی اس مضمون کی بھیجینگے کہ مسٹر عبد الحمید بلا قصور موقوف کر دئے گئے آپ اون کے لئے سیلون یا انگریزی عملداری مین کسی جگہ اون کے رکھنے کی بلکہ بہتر ہے سفارش کرین

سیلون کے مسلمان کہتے ہین اگر ہمین اس مین کامیابی نہ حاصل ہوئی تو پھر ہم مسٹر عبد الحمید کو استنبول جانے کی صلاح دینگے اور وہان سلطانی فوج مین اونکو ضرور کوئی معقول جگہ مل جائیگی

کافرستان کی چڑھائی

کابل کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ امیر صاحب نے ایک مہم کافرستان کے جنوبی مشرقی حصے پر بھیجی تھی اونکی فوج کا نقصان ہوا۔ ابھی پوری کیفیت نہین معلوم ہوئی

انجمن تائید مسلمانان حیدریہ

کرمی جناب مہتمم اخبار مسلم ہیرلڈ دام عنایتکم بعد سلام مسنون کے گذارش ہے کہ انجمن مذکور کی ماہانہ فرد حساب درج اخبار کرکے ممنون فرمایا تھا۔ امید کہ ماہ رجب المرجب ۱۳۱۶ھ کی ماہانہ فرد حساب جو بعض کرایہ مکان و چندہ ماہانہ اور دو اشخاص کو مسکینون کیلئے خرچ کیا گیا ہے درج اخبار کرکے ممنون فرمائینگے ۔ مورخہ ۳ شعبان المعظم ۱۳۱۶ھ

آمد		خرچ	
بقیہ ماہ گذشتہ	۱-۱۵-۳	کرایہ	۸-۱۱-۶
بعض کرایہ	۳-۰-۰	باقی	۲-۴-۳
	۱۰-۱۵-۶		۱۰-۱۵-۶

العبد محمد عبد المنعم ناظم معاون سیکرٹری

جدید قاعدہ حلف

چیف جسٹس سیلون نے جدید قاعدے کا حلف تیار کیا ہے جو مختلف مذہب کے لوگون کو دئے جائینگے۔ مذہب بودھ کے لوگون کو یہ حلف دیا جائیگا کہ مین بحضور بودھ کے بیان کرتا ہون کہ مجھکو مطلق تعصب نہین ہے اور اگر میرے بیان مین کچھ جھوٹ یا رنگ آمیزی ہو تو جس قدر نیکیان کہ مین نے کی ہون وہ مال اور دولت جو میرے لئے موجود ہین معطل ہو جائین اور آئندہ مجھکو اور میری نسل کو برباد کرنے والی بلا گھیر لے۔

چینی گواہ کو ایک چینی ظرف ہاتھ مین دیدیا جاتا

ہے۔ وہ اوسکو زمین پر گرا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو مثل اس ظرف کے میری روح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اور اگر پارسی گواہ ہو تو اوسکو ایک نقل ژند اوستا کی دیجاتی ہے وہ کہتا ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں جو بیان کرونگا اوس میں کوئی بات جھوٹ نہو گی۔ اور میں اوس خدا کی قسم کھاتا ہوں جو ہر جگہہ موجود ہے سب طرح کی قوت رکھتا ہے۔ علاوہ اون کے ہندو اور مسلمانوں کے لئے دیگر اقسام کی قسمیں بھی قرار دی گئی ہیں۔

قرآن مجید کی قدر دانوں کو مژدہ

رمضان شریف میں جن لوگوں کو صحیح اور خوش آیند لہجے میں کلام مجید سننا ہو ہم انکو خوشخبری دیتے ہیں کہ ہمارے دفتر میں ایک دہلی کے حافظ موصوف بصفات مذکورہ آگئے ہوئے ہیں۔ زبانی جمع خرچ سے کام نہیں چلتا جو پڑھوانا چاہیں وہ پہلے سن لیں۔

ممالک مغربی و شمالی کی کونسل واضعان آئین

اس کونسل میں کل ۱۲ ممبر مقرر ہوئے ہیں منجملہ ان کے چار ممبر سرکاری عہدہ دار ہیں۔ یعنی گو منتخبہ ... اور پانچ منتخب

اور مسٹر کالون بیرسٹر ایٹ لا اور مسٹر ... منتخب ہوئے ہیں اور پنڈت بشمبر ناتھ وکیل اور سیٹھ رگھبر دیال جدید منتخب شدہ ہیں۔ سیٹھ رگھبر دیال بجائی سیٹھ لچھمن داس صاحب سی آئی ای منتخب ہوئے ہیں اور مسٹر سید محمود اور کنور آوت نراین سنگھ کو گورنمنٹ نے نامزد کئے ہیں۔ قبل ازیں ... مسٹر محمود ... شہرت رکھتے ہیں ... صاحب ...

ٹرکی کا محفوظ اسلحہ خانہ

ہندوستان کے اخباروں میں باب السعادت ٹرکی کا حال چھاپا گیا ہے کہ وہ کیسے کیسے جواہر گران بہا سے مالا مال ہے۔ ایسی ہی بہت سی انمول چیزیں بھری پڑی ہیں جنکا اندازہ ہندوستان میں نہیں کیا جاسکتا۔ اور تمام یورپ میں کسی سلطنت کو یہ چیزیں حاصل نہیں۔ اور اخبارات میں یہ مضمون بڑی دلچسپی سے پڑھا گیا۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی کے اسلحہ خانہ کا کچھ ذکر کیا جائے۔

سلطنت ترکی کے پایۂ تخت استنبول کو دار الخلافت ہونے کی عزت سلطان عثمان کی عالیشان فتوح سے حاصل ہوئی ہے اور سلطان بایزید یلدرم نے اوسکی نمود کیہ ترقی ... وہی پایۂ تخت ... جسکے عزم اور محاربات سے پچھلی تاریخ کے صفحوں میں ...

فوجی شکست ایک تعجب انگیز یادگار نظر آتی ہے اور یہی واقعہ ہے جس سے ابتدا اون سلطنت ترکی کو ہر قسم کی ضروریات جنگ کے لایق ہر وقت مستعد اور مہیا رہنے پر متوجہ کیا۔ اور ایک کمیٹی کے ذریعے سے یہ بات کا فیصلہ ہوا کہ تمام بادشاہوں سے جنگ کرنے کے لیے کس کس قسم اون کی کس کس ہتھیار مین ضرورت ہو سکتی ہے۔ اس کمیٹی نے ہی اسلحہ جنگ کی نسبت یہہ رائے قرار پائی کہ کسی لڑائی کی فتح مین جو ہتیار ہاتھ لگین وہ شایع نہ ہونے پاین اور ایک متوجہ اسلح خانہ مین محفوظ رہین۔ اور ایک سلح خانہ خاص اون اسلحہ خانہ کا غیر بالائے جو اسوقت موجود ہین۔ اور ایک سلحخانہ محفوظ بنایا جائے جس مین ہر سال نئے نئے اسلحہ جنگ خرید ہو کر داخل ہوتے ہین۔ تاکہ ہر قسم اور ہر طرح کے اسلحہ جنگ اوس موقع کی ضرورت کے وقت بلا دقت مل سکین۔ اور ایک کارخانہ سلطانی خاص پایہ تخت مین کھولا جائے کہ اوس مین ہر قسم کے ہتھیار تیار ہوتے رہین۔ چنانچہ بڑے جوش و خروش سے اوسکی تعمیل شروع ہوئی اور ایک صدی کے اندر اتنے اسلحہ جنگ جمع ہو گئے کہ دار السلطنت ترکی مین اون کے رکھنے کو جگہ ملنا اور اونکا محفوظ طریق سے رکھنا دشوار ہو گیا۔ اسلئے آدہین سے نصف سے زیادہ ایک سو چار بلاد و قلاع ترکی مین بھیجدیے گئے تا بوقت ضرورت کام آوین۔ اور

اینٹ پا پتھر تک معروف ہے

عبد الرشید آفندی سر منشی عساکر سلطانی نے جو فہرست اس ذخیرہ کی لکھی ہے اوس مین یہہ کمان کے بارکش چار ہزار بیان کیے اور چہ ہزار تیر رکھے ہین۔ اور فولادی برچھیوں کی تعداد تیرہ لاکھ سات ہزار اور مختلف قسم کی تلوارین دو لاکھ ۱۲ ہزار اور برچھیوں کی تعداد [illegible] لاکھ تحریر ہے۔ اسی پر اور قیاس کر لینا چاہیے

اسی ذخیرہ مین ایک حصن آہنی بنایا گیا ہے جو جتنا جانے کہا ہوگا لیکن اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اوس کے اندر پانچ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل قیام کر سکتے ہیں۔ اور فصیل اور برج اور حوض اوس کے اور نہرین اور اونکو سب سلطانی اور مکان سنگرین وغیرہ سب بنے ہوئے تھے اور اور اوس قلعہ کے نصب کرنے کو دو سو مہندس نوکر تھے جو ہندسوں کے حساب سے اونکو نصب کرتے اور پھر توڑ توڑ کر سب پرزون کو علیحدہ کر لیتے تھے۔ اس قلعہ کے متعلق ایک عجیب پتھر تھا جو ابیض موسیٰ کہا جاتا تھا۔ یہہ پتھر بارہ ہاتھ کی ایک چٹان تھا جسپر ہمیشہ کائی یعنی سبزی کی ایک علامت نمایان رہتی تھی جیسے پانی مین پڑے رہنے سے ہو جاتی ہے۔ اور زمین مین گاڑ دینے سے نہایت شیرین پانی کی [illegible] پھوٹتی نہین۔ اور جب اسمین پانی نکلے تو اسی پتھر

اٹھہ آیا۔ اور یونان سے استنبول پہونچا۔ یہودی
اوسکے مسیح اوس کی بڑی پرستش کرتے تھے
اور اوسکی بدولت کو جاری کر رکھا تھا [illegible]
پہونچا تھا۔ جوزف یہودی نے جسکا نام مسلمان
ہونے پر یوسف آفندی رکھا گیا اوسکا پتہ بتایا اور
اور عثمان کے حسب الحکم اوسکو اوٹھا منگایا اور
وہ خصوصاً آہنی بھی یونان کی یادگار تھا اور
پہلے ایک ہزار آدمی کی گنجایش رکھتا تھا۔ پھر
ترکون نے اسکو ایک بہت بڑا قلعہ بنا لیا
اپنی حالات و خیالات پر ترکون کے پچھلے ذخایر
کو قیاس کیجیے جو امتداد زمان سے اکثر ضایع
اور اکثر بیکار ہوگئے۔ اور جیسے جیسے زمانہ بدلتا
گیا۔ اُن قدیم حربات کی ضرورت نہین رہی [illegible]
اور ملکی حربات کا ہونا ضرور سمجھا گیا۔
یہان تک کہ سلطان مراد نے پھر ایک عام جانچ کی
لی اور تمام ذخایر اور قلعہ جات ترکی مین جو
سامان تھا جس مین تفصیل سے تھا اوسکی قلمبندی
کرائی تو اوس وقت بہت زمانہ کے مرور سے
آثار بہ پہونچا تھا کہ بہتیرے حربات و اسلحہ
جنگ جو پچھلے زمانہ کے بھرے پڑے تھے اُن
مین بعض کے نام اور طریق استعمال سے بھی
اوس وقت کسیکو خبر نہ تھی۔ اور عام طور سے یہ
نہ بتایا جا سکتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے اور اوسکو
کس موقع پر لڑائی کے وقت کس طرح استعمال
کرتے ہین۔ کیونکہ اُن مین بعض [illegible]
یونان۔ اہلی مصر و افریقیہ کے اسلحہ [illegible]
آلات و حربات جنگ تھے جو اگلے زمانے مین اُسی

ملک کے لوگ استعمال کرتے ہون گے۔ مگر اس وقت
ترکی مین عام طور سے اونکا نام اور طریقۂ استعمال
کے جاننے والے نہ تھے۔ چنانچہ منجملہ انکے قلعہ مین
ایک لمبا قدیم خنجر تھا کہ جس مین اونٹ [illegible]
[illegible] تھی آدمی شیر جیسے [illegible]
درخت کے بنے ہوئے اور [illegible] کی کھال منڈھی
ہوئی اور جا بجا بندش کی ہوئی معلوم ہوتی تھی
لیکن کسی سے یہ نہ پایا جاتا تھا کہ اسکے اصلی
نام کیا ہین [illegible] اتفاق سے اسی
قلعہ پر بجلی گری۔ اور اوسی [illegible]
[illegible] اور یہ چیزین جہان کی طرف بلند
ہوکر بیٹھنا شروع ہوئین اور بعض دشمنون
لوٹین [illegible] چھریان کٹاریان
[illegible]
ہلاکت کا سبب ہوئین [illegible] معلوم ہوا
کہ یہ کسی بڑی بنا کی لڑائی مین استعمال
ہونے کے لیے بنائے گئے تھے۔ اور یہاں سے
[illegible] کے حربات مین جیسے [illegible]
زمانہ مین بعض جگہ استعمال ہوتا لکھا ہے۔ [illegible]
فولادی پتلے ایسے نکلے جو تیر برسانے کی قدرت
ادا کر سکتے تھے وغیرہ وغیرہ
ترکی کے اسلحہ خانہ کا حال ایسا دلچسپ ہے
کہ شاید اسوقت کسی سلطنت کے اسلحہ خانہ کا ہوگا
اور اب بھی اوس کے سینکڑون قلعون مین
ذخایر قدیمہ کا انبار ہے اور ان مین قدیم کے
ایسے ایسے لا تعداد حربات جمع ہین کہ انکی
فہرست تیار کرنا اور ہر ایک کی کیفیت بیان کرنا

قریب ناممکن کے ہے اور زمانہ کی نئی ضرورتوں اور نئی ایجادوں نے ترکی کو ان قدیم ذخائر سے بے پروا کر رکھا ہے۔

حال میں سب سے آخری حاضری سلطان عبدالعزیز خان نے لی اور صرف پایہ تخت اور دریا کے کنارے قلعوں کی جو استنبول کی حفاظت کو بنائے گئے ہیں حالت درست کر سکے۔ پھر کم ہمت بیدار مغز اور جلیل الشان سلطان کے یہ خیال پیدا ہوا کہ ترکی سلطنت چاروں طرف نصاریٰ سے گھری ہوئی ہے۔ اگر کسی وقت سب ملکر اس پر یورش کریں تو تنہا ترکی مقابلہ کر سکے اور ضرورت کی ہر چیز اوسکے پاس تیار نکلے۔ اسی خیال سے سلطان عبدالعزیز نے تمام یورپ کی فوج اور ہر سلطنت کی طاقت اور ساری سپہگری اور خیالات کا خود جاکر اندازہ کیا۔ اور ایک نہایت دور اندیشی پر ایران کو اپنا اسلامی شریک بیان کر کے ایک ایسی پولیٹیکل تدبیر نکالی جس سے تمام دنیا کے مسلمان ایک سلسلہ میں بندھ جائیں اور پھر کر تمام دنیا میں مسلمانوں کے مذہبی اور شرعی معاملات اسلامی طریق سے فیصل ہوا کریں۔ اور ترکی اور ایرانی واعظ بطور پادریوں کے جابجا ضروری ہدایتوں کے لئے مقرر کیے جائیں۔ اور اس خیال کا عملدرآمد بھی شروع ہو چلا تھا اور چند عالم بھی نامزد ہو گئے تھے۔ مگر یہ خیالات کب آگے بڑھ سکتے تھے آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ سلطان عبدالعزیز تخت پاشا

کی تشییع سارتن میں نہایت بیدردی اور ناخدا ترسی سے قتل اور شہید کئے گئے اور جو سب منصوبے تھے تمام رہ گئے۔ (باقی آئندہ)

فارسی مراسلہ

بعد از ادائی مراسم دعا و سلام مکشوف میدارم اگرچند ہفتہ قبل ازین در اخبار مسلم ہیرالڈ اطلاع از فوت شخص بابی کہ در اسپتال با خوشی و قریب بمرگ بود حاصل کردیم کہ حضرات اہل تشیع بنابر ارتداد کفر طائفہ مذکورہ را از آمد و شد در مساجد و مجالس و معابد و نیز دفن کردن در قبرستان جملہ خود شان منع نمودہ اند کہ بحکم شریعت اسلام نباید۔ درین مقامات مقدسہ صدر آمد و رفت نمایند

چون این خبر را در ایام ناخوشی و بیماری آن شخص بابی نگاشتہ بودید حال از جانب عاجل بسیار تعجب داریم کہ قضیہ مرگ او در گذارش احوال دفن او چگونہ مرقوم نفرمودہ آمدید با وجود با خبر بودن شخص شما از اتفاقات و بہ مذہبی اسلام لہذا اکنون بشما زحمت دادہ بتفصیل کفن و دفن و تشییع او سامی نویسم کہ در اخبار مبارک مسلم ہیرالڈ درج نمائید از انجائیکہ آن صاحب محض خدمت بعالم اسلامیت کمر ہمت محکم بستہ اید در مقام تصدیق بشما اطلاع میدہم۔ اولاً اینکہ شخص بابی بیمار مذکور در شب ۔۔۔ بساعت دوازدہ مرد صبح آنروز مسلمانان مطلع شدند باتفاق کل اسلامیہ در جمیع قبرستانہای اسلام اطلاع دادہ ممانعت از دفن در قبرستانہا گردید۔ با وجود مطلع شدن

هم گورستان شان اهمیت انداخر او آنها عموما مربا نگی مثل
تنها ده بسر کشتی او نباید نمود چنانچه عیب ایشان متین
غیرت ایشان است که خود شان از دین و آئین
خود ننگ و عار دارند - حالانکه این ملک ملک پدران
است وگرنه باید مثل سایر فرق و ملل برای دفن
اموات خود بی عار و ننگ شوند و لاش
خود ها را دفن کنند پس معلوم است از اینکه این
شان بی پا و بی بنیاد است از ظاهر کردن خود در
انظار خلق خصوصاً مسلمانان بحال عار و ننگ ما
دارند و انتظار است و چه باعث میگردد
لامحاله عمله اسپتال بحکم قانون اسپتال مرده
مزبور را چه است دهیرها برای ... میبرند
از ترس آن لاجرم اینها عمل میکنند تنهایی و پنهانی
کشان گاهی که لاشه های جوانان مرده را حمل
و نقل میکنند لاشه را بدن اختیار ساعت
هم از شب چهارشنبه ۷ شعبان از بیر دروازه است
بالای مسی رود بطرف دهلی از ترس آنکه مبادا
نگاه مسلمانان بایشان خواهد افتاد و از ذلت
مذلت مرتدین مطلع خواهند شد و بیخبر از آنکه
... بیکه اینها از شیطان مرید خود ساخت - در
انظار مسلمین حاضر و ذلیل و خوار کرده و مبتلا شدند
تا اینکه مرده را با کمال ذلت و خواری ... پنهانی
بستند در قبرستان دهیرها دفن کنند
دهیرها هم مانع از دفن کردن در قبرستان خود
شان گردیدند لهذا عاقبت الامر لابد از ناکام ماتم
متصل ... است که ... تنها ... میبرد

گور ... کنند با اینها کثیف خود ... [illegible]
... چنانکه ... آخر کار حالات این شخص
مرتد عاقبت نا اندیش بود که ... [illegible]
از راه خدمت بعنوان اسلامیت ... اخبار
... مسلم ... [illegible]
خواهد گردید ... [illegible]
و ... شوق داشته باشد که ... اطلاع ...
مسلمانان که از حالات ... [illegible]
اطلاع داشته باشند ... [illegible]
این ... اخبار مسلم ... [illegible]
مفصل اطلاع ... [illegible]
... از حالات ... [illegible]
... [illegible]
... التاریخ
... [illegible]
ور ... السلام علی من
اتبع الهدی ... [illegible]

... [illegible]

مطبع ... [illegible]

مضامین	مسلم ہیرلڈ	مضامین
خبروں کا چمن امیر عبدالرحمن خان صاحب مسلمان بیرسٹر انگلستان کے مخالف محصول پارچہ		بقیہ مضمون ترکی کا تحفظ اسلحہ خانہ مقدمات محکمہ پولیس کورٹ بمبئی ہمارے دن کی خبرین۔

جلد ۸ بمبئی سہ شنبہ ۱۱ فروری ۱۸۹۶ء نمبر ۳۶

خبروں کا چمن

ہندوستان کے حکام نے گورنمنٹ انڈیا نے حکم دیا ہے کہ جب نصرا خان ہندوستان سے ہو کر یہاں تشریف لائیں تو ان سے نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آیا جائے۔

سرکاری طور سے مشتہر ہوا ہے کہ فرسٹ بٹالین رائل انفنٹری لنکاشائر رجمنٹ پونہ سے ۱۸ فروری کو سیلون جائیگی۔

۱۹ جنوری کو لندن میں لاہور کے دو طالبعلموں نے جنکا نام ضیاءالدین احمد اور محمد افضل ہے دو لیڈیوں سے شادی کرلی۔ یہہ معلوم ہوا کہ انکی کشش کسیکی غالب تھی۔

آج شام کو ساڑھے چار بجے ناخدا محمد علی روگے کے مکان واقع محلہ ناخدا میں ممبران محمڈن کلب بمبئی سیٹھ حاجی زکریا حاجی احمد کو جنہوں نے دو لاکھ روپیہ یتیم خانہ کے لیئے دیا ہے ایک ایڈریس دینگے۔

۹ فروری کی ولایت کی ڈاک سے معلوم ہوا کہ آگرہ آباد کے ایک شخص محمد صلاح الدین نے ولایت میں امتحان ایم اے پاس کیا۔

مقدمات پولیس کورٹ:- کل مسٹر ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس میں ایک شخص ابوایوب اس جرم میں پیش کیا گیا کہ اوسنے ایک پارسی مسمی نصروانجی کے سر میں لکڑی ماری جس کے صدمہ سے اوسکا سر پھٹ گیا۔ مدعی کی طرف سے مسٹر داور بیرسٹر اور مسٹر قاضی کبیرالدین بیرسٹر ایٹ لا اور مسٹر لکمارڈ وکیل اور مجرم کی جانب سے مسٹر ڈیسوزا پلیڈر مقدمہ کی پیروی کرتے تھے۔ مجسٹریٹ صاحب نے فیصلہ سناتے وقت کہا کہ آجکل اس مقدمات زیادہ ہونے لگے ہیں بدمعاشوں کو معقول سزا ہونی چاہیے۔ چونکہ اس مجرم پر پہلے بھی دو بار ایسے ہی معاملہ میں جرمانہ ہوچکا ہے اس لئے اسکو ایکماہ قید کی سزا دیجاتی ہے۔

کل مسٹر دستور مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس میں ایک شخص بنام برکت خان استحصال بالجبر کے جرم میں پیش کیا گیا۔ بیان کیا گیا کہ مقدمہ یہ ہے کہ شب دوشنبہ کو مجرم مذکور گرانٹ روڈ پر ایک شخص مسمی دین محمد کے پاس آکر کہنے لگا کہ مجھکو شراب کے لئے پیسے دیدے اوسنے انکار کیا۔ مجرم نے ایک طمانچہ رسید کیا اور داہنی جیب میں سے گھڑی معہ زنجیر لیکر فرار ہونیکا ارادہ کیا۔ دین محمد نے چور چور کہکے چلانا شروع کیا۔ اتنے میں ایک پولیس نائک بنام بابجی آتمارام نمبر ۶۶۲ آگیا اور اوسنے مجرم کو گرفتار کرلیا۔ مجرم نے اوسکے ہاتھ میں کاٹ کھایا اور اوسکو گراکر یہانتک مارا کہ اوسکی وردی بھی پھٹ گئی۔ اتفاق سے ایک اور سپاہی آگیا وہ مجرم کو گرفتار کرکے لیگیا۔ مسٹر دستور مجسٹریٹ نے فیصلہ سناتے وقت کہا کہ مجرم دو جرموں کا مرتکب ہے ایک یہ کہ گھڑی زبردستی چھینی دوسرے پولیس نائک کو مارا۔ اور پہلے کا بھی سزا یافتہ ہے اسلئے استحصال بالجبر کے معاملہ میں ۱۲ ماہ اور سپاہی کو مارنے میں ۶ ماہ کی سزا دیجاتی ہے۔

اسی اجلاس میں ایک ہندو بدمعاش بنام لکشما ایشو کو اس جرم میں ایک ہفتہ قید سخت کی سزا ہوئی کہ اوسنے جانوبا کی دوکان میں سے ۲ روپیہ قیمت کے بٹن چرا لئے تھے۔

ایکٹ سنہ ۱۸۹۵ء بابت تعدیلات منتظرہ بمبئی بہت جلد سپریم کونسل میں پیش ہونے والا ہے۔

مہاراجہ صاحب نیپال موسم بہار میں ممالک یورپ کی سیر کو روانہ ہونگے۔ ہز ہائینس کی ہمرکاب بہت سے اہلکار ہونگے۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۔ سہ شنبہ ۲۶ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

امیر عبد الرحمن خان صاحب

امیر صاحب کے ایجنٹ سردار محمد حسن خان ولایت میں ہیں امیر صاحب اور انگلینڈ کے دوستانہ برتاؤ کی بابت تو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ ہمیں ولایت کی ذرائع سے موصول ہوئے جسکا خلاصہ درج ذیل ہے سردار بیان کرتے ہیں کہ امیر صاحب کی خواہش ہے کہ کافرستان کو افغانستان میں ملالیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کافرستان اسی حالت میں رہیگا تو افغانستان کو بہت بڑا اندیشہ ہے مدتون کے بعد امیر صاحب نے شنواری ۔ ترکی ۔ غلزائی اور ہزارہ والون پر فتح پاکر اونکو اپنا مطیع بنایا ہے ۔ اونھون نے جو اپنے ملک میں حد بندی کی ہے تو امیر صاحب نے اون ہی ملکون کے باشندون کو اجازت دیدی ہے کہ امن و عافیت کے ساتھ وہی حکمرانی کرین چونکہ یہ مقامات کافرستان کے ملحق ہین اس لئے وہ لوگ ہمیشہ اون کو ستاتے ہین ۔ بدینوجہ امیر صاحب کا ارادہ ہے کہ کافرستان کو بھی مسلمانستان بنادین ۔

اسوقت سوائے کافرستان کے افغانستان کے تمام ملک امیر صاحب کے قبضہ مین ہین ۔ کافر لوگ دوسرے ملک مین کسی تاجر کو آنے دیتے ہین نہ جانے دیتے ہین یہان تک کہ راستہ بھی نہین بنانے دیتے ۔ امیر صاحب کا ارادہ ہے کہ راستہ بناکر تجارون کی آمد و رفت جاری کرین ۔ اگر یہ بات نہین ہوا تو اندیشہ ہے کہ کسیوقت انگریزون کو امیر صاحب اور امیر صاحب کو انگریزون کی مدد کرنے مین بہت مشکل واقع ہوگی ۔

فی الحال افغانستان کی رعایا کی حالت بہت بہتر ہے ۔ عموما سب لوگ امن پسند ہوگئے گذشتہ زمانہ مین جو بغاوت اور لڑائی جھگڑے رہتے تھے اب بالکل نہین ۔ کابل کی رعایا دستکاری کے مختلف کامون مین بہت ترقی پر ہے ۔ اور وہان کے سرکاری کارخانون مین ہر روز نو ہزار مزدور کام کرتے ہین ۔ اسلئے کابل کی مردم شماری کے حساب سے فیصدی ساٹھ آدمی دستکاری پر گذران کرتے ہین ۔ مزدورون کی تنخواہین بھی معقول ہین ۔

کابل مین ہر روز دو ہزار مارٹینی کارتوس اور دو ہزار سنائیڈر کارتوس اور ۵ اینفلڈ گن اور ہر ہفتہ مین دو توپین بنتی ہین ۔ یہ توپین بہ نسبت معمولی توپون کے بہت جلد چلتی ہین ۔ گولا بارود کے آلات کے منگوانے کی منظوری ہوچکی ہے وہان کی ٹکسال مین ہر روز ایک لاکھ بیس ہزار سکہ ضرب ہوتا ہے ۔

اس کے بعد سردار موصوف نے بیان کیا کہ شہزادہ نصر اللہ خان نے جو چیزین ولایت مین دیکھی ہین اون کے دل پر بہت بڑا اثر ہوا ہے وہ

کوشش کرتے ہین کہ ایسی چیزین ہمارے ملک مین ہونی چاہیین۔ امیر عبدالرحمن صاحب بہت سی ظاہر کرتے ہین کہ مین علالت کی وجہ سے تھا لیکن اگر تندرست ہوتا تو ضرور جاتا اور وہ ان کو یہان ایشیا کے ممالک مین بھی رواج دیتا۔

مسلمان بیرسٹر

۱۱ فروری کی ڈاک ولایت سے معلوم ہوا کہ امسال کے بیرسٹری کا امتحان مین حسب ذیل اشخاص کامیاب ہوئے۔ چنانچہ اونکی تفصیل درج ذیل ہے سید علی اوسط۔ شیخ محمد حیات خان۔ ایس جہانگیر مرزا محمد قمرالدین۔ محمد پیر بخش۔ مظاہر علی۔ محمد علی قاضی جی۔ سید علی کریم۔ شیخ شمس الدین سید محمد ابراہیم۔ عزیز الرحمن خان۔ مصطفٰے سنوی سید محمد امیر۔ محمد ابراہیم۔ علی محمد خان دہلوی۔

اس خبر کو دیکھکر ہمین نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ خدا کے فضل سے مسلمان بھی دنیاوی ترقیون مین کامیابی حاصل کرنے لگے۔ جو لوگ اس ترقی کو محض دنیا ہی کیلئے وقف کر دیتے ہین تو ہم عموماً سب صاحبون کو مبارکباد دیتے ہین۔ لیکن علی محمد خان دہلوی اور اون کے معاون منشی معزالدین صاحب ساکن بمبئی کو خصوصاً۔ منشی صاحب موصوف واقعی بڑے قابل اور نیک نیت آدمی ہین۔ علی محمد خان صاحب کو ہر طرح سے امداد دیتے رہتے جو کہ وہ خلوصیت کے ساتھ تھی۔ اس لئے اللہ نے انکی کوشش قبول فرمائی۔

انگلستان کے مخالف

آجکل زمانہ کچھ ایسا اولٹا ہے اور راج کے معاملات مین ایسی کایا پلٹ کی صورتین پیدا ہوگئی ہین کہ ہر بات اولٹی ہی پائی جاتی ہے۔ انگلستان ایک زمانہ بھر کا دوست ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ سارا جہان اسکا دشمن ہو رہا ہے کیا یورپ کیا ایشیا کیا امریکہ کیا افریقہ کسی براعظم مین کوئی ملک کوئی سلطنت ایسی نہین ہے جسکی انگلستان سے اغراض و مقاصد کی مخالفت نکلیالی ہو کوئی سلطنت ایسی نہین ہے جو انگلستان کے نیچا دکھانے کو فرصت کرنے پر ادھار کھائے نہ بیٹھی ہو حالانکہ انگلستان ہی تمام دنیا مین اشاعت تہذیب کا ساعی ہے اور وہ ہی اپنی کاڑھی محنتون سے کمائے ہوئے پیسے اور اپنی عزیز جانون کا خون کرکے دنیا کی عام ترقیون مین کوشش کر رہا ہے۔

انگلستان کے دشمن کہان نہین ہین یا انگلستان کا دشمن کون نہین ہے؟

روس تو انگلستان کی تخریب اور نقصان رسانی پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ ایشیا مین یورپ مین افریقہ امریکہ مین معاملات وسط ایشیا کے متعلق معاملات مشرقی ایشیا کے متعلق معاملات مشرقی یورپ کے متعلق معاملات وسط افریقہ کے متعلق معاملات مصر کے متعلق معاملات

ٹرکی کے متعلق معاملات کابل کے متعلق معاملات ایران کے متعلق معاملات ہندوستان کے متعلق یا اطالیہ کے ذریعہ سے فرانس کے ذریعہ سے خدیو کے ذریعہ سے امریکہ کے ذریعہ سے ایک سے ایک کو لڑا کر دوسرے کو بھڑکا کر ایک کو بہکا کر دوسرے کو اغوا کر کے ایک سے دوستی اور اتحاد پیدا کر کے دوسرے سے بے تعلقی ظاہر کر کے سو سو حیلوں ہزار ہزار تدبیروں سے لاکھ لاکھ کارستانیوں سے ہمیشہ ہر روز ہر ساعت ہر گھڑی اسی فکر اور اسی ادھیڑ بن مین رہا کرتا ہے کہ انگلستان کو کچھ نقصان پہنچے اسکی شان و شوکت کم ہو اُس کے عروج و ترقی مین خلل پڑے سلطنت برطانیہ روس کے مدمقابل نہ رہنے پائے اور وہ جاپان و چین و تبت و کابل و ایران و ٹرکی و ہندوستان بلکہ مصر و افریقہ اور بالآخر ممالک یورپ اور بعد ازان ایک عالم اور اگر ممکن ہو تو ستارون پر بھی قبضہ کر لے اور بجز روس کے دنیا مین کسی سلطنت علی الخصوص انگلستان کا نام و نشان باقی نہ رہجائے -

لیکن روس کے سوا دوسری سلطنتین بھی دنیا مین انگلستان کی دشمن پائی جاتی ہین - فرانس کی رقابت اور دشمنی اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ الامان و العظمۃ للہ - فرانس بھی ہر ہر جگہ انگلستان کی رقابت اور مخالفت پر تیار رہا کرتا ہے - ہندوستان کی اعلیٰ حکومت کے لئے فرانسیسیون نے سینہ ٹھیک ہی دبا رہا تھا - لیکن بہرحال جب کچھ زور نہ چل سکا تو خاموش ہو کر بیٹھ رہنا پڑا - چین اور برہما اور فرانس کی رقابتین جیسے جیسے نازک موقعون پر جس حد تک ظاہر ہوئی ہین سب کو معلوم ہین مشرقی افریقہ بالائی نیل علی الخصوص معاملہ مصر کے متعلق فرانس کو انگلستان کے نام سے نفرت ہے اور شب و روز یہی کوشش رہتی ہے کہ کسیطرح انگلستان کو زک دی جائے - مڈگیاسکر پر فرانسیسیون نے جو حال مین قبضہ کیا ہے یہ خاص انگلستان کی عداوت سے ہوا ہے - اور دیکھئے اس کارروائی کے آئندہ کیا کیا نتایج پیدا ہوتے ہین اگر مشرقی اور جنوبی افریقہ کے معاملات نے طول پکڑا - تو فرانس کی دشمنی انگلستان کے حق مین سخت کی عداوت کی نوبت تک پہونچ جائیگی - جرمنی کی نسبت سبکا خیال تھا کہ اگر سلطنت مذکور انگلستان کی دوست نہین ہے تو دشمن بھی نہین ہے - لیکن معاملات ٹرنسوال سے ظاہر ہوتا تھا کہ اقل درجہ اس وقت تک جرمنی سے بڑھکر انگلستان کا کوئی دشمن نہین ہے - اطالیہ کو بالکل مثل جرمن کے خیال کرو اور آسٹریا اور اسپین کو بھی انگلستان سے بغض اور حسد ہے اور اہل امریکہ جو ایک ہی گوشت اور ایک ہی پوست ہین انکی رقابت اور عداوت روسیون اور فرانسیسیون سے بھی بڑھی ہوئی ہے - چنانچہ وینزویلا کا معاملہ ناظرین کے پیش نظر ہے عیان را چہ بیان

ایشیا مین اہل چین انگلستان کے نام سے

پڑہتے ہین۔ اہل جاپان باوصف تمام ظاہری مراسم اور دوستانہ تعلقات کے انگلش لوگون کے ساتہ پناہ مانگتے ہین۔ سیام والا مملکتین انگلستان سے بیزار ہین۔

ادہر ہرچند ایران اور کابل انگلستان سے کئی مرتبہ جنگ کرچکا ہین اور ٹرکی کے معاملات کی حال سے انگلستان کو جو ناراضمندی ہوئی سکا کچہہ عکس ترکون کے بہی قلوب پر پڑا ہوگا۔ اور اسیطرح گو نوجوان خدیو وقتاً فوقتاً انگلش نگرانی مصر پر کان کہڑے کرتے ہین تاہم بہیئت مجموعی کہا جاسکتا ہے کہ ایشیائی بعض چہوٹی اسلامیہ سلطنتون اور ٹرکی کو چہوڑ کر تمام دنیا انگلستان اور سلطنت برطانیہ۔ اور انگلش لوگون کی دشمن ہے۔ اسپر بہی یہہ کام انگلستان ہی کا ہے کہ وہ سب کی دوستی نباہے جاتا ہے اور تاج برطانیہ کی جانب سے پارلیمنٹ کے اجتماعی موقعون پر جو سپیچین دیجاتی ہین ان مین تمام روئے زمین کی سلطنتون کے دوستانہ تعلقات باہمی انگلستان کے بیان کا موقعہ حاصل ہوتا ہے۔ ہرچند فی الحال انگلستان کی مخالفت اور نقصان رسانی مین اسکے دشمنون کی جانب سے غیر معمولی طور کی کدوکاوش ہورہی ہے جسکے نتائج نہایت تشویشناک پیدا ہورہے ہین۔ تاہم ہمکو تاج برطانیہ کی صلح پسند حکمت عملی اور حلیمانہ برتاؤ اور سنجیدہ کارروائیون سے بہی امید ہے کہ وہ اپنے تمام دشمنون کو دوست بنائے رکہنے مین مثل سابق آیندہ بہی پوری کامیابی حاصل کرتا رہیگا

اور اسپر بہی اسکی سطوت اور شان مین کسیطرح کا فرق نہ آنے پائیگا۔

(اودھ)

محصول پارچہ

روئی کو کپڑے کی چنگی کے متعلق مسودہ ترمیم پیش کیا گیا ہے۔ اسپر ہندوستان کے کارخانہ والون اور انگریزی اور دیسی کل اخبارات ہندنے بہت کچہہ داد فریاد کی ہے۔ مگر شنوائی کی امید نہین بمبئی کے کارخانہ دارون کا ایک ڈیپوٹیشن کلکتہ گیا اور سر جیمس ویسٹلینڈ صاحب مجوز قانون مذکور سے ملاقات کی اور صاحب موصوف نے فرمایا کہ آپ لوگ مسودہ کے اصول پر بحث نہین کرسکتے۔ اسکا صاف یہہ مطلب ہے کہ خواہ تمہارے دلائل کیسے ہی مضبوط ہون اور خواہ تمہارے عذرات کیسے ہی درد ناک ہون مگر تمکو زبان کہولنے کی اجازت نہین ہے۔ بمبئی اور کلکتہ اور کانپور مین بہت جوش و خروش کے جلسے ہوئے ہین اور گورنمنٹ عالیہ کی خدمت مین عذرات پیش کئے گئے ہین کہ ترمیم مجوزہ کا پاس ہونا سراسر غیر مناسب اور خلاف مصلحت ہوگا مگر گورنمنٹ ہند خود مجبور ہے گورنمنٹ کب چاہتی ہے کہ اسکے محاصل مین ۲۵ لاکہہ روپیہ سال کا نقصان ہو مگر صاحب وزیر ہند کا حکم ہے کہ قانون اس طرح بنایا جائے پس اسکی تعمیل ضروری ہے صاحب سکرٹری آف سٹیٹ بہی دل سے نہین چاہتے تہے کہ ایک خاص فرقہ یعنی ولایت کے پارچہ بافان کی خاطر خزانہ ہند پر ایسے نازک وقت مین اور بوجہہ ڈال دیا جائے اور ہند کی

غریب رعایا پر ایک اور ٹیکس بڑھایا جاے گا۔ لارڈ ہملٹن صاحب کیا کرین لنکاشائر اور مانچسٹر کی طرف سے پچاس ساٹھ ممبر پارلیمنٹ مین ہین۔ اگر ان کو خوش نکرین تو ان کے بگڑ جانے کا خوف ہے۔ اور اگر وہ خلاف ہو جائین تو کنسرویٹو پارٹی کمزور ہو جائے۔ اور شاید لبرل گروہ پھر زور پکڑ جائے۔ اس اندیشہ سے ان کو خوش کرنا اور راضی رکھنا ضروری ہوا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ولایت کے پارچہ باف اب بھی خوش نظر نہین آتے۔ وہ کہتے ہین کہ محصول بالکل ہی معاف کرو۔

سب سے بڑا اعتراض جو ہندوستان کیطرف سے کیا گیا ہے اور جس کا کوئی تسلی بخش جواب گورنمنٹ نہین دے سکتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ یہ ترمیم اصول تمدن کے بالکل خلاف ہے۔ یہ امر جملہ مدبران عالم کے نزدیک صدہا سال سے مسلم ہو چکا ہے کہ ٹیکس ہمیشہ اس طور سے لگانا چاہئے کہ غریب رعایا کو اس کی سختی محسوس نہو زیادہ تر ٹیکس ان اشیا پر ہونا چاہئے جو عیش و آرام کے لوازمات ہین کیونکہ اس صورت مین ٹیکس کا بار صرف امیر اور خوشحال لوگو نپر ہوگا۔ جنکو اس کے برداشت کرنے مین تکلیف نہین ہوتی۔ ضروریات زندگی پر ٹیکس لگانا مفلس اور غریب باشندون کو تنگ کرنا ہے۔ نفیس اور قیمتی کپڑے پر محصول عائد کرنے سے غریب آدمیون کا کچھ نقصان نہین ہے۔ مگر موٹے کپڑے پر محصول لگانے سے انکو دقت پیش آئیگی۔ مگر یہ اصول اب توڑا جاتا ہے۔ ولایت سے عموماً باریک اور عمدہ کپڑا آتا ہے جو ہندوستان مین تو بوجہ خرابی آب و ہوا کے نہین بن سکتا اسپر تو ۱½ فیصدی گھٹایا جاتا ہے اور دیسی کارخانون کے موٹے کپڑے جو کثرت سے غریب آدمی پہنتے ہین انپر ۳½ فیصدی محصول بڑھایا جاتا ہے یعنی عیش و عشرت کے سامان پر تو محصول کم اور ضروریات زندگی پر زیادہ کیا جاتا ہے

بمبئی کے جلسے مین مسٹر رحمۃ اللہ سیانی صاحب نے فرمایا کہ ولایت مین اگر ایسا خلاف اصول قانون پارلیمنٹ مین پیش کیا جاتا تو شاید وزارت کو ۲۴ گھنٹے کے اندر اپنے عہدہ سے مستعفی ہونا پڑتا۔ مگر ہندوستان مین اصول اور خلاف اصول سب روا ہے۔

ولایت مین بجٹ کے پیش کرنے پر صاحب وزیر ہند نے فرمایا تھا کہ اگر خزانہ کی حالت بہتر ہوئی تو نمک کا محصول کم کیا جائیگا کیونکہ غربا کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور گرانی نمک کی وجہ سے اکثر غریب آدمی بے نمک یا کم نمک کا کھانا کھاتے ہین جس سے بہت سی بیماریان پیدا ہوتی ہین۔ ہماری رائے مین نمک پر محصول لگانا ایسا ہے جیسا پانی یا ہوا پر ٹیکس عائد کرنا۔ مگر بجائے اس کے کہ صاحب وزیر ہند اپنا وعدہ پورا کرتے غریب آدمیونکو بدن ڈھانپنے اور انکو موسمون کی سختی سے محفوظ رہنے مین بڑی مشکلات حائل کرتے ہین۔

بقیہ مضمون ٹرکی کا محفوظ سلحخانہ

اس حاضری کی فہرست جسکا ذکر ہم پیرا اخبار نوآبے نے جنگ روس کے زمانہ مین کیا ہے ایک بار شروع سلطان عبدالعزیز خان نے بایزید یلدرم کے اوس خیال کو جو اوپر بیان ہوا اور ذخایر جنگ کے متعلق جس سلطان کی جہہ یاد ہیں ہوئی اوسکو از سر نو جابجا اور اپنی سلطنت کے تمام امیرون امراء وزیرون اور شیوخ اور شیخ الاسلام وغیرہ کی کمیٹی کرکے اونکی سلائے لی اور بموجب اس زمانہ کی ضرورت کے موافق ٹرکی کو مستعد اور جنگ کے لئے ہر وقت آمادہ رہنے کے قابل بنانے کو شاہی نوٹ قلمبند کئے اور ہر روز کی جنگی رپورٹ سننے مین خاص توجہ ظاہر کی اور ذات خاص سے ہر روز ایک ایک صیغہ کی نگرانی شروع کی - کوئی کشتی اور جہاز ایسا نہتا جہان سلطان نے نہ دیکھا ہو - اور کوئی ذخیرہ ایسا نہ تھا جہان سلطان عبدالعزیز خان کے قدم نگئے ہون - سلطان عبدالعزیز خان کی اس دور اندیشی اور بیدار مغزی نے تمام یورپ کو ہوش باختہ کر دیا اور سلطان کے خیالات نے تمام سفارت خانون کے کان کھڑے کر دئے جسکا نتیجہ وہی سازش اور شربت شہادت کا جام آخرین پہنا چاہئے -

اسکے بعد جب دفعۃً سلطنت ٹرکی کا تخت خالی ہوگیا - اور دفعتاً روس جیسی زبردست نے لاکھون فوج کے ساتھ چارون طرف سے یورش کی اور مختلف صوبے ٹرکی کے باغی ہوگئے اور انگلستان وغیرہ سب نے ٹرکی کو تنہا چھوڑ دیا اور سلطان عبدالمجید خان خداداللہ ملکہ ایک نہایت ہلچل مین تخت نشین ہوئے تو آپ نے دیکھ لیا کہ ہر طرح کی کوششون اور مختلف سازشون اور لاکھون مخارجن کے یلغار کو ٹرکی نے کس قدر رد کیا اور کس حد تک اپنی حالتین درست کرکے دادِ شجاعت دی -

اسوقت ہمکو ٹرکی کی دادِ شجاعت واستقلال کی نمائش کی نامقصود نہین ہے بلکہ ٹرکی کے سلحخانہ کا ذکر کرنا مقصود ہے اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ سلطان عبدالعزیز خان نے علاوہ ذخایر قدیم کے تمام ذخیرون کو جمع کرکے یہ تجویز کی تھی کہ قسطنطنیہ مین کثرت آگ لگجاتی ہے اور سامان ذخایر جنگ کا ایک محذوش ہے - پس اسباب مین کوئی مناسب رائے سوچی جائے چنانچہ طلعت آفندی کی جو ایک چھوٹے طبقہ کا آدمی تھا یہ رائے ہوئی کہ دریا کے نیچے جیسے بعض جگہ ریل بنائی گئی ہے اس کام کے لئے تہ خانے بنائے جائین جسوقت یہ رائے پیش ہوئی سلطان عبدالمجید خان نے اوسکو ایک اعلیٰ درجہ مرحمت فرمایا اور تیرہ تہ خانے بنائے گئے جنمین صرف موجودہ زمانہ کے استعمال کے لایق ترک - فرانس - جرمن - انگلستان - اٹلی امریکہ کی بنی ہوئی چیزین مثل توپ - گولہ - گولی - بندوق - تپنچہ - تلوار - سنگین - چھری - بارود - جنگی تار - پیٹی وغیرہ وغیرہ قرینے سے رکھے گئے اور جب روس کیساتھ عظیم الشان لڑائی پیش آئی جسکے مقابل تمام یورپ مین کوئی لڑائی ایسی مہیب اوسوقت نہین ہوئی تو ان تیرہ تہ خانون سے

ڈالی تہ خانون کا اسباب لیا گیا۔ باقی کا قفل نہین کھلا۔ اوس کے بعد سلطان عبد المجید خان مرحوم خلد آشیان نے جو وقتا فوقتا ہر قسم کا سامان جمع کیا جسکی نسبت تمام اخبارات یورپ کا اتفاق ہے کہ اونھون نے پہلے سے بہت زیادہ خود کو عام جنگ کے لایق بنالیا ہے ذخایر جمع کئے ہون و نکا انسان نہین اور سلطنت کی کے مختلف قلعون اور شہرون اور اسکے پایہ تخت اور ترسانون اور میگزینون مین قدیم و جدید ذخایر اتنے کثیر ہین کہ اگر دیانت اور ہوشمندی اور لیاقت سے اونکو خرچ کیا جائے اور کسی لڑائی کے وقت ناگہانی اضطراب اور بدنظمی پیش نہ آوے تو اوس کے ذخایر تمام یورپ کیساتھ ضعف آرا ہونے کو کافی ہوجانے سمجھ سکتے ہین مگر خدا نکرے ہماری دنیاوی گورنمنٹ اور مذہبی سلطان سے کوئی وجہ مخاصمت کی پیدا ہوکر جنگ کا طوفان برپا ہوا اور انگلستان بے فایدہ بعض خام خیالیون مین مبتلا ہوکر اپنے ایک ضروری دوست کو دشمن بنالے جس سے بجز فائیدہ مخالفان کے اوسکو کچھہ فایدہ نہین۔ (راقم شہری)

مقدمات مجگام پولیس کورٹ بمبئی

کل مسٹر رسنتر مجسٹریٹ کے اجلاس مین ایک ہندو بدمعاش نام وٹھوبا نرسو اس جرم مین پیش کیا گیا کہ اوسنے سیٹھ آدمجی پیربھائی کے کارخانہ واقع باب اللہ تالاب مین سے کچھہ کپڑا چرالیا تھا آدمجی سیٹھ کا گواہ مسمی کیشو رانگو بند بیان کرتا ہے کہ مین سیٹھہ آدم جی پیر بھائی کے کارخانہ مین کلارک ہون۔ یہہ مجرم بھی وہان سینے کا کام کرتا ہے۔ تاریخ ۸ فروری کو مجرم نے کارخانہ مین سے تھوڑا سا کپڑا چراکر اپنی دہوتی کے اندر رکھ لیا تھا جب پولیس سپاہی نمبر ۱۴۹۶ نے اسکی تلاشی لی تو اسکی دہوتی مین سے کپڑا نکلا۔ سیٹھ کے کہنے سے ہمنے اسکو پولیس کے حوالے کردیا۔

مجسٹریٹ صاحب نے ۲۰ روز قید سخت کی سزا دی

جہازون کی خبرین

فروری	نام جہاز	مقام	
	اینیٹن	نیوپورٹ	۱۰ جنوری
″	سٹراتھ ہیرن	کارڈف	۸ جنوری
″	نواسا	کلکتہ	۲۲ ″ ″
″	گلانیٹن	بمبئی	۹ ″ ″
″	دریلی ہال	لیورپول	۱۲ ″
″	اغلطی مارو	نیوکوڈما	۶
″	دوارکا	کراچی	۶ فروری
″	تمیسٹ	جدہ	۲۸ جنوری
″	فعلکہ	ملبورن	یکم ″
″	کلان الپن	لیورپول	۱۱ ″ ″
″	چندواڑا	کلکتہ	۸ ″ ″
۹	کلوا	ڈولنگ بے	۵ ″ ″
″	واکونورا	نیوکیسل	۷ ″ ″
″	گنگا	عدن	۴ فروری
″	فلورنڈا	کارڈیف	

مطبع محمودی ناگپاڑہ سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر حجرہ محلہ مکان نمبر ۲ بمبئی سے شایع ہوا۔

مضامین
خبرون کا چمن
ہندوستان کے مسلمانون کا اپیل
غزل [illegible]
[illegible]
[illegible]
کافرستان کی فتح

مسلم ہیرالڈ

مضامین
غریب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تعلقات [illegible]
اعلان [illegible]
[illegible]

جلد ۸ | بمبئی پنجشنبہ ۱۳ فروری ۱۸۹۶ع | نمبر ۳۸

خبرون کا چمن

اٹلی گورنمنٹ مساوا کو ایک کمشنر [illegible] فوج [illegible] ڈیوک آف [illegible] کے ماتحت [illegible]

(مروقم [illegible] ۱۱ فروری)

اٹلی اخبارات کہتے ہیں کہ [illegible] لوگ [illegible] مباحث کے [illegible] سے [illegible]

[illegible] خلیف [illegible]

چند جوان ترکون نے گرفتار کئے گئے [illegible] معلوم نہین

(۱۱ فروری) [illegible] صاحب اور [illegible] صاحب [illegible]

بمبئی مین [illegible] تاریخ کو آئی ہین اور واٹسن ہوٹل مین مقیم ہین۔ [illegible] بالکل

آرام سے [illegible] کلکتہ آگئے

[illegible] رات کو [illegible] ایک [illegible] نامہ

بمبئی کے مسلمان سیٹھ حاجی قاسم [illegible] نے خان بہادر کا خطاب [illegible]

[illegible] صاحبہ کو [illegible] فروری کو [illegible]

ہائی سکول کا معاینہ کیا

[illegible] صاحب [illegible] کی شادی [illegible] ہوئی ہے۔

کرنل [illegible] صاحب کمشنر جالندھر پنجاب یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوئے

[illegible] خبر آئی ہے کہ [illegible] کی [illegible] کے لئے جو [illegible] روانہ ہوئے ہین [illegible] مقام پر پہونچے ہین [illegible] کے ذریعے باہمی بات چیت کرنی [illegible] اور [illegible] ہو [illegible] ساتھ جو [illegible]

جب [illegible] کا مقابلہ ہوا [illegible]

[illegible] افسرون کی پنشین [illegible] کی معمولی پنشن ۸۰ پونڈ سالانہ [illegible] لیے [illegible] کی بیوہ کی ۵۰ پونڈ اور ۱۲ پونڈ [illegible] جنرل کی بیوہ کی ۹۰ پونڈ [illegible] پونڈ [illegible] کی بیوہ کی ۱۲۰ پونڈ اور ۲۰ پونڈ [illegible] اگر موت [illegible] کی وجہ سے ہو تو اس [illegible] پنشن ملتی ہے لیکن اگر افسر میدان جنگ مین مرے [illegible] ۱۲ ماہ کے اندر [illegible] تو مندرجہ بالا شرح سے [illegible] پنشن [illegible]

[illegible]

مقدمہ [illegible] شائع ہوا [illegible] دو دو سال قید کی سزا ملی ہے [illegible] نام [illegible] ہین [illegible] خان [illegible] خان [illegible] علی [illegible] خان [illegible] شیر خان [illegible] خان۔ غلام قادر خان [illegible] رمضان خان۔ محمد خان۔ [illegible] خان [illegible] الٰہی بخش۔ [illegible] خان [illegible] ہائیکورٹ مین اپیل [illegible] جائیگا۔ دیکھیے عدالت عالیہ کیا فیصلہ کرتی ہے

[illegible] انفنٹری کے جمعدار [illegible] خان [illegible]

[illegible] ۹۵ [illegible] خان [illegible] کی جگہ [illegible] ہوئے [illegible] علی خان جمعدار مقرر [illegible]

[illegible] خان [illegible]

[illegible]

[illegible] علی جمعدار ہوگئے۔

[illegible] انفنٹری کے [illegible] خان [illegible]

[illegible] ستمبر [illegible] جمعدار بنائے گئے۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی پنجشنبہ ۲۹ ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

پوربندر کے مسلمانوں کی اپیل

ہم جولائی کو پوربندر میں بموقع محرم ہندو اور مسلمانوں میں سخت فساد ہو گیا تھا اور اس بابت پوربندر کے مسلمانوں نے جو مسلمانوں قاضی کمیٹی اور صاحب اور پریسیڈنسی کی معرفت گورنر صاحب بمبئی کے ہاں اپیل پیش کیا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

مظلوم مسلمانوں کے نام

کھاتکی عبداللہ عمر سپاہی حسن محمد ... بھائی نور بھائی۔ عیسیٰ ابا کتا والا۔ کارا اسلیمان ہاشم۔ میمن طیب موتی۔ ... اسحاق عبداللہ۔ ... پنجارا ولی عبداللہ وغیرہ وغیرہ

ہم سب پوربندر کے رہنے والے ایڈمنسٹریٹر پوربندر کے ستائے ہوئے نہایت عاجزی کیساتھ آپکی خدمت میں اپنی مصیبتوں کا اظہار کرتے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہماری فریاد پر غور فرماکر منصفانہ حکم دینگے کیونکہ برٹش حکومت میں غریب سے غریب رعایا کی بھی فریاد سنی جاتی ہے

اپریل ... میں جو بلوہ ہوا تھا اوس میں پولیس نے ۲۲۰ ہندوں کو گرفتار کیا اور ... مجرم سمجھکر حوالات میں رکھے گئے اور باقی ضمانت رہا کر دئے گئے۔ حوالات شدہ لوگوں میں سے بھی مجسٹریٹ صاحب نے چند آدمیوں کو چھوڑ دیا اور باقی کو سشن سپرد کر دیا۔ وہاں سے بھی بہت سے آدمی رہا ہوگئے۔ اور چند آدمی ایک دو سے لیکر چار سال تک کی قید کو بھیجے گئے اسی اثنا میں پولیس نے ۸۸ آدمی کو مجرم سمجھکر گرفتار کئے لیکن وہ پیش نہیں کئے گئے ہمارا یہ خیال تھا اور ایڈمنسٹریٹر نے بھی ہم سے کہا تھا کہ اس مقدمہ کے انفصال کے بعد وہ لوگ پیش کئے جاوینگے لیکن ان میں سے ایک بھی پیش نہوا۔

جب ہمنے ایڈمنسٹریٹر کو اس معاملہ کی بابت عرضی دی اور دریافت کیا کہ یہ ۸۸ ملزم لوگ کیوں نہیں پیش کئے گئے تو ایڈمنسٹریٹر ... صاحب نے کہا کہ اس معاملہ میں سشن سے جو فیصلہ ہو چکا ہے وہ بالکل درست ہے اور اب کوئی عرضی وغیرہ نہ چاہئے۔

جب ہمنے نقل حکم مانگی تو اوسکے دینے سے بھی انکار کیا اور کہا کہ اوس عدالت کو ... میں ترمیم کرنے کا اختیار نہیں۔ اور ہم لوگوں کا بلا میعادی ۲ ہزار روپئے کا مچلکہ لیا جو کہ ایڈمنسٹریٹر کے ماتحت کل ریاست میں اس طرح بہت سی سخت کاروائی کی گئی۔ (باقی کل)

قبول اسلام

آسٹریلیا پر بھی نور اسلام کی شعاعیں پڑنے لگی ہیں۔ ایک عیسائی عالم مسٹر ... نے جو

یہاں کے ایک جرنلسٹ یعنی اخبار نویس وغیرہ
مسٹر شیخ الاسلام عبداللہ کیلیم کو ایک چٹھی
لکھی ہے جس میں اوسکی تعریف میں اور دین اسلام کی
عمدہ تعلیم اور بزرگی کا اقرار کیا ہے اور لکھا
ہے کہ عرصے سے میں نے عیسائیت کو ترک
کر دیا ہے لیکن اسلام کے متعلق سے بھی تسکین
حاصل نہ ہوئی ہے جتنا ... اب مسلمانوں کی ... زبانی نہیں
سمجھ سکتے ۔ اس مضمون نے یقین دلایا ہے کہ
... میں اسلام کے پھیلنے کی بہت گنجائش
ہے اور اسلام پر مضامین لکھنے کا کام شروع
کرنے کا اقرار کیا ہے

جسٹس ملکی

۱۱ فروری کو تین ہندو بنام گنیش شنکر دیویدی
رام شنکر دیویدی ... ہری و ہرگوپال جوشی کو مسٹر
جسٹس کینیڈی اور ... کے اجلاس
سے اس جرم میں ... سال قید سخت کی
سزا ملی کہ وہ انسپکٹر جنرل پولیس کرنل ...
کی تنخواہ کے چیک کا ... نہیں
کر گئے ۔ ایک ... ملزم ... تھا میں ...
عدم ثبوت میں رہا کر دیا گیا

وائسرائے کی کونسل

ہز اکسیلنسی حضور وائسرائے نے بمبئی گورنمنٹ کو
لکھ کر ہدایت کی ہے کہ وہ کونسل ... کے لئے ذیل
مسٹر پیروزشاہ مہتا جنہوں نے استعفیٰ دیا ہے
کی جگہ سرکاری ممبر بمبئی کونسل سے منتخب کرکے بھیجیں

بلکہ معظمہ نے آنریبل مسٹر ... بمبئی ہائیکورٹ کے جج
... کی جگہ وائسرائے کی کونسل میں ممبر مقرر کیا
... انگریزی اخبارات لکھتے ہیں کہ بمبئی گورنمنٹ
کی کونسل جسکے غیر سرکاری ممبر بننے ...
کی ہے کہ مسٹر مہتا کی جگہ کونسل میں ... ذیل
مسٹر ... مقرر کئے جائیں ... اگر ...
... ایسا ... کی ...
... تو وہ ضرور منظور کر لیں گے

قسطنطنیہ کی خبریں

(ماخوذ از اخبارات عربی)

... ترکی فوج ... جو حوران میں فساد ہوا تھا
اوسکی تعداد دو ہزار تھی اور انکی سرکوبی کے لئے
... فوج ... ماموں ہوئے ہیں اور انکا
قلع قمع کر دیا ۔ کل ترکی فوج جو حوران میں ہے
اسکی تعداد ... بٹالین ہے

بیروت سے دمشق تک جو ریل جاری ہوئی
ہے اوسکی ایک ... ٹرین ... جو صرف ...
گھنٹہ میں اس مسافت کو طے کرتی ہے

روس کے سرکاری گزٹ میں کرنل ...
کی ایک اسپیچ شائع ہوئی ہے جو اوس نے تمام
فوجی افسروں کے مجمع میں دی تھی ۔ اس اسپیچ
کا عنوان یہ تھا ترکی فوج اور آرمینین ...
... نے نہایت زور سے بیان کیا کہ
... کی آزادی ... جو ...
بچانا ... مناسب ہے جو لوگ اگر یہ
کہ وسائل اطلاع پر اس معاملہ میں
وہ نہایت غلطی پر ہیں

کرنل موصوف چونکہ الکیرے بانہ مین آرمینیا مین روسی سفیر رہ چکا ہے اس لئے اوس کی اسپیچ کا بہت اثر ہوتا ہے

شہنشاہ روس نے حنظلی پاشا کو وزیر اعظم اور ان کا تمغہ پہنایا ہے جسکا نام ... مستثنیٰ ہے

تمباکو کی آمدنی پچھلے مہینہ مین ایک لاکھ دس ہزار پونڈ ہوئی ۔

پبلک ڈیٹ کی آمدنی پچھلے مہینہ مین ایک لاکھ پندرہ سو پونڈ ہوئی ۔

مین تاب کی رومن کیتھلک آرمینیون نے گورنر جنرل کو تار بھیجا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ہم لوگ قدیم زمانہ سے سلطان عثمانیون کے مشکور ہین مین آپ مین جو فساد ہو گیا ہے اوسکو رفع کرنے مین سلطنت ابد مدت نے جو توجہ کی ہے اسکے دل سے مشکور ہین

جزیرہ کریٹ کو چار بلٹن فوج ردیف کی روانہ ہوئی ہین ۔

سویز سے طور تک تار برقی کا ایک سلسلہ قائم کیا جائیگا جسپر تین ہزار پونڈ خرچ ہونگے ۔

کافرستان کی فتح

اخبار پایونیر کے پاس سرحد پار سے معتبر خبر موصول ہوئی ہے کہ افغانی فوج نے کافرون پر جو فتوحات حاصل کی ہین اونکا نمایان اثر ہوا ہے ۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ شرارت پہلے کافرون کیطرف سے ہی تھی انہون نے غلام حیدر کی تنخواہ پانے والون کو حملے کئے تھے اوس کے بعد حد بندی کی

ترک کے نکالنے مین مزاحمت کی اور آخرکار فوجی بستر پر جو رسد کی ذخیرہ جات کے لئے آگے بھیجے گئے تھے حملہ کیا اس قسم کی شرارتون سے جنرل غلام حیدر کو سوائے کسی ... کے کوئی علاج نہ تھا اسباب بیان کیا جاتا ہے کہ اوس نے تمام وادی پاشغول پر پورا قبضہ کر لیا ہے اور بعض دیگر اضلاع بھی جانب مغرب قبضہ مین کر اب صرف برقیادی کے بعد رہ گئے ہین ... سرکشی ہوئی ہے سب لوگ ناامن احکام مین ہین ... اجازت ... کا ... جنرل غلام حیدر کمپ مین جا جا کر آداب اطاعت بجا لاتے ہین جنرل غلام حیدر نے بھی عمدہ مصلحت اندیشی کی روش اختیار کی ہے کہ جو اطاعت قبول کرے اوسکو شرف منظوری عطا کیا جائے اسکا باعث ہے امیر صاحب کی حکومت مین بہت حصہ کافرستان کا آگیا ہے ان لڑائیون مین کافرون کے نقصانات مین بہت مبالغہ ہے لیکن باقاعدہ فوج کو تو مقابلہ تک کی نوبت آئی خلاصہ یہ ہے کہ کافرستان کا ملک افغانون کے قبضہ مین ہے افغانون کو اختیار ہے کہ موسم سرما آرام کیساتھ اوس صوبہ کے دورہ کو مقامات کو فوجی دستے روانہ کرین اور بشرط ضرورت ادھر بدخشان کیطرف سے فوجی دستے روانہ کرین اور یہ فوجین باہم ایکدوسرے سے ملکر سرحدات قائم کرین یہ بالکل ممکن ہے کہ کسی مزید سنگین لڑائی کی خبر نہ آوے کیونکہ مشرقی اضلاع مین کافر لوگ اماز

مقابلہ کا مزہ بھی چکھ چکے ہیں۔ وہ گورنر کمان کلہاڑی اور چھروں سے مسلح ہیں۔ افغانی توجیکا مقابلہ کریں گے جو رفلوں اور [illegible] آراستہ ہے۔ اسباب کو [illegible] مدد [illegible] ہیں [illegible] ہے اور تسلیم بھی کرتے ہیں [illegible] کی خبر [illegible] کہ امیر صاحب [illegible] کافرستان سے [illegible] کامیابی کی وجہ [illegible] ہوا امارت [illegible] بنا [illegible] اور [illegible] کا فرو [illegible] کے دیہات پر براہ راست حملے کئے گئے ہیں امیر صاحب نے پہلے ہی [illegible] ایک [illegible] ناممکن ہوگی [illegible] پانچ سال [illegible] کام [illegible] جاری رہا۔ [illegible] تیار ہو جانے پر جلال آباد فیض آباد سے پیوستہ کیا جائیگا [illegible] بدخشان کا [illegible] اور چترال کی [illegible] قلعگیر کے سوال کا [illegible] اس بات کو فراموش نہیں کریں گے

غریب رعایا کی عرضی

اخبار [illegible] سے معلوم ہوا کہ ایک ریاست [illegible] کی قوم کیطرف سے ایک نہایت قابل رحم عرضی گورنمنٹ میں بخدمت مہاراجہ صاحب پیش کی گئی ہے جس میں نہایت انکساری کیساتھ التجا کی ہے کہ ان کے بچوں کو بھی گورنمنٹ اسکولوں میں داخل ہونے کی اجازت دیجائے اور سرکاری ملازمت کے دینے میں اصل کے ساتھ بھی مثل ان کے ہمسایوں کے یکساں سلوک کیا جائے اس قوم کے لوگ محنتی ہیں اور تعداد میں پانچ لاکھ سے زیادہ نہیں۔ انہیں لوگوں نے سیلون سے ناریل کی کاشت کو ریاست میں جاری کیا ہے یہ لوگ دراصل سیلون ہی کے ہیں وہاں سے نقل مقام کرکے یہاں آئے یہاں کے لوگ ان کو نیچ سمجھتے ہیں اور حقارت سے دیکھتے ہیں اور [illegible] لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہماری ذلت کا آدمی کیسا ہی لائق ہو لیکن اسکو سرکاری ملازمت میں قبول نہیں کرتے تا وقتیکہ وہ مسلمان یا عیسائی [illegible] اختیار کرکے اپنی ذات کو پوشیدہ نہ کرے

مقدمہ [illegible] جواہر

[illegible] علی صاحب اور لطف [illegible] کے فرزندوں کے مقدمہ کی سماعت کا خاتمہ [illegible] ماہ کے بعد ۱۰ شعبان کو ختم ہوا۔ مرزا صاحب موصوف تین لاکھ روپئے وکیلوں اور بیرسٹروں کی [illegible] چڑھے اور ان کے فرزندوں کا بھی ایک لاکھ روپیہ برباد ہوا۔ تاریخ مذکورہ پر مسٹر [illegible] نے اپنی تقریر [illegible] جواب [illegible] فیصلہ کا انتظار ہے۔ کمیشن نے [illegible] کرتے وقت یہ اظہار کیا کہ فیصلہ [illegible] فریقین نواب [illegible] کے ملاحظہ میں روانہ کر دیا جائیگا اور وہیں سے فریقین کو اطلاع ملیگی۔

ظلم کا نتیجہ

ایک چھوکری جو [illegible] ریاست [illegible] صاحب جموں و کشمیر کی جو سرحد کا [illegible] مقام [illegible] واقع ہے [illegible]

مسافروں پر بڑا ظلم کرتے تھے تھوڑے دن ہوئے
[illegible] نے رستہ میں حملہ کر کے [illegible]
مارا اور سب اسباب لوٹ لیا ان لوگوں نے [illegible]
[illegible] کرتے ہیں جہاں کے قریب [illegible]
ہیں لیکن ان کا سراغ لگنا مشکل ہے کیونکہ ان
جنگی والوں نے بہت لوگوں کو ستایا ہے ۔

بقیہ مضمون تعلقات روس و ترکی

دو ثلث کے قریب [illegible] روس کی [illegible]
کی داستانوں سے پر ہے اسی میں ان فتوحات
کے حالات شامل ہیں جو روس نے اسلامی ممالک
میں حاصل کیں۔ جنرل نے صاف طور پر سمجھایا
کہ گزشتہ نصف صدی میں روسی سلطنت کو
جس قدر وسعت ہوئی ہے وہ اسلامی حکومتوں
پر قبضہ کرنے سے ہوئی۔

[illegible] جنرل کی رائے ہے کہ اگر موجودہ حالت
[illegible] قائم رہی اور سیاسیات میں کوئی تغیر نہ ہوا تو نصف
صدی گزرنے نہ پائیگی کہ دنیا سے اسلامی سلطنت
اور [illegible] کا نام و نشان بھی مٹ
جائیگا اور اگر کوئی قائم رہیگی تو وہ بدترین
حالت میں گرفتار ہوگی۔

آپ کی حاصل رپورٹ کا ایک ہولناک اور
خونریز [illegible] ہے یہی وہ حصہ ہے جو نہایت
اعتبار اور غور سے دیکھنے کے قابل ہے۔ اسکو
سلطان معظم کی مقرر کردہ [illegible] منتخب
کمیٹی نے [illegible] منظور کیا ہے۔ جنرل صاحب
روسی پاشا نے لکھا ہے کہ

اسکا آخری علاج یہی ہے کہ [illegible] ساتھ ایک
فیصلہ کن جنگ کر کے ہمیشہ کے لیے [illegible]
[illegible] جائے [illegible] اس کے سوا ترکی [illegible]
[illegible] ترکوں کی موجودہ حالت نہایت
قابل [illegible] ہے [illegible] قوت [illegible]
سامان جنگ [illegible] کبھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ روس اسکی نصف بھی مقابلہ [illegible]
کیونکہ [illegible] وسیع مملکت میں [illegible]
[illegible] فوجیں میدان جنگ میں نہیں [illegible]
اکثر ممالک روس کے قبضہ میں ایسے ہیں کہ اگر
فوجی قوت کم ہو جائے [illegible]
[illegible] تو ملک کا [illegible] بگڑ جائے۔
[illegible] اور [illegible] بارود کا ذخیرہ اب اس قدر
موجود ہے کہ اگر [illegible] فوج میدان جنگ
میں چھ برس تک کام کرتی رہے تو یہ سامان
اس کے لیے کافی ہو سکتا ہے۔ اگر فرانس
روس کو مدد دینا چاہے تو اپنی فوج بحری
راستہ سے لا سکتا ہے خشکی میں اس کے
لیے کوئی موقع نہیں۔ بحری مقامات سلطنت
ترکی کے اس قدر مستحکم ہیں کہ [illegible]
[illegible] طاقتیں [illegible]
سکتیں [illegible] قابل اطمینان [illegible]
ساحل شام [illegible] مقامات
[illegible] نہایت عمدہ [illegible]

ہو سکتے ہیں۔ غرضکہ کسی بھی مقامات پر جنگ کا خطرہ ترکی کو مطلق پریشان نہیں کر سکتا۔ روسی فوج کی تعداد شمار میں زیادہ ہے لیکن ترکی فوج کے مقابلہ میں محض ناکارہ ہے۔ روسی فوج غیر قواعد دان ہے اور محض شمار ہی کی جمعیت زیادہ ہے۔ بخلاف اسکے ترکی افواج نہایت شائستہ قواعد دان اور ضروری سامان جنگ سے آراستہ ہیں۔ طغرل غازی کے برابر اسوقت دنیا میں کسی کی فوج نہیں۔ کیا ایک لاکھ فوج اپنے سے کئی حصہ زیادہ فوج کا مقابلہ کیا لیتی ہے۔ ترکی کی حالت نہایت [illegible] ترکی گو بظاہر روسی تو بہ نسبت اون کو نہایت حقیر سمجھتے ہیں۔ حقیقتاً ترکی کو یہ باتین [illegible] کے سامنے روسی ہتھیار نہیں [illegible] اس سے بہتر ترکون کو دوسرا موقع نہیں ملیگا کہ روس کو پامال کر دیں۔ گورنمنٹ عثمانیہ اگر اسوقت سرگرمی سے کوشش کرے تو اپنے قدیم مخالف اسلام کے دشمن کو تمام و برباد کر سکتی ہے۔ پانچ لاکھ ترکی اور کردلی فوج جسمین طغرل غازی کمانڈر شامل ہو اس جنگ کے لئے کافی ہے۔ یہ اس قدر کافی تعداد ہے جو سلطنت عثمانیہ اندرونی اشتعال اور بیرونی حملوں اور خطروں کی ضرورتون سے بچاکر اطمینان جنگ کے لئے پیدا کر سکتی ہے علاوہ اسکے ضروری [illegible] کہ فوج اور بھی میدان جنگ میں بھیج سکتی ہے اس فرصت زیادہ جمعیت ترکون کی ہونی چاہئے۔

جنگو قومی جوش کا خیال سلطنت پر [illegible] بتایا گیا تھا کہ فوج چار حصوں مین تقسیم ہو کر ممالک روس مین داخل ہو۔ ایک حصہ دو لاکھ کا جسمین طغرل غازی کا نشان ہوگا باقی تین حصے ایک ایک لاکھ کے جو کے بعد دیگری [illegible] حصہ میں داخل ہون۔ اسکے علاوہ دو لاکھ فوج ریزرو [illegible] کے لئے تیار رہے۔ یہ دو لاکھ اس دو لاکھ کے علاوہ ہے جسمین طغرل غازی شامل ہے۔ پھر یہ بتلایا ہے کہ کن کن مقامات کو ہوتی ہوئی ترکی کی فوجین آگے بڑھین۔ اسکے بعد لکھا ہے کہ اگر شاہ ایران اور امیر افغانستان متفق ہون تو وہ بھی مختلف مقامات سے ایک ساتھ ہی روسی ممالک پر حملہ کریں۔ اور دفعتاً چارون طرف سے حملہ کرکے روس کی قوت کو مختلف طور پر منتشر کر دیں۔ اسکے بعد اکثر ضروری تدبیر بتلائی ہیں اور اسلام کے متعلق تمام اہم مسائل کو حل کیا ہے۔

جس اس کوشش کا یہ ہوا کہ گورنمنٹ عثمانیہ اور ترکی کی پیاری [illegible] خونریز جنگ کیا بیان کرتے ہیں جب اگر روس نے پیا [illegible] حملہ آرمینیا کے متعلق ترکی کا قوش [illegible] روس کے خلاف اور [illegible] سمجھ گیا ہے۔ اگرچہ روسی گورنمنٹ معاملات آرمینیا مین بظاہر طرح طرح سے [illegible] اور ظاہر ہے کہ ترکی [illegible] لیکن ترکی ہر طرح میں کہ روس کی [illegible] زیادہ [illegible] سکین موقع سکا بتلاد۔

(باقی آیندہ)

اعلان مسجد مغلیه

بسبب التماس جماعت مؤمنین جناب مستطاب عمدة العلما المتقین وزبدة الفضلا المتقین آقای شرف الواعظین آقا سید محمد صاحب شوشتری دامت افاضاته العالیه از روز پنجشنبه غره ماه رمضان المبارک تا آخر ماه در مسجد مغلیه بمنبر افادت و امامت تشریف خواهند برد و فرقه بابیه که مخرب عقاید اسلام هستند لا بد اول برائت خود را از آن ملت و دولت ظاهر نمایند بعد از آن داخل مسجد شوند و هر کس اطلاع از این اعلان یابد بسایرین خبر نماید

از طرف جماعت امامیه اثنا عشریه

ارسی مضمون در باب عقائد بابیان

نمبر اول

جناب منشی صاحب جام عزه مطلب از سلام و اظهار ممنونیت از این که آنجناب همت زیاد در خدمت دین اسلام و ترویج ملت حضرت خاتم علیه و آله و اصحابه الصلوة والسلام بستن ادیشکستن میدارد که در نمبر ۳ ماه مسلم هیرالد مطابق روز دوشنبه دهم فروری شرح احوالات فرقه بابیه وزیر آن نکسیکه از این طائفه در اسپتال مرده در قبرستان گورستان مسلمان دفن گردید مرقوم نموده بودید و در ۳ خبر نگاشته بودید که مضمونیکه متعلق بحالات و عقاید این طائفه باشد و با مدارک سند درج اخبار آن نمود لهذا لازم دانستیم که شرحی از حالات این فرقه اول بر وزرشان بخدمت عالی نگارش دهیم در ضمن عقاید ایشان هم معلوم میشود که جناب بهمین طریق در اخبار روزانه خود هر روز سطری مرقوم فرمائید تا جمیع

برادران روحانی واقف و آگاه باشند از حالات و عقاید این طائفه تا چه شده بیان شان [illegible] و من الله التوفیق و علیه التکلان

اول در بیان آن طائفه بیست سالی که صاحب باب بیست ساله و سید علی محمد شیرازی بود بیست و هشت سال از طائفه سادات شیراز بود و در حجره فروشی بزازی شغل داشت ابتدا در ایران مشغول کسب و تجارت بود و در آخر بعد از تحصیل علم پدر خود مکتبی در شیراز بود [illegible] در وقت در یافته شیخ احمد احسائی حلقه [illegible] آن مسلک را در نجف و کربلا بود و از [illegible] تحصیل علم شیخی و درس [illegible] ... ولی بعد از آن در شیراز آمد و در تکالیس بیست ساله [illegible] برکت و بر اساس ریاضت نهایت بذل عوام بر رغبت مردم و مخفیانه [illegible] که مشغول ترکستان بود [illegible] و او دعوی مهدی تمام الایمان کرد و بیعت گرفت [illegible] همه بر آنها [illegible] و در عمر [illegible] سالگی بر مرتبت [illegible] و دعوی رسالت ایمانی کرد و جاهلین یا بابی نامیدند یا وحی قرآنی و مهدویت بستر [illegible] گرفت و قدما بر آنها اختلاف ورزیدند از آن روز که مرشد خود را باب و از قبیل کلمات بیمعنی تمام علوم از خواص و عام گرد کرد کلمات آمیخته از علم و جهل مرتب نموده و مخصوصاً نائب حضرت امام یعنی مهدی آخر الزمان علیه السلام نمود

(باقی لغیردار)

از طرف فرقه اسلامیه امامیه اثنا عشریه

مطبع محمودی مالک شیخ [illegible] منشی امر [illegible] بمحله [illegible] بمبئی شایع

مسلم ہیرلڈ

مضامین

خبرون کا چمن
خیر خواہان قوم مخصوص وارث
بمبئی مین عظیم الشان جلسہ
مدن پورہ کا کانفرنس
ریلوے کا سخت حادثہ
بقیہ مضمون تعرضات ہندو شرکی
صفحہ و رکنگ معلومات ہندوستانی ملازم

مضامین

امیر کابل
دولت مصر
جلسہ شادی کا حشیرہ خدیو
مدراس میں مسلمان ممبر
ایک پادری پالیٹین
فارسی مضمون در باب مقابلہ
بیان

جلد ۱ | بمبئی جمعہ ۱۴ فروری ۱۸۹۶ء | نمبر ۳۹

خبرون کا چمن

بمبئی :- کل انجمن اسلام نے ساتھ سے تیچہ … زکریا حاجی احمد عمیل کو تہنیت نامہ دیا۔

بمبئی :- کل ناخدا محلہ مین ندوۃ العلما کے تائید … کے نزدیک ایک جلسہ ہوا۔

۴ اور ۳ فروری کو کوئٹہ مین سخت زلزلہ آیا۔

بمبئی :- ناگدیوی سٹریٹ مین حاجی علی محمد یوسف نام ایک ۵ سالہ لڑکا آگ سے جلگیا تھا وہ کل مرگیا۔

بمبئی :- مسینا نام … اور یوسف عبداللہ اور ابراہیم عبدالرزاق کا اپیل جنہیں کشتی مین تعداد سے زیادہ آدمی سوار کرنے کے جرم مین ۱۰-۱۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا تھا منظور ہوا۔

بمبئی :- ۱۱ فروری کو سشن مین ۲ جورد مسٹر … اور مسٹر … لاٹی … اسپیشل جوری مین نہ حاضر ہونے سے سو سو روپیہ جرمانہ ہوا۔ جب اونھون نے معقول عذر پیش کیے تو جرمانہ واپس ہو گیا۔

ٹرانسوال گورنمنٹ نے بذریعہ تار کے فرنچ اور جرمن سے ۲ توپخانہ بڑی بڑی توپون کے طلب کیے ہین۔

مسٹر … میکلنٹن راجکمور کالج اجمیر کے پروفیسر گذشتہ دوشنبہ کو فوت ہو گئے۔

شاہ پور ضلع بلگام کی میونسپلٹی نے ۲۵ ہزار کی رقم مارکیٹ کی تیاری کے لیے منظور کی۔

بمبئی :- ۱۱ فروری کو … پٹر … مجسٹریٹ نے ایک پارسی کاؤس بہرامجی کو جسنے … قیمت کی زری کی نوٹ کی چورائی ۲ ماہ قید کی سزا دی۔

آسی … فیروزرد … کے نامی … کا مالک …

… مسٹر حاجی سید علی شیرازی پر مسٹر سلیٹر مجسٹریٹ نے اس الزام مین دس روپیہ جرمانہ کیا کہ انہون نے اپنے مطبع کو رجسٹر نہین کرایا تھا۔ فیصلہ سناتے وقت مجسٹریٹ نے کہا کہ اس قسم کے جرم کے لیے پانچ ہزار روپیہ جرمانہ اور دو سال تک کی قید کا حکم ہے مین صرف دس روپیہ کرتا ہون۔

۷ فروری کے مسلم ہیرلڈ مین جو فارسی مراسلہ چھپا تھا اوسکو بمبئی کے معزز حضرات متعدد نے دوبارہ چھاپنے کی خواہش کی ہے لہذا کل شنبہ کو چھپیگا۔

جلسہ انجمن تائید مسلمانان جدید بمبئی

انجمن تائید مسلمانان جدید کا جلسہ ۱۲ فروری کو رات کے ۹ بجے منعقد ہوا اوس مین بالاتفاق یہ ریزولیوشن پاس ہوئی کہ گورنر صاحب کو اس مضمون کی عرضی دی جائے کہ … کامون نے مسلمانون کو … مسجد مین بندوق … نشانہ بنایا اونکی تحقیقات … کمیشن کی جائے۔

مدرسہ معین الاسلام میرٹھ :- صدر بازار لال کرتی مین ایک مدرسہ قرآن مجید اور دینیات اور انگریزی ابتدائی تعلیم کے لیے اس سال جاری ہوا ہے اسکا نام مدرسہ معین الاسلام ہے جس مین مسلمان بچون کو مفت تعلیم دیجاتی ہے۔ اس مدرسہ کے بانی عالم دوست صاحبزادہ میان وحید الدین صاحب خلف الرشید … حافظ شیخ عبدالکریم صاحب سی آئی ای … اور … محمد حسین صاحب اس مدرسہ … معین اور حامی ہین۔

بمبئی مین ۹ نمبر … نرخ … اور … چاندی … ہے۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۔ جمعہ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

خیر خواہانہ مخصوص رائے

ہمکو نہایت رحمۃ اللہ حاجی داؤد صاحب کیطرف سے بڑا افسوس ہے کہ وہ ایسے مدبر ۔ نیک طینت عقلمند دین اسلام پر جان و مال فدا کرنیوالے ۔ پاک باطن وغیرہ وغیرہ ہوکر اپنی ناتجربہ کاری سے ایسی کارروائیاں کر بیٹھتے ہیں کہ خواہ مخواہ بہی لوگ مشکوک ہوجاتے ہیں ۔ یہہ مانا کہ وہ جو کچہہ کرتے ہیں ۔ اپنی دانست میں خالصاً لوجہ اللہ محض دینی ترقی کے لئے کرتے ہیں ۔ لیکن وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا ۔ اونہون نے حالی کے اس قول پر عمل کر رکہا ہے ؏

چلو تم اودہر کو ہوا ہو جدہر کی

چنانچہ زمانہ کی اختلاف پسندی کو پسند کرکے وہ بہی اکثر ایسے ہی لوگون کا ساتہہ دیتے رہتے ہیں جو اس شعر کے مصداق ہون ۔

شعر

خدا ہی کے سرکش زمانے کے گمراہ
یہی ہیں جو لوگون کو بہکا رہے ہیں

آخر وہ لوگ ان کے ساتہہ یہ سلوک کرتے ہیں ؏

ہم تو ڈوبے ہیں صنم تمکو بہی لے ڈوبینگے

ہمارے بہولے بہالے حاجی صاحب کو مطلق خلائق نہ کر آپ تو رفوچکر ہوجاتے ہیں اور تمام بدنامی اور ذلت کا ٹوکرا ان کے سر دہر جاتے ہیں ۔ حاجی صاحب وہ زمانہ بہول گئے جو مولوی حسن علی صاحب کی ہمراہی میں اونہیں کیسی ندامت اوٹہانی پڑی ہے ۔ دہریت کو فروغ دینا غیر ممکن ہے چنانچہ مثل مشہور ہے ؎

چہپتی نہیں ہے بات بناوٹ کی بال بہر
آخر کو کہل ہی رہتی ہے رنگت خضاب کی

ان حضرت کے تو فروعی عقائد مین فرق تہا ۔ اور اب جنکا ساتہہ دے رہے ہیں بیان تو انکل ہی صفا صفا ہے ۔ ایسے شخص کا ساتہہ دینا کہ جنکا چہرا ابہی بدلجائے ۔ رنگ بہی بدلجائے ۔ سیرت بہی بدل جائے ۔ صورت بہی بدلجائے یہان تک کہ اصل مذہب ہی بدلجائے پرلے سرے کی حماقت اور نادانی ہے ۔

ہم نہایت ہمدردانہ اور خیر خواہانہ طور پر عرض کرتے ہیں کہ حاجی صاحب آپ ذرا غور فرمائیے ۔ بہوانی کے ٹولیون کو جو کسی بات کا آپکو انجام نہیں سوچنے دیتے پرے کیجئے ۔ ایسا نہو آپ بہی اس شعر کے مصداق سمجہے جائیں ؎

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

بمبئی میں عظیم الشان جلسہ

مظفر آباد باغ واقع گرانٹ روڈ پر آج ... کے ۹ بجے ایک نہایت عظیم الشان ... ہوا ۔

اس مین مسلمان ہندو پارسی - انگریز سب
قومون کے لوگ تہے [illegible] دو ڈہائی ہزار تک [illegible]
مکان کی آراستگی اور اہل جلسہ کی نشست
و برخاست کا نہایت باقاعدہ انتظام کیا گیا تھا
اس مبارک جلسہ کا منشا یہہ تھا کہ حاجی قاسم
مٹھا صاحب جے پی کو جناب [illegible] کے خطاب ملنے کی
ہم لوگون نے مبارکباد دی -

حقیقت مین حاجی صاحب موصوف ہر طرح
کے لئے یہ خطاب بہی اونکی خیرخواہیون اور
ہمدردیون کا پورا صلہ نہین ہو سکتا - انہون
نے بڑے بڑے نمایان کام کئے ہین - اپنی
قوم کے علاوہ عموماً اہل بمبئی اور خصوصاً
گورنمنٹ کی خیرخواہیون مین نہایت سرگرمی
سے کوشش کرتے رہتے ہین - یہان کسی بات
کا فساد ہوا - سب سے پہلے اوس کے رفع کرنے
کیلئے آپ موجود ہو جاتے ہین -

ہر سال حاجیون کے ساتھہ جو سلوک کرتے
ہین وہ اظہر من الشمس ہین - چونکہ یہ دینی کام ہے
اسلئے ہم اسکی تعریف کرنی فضول سمجھتے ہین -
لیکن اتنا کہے بغیر نہی نہین رہ سکتے کہ حاجی صاحب
موصوف کی ذات بابرکات سے اہل دین و
اہل دنیا دونون فائدہ اوٹھا رہے ہین -

ہم بہی حاجی صاحب کو مبارکباد دیکر ان کا
شکریہ ادا کرتے ہین کہ حضور نے اپنے اس
کام کو جو اہل اسلام کے دوامی فخر کے لئے تہا اب
تکمیل ہو گئے -

مدن پورہ کا خونی

آلہی خان غوث خان کا مقدمہ ۱۲ فروری کو
سیشن مین پیش ہوا جسنے اپنی ساس جمعن
اور اپنی بیوی نعیمین کو چھری سے مار ڈالا تھا
مفصل کیفیت ہم پچھلے پرچون مین لکہ چکے ہین
پولیس کے گواہ - شیخ وزیر شیخ احمد شیخ
حسین شیخ رجب کریم رحمو دین - ابا
عبد الرحمن پولیسمین - با پولیس پولیس سپاہی تھی -
انہون نے شہادت دی کہ ہم نے قاتل کو دونون
خون کرتے ہوئے اپنی آنکہون سے دیکہا -

جج صاحب نے جوری کو مقدمہ سناتے وقت
کہا کہ قاتل عین خون کرنے کی حالت مین گرفتار
کیا گیا - اگر جوری ان گواہون کے اظہار پر یقین
کر سکتی ہے تو اوسے بہت جلد اپنی رائے
ظاہر کرنے کا موقع مل سکتا ہے - یہہ سنکر
جوری علیحدہ کمرہ مین گئی اور تھوڑی دیر بعد
باہر آکر بیان کیا کہ ہم سب بالاتفاق اسکو مجرم
قرار دیتے ہین -

جج صاحب نے فیصلہ سناتے وقت کہا کہ جوری
نے تمکو مجرم قرار دیا ہے کیونکہ تو عین قتل
کے موقع پر گرفتار کیا گیا اس لئے مین تجہے
سوائے پھانسی کے اور کوئی سزا نہین دے سکتا

ریلوے کا سخت حادثہ

۱۲ فروری کو رات کے وقت [illegible] پل ریلوے
کو رے گاؤن اسٹیشن پر منماڑ کے قریب ایک

پسنجر گاڑی مال گاڑی کے ساتھ لڑ گئی ۔ چار
آدمی زخمی ہوئے ۔ ایک دیسی گارڈ الا نہایت
سخت زخمی ہوا باقی تین خفیف ۔ چار گاڑیاں
مسافروں کی اور ۲ مال کی معہ دو انجنوں
کے پاش پاش ہو گئیں ۔ ریلوے حکام نے
فوراً راستہ صاف کر دیا تاکہ دوسری ریلوں
کی آمد و رفت میں فرق نہ ہو ۔

بقیہ مضمون تعلقات روس و ٹرکی

ایک ترکی جنرل نے حال میں معاملات آرمینیا
پر لکھا ہے کہ دوا نگریز محض ایک پولٹیکل مسئلہ
پر الجھ رہے ہیں اس میں وہ غلطی پر ہیں ۔
یہ انسانی فطرتی کمزوری ہے ۔ اگرچہ بعض
ناعاقبت اندیش متعصب مثلاً گلیڈسٹون
وغیرہ معاملات آرمینیا کو مذہبی قصہ بنا لیتے ہیں
لیکن برٹش گورنمنٹ اسکو ایک پولیٹکل مسئلہ
تک محدود رکھنا چاہتی ہے ۔ انگریز ترکوں
کی قوم اور ان کے مذہب کے دشمن نہیں بخلاف
روس کہ اس کی تمام کوششوں کی غایت ترکوں
کی دشمنی اور گورنمنٹ عثمانیہ کی مخالفت پر ختم
ہوتی ہے ۔ اس وقت ترکوں کے پرجوش
خیالات کو ایک زبردست تحریک ہو رہی ہے
اور ایسے اسباب مہیا ہو گئے ہیں کہ ترک اپنے
اس ارادہ سے باز نہیں رہ سکتے ۔ مارشل [illegible]
پاشا نے بحری اور بری جنگی طاقتوں پر ایک
رپورٹ سلطان المعظم کو دی ہے ۔ اس میں انہوں نے
ان خطروں کا ذکر نہایت تفصیل کے ساتھ کیا ہے
جو ٹرکی کو پیش آ سکتے ہیں ۔ مارشل موصوف نے
لکھا ہے کہ ٹرکی کی حدود ہر طرح محفوظ اور مستحکم
ہیں اور ٹرکی ہر طرف جنگ کے لئے تیار ہے ۔
جنگی بحری مقامات کی نسبت لکھا ہے کہ "ڈارڈ
نیلز اس وقت ضرورت سے بہت زیادہ محفوظ
ہے ۔ آبنائے کے بیرونی قلعے جنگی [illegible] ہے
سے مسلح ہیں یہ قلعے اس قدر مستحکم اور سامان
جنگ سے آراستہ کر دئے ہیں کہ اگر تمام [illegible]
دشمنوں کے جہازات سے بیکار ہو جائیں تب بھی یہ
ناممکن ہے کہ جنگ کے بعد ایک جہاز بھی آبنائے
میں داخل ہو سکے ۔ ایسی ہی اعلیٰ درجے کی
آراستگی آبنائے کے اندرونی قلعوں کی ہوئی
ہے ۔ ساحل شام کی بندرگاہیں قابل لحاظ ہیں ۔
انگریز [illegible] اس وقت ایک زبردست بحری
سٹیشن ہے اور اس طریقہ پر اسکو جنگی کاموں
کے لئے آراستہ کیا گیا ہے کہ یورپ کا کوئی
زبردست سے زبردست بیڑہ جہازات کبھی اس پر
قابو نہیں پا سکتا ۔
بہت سے جدید بحری سٹیشن قائم کئے گئے
ہیں ۔ اور ساحل پر فوجوں کی تعداد میں بہت
کچھ اضافہ کر دیا گیا ۔ جس سے موجودہ جنگی
خطروں ہی کا دفعیہ نہیں ہوا ۔ بلکہ ترکی کی
قوت اور عظمت کا بہت بڑا اثر [illegible] پڑے
[illegible] پاشا کی تجویز عرب کے بندرگاہ
درستی کے بارہ میں نہایت مفید [illegible]
تھی ۔ پاشا موصوف کی اعلیٰ [illegible]
[illegible] اندیشی کی دلیل ہے کہ اس خط [illegible]

قبل آگاہ ہوکر اسنے نہایت دلاوری سے اسوقت یہ رائے دی تہی کہ ساحل عرب کے بندرگاہ جنگی کامون کے لیے قابل اطمینان ہونا چاہیے چنانچہ اب تین مہینے مین ساحل عرب کی بندرگاہ بالکل محفوظ ہوجائینگے - غرض کہ ٹرکی کو بحری حملات کا خطرہ نہین ہے۔ (باقی آیندہ)

حضور ملکہ معظمہ کا ہندوستانی ملازم

انگلستان کی ایک سوسائیٹی کے پیپر مین ایک نامہ نگار نے مندرجہ ذیل واقعات بیان کیے ہین - حضور ملکہ معظمہ کے ملازمین مین سے ایک شخص نے الحال مختصر رخصت لیکر واپس آیا ہے جو ہندوستان کو اپنے اہل و عیال کے دیکھنے کو گیا تھا - اور معلوم ہوا کہ ایک اور ملازم بہی عنقریب اسی حیثیت سے جانے والا ہے - اور چند ہفتے کے بعد حضور ممدوحہ کا ہندوستانی منشی بہی مشرق کو جانے والا ہے - اس بات پر یقین دلایا گیا ہے کہ اقوام دربار مین سے ایک ایک شخص کے تو تین بیبیان پائی جاتی ہین اس معاملہ مین حضور ملکہ معظمہ نے کبہی یہ اصرار نہین فرمایا کہ حضور ممدوحہ کی عملداری کے بعض حصہ جات مین شادی بیاہ کے جو دستورات تسلیم کیے جاچکے ہین اونکی مخالفت کیجائے حضور ممدوحہ صرف [illegible] چاہتی ہین تاکہ [illegible] کہتی ہین کہ جب کوئی مشرقی شخص حضوری مین آئے تو اوسکی صرف ایک بی بی اوسکے ساتہ ہوا کرے لیکن خاص اپنے ذاتی ہمراہیون کی نسبت حضور ممدوحہ کا ہمیشہ یہ حکم رہا کہ وہ مجرد رہا کرین اور وقتاً تہوڑے تہوڑے زمانہ کے بعد اپنے اہل وعیال مین ہو آیا کرین - فی الحال مشرقی اطعمہ کے محکمہ مین ایک نیا ہندوستانی باورچی ملازم ہوا ہے جو کہانا پکانے مین استاد ہے -

امیر کابل

امیر کابل آمادہ ہین کہ جو تجارت ہندوستان ہرات اور غزنی کو سندھ اور بلوچستان کی راہ ہوتی ہے اوسکو بالکل مٹادین - کیونکہ اپریل سے اکتوبر ۱۸۹۱ء تک صرف پندرہ ہزار روپیہ کا مال بولان کہاٹی مین ہوکر آیا اور وہان کوئی مال نہین گیا ہے -

دولت مصر

ہمارا کارسپانڈنٹ ۱۶ جنوری کو قاہرہ سے تحریر کرتا ہے کہ عباس پاشا خدیو مصر نے ۸ر جنوری یوم چہارشنبہ کو علی الصباح بہت بڑا دربار کیا - یہی تاریخ ان کے سنہ جلوس کی ہے ہز ہائینس ۱۴ر جولائی ۱۸۷۴ء مین پیدا ہوئے تہے اور بجائے اپنے والد محمد توفیق کے ۱۸۹۲ء مین تخت نشین ہوئے - اس دربار مین سفیر [illegible] ولیسی اور یورپین جنٹلمین شریک ہوئے تہے -

[illegible] کے وقت خدا [illegible] سا ماہرہ
اور عباسیہ کی قواعد دیکہی [illegible] سردار
سر ایچ کیچنر پاشا [illegible] سپاہیان
[illegible] فوج کی بہت کچہ تعریف

جلسہ شادی ہمشیرہ خدیو

چہار شنبہ اور پنجشنبہ کو ایوان قبہ میں شہزادی خدیجہ خانم ہمشیرہ خدیو اور شہزادہ محمد جمیل پاشا دونوں کا جشن شادی منعقد ہوا۔ یہ شہزادہ بھائی خدیو کے ہیں۔ شہزادی خدیجہ اس وقت سترہ برس کی ہوئی تھیں اور شہزادہ جمیل پچیس برس عمر کے ہیں۔ سات بجے شام کو [illegible] اور شہزادیوں کی خلوت ہوئی اور [illegible] بجے شام کو ایک عظیم الشان خیمہ میں علما کی دعوت ہوئی اور اس وقت رمنہ ایوان کا عوام کے لئے کھول دیا گیا تھا۔ ہر چند سخت سردی تھی۔ لیکن کثیر التعداد لوگ آئے تھے۔ رمنہ اور ایوان بقعۂ نور تھا۔ اور عرب باجہ بجانے والے اپنے علم موسیقی کا کمال دکھلا رہے تھے۔ اور ایک دیسی تھیٹر کمپنی تماشہ کر رہی تھی۔ جابجا جادوگر اپنے بازی کے تماشے کر رہے تھے اور ہر طرح کی دلچسپیاں ہو رہی تھیں۔ نو بجے ۵۰ منٹ پر ایک خاص ٹرین قاہرہ سے روانہ ہوئی جس پر یورپین لیڈیاں اور جنٹلمین گئے۔ اور ایوان قبہ میں ساڑھے دس بجے ٹرین داخل ہوئی۔ حرم میں خدیو کی والدہ اور خدیو نے لیڈیوں کا استقبال کیا اور [illegible] شہزادہ محمد علی پاشا اور خدیو نے جنٹلمین کا استقبال کیا۔ والدہ خدیو سفید اطلس ساخت پیرس کی پوشاک پہنے ہوئی تھیں۔ گلا اور ہاتھ جڑاؤ نگین تھے۔ اور پھولوں کے ہار اور پیش بہا جواہرات پہنے ہوئی تھیں۔ ہر ہائنس کے قد موزوں اور متین چہرے سے لوگوں کو اثر ہوتا ہوا کہ یہی نوعروس میں ہیں۔ اور خدیو کی بیگم گلابی ریشمی پوشاک اور تمام زیورات مرصع ہیرا برات پہنے تھیں۔ [illegible] نوعروس سفید اطلس کی پوشاک ساخت پیرس پہنے ہوئے تھیں۔ انکے سر سے زرین [illegible] پیروں تک لٹکا ہوا تھا۔ لوگوں نے انکو لیجا کر تخت پر بٹھلایا اور نذریں پیش کی گئیں۔ اور خدیو کی والدہ نے سونے چاندی کے سکے نثار کئے اور عربی ناچنے گانے والی عورتوں نے رقص و سرود شروع کیا۔ گیارہ بجے لیڈیوں کو کھانے کے کمرہ میں لے گئے جہاں پر ایک قسم کا کھانا عمدہ مکلف طور سے میزوں پر چنا ہوا تھا۔ بارہ بجے ۵ منٹ پر مردانہ میں رقص و سرود شروع ہوا۔ بعد اسکے کھانا کھلایا گیا [illegible] ایک انتظام عمدہ تھا۔

۹ فروری پنجشنبہ کے روز برات کا جلوس ایوان عابدین سے ایوان قبہ کو روانہ ہوا [illegible] بجے شہزادہ جمیل کو شہزادہ محمد علی نے حرم کو پہنچایا اور دروازہ حرم پر [illegible] کے بعد [illegible] شادی دولہا اندر گیا اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ مہمان اپنے اپنے گھروں کو روانہ [illegible] رمنہ اور ایوان میں خوب روشنی ہوئی تھی۔ اخیر میں ایک اور جلسہ [illegible] منعقد ہوا

جسمین شہزادہ محمد علی سدانت پیٹ پاشا کو مع دیگر مہمانون کے لارڈ و لیڈی کرومر اور تمام سفیرا وزیرا اور دیگر اعلیٰ یورپین و دیسی افسر اور چند یورپ مین باشندے اور تمام سیاح موجود تھے۔ جو شخص شہزادہ جمیل سے واقف ہے وہ انکو دل سے مبارکباد دیتا ہے کیونکہ تمام خاندان خدیو سے یہی ایک نامور شخص ہین۔

اس جمعرات کو ہز اکسیلنسی بطرس غالی پاشا وزیر دول خارجہ نے ایک جلسہ رقص منعقد کیا۔ اس جلسہ مین بہت بڑی کامیابی ہوئی اور کھانا کھانے کے لئے ایک وسیع عربی خیمہ یورپین طریقہ سے سجایا گیا تھا۔ قاہرہ کے عام لوگ اس جلسہ ناچ مین شریک تھے۔

رات کو لیڈی کرامر نے ایک جلسہ ناچ منعقد کیا اسمین بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ ایجنٹی کا مکان ایک بقعہ نور تھا۔ شہزادہ محمد علی اور دیگر شہزادگان خاندان خدیو اور وزیر غازی مختار پاشا اور دیگر مہمان اس جلسہ مین شریک تھے۔ کھانا نہایت عمدہ تھا۔ اور چار بجے صبح تک جلسہ ناچ نہایت عمدہ رہا۔

خدیو بھی جلسہ ناچ کے لئے نیوتے جاری کرنے والے ہین۔

یہہ جلسہ ناچ ایوان عابدین مین ہوگا۔

ہنوز یہان وبائے ہیضہ [illegible] سے قایم ہے۔

مدراس کونسل مین مسلمان ممبر

مدراس کے نیا اونشل لیجسلیٹو کونسل مین صاحب گورنر مدراس نے ایک مسلمان رئیس کو مسلمانون کی طرف سے ممبر منتخب کیا ہے مگر بدنصیبی سے معلوم ہوتا ہے کہ اون کے بہت ہمقوم انکی لیاقت سے خوش نہین اور اس لئے لوگون نے انکے انتخاب پر ناراضمندی ظاہر کی ہے۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے جبکہ تقرر حسب ضابطہ عمل مین آچکا ہے ہان لیے مسلمان ممبر صاحب کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے لوگون کے حقوق کی ایسی جرأت اور بہادری سے حفاظت کرین کہ انکے نا پر ساکت و صامت ممبر کا دہبہ نہ ہو۔

([illegible])

ایک پادری پالیٹیشن

لاہور کے لارڈ بشپ صاحب نے پچھلے ہفتہ اپنے گرجا مین کھڑے ہوکر ایک وعظ کہا [illegible] انگلستان کی [illegible] ہوا اور اسپر بڑی خفگی کا اظہار کیا ہے۔ قصور انگلستان کا یہ ہے کہ اسنے جان بوجھکر ترکی کو صاف چھوڑ دیا حالانکہ ارمنی عیسائی ہزارہا بعد مار ڈالے گئے۔ دوسرا قصور یہ ہے کہ انگلستان نے کافرستان کے علاقہ مین عیسائی مذہب پھیلانیکی کوشش نہ کی۔ مگر امیر کابل کو موقعہ دیا کہ وہ بزور اسلام پھیلائے۔ لارڈ بشپ صاحب کی اس پولیٹیکل حماقت کی سول ملٹری گزٹ نے خبر لی ہے۔ یقین ہے کہ وہ آیندہ زیادہ [illegible] پسند نہین کرینگے۔ وہ پادری ہین [illegible] بدلا جائے۔ [illegible] الہ آباد

فارسی مضمون در باب عقاید بابیان

نمبر ۲

ساده دلان و بیخبران گوشش پیشوایان او را داده واعیه ایشان افزودن شد تا اظهار کرد که چنانچه امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب رضی باب مدینه علم نبی است من نیز باب فیوضات امام غائبم بدین سبب آنحضرت را نائبم در این کلام نیز کسے با او اختلافے نمود و بعضی جهلا و بهائم الشبیه افگنده پائی جرأت بر پایه دیگر نهاده گفت من خود آن امامم مرا او انتظار می و یکهزار سال انتظار ظهورش میبردید از این مرتبه فراتر آمده دعوی نبوت ناسخه کرد و حضرت مقدس خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم را انکار نمود و خود را بر آنحضرت مقدس ترجیح داده والعصر خواند نعوذ بالله من شرور انفسنا این بدان مثل میماند که مولانا ملائے روم در مثنوی معنوی میفرماید آنچه خلاصه آن اینست که شغالے در خم رنگ افتاد و بعد از بیرون آمدن از خم چون پشم و پوست آن رنگین شده بود خواست تا قوم خود را فریب دهد لهذا اول ادعا کرد که مرا بر شما افزونی و برتری هست و من بر شما سلطان و پادشاهم زیرا که رنگ من غیر از رنگ شماست و هر لحظه برنگی دیگر بر می آیم چون شغالان او را تصدیق کردند و خود منتشر را کم گسستند ادعای دیگر آورد و گفت من از ملک ... هم نیستم بلکه طاؤس بهشتم

چنانچه مولانا می فرماید **بیت**

آن شغالے رفت اندر خم رنگ
واندر آن خم کرد یکساعت درنگ
چون بر آمد پوستین رنگین شده
کین منم طاؤس علیین شده

تا آخر حکایت۔ الغرض باب مذکور کلام بیمعنی و از اسلوب عربی و نحو و صرف عاری نام لوح و فی المثل و ماننده بکتاب گمراه کرد و آیات نام نهاد و گفت این قرآن من از قرآن حضرت خاتم الانبیاء صلعم بهتر و بزرگتر است نعوذ بالله ازین گفتار کفرآمیز۔ و در صنعت کتابت چون سرعت قلم داشت گفت که این معجزه است و عنقریبے چند که از همه کار معزول بودند با خود یار کرده خلیفه خواند و بیشتر و بیچ آن دعوای سخیفه با طراف و اکناف گرفت۔ یکی از آن جهال بشیراز آمده با علما آنجا مکابره و مناظره نمود و بطلان عقاید ایشان ظاهر و آشکار گردید۔ علمای عهد حاکم وقت که حسین خان اجودان باشی صاحب اختیار فارس بود اطلاع دادند۔ حاکم او را طلبیده تاریخ ۲ شعبان ۱۲۶۱ او را سیاست کرده بجهت اینکه قدم از خانه بیرون نهد پای او را بریده و در خانه مقید نمود۔

(باقی آینده)

از طرف فرقهٔ اسلامیه
امامیه اثناعشریه

مطبع ... سٹریٹ میں ... چھپا ...

مضامین
خبرون کا چمن
سردار محمد اعظم خان بمبئی مین آگئے
تحفت آتش بزرگی
سیشن
بقیہ مضمون تعلقات روس
ٹرکی

مسلم ہیرالڈ

مضامین
تہنیت نامہ
جلسہ
مسلم پریس
سلسلہ ناخدا محمد علی
فارسی مدرسہ

جلد ۸ بمبئی ۔ سہ شنبہ ۱۵ فروری ۱۸۹۶ء

خبرون کا چمن

امریکہ سے تازہ خبر آئی کہ وہان باغیون نے جنرل ... کو جو نانڈ شہر کی محافظت کرنے تھے مار ڈالا۔ اور یہ بھی خبر آئی کہ روس نے ایک سو جوان فوجی اور ایک توپ ... مقام میں روانہ کی (لندن ۱۳ فروری)

بمبئی ۔ مسٹر جسٹس چیف جج اسماعیل کا زکورٹ ۹ اپریل سے ۸ ماہ کی فرلو رخصت لی ہے۔

بمبئی ۔ ۱۳ فروری کو مسٹر سلینر مجسٹریٹ نے ... رتن جیون اور موہن ... دولاب تین سونے کی گاڑی لوٹنے کو اس جرم مین ۶ ۔ ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی کہ انہون نے ... پانجر اپہلی ملکی ... درتاریخ کو رات کے وقت ... فرمایا اور ... کو لکڑیون سے بہت مارا تھا۔

... مسٹر اے پائل ... اور مسٹر سی ۔ ایم ... ڈن اینڈ منسٹریٹر مین مقرر ہوئے۔

سبارڈنیٹ جج (درجہ ...) کے امتحان مین امسال ۱۲ + ۶ امیدوارون نے شامل ہونے کی درخواست دی ہے۔ یہ امتحان ۲۴ فروری کو بمبئی کے ٹاؤن ہال مین ہوگا۔

ہز ایکسیلنسی لارڈ ہیملاک گورنر مدراس ۱۶ مارچ کو ولایت جائینگے ... سر آرتھر ... لارڈ ... گورنر ... کی جگہ آئینگے۔

منگلور کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ گورنمنٹ کو یہ اطلاع ہوئی ہے کہ ایک ... لڑکی سے ایک لڑکے ... مسمی گنگا کی جسکی ۱۶ برس کی عمر ہے تلدوین شادی ... گورنمنٹ نے حکم دیا کہ ان دونون کے وارثون کو جنہون نے ...

شادی کو دی ... قید کرو۔

۱۳ فروری کو ... جمشیدجی ہسپتال مین ایک ترکی امیر آفندی نامی ۱۰۰ سالہ نے لبا ... انتقال کیا۔ اس کے پاس ... ۴۰ ... نہین جسکی قیمت ... ہوگی لاوارث ہونے کی وجہ سے پولیس کے پاس رکھے گئے ہین۔

اسمٰعیل کا زکورٹ پونہ مین ۱۵ مئی سے ۱۴ جون تک گرمیون کی تعطیل رہیگی۔

بمبئی ۔ ہفتہ گذشتہ مین ۱۲۱ مسلمانون نے ... اور ۸ ... بچے پیدا ہوئے۔

کل چرچ آف اسلام بمبئی مین ایک ہندو مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبد الغفور رکھا گیا۔

برمنگھم مین مسٹر چیمبرلین نے گفتگو کرتے وقت یہ بیان کیا کہ ... کی علامتین نظر آتی ہین ... خاموشی کی ... اور جرمنی کی غیر متوقع ... مخالفت بسبب انگلستان کے ... ہوئی ہے۔

صاحب ممدوح نے بیان فرمایا کہ وینزویلا کا تنازعہ ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہے۔ سلطنت برطانیہ مسئلہ مانرو کی نسبت کچھ بحث نکریگی۔ اور اسکی خواہش بجز اس ملک کے جو ... حق کے اور ... قبضہ مین ... کے ملک مین سے ایک انچ زمین لینے کی نہین۔

صاحب ممدوح نے یہ بھی فرمایا کہ ... یورپ کے حق مین خطرہ اور رسوائی ... جو کوششین انگلستان ... کی غرض سے کر رہی ہے ... ٹرنسوال کے ذکر ... ہر ... کہ دلمین اطمینان اور امن ہوتا جاتا ہے ...

... بہت ... ناکید ... بیم یقین ...

مسلم ہیرلڈ

بمبئی پنجشنبہ ۴ر شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۳ھ

سردار عمرا خان بمبئی میں آگئے

۱۳ر فروری کو شام کے ۵ بجے سردار عمرا خان [illegible] میں کراچی سے آئے۔ ان کے ہمراہ پچاس سپاہی ہیں۔ سپاہیوں نے دوسرے درجے کا ٹکٹ لیا تھا۔ [illegible] میں آگبوٹ کے پہونچتے ہی عمرا خان نے مع ہمراہیوں کے جہاز ہی میں نماز مغرب ادا کی۔ عمرا خان کا قد ۶ فیٹ سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ بدن چھریرا اور خوبصورت ہے۔ داڑھی اور مونچھیں چھدری ہیں اور چہرہ سپاہیانہ ہے۔ افغانی سادہ لباس زیب تن رکھتا ہے۔ یعنی سفید پیراہن اور سفید پاجامہ اور سفید پگڑی۔ ان سب میں ایک ہی شخص ہندوستانی زبان کے موافق بول سکتا تھا۔ اور جہاز کے اور لوگ جو عمرا خان سے بات کرنا چاہتے تھے تو وہی پشتو زبان میں عمرا خان سے کہتا تھا اور جو کچھ جواب دیتے اون کو وہ اردو میں کہہ دیتا تھا۔ اس مترجم سے جب لوگوں نے پوچھا کہ کابل چھوڑے ہوئے کتنے روز ہوئے تو اوسنے کہا کہ بہت روز ہوئے۔ چمن۔ کوئٹہ۔ کراچی میں تھوڑے تھوڑے دن مقیم رہکر بمبئی آئے ہیں۔

جب یہ لوگ کراچی سے آگبوٹ میں سوار ہوئے تھے تو انکے پاس ۱۹ بندوقیں مارٹینی اور کارتوس بھرے ہوئے تھے۔ جہاز کے کپتان نے ہتھیار ان سے لیکر اپنے پاس رکھ لئے کارتوس انہیں کے پاس چھوڑ دئے۔ بمبئی کے کسٹم افسر نے جہاز کے کپتان سے آکر کہا کہ گورنمنٹ کے حکم آنے تک انکو ان کے ہتھیار مت دینا۔ پھر گورنمنٹ کا حکم آیا کہ جب یہ جہاز سے اتریں تو انکو ہتھیار دیا جاوے اور جب کلکتہ جانے کے لئے جہاز میں سوار ہو جاویں تو اوس کے کپتان کو دیدیا جاوے۔ یہ لوگ جہاز پر اپنے ہاتھ سے کھانا پکاکر کھاتے تھے کسی دوسرے کے ہاتھ کا نہیں کھاتے۔ عمرا خان اکثر وقت عبادت میں مشغول رہتے ہیں اپنے آدمیوں سے بھی بہت کم باتیں کرتے ہیں۔

ایک لوکل انگریزی اخبار کے وکیل نے عمرا خان کے ترجمان سے کہا کہ تم سردار صاحب سے پوچھو کہ ایک انگریزی اخبار کا وکیل آیا ہوا ہے آپ اوس سے کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ عمرا خان نے دریافت کیا کیا وہ سرکار انگریزی کا ایجنٹ ہے؟ تو اوسنے کہا کہ نہیں۔ اونھوں نے کہا کہ ایسا کوئی ضروری کام نہیں جو اس سے ہم باتیں کریں۔ اس پر وکیل نے پھر بمنت کہا کہ آپ صاحب سرحدی معاملات میں کچھ بیان کریں اونھوں نے کہا کہ جو کچھ معاملے آجکل میں گذرے ہیں وہ سب اخباروں میں چھپ چکے۔ اب کوئی نئی بات نہیں۔ پھر اس وکیل نے کہا کہ ہندوستان کے اخبارات آپ کی بہت تعریف کر رہے ہیں کہ آپ نے لفٹنٹ فولر اور لفٹنٹ اڈورڈس کے ساتھ جو [illegible] آپ کے ہاتھوں گرفتار ہوگئے تھے بہت اچھا سلوک کیا

عمرا خان نے جواب دیا کہ ہان مین اون سے اچھی طرح پیش آیا پہر اسنے لڑائی کا حال دریافت کیا عمرا خان نے جواب دیا یہ لڑائی کا کچھ ذکر نہ کرو جسس لڑائی کا حال بھی اخبارون مین چھپ چکا ہے تم کیون مجھسے بتاتے ہو۔ چاہا کہ غصہ مین میر کہہ دے مجھسے ایسا اشارا کیا جس سے معلوم ہوتا تہا کہ جاؤ یہان سے نکلجاؤ۔

عمرا خان معہ ہمراہیون کے تمام رات جہاز ہی مین رہے۔ جمعہ کو صبح کے آٹھ بجے وہ شہر مین آئے۔ فریر روڈ پر جو چاپون کا بنگلہ ہے جا کہا وہین بٹہیرن گئے۔ ابہی یہہ معلوم نہین ہوا کہ کہ شریف کب جائینگے۔

سخت آتشزدگی

۱۳ فروری کو رات کے ساڑھے نو بجے شملہ سے کلکتہ مین تار آیا کہ وہان کا سکریٹریٹ آفس جلکر بالکل راکہہ ہوگیا آگ لگنے کی وجہ ابتک معلوم ہوئی لیکن اسکے متعلق بہت سے کاغذات کلکتہ مین ہین لیکن چند ضروری کاغذات جو وہان تھے وہ جل گئے۔ اس نقصان کا تخمینہ کئی لاکھ روپیہ بیان کیا جاتا ہے اس کے بعد اور خبر آئی اوس سے معلوم ہوا کہ پبلک ورکس آفسین بھی جلکر خاک ہوگئین۔ لیکن ان مین کے تھوڑے سے کاغذات بچ گئے آفس بند ہونے کے بعد شام کے وقت آگ لگی۔

۱۴ فروری کو سشن [illegible] اجلاس [illegible] ستمبر۔ گوپال وٹہو دو مرد [illegible] بابا نامی اگہورت سیلہری کے خون کی بابت پیش کئے گئے جسکا مفصل حال ہم لکہہ چکے ہین۔

جوری نے عورت کو بے جرم قرار دیا جج صاحب نے بھی اتفاق ظاہر کر کے اوسیا عورت کو چھوڑ دیا۔ اور دونون مجرمون کو مجسٹریٹ کے پاس بھیجدیا کہ دوبارہ تحقیقات کیجائے۔

بقیہ مضمون تعلقات روس و ٹرکی

اسکے بعد مارشل نے خشکی کے جنگلی متعلق کو تبلایا ہے کہ اگر کوئی سلطنت ٹرکی سے بر جنگ کر سکتی ہے تو وہ آسٹریا اور روس ہے آسٹریا کی حدود پر صرف حفاظت کے لئے فوج جنگی باقی رہیگی۔ وہان کی دوسری صورت ہے۔ مارشل نے یہہ نہین تبلایا کہ کیا صورت ہے یہہ دراصل اشارہ ہے اس جنگ کیطرف جو ٹرکی روس سے کرنیکی فکر کرتا ہین۔

مارشل مرادپاشا کی رپورٹ یہان ختم ہوگئی لیکن اب یہہ تبلانا باقی رہا کہ ٹرکی گورنمنٹ اسوقت کیا کر رہی ہے۔ وہ ان تمام تجاویز پر عمل درآمد کر رہی ہے جو جنرل احمد ذکی پاشا نے کی تہین پچہلے دنون قسطنطنیہ سے تار آیا تہا کہ گورنمنٹ عثمانیہ نے پانچ لاکہہ فوج کو جنگی کامون کے لئے جنگی سٹیشنون مین علیحدہ کیا ہے وہ اسی کام کے لئے ہے۔ امیر عبدالرحمن خان کی جنگی تیاریان جو وہ نہایت سرگرمی سے کر رہے ہین اسی جنگ کے لئے ہین۔ ایران بھی اپنی بساط کے موافق ملیا ہے۔ (باقی آیندہ)

سرحد کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا [illegible] مین پٹھانون نے ۸ تاریخ کو رات کے [illegible] ڈاکیوا کو ولی سے مار ڈالا۔

تہنیت نامہ

منجانب اراکین جماعت کولسہ محلہ بنام جناب خان بہادر قاسم حاجی میٹھا صاحب

بخدمت جناب مستطاب معلی القاب خان بہادر قاسم حاجی میٹھا صاحب زید الطافکم

ہم اراکین جماعت کولسہ محلہ نہایت افتخار اور نکال تدول سے آپکے اس اعزاز کو جو ہز اکسیلنسی وائسرائے کشور ہند نے از راہ قدر دانی آپ کو عنایت فرمایا ہے بہت مسرور و مبتہج ہیں۔ کیونکہ خطاب عزت جناب خان بہادر جو آپکے نام نامی کیساتھ منسوب ہوا ہے وہ آجتک ہمارے کسی فرقہ میمن کے تاجر پیشہ کو نہیں ملا۔ اس میں شک نہیں کہ جسوقت آپکی قومی ہمدردی کے حقوق پر نظر کیجاتی ہے تو اس میں ذرہ اور آفتاب کی نسبت پائی جاتی ہے۔ اس خوشی سے بڑھکر ہمکو فخر کا ایک موقع یہہ ہے کہ وہ خطاب ہماری جماعت میں آپ جیسے معزز اور بہی خواہ رکن رکین کو ملا۔ آپکی دریا دلی اور فیضرسانی اسوقت محتاج بیان نہیں۔ کیونکہ وہ عموماً خاص و عام پر آفتاب روشن سے زیادہ روشن ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ حجاج۔ مسافر۔ غربا و مساکین روزانہ کیا بلکہ ہمیشہ آپکے چشمہ فیض سے شیرین کام ہوتے ہیں۔ علاوہ ازین ماہ مبارک رمضان میں ... نے ہی تہ اور بیوہ عورتین اور بہت سے لاچار شرفا جو بوجہ لحاظ و شرم کسیکے سامنے جاکر اپنا دست ضرورت

نہین پہیلا تے۔ آپ اونکو پوشیدہ طور پر نقد وغیرہ کی امداد پہونچاتے ہین۔ اور ہزارون مسکین فقیر مرد و عورت اور بچون کو آپ کپڑا اور نیز نقد عطا فرماتے ہین۔ علاوہ عام طالع شفقہ عزادار دیگر حوادثات کے موقعونپر آپکی سخاوت نے قطع نظر اہل اسلام کے ہر ایک قوم کے دل شکستہ سو سیاں کا کام کیا۔ یعنی اناج کپڑے اور نیز نقد وغیرہ کی بخوبی اعانت فرمائی۔ بلکہ اہل پولیس اور اہل لشکر کو بھی جس کسی شئی کی ضرورت ہوئی آپنے اوس کی امداد کی۔ طاعون کے کاروبار مین بہی آپکی تندہی اور کوشش قابل تحسین و آفرین ہے۔ انھین حسن خدمات کے صلہ مین صاحب گورنر بہادر احاطہ بمبئی نے بھر دربار آپ کو ایک شال عطا فرمائی اور پھر اوس کے بعد خطاب جسٹس آف دی پیس عنایت فرماکر آپکے تکوینہ عزت کو اور بھی بڑھایا۔ ان دونون موقعونپر بمبئی کی ہر ایک قوم کے رئیسون نے عظیم الشان جلسے منعقد کرکے آپکو مبارکباد دی چنانچہ اس موقعپر بھی آپ کو بہت سے جلسے اور تہنیت نامے ملنے والے ہین۔ مگر سب سے پہلے آپنے اپنی جماعت کا تہنیت نامہ و جلسہ منظور فرمایا۔ گویا آپنے اپنی جماعت کو ایک خاص قسم کی عزت دی۔

قلباً دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالی آپ جیسے مخیر اور فیاض بالطبع کو عمر بے پایان روز افزون بخشے اور آپکو فدا ... ہمیشہ اسی قسم کی فیضرسانی کے کام جاری رکھے آمین

یعنی مورخہ ۲۸ شعبان المعظم ۱۳۱۳ ہجریہ نبویہ صلعم
مطابق ۱۳ فروری ۱۸۹۶ عیسوی —

جلسہ

انجمن احمدیہ پنتھانیہ مدرسہ قادریہ رتناگیری کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۳ ماہ حال ۱۳۱۳ھ بروز اتوار بعد نماز ظہر کے دو بجے کے وقت جناب مولوی نظام الدین صاحب مرحوم کے مکان پر زیر صدارت جناب حاجی عبدالستار ابن حاجی عمر شہابی صاحب انجمن احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔

جناب منشی سید عبدالرحمن صاحب قادری ملکاپوری نے کہا کہ سالانہ حساب جانچنے کے لیے دو منتسب مجلس منتظمہ نے مقرر کئے تھے جناب محمد علی میاں کیولکر و جناب محمد عبداللہ صاحب خطیب نے انجمن مذکورہ کی آمدنی و خرچ معہ دستخط اراکین انجمن کی جانچ کے لیے مدرسہ قادریہ رتناگیری کے غریب طلباؤں کے لیے قرآن شریف و کتابیں خریدی گئیں پیش کیا اور گذشتہ سال کا رپورٹ جو طلبہ تقسیم کیا گیا اوسکی کاپی [illegible] رتناگیری کے جج صاحب نے انجمن کیطرف روانہ کیا تھا حاضرین کو پڑھکر سنایا گیا۔ مدرسون کو [illegible] عطیہ دینے کی بابت قرار پائی اور حاجی جناب قاضی عبدالکریم صاحب پانڈرسی [illegible] اول و جناب محمد ابراہیم ابن شیخ محمد [illegible] صاحب [illegible] انجمن جناب فقیر [illegible] کا فرنے کی درخواست [illegible] کی تائید سے قرار دئے گئے اور [illegible] مدرسہ قادریہ مین رتناگیری کے کلکٹر صاحب کی معرفت دینا قرار پایا۔ جلسہ مین مدرسہ قادریہ کے مدرس اول سید غلام جیلانی صاحب قادری نے انجمن کا شکریہ بخوبی ادا کیا اور رتناگیری کے جلسہ مین جناب صدر انجمن حاجی عبدالستار صاحب اور جناب قاضی عبدالکریم صاحب پانڈرسی نے بعد رمضان شربت شریک ہونے کا اقرار کیا۔ پھول پان و گلاب تقسیم ہونے پر برخاست ہوئی۔

مسدس

مبارکباد رمضان المبارک از نتیجہ فکر جناب منشی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری شاگرد حضرت ثاقب شاہجہانپوری

ہو مبارک آمد ماہ صیام — نوبت صوم و صلوۃ خاص و عام
روشنی ہر گھر و مسجد کا اہتمام — رونق بزم صفا کا انتظام
گلشن فردوس ہے آراستہ
گرمئ نار جہنم کا ہے [illegible]

مومنو وقت مبارکباد ہے — روزہ داروں کے غم سے خاطر شاد ہے
دیکھو مسجد کو وہ آباد ہے — خاک بھی ابلیس کی برباد ہے
روشنی سے اک جہان معمور ہے
جسطرف دیکھو خدا کا نور ہے

ہر طبیعت معصیت سے ہٹ گئی — نفس شیطان کی گردن کٹ گئی
لعنت جنت سے [illegible] ہٹ گئی — رحمت خالق ہر دنیا [illegible]
مصحف یزدان پڑھا جانے لگا
شکل ایمان اپنی دکھلانے لگا۔

لو مہینہ بھر چکا شعبان کا — راز [illegible] ہوا [illegible]
ہو گیا [illegible] نور ایمان کا — [illegible] کا

مومنوں کیواسطے ہیں نعمتیں
منکرونکو ہیں خدا کی لعنتیں

پہرتے وہ دن ہیں جنہیں طاعت ہو شعار
جسپر فرض نکیو عبادت کے ہو بار

دل کہنا ہو انکا پر نمہ وکٹورہ
آدمی کیا ہیں نمازی پابند ہوئیہ

پہر تنگراد ہر ہمر تکہ برف سمجہو

کرتے ہیں سب طاعت رب ودود

ہر ذرہ وہ قدرت سے جسمین ہو بہرا
ہوتی ہے قبول درگاہ خدا

اسی میلاد کی خدا خود ہے جزا
کیونکہ تم بہری عقل پاک نہ رہا

مخبر صادق نے بہا مژدہ دیا

ہے گواہ اسکا کلام کبریا

ہر مسلم کے معنی سنے سو خستہ
آگ مین ہوتا ہو جبا فردوختہ

لیئے جب پہ نہ گنہ آموختہ
پہر جلاتے ہیں اسکا لبث وختہ

جب الف لام سے ملا

صاف معنی اسکا سوزندہ ہوا

قید کرتی ہیں شیاطین کو ملک
کہولتے ہیں باب جنت پر فلک

قسم جو کچھ اسمین ہو نازل نیک
نور ہو وہ نور ہے بیشبہ و شک

نازل اسمین ہوا قرآن ہے

اہل ایمان کے لیئے جو جان ہے

مومنو جوشش تو کہتے رہے آکہو
ظلمتونکو نور دم مین کہا گئے

جو کہ تہے ظلمتیں دکہلا گئے
اس خبر کو سنتے ہی تہرا گئے

ہوگی اب ہر جا تراویح و نماز

محو خور سند حال اہل نماز

صبح سے تا شام گرسنہ ہونگے بند
جبکہ یہ بندش ہے خلق کو پسند

آدمی کو چاہیئے ہو سربلند
ہے اسی تعویذ سے دفع گزند

حشر دن جنت د [illegible]

اور خالق سے ملا [illegible]

ہے تہجد کی دعا بعد از نماز
دو بدا ہمت ایسے برگ ساز

دو وادمین سے ہو تعبیا بکا طراز
جو ہو نا چاہیئے ہو اونکا جواز

بہلت و حریت کو ہیں پہچان لوں
تا جنت کی جو ہے ہمیں جان لوں

جلسۂ ناخدا محلہ بمبئی

پچہلے ہفتہ ہم اس جلسہ میں ۱۲ فروری کو رات کے
ناچے ہمراہ سیٹھ صاحب بڑی رسم سے جو تاکید ہوئی
صاحب تشریف نہیں لائے اس لیئے حاجی محمد اللہ صاحب
صاحب کی جو خوبصورت اور تہذیب ہی جس سے جنکی تائید سے
سیٹھ حاجی محمد حاجی یوسف صدر جلسہ ہو گئے۔ نواب
محسن الملک صاحب نے بہت دیر تک اسلامی تعلیم کے بارے میں
تمام باتیں وقتی بیان کئے جسکا مصرع اگرچہ انگریزی تعلیم
سے انکی ضرورت سے جو افق لوگوں نے علم سیکہا اسلیئے
اب انگریزی پڑہنی چاہیئے جہان تک ممکن ہو ہمیں ترقی کرنا۔
آخر میں نواب صاحب کو ملکے میل کیطرح پہرہ پہر کر
اپنی ہی جگہ پر آکہڑے ہوئے۔ پہر خیمہ سے جو دو آنکھ
پڑہانے بیچے ہیں وہ نہیں ہوسکتے۔ کچھ ہی بیان
ہو لیکن سبکا مآل وہی۔ ہر حال ہیں اپنا مطلب ظاہر کئے
بغیر نہیں رہتے سے انتہائی خون رنگ لائے جاتا ہے
داغ لینے جلد جاتا ہے۔ اگرچہ بات سے اثر ہے
مصلحت سے بہکر منہ احتیاط سے کام لیا۔ لیکن
جو دل میں ہوتا ہے وہ زبان پر آئے بغیر نہیں
رہتا بیساختہ زبان سے نکل ہی گیا کہ آجکل کے عالموں سے
تو تمہارا وہ دشمن ہی اچہا ہے جو تعلیم کی طرف
آتا ہے۔ ہے اس تعلیم سے کچہ فرق
نہ ہو مین نہ ہو جائے لیکن دنیا تو کو رہا
بلکہ گرت پٹ گیٹ پٹ کرتے صاحب بہادر [illegible]
کر گیا۔ معلوم شان نو الصباحکو [illegible]
جو نہیں اگر [illegible] زبان [illegible]

تذکرہ فقرے کے سوا اوسب بیان سنگ تیار کاشتہ و صدق
قبل سمجھا گیا ہو - نواب صاحب کے بعد نوشتہ حسن صاحب بیرسٹر نے
اس مسلک کو مختصر الفاظ میں بیان کیا اونکے بیان کے تمام
جو تا بیان سمجھیں وہ انگریزی تہذیب کے جوش کو نا بت
کرتی تھیں اوس وقت ایک جوان لڑکا بھی تمام موجود
تھا اوس نے اوسیوقت بیان کیا - ان بیانوں کے خلاف نہایت
بہت سختی کیساتھ دیا اگرچہ لوگ اوسکو مجنون سمجھتے ہیں
اور بہ صورت اوسکی باتوں پر توجہ نہیں کرتے لیکن
ہم تو یہی کہیں گے کہ وہ دیوانہ نہیں ہے بات کہنے
میں بھٹکا نہیں

اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے انگلش لباس
ٹوپی اور کوٹ پتلون پہنے ہوئے تھے یہ نواب صاحب کے چیلے
چاٹوں میں ہیں انہوں نے ایک مسدس کے چند بند پڑھے
جو قومی مرثیہ کے پیرایہ میں محسن الملک صاحبکا بنایا ہوا کہا جاتا تھا
چنانچہ اوسمیں کا ایک ہی مصرعہ ہمکو یاد رہا - وہ یہ ہے

محسن الملک بہادر ہوئے جلوہ افروز

ماشاءاللہ قومی مرثیہ تھا یا لالہ صاحب کا تہنیت نامہ - اصل یہ ہے
کہ جن لوگوں میں شعر گوئی کی ذاتی لیاقت نہیں ہوتی [illegible]
وہ بہاڑو کے ٹٹو سے کام لیتے ہیں انکو اتنی تمیز کہاں جو
مناسب غیر مناسب کا خیال کریں جیسے کسی نے کہدیا انہوں نے
پڑھ دیئے - خیر جب وہ کسی اخبار میں شایع ہوگا تو ہم اوسپر
علمی ریمارک بھی کرینگے

پھر حاجی رحمۃ اللہ حاجی داؤد صاحب کھڑے ہوئے
اور مجنونی جوان لڑکے کے بیان سے متاثر ہو کر اوسکا تائید
کی کہ واقعی نا شایان بیجا اور [illegible] اسلامی دنیا
نہایت نامناسب ہیں - ہم بھی صاحب موصوف کے [illegible]
ملاتے ہیں کہ جہانتک ممکن ہو وہ بہت جلد ہی کہ مسلمانوں
سے اس بد تہذیبی کا اثر دور کریں تاکہ جلسے اسلامی

شان و شوکت کیساتھ ہوا کریں - الغرض ہم دعا کرتے ہیں کہ حاجی صاحب
موصوف نے جو اس نیک کام کا بیڑا اوٹھایا ہے اگر اوسمیں کوئی نیم رائی انکی
نہیں ہے تو خدا انکو سب جلد کامیاب کرے تو ثواب دارین کا مستحق بنائیے

فارسی مراسلہ

پس از ادای مراسم [illegible] وسلام [illegible] بہم نمائیم
که چندی قبل چندین [illegible] مسلم ہیرلڈ [illegible] از
فقرہ شخص بابی که در [illegible] ناخوش [illegible]
بود حاصل گردید که حضرات اہل تشیع بنابر اعتقاد
کفر طائفہ مذکورہ را از آنہم [illegible]
[illegible] معابد و نیز دفن [illegible] قبرستان متعلقہ خود
شان منع نمودہ اند که بحکم شریعت اسلام نباید
درین مقامات متبرکہ [illegible] آنہا دفن نمایند
چون این خبر را [illegible] ایام ناخوشی و بیماری آن شخص
مرقوم بابی نگاشتہ بود دیدیم حال از [illegible] بابی
داریم که قضیہ مرگ او در گذارش احوال دفن او
چگونہ مرقوم [illegible] باخبر [illegible]
شما از اتفاقات و [illegible] اسلام [illegible]
اکنون [illegible] حمت دادہ [illegible] کفر
و تشیع اوداعی نویسم که در اخبار مبارک مسلم ہیرلڈ
درج نمائید

ازانجائیکه آنصاحب محض بخدمت بعالم
اسلامیت کمر ہمت محکم بستہ اید در مقام [illegible]
بشما اطلاع میدہیم - اولاً اینکه شخص بابی [illegible]
مذکور [illegible] شب سہ شنبہ [illegible] دوازدہ [illegible] صبح
آنروز مسلمانان مطلع شدند که [illegible] اسلامیه
در جمیع قبرستانہائی [illegible] اطلاع دادہ ممانعت
[illegible] دفن در قبرستانہا گردید [illegible] مطلع شدند

هم کشتیبان شان احدی از افراد آنها قدم مردانگی پیش
نهاده [illegible] خیلی عجب از [illegible]
غیرت ایشانست که خودشان از دین و آیین
خود ننگ و عار دارند حالانکه این ملک ملک [illegible]
است و دیگر باید مثل سایر فرقه ها محل برای دفن
اموات خود بی عار و ننگ [illegible] شوند و الحال خودی
با دفن کنند مجے معلوم هست از اینکه آیین شان
بی پا و بی بنیاد هست. از ملاحظه [illegible] خود
الطاف [illegible] حضورنا مسلمانان [illegible] عار و ننگ
دارند و اکثر اهمیت و چار ساعت [illegible]
لاعلاج [illegible] اسپتال بحکم قانون اسپتال مرده
[illegible] برای [illegible]
از ترس آن [illegible] و [illegible]
در [illegible] کتاب [illegible]
مرده را حمل و نقل میکنند لاشه [illegible]
ساعت [illegible] از شب چهارشنبه [illegible] شعبان
از دروازه [illegible] بطرف [illegible]
از ترس آنکه مبادا [illegible] مسلمانان ایشان
خواهد مبادا و از ذلت و نکبت [illegible]
مطلع خواهند شد و لیکن بی خبر از انکه [illegible]
اینها را شیطان [illegible]
مسلمین همان روز ذلیل و خوار [illegible] میباشند
تا اینکه مرده ها با کمال ذلت و خواری [illegible]
میخواستند که در قبرستان [illegible] دفن شد
[illegible] هم مانع از دفن کردن در قبرستان خود
شان گردیدند عاقبة الامر [illegible]
متصل [illegible] شهر [illegible]

گو دلے کند [illegible] کثیف خود [illegible]
خاک [illegible] شوند این آخر کار [illegible] این
شخص [illegible]
البته [illegible] اسلامیت [illegible]
[illegible]
[illegible]

کان عاقبة الضالین

[illegible] بعضی
مسلمانان که از حالات و عقائد [illegible]
اطلاع درست ندارند [illegible]
این طایفه [illegible] درج اخبار مسلم هرالد
مفصلاً اطلاع [illegible] جمیع اهل اسلام
[illegible] از حالات شان مطلع و با خبر باشند
[illegible]
بوده [illegible] جناب عالی [illegible] از حالات
این طائفه [illegible] مطلع شوند [illegible] ناسخ التواریخ
جلد [illegible] تا حالات شان [illegible]
[illegible] والسلام علی من اتبع الهدی

از طرف فرقه اسلامیه امامیه اثنا عشریه

ایڈیٹر [illegible] از مکائد و عقائد این فرقه
[illegible] آگاهی [illegible]
[illegible] متعلق عقاید ایشان [illegible]

مطبع محمودی [illegible] باهتمام [illegible]
[illegible]

رمضان ۱۳۱۳

مسلم ہیرالڈ

مضامین
خبروں کا چمن
بوشہر
کوریا کا فساد
رنگون میں سخت آتشزدگی
روحانی تعلیم کے بھوکے

مضامین
سوال دیگر جواب دیگر
ایبٹ آباد سے جیلانی کی
سرگذشت
توجہ تعلیم
فا[illegible] عقیدہ بابیان

جلد ۸ | بمبئی :- دوشنبہ ۱۷ فروری ۱۸۹۶ء | نمبر ۴

خبروں کا چمن

[illegible] سرکاری طور سے مشتہر کیا گیا ہے کہ بوشہر کے سرکاری [illegible] میں آگ لگی اور ۱۲ و قیمتی عمارت کے جل جانے [illegible] روپیہ کا نقصان ہوا۔

انجمن اسلام کلب بمبئی کے ممبروں نے شب جمعہ [illegible] مسٹر عبداللہ مہر علی دہرمسی کی ضیافت کی۔ اس خوشی میں کہ وہ بمبئی گورنمنٹ کی کونسل کے ممبر ہوئے۔

بمبئی :- جمعہ گذشتہ کی شام کو ماڑٹ بندر میں ایک کشتی جسپر ۵ ٹن کوئلہ بھرا ہوا تھا چٹان سے ٹکرا کھا کر ڈوب گئی۔

بمبئی :- سال حال کا پہلا اجلاس سیشن ۳ فروری کو شروع ہو کر ۱۴ کو ختم ہوا۔

بمبئی :- شیخ عمر [illegible] شیخ عمر سالن [illegible] روڈ نے پولیس میں اطلاع دی کہ میرے مکان میں ۵۰ روپیہ کی چوری ہو گئی۔

بمبئی :- شیخ حسین [illegible] نواب صاحب منگرول مع بیگم صاحبہ و ہمراہیان [illegible] کل شنبہ کو وطن گئے۔ روانگی کے وقت بہت لوگ بھی [illegible] جنہوں نے پھولوں کا ہار پہنایا۔ نواب [illegible] نصراللہ خان امیرالدین طیب جی حاجی عمر جمال۔

بمبئی :- ۱۴ فروری کو سیشن میں ایک ہندو [illegible] نرائن کو لڑکی کو بہکانے کے [illegible] ۴ سال قید کی اور ایک شخص داؤد شیخ لال کو سو روپیہ کا نوٹ چورا لینے کے جرم میں ۵ سال اور ایک ہندو [illegible] کو [illegible] ایک برتن چورا لینے کے جرم میں ۴ سال قید کی سزا ملی۔

حاجی یوسف محمد سلیمان لوٹانے ایک لاکھ گیارہ ہزار [illegible] نے سورت کے کلکٹر صاحب کو اس لئے دئے کہ رانڈیر میں لوگوں کو میٹھا پانی نلوں کے ذریعہ پہنچایا جائے۔ کلکٹر صاحب نے انکا بہت شکریہ ادا کیا۔

بمبئی :- مہارانی صاحبہ [illegible] ۱۴ فروری کو شاہی محل میں لیڈی صاحبہ گورنر بمبئی سے ملاقات کی۔ دوشنبہ کے روز لیڈی صاحبہ واپسی ملاقات مہارانی صاحبہ سے انکے محل میں کریں گی۔

[illegible] ۲۷ دسمبر سنہ [illegible] میں [illegible] بیمار ہو گئے تھے اس وقت سے [illegible] شہنشاہ [illegible] پرنس فریڈرک [illegible] کو شاہ [illegible] تسلیم کیا۔ کیونکہ پرنس موصوف نے اپنے ولیعہد [illegible] میں داخل کیا۔ [illegible] ولیعہد کا [illegible] بیٹا قبول کیا۔

[illegible] گورنمنٹ نے کسی زمانے میں [illegible] سنہ [illegible] ہند کی مدد کرنے کا اقرار کیا تھا۔ اسکی نسبت اب [illegible] پایا گیا کہ فروری تک یہ مدد جاری ہو جائے۔

شاہ [illegible] ۳۲۳۰ عورتوں کے شوہر ہیں خاصی چار بیگمیں بن سکتی ہیں۔

میڈیکل کالج لاہور کے داخلے کی فیس پہلے ۱۵ روپیہ تھی پھر ۳۰ ہوئی۔ اب ۵۵ ہے۔

صاحب چیف کمشنر برہما چن [illegible] کا دورہ کر [illegible] میں اور ایک دربار منعقد کریں گے جسمیں [illegible] رئیس شامل ہوں گے اس علاقے میں یہ پہلا دربار ہوگا۔

[illegible] میں سونے کی تلاش کے [illegible] میں کمپنی قائم ہوئی ہے ۹۰ ہزار روپیہ [illegible] کیا گیا [illegible] میں کسی شخص کو اس [illegible] حاصل کئے بغیر [illegible] جانے [illegible] پروانہ راہداری نہیں مل سکتا۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ دو شنبہ ۲ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ

بوشہر

بوشہر سے ایک نامہ نگار ۱۷ فروری کو لکھتا ہے کہ وہان کا ایک گورنر قوام الملک ایک ایرانی جنگی جہاز مین سوار ہو کر لنگا سے بوشہر مین آیا شہر مین داخل ہونے سے پہلے اوسکو اوس بلوہ کی خبر لگ گئی جو یہان کی رعایا نے اوسکی [illegible] موجودگی مین کیا تھا آخر اپنے افسر کو باغیون کے سمجھانے کے لئے بھیجا مگر وہ نہین سمجھے [illegible] اور انھون نے کہا کہ ہماری طرف سے گورنر سے کہدو کہ تو یہان سے چلا جا [illegible] تب [illegible] انھون نے کہنا نمانا تو گورنر نے اپنے آدمیون سے کہا کہ جو لوگ تار گھر کے پاس جمع ہین ان سے کہدو کہ یہان سے چلے جائین ورنہ ہم گولی سے [illegible] دین ۔ یہ سنکر وہ لوگ اور بھی برافروختہ ہو گئے اور انھون نے کہا کہ جو ہمارے سامنے آئیگا ہم بھی اوسکو مارینگے ۔ تین روز [illegible] شاہ ایران کا ایک تار آیا اوسمین لکھا تھا کہ ہم [illegible] تھا [illegible] کے موافق گورنر حال کو وہان [illegible] بدل دیا ۔ اس بات سے ان لوگون کی بغاوت [illegible] ٹوٹ گیا اور بدستور باامن و عافیت سب اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہو گئے ۔

کوریا کا فساد

رویٹر کا نامہ نگار کوریا سے تار دیتا ہے کہ سول مین ۱۷ فروری کو [illegible] ان کی رعایا اور حکام مین سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی مین حکام کے سات افسر مارڈالے گئے ۔ رعایا کا حال معلوم نہین ہوا شاہ اور ولیعہد سلطنت جہازون مین پناہ گزین ہو گئے [illegible] سوار [illegible] ان کی حفاظت کرتے ہین ۔

رنگون مین سخت آتشزدگی

۱۷ فروری کو رنگون کے ایک حصہ [illegible] مین سخت آگ لگی ۔ سات آٹھ گھر بالکل جلکے خاک ہو گئے پھر آگ اون کے قریب کے گاؤن پاکلا مین بھی پہونچی وہ سارا گاؤن جلگیا ۔ ہوا بہت تیز چل رہی تھی اگرچہ آگ بجھانے کے لئے انجن موجود تھے مگر کچھ نہو سکا ۔ ایک ہزار آدمی خانمان برباد ہو گئے اور بہت آدمی بھی جلگئے ۔

روحانی تعلیم کے بھوکے

یورپ اور امریکا کی دنیوی علوم و فنون کی ترقی دیکھکر اہل ہند کی آنکھین خیرہ ہوئی جاتی ہین اور ہر طرف سے یہی آواز آتی ہے کہ جسطرح ہو لوگ ان کے نقش قدم پر چلین اور یہی راستہ [illegible] ترقی [illegible] جو دنیا [illegible] سب [illegible] نے [illegible] اختیار کر [illegible] حاصل [illegible] حقیقت [illegible] سمندر [illegible] لوگ بظاہر ظاہری علوم کے [illegible] فنون سے مالا مال ہین اور انواع و اقسام کی حیرت انگیز ایجادون سے مرجع عالم بنے ہوئے ہین

تک اطمینان قلب انکو حاصل نہین روحانی لذت کی لذت سے محض ناآشنا ہین ۔ بجلی اور تار برقی سے دلکو چین حاصل ہوا ۔ ٹیلیفون اور فوٹوگراف نے حقیقی خوشی اور شادمانی کے سامان پیدا نکئے بلکہ انکو معلوم ہوا کہ جسقدر وہ دنیوی عیش و آرام کے اسباب مہیا کرتے جاتے ہین انکی ضروریات اور تکلیفات بڑہتی جاتی ہین ۔ مسیحی دین روحانی لذت سے متہی ہے ۔ اسلئے انکو حقیقی روحانیت کی تلاش ہے ۔ تثلیث کا مسئلہ دل کو تشفی نہین دیتا اس لئے وہ دین اسلام اور ہندو فلسفہ کی تحقیقات مین مصروف ہوتے جاتے ہین ۔ اور انکو امید ہے کہ مشرق مین ضرور انکے درد دل کی دوا ملیگی ۔ چنانچہ ایک امریکن لیڈی نے خط کا خلاصہ جو اوسنے ایک باشندہ بمبئی کے نام تحریر کیا ہے ذیل مین درج کرتے ہین :۔ لیڈی صاحبہ لکہتی ہین کہ کیا ضرورت ہے کہ عیسائیت جسکو یہان ناکامی ہوئی ہندوستان مین بہیجی جائے ۔ آج اخبار مین نظر سے گذرا کہ ڈاکٹر ڈز صاحب پریسیڈنٹ پارلیمنٹ مذاہب شکاگو نے دین مسیحی پر لکچر دینے کے لئے ہندوستان جانے سے انکار کیا ۔ اور گرجا سے استعفا دیدیا وہ کہتے ہین کہ جس دین پر مجکو خود شک ہے ہم کیون اوسکے اصول کی اشاعت کرین ۔ کیا عیسائیت کو ہمارے ملک مین ناکامی نہین ہے اگرچہ ہمارے ہان [illegible] جیسے ہر [illegible] اعلی اعلی تنخواہون کے پادری لیکن جرائم اور بدکاریونکی روزافزون ترقی سے ظاہر ہے کہ عیسائیت نے کچہہ اثر نکیا ۔ کل کے اخبار مین ۷ سو زیادہ [illegible] اور ۲۰۲ وارداتِ قتل مندرج ہین ۔ پس ہم ہندوستان کو روحانیت کا کیا سبق دے سکتے ہین ہماری عیسائیت صرف روپیہ بنانے کی [illegible] ہے وہ لاکہ [illegible] آدمیون کا دل ٹراتی ہے اور سیکڑون ہزارون کو گمراہ کرتی ہے اس مین شک نہین کہ اس ملک میں [illegible] بڑے آدمی ہین جو خلوص اور ارادت سے سچی روحانیت کی تلاش کررہے ہین لیکن یہ لوگ [illegible] بہی روحانیت حاصل کرنے کیلئے ہندوستان مین قدیم علم ادب کی جانب متوجہ ہوتے جاتے ہین عیسائیت مین جسقدر [illegible] ظاہر [illegible] مین مشرق [illegible] مغرب سے آتا جاتا ہے اس لئے ہندوستان کو اپنے گمشدہ جواہرات ڈہونڈہنا اور انکو جلا دینا ہے کہ جسطرح سے وہ زمانہ قدیم مین ایک دنیا کو روشن کئے ہوئے تہے اب بہی تمام عالم کو اپنی ضیا سے روشن اور منور کرین [illegible] اور قدیم متبرک فلسفہ کے نکات ہر شخص پر ظاہر کرو ۔ تعلیم ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہندوستان کے روحانی خزانے کہول دیگی ۔ اوس وقت ہندوستان زمانہ قدیم کیطرح پہر بارآور ہوگا اور اسبات کی کل [illegible] خواہشمند ہین ۔ اسکا زبردست [illegible] دنیا کو از سرنو روشنی پہونچائیگا ۔ [illegible] اندہیرے مین ٹٹول ٹٹول کر [illegible] سستی [illegible] کی پرستش نے سب آدمیون کو [illegible] کردیا ہے

کسیکو صاف دکھائی نہین دیتا تہاری [illegible] کتابون
کے قیمتی اور چمکدار جواہرات کہ دیئے ہین اور
انکی یاد باقی رہی ہے - اور انکی جگہ معمولی
پتھر کچھ ہٹنے ہین - میری روح ہندوستان
کے لوگون سے جو نہایت روشن دماغ شریف
بزرگون کی اولاد مین منت کرکے کہتی ہے کہ
خدا کیلئے خواب سے بیدار ہو جاؤ اور عوام الناس
کی تعلیم مین جان لڑا دو -

سوال دیگر جواب دیگر

۲۹ شعبان کے مرآۃ الاخبار مین جو فی الواقع
بہری سفاہت کا آئینہ ہے ہمنے ایک مضمون
دیکھا جس سے اڈیٹر صاحب کی لیاقت کا تو
حال کھل گیا - کہ وہ پرانے انگوٹھے پر شکرا
پالتے ہین - خود تو اتنا حوصلہ نہوا (اور نہ ہوگی)
جو ہمارے مقابلے مین قلم اوٹھاتے اپنے ولی
نعمتون سے امداد چاہی اونہون نے بھی ہیکل
بسر کردی کہ مین نہین میرا بھائی مرد ہے خیر بیان
کیا ہے وہ خود لکھین یا کسی زمانے سے لکھوائے
بہرین انشاءاللہ ہم سبکو دندان شکن جواب
دیتے رہین گے بشرطیکہ تحریر حد تہذیب سے
باہر نہو ورنہ ناچار ہمکو جواب جاہلان باشد خموشی
پر عمل کرنا پڑیگا -

اگرچہ مضمون مراسلے کے طور پر ہے لیکن
ہمکو معلوم ہوا ہے کہ اڈیٹر صاحب کی مجبوری
مین اونکی امداد کے لیئے لکھا گیا ہے [illegible] ہم
اصل کو ہی مخاطب کرتے ہین اور ہمیشہ [illegible] ہی کرینگے کیونکہ ہمین ایرے غیرے نتھو خیرے سے
کیا کام -

حضرت آپنے جو ہمارے اس اعتراض کے جواب
مین ذکر ہمارے پیغمبر رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کی شان مین نامناسب کلمہ استعمال کیے جاتے
ہین [illegible] نعتیہ شعر [illegible] کئے ہین [illegible]
[illegible] ہم بھی [illegible] نہین
ہی مشاعر سمجھا جا [illegible]
ہار ہین -

[illegible] خدا اتنا تو سمجھا ہوتا کہ ہمنے نثر [illegible]
کیا تھا نہ نظم پھر [illegible] عقل و دانش ہماری
[illegible] پر [illegible] ماشاءاللہ آپکو [illegible] علمی کی خوب
واقفیت ہے [illegible] آپکو اس
واقعہ کی خبر نہین جو [illegible] مرحوم و شاہ
نصیر [illegible] معشوقہ [illegible] ہوا تھا -

ہان آپ اون جھگڑون سے کیا مطلب
کبھی تواریخ شعرا دیکھی ہو تو آپ جانین آپ تو اپنے
ہی منہ [illegible] زبان سے بیٹھے ہین - خیر ہم بھی
آپکو [illegible] پڑھاتے ہین اگر کچھ بھی انسانیت
کا مادہ باقی رہا ہوگا تو آپ ضرور مان لینگے -
اور جب [illegible] قسمتی سے پورے ہجر ہو گئے خیر
یہ بھی [illegible] کہ اوس فرقہ مین احسان فراموش
کیا [illegible] محسن کشی مذہب کا اعلی اصول سمجھا جاتا
ہے اگر کچھ شک ہو تو اپنے گرو گھنٹال سے
اونکی سوانح عمری دریافت کر لیجیے اور [illegible]
محسن کشی کے واقعات پورے پورے [illegible] ہو
جاتے ہین - اگرچہ ہمکو بھی ایک [illegible]
معلوم ہین لیکن ہم اپنے قلم سے لکھکر ضایع
کرنا خلاف ادب اور خلاف مصلحت سمجھتے ہین -
خیر اب آپ سن لیجیے - چونکہ آپنے
شعر بھی پڑھتے ہین اس لئے [illegible]ت ودقایق

آپکو محروم رکھینگے۔ شکایت معاف

اوستاد ذوق نے سنگلاخ زمین میں ایک قصیدہ لکھا تھا جسکا مطلع یہ ہے ؎

کو اور نبیرا میں تپ گر آتش و آب و خاک و باد
چل نکلے آگ پر آتش و آب و خاک و باد

دیکھئے انہیں سب ہی باتیں ہیں کوئی مسئلہ خلاف نہیں لیکن اعتراض کرنے والے بے ڈھب ہوتے ہیں اپنا مطلب بھی کسی نہ کسی تدبیر سے نکال ہی لیتے ہیں چنانچہ اونکے ایک لائق شاگرد نے اعتراض کیا کہ پتھر میں آگ کا کیا ثبوت۔ اونہوں نے لکھا کہ تجربہ معترض نے کہا کہ شاعری میں تجربہ کی سند نہیں مانی جاتی کوئی ٹکسالی شعر پڑھو۔ اوستاد ذوق نے ایک مستند اوستاد کا مطلع پڑھا ؎

پیش از ظہور جلوہ جانانہ سوختیم
آتش بہ سنگ بود کہ ما خانہ سوختیم

معترض نے کہا کہ آپکا شعر اردو ہے فارسی نہیں سند کیلئے بھی اردو ہی کا شعر چاہئے اونہوں نے سودا کا مطلع پڑھا ؎

ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا
موسیٰ نہیں جو سیر کروں کوہ طور کا

اب خیال فرمائیے کہ اونہوں نے اردو کے مقابلہ میں فارسی کے شعر کو نہ مانا حالانکہ شاعری کے اعتبار سے کچھ ایسا فرق نہ تھا اور آپ نے جو نثر کے مقابلے میں نظم کی سند دی ہے یہ تو زمین و آسمان کا فرق ہے … … از نجاست تا بہ نجا + پھر اوس پر طرہ یہ کہ … ملتے ہیں یہ الفاظ عین حالت وجد و فرحت میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

حضرت یہ کوئی ضروری بات نہیں بلکہ اہل سخن کو آزادی دی گئی ہے کہ وہ اپنے وسیع خیالات کو جس پہلو سے چاہیں ادا کریں اگر ایسا نہو تو وہ پابند ادب رہکر شعر میں سودا کے جیسے ہی اپنے خیالات ظاہر کر سکیں اور اگر کریں بھی تو شعروں میں ایسا … جو خاص … بالکل نرہے

پھر آپ لکھتے ہیں کہ قرآن مجید تعالیٰ فرماتا ہے قل یا محمد نہیں یا ایہا الکافرون کہتے ہیں تو غضب نہیں لگا کوئی خدا کے فضل سے آپ عالم و فاضل بھی ہوتے ہیں۔ تو یہ دوسرا … لکھتے ہیں۔ یوں لکھنا چاہئے تھا کلام مجید میں جہاں خدائے پاک نے قل فرمایا ہے اوس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان لفظوں کی اس ترکیب سے تو عام لوگ کچھ سمجھ لینگے کہ یہ پورا فقرہ کلام مجید میں اسیطرح درج ہے حالانکہ ان مرکب الفاظ کا پتہ بھی نہیں۔ ہاں شاید آپکے نیچری قرآن میں … اجمال کی ہر جگہ تفصیل کر … عقل کے دشمن نکلو کے کلام کے … کلام کی نظیر … لوگ سچ کہتے ہیں کہ نیچریوں کے دلوں میں ہمارے رسول کی کچھ بھی وقعت نہیں۔

خدا خدا ہی ہے محمد محمد ہی ہیں وہ … اور جن لفظوں میں چاہے اپنے حبیب کو یا عاشق و معشوق کے راز و نیاز میں دخل دینے والے کون۔ گستاخی کی وجہ … نہ کچھ کہہ نہیں سکتے مگر ہاں جو خود اپنے بزرگ کے ایسے قول و فعل کی نقل کرنے لگے … اوسکے لائق

نہیں تو زمانہ اور سکو ان مثلون سے منسوب کرتا ہے
چنانچہ ایسا ہی کہتے ہیں مجھے گمی سے کہا کرو ۔ معشوق کو
ہیں نرکام ہوا عجب اوسکی قدرت ہے جب سکو کہیں
پہنچے سے ہی اوڑ لے چینی کا تیل ۔

ابھی حضرت آپنے کبھی مسایل کی کسی کتاب
کو دور سے بھی نہیں دیکھا ہے تو آپ ایسے سند
کبھی ندیتے ۔ بعض باتین اس قسم کی ہیں
کہ وہ واقعی ہیں مگر ہمکو پاس آداب سے معمولی
خیالوں کے موافق سمجھ لینا نامناسب ہے چنانچہ
کلام پاک مین خدای تعالیٰ اپنے حبیب پاک
کو مخاطب کرتے فرماتا ہے قل انما انا بشر
مثلکم تو کیا اب ہم اپنے پیغمبر آخرالزمان کو
باعتبار بشریت کے مثل اپنے دینی بھائی کے
سمجھکر اون کے بلند درجون اور رفعتون کو
بھی معمولی نگاہ سے دیکھنے لگین ۔ نہین ہرگز نہین
بلکہ نہایت تعظیم و تکریم کیساتھ بعد از خدا
بزرگ توئی قصہ مختصر کا اعتقاد رکھنا چاہئے ۔
(باقی کل)

ایبٹ آباد سے چلاس کی طرف

سرحد گلگت و چترال پر ہر طرح امن و امان
ہے اور اگر یہی حالت مستحکم نظر آئیگی تو سرحد
گلگت کی فوجمین معقول تخفیف کی گنجایش ہو
سکتی ہے گلگت مین ایجنسی کے قایم کرنے کی
غرض اس جانب سے روسی سازشوں کی روک
تھام تھی ۔ پامیر کیطرف سے روسی رسوخ
بڑھنے لگے تھے جس کا اثر یہ ہو چلا تھا کہ ہنزہ و
کوہ ہندوکش کی تمام ریاستین ہماری مخالف
ہو جائیں اور سرحد کشمیر کو خطرے مین ڈالین
گلگت ایجنسی کے قایم کرنیسے اقوام ہنزہ ناگر
کی مخالفت شکست کی گئی اور حال کے واقعات
سے چترال تک تمام رستہ صاف ہو گیا ہے
چلاس کی جنگون سے اقوام کوہستانی و
داریل و تانگیر بھی گوشمالی مین لائے گئے ۔ تصرف
چترال نے مسلم شہرت اقوام ہنزہ
و یاسین کی وفاداری کا دیا ہے ۔ چترال میں
فوج قلعگیر قایم کی گئی اور پشاور کیطرف
سے اسکا رستہ صاف اور سیدھا جاری کیا
گیا ہے لیکن گلگت کے لیئے بدستور کشمیر
کیطرف سے پیچ کھاکر جانا پڑتا ہے اور یہ
رستہ علاوہ لمبے کے اسقدر سخت دشوار گذار
ہے کہ موسم سرما مین مہینون تک برفون
سے اٹا رہتا ہے اور قطعی مسدود ہو جاتا
جب تک یہ رستہ اسقدر لمبا اور دشوار
گذار رہیگا گلگت کی فوج قلعگیر مین تخفیف
نہین کر سکتے ۔ اسکا بہترین علاج یہ دیا
گیا ہے کہ پنجاب کے مقام ایبٹ آباد سے
چلاس تک راستہ نکالا جائے ۔ یہ راستہ
بہت قریب اور آسان ہے یہ وادی
کاگان مین پڑتا ہے اور تمام علاقہ
برٹش قلمرو کے اندر واقع ہے دریا
سے گذرتے ہین اور کاگان سے چلاس
تک بآسانی پہونچ سکتے ہین ۔ اس
کی وجہ سے کوہستان انڈس کی اقوام
بھی راہ راست پر آجائینگی ۔ اگر ایبٹ آباد سے

چہا کونی سے چلاس تک ایک عمدہ ملٹری سڑک نکالی جائے تو گلگت میں مقابلۃً عظیم فوج تلعگیر رکھنے کی ضرورت باقی نہ رہیگی اور کشمیر کے دور کے راستے سے سامان رسد کے پہنچنے میں باربرداری کا خرچ بہت کچھ کم ہوگا فی الحال سامان رسد کی باربرداری کا خرچ جو کشمیر دربار کو اوٹھانا پڑتا ہے اُس سے سخت زیر باری کا موجب ہے۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا کو خیال ہے چاہئے کہ یہ خرچ مناسب حدود میں لایا جائے یہ جب ہی ہو سکتی ہے کہ سامان رسد نہ صرف بمقابلہ پنجاب کے ارزان شرح پر دستیاب ... ہے لیکن دوسری حالت ... کی پرورش کرنا ہوگی اگر جدید سڑک اختیار کیجائے تو اخبار پاینیر یقین دلاتا ہے کہ دو یا حد تین سال میں گلگت میں امپیریل سروس ٹروپ کی جہاں تین پلٹنیں فی الحال تعینات ہیں وہاں صرف ایک پلٹن کافی ہوگی۔ (اخبار عام)

فوجی تعلیم

معاصر جریدہ روزگار مدراس لکھتا ہے کہ یوں تو ہندوستان سے طلبا تعلیم کے لئے اکثر انگلینڈ روانہ کئے جاتے ہیں اور بعض جرمنی کو بھی جاتے ہیں مگر آجتک یہ نہیں سنا گیا کہ کوئی طالب علم ہندوستان ... سے ترکی روانہ کیا گیا اور وہ بھی معمولی ... یا ڈاکٹری تعلیم کے لئے نہیں بلکہ ... میں خواہش کی ہے بلکہ ایک ایسے فن شریف کے اکتساب کے لئے جسکا حاصل کرنا مسلمانوں کا کام ہے یعنی تعلیم فوجی کے لئے ۲۴ جنوری کو کپتان احمد عبد اللہ صاحب برادر نواب شاہ نواز جنگ بہادر کے صاحبزادہ خالد بن احمد قسطنطنیہ روانہ ہوئے وہان مدرسہ حربیہ سلطانیہ میں داخل ہونگے ... میں تعلیم پائینگے۔ اسکی عمر تیرہ چودہ سال کی ہے۔ یہ لڑکا ... بمبئی کے بورڈنگ سکول میں اسکو انگریزی تعلیم دیگئی اور اب ایک اسلامی سلطنت میں اسلامی تعلیم حربی کے لئے روانہ کیا گیا ہے۔ حیرت یہ ہے کہ تعلیم ولایت کے لئے سرکار سے ہر ایک طالب علم کیلئے اسکالرشپ مقرر ہے مگر باوجود اس لڑکے کے بزرگون کو سرکار میں رسوخ ہونے کے کسی قسم کا اسکالرشپ مقرر نہیں ہوا بہر حال یہ ایک عمدہ نظیر تعلیم کی ہے۔ اور یقین ہے کہ دیگر بزرگان قوم بھی اس کی تقلید کرینگے۔ اور اپنی اولاد اسی طرح استنبول روانہ کیا کرینگے۔

گورنمنٹ چین نے جزیرہ نما لیاؤتنگ میں ... حاصل کرنے کے لئے ... انگریزی معاف ہے اور مشرقی منچوریا کو ... کا لگا دیا تھا وہ بھی معاف ...

فرانس کے ایک اخبار ... جرمنی اور انگلستان میں جنگ چھڑی تو انگلستان فتح پائیگا۔

فارسی مضمون در باب حقایق بابیان

نمبر ۳

... سید محمد علی مزبور را از شهر شیراز طلب کرد
و در ... دهم رمضان همان سال در خلوت او را طلبید
تا خفایا عقیده او را آشکار نماید و در آن خلوت
... تمام شد ... او را بفریبد و چنین اظهار
نمود که ... سیاست ... توبت خواب دیدم
که ... آمدی و کلمه ای بر من خواندی و گفتی چون
... ایمان ... از تو گذشتم و گرنه مکافات
... و تکلیف خود ... باب خوشحال
... گفت بخواب نبود بلکه من خود ... می
آمدم و چنین کردم و چنان گفتم صاحب اقتدار
گفت ... تو در آمدم و ... از ... تو
... بیت ... خواهم کرد با ... من هم
سلطنت روم و عثمانی را نخواهم صاحب اقتدار
گفت سلطنت نمیخواهم میخواهم ... در رکاب تو
... اکنون بیا با علما صحبت دار و ایشان را
جواب کن پس او را با خود بمجلس علما اعلام
... نامی معروف بکشفی نیز در آن
مجلس ... باب مزبور چون صاحب اقتدار
را مرید خود میدانست بی ترس و بیم بنای
لاف و گزاف را گذاشت تا سخن او بجائی
رسید ... گفت قرآن من از قرآن
مقدس حضرت رسول مقبول صلعم افصح و بهتر
است و دین من ناسخ دین حضرت خاتم النبیین
است ... کار ... علما ... عقاید
و قواعد شریعت ... چگونه
است ... آن ... صفحه ... کلمات

نامربوط ... در آن نگاشته بعلما و ... دین
مزخرفات او عمل ... و سفاهت او ...
بجهت سیادت او ... چوب ... حاضر
ساختند و او را چوب ... زدند و روی او را سیاه کرده
مسجد جامع ... در حضور جناب شیخ ابوتراب
که امام جمعه ... توبه و استغفار کرده
پای شیخ موصوف را بوسید و امن ... خود نمود
پس او را ... محبوس شد ...
و ... کامل در ... خانه محبوس بود و
... خود ... عاقل نشد بعد از آن
معتمد الدوله حاکم اصفهان کس بطلب او فرستاده او را
از شیراز باصفهان بردند و در آنجا ...
معتمد الدوله با او مدارا میکرد تا روزی مجلسی ترتیب
داد و علمای اصفهان را حاضر کرده و باب را
هم احضار نموده تا مباحثه نمایند و احوال باب
درست معلوم شود. اول آقا محمد مهدی کلباسی
آغاز سخن کرده به میرزا علی محمد باب گفت اهل شرع
از دو قسم خارج نیستند یا مقلدند که احکام دین
خود را از قول مجتهدین گرفته عمل میکنند
یا خود مجتهدند و از اخبار و کتاب و سنت
احکام دین را استنباط میکنند باب در جواب
گفت من تقلید کسی نکرده ام و عمل بظن را
حرام میدانم (باقی دارد)

از طرف فرقه اسلامیه امامیه
اثنا عشریه

مطبع محمدی ... باہتمام ... منشی محمد امیر کے
اہتمام سے چھپکر ... مکان ... شائع ہوا

مسلم ہیرالڈ

جلد ۸ | بمبئی: چہارشنبہ ۱۴ رمضان ۱۳۱۴ھ | نمبر ۳۴

خبروں کا چمن

ٹائمز کا نامہ نگار کوبستہ لکھتا ہے کہ [illegible] سے سخت ناراض ہے کہ روس نے [illegible] دخل دیا ہے (لندن ۷ار فروری)

حضور والسرائے ۲۶ر مارچ کو کلکتہ سے شملہ جائینگے۔

[illegible] سالہ [illegible] نا یا جولائی مین لندن کابل میں آئین گے آئندہ ذرا جنرل سے شملہ مین [illegible] وہان سے پش ور جائینگے۔

[illegible] گر [illegible] راؤ صاحب گوبند نارائن گوکلے سب آرڈینیٹ جج اور ان کا مقدمہ رشوت ختم ہوا۔ کاغذات گورنمنٹ کے پاس بھیجدئے گئے۔

بمبئی ۔ آج شام کو ۵ بجے مسٹر نور محمد حبیب اجہبائی بھائی اپنے بنگلے گلستان باغ واقع سپارو روڈ مین سر چارلس فیرن اور ان کی لیڈی صاحبہ کو پارٹی دینگے۔

بمبئی سے حاجیون کا آگبوٹ اکبری اتوار کے روز اور نادری آگبوٹ ۱۸ر کو جدہ گیا۔

شملہ کے شہر مین بجلی کی روشنی تجویز کیگئی ہے۔

بمبئی ۔ حضور پولیس کمشنر صاحب بہادر نے بذریعہ گشتی چٹھی کے اپنے [illegible] افسرون کو اطلاع دی کہ ان کے بال بچون کو گورنر صاحب دیکھنا چاہتے ہین چنانچہ ۱۸ر فروری کی سہ پہر کو گورنمنٹ ہاؤس میں پر سب حاضر ہوئے ان سبکی ضیافت کیگئی۔ جب [illegible] مہاراجہ کیوں تعلق سے ۱۸ر فروری کو گورنر صاحب بمبئی سے گورنمنٹ ہاؤس مالا بار ہل پر اور گورنر صاحب نے ۱۸ر کو مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی۔

سنا گیا ہے کہ کیمپ سیور کے معزز مسلمان بھی انجمن [illegible]

اسلام ہی کے [illegible] مخالف کارروائی کی طرف [illegible] دینی تعلیم [illegible] ضرور جاری کرائینگے [illegible] ریاست [illegible] مین راجہ مہتاب سنگھ کے بعد [illegible] تخت نشین نہین ہوا ۔ [illegible] ضرورت کہ نام اسلام [illegible] ان کے ہاتھ مین دی جائیگی ۔ مگر متوفی راجہ کی [illegible] مین سے [illegible] راضی نہین ہوتین۔

ڈاکٹر نیاز محمد خان سابق طبیب امیر کابل عرصہ [illegible] مین [illegible] ہین اور بیمارون کا علاج کرتے ہین [illegible] مہاراجہ [illegible] انتظامی حالت کے نگران [illegible] گئے ہین [illegible] مہاراجہ [illegible] اندور بھی۔

ریاست حیدرآباد کی مالی حالت ابتر ہے ویسی ہی بھوپال کی [illegible] آباد کے اہلکارون نے گورنمنٹ کو دھوکا دیکر سال گذشتہ کی آمدنی زیادہ بتلائی اور [illegible] والیہ بہادر کے دستخط کرالئے ویسے ہی بھوپال کے بعض حکام نے اگلا قرضہ اور بقایا سال حال کی آمدنی مین شامل کرکے سرکار عالیہ کو دھوکا دیا ہے کہ ریاست مرفہ الحال ہے حالانکہ امید نہین پڑتی کہ سال آئندہ مین اس مقدار کی نصف آمدنی بھی باسانی ہو جتنی بیشتر ہر سال ہوا کرتی تھی۔

اکثر رجواڑون مین گاؤکشی باوجود کثرت آبادی مسلمانون کے بھی نہین ہوتی۔ یہ مذہبی جبر ہے جو گورنمنٹ کے عہد مین مسلمانون پر [illegible] اور اسکی مانعت ان ریاستون کر رکھی ہے اور گورنمنٹ بالکل متوجہ نہین۔

بمبئی مین سونے کا نرخ فی تولہ ۲۶ روپیہ ۱۰ آنہ اور چینی چاندی فی صدی ۱۳۱ [illegible] ہے۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ چہارشنبہ ۱۹ر فروری ۱۸۹۶ء

کاٹن ڈیوٹی بل

یہ بل کونسل مین پاس ہوگیا یعنی ولایتی کپڑے پر جو ۵ فیصدی تھے ۳½ فیصدی محصول لیا جائیگا اور دیسی کارخانون کے بنے ہوے موٹے کپڑے پر بھی ۳½ فیصدی عاید کیا گیا۔ مسٹر جیمس ویسٹ لینڈ صاحب مجوزہ مسودہ نے اس عام اعتراض کا کہ غریب آدمیون کو یہ ٹیکس ناگوار ہوگا جواب دیا کہ محصول پارچہ کی کل آمدنی ایک کروڑ ۵ لاکھ روپیہ ہوگی اور ہندوستان مین ۲۸ کروڑ ۷۰ لاکھ آبادی ہے تو گویا فی کس ۶ پائی ہر شخص کو محصول دینا پڑا اور سال بھر مین ۶ پائی کوئی ایسی بڑی رقم نہین ہے جو کسی کو ناگوار ہو۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ ۶ پائی بڑی خفیف رقم ہے مگر کس لئے مسٹر جیمس ویسٹ لینڈ کی حیثیت کے آدمیون کے لئے جو علاوہ پانچہزار روپیہ ماہوار کے معاوضہ اکسچینج کا الاؤنس بھی خزانۂ سرکاری سے پاتے ہین۔ مگر ہندوستان کی عام آبادی کے لئے جنکی اوسط آمدنی بقول سرکاری رپورٹون کے ۲۷ روپیہ سالانہ یعنی دو روپیہ ماہوار کے قریب بیان کی گئی ہے ۶ پائی بہت بڑی رقم ہے۔ گویا ہندوستان کا ہر ایک آدمی سال بھر مین ایک روز فاقہ کرے تب یہ جدید ٹیکس ادا کر سکتا ہے اصل

بات یہ ہے کہ فاتح قوم کو کوئی دلیل پیش کرنے کی ضرورت ہے اور نہ مدد کرنے کی حاجت ہے

حکم حاکم مرگ مفاجات

نیشنل کانگریس پونہ

پارسال نیشنل کانگریس کے لئے جو چندہ جمع ہوا تھا بعد منہائی خرچ اوس مین سے بیس ہزار روپیہ بچے تھے۔ اس باقی روپیہ کے صرف کے لئے گذشتہ شنبہ کو ایک جلسہ ہوا۔ اس جلسہ مین یہ بات پاس ہوئی کہ ہندوستانکی مالی حالت درست اور کپڑے کا محصول کم کرانے کے لئے یہان سے دو ڈیلیگیٹ ایک مسٹر سریندرناتھ بینرجی اور دوسرے مسٹر دنشا ایدلجی واچا جانے چاہئین اور ان کے تمام اخراجات اسی روپیہ سے کئے جائین۔

سیلہری کی ڈوبی کے مقدمہ کا فیصلہ

یہ مقدمہ ۱۴ر فروری کو آنریبل مسٹر جسٹس کینڈی اور اسپیشل جوری کے اجلاس مین دوبارہ تحقیقات کے لئے پیش کیا گیا تھا۔ مجرم نمبر اول تکارام سنتو کو کاشی نامی لڑکی کو مار ڈالنے کے جرم مین پھانسی کی سزا ملی اور مجرم نمبر ۲ گوپال ویٹھو کو ۲ سال قید کی اس جرم مین سزا ملی کہ اوسنے پولیس کو کیون اطلاع نہ دی اور چوری کا مال اپنے پاس کیون رکھا۔

پولیس کورٹ

۱۷ر فروری کو پولیس انسپکٹر کلارکسن نے مسٹر

مجسٹریٹ کے روبرو ایک پولیسمین مسمی شیخ کریم
کو اس جرم مین پیش کیا کہ اوسنے ایک سپاہی
سکہ کی وردی چرالی تھی۔ صاحب مجسٹریٹ نے
مجرم کو ایک ماہ قید سخت کی سزا دی۔

انجمن حامی اسلام ناگپور

اس انجمن کا ایک ڈیپوٹیشن ۱۲ ممبرون کا ۱۱
فروری کو چیف کمشنر ناگپور کے بنگلے پر گیا۔
مسٹر محمد امیر خان صدر انجمن نے ڈیپوٹیشن کی منشی
صاحب سے ملاقات کرائی۔ و ایڈریس ایک عربی
اور ایک انگریزی کمشنر صاحب کو دیا گیا جناب
نے مختصر الفاظ مین انکا شکریہ ادا کیا۔

عیسائی قومون کی باہمی اتفاق کے لئے کوشش

لندن مین ایک ماہواری رسالہ یورپ کی
متعدد زبانون مین چھپنا شروع ہوا ہے۔ جرمن
فرانسیسی اور انگریزی زبانون مین بالالتزام
تینون زبانون کے نامور اہل قلم کے مضامین
ہونگے اور گاہ گاہ اطالوی۔ لاطینی وغیرہ
زبانون مین بھی مضمون لکھے جائینگے۔ بانیان
رسالہ کا اسکے اجرا سے یہ مدعا ہے کہ چند برسون
سے انگلستان اور فرانس اور جرمنی مین جو
مغایرت اور اجنبیت پیدا ہوگئی ہے اس کے
دور کرنے کی اس سبیل سے کوشش کی جائے۔
پھر جب تینون ملکون کے مشہور و معروف مدبرین
و اہل الرائے کے مضامین ایک ہی رسالہ مین مندرج
ہوکر ہر سہ سلطنتون مین مشتہر ہونگے تو خواہ مخواہ
تینون قومون مین الفت اور یگانگت پیدا
ہوجائیگی۔ اس تجویز پر ہمارے ایک واقف مین
ہمعصر مسلم کرانیکل لندن کا نامہ نگار ... لکھتا ہے
کہ اسی خیال مین بانیان پرچہ مذکور اسی
طرح ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کے شکریہ کے
مستحق ہین کہ انہون نے لاکھون روپیہ خرچ
کرکے ایک ایسی نظیر حب قومی کی قائم کی ہے
جسکی پیروی کرنے مین دنیا کے مسلمانون کو پوری
سعی کرنی چاہئے اور انکو لازم ہے کہ یورپ
ایشیا افریقہ امریکہ کے مسلمانون مین سلسلہ
اخوت مضبوط کرنے کے واسطے ایک ایسا پرچہ
نکالین جو کم از کم عربی۔ انگریزی۔ فارسی اور
اردو مین شایع ہو اور جس مین سلطنت عثمانیہ
مصر۔ ہندوستان اور دیگر ممالک اسلامی کے
نامی گرامی مسلمان ہمدردان قوم کے مضامین
مسلمانون کو آپس مین ایکدل بنانے کے لئے شایع
ہوا کرین کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جب
سفر بحری اور بری مین ہزارون طرح کی سخت
مشکلات و مصائب کا سامنا ہوتا تھا اوسوقت
تو اندلس اور چین کے مسلمان ایکدوسرے کے
نیک و بد سے واقف اور باہم رنج و راحت مین
شریک ہوتے تھے اور اب اس زمانہ مین جبکہ
مہینون کے راستے نہایت امن و آسایش کے
ساتھ دنون مین طے ہوتے ہین اور ہزارون
کوس کی خبرین منٹون مین مل سکتی ہین۔
مسلمانون کی یہ کیفیت ہے کہ دور دور ممالک
کے اہل اسلام تو کجا خود رہے ایک شہر کے

مسلمانون کو دوسرے شہر کے مسلمانون سے کوئی ہمدردی نہیں رہ گئی - عیسائیون کو دیکھئے اول تو اونکی حکومت ھی چار دانگ عالم مین پھیلی ہوئی ہے پھر اسپر بھی جہان کہیں ابھی ان کا عاکمانہ تسلط قایم نہیں ہوا وہان بھی لاکھون روپیہ خرچ کرکے اپنے سفارتی کونسل یا ایجنٹ مقرر کئے ہوئے ہیں اور جو قصبہ یا شہر ان ذرایع تجارت کے بارہ میں مشہور ہے ... ہزارہا ایجنٹ اور تجارتی گماشتون کی دسترس سے بچا ہوا ہے وہان عیسائی تجار برابر براج رہے ہیں اور اگر کوئی گمنام مقام ایسے بھی چھپا رہا تو وہان کسی نہ کسی عیسائی ملک کے مشنریون کا ڈیرہ جما ہوا ہے - قصہ مختصر دنیا کا کوئی مقام نہیں جہان عیسائی نہ پہونچے ہوئے ہون - یہ عمل اس سے مسلمانون کو سیکھنے کہ غیر قومون سے تو اپنے تعلقات بڑھانے ایک طرف رہے آپس ہی ایک دوسرے کی خبر تک نہیں مگر یہ اہم کام نہ صرف مسلمان بادشاہون سے سرانجام ہو سکتا ہے اور نہ خالی مسلمان رعایا یا اقوام کی کوشش ہی کچھ کارگر ہو سکتی ہے - بلکہ دونون کی مجتمع سعی اور جدوجہد کی ضرورت ہے - کل مسلمان فرمان روایون کو بالعموم اور اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین کے لئے بالخصوص ضروری ہے کہ وہ ایک بڑے سکیل پر دیگر سلطنتون سے سفارتی تعلقات قایم کرین اور جس طرح عیسائی سلطنتون نے دیگر مذاہب کی سلطنتون کی اون مقامات مین جہان عیسائی آبادی موجود ہے یا عیسائی مشنری اور تجار رہتے ہین اپنے کونسل مقرر کئے ہوئے ہیں اس طرح وہ بھی عیسائی اور بودھ ممالک کے ان اضلاع مین جہان مسلمانون کو کوئی تعلق ہے اپنے کونسل یا نائب کونسل متعین کرین - ہندوستان جیسے عظیم الوسعت ملک مین صرف بمبئی اور کراچی مین ایک برائے نام ٹرکش کونسل جنرل یا کونسل مقرر کردینے سے کچھ نہیں ہو سکتا - وہ اپنے ملک کیطرف دیکھین کہ اکیلے انگلستان نے علاوہ سفیر قسطنطنیہ اور اوس کے متعلقین کے اون کے ممالک محروسہ مین ۹۰ مقامات پر کونسل یا نائب کونسل مقرر کئے ہوئے ہین جن سبکی صرف تنخواہ ۱۰۶ لاکھ ۹۸ ہزار ۶ سو ۸۰ روپئے سالانہ ہوتی ہے - روس اور انگلستان نے ایران مین علاوہ طہران کے سفیر اور اون کے متعلقین کے ۱۳ دیگر مقامات پر اپنے اپنے وکیل بٹھا رکھے ہین - آرمینیا مین عیسائیون کا ذرا سا فساد ہوا اور انگلستان نے اوس سے فایدہ اوٹھا کر سلطنت ٹرکی مین علاوہ مقامات متذکرہ بالا کے اور چند جگہ اپنے کونسل مامور کر دئے - اس تناسب سے اگر دیکھا جائے تو اعلیحضرت کو صرف ہندوستان ہی مین کم از کم ایک ہزار ایجنٹ رکھنے چاہئین وقس علی ذالک

سلاطین تو صرف اسیقدر کر سکتے ہین

رہین مسلمان قومین اونکو چاہئے کہ تبادل خیالات اشاعت و ترویج اخبارات - قیام تعلقات تجارتی اور ممالک اسلامی مین سفر و سیاحت کی باقیماندہ کمی کو پورا کرین اور تمام مسلمانون مین سلسلۂ مودت اور یگانگت کے مستحکم کرنے کی کوشش کرین قاعدہ ہے کہ جس قوم یا فرقہ کی نحوست اور تباہی چاہتی ہو وہ اپنے موجودہ وسائل سے

کام لینے کے قابل نہین سمجھاتے۔ یہی حالت مسلمانون کی ہے۔ انھون نے دیگر قومون کی دیکھا دیکھی کانفرنسین اور سوسائٹیان بنانی شروع کردی ہین مگر یہہ نہین دیکھتے کہ جس قسم کی عالمگیر کانفرنس انکو میسر ہے وہ کسی دوسرے مذہب والون کو نصیب نہین ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے جو کانفرنس اون کے لیئے قادر مطلق اور اون کے ہادی برحق نے قایم کردی ہے۔ اسکے ذریعے وہ اپنی ہر قسم کی دینی اور دنیوی ترقی حاصل کرنے کی کوشش کرسکتے ہین۔ ہر سال ماہ ذی الحجہ مین میدان عرفات کل دنیا کے مسلمانون کا کانفرنس گاہ بن جاتا ہے چینی۔ ملائی۔ مغربی۔ زنجباری۔ ہندی۔ افغانی ترکستانی عربی۔ عجمی سب ملکون کے مسلمان وہان موجود ہوتے ہین اور لاکھون کی تعداد مین ہوتے ہین۔ تمام دنیا کے مختلف ممالک کے مسلمان محبت والفت پیدا کرنے کے لیئے جو کچھہ وہ اس موقعہ پر کرسکتے ہین کسی اور طرح سے ممکن نہین۔ اور فی الواقع حج کا اصل مدعا بھی یہی سر نہان اور راز پنہان تھا کہ تا قیامت کل دنیا کے مسلمانون کو ایک دوسرے سے ملاقات کرنے کے لیئے اور اپنی موجودالوقت مذہبی۔ سوشیل اور پولیٹکل حالت پر بحث اور غور کرنے کا نہ صرف موقعہ ہی دیا جائے بلکہ انکو اس سے متمتع ہونے پر بلحاظ استطاعت مجبور کیا جائے۔ مگر افسوس خلف الرشید ہونہار نسلون نے نہ صرف اپنے سرور عالیمقام کی توقیر نہ کی اور پس پشت پھینکا۔ بلکہ اگر یہ کہنا کفر نہو تو خود باری تعالی کو اسکی اس ایک ہدایت مین فرض ثابت کردیا۔ حج فرض تو ہوا تھا۔ [illegible] مذہب رحمت ہاتھ سے لیتے اور اپنے سابقہ کرادون کے مقبولون کا ذریعہ سمجھہ لیا ہے۔ اور پھر ہمارے معززین قوم مین کونسا عرف کی فرصت جسے منکر ہین یا میدان عرفات مین جانیے لندن اور پیرس کی سیر کو ترجیح دیتے رہتے ہین۔ اب مسلمان ہے تو کیونکر اور وہ اپنے بزرگون کا جاہ و جلال حاصل کرسکین تو کسطرح۔ خود غرضی نے ہمکو یہ ایسا اپنا مفتون بنا لیا ہے کہ باوجود اوس بے نظیر اولوالعزم پیغمبر کے امتی ہونے کے جو نام والے ہین امتی امتی پکارتے تھے اس دستور بارہ لاکھہ کے مجمع مین جو ہر سال مکہ معظمہ مین جمع ہوتا ہے بمشکل کسی مسلمان کو یہ خیال گذرتا ہوگا کہ اس مبارک مقام مین جہان کی دعا کو دیگر مقامات کی ادعیہ سے زیادہ فضیلت ہے۔ اور جو منزل استجابت سے بہت نزدیک ہے ہر باقی ہے مین اپنی درماندہ قوم کے لیئے اگر کوئی ظاہری کوشش نہین کرسکتا تو بارگاہ رب العالمین مین ہی عجز و نیاز سے کچھہ عرض کرون۔ قصہ مختصر مسلمانون کو اپنی گذشتہ دینی و دنیوی عظمت و جلال کے پھر دوبارہ حاصل کرنیکے لیئے اسی حبل المتین کو نہایت مضبوطی سے پکڑنا چاہیئے۔ جس سے اون کے بزرگ ترقی کے معراج پر پہونچے تھے ورنہ زمانہ کی موجودہ گھوڑدوڑ جس مین دیگر قومین اپنے سمند

اور رفتار سریع دوڑ لئے چلی جا رہی ہین اور جس مین انھون نے ابھی رینگنا شروع کیا ہے اگر وہ اوسی حالت مین ہے تو ترقی کیا اور اون کے وجود کا قیام محال ہے وما علینا الا البلاغ المبین!

عقاید نیچریہ

حضرت ایڈیٹر صاحب اخبار مسلم ہیرلڈ ناد کرام تسلیم عرض ہے۔ آپکا روزانہ اخبار مسلم ہیرلڈ فی الواقع اسلام کی خدمت گذاری مین آپ تیا بالتحقیق ہے۔ اسکے اسلامی اخبار ہونے مین شبہ کو کوئی کلام نہین۔ اہل اسلام کے لیئے یہ اخبار ایک ایسا مونس اور سہارا ہے جو مسلمانون کو اکثر لامذہبون کے بیجا حملون مین بہت مدد دیتا رہتا ہے اور پھر ایسے وقت مین کہ چہار طرف سے دوسرے مذہب والون کے عموماً اور نیچریون کے خصوصاً حملے اسلام پر ہو رہے ہین … مخالفت غیر مذہب والے اگر اسکی نسبت کوئی بدگمانی بھی کرین تو وہ ہرگز قابل … نہین ہو سکتی۔ اس اخبار کی ذاتی کوشش … اہل اسلام کی خدمت … ہوئی … ہر مسلمان راضی اور ہر شخص خوش ہو … ہر قوم غیر مذہب والا ناخوش ہون … اپنی ناراضمندی ظاہر کرے … الزام اسواسطے کہ اون کی … حسد کی آگ مین جلکر خاک سیہ

شعر

ہم اپنے نیازارم اندرون کے

سود را چہ کنم لوز خود ہیچ درست

کافرون کے اور فرقے تو اسلام کے مخالف تھے ہی نیچریون کو دیکھیے کہ آجکل کیا قیامت برپا کر رکھی ہے جیسے کسی انسان کے عبادت کرتے وقت شیطان کو فکر پڑی رہتی ہے کہ کسیطرح اسکو اسکی راہ حق سے گمراہ کرنا چاہیے اوس سے زیادہ ان لوگون کو خیال پیدا ہو جاتا ہے افسوس اسلام پر ان [illegible] کے آجکل ایسے کیسے [illegible] ہین ایسے وقت مین اسلام کو ان کے حملے رد کرنے کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ آپ کے اخبار مین فارسی مضمون ناہی نیچریون کے متعلق آج ہی دن سے شائع ہو رہا ہے جس سے حضرات مغل بھی کما حقہ انکے عقاید باطلہ سے آگاہ ہو کر اون سے مجتنب ہوتے جاتے مین [illegible] مین دیکھتا ہون کہ آجکل حضرات مغل اخبار مسلم ہیرلڈ کے کیسے دلدادہ ہو رہے ہین اسکا بیان نہین جس کو دیکھیے اخبار مسلم ہیرلڈ کا مطالعہ کر رہا ہے پھر فارسی کا مضمون جس سے ایک اس وقت مستفیض ہو رہی ہے۔ بیشک بہت قابل قدر ہے کیونکہ اسمین نیچریون کے پوست کندہ حالات اور کیفیت مرقوم ہوئی ہے لیکن آجکل اردو مین بھی نیچری عقاید بیان کرنے کی بہت ضرورت ہے تاکہ عام مسلمان ان کی بے دینی اور جعلسازی سے آگاہ ہو کر انکے شر سے محفوظ رہین۔ چونکہ آپ اسلام کے سچے حامی مین اسلیئے مین یہ تحریک کرکے امید وار ہون کہ آپ ان لوگون کے عقاید

اگر ذو میں بیان فرمانے کی تکلیف ضرور گوارا فرمائینگے۔
راقم محمد صدیق مفتون لکھنوی۔

تشریف آوری

کل صبح ۵ بجے مسٹر بنٹن صاحب المعروف دین محمد خان صاحب پولیس سپرنٹنڈنٹ مائسور سے بمبئی میں تشریف لائے گرانٹ روڈ کے سٹیشن پر انجمن تائید مسلمانان صوبہ کے اراکین کا ڈیپوٹیشن موجود تھا جس میں مولوی محمد عبد القادر صاحب با عکنظہ ٭ حاجی عبد الستار حاجی عمر شعیب پی ٭ مولوی شیخ عبد المنعم صاحب با عکنظہ ٭ خطیب حاجی محمد صالح صاحب با عکنظہ ٭ محمد عبد اللہ صاحب با عکنظہ ٭ ملا محمد یونس صاحب ٭ اسمعیل جی کروا صاحب ٭ شیخ سالم صاحب بازیر ٭ ٭ عبد الرحمن صاحب جاتیکر ٭ حاجی رحمۃ اللہ حاجی داؤد صاحب وغیرہ وغیرہ تھے۔

گاڑی سے اوترنے کے بعد مولوی محمد عبد القادر صاحب با عکنظہ نے انجمن تائید کی جانب سے صاحب موصوف کے گلے میں پھول کا ہار ڈالا اور ہاتھ میں گلدستہ دیا اور تمام حاضرین نے بڑی خوشی کے ساتھ مبارکبادی دی مسٹر بنٹن صاحب نے سب صاحبوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ سب صاحبان کا دوانی سیٹھ کے بنگلے واقع چیچپوکلی میں تشریف لے گئے جہان مسٹر موصوف قیام کرینگے۔ انجمن تائید کل شبکو صاحب موصوف کو ایک پارٹی دیگی۔ مسٹر بنٹن دو ایک روز میں تناگیری تشریف لیجائینگے۔

ہاتھی اور ویل مچھلی

پروفیسر ویمبری صاحب باشندہ ہنگری جو زمانہ حال کے مستند صاحب تصانیف اور بے مثل فرزانہ تسلیم کئے گئے ہیں اور تقریبا ۲۰ زبانوں کے عالم ہیں اور جنہوں نے محض علمی تحقیقات کے لئے ترکی۔ مصر۔ ایران۔ ترکستان اور وسط ایشیا میں ہزارہا میل کا سفر پیادہ کر کے قابل قدر ذخیرہ معلومات کا حاصل کیا ہے انگلستان اور جرمنی کے کشیدہ تعلقات کی نسبت اپنی رائے کا اظہار اسطرح کرتے ہیں کہ ہاتھی خواہ کتنا ہی زور آور ہو ویل مچھلی پر ہرگز غالب نہیں آسکتا۔ پروفیسر موصوف جرمنی کو ہاتھی سے تعبیر کرتے ہیں جس کی بری فوج سطح زمین پر اول درجے کی آراستہ سمجھی جاتی ہے اور انگلستان کو ویل مچھلی سے ملقب کرتے ہیں جسکی بحری قوت بے مثل مانی گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ جرمنی کی فوج کا انگلستان کے ساحل پر پہونچنا محال ہے کیونکہ جرمنی کے جنگی جہاز بالکل نکمے ہیں اور اس سے زیادہ کام نہیں دے سکتے کہ شہنشاہ ولیم کبھی کبھی بحری سفر کا لطف اوٹھا لیا کرین۔ انگلستان کے مقبوضات ہر چہار ربع عالم میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن کوئی مقام ایسا نہیں جہان جرمنی آسانی سے حملہ کر سکے کیونکہ سمندر کو عبور کئے بغیر وہان پہنچنا مشکل ہے۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ انگلستان سمندر کا مالک ہے۔ (باقی آیندہ)

فارسی مضمون درباب عقاید بابیان

نمبر ۵

بابی‌ها که یاوه‌سرائی گذشت فتنه و فساد در
اصفهان انداخت‌اند. امرا از جانب سنی الجوانب
شاهنشاه اسلام پناه اعلیحضرت شاهی صادر شد
که او را از اصفهان بطهران آن بابیان سر دو در
طهران چهریق عرض کرد نموده. ورا آمد و شد را
به او بسته کردند. مرده او کسانیکه با او گرویده
بودند باطراف بلاد ایران متفرق شده و بنای
فساد و الحاد گذاشتند زیاده حیرت سپردند که
و معجزات نیز و مساوره والیه نقل کردند بعض
از مردم بیکار فساد طلب که همیشه در پی آن بوده
که نوعی شود که پای شریعت زنجیر
را از خود دور نمایند و خواستند که از تکالیف
شرعیه و دین مبارک حضرت خاتم النبیین صلعم
آزاد شوند بدازین چند رکعت نماز شبانه روزی
که بر گناهکاران خیلی مشکل و صعب است رهائی
یابند چنانکه خدای تعالی میفرماید وانها لکبیرة
الا علی الخاشعین بهانه در دست آورده دنبالهٔ
بابی گذاشتند و نام بابی بر خود بستند و
داشتند و بهر طرف آواز خود بر داشتند چون
باب تکالیف شرعیه را از خلق ساقط کرده از آن
جمله گفت که یک زن را بر نه مرد و بیشتر حلال است و
اموالیکه در دست خلق است تمام از خدا است
و مردم همه مخلوق خدا بند لهذا مال هر دیگر
مباح و حلال است و همچنین زنان ایشان و لهذا
از میان خلق بر داشته شده قیامت بر پا شده
حال زمان رجعت است بالعبض از منحرفات دیگر
که باعث تطویل میشود عوام کالانعام بابی کلمات

واهیه ذلیقه داشته و باهیه اموال اغنیا و زنان
و ب خود را بابی تام نهادند همچنین این مفاسد
گوشزد اولیای دولت ابد مدت گردید بعرض
دربار معدلت آثار شاهنشاهی رسانیدند حکم
همایونی اصدار یافت که باب از قلعه چهریق
بدار السلطنه تبریز احضار فرمایند لهذا او را
با غل و زنجیر از چهریق به تبریز آوردند بحکم بندگان
اعلیحضرت و امنای دولت علیه حضرت اقدس
کل آقا ولیعهد مجلسی ترتیب یافته و علمای بلد را
دعوت کرده میرزا علی محمد باب را هم بدان
مجلس حاضر نمودند و غل و زنجیر از او برداشتند
در مجلس اذن جلوسش داده توجه ایشان تمام
نمایند و از عاهات خود را ظاهر سازند و
نمودند گفتند که این مجمع را برای آن ساخته ایم
که اگر ترا بر حق دانیم اطاعت نموده بتو ایمان
آریم. نخستین نظام العلما بسخن آمده پرسید
این کتابها که مانند قرآن مجید و صحف آسمانی
بنام شما در میان مردم منتشر شده اند مقالات
و کلمات تست یا افترا بر تو بسته اند باب گفت
آنها از خدا است نظام العلما گفت معنا پرسیدم
که جواب برنمیدهی کلام را بپرده در آشکار گوئی
تا بدانیم باب برآشفت و گفت بلی این همه کلمات از من است
نظام العلما گفت تو خود را شجرهٔ طور نامیده که یعنی تمام اقوال
من قول خدا است باب گفت خدا از رحمت کند نظام العلما
گفت آیا تو نیستی که خلق ترا باب نامند باب گفت
این نام را خدا بمن داده بجهة اینکه من باب علمم (باقی لیفردا)

از طرف فرقهٔ اهل امامیه اثنا عشریه

مطبع محمودی تا ... سرنٹنڈنٹ ... منشی محمد امیر کے
سے چھپکر محلہ مکان نمبر ... سے شائع ہوا

مضامین	مسلم ہیرلڈ	مضامین
خبروں کا چمن		بقیہ مضمون ہاتھی اور ویل مچھلی
[illegible]		[illegible]
ترکی کی موجودہ حالت		[illegible]
جلسہ انجمن اسلام سورت		بابیان [illegible]

جلد ۸ — بمبئی ۵ پنجشنبہ [illegible] رمضان ۱۳۱۳ھ — نمبر ۴۴

خبروں کا چمن

بمبئی [illegible] پیر کی شام [illegible] ایک [illegible] سے [illegible] گھوڑا [illegible] گاڑی میں سے نکل کر لوگوں [illegible] [illegible] [illegible] تلوکشن [illegible] کو سخت جسمانی صدمہ [illegible] گاڑی [illegible] [illegible] روپیہ کا نقصان ہوا۔

بمبئی [illegible] قریشی کو مسٹر [illegible] مجسٹریٹ نے ایک شخص محمد شاہ کو [illegible] جرم میں [illegible] قید کی سزا دی کہ اوسنے گھوڑا گاڑی [illegible] میں حسن میاں [illegible] کا سر [illegible] باہر [illegible] دیا تھا۔

نظام حیدرآباد ریلوے کے اسٹیشن [illegible] علی [illegible] اپنے عہدے [illegible] کرنے کے جرم میں [illegible] ایک [illegible] کا [illegible] اور ایک حال [illegible] شخص [illegible] [illegible] سے کسی بات پر جھگڑا [illegible] کا گلا کاٹ ڈالا اور [illegible] کی پٹڑی پر [illegible] ڈال دیا کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو [illegible] تحقیقات ہو رہی ہے۔

شاہ ابی سینیا کے ساتھ صلح کرنے میں اٹلی ناکام رہا۔ ابی سینیا والوں نے یہ کہا تھا کہ ہمارے ملک میں ایک اٹالین [illegible] سب [illegible] [illegible] اٹلی نے نامنظور کیا۔

[illegible] سرکاری [illegible] [illegible] فیصلہ کیا تھا وہ گذشتہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لندن جانے کا ارادہ [illegible] ملتوی [illegible]

گورنمنٹ نے [illegible] کا قطعہ کتابت ہو رہی [illegible] جانیگی [illegible] [illegible] ای [illegible] گاڑی کو رستے میں [illegible] [illegible] ہوئی۔

بمبئی [illegible] مسٹر [illegible] مجسٹریٹ نے ایک [illegible] کو [illegible] [illegible] جرم میں [illegible] کیا کہ [illegible] اگر جرمانہ نہ ادا کرے تو ایک ماہ کی قید۔

آج [illegible] مجسٹریٹ نے ایک [illegible] بدمعاش کو اس جرم میں [illegible] قید [illegible] کی سزا دی کہ وہ ایک ۱۱ سالہ ہندو لڑکی کے ہاتھ میں سے [illegible] اتار کر بھاگا تھا۔

آج [illegible] بجے قیصر [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] کی ڈاک لیکر جائیگا۔

قسطنطنیہ سے اخبارات [illegible] میں کہ شب معراج [illegible] کی منا [illegible] [illegible] سال [illegible] روشنی ہوئی تھی اور تمام رات لوگوں نے حضرت سلطان المعظم کی سلامتی اور قیام سلطنت کے لئے دعائیں مانگیں۔ اور ادنکی طرف سے بہت کچھ خیرات کی۔ دوسرے روز [illegible] یونین کے تمام سفیر اور وزرا اور علما اور دیگر [illegible] شاہی محل میں داخل ہو کر حضرت سلطان المعظم کو مبارکباد دی۔

مسٹر [illegible] [illegible] [illegible] کی غیر حاضری میں مسٹر نور الہدیٰ کام کرتے رہے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] ایک [illegible] اخبار [illegible] جاری [illegible] ندوۃ العلماء [illegible] میں ہوگا۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی: پنجشنبہ ۲۰ فروری ۱۸۹۶ع

سردار عمرا خان

سردار عمرا خان کی آمد کی نسبت ہم کچھ لکھ چکے ہین دوبارہ تشریح کی ضرورت نہین ہان یہ ضروری ہے کہ ہمنے پہلے لکھا تہا کہ اون کے ساتھ ۸۰ آدمی ہین مگر اب معلوم ہوا کہ کل ۲۵ آدمی ہین اون مین ۵ آدمی تو چپراسی ہین اور باقی خدمتگار۔ جب سردار عمرا خان یہان اوترے تو شہر کے معزز مسلمان اون کے استقبال کے لیے گئے اور اون سے کہا کہ ہمنے آپکے لیے عمدہ بنگلہ تجویز کرلیا ہے آپ وہان چلکر فروکش ہون عمرا خان نے اون کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ مجھے معاف فرمائین کہ مین یہان عیش کرنے کے لیے نہین آیا ہون مین نے مکہ معظمہ جانے کے لیے سفر اختیار کیا ہے اس لیے مین مسافرخانہ ہی مین ٹھہرونگا۔ چنانچہ فریر روڈ پر کو سیٹھ کے مسافرخانہ مین ٹھہرے۔ پہر مسلمانون نے ضیافت کے لیے کہا اونھون نے کہا کہ آپ لوگون نے اپنا فرض منصبی ادا کردیا مین آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرکے معافی چاہتا ہون۔ پہر لوگون نے پوچھا کہ آپ کون سے آگبوٹ مین مکہ تشریف لیجائینگے اونہون نے صاف جواب نہین دیا کہدیا کہ خدا جانے۔

گذشتہ پنجشنبہ کو جو عمرا خان سے ایک شخص مسلمان کی گفتگو ہوئی وہ بطور سوال و جواب کے درج ذیل ہین۔

شخص:- آپکے بال بچے سب خیریت سے ہین۔

سردار صاحب:- خدا کے فضل سے سب تندرست ہین امیر صاحب کو دعا دیتے ہین۔

شخص:- امیر صاحب نے آپکے ساتھ پولیس کے آدمی کیون نہین روانہ کیے۔

سردار صاحب:- جلال آباد تک امیر صاحب کے خود آدمی میرے پہونچانے کے لیے آئے تھے۔ مجھکو رسالہ ساتھ لینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ میرا ارادہ ایران سے ہوکر عربستان مین جانیکا تہا مگر امیر صاحب نے منع کیا اور کہا کہ تم ہندوستان سے جاؤ تمہاری جان کی حفاظت کے لیے کسی آدمی کی ضرورت نہین ہوگی۔

شخص:- چترال کے واقعہ کی بابت آپ کچھہ فرماسکتے ہین؟

سردار صاحب:- بمبئی مین بہت سے لوگ آئے اور انھون نے اس واقعہ کی بابت دریافت کیا چونکہ وہ حد سے تجاوز کرگئے اس لیے مینے اسکا کچھہ بہی ذکر نکیا اور نہ آیندہ کرون۔

شخص:- امیر صاحب کی کیا حالت ہے؟

سردار صاحب:- مین امیر صاحب کی تندرستی کی نسبت بیان کرون یا فوجکی نسبت یا مالی حالت کی نسبت یا چیز کی نسبت۔

شخص:- مین صرف امیر صاحب کی تندرستی کا خواہان ہون۔

سردار صاحب:- ہان خدا کے فضل سے وہ

بہت اچھی طرح ہیں۔

شخص:- کابل کی حالت کیسی ہے؟

سردار صاحب:- انصاف بہت اچھا ہے۔ رعایا خوش و خرم ہے لیکن امیر کی جان و مال کو دعا دیتی ہے۔

شخص:- شہزادہ نصر اللہ خان کی شادی کب ہوگی؟

سردار صاحب:- ابھی تک کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی جب مقرر ہوگی تو اخبارات کے ذریعہ سے آپ کو بھی خبر ہو جائیگی۔

شخص:- چترال کی نسبت میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

سردار صاحب:- تم گڑھی گڑھی کیا پوچھتے ہو۔ جو ہوا سو ہوا اور جو ہوگا وہ دیکھو گے۔

شخص:- آپنے جدہ کے لئے کیا انتظام کیا؟

سردار صاحب:- قسطنطنیہ کے قواعد سے میں سخت ناراض ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں کشتی میں اتروں گا کیونکہ وہاں قسطنطنیہ نہیں ہے۔ پھر وہاں سے براہ خشکی مکہ شریف جاؤنگا۔

شخص:- حج کے بعد آپ جنوب کیطرف ہی جائینگے؟

سردار صاحب:- نہیں میرا ارادہ ہے کہ حج کرتے ہی اپنے وطن واپس چلا آؤں۔ اور پھر بھی یہیں سے ہو کر وطن جاؤنگا مگر یہ سب خدا کے اختیار میں ہے۔

شخص مذکور بیان کرتا ہے کہ میں جب گیا تھا تو تقریباً سو آدمی اندر بھی باہر کھڑے تھے۔ سردار صاحب گھڑیاں وغیرہ خرید رہے تھے جب وہ لے چکے تو تمام سب لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی۔ قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہزار آدمی روز سردار صاحب کی ملاقات کو آتے تھے۔ پھر سردار صاحب مسلمانوں کی کثیر التعداد جماعت کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور انکا شکریہ ادا کیا۔

سردار عمر خان کے ہمراہیوں میں سے ایک شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ ناچوٹھ کی کوٹھی پر اون کے چھوٹے بھائی محمد شیر خان شہباز گڑھ میں جہاز کے کپتان نے جو سردار صاحب کے ہمراہیوں کے ہتھیار لے لئے تھے اونھوں نے اپنے ایجنٹ محمد یار خان سے جاکر فریاد کی اور کہا کہ تم گھبراؤ نہیں تمہارے ہتھیار ملجائیں گے۔ ناچوٹھ کے ایک صاحب دیبی سنگھ کا تار ہمراہیان کے نام آیا کہ میں ۴ دن کے بعد پشاور سے بمبئی کو روانہ ہونگا۔ اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ سردار صاحب یہاں ۸ دن سے زیادہ قیام کرینگے۔

سردار صاحب میں ایک یہ عجیب بات ہے کہ وہ اپنے مہمانوں کو کبھی بھی نہیں بیٹھنے دیتے چنانچہ ہر وقت دو آدمی برابر مکھیاں اڑاتے رہتے ہیں۔

ٹرکی کی موجودہ حالت

(از نامہ نگار مکہ معظمہ)

ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار! السلام علیکم۔ قسطنطنیہ کے افسوسناک بلوہ کا حال میں نے خاص کر آپ کو اس وجہ سے نہیں لکھا کہ مجھے پوری اور مفصل کیفیت معلوم نہیں ہو سکی۔ قسطنطنیہ کے اخباروں نے اس مناقشہ کی کیفیت بالتفصیل شایع نہیں کی۔ مصر کے عربی اخباروں نے اگرچہ اس کے متعلق بہت کچھ لکھا مگر مصری اخباروں کی یہ کیفیت ہے کہ جس خبر کو وہ خود بہت وثوق سے شایع کریں

رہتے وہ بہت سے دن ابھی تو دیدہ خود اور بھی اخبار
کر لی ہے تھی اس حالت میں مصری اخبار ان
کی کوئی بات قابل اعتبار تصور کی۔ اگر عرصہ تک
مجھے اپنے ذاتی تعلق سے جو مربی قسطنطنیہ سے
تھے وہ ایک صاحب مہربانی [illegible] قابل
قبول ہیں اگرچہ اس وقت تک کئی مہینے ہو چکے
مگر ناظرین پیسہ اخبار کے واسطے یہ خبرین بالکل
نئی ہیں - آرمینیون نے جو فساد قسطنطنیہ میں کیا
اوسکی اطلاع جو وقوعہ اول سلطان المعظم کو ہوئی تو
ایک موقعہ پر صدر اعظم سعید پاشا نے آرمینیون
کے اس ارادہ کے متعلق سلطان سے عرض کیا
اور چاہا کہ اون سب تمام کلیسا اور مشتبہ مقامات
جہاں ہتیار پوشیدہ ہیں محاصرہ کئے جائیں اور
ان لوگوں کو قرار واقعی سزائیں دی جائیں جو اس
قسم کے ہتیار جمع کر رہے ہیں مگر سلطان نے
سعید پاشا کی اس رائے سے اس بنا پر اختلاف
کیا کہ اگر ایسا کیا جائیگا تو یورپ میں آرمینیا
کے متعلق جو طوفان بے تمیزی مچ رہا ہے اوسکو
زیادہ تیزی ہوگی اور ممکن ہے کہ کوئی مشکل پیش
آئے مگر اس کے ساتھ ہی سلطان نے صدر اعظم
کو اسبات کی تاکید کی کہ باب عالی اور سرکاری
عدالتوں کی حفاظت عمدہ طور پر کیجائے خفیہ
پولیس کو خاص ہدایتیں کردی گئی تھیں ۱۲ ربیع الثانی
کو پانچ چھ ہزار آرمینیون نے اس حالت میں
کہ ہر شخص کے ہاتھ میں ایک چھ گولی کا پستول
اور بڑے بڑے چھرے تھے - بہت شور و
شور کے ساتھ اس بہانہ سے کہ ایک عرضی
(عرضی) صدر اعظم کو پیش کرینگے باب عالی کی طرف
جانا شروع کیا - رستہ میں پولیس نے اس طرح

جانیسے روکا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ناظم پاشا
نے ان لوگوں سے کہا کہ اگر کوئی عرضداشت تم
پیش کرنا چاہتے ہو تو میں اپنے ذریعہ سے پیش
کر دونگا [illegible] اور [illegible] جواب [illegible]
ان لوگوں نے [illegible]
کرنا چاہتے ہیں اور باب عالی سے [illegible]
نے [illegible]
کر دیئے ابتدا میں ناظم پاشا نے [illegible]
فیر کرنے کا حکم کیا کہ [illegible]
اثنا میں ایک شخص نے ناظم پاشا پر نشانہ
لگایا اتفاق سے وہ گولی [illegible] فوجی
افسر کے لگی جو قریب ہی کھڑا تھا اوس وقت
ناظم پاشا نے پولیس کو فیر کرنے کا حکم دیدیا اور
بذریعہ ٹیلیفون کے فوج طلب کی

سعید پاشا صدر اعظم اپنے مکان سے اوس
وقت سلطان کی خدمت میں آرہے تھے - کہ
ایک لڑکا [illegible] چلا آرہا تھا طبلہ یا بچہ
کی [illegible] اوس کے ہاتھ میں ایک
[illegible] تھا جو صدر اعظم کو دیا - سعید پاشا
کو اطلاع دی گئی تھی کہ آرمینیون نے باب عالی
پر ہجوم کیا ہے - صدر اعظم فوراً اوسی جگہ باب عالی
کو واپس آیا اور تین گھنٹے تک پولیس اور
آرمینیون کا خاطر خواہ مقابلہ باب عالی کے
روبرو دیکھتا رہا - اوس وقت تمام شہر میں
ایک وحشتناک حالت طاری تھی - تمام راستے
بند تھے - ٹرامویز جس جگہ تھی اوسی جگہ
روک دی گئی تھی - اس عرصہ میں پچیس ہزار فوج نے
تمام قسطنطنیہ کی حفاظت کا عمدہ بندوبست
شروع کیا تھا - پچاس میں آدمی دو تین ہزار

آدمی باب عالی کی طرف روانہ ہوئے تو تمام شہر میں ایک ہلچل مچی ہوئی تھی مسلمانوں نے جب حالت دیکھی تو انہوں نے اصلاح کے واسطے یہ درخواست کی کہ انکو ہتھیار دیے جائیں مگر اوس اضطراب میں حضرت سلطان المعظم نے مسلمانوں کی تشفی کی اور اسطرح ٹال دیا کہ ہم آج ہی ارمنیوں سے اطمینان حاصل کر لینگے ارمنیوں کا ارادہ تھا کہ باب عالی کو جلا دینگے اور صدر اعظم اور شیخ الاسلام اور دیگر تمام امرا سلطنت کو قتل کرینگے لیکن یہ جو کچھ سوچا تھا ان کمبختوں نے اپنے زعم باطل میں اوسکا خاتمہ کرنا چاہا تھا کہ ناکامی سے چلے آئے سے پہلے رنگ ہوا گئے اور اوسی وقت گرفتاریاں شروع ہوئیں سب سے زیادہ جو بات متعجب کرتی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس جو اس بلوہ میں شریک ہوا پچاس پونڈ انگریزی سے کم نہیں نکلے اور علی ہذا القیاس ثبوت سے یہ بھی پولیس کو اسقدر وصول ہوا کہ جو لوگ لڑائی میں شریک تھے وہ کبھی اپنی تمام زندگی میں پچاس پونڈ کے مالک نہ ہوئے ہونگے انسے یہ پایا جاتا ہے کہ روپیہ کی قوت سے یہ ہنگامہ برپا کرایا گیا تھا۔ پستول جو بلوائیون کے پاس تھے وہ لندن کے ایک کارخانے کے بنے ہوئے تھے جو کسی ہزار پولیس کو ہاتھ لگے چھرے امریکا کے ایک کارخانہ میں مخصوص بنوائے گئے تھے غرض جب ارمنی بھاگے تو اپنے کنیسون میں جا چھپے اور خوف سے یہ حالت ہوئی کہ چار پانچ ہفتہ تک مطلق کوئی آدمی سڑک پر بھی ارمنی نظر نہیں آیا۔ استنبول کے مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ وہ قریب قریب جنون کے پہنچ گئے تھے اور بار بار یہ درخواست کرتے تھے کہ ہمکو ہتھیار دیے جائیں مگر حضرت سلطان المعظم نے بہت کچھ کوشش کی کہ مسلمانون کا غصہ فرو کریں چنانچہ جا بجا واعظ انکے تقریر کو مقرر کیے گئے جو مسلمانون کو سمجھائین قسطنطنیہ کے مسلمانون کا اقرار تھا کہ جب ارمنیون نے اپنی بڑی جرأت کی تو اسی حالت میں ایک شخص انکا استنبول میں رہتا تھا جسنے اسی ہیجان کی حالت میں تیرہ ہزار نے ایک خط بحضور سلطان کی خدمت میں پیش کی جسمیں زور دیکر کہا گیا تھا کہ ارمنی تمام کنیسون میں چھپے ہوئے ہیں تو ہم ان سے انکو اڑا دینا چاہیے اور اخیر میں ظاہر کیا تھا کہ اگر امیر المومنین ہماری درخواست کو منظور نہ کرینگے تو ہمارا استعفا ہے مسلمانون کو جب ہتھیار لینے سے مایوسی ہوئی تو بعض جوشیلے طالب علمون نے ترقی لکڑیوں سے بہتر آدمی مرکو نیز مار ڈالے قسطنطنیہ میں یہ حالت تھی کہ ایک انگریزی مچھلی کی آگبوٹ گرفتار کیا گیا جسمیں ہتھیار بھر بھر کے بھیجے گئے تھے اور یہ ہتھیار ارمن کے ادیرتیون کے لیے تھے تمام ہتھیار وغیرہ ضبط کیے گئے اور کپتان اور ملازمین قید خانہ بھیجے گئے اور آگبوٹ پر بجائے انگریزی نشان کے عثمانی نشان اڑا دیا گیا۔ اخیر میں جب سلطان المعظم نے ارمنیون کی خطا معاف کردی تو تمام یورپ (سوائے انگریزی اخبارون کے) اور خاص کر روس اور فرانس اور جرمن کے اخبارون نے سخت تعجب ظاہر کیا کہ سلطان نے کس طرح ان مفسدون کی اسقدر زیادتی کو معاف کر دیا۔ جس روز

[illegible] ل مین یہ فساد ہوا اور سیدین چھ اور
دوسری ولایتوں مین آرمینیون نے مسلمانون
جلائے گئے اور اوسی طرح تبریز (ایران)
[illegible] روس مین بھی ان لوگون نے سخت
ہنگامے برپا کئے ۔
آرمینیا کے بارے مین جو شرطین منظور ہوئی
تھی اس فساد کے بعد مسلمانون اور آرمینیون کے
تعلقات اور قسطنطنیہ کی موجودہ وزارت
انشاء اللہ اسکے متعلق مین آئندہ مہینہ مین [illegible]
زیادہ و السلام آپکا ترقی خواہ ازکہ

جلسہ انجمن اسلام سورت

۲۴ر شعبان المعظم کو بعد از نماز مغرب جناب بخشی
صاحب کے دریا محل مین ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس
جلسہ مین جناب بخشی میر عظیم الدین خان صاحب
صدر بنائے گئے۔ اور حضرات ذیل اسمین شریک
تھے جناب بخشی میر صدر الدین خان صاحب
جناب سید زین صاحب العیدروس ۔ سید حسین
العیدروس ۔ حاجی یوسف ۔ محمد سلیمان بوڑھے ۔
جناب حاجی اعظم غلام حسین صاحب جیٹرلی ۔
جناب حاجی غلام محمد اعظم صاحب ۔ محمد عبدالقادر
صاحب باعکظہ ۔ تنہودیا۔ [illegible] شیخ صاحب شیخ
بہادر صاحب ۔ شیخ سراج الدین صاحب معلم
احمد صاحب ۔ حاجی احمد تراوا صاحب ۔ پیر دیا ر
شیخ امیر صاحب ۔ اسمعیل صاحب وغیرہ وغیرہ
قریب ۱۵۰ آدمیون کے شریک جلسہ تھے ۔ روشنی
کا انتظام عمدہ تھا
۱ - رویداد مجلس گذشتہ پڑھی گئی اور اسپر
جناب صدر صاحب کا دستخط ہوا ۔
۲ - ماہ رجب کا حساب پیش ہوا ۔ وبالاتفاق منظور ہوا ۔
۳ - حافظ عبدالصمد صاحب نے عمدہ الحان کیساتھ
دوسرے پارہ کا چوتھائی رکوع پڑھ کر سنایا ۔
۴ - مولوی شاہ عالم صاحب نے فضائل رمضان شریف
بیان کئے ۔
۵ - مولوی احمد علی نے نواب صدر الدین حسین خان
صاحب کا چھپا ہوا لکچر پڑھ کر سنایا ۔
۶ - محمد عبدالقادر باعکظہ نے شادی اور غمی
مین رسوم جاہلیت کو ترک کرنے کے لئے پرجوش
طور سے ہدایت کی اور ان کی اخراجات
کی بابت بھی شرع شریف کے مطابق بہت کچھ
بیان کیا ۔
۷ - میر منظفر حسین خان صاحب و میر جعفر علیخان
صاحب باعث سوگ انتقال زوجہ بیگم صاحبہ مرحومہ
جلسے مین تشریف نہ لاسکے اور اسکا عذر لکھ بھیجا
اور کارروائی جلسہ کی بابت اپنی خوشنودی ظاہر کی ۔
۸ - محمد بھائی جمال الدین نے دس روپیہ سید حسین
صاحب عیدروس نے دس نواب صدر الدین خان
نے دس ۔ جمعدار نصیر الدین نے پانچ روپیہ
جملہ ۳۵ روپیہ انجمن کو احسن الوجوہ عطیہ ملا
جسکا شکریہ ادا کیا گیا ۔
۹ - بیگم پورہ کے منڈل والون نے ۱۳ روپیہ
سالانہ دینا منظور کرکے انجمن کو بذریعہ رقعہ
لکھ بھیجا ہے جسکا شکریہ ادا کیا گیا ۔
۱۰ - ایک مکتب کے معلم کی غریبی ثابت ہوئی ۔
اوسکو فی ماہ چار روپیہ تک دینا منظور ہوا ۔
۱۱ - حاجی یوسف محمد سلیمان صاحب بوڑھے

ایک لاکھ گیارہ ہزار روپیہ یا نہر میں پانی کا نل لانے کے لیئے عنایت فرمائے اس کو مسلمانون کو مبارکبادی دیگئی اور حاجی یوسف صاحب کا مولوی محمد عبد القادر بامکنلہ نے شکریہ ادا کیا و حاجی صاحب کے لیئے دعا چاہی۔

۱۲۔ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کے داماد کے انتقال پر ملال کا افسوس انجمن نے ظاہر کیا و تعزیت نامہ بھیجنا تجویز ہوا۔

۱۳۔ جسٹس امیر علی جج ہائیکورٹ کلکتہ و آنریبل عبد اللہ مہر علی دہرمسی کے آئے ہوئے خط پڑھ سنائے و داخل دفتر ہوئے۔

۱۴۔ حاجی زکریا احمد پٹیل صاحب کا خط پڑھ سنایا اور قرار پایا کہ ایک ڈیپوٹیشن محمد عبد القادر بامکنلہ داؤد بھائی زردوز حاجی غلام محمد اعظم وغیرہ کا قرار دیکر ان کے ذریعہ سے تہنیت نامہ دیا جاوے۔

۱۵۔ جناب بخشو شاہ صاحب و اشرفی شاہ صاحب کے مزار و مسجد کے قریب میں توسیع ڈیپو کو انجمن افسوس کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس بارے میں ایک عرضی جہانگیر لیلی صاحب کو دینا قرار پایا۔

۱۶۔ سورت کی مسلمان بیوہ عورتونکو انجمن سے ماہ بماہ اعانت دینا و نیز نو مسلمون اور طالب علمونکو دینے کے لئے مقرر ہوا اور اسکے لئے اس ماہ مبارک رمضان میں زکوٰۃ و خیرات جمع کرنیکی تجویز منظور ہوئی۔

۱۷۔ جناب مسٹر سشن صاحب یہان سے ٹینا گیری تبدیل ہو گئے اسپر انجمن افسوس ظاہر کرتی ہے اور صاحب موصوف کو الوداع کہتی ہے۔

۱۸۔ دہوپیا کے مسلمانون کے قتل کے بارہ میں دوسری انجمنون نے سرکار نامدار سے ایک کمیشن طلب کیا ہے اوسکو یہ انجمن پسند کرتی ہے اور اسکے ساتھ اتفاق کرتی ہے۔

بعد صلبہ برخاست ہوا۔

بقیہ مضمون ہاتھی اور ویل مچھلی

حال کے واقعات سے ثابت ہے کہ جرمنی ایک دم بھی ٹرنسوال کو روانہ کر سکا۔ طفہ جرمنی اور انگلستان کی جنگ کا اندیشہ کرنا ہی فضول ہے انگلستان ایسا کمزور نہیں ہے اور نہ جرمنی ایسا زبردست ہے جیسا کہ ہملوگ آسٹریا و ہنگری مین بیٹھے ہوئے خیال کرتے ہین۔ جرمنی کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ انگلستان کی غیر آبادیون کی طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھ سکے اور نہ اوسکو اتنی ہمت ہے کہ اس قسم کی بستیان خود آباد کر سکے۔ ایسا عظیم الشان کام صرف ایسی قوم سے ہو سکتا ہے جسنے آزادانہ حکومت کے سایہ مین تربیت حاصل کی ہو اور ایسے کار نمایان وہی لوگ کر سکتے ہین جن کے خمیر مین مستقل مزاجی ۔ آزادی ثابت قدمی بطور قومی صفات کے داخل ہوگئی ہوان۔ (باقی آیندہ)

علی پور کے جیل مین برقی روشنی کی تجویز ہے۔ سمجھا گیا ہے کہ اسکا انجن بھی وہین بنایا جائے۔

جزیرۂ انڈمان کے چند سردار ہندوستان کی سیر کو آئے ہین۔

فارسی مضمون درباب عصمت انبیا بیان

[illegible]

[illegible] حضرت و[illegible] [illegible] علم
[illegible] عهد و بیان [illegible] [illegible]
و [illegible] فرود [illegible] [illegible]
[illegible] نظام العلما گفت [illegible] گفتی امیر المومنین علی
[illegible] علم حضرت [illegible] خاتم النبیین [illegible]
سلونی قبل ان تفقدونی [illegible]
[illegible] سوال [illegible] [illegible]
[illegible] جواب [illegible] حال اگر [illegible] علم
[illegible] حضرت رسول [illegible]
[illegible] العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان
سوالی از علم طب [illegible] [illegible]
حاصل [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] می شود
[illegible] جواب داد که من علم طب نخوانده ام
نظام العلما گفت [illegible] علم ادیان
علم اصول و فروع است حال بگو آیا علم و سمع
و بصر و قدرت عین ذات باری تعالی است
یا غیر ذات [illegible] گفت عین ذات نظام العلما
گفت پس لازم می آید که خدا هم مرکب باشد
[illegible] آنکه ذات با علم دو چیز مانند [illegible]
[illegible] چون [illegible] [illegible] پس مرکب
از ذات و علم و از ذات و قدرت [illegible]
است دیگر اینکه ذات خدا [illegible] ضد [illegible]
اگر علم عین ذات باشد ضد [illegible] باشد
آنوقت چگونه میتوان ذات را [illegible]

[illegible] خدا [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
و حال آنکه خدا [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] نظام العلما
[illegible] [illegible] [illegible]
کتاب [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] علوم [illegible] [illegible]
و [illegible] [illegible] قال [illegible]
[illegible] گفت [illegible] قال نظام العلما جواب [illegible]
قال یقول قولا [illegible] نظام [illegible]
[illegible] گفت قال قالا قالوا قالت قالتا قلن
و [illegible] گفت [illegible] [illegible] گفت [illegible]
[illegible] [illegible] نظام العلما
گفت حال [illegible] سوال [illegible]
قال را اعلال [illegible] گفت [illegible] نظام العلما
قال را اعلال کرده گفت [illegible] اعلال کن
[illegible] گفت فراموش کرده ام نظام العلما
گفت آیه هو الذی یریکم البرق خوفا وطمعا
[illegible] [illegible] [illegible]

(باقی [illegible])

[illegible] طرف [illegible] اسلامیہ
امامیہ اثنا عشریہ [illegible]

مطبع محمودی [illegible] [illegible] [illegible]
سے چھپکر [illegible] [illegible] شایع ہوا

مضامین
خبروں کا چمن
مرض جلد
ہمارا قبرستان
شملہ کا مقدمہ
الیاسی ...

مسلم ہیرلڈ
پٹنہ

مضامین
علیگڑھ کالج کا انتظام
مرآۃ الاخبار کی تحریف
مذاق

جلد ۹ | مئی ۱۸۹۶ء | ۹ رمضان ۱۳۱۳ھ | نمبر ۴۵

خبروں کا چمن

کل ... انجمن ... مسلمانان ... محمد ... صاحب ... کے مکان واقع ... سابق پولیس ... المعروف ... کے لئے ... جلسہ ...

... کا میل ... ہم ... کا ... سے ... انتظام ... [illegible] (۱۹ فروری)

... ڈاکٹر ... ہمراہ ... انگریزی افسر ... کی تعداد ... گورنمنٹ ... [illegible]

... والیسرائے کی کونسل ... درخواست کریں گے ... گورنمنٹ دوبارہ غور کرے (کلکتہ ۱۹ فروری)

... کلکٹر ... (۱۹ فروری)

مہاراجہ صاحب ... گورنمنٹ ... امید ... معلوم ہوا کہ ۱۸۹۵ء کی بابت ... کی رپورٹ حسب ذیل ہے:-

ڈاکخانوں کی تعداد ... سال ہندوستان میں جاری ... ہے

... خطوط ... ہزار ... روانہ ہوئے

... ڈاکخانہ ... لاکھ ... ہزار ... لفافوں کی تعداد ایک کروڑ ۲۶ لاکھ ... ہزار ... تھی

بیمہ شدہ پارسل و خطوط کا شمار ... لاکھ ... ہزار ... ۲ سو ... تھا اور ان کے ... ۸ کروڑ ۲۶ لاکھ ... ہزار روپیہ کی مالیت ... کمیشن ... لاکھ ... ہزار ... سو ... روپیہ وصول ہوا

... ہندوستان میں ڈاکخانے ... سے تقسیم ہوئے ... لاکھ ... ہزار ... پانچ تھے اور ... ان کی میزان ... لاکھ ... ہزار ... کی ... جو فیس سرکار کو وصول ہوئی ... لاکھ ... ہزار ... سو ... روپیہ تھی۔

... لاکھ ... ہزار ... ایک کروڑ ... لاکھ ... ہزار ایک سو ۸۳ روپیہ ... اس کا کمیشن میں ایک لاکھ ۴۴ ہزار ۹ سو ۳۱ روپیہ وصول ہوئے۔

مسلم ہیرلڈ

نامہ

بمبئی جمعہ ۲۱ فروری ۱۸۹۶ء

مرض چیچک

بمبئی میں چند روز سے چیچک کی زیادتی ہوئی ہے گذشتہ ہفتہ کو میونسپل ہسپتال میں ۲۴ مریض چیچک کے داخل ہوئے اور کئی مریض اس مرض کے سینٹ جارج ہسپتال میں داخل ہوئے محکمہ حفظان صحت میں دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر دیر نہیں خیال کرتے کہ اس مرض چیچک میں وبا کا مادہ پیدا ہو جائیگا - گو یہ وبا نہیں لیکن پھر بھی مزید احتیاط لازم ہے لوگوں کو چاہئے کہ جن بچوں کے چیچک نہیں نکلی ہے وہ بذریعہ نشتر جلد نکلوا دیں -

کافرستان

امیر صاحب نے جو کافرستان پر مہم روانہ کی تھی اوسکی نسبت پاینیر اخبار سر سالٹر پین کمشنر امیر کابل کے ذریعہ سے لکھتا ہے کہ امیر صاحب کا یہ ارادہ نہیں کہ کافرستان کے کل کافروں کو قتل کر ڈالیں بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ لوگ دین اسلام قبول کر کے اونکی رعایا بنجائیں - امیر صاحب نے حکم دیا ہے کہ اُن لوگوں کو عام اعلان دیدو جو مسلمان ہو جائیگا وہ امن میں رہیگا اور نہیں تو قتل کیا جائیگا - وہ لوگ ابھی تک خاموش ہیں انہوں نے کچھ جواب نہیں دیا -

شملہ کا مقدمہ رشوت ستانی

فارن آفس کی دفتری مسٹر شہرن کے پاس سے نظام حیدرآباد کا کاغذ خفیہ طور پر لے لینے کے الزام میں جو مولوی یوسف الدین گرفتار ہوگئے تھے انہوں نے یہ درخواست دی کہ میرا مقدمہ شملہ کے مجسٹریٹ کپتان بٹن کے اجلاس میں نہ ہو اور کہیں منتقل کر دیا جائے - یہ درخواست نامنظور ہوئی -

ابی سینیا کی سخت لڑائی

جنرل باراٹری ۱۹ تاریخ کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ابی سینیا کے دو سرداروں نے مع اپنے ہمراہیوں کے دیگر مقام میں اٹلی فوج پر سخت حملہ کیا - لیکن سخت لڑائی کے بعد ابی سینیا والے بھاگ گئے - ابی سینیا کی فوج بلند مقاموں پر ایک لاکھ کے قریب جمع ہوئی تھی جہاں اونھوں نے اپنی قلعہ بندی کا سامان کیا -

علیگڈھ کالج کا انتظام

اخبار انڈین وکیٹ لکھنو لکھتا ہے کہ مولوی سمیع اللہ خان صاحب سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ پھر علیگڈھ کالج کے ٹرسٹی بنا منظور کریں مگر اونھوں نے ایک طویل چٹھی میں انکار کیا - اونھوں نے لکھا کہ کالج کے انتظام کی بابت

ناقابل اطمینان ہے ۔ ٹرسٹی جو تعداد مین اہم ہین اسقدر آزردہ ہین کہ وہ کالج کے امور کیطرف توجہ نہین کرتے ۔ گذشتہ سالانہ جلسہ مین صرف سات ٹرسٹی مشکل سے جمع کرکے کورم پورا کیا گیا ۔ رئیس جو پہلے بڑی بڑی رقمون سے کالج کی امداد کرتے تھے اب آگے نہین نکلتے ۔ مولوی سمیع اللہ صاحب نے اس تغیر کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ پچھلے دنون جو انتظام مین تبدیلی کی گئی تھی اوس سے کالج مسلمانون کے ہاتھ مین نہین رہا ۔ بلکہ بک صاحب پرنسپل اور انکے ساتھیون کے ہاتھ مین چلا گیا ہے ۔ چھوٹے چھوٹے معاملات مین بھی یہان تک کہ بورڈ والے اسٹیمپ کے لیجانے تک کے متعلق دخل دیتے رہتے ہین ۔ پہلے کمیٹی انتظامی مین ۱۸ ممبر ہوتے تھے اور اب اس مین صرف ۱۴ ممبر کئے گئے ہین جنمین سات کالج کے سٹاف سے لئے گئے ہین جس سے ظاہر ہے کہ ہمیشہ کثرت رائے مسٹر بک کیطرف ہوگی ۔ مولوی صاحب کے یہ الزامات کوئی شبہ نہین کہ صحیح ہین اور اسلئے خیرخواہان علیگڈھ کالج کو انکی طرف متوجہ ہونا چاہئے ۔

کلکتہ

کلکتہ کا عظیم الشان ملٹری ٹورنمنٹ اپنی طرز کا پہلا ہی جلسہ کلکتہ مین تہا ۔ عام تماشائیان کا داخلہ ٹکٹ کے ذریعہ تہا ۔ صرف ہفتہ کے روز اس قدر آمدنی ہوگی کہ کل اخراجات ٹالیفس کے نکل آئے ۔

مرآۃ الاخبار کی نیچریت

منشیہ

افسوس ہے کہ بیچارے چنڈون سے آل رسول کہلاتے ہین اور اولاد رسول ہونے پر اپنا فخر جتلاتے ہین اور جنکی آل ہونے کا افتخار کرتے ہین اونہی کی ذات پاک کو ایسے ناملائم لفظون سے یاد کرتے ہین طرفہ یہ کہ نیچری اخبار کا ایڈیٹر فقط اعتراض کرنا جانتا ہے پہر چاہے وہ کیسا ہی لغو ہو اس ڈھٹائی کو تو دیکھئے کسقدر غرور سے لکہتا ہے کہ

> یہ اسپیچ شاہجہانپور محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے جلسہ مین پڑھی گئی جہان سیکڑون علما جمع تھے آجتک کسی نے اعتراض نہین کیا ۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

چوری اور سینہ زوری اسیکا نام ہے مسلمانون کو اتنا بڑا دہوکا دینا ایسی نیچری اخبار کا کام ہین تو بھی تعجب ہے کہ ایڈیٹر نے یہ کیسے چہاپا کہ اوس اسپیچ کے خلاف کسی نے نہین کیا ۔

معزز ناظرین ! اب ہم آپکو اوس جلسہ اور اون اسپیچون کے خلاف مین جو مسلمانان شاہجہانپور کی طرف سے اشتہار شایع ہوچکے ہین اوسکا لفظ بلفظ بعینہ نقل کرکے دکہلاتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ علماء اسلام انکو کسقدر ذلیل اور بیدین سمجھتے ہین اور مسلمانون کو ان فتنہ پردازون سے کسطرح کی نفرت دلاتے ہین ۔ ہم مذکورہ ایڈیٹر کی دہوکہ بازیون کے ظاہر کرنے کیلئے اوس اشتہار کو درج ذیل کرتے ہین ۔ حضرات ناظرین شاہجہانپور مین محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے خلاف ایک بہت بڑا جلسہ ہوا جسمین علماء

اسلام کی طرف سے ایک نہایت پُراثر لکچر دیا گیا
جو بجنسہٖ ناظرین ہے

مسلمانوں ہوشیار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ تعالیٰ عزوجل

ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین
ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم
یحسبون انھم یحسنون صنعا

ترجمہ کیا ہم تمکو بتاویں کہ سب سے زیادہ بد اعمال کون
لوگ ہیں وہ لوگ ہیں جو دنیا کی کوشش میں گم
ہیں کہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کرتے ہیں

مسلمانا دلیل آن نمود ایست [illegible]
لیکر آئے نیچر دنیا و دین باقی

پیارے مسلمان بھائیو آجکل بہت سے بھائی نے
کو جو نیچری تفسیر لکھا گیا ہے [illegible] سے
بچے رہنا یہ ایک ہی چالی فتنہ ہے جسنے عقائد اسلام
کو نہایت ہلکا سمجھا یعنی ٹھایا ہے اسکے دشمن اسلام
بانی کا دلی منشا یہ ہے کہ وہ نیچری جالکا دام تزویر
بچھاکر لوگوں کو پھانسنا اور عقائد حقہ اسلام
سے منحرف کرتے ہیں ان کو خسر الدنیا والآخرۃ کے
جہنم میں بھیجا گیا ہے
[illegible] مسلمانو کیا تمکو معلوم نہیں کہ یہ معاند
نیچری چالیس برس سے بھرا اسلام کی بیخکنی میں
بڑی مستعدی سے مصروف ہے اور اہل اسلام
کو کھوکھلا کر چکا ہے میں جسنے کوئی کوشش
اٹھا نہیں رکھی یہی وہ دہریہ ہے جسنے
اپنے فرضی خدا کا نیچر (قانون) کا پابند ٹھہرا کر اولی

انبیا کو نبوت سے معطل کر دیا اور پھر ان کے
معجزات وغیرہ کو جھٹلا کر تمام اصول و فروع دین اسلام
پر پانی پھیر دیا بلکہ اول سے آخر تک ہی سے انکار
کیا اور وحی رسالت کو خود ہی کی بنا یا صحیح
[illegible] پیغمبر کو یوسف کا ترجمہ بنا کر اڑا دیا اور قرآن کی
بہت سی تعریفات کی [illegible] قرآنی جنت کو خرافات
[illegible] کہا اسلامی تعلیم و تاریخ پر خوب
اڑائے اور علما امت کی توہین و تضحیکات
[illegible] رکن ہے ارکان حج [illegible]
جاہلیت [illegible] جنت و دوزخ [illegible]
حشر و نشر سب ڈھکوسلا نصرانی مذہب اصل اصول
اسلام [illegible] مرغی وغیرہ حلال طیب
ٹھہرائی یہ غرض جہاں تک ہوسکا اس نے [illegible]
[illegible] دین آلہی کو برباد اور دینداروں کو
بدین کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا
پھر اس کے علاوہ اسکی ریشہ دوانیاں [illegible]
لوگوں کے کانوں میں پھونکا ہے اسکی شرح
کو ایک دفتر چاہیے [illegible] اور [illegible]
یہی کچھ ان جاہلوں نے انبیا و علما کی شان
میں اور ٹھٹھا کیا یہ اسکا نتیجہ ہے کہ تمام علمائے
[illegible] نے اس تاسکر اسلام کے کفریہ عقائد پر
بالاتفاق کفر کا فتویٰ دیدیا اور لکھدیا کہ اسکو
اچھا جانکر جو شخص اس سے محبت رکھیگا وہ بھی
[illegible] سے محروم رہیگا
اب [illegible] علما [illegible]
[illegible] بتا ہو [illegible]
آخر کو کام خدا اور رسول ہی سے پڑتا ہے
انگریزی تعلیم کو بقدر ضرورت کے کوئی منع نہیں کرتا

لاہور ہو کے ہلاکے تھیلی سی جیسا بن گورنمنٹ نے فیاضی
سے جا بجا کالج کھول رکھے ہیں پھر کیا ضرور ہے
کہ دشمنان دین سے خلا ملا کر کے خدائے جبار
سے عداوت پیدا کرو اور دولت دین کو ایک
بے دین کے قدموں پر لٹا بیٹھو۔ دیکھو تمہارا آقائے
مطلق بذریعہ رسول شہنشاہ فرماتا ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم
واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر
علی الایمان ومن یتولہم منکم فاولئک
ہم الظالمون (یعنی) اے ایمان والو اپنے
باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اور اپنے
خلاف بلا اگر وہ دوست رکھتے ہیں کفر کو ایمان پر
اور اگر تم ان سے یا ان میں سے دوستانہ تعلق رکھو گے
تو تم بھی انہیں کی طرح بے ایمان ہو جاؤ گے۔
پھر کیوں اے جلیل و جبار خدا کے فرمانبردار بندو
سنا تم نے اپنے شاہنشاہ حقیقی کا کلام کیا اب بھی
تمہاری دینی حمیت اور اسلامی غیرت گوارا کرتی
ہے کہ خدا کے مقابلے میں دشمنان دین کی صحبت
کو ترجیح دو اور قہار و جبار خدا کی ناراضی کی
کچھ بھی پروا نہ کرو۔ بیشک بہت سے مسلمان
اس نیچری تھیٹر میں محض تماشائی کی حیثیت
سے بھی جائینگے۔ اور ان کو اس لہو ولعب کے
لعب اور اس کی کوئی خاص غرض اس تماشہ سے نہ ہوگی
مگر دوستو جب تک تم سچے مسلمان ہو (اور
جب تک تم ویسے ہی سچے مسلمان رہو) اور محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت حقہ
پر علی الیقین ایمان رکھتے ہو (اور بیشک رکھتے ہو)
اس وقت تک تم کو اسلامی احکام پر سر جھکانا

پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مقبول نبی روحی فداہ
کا ارشاد پاک من کثر سواد قوم فہو
منہم یعنی جو شخص مخالفین اسلام کے ساتھ
ملکر ان کے مجمع کو بڑھاتا ہے تو خدا کے نزدیک
وہ انہی کے گروہ میں ہے۔ اپنے محبوب
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر جان
و مال نثار کرنے والے مسلمانو کیا اپنے شیعہ
و تشنیع کی اس ننگی محفل کی رونق کو تم بڑھانا
پسند کرتے ہو۔ یاد رکھو اگر تم قرآن و حدیث
کو خفیف یا کم سمجھ کر اس تھیٹر کی شرکت سے
باز نہیں آتے تو تمہارے حق اسلام کبھی ادا ہو گیا۔
اور اس صورت میں تمہارا کفر ثابت ہوگا جس
کی شامت سے عورتو نیز طلاق پڑ جائیگی۔
چنانچہ کتب فقہ میں اسکی تصریح موجود ہے
اور تمام ہندوستان کے علما اسپر متفق ہیں
اگر ایمان سے سینے خالی نہیں ہو گئے ہیں اور
حشر و نشر کا اعتقاد دلوں سے نکل نہیں گیا ہے
تو جلد خبردار ہو جاؤ اور جس طرح کالے سانپ
اور جلتی ہوئی آگ سے بچتے ہو اسی طرح اس
نیچری تھیٹر والوں سے بھاگو تا کہ غفلت کہیں تمہیں
ایمان سے بھاگنے اور تم منہ تکتے رہ جاؤ۔

مومن از تھیٹر نیچر بباید گریخت
تا غارت نکند صحبت بدینے جلد

انکی چکنی چپڑی باتوں پر پھسل نہ پڑنا جو خود غرض
اسلامی دشمن محض تمہارے بھائی بن کر اپنے
آتے ہیں وہ ضرور پہلے حمایت اسلام جیسے پاکیزہ
میں توجیہ سے لے ایمان کی زمین سامنے مسلمان ہشیار
لے انکی بزرگی کے قصیدے یعنی خضر کی صورت

آئندہ تم جانو اور تمہارا ایمان وما علینا الا البلاغ

المشتہر

جماعت اہل اسلام شاہجہانپور

کہاں گیا نیچری اخبار کا ایڈیٹر ذرا عینک لگا کر اس اشتہار کی عبارت کو جو اسکے خلاف چھپ لکھی گئی ہے ذرا اچھے کر کے پڑھے اور اگر مطلب سمجھ میں نہ آتے ہوں تو پھر اور سے کسی طرح سمجھائے جائیں۔

کیا اب بھی کوئی مسلمان اس اخبار کے نیچری اخبار ہونے میں شبہ کر سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں۔ ان نیچریوں کی نسبت علماء اسلام مرقومہ بالا الفاظ استعمال کرتے ہیں اور انکو یہ اخبار حامی دنیا متین ٹھیراتا ہے۔ اور پھر دعویٰ کرتا ہے کہ اسکے خلاف آجتک کسی نے مضمون نہیں لکھا۔ ناظرین خیال کر سکتے ہیں کہ یہ کتنی بڑی دیدہ دلیری کرنا زیبا ہے اس اشتہار کی نقل چھپنے کے پہلے بیشک بمبئی کے بعض حضرات اسکی فتنہ پردازی کو ہیچ سمجھتے ہوں گے پر اب آئینہ کی سیاہی قلعی کھل گئی۔ اور ہمارے معزز ناظرین اور منصفان قوم دونوں کے صدق و کذب کو بخوبی سمجھ گئے اور حصحص الحق کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ لیکن اس ایڈیٹر کو اسکی کچھ شرم نہیں کہ لوگ مجھے جھوٹا کہتے ہیں۔ یہ جھوٹ تو جھوٹ بڑا غضب تو یہ کیا کہ قرآن مجید میں بھی دخل دیا ہے کیا مسلمان لوگوں کو اسنے بالکل غافل سمجھ لیا ہے جو اونکے قرآن مجید میں تحریفیں اور ایجادیں کرتا ہے۔ کیا اہل اسلام اسکی ایسی دست اندازیاں دیکھکر خاموش رہیں گے ؟ ہرگز نہیں دیکھئے اسکی افتراپردازی کو یہ کہتا ہے کہ

خداوند کریم خود قرآن مجید میں اپنے حبیب کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرما کر کہتا ہے
قل یا محمد الخ

ایہا الناظرین یہ سراسر اسکی من گھڑت ہے قرآن مجید میں کوئی آیت قل یا محمد نہیں ہے اگر ہے تو یہ نیچری اخبار کا ایڈیٹر بتلائے کہ کس پارہ میں کس سورت میں۔ غرضکہ قرآن مجید میں کس جگہ قل یا محمد لکھا ہوا ہے افسوس! ان جاہلوں نے قرآن مجید میں بھی ایجادیں شروع کردیں اور ایسی دلیری کیساتھ یہ بھی خیال نکیا کہ میں قرآن کی نسبت یہ کیا غضب کرتا ہوں مسلمان دیکھکر کیا کہیں گے۔

ہمنے جن گھڑت لفظوں کی نسبت اعتراض کیا تھا اوس کے جواب میں چند اشعار شعراء کے سبق سے پیش کرتا ہے اسکے علاوہ کہ نظم نثر کے لئے نظیر نہیں ہو سکتی یہ بات بہت قابل غور ہے کہ جن لوگوں کی نظیریں پیش کیگئی ہیں یہ بزرگوار کیسے حضرات تھے وہ لوگ تھے جنکے سینوں میں آتش عشق نبوی نے بھڑک بھڑک کر سوائے خیال مطلوب خاص کے کچھ باقی ہی نرکھا تھا یہ وہ لوگ تھے جنہیں مقام فنا فی الرسول حاصل تھا یہ وہ بزرگ تھے جو دین و دنیا کو عشق رسول مقبول صلعم میں بالکل بھول گئے تھے اسلئے تمسک

ان کے ولولۂ شوق اور جوش عشق کے لیے یہی الفاظ مناسب ہیں۔ البتہ ایک نیچری ان اشعار کو سید بنا کر ملی کی آڑ میں شکار کھیلتا تو ایسے کلمے کبھی جائز نہیں ہو سکتے۔

آگے چلکر عربوں کا رونا رویا ہے اور انہیں وحشی اور بد افعال وغیرہ وغیرہ بہت سندر کیساتھ ثابت کیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس سلسلہ میں ان وحشیوں سے وہی لوگ مراد ہیں جنکی نسبت برائیاں بیان کی گئی ہیں یا وہ پاک بزرگوار جو اسلام لانیکے بعد قسم قسم کے اعزاز و اکرام سے سرفراز و ممتاز ہوئے۔ اگر وہی وحشی مراد ہیں تو رسالت رسول خدا علیہ الصلوۃ والسلام معاذ اللہ بسبب عقیدۂ نیچریہ بیکار ہوئی جاتی ہے اس وجہ سے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ان وحشیوں کے واسطے تھی تو کیا سبب کہ اب تک اون قوم نے ہدایت نہ پائی اور بقول نگار کے وہ ہنوز اوسی مزبلۂ جہالت میں پڑی رہی اور اگر وحشیوں اور شتربانوں سے معاذ اللہ منہا وہ پاک بزرگوار مراد ہیں جنہیں اہل اسلام اپنا پیشوا اور مقتدا جانتے ہیں تو سراسر کفر ہے اسی پر تو ہمارا اعتراض تھا یہ جواب کیا دیا اور اُلٹی آستین گلے میں آگئیں۔ اور کھلم کھلا نیچریت ثابت ہو گئی۔ اور اہل خرد اور ذوی الافہام پر یہ جعلسازیاں بخوبی روشن ہو گئیں۔

نیچری اخبار کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ محسن الملک کو اپنی صورت بنانے کی ضرورت نہیں اونکی صورت کو پروردگار عالم نے اپنے حبیب کی آل ہونے کی باعث پہلے ہی خوبصورت بنا دیا ہے الغرض آل ہونا تو معلوم اسواسطے کہ الولد سر لابیہ لڑکا اپنے باپ کی فضائل اور عادات کا آئینہ ہوتا ہے جو اپنے باپ کی عادات اور صورت و سیرت پر ہو اوسکی طرف کچھ اور گمان کیا جاتا ہے محسن الملک کی سیادت اسی سے ظاہر ہے کہ وہ شخص بڑا نمازی پرہیزگار متقی عبادت گزار ہے رمضان کے روزے بھی رکھتا ہے نمازیں بھی پڑھتا ہے۔ کیا سید ہی کی علامت نماز نہ پڑھنا روزہ نہ رکھنا ہے۔ یہ آپکے کہنے کی ضرورت نہیں ہے سب جانتے ہیں کہ جیسے اعلیٰ علیگڈھ والے ہیں ویسے سید ہیں۔ یہ سب سہی تاہم اب بمبئی میں سیدوں کی وہ قدر نہیں جس غرض سے یہ آرزو کیجاتی ہے۔ رہی خوبصورتی سو اسکی ہم بھی داد دیتے ہیں کہ ماشاءاللہ بڑے حسین مہ جبین نازنین رشک بتان فرنگ و چین سیمین تن گلبدن کبک رفتار پری رخسار سرو قامت ماہ طلعت ہیں اللہ نظر بد سے بچائے۔"

ایڈیٹر مذکور نے آگے چلکر زہر اوگلا ہے کہ بیشک سید کی ذات ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے باعث رحمت ہے وغیرہ وغیرہ اگرچہ اپنی دانست میں تو بہت سمجھکر لکھا مگر ناظرین کے نزدیک یہ بات اچھی طرح سے ثابت ہو گئی کہ یہ ایڈیٹر اپنے نیچری ہونے کا قائل ہی نہیں بلکہ فخر بھی کرتا ہے جو ایسے رہزن ایمان مسلمانان کو رحمت خدا بناتا ہے۔

معزز ناظرین یہ وہی علیگڈھ والا ایسا عیار ہے جسکی تحریروں سے مسلمانوں کا جان بر ہونا

ر شہو ل معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان مضامین کے ہیں جو
نیچر کے چھپے ہوئے مرید ہیں۔ ہم اوس مضمون کا
لکھتے ہیں جسے مسلمان ملاحظہ فرماویں گے
نسبت کا فیصلہ کر لینگے کہ [illegible]
والا نیچر اپنے رسالہ تہذیب الاخلاق [illegible]
میں لکھتا ہے کہ خدا کا ہونا ایک وہمی بات ہے
جو مسلمانوں کے دل سے نکل نہیں سکتی۔ وحی ایک
مجذوب کی بڑ ہے۔ قرآن مجید کی وہ آیات اور
اور الفاظ جو مکرر واقع ہوئے لغو ہیں۔ معاذ اللہ
دوزخ جنت فقط مولویوں کی قایم کی ہوئی
بنیادیں ہیں۔ غرضکہ اسیطرح [illegible]
بنانے دیکھنا چاہئے ایسے بیدینوں کو [illegible]
خدا کی رحمت قرار دیتا ہے۔

غلام احمد سیفی کی نسبت لوگوں کے خیال [illegible]
خدا جانے کچھ نیچری ہو گئے اور پھر آپ بھلا
یا محمد لنگر کرتے [illegible] ماشاء اللہ [illegible]
لیکن ان میں علیگڑھ والوں سے بھی کان کاٹنے
ابھی سے آیتیں بنانا شروع کیں۔ اگر یہی حال
ہے تو لیگ کے حضرات تو کلی اور دو مہینہ سے
اہل اسلام انہیں کیا سمجھینگے

ہم پیر سمجھاتے ہیں کہ اگر وہ اس نیچرل
کمیٹی میں شامل نہیں ہیں تو فوراً ظاہر کر دیں۔
ورنہ آگے چلکر اون کے لئے اچھا نہیں۔ اہل اسلام
کے نزدیک پوری نیچریت ثابت ہو جائیگی تو پھر
از سر نو مسلمان ہونا پڑیگا۔ اس سے بہتر ہے کہ
ابھی سے توبہ کر لیں

ہاں جناب حاجی رحمۃ اللہ حاجی [illegible] صاحب
نے بھی پیر نیچر کی نئی نئی بیعت کی ہے۔ خدا خیر کرے۔

مجالس میں محسن الملک کو [illegible] شخص کہتا تھا
اپنا [illegible] فرماتے ہیں کہ آپ [illegible]
[illegible]
اتنا ہی کہا تا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مسلمان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مذاق

[illegible] انہیں گول کا شیشی میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مطبع محمودی [illegible] ٹانک [illegible] میں منشی [illegible] کے اہتمام سے
[illegible] چھپ کر [illegible] شایع ہوا

مسلم ہیرالڈ

مضامین
خبرون کا چمن
... کو مسلمانون کا عظیم الشان جلسہ
... کورٹ
... فرستان
... صاحب ...

مضامین
مقدمہ ... شہوت ...
لندن کی ... قابل دید حال
... ترکی تمام ...
... مسلمہ ... ادب ...

جلد ۸ | بمبئی پنجشنبہ ۷ رمضان ۱۳۱۲ھ | نمبر ۴۹

خبرون کا چمن

تصحیح ... اخبار مین ... کے جلسے شروع ... سنا ہے ... [illegible] ... ہوا ہے ... بہادر ... نے ... [illegible] ... سیکرٹری ... جو ... انگریزی ... کپتان ... [illegible] ... ہے کہ ... [illegible]

... میل ... [illegible] ... گیا ... اوسکی وجہ سے ... جانے کے ... ہندوستان اور ولایت کی ... (لندن) ... یورپ کی تمام طاقتون نے ... [illegible] ... (لندن ... فروری)

... سفیر ... کا ارادہ ... جانے کا ہے (لندن ... فروری)

... نے ... گھرون کو اوڑا دیا ... بہت سی جانین تلف ہوئین (لندن ۲۲ فروری)

... ہونے ... [illegible] ... ہے

مسٹر ... وکیل بمبئی ... دیگر ... میونسپلٹی ... مقرر ہوگئے

بمبئی ... کی شکایت ... تالاب ... کھمار واڑہ ... مریض ... اسپتال مین علاج کرائے ہین

بمبئی ... مسٹر ... کو ۲۱ مارچ ...

۱۸۱ ... ۱۵ ... کی فراخ رخصت ملی

... بمبئی سے آج اپنے وطن تشریف لیجائینگے

بمبئی ... گذشتہ ہفتہ مین ... مسلمانون نے قضا کی ... ہوئے

مسٹر ... امروہوی ... گئے ہیں ... وکالت کرنے کی سند ہائیکورٹ بمبئی سے ملی

... وراوان ... [illegible]

... کو ... مجسٹریٹ ... نے ایک ... کو ۹ ماہ قید سخت کی ... جرم مین سزا دی ... اپنے بھائی کے ... [illegible]

... مسٹر ... کی بیوی نے اپنے شوہر ... کی کورٹ مین ... [illegible] ... ۲۳ ... [illegible]

... مین ممالک ... ہندوستان ... اونکی تعداد ۴۹ ہزار ۵ سو ۸۰ تھی اور اون کے ذریعہ سے ایک لاکھ ۹۳ ہزار ۵۸ پونڈ ... [illegible] ... ممالک غیر سے ... ہندوستان مین ... تعداد ۲ ہزار ۹ سو ... تھی اور ... ذریعہ سے ایک لاکھ ۲۹ ہزار ۶ سو ۵۸ پونڈ ... [illegible]

ہندوستان ڈاک کا ... حال ... ہے

... ہزار ۴ سو ... میل ڈاک بذریعہ ریل جاتی ہے ۵ ہزار ... سو ... میل ... جاتی ہے ... ہزار ... [illegible] ... کشتیون سے جاتی ہے ... ۱۲ ہزار ... سو ... میل ڈاک بذریعہ ... جاتی ہے

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۔ یکشنبہ ۲۲ فروری ۱۸۹۶ء

بمبئی کے مسلمانون کا عظیم الشان جلسہ

شب جمعہ کو ناخدا محمد علی صاحب رو ڈگیے کے مکان واقع ناخدا محلہ مین انجمن تائید مسلمانان جنید کے ممبرون و دیگر مسلمانون نے نومسلم مسٹر ہینٹن صاحب پولیس سپرنٹنڈنٹ سورت کو جو سورت سے ناسک ہو جانے کے لئے یہان آئے ہوئے تھے مبارکباد دینے کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ کیا جسکا مختصر حال ہم کل اخبار مین لکھ چکے ہین۔

اس جلسہ مین عالیجناب مولانا مولوی محمد عبدالقادر صاحب بالمکنطہ نے ایک پُر زور تقریر کی اور فرمایا کہ مسٹر ہینٹن ولایت کے ایک معزز خاندان مین سے ہین آپ کے چچا فی الحال پارلیمنٹ کے ممبر ہین۔ گذشتہ رمضان المبارک مین انہون نے دین اسلام قبول کیا۔ بعد اسلام قبول کرنیکے بہا سورت مین یہ چند روز رہے ان کے کل ماتحت اہلکار و دیگر متعلقین ان سے نہایت خوش و خرم ہے۔ کسی نے کچھ مخالفت نکی۔ اب یہ ناسک پولیس سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر جاتے ہین چنانچہ کل صبح بمبئی سے تشریف لیجائینگے۔ مشرف باسلام ہونیکے بعد سندھ مین ایک پٹھانی عورت کیساتھ شادی کی۔ انکی بیوی بھی تھوڑے روز مین یہان آنیوالی ہے۔

اس کے بعد مسٹر ہینٹن نے انگریزی مین جواب دیا جس کا ترجمہ بہاء الدین عبداللہ قریشی صاحب نے اردو مین کرکے اہل جلسہ کو سنایا۔

مسٹر ہینٹن فرماتے ہین کہ مین تمکو دیکھکر بہت خوش ہوا۔ اور جو تمنے مجھے دلی مبارکباد دی اسکے لئے مین انجمن تائید مسلمانان جنید کا خصوصاً اور سب مسلمانون کا عموماً شکریہ ادا کرتا ہون اور مین امید کرتا ہون کہ تم مجھکو ہمیشہ اپنے ایک دینی بھائی کے مانند سمجھتے رہو گے۔

اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا

پولیس کورٹ

۲۴ فروری کو ایک مقدمہ ہال مسمی عبداللہ پیلاجی کاٹھیاواڑی مسٹر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیا گیا۔ مقدمہ کی بنا یہ ہے کہ پیرخان محمدخان ایک لال نے اپنے لڑکے عبدالقادر کی مجرم کی بہن مسماۃ حنیفہ سے شادی ٹھہرائی تھی دو ماہ کا عرصہ ہوا کہ مدعی مجرم کے مکان پر آیا اور کہا کہ شادی کا کل سامان تیار ہے ایک دو ہفتہ مین شادی کی رسومات شروع ہو جائینگی مجرم نے کہا کہ لڑکی کے لئے زیور چاہئے تو مدعی نے ۵۴۰ روپیہ کا نقرئی و طلائی زیور مجرم کے حوالے کر دیا تھا اور اپنے گھر مین بیٹھ رہا۔ کئی روز کے بعد مجرم سے مدعی کی ملاقات ہوئی اوسنے کہا کہ شادی نہین کرتا تو زیور ہی واپس کر دے اوسنے جواب دیا کہ مجھکو معلوم نہین۔ مین جانتا ہی نہین زیور کیسا ہے تب۔

مسٹر رستم جی پٹیل بیرسٹر مدعی کیطرف سے اور مسٹر بہا برٹن بیرسٹر مدعا علیہ کیجانب سے مقدمہ کی پیروی کرتے تھے چونکہ کوئی کامل ثبوت نہین ہوتا تھا

اس لئے مجسٹریٹ نے مقدمہ دیوانی سپرد کردیا۔

کافرستان

برٹش ایجنٹ کابل کا ۸ فروری کا خط گورنمنٹ ہند کے پاس آیا ہے جس مین لکھا ہے کہ امیر صاحب والی کابل نے کافرستان پر دوبارہ چڑھائی کرنے کا ارادہ منسوخ کردیا۔ کافرستان کی ہر حد پر ہر طرح سے امن ہے۔ مگر غلام حیدر کا یکہ سالار افواج کابل تیار ہین کہ کب حکم ملے اور کب ہم چڑھائی پر جاوین۔ لیکن امیر صاحب کا بالفعل ارادہ نہین ہے۔

امیر صاحب جو بعارضہ وجع مفاصل (گٹھیا) مبتلا تھے اب اونکو صحت ہے۔

مہاراجہ صاحب اجودھیا

مہاراجہ صاحب کی طبیعت علیل ہونے کی وجہ سے اونہون نے وائسرائے کونسل مین دوبارہ منتخب ہونا ناپسند کیا۔ گو ان کے دوست احباب ممبری کے لئے انہین مجبور کرتے ہین مگر اون کے ڈاکٹر یہ صلاح دیتے ہین کہ تا اس موسم کے ختم ہونے تک اجودھیا چھوڑ کر کہین باہر جاوین۔ اگر اس عرصہ مین انہین صحت ہوگئی تو یہ ممبری قبول کرلین گے۔

مقدمہ رشوت شملہ

بمبئی کے اخبار مین جو ہمنے لکھا تھا کہ مولوی یوسف الدین کی عرضی مقدمہ منتقل کرانے کے بارے مین منظور نہین ہوئی۔ اوسکی مفصل کیفیت ہم آج لکھتے ہین:

شملہ کے مجسٹریٹ نے کہا کہ مولوی یوسف الدین جب شملہ مین آئے ہوئے تھے تو اونکو وہان کے ایک سپاہی نے پہچانا اور جب اوس نے ایسے پوچھا تو انہون نے اقرار کیا کہ ہان مین شملہ مین ایک خاص کام کے لئے آیا ہون چنانچہ اپنا ارادہ بھی ظاہر کردیا۔ اور مجسٹریٹ نے کہا کہ حیدرآباد ریزیڈنسی حدود تک وارنٹ جاری کرنے کا مجھے پورا اختیار حاصل ہے۔ اگر پولیس اسٹیشن کے پاس تمام کارروائی بھیجا جاتا ہو تو ہم اوسکو بذریعہ وارنٹ گرفتار کرسکتے ہین۔ اور یہ بالکل غلط ہے کہ ریزیڈنٹ نے وارنٹ جاری کیا۔ بلکہ ہمارا وارنٹ اس کے ذریعہ سے تو ان کے مجسٹریٹ کے پاس بھیجا گیا کیونکہ ہمکو براہ راست خود مجسٹریٹ کے پاس وارنٹ بھیجنے کا اختیار نہین۔ مولوی یوسف الدین کو مناسب ہے کہ حیدرآباد سے ہماری حد مین چلے آئین تاکہ اون کا مقدمہ شروع کیا جائے۔

لندن کی مسجد کا قابل دید حال

نواب محمد علیخان صاحب [illegible] جو سیر و سیاحت یورپ و امریکا مین مصروف تھے لکھتے ہین کہ یہ مسجد لندن مین نہین ہے۔ بلکہ ساڑھے ۲۴ میل پر مقام ووکنگ مین واقع ہے جسکی ریل کا کرایہ فی آدمی ڈھائی شلنگ ہے جسکی مردم شماری چھ ہزار ہے۔ یہ مسجد ریلوے سڑک جانب لندن پر واقع ہوئی ہے اسٹیشن سے قریب چار ہزار قدم کے فاصلہ ہوگا۔ یہ مسجد شہر کے نزدیک ویرانہ مین واقع ہے۔

قطع مسجد:۔ مسجد ایک بڑی گنبددار دونون طرف خلوہ ہے منجملہ ان خلوتون کے بائین خلوہ مین آلہ آب گرم کرنیکا اور موزے رکھے ہوئے ہین۔

جنکو کسیوقت سنکر نماز پڑھتے ہیں۔
دوسری جانب (لشنر صاحب) کا حجرہ ہے
یا وظیفہ پڑھنے کا یا جیسا سمجھو حجرہ ہے کُل مسجد
مین قالین کی جا نماز بچھی ہوئی ہے یا با مسجد کے
سامنے محراب مصلی مین پورا الحمد مطلاً منقش ہے
اور اوپر جل ہوا اللہ سامنے حوض بالب بھرا ہوا
ہے مسجد کے گرد ویرانہ ناہموار زمین ہے۔
اوس کے قریب مدرسہ کا مکان ہے جہان
لشنر صاحب رہتے ہیں۔ غرض مین نے وہان
جاکر اون سے ملاقات کی۔ نہایت وسیع الاخلاق
ہین۔ زبان اردو فارسی عربی ترکی مین فصاحت
کہتے ہین۔ یہ صاحب باشندہ جرمن ہین
قریب دس بارہ برس کے پنجاب مین رہ چکے
ہین۔ قد ذرا ٹھنگنا ہے۔ فرمایا انہام [illegible] نہین
چھوٹی آج جمعہ کا دن تھا مجھسے کہنے لگے کہ
یہان کے امام حج کے لئے گئے ہیں آج مین نے
چند ترک موجود ہین انکو نماز کے لئے بلایا ہے
جو عربی زبان بھی جانتے ہین اور بہت سے طالبعلم
مسلمانان لندن کو مین نے مدعو کیا تھا لیکن آج کا
دن نہایت ہی خراب تھا۔ واقعی کہرا اور اندھیرا
کثرت سے تھا اور مجھے بھی پرورشنبہ امریکا
کا جانا ضرور تھا اسلئے مجبوراً یہان آنا پڑا نہایت
خلق سے پیش آئے اور مجملاً جو کچھ حال ہمدرد
بیان کیا اوسکو مختصراً گذارش کرتا ہون۔

تقریر مولوی عبد الرشید المشہور بہ لشنر

یہ حامی باشندہ جرمن ہے عرصہ ورانتک ہندوستان
بسر کیا کُل ملک مین الہام کیا تھا جس کے سبب سے خیالات امیر
کابل کے معلوم ہوئے اور زبان ہندی بھی جاننے لگا۔
اسی سبب سے امیر عبد الرحمن سے زیادہ تعارف
و واقفیت کی صورت پیدا ہو گئی اور اسی عاصی
مولوی عبد الرشید المشہور بہ لشنر کہتے ہین بعرصہ
دو برس کا ہوا کہ مین نے یہ مسجد بنائی اور
اسکی معاونت کے بارے مین نواب شاہجہان بیگم
والیہ بھوپال نے وعدہ فرمایا تھا کہ یہین سے امداد
سنہ لینا مین تکلیف دون گی اگر مدد و اعانت
نفرمائین تو جواب دین جہان سے ممکن ہوگا کام
پورا کرونگا آپ مہربانی سے اونکو اطلاع کر دیجیگا
مین نے جواب دیا کہ مجھے اسقدر بیگم صاحبہ کی
خدمت مین نیاز حاصل نہین ہے مگر اس مین
کوشش کرونگا جس مین آپکا حال معلوم
ہو جائے۔ مین نے یہ بھی پوچھا کہ کسی ریاست
یعنی حیدرآباد وغیرہ سے مدد ملتی ہے کہا کہین
سے نہین البتہ ملکہ قیصرۂ ہند بیس پچیس پونڈ
ہر سال عنایت فرماتی ہین۔
مین نے بخاطر احباب پانسو جلد قرآن شریف
چھاپا ہے بنظر مہر شیخ العلماء استنبول اور قاری
عثمانی کی ہے جسکی قیمت فی جلد بارہ شلنگ
ہے منجملہ اون کے دس بارہ جلد مین جناب بیگم
صاحبہ [illegible] ہند نے لیکر اپنے خدام کو دلائی تھین
اور ہندوستان مین جسکو مطلوب ہو تو لیجیے
آپکے بابت خود طلب کرے۔
واقعی یہ قرآن مجید بہت صحیح اور عمدہ ہے۔

اور یہ بھی بیان کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ پورا قرآن
شریف آئینہ کے تختہ پر بادشاہ کے تحفہ پر کندہ
کرا کے رکھدون اور مجھے بھی ایک تختہ زیارت
کا اور تختہ آئینہ کا دکھایا جسپر آیات قرآن شریف
نہایت خوشخط کندہ تھین۔

مین نے وہان کے طالب علمون کا حال دریافت
کیا کہ یہ لوگ بھی کچھ اعانت مسجد کے بارے مین
کرتے ہین جواب دیا کہ وہ اسقدر پابند صوم
و صلوۃ و سلام کے نہین فقط عید مین تشریف
لاتے ہین اور یہان کھانا کھاتے ہین۔ [illegible]
ایک شخص لندن مین مرا تھا اوسکو یہان لائے
اور لیورپول مین دفن کیا۔ اکثر مسلمانون کی
شکایت جو حصول علم کے لیے لندن جاتے ہین
رہی۔ کہتے تھے کہ یہ لوگ مطلق پابند شریعت نہین
بلکہ مزاجون مین دہریت بھری ہے۔

مین نے عبد اللہ کوئلیم کا حال دریافت کیا
کہا کہ اب بہ نسبت سابق کے اسکے اسلام مین
شبہ کم پایا جاتا ہے۔ مین نے کہا کہ اکثر ایسے
آرٹیکل اور خطوط جو امیر عبد الرحمن خان والی
کابل کو آپنے لکھے ہین اخبار مین دیکھے ہین۔
کہنے لگے بیشک مجھے اہل اسلام سے محبت ہے
مین اکثر ترقی اسلام مین کوشش کرتا ہون
چنانچہ آپنے دیکھا ہوگا کہ مین نے قربانی کے
بارے مین آرٹیکل لکھا ہے کہ مسلمان اگر گاے
کی قربانی موقوف کر دین تو اچھا ہوگا کہ ایک
بڑے گروہ ہندوون سے ارتباط کی صورت
پیدا ہو جائے جسپر مولوی سمیع اللہ خان نے جلسہ
میری تردید کی باوجودیکہ مین جرمنی مین

مجھے حضرت عیسی علیہ السلام سے محبت ہے ویسی ہی
حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم سے ہے اسیواسطے مین نے اپنا نام مولوی
عبد الرشید رکھا ہے اور وہ ایک آرٹیکل زبان
انگریزی چھپا ہوا مجھے دیا جسپر یہ لکھا ہوا
ہے کہ یہ پرچہ مولوی عبد الرشید المشہور
[illegible] نواب محمد عمر علیخان صاحب بہادر
والی پاٹودہ کے

ایک نماز سردار نصر اللہ خان نے یہان پڑھی تھی
لندن سے کوئی نہین آیا۔ مین نے سردار کا حال
پوچھا کہنے لگے کہ سردار صاحب لڑے ہین اور کو
تہذیب خراب ہی اور اوس کے پابند ہے میرے
بلانے اور کھانا کا بالکل خیال نکیا اور مجھے
امیر کی خدمت مین نہایت اخلاص ہے۔ مین نے
مسٹر [illegible] رسل ویب کا حال پوچھا کہ مجھے مطلق
حال معلوم نہین ہے جب مین بعد سیاحت امریکا
لندن سے ہندوستان آتا تھا تو برنڈزی مین
مسٹر عبد اللہ ابن ملا یوسف علی قوم بوہرہ جو
لندن سے سول سروس پاس لیکر ہندوستان
آتے تھے ملاقات ہوئی مین نے اون سے مسجد
ووکنگ کا حال دریافت کیا اور نماز عیدین اور
[illegible] کا سبب دریافت کیا اونھون نے
کہا کہ لٹنر نے مسجد کے بارے مین چند قواعد ایسے
مقرر کیے جو خلاف ادب ہم لوگون یعنی طلباء
لندن کے ہین اور بعض بعض اہل اسلام کو یہ
ضابطہ ناگوار معلوم ہوا اس واسطے ہم نے پرنس
آف ویلز سے درخواست کی اونھون نے
مکان عنایت کیا اوسمین اہل اسلام نے

… زادا کی اور حق جناب ملکۂ قیصرۂ ہند و پرنس آف
… ویلز و لیعہد بہادر کی درازی عمر دی اور اسی تاریخ کی
… دیہہ سے مردہ لیبر لول بہیکر دفن کیا۔

ترک من نبازد کہ ترکی تمام شد

الحمد للہ کہ اب تو معاملات ترکی رو باصلاح ہو گئے
در طفیل … دی متفقہ کارروائی کے آرمینیا کا
استیصال ہو گیا۔ اور اب تک انکی سرکوبی ہو رہی
… جاری ہے۔ سلطنت عثمانیہ پر جنہون نے
… ہمیشہ لگائی تہین وہ خام خیال نہایت لغو
… ہین دنیا بھی عجیب طلسم بے ثبات ہے کہ چند
… روز مین دوسرا رنگ ہو گیا۔ نتیجہ لیوانٹ جو
… زات ملک سے ملیٔ تہا جنکے چارون طرف
… ان جنگ جاری رہا تہا ایک بیک سیطلج
… کا نظر آنے لگا۔ ہم تو انگلستان سکے ضبط
… مردی کے قائل ہو گئے کیونکہ ایسے موقع
… دنیا مین علامت اتحاد دلی کی ہے ورنہ
… حمایت آرمینیا کا بیڑا خاص انگلستان ہی نے اٹھایا
… اور خوب ترکون کو تنبیہات اور
… ہدایات کی گئین تاکہ آیندہ اپنا انتظام درست
… رکہین اور معاملہ آرمینیا کا فوٹو سب سلاطین
… کے پیش نظر کر دکہایا اور بیچ روس کے ہمدردیہ
… نے بیچ سے بدرجہا زاید تہا چنانچہ انجام کو
… دونون سلطنتین اٹین اور خسارہ اوٹہایا۔ باوجود
… اسقدر متفقہ کارروائی کے حضرت سلطان روم
… نے کسی کے کہنے کو نمانا چنانچہ مسٹر گلیڈسٹون
… کہتے ہین کہ جو بادشاہ جو بیس بیس لاکھ پونڈ
… سالانہ فوج کا صرف رکہتے ہین وہ کمزور سلطان
… سے دب گئے اور مثل نامردون کے سامنے انکے

ہو گئے اور عجیب تر ہے کہ لیوانٹ مین ۲۶ جنگی جہاز
موجود تہے اور بیڑا انگلینڈ کا جہاز باسفورس تک
کہانے پر گیا تو ترکون نے توپ سے اڑا دیا۔ اگر وہ
جہاز فوراً واپس نہ آتا تو کیسی معاملے مین نزاکت
بڑہ جاتی۔ سلطان المعظم نے خلاف عادت ارادہ
جاری فرمایا کہ موجب ثبوت و استقلال حضرت پرون
… ہوتے اور اسوقت متفقہ کارروائی
کا خیال ترک فرمایا۔ یہ معاملات ایسے ہین کہ
انکی نظیر تاریخ مین بہت کم نظر آئیگی اس کی
وجہ یہ معلوم ہوتی ہے اول تو ترکی اور روس کا
… الیس مین اتحاد قایم ہو گیا تہا دوم قوت
سلطنت عثمانیہ جیسے انگریزی اخبار بیان اور تحریر
لکہتے تہے وہ محض غلط اور دل خوش کرلینے
کی باتین تہین اگر ایسا ہوتا تو شروع متفقہ
کارروائی سے ترک انتظام جنگ نکرتے اور
مارشل فواد پاشا و شاکر پاشا و حسن پاشا
و عارف پاشا وغیرہ سرگرم تیاری افواج و قلاع
وغیرہ نہوتے انکی مالی حالت بہی بہ نسبت سابق
کے بدرجہا اچہی ہے کیونکہ فقط پانچ چہ لاکہہ
فوج کا حرکت کرنا بغیر روپیہ کے ممکن نہین۔ مہم
چترال پر سولہ ہزار سے زائد فوج نہین گئی تہی جسکا
اثر خزانۂ ہندوستان پر علانیہ ظاہر کیا جاتا ہے

اخبار قسطنطنیہ مسمی ہاضر لکہتا ہے کہ جاپان
آرمینیا کا رنگ اوڑ گیا۔ پس جو کلمات ناشایستہ
بتقلید مسٹر گلیڈسٹون وغیرہ اخبارات نے لکہے
ہین ان کا نہایت خراب اثر ترکون نے بلکہ جملہ
شاہان یورپ کے دلپر پڑا ہوگا۔ چنانچہ اخبار سوس
لکہتا ہے کہ اس گستاخی کا خمیازہ و معاملہ مصر مین
اوٹہانا پڑیگا۔

ہماری گورنمنٹ مہذب جس نے اشاعت تہذیب کا ٹھیکہ لیا ہے وہ عام لوگوں کے سبب سے مطعون اور غیر مہذب سمجھی جائے یہ مقام حیرت [illegible] ہے۔ یہ پیشین گوئی بہت صحیح ہوئی کہ گورنمنٹ برطانیہ ترکوں سے بوجہ چند [illegible] جنگ نکریگی۔ اگرچہ اسوقت والیس آجانے سے [illegible] فی ہوئی لیکن ضمیر انگلستان اپنے [illegible] پر توجہ نہین کرتا کیونکہ متفقہ کارروائی کا اظہار اور سے ہوا مگر وقوع اسی طرف سے ہوا یہ ہی عجیب اتفاق تھا ہے۔ اب چونکہ برطانیہ روس و روم مین اتفاق و معاہدہ ہو گیا ہے اور یہ طرف بشاہد منشور سلطانی و تحایف وغیرہ کے روس [illegible] ہین پس صاف ظاہر ہے کہ روس ہرگز مداخلت ایشیائی کوچک مین نہین کریگا باقی کسی مین اتنی قوت نہین جو تلوار سنبھالے اب مسئلہ شرقی جھسکی ہاے ہو انگلستان مین ہو رہی تھی مدت تک سرد ہو گیا۔ اگرچہ لارڈ سالسبری کے کان مین نعرے مظلومان آرمینیا کے آرہے ہین لیکن متفقہ کارروائی ہو جانے پر وہ بیچارے کیا کر سکتے ہین چندہ مظلومان آرمینیا کا جو انگلستان مین ہوتا تھا بند ہو گیا۔ بڑے بڑے حامیون نے صاف انکار کر دیا کہ اس چندہ سے گویا انکو آفت مین ڈالنا ہوگا۔ افسوس کہ برطانیہ کو دوستی سلطان سے جو بوجہ مخالفت روس و روم انقطاع ہوتا تھا وہ اس متفقہ کارروائی کی بیہودگی مین ضایع ہو گیا دیکھئے اب انگلستان کیا پالیسی اختیار کرتا ہے بظاہر تو یہی کوشش کریگا کہ حضرت سلطان سے اتحاد قایم ہو جائے۔ کیونکہ اب تو ملکہ معظمہ اپنے خط منوہہ سے حضرت سلطان کو نامہ بھیجتی ہین اس سے ظاہر ہے کہ برطانیہ نے اپنی پچھلی مخالفت سے کنارہ کیا واپس چند ماہ کا ذکر ہے کہ ملکہ معظمہ نے تمغہ شلسائی (صرف اس خیال سے کہ وہ ظالم ہین اور واقعہ جلسہ دین نے ہمارے دل کو ہلا دیا ہے) منظور نہین کیا تھا۔ اب متفقہ کارروائی کا یہ خیال ہے کہ جرمن جانب طور پر مخالف ہے اور آسٹریا اسی کے شریک ہین۔ فرانس کے اتحاد کا گو لارڈ سالسبری اقرار کرین لیکن وہان عموماً بلائے مخالف ہے۔ امریکا سے ایسا نازک معاملہ درپیش ہے کہ ہر دم جنگ کا احتمال ہے لیکن باین ہمہ انگلستان کا استقلال لایق آفرین ہے گو قوت بہ نسبت ان سب سلاطین کے بدرجہا کم ہے لیکن ایک ایک کے مقابلے مین بدرجہا زاید بیان کیجاتی ہے گو اس کی صداقت مین تامل ہو لیکن ڈرانے کے واسطے بہت اچھی حکمت ہے۔

اخبارات لکھتے ہین کہ امریکا کے پاس جہاز ہین لیکن وقت پر مقابلہ انگلستان نکلے ہونگے اور بوجہ دوری میدان جنگ مین حاضر نہین ہو سکتے۔ جرمن کو ایک دم مین انگلستان تباہ کر دیگا اور پھر وہی اخبارات یہ بھی لکھتے ہین کہ انگلستان کے پاس بجز تعداد جہازات اور کچھ نہین ہے۔ فوج خدا کا نام ہے عندالضرورت اگر بھرتی کر لیجائیگی تو وہ کیا کام دے سکتی ہے۔ بلکہ فرانس کے مقابلہ مین بھی بحری قوت کم ہے پس ان سب سے نتیجہ یہ نکلا۔ کہ دراصل کچھ اور ہے اور اخبارات کے جو کچھ دل مین آتا ہے لکھ ڈالتے ہین

(باقی آیندہ)

فارسی مضمون درباب عقاید بابیان

[illegible]

نظام العلما گفت شان نزول انا اعطیناک الکوثر چه بوده است که حضرت رسول صلعم میگذشت عاص ابن وایل گفت این مرد ابتر است عنقریب بمیرد و اولادش از وی باقی نمی ماند حضرت مقدس نبوی صلعم غمگین شده خداوند جهت تسلی آنحضرت این سوره را نازل فرمود حال بگو که این چه تسلی است باب گفت واقعا شان نزول سوره این نیست نظام العلما گفت بلی و بعضی از علما بگمان رفته باب گفت حال در نظرم نیست [illegible] بد سید کاظم [illegible] بشما خواهم گفت نظام العلما گفت ازین که گذشتیم بگو که [illegible] یکی از معجزات حضرت خاتم النبیین صلعم قرآن است و اعجاز آن بفصاحت و بلاغت است تعریف فصاحت و بلاغت را بیان کن و بگو که نسبت میان این دو تباین یا تساوی است و عموم و خصوص من وجه است یا مطلق باب گفت بسیار کرده گفت در نظرم نیست نظام العلما پرسید که اگر در زمان شما [illegible] دو وسه یکی [illegible] کرد باب گفت بلا برد و میگذاریم نظام گفت بچه دلیل باب گفت [illegible] میگذاریم گفت معلوم است وقتی [illegible] است نظام العلما چون دید هر چه می پرسد باب جواب نمیدهد خود را بکنار کشید و سوال و جواب را بدیگر حوالت کرد ملا محمد ممقانی پرسید که تو نوشته اول من ۱ من بی نور محمد و علی بنابراین فرض است تو رئیس باشی و محمد و علی مرئوس و تو افضل و بهتر از ایشان باشی باب گفت

گویی چنین است نظام العلما باز بسوال آمده گفت خداوند عالم میفرماید و اعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه و للرسول [illegible] در قرآن خود گفته [illegible] [illegible] باب گفت [illegible] است چه تفاوت دارد اهل مجلس تمام [illegible] چند ست باب حیران ماند [illegible] نظام العلما گفت که [illegible] کرامت و معجزه [illegible] [illegible] خود من [illegible] [illegible] زیاده [illegible] [illegible] بعلم [illegible] تمام الاعتقاد [illegible] [illegible] کرامت میخواهی نظام العلما شفای اعلیحضرت پادشاه اسلام پناه را [illegible] مرض نقرس [illegible] نمود حضرت شاهزاده معظم ولیعهد دولت ابد مدت فرمودند [illegible] دور نیست [illegible] نظام العلما [illegible] دولت [illegible] [illegible] ولایت عهد [illegible] [illegible] ایران [illegible] نظام العلما گفت [illegible] در عالم [illegible] و در عالم معنی [illegible] چه هنر داری بگو تا بدانیم - (باقی فردا)

از طرف فرقه اهل الله امامیه اثنا عشریه

مطبع محمودی باهتمام [illegible] منشی محمد امیر [illegible] سے [illegible] محله [illegible] بمبئی میں شائع ہوا

مضامین
خبرون کا چمن
ایک خدا فرزند [illegible] ریلوے کی
بمبئی کا مقدمہ
سیلون کے مسلمانون کی عرضی
سردار [illegible] کی حمایت اسلام

مسلم ہیرالڈ
نامہ

مضامین
الحمرا [illegible] مسلمانان [illegible]
کی تہذیب [illegible]
[illegible] ترکی تمام
[illegible]

جلد ۸ | بمبئی | پنجشنبہ ۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۴ھ | نمبر ۲۰

خبرون کا چمن

بمبئی ۱۰ اسمال [illegible] اور [illegible]
[illegible] کی [illegible] ایک [illegible]
[illegible] استعمال [illegible] ابھی
طریقہ ہی [illegible] ہے
[illegible] مین جو [illegible] سے [illegible]
[illegible] بتایا تھا [illegible] معلوم ہوا
ایک سو آدمی جان سے مر گئے اور کئی سو زخمی ہوئے [illegible]
(۱۲ فروری)

[illegible] فروری کو خبر آئی کہ [illegible]
کی لڑائی مین [illegible] فوج کے ایک سو آدمی مارے گئے [illegible]
[illegible] بھی ہوئے

[illegible] خبر [illegible] کی [illegible] سے معلوم ہوا
کہ [illegible] کی [illegible] بیان کیا
جاتا ہے [illegible] فتح [illegible]

[illegible] بیکر [illegible] بھی ہوگی
[illegible]
کی [illegible]
[illegible] ولایت مین [illegible]
مین لگائی جاتی ہین [illegible]
بمبئی کے درمیان [illegible] کے لئے
علیحدہ [illegible] بنائے جائینگے

[illegible] معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
نہین معلوم ہوا کہ [illegible] عہدہ [illegible]
[illegible] سکے

بمبئی ۱۱ فروری کو [illegible] ایک شخص
[illegible] جرمانہ کیا گیا [illegible]
[illegible] سو [illegible]
[illegible] دیا گیا

بمبئی [illegible] ایک شخص جو [illegible] گرانٹ
روڈ مین کام کرتا تھا انجن صاف کرتے وقت ایک ہاتھ
[illegible] جمشید جی ہسپتال مین [illegible]
[illegible] گیا

بمبئی [illegible] آگرہ کی طرف سے [illegible]
محمد عبد الحمید صاحب [illegible]
[illegible] جاجی
[illegible] صاحب [illegible] بمبئی [illegible]
شہر کے [illegible]

جاجی [illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمانون [illegible]
[illegible]
[illegible] تمام مسلمان [illegible]
[illegible] صاحب

[illegible] قسطنطنیہ [illegible]
سلطان [illegible]
[illegible]
[illegible] کی سلطنت [illegible]
[illegible]
[illegible] جاری [illegible]

[illegible] ایک [illegible] رکھا گیا ہے

مسلم ہیرلڈ

بمبئی - دوشنبہ ۲۴ فروری ۱۸۹۶ء

ایک خاوند [illegible] اصلی بیوی کا مقدمہ

سیٹھ حاجی [illegible] اسمٰعیل [illegible] کی بیوی نے [illegible] کی بابت نالش کی [illegible] ۱۲ فروری کو [illegible] مجسٹریٹ نے مقدمہ خارج کر دیا۔ لیکن سیٹھ صاحب کی ذرہ بھی [illegible] سیٹھ صاحب کو [illegible] کے جرم میں مجرم قرار دی گئی تھیں [illegible] مقدمہ [illegible] ہے۔ فیصلہ سنانے وقت مجسٹریٹ نے سیٹھ صاحب سے [illegible] کہا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ [illegible] سلوک [illegible] تاکہ اپنے دکھ کی [illegible] نہو۔ ایسے بار [illegible] خدا [illegible] سیٹھ صاحب کا [illegible] سچ تو یہ ہے کہ کبھی [illegible] آئے [illegible] اس مقدمہ کی [illegible] گئے ورنہ ملکہ کے راج میں اور عورت کا دعویٰ خارج ہو اور [illegible] شوہر کے ظلم و تعدی کا [illegible] اگر [illegible] بار ایسی بے اعتنائی ہو گئی تو شاید گورنمنٹ بھی [illegible] کرے۔ لڑائی [illegible] کرنے والے [illegible] عجب نہیں [illegible] بیوی کو [illegible] چڑھا دیں اس سے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک علیحدہ مکان میں انکو رکھیں [illegible] کے گذارہ کیلئے ایک معقول رقم مقرر کر دیں تاکہ پھر شکایت کا موقع نہ ملے۔ [illegible] محبت قلبی [illegible] نہیں [illegible]

دل ہی تو ہے [illegible] طرف مائل ہو گیا ہو گا مگر ہمیں [illegible] میں کہیں وہ [illegible] ہو جائے [illegible] کی [illegible] پھر [illegible] رات۔ ہم [illegible] کرتے ہیں کہ سیٹھ صاحب [illegible] تحریر پر [illegible] کا خیال رہیں گے [illegible] باتیں [illegible]

سیلون کے مسلمانوں کی عرضی

سیلون گورنمنٹ نے جو [illegible] عرف مسٹر عبدالحمید [illegible] کو عہدہ سے برطرف کر دیا تو اسکے خلاف [illegible] سیلون کے کل مسلمانوں نے ایک عرضی تیار کی ہے [illegible] تمام [illegible] مسلمانوں کے دستخط کرا کے پارلیمنٹ میں بھیجیں گے۔ یہ عرضی مسٹر [illegible] ممبر پارلیمنٹ میں پیش کرینگے۔ عرضی کا خلاصہ یہ ہے:

ہم سیلون کے تمام اہل اسلام [illegible] کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ سیلون گورنمنٹ نے جو مسٹر لی [illegible] کو اسلام قبول کر لینے کی وجہ سے عہدے سے برطرف کر دیا [illegible] آپ پارلیمنٹ کو توجہ دلائیں تاکہ پارلیمنٹ تحقیق کرے کہ مسٹر [illegible] صرف کس جرم میں نوکری سے برطرف کئے گئے۔ اگر اسلام قبول کرنے [illegible] گورنمنٹ کی تمام مسلمان رعایا کی دلشکنی ہو گی [illegible] آزادی کو [illegible] اسلام کے ادا کرنے میں [illegible] آپ ہندوستان میں ملکہ معظمہ کی رعایا [illegible] کسی قسم کی [illegible] نہیں [illegible] ہم [illegible] عرض کرتے ہیں [illegible]

اعمال نیک کے دکھانے والا ہم کو [illegible] بنظر [illegible] کرایا گیا
پہنچ کر علم [illegible]
ہم امید کرتے ہیں کہ حضرت والا حوصلہ افزائی [illegible]
الفلوت گم ہو جائیگا [illegible]

ہز ہائینس سر آغا خان کی حیثیت اسلامی

[illegible] اس ملک پر [illegible] جن بعض لوگوں
دلوں میں [illegible] نماز کی فرضیت [illegible] ہم [illegible]
نیاز بنظر نماز ادا کرتے ہیں اور خدا کی شان [illegible]
بہتر تھا ایمان اُن لوگوں کے دلوں میں پائی جاتی [illegible]
جنگلی معلوم ہوتے ہیں وحشی اور جاہل سمجھتے ہیں
نہیں ہیں یہ ہمارا خیال بالکل غلط ہے علم [illegible]
ہے یقین اور یقین کا درجہ [illegible]
جن لوگوں کو ظاہری علم [illegible]
ادمیوں میں نور ایمان [illegible] بنظر [illegible]
کیونکہ عالم کے دل میں اکثر وسواس شیطانی کی [illegible]
سے طرح طرح کے شبہات پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ
بعض بعض تو العلم حجاب الاکبر کے مصداق
بنکر دل میں یقین تہی ہو جاتے ہیں اور جاہل ان سب
باتوں سے مستثنیٰ رہتا ہے اوسے خیال چیزوں سے
کچھ مطلب نہیں ہوتا۔ وہ تو اپنی ہی دھن میں ہر وقت
رہتا ہے شیطان بہتیرے ابتار چڑھاؤ دیتا ہے
مگر وہ ٹھوکر بھی نہیں کھاتا۔ کیونکہ وہ اس مثل پر
کاربند رہتا ہے کہ چیونٹی کا کہنا سر آنکھوں پر لیکن پرنالہ
کا پرنالہ وہیں رہیگا۔ وہ اپنے عقاید میں ایسا پختہ
پختہ ہو جاتا ہے کہ شیطان علیہ اللعنة کی تمام کوششیں
قریب قریب بیکار ہی رہتی ہیں چنانچہ کسی نے
سچ کہا ہے کہ میدان جنگ میں [illegible]

[illegible] آتا ہے ایک [illegible] تمام [illegible]
[illegible] کی نظیر میں [illegible] کرنے سے بہت کچھ ملیگی
انگریزی اخبار [illegible] ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جسکو
ناظرین اخبار ہذا پسند فرمائینگے

چند روز ہوئے حضور ہز ہائینس آغا خان بمبئی میں تشریف
لائے تھے [illegible] اوقات نماز پابندی سے ہوتی تھی بلکہ
نماز [illegible] اور نفل بھی ہم
لوگوں کی [illegible] سے بیشتر پڑھتے تھے جنانچہ ایک
نو تراویح اس طرح ادا کرتے ہیں کہ اوپر انہوں نے دو
حافظ مقرر کرر کھے ہیں ایک تو اون ہی کے وطن کا ہے
اور [illegible] اون کے وطن کا حافظ تراویح پڑھاتا
[illegible] ہر رکعت میں پارہ پارہ پڑھا جاتا ہے۔ جب
چار رکعتیں ہو جاتی ہیں تو بجائے تسبیح کے دوسرا
حافظ وہی پارہ پڑھتا ہے اسکے بعد پھر تراویح
[illegible] ہم [illegible] مسجد میں [illegible]
[illegible] اہتمام کے ساتھ ادا ہوتی ہیں اور [illegible]
شائستگی اور ترتیل قرآن کے لحاظ سے۔ کم از کم
وہ ایک بجے فارغ ہوتے ہیں بعد ازیں سحری وغیرہ
کے کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے اور روزہ رکھنے کے
بعد کہا پی کر سو جاتے ہیں پھر نماز کے وقت اٹھتے
ہیں بعد ادائے نماز وظیفہ وغیرہ سے فارغ ہوکر
مصروف ہو جاتے ہیں اسپر جب انہوں نے عام لوگوں کی
آمد و رفت جو صرف ملاقات کی غرض سے ہوتی تھی
بالکل بند کر دی تھی اگر [illegible] ایک [illegible]
[illegible]

انجمن تعلیم مسلمانان چیرہ کھی

[illegible] جناب مہتمم صاحب [illegible]

سلام مسنون معروض خدمت ہو کہ انجمن ہذا کا ماہانہ حساب آمد وخرچ درج اخبار کرکے ممنون فرمایا تہا امید کہ ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ کا ماہانہ حساب آمد جو شہر ہے چندہ ماہانہ اور انجمن کرایہ مکان ہے اور خرچ جو ہلال مسلمین کے لیے گیا درج کرکے اخبار کو ممنون فرمائیں   مورخہ ۳ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ

آمد		خرچ	
چندہ ماہانہ	۲۳-۱۳-۸	...	۱۲-۹-۵
انجمن کرایہ	...	باقی	لا-۸-...
...	...	...	...

العبد محمد عبد الغنی ...

نئی تہذیب تالیاں بجاتی ہے

جناب مکرم السلام علیکم - مجکو حیرت بلکہ سخت حیرت ہوئی جب میں نے مرآۃ الاخبار کے آخری نمبر میں جناب غلام احمد صاحب جکر (حسینی) کا دو مراسلہ دیکہے جن میں ایسے کچھ خیالات ظاہر کئے گئے تھے کہ جنکی نسبت شہر بہر میں نام لیجئے تو بہی پایا جاتی ہے کہ یہ ایسے خیالات کے آدمی نہیں اور وہ خیالات ہرگز ہرگز ان کے خیالات نہتے مگر یہ کہ کسی خاص سبب سے کسی کی طرفداری میں انکے ہاتھ سے لکھوا گئے ہیں ابہی ابہی ... کی تائید کے نام سے جو جلسہ کہ جناب ناخدا محمد علی صاحب ... کے مکان میں کیا گیا - وہان ایک بزرگ نے جنکو معلوم تہا کہ نئی تہذیب تالیاں بجاتی ہے بہر مجلس میں چیرز دینے اور تالیاں بجانے پر اپنی بیزاری کا اظہار کیا مگر ان لوگوں نے جو فقرہ پرہیز کا ہو تالیاں کر رہے ہیں اور اسکی نسبت بہی غلام احمد صاحب ... نہ صرف ہواسے لکہوایا کہ انگریزی طریقے پر چیرز دینا اور تالیاں بجانا مستحسن ہے کیونکہ بقول ان کے شارع اسلام نے اس طریقہ کو کہیں ناجائز بہی نہیں بتلایا مگر حسینی صاحب کے لکہوانے والے بہول گئے کہ اس زمانہ میں اہل اسلام کا مقدس گروہ اصحاب کرام رضی اللہ تعالی عنہم تالیاں نہیں بجاتے تہے

افسوس صد ہزار افسوس کہ حسینی صاحب جیسے ان ذات شریف کے فریب میں آ گئے ... حسینی صاحب کو یہاں تک فریب دیا گیا کہ ایسی ایسی باتیں بہی اون کی زبان سے نکلوائیں کہ چیرز دینے ... کا قاعدہ ... مجمع انجمن کا اظہار شکریہ ادا کرنے کا دستور وغیرہ وغیرہ یہ تمام باتیں بہی تو خلاف طریقۂ اسلام میں ہیں

آفرین اور صد آفرین ان فریب دینے والوں پر جو مسلمانوں کو اس طرح خراب کیا چاہتے ہیں! حیف اور صد حیف ان مسلمانوں کی غفلت پر جو ایسے ... کہ بارہ ان کے فریب میں آجاتے ہیں!!

اسمیں کچہ شک نہیں کہ غلام احمد حسینی خوب جانتے ہیں کہ یہ تمام ... باتیں خاص مسلمانوں ہی ہے ... دوسری قوموں نے حاصل کیں ... وہ بہی طریق واقف ہیں کہ آنحضرت صلعم نے اپنے بعد کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کیا بلکہ اسلام کی سلطنت ایک جمہوری سلطنت تہی - وہ جناب امیر ...

چاہئے کہ خود خلفائے ملک کا فرمان وشاورہم
فی الامر مشورہ کرنے اور رائے لینے کی ہدایت
کرتا ہے پھر کیونکر وہ کہہ سکتے ہیں کہ دوسروں
(رعایا) سے رائے لینے کا قاعدہ اسلام میں تھا اگر تھا
بات جو کہتے ہیں انہوں نے سپینی صاحب کے منہ میں
زبان ڈال کر کہی ہے سپینی کی نہیں بلکہ انہیں
لوگوں کی کہی ہوئی ہے جیسے سپینے میں صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم کیطرف سے بعض اوقات
کہنا ہے ۔ مورخ کا [illegible] کہ امیر المومنین
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
مجمع عام میں مسلمانوں کی رائے سے مسند خلافت
کے لئے انتخاب ہونے کی ایسی اعلیٰ اور قدیم نظیر
پیش نظر ہوتے ہوئے یہ کہا جائے کہ ووٹ لینے کا
قاعدہ اسلام میں کہاں تھا یا یہ کہ یہ قاعدہ
خلاف طریقہ اہل اسلام ہے ۔

راقم مسلمانوں کا خادم

ای ترک من منازکہ ترکی تمام شد

نمبر ۲

ہمارا اب تک یہ خیال تھا کہ انگلستان سے مہذب
ملک کے اخبار تہذیب سے تعصبی اور سنجیدگی سے
مضامین لکھتے ہیں لیکن نومبر و دسمبر کے اخبارات
جمع کر کے دیکھا جائے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ کیسے
کیسے مہمل خیالات اور تعصب کے مضامین اعلیحضرت
سلطان المعظم کی توہین سے بھرے ہیں کہ دیکھنے سے
لاحول پڑھنے کو جی چاہتا ہے اور اخبارات کیا
مگر جب وہاں کے ارکان سلطنت خود مہذب

لفظاً [illegible] سے نکالیں اور غرفہ یہ ہے کہ ہندوستانی
انگریزی خوان جو ہمارے اپنے دین و مذہب سے
ناواقف ہیں انگریز جب کھولی تو سمجھا کہ جنٹلمین
اور ان کے خیالات ہی تو اسلامی سلطنت کی پالیسی
جانتے ہیں نہ ان کے حالات سے واقف ہیں ۔
مگر یہ لطف انگریزی اخبارات کے نکتہ چین [illegible] سرگرم
ہیں یہ جب کہ شیخ سعدی کا قول یاد آتا ہے کہ
[illegible] دشمن کردانا بہتر
کہ نادان دوست ۔ ایک صاحب رائے دیتے ہیں کہ
حضرت سلطان کے پاس [illegible] لیکن جب
ارکین لائق نہیں تو وہ کیا کام آ سکتا ہے بھلا
ان سے پوچھا جائے کہ اسمبلی کیا پارلیمنٹ تو کجا چند
متعصب تحریرات اخبارات اور کچھ جواب نہیں دے سکتے
ابی حضرت یہ سب [illegible] کی بات ہے جب [illegible]
ہے تو کچھ [illegible] سود آتی ۔
[illegible] ڈاکٹر جیمسن کی کارروائی بگڑ گئی
اب [illegible] ہو سکتا ہے اور اگر یہی
بات تو کالم کے کالم تعریف میں لکھے نظر آتے تمام خیال
انگلستان کے [illegible] پر جوامر کیا تھا نہایت
اول تعریف لکھتے تھے اور اب لغو کارروائی قرار دیتے
مگر [illegible] معاملہ میں امریکہ سے بگاڑ کر لیا تھا ۔ اور
سلطان المعظم تو ایک غیر مذہب درمیان یورپ کے سمجھے
جاتے ہیں ۔ ان کی بابت جو کچھ تعصب سے کہا جائے وہ
بجا ہے لیکن ہندوستانی صاحبوں کو ذرا عقل سے کام
لینا چاہیے چھوٹا منہ اور بڑی بات نہ ہونا چاہئے بعض
اخبارات میں بیان کیا کبھی گورنمنٹ کی شان میں گستاخی
کبھی [illegible] کبھی [illegible] کو جو جی میں آتا ہے لکھ ڈالتے ہیں

آزادی کا یہ پھل اچھا نہیں ہے البتہ جو بات ناجائز
ہے اوسکو اسطرح ادا کرنا چاہیے کہ جس طرح ادنی
اعلی کو کچھ سمجھانا چاہتا ہے ۔ اخبارات یورپ جیسا
کچھ تعصب لکھتے ہیں ۔ اسکی غلطی کو اچھے پیرایہ مین
ظاہر کرنا اولی ہے تاکہ سلسلہ اتحاد قائم رہے
الغرض اب واقعات آرمینیا کو جانے دو ہم یقین
گورنمنٹ برٹش سلطنت [illegible] نہین کریگی ۔ اور
پچھلی مخالفت سے بحالی کی نوبت آئیگی ۔ کیونکہ
عنقریب معاملہ مصر و لندن حرکت کریگا ۔ دیکھیے
وہان سلسلہ تہذیب قائم رہتا ہے یا شمشیر [illegible]
ہو کر کیا ہوا ئی سمجھا جائیگی ۔

قیصا کشتی [illegible]
دگر نا خدا جامہ برتن درد

نیچرل تہذیب

مکرم معظم جناب ایڈیٹر صاحب مسلم ہیرلڈ زاد اقبالکم
تسلیم ۔ مرآۃ الاخبار کے متعدد پرچون مین بعض مضمون
اس قسم کے دیکھے گئے کہ جنمین نیچریت کی بو آتی تھی
نواب محسن الملک کون شخص ہین انکے لکچرون کو دفتر
نیچری تہذیب (مضامین کے مخزن) کہتے ہین کیا یہی
سے مسلمانون مین حمیت اسلام کا نام بھی نہین رہا
جو ایسے شخص کو اپنے دینی جلسون مین شریک کرکے
خیالات فاسدہ کے ظاہر کرنے کا موقع دیتے ہین
اگرچہ اہل جلسہ اکثر تجربہ کار اور ہوشیار ہوتے ہین
کہ وہ بالکل جدید و خاص کہ [illegible] کا خیال کر لیتے ہین
لیکن بعض ایسے بھولے بھالے سیدھے سادے
بھی مسلمان شریک ہوتے ہین کہ وہ اونکی اقترا پردازی کے
اصول کو ہرگز نہین سمجھ سکتے وہ اونکے قال اللہ

قال الرسول کو [illegible] مختلف کے فرقون [illegible] کل
کرنے پر مستعد ہو جاتے ہین ۔ حضرت ! ان [illegible]
مین بھی خوب نمایان ہوتی ۔ اونکی [illegible] بھی [illegible]
رفتہ رفتہ اسطرح جگہ پاتی جاتی ہین جیسے
لکڑی مین [illegible] آدمی کیسا ہی [illegible] زبان ہو مگر
[illegible] چلتے ہوئے [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] اونکا [illegible]
پڑتا ہے ۔ انکی صحبت [illegible] کہ آدمی
[illegible] کا اثر [illegible] اپنے مذہب کے [illegible]
کی دبا پر یا تلے ہے ۔ غرضکہ [illegible]
[illegible] قبضے مین [illegible] جو [illegible]
پھیر دیتے ہین ۔ تعجب تو یہ ہے کہ انکا ایک ہی
وار خالی نہین جاتا ۔ جو [illegible] ایک دم
مین [illegible] کھا [illegible] یا اوپر ہی
پتا پھرتا ہے لیکن وہی مثل [illegible] ہے کہ
[illegible] کھانے کا [illegible]

۲۹ شعبان کے مرآۃ الاخبار جلد [illegible] جو ایک مضمون
نواب محسن الملک کے لکچر [illegible] عرف پیر نیچر کے
بارے مین چھپا تھا میرا ارادہ تھا کہ مین اوسکے
ہر ہر فقرہ کا جواب لکھدون لیکن چند روز ہی
ہوئے آپکے اخبار مسلم ہیرلڈ مین بہت زور
و شور سے تھا اور اسکی [illegible] چھپ گئی ۔ ماشاء اللہ
آپ نے خوب دندان شکن جواب لکھا ۔ واقعی
اوسکا ہر ہر فقرہ لاجواب تھا ۔ مخالفین کی
زبانین بند کر دین ۔ مجھے خیال تھا کہ اوس جواب
مین وہ [illegible] سمجھدار [illegible] کا زور [illegible] مین کے
مگر وہ تو بالکل ہی ہٹ دھرم ہو گئے [illegible] نام کو بھی

طیش نہیں بڑھی۔ ہاں وہ بیچارے کرتے ہی کیا۔
مثل مشہور ہے۔ جھوٹ کے پیر کہان سچ تو یہ ہے
کہ دروغ کو فروغ نہیں ہوتا۔ مقولہ ہے۔ انہوں نے
تو بڑے ملوانے سے بھی اصل اپنا کے زمین
کے قلابے آسمان سے ملائے ہیں کہ ہم یہ لکھیں گے
وہ نہیں لکھیں گے یہ کرینگے وہ کرینگے بس
اتنی ہی غرض تھی۔ مگر کی تمام شد کسی نے کیا خوب کہا

سنا دل جو جگر جتنے میں پہلو میں نہیں سنتو

اس وقت مجھے ایک نہایت ہی مضحک حکایت
آتی ہے گو ... مقالات سے سمجھواں ہے لیکن
ایسے ہی موقعہ کی تمثیل سے ... موضوع ہیں
ہے اسلئے اوسکو لکھے بغیر رہا نہیں سکتا
ایک بلی اپنی مسکین صورت بنائے بیٹھی تھی
بہت سے چوہے جمع ہوگئے اور اوسکو
دیکھکر آپس میں صلاح کرنے لگے کہ بہت چوہے
ڈکار گئی آج اسکی بیگا بوٹی کر ڈالنی چاہئے کسی نے
کہا کہ میں تو اسکے کان کاٹ لونگا۔ کسی نے کہا کہ
میں ناک کتر لونگا۔ غرض یہ کہ بقدر حوصلہ
سب نے اپنی اپنی ہمتیں ظاہر کردیں اون میں
ایک سفید چوہا بہت موٹا پرانا تجربہ کار تھا۔ عمر
میں بھی سب سے زیادہ تھا چنانچہ اسیر جب اوسکی
کھال بدل گئی تھی صورت بھی بدل گئی تھی (کیونکہ
پیچھے کی دم ہر ... لگی تھی) اوس نے کہا کہ تم نے
سارے منصوبے تو گانٹھے لیکن یہ کسی نے
نہ خیال کیا کہ اوسکی میاؤن کو کون پکڑیگا چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ جب اوس نے ذرا ہشیار ہوکر
میاؤن کی آواز نکالی تو سب راگ رنگ بھول گئے
ہوش باختہ ہوکر سارے تتر بتر ہوگئے
علی ہذا القیاس انہوں نے آپکی طبیعت کو

صلح پسند دیکھکر چھیڑ لگائی شروع کی تھی مگر انھیں
یہ خبر نہ تھی کہ اونٹ پہاڑ کے نیچے آتا ہے کہنے کی زبان نہیں
پکڑی جاتی تھی بھلا آپکے قدرتی زور قلم کو کون
روک سکتا تھا ایک ہی جواب میں سب کے چھکے
چھوٹ گئے۔ انہوں نے اوس پہلو کو تو چھوڑ دیا
... تو اعتراضات کئے گئے انکا جواب
تو ... اور دوسرا گل کھلایا ۱۶ رمضان المبارک کے
اخبار میں ... لکھتے ہیں کہ ہمیں مجلس میں نہایت
... بہت اچھی بات ہے
یہ دیکھکر مجھے خیال آیا کہ یہ بھی انکے
... اونکو یاد ہے کہ
اسلامی ... میں خلل اندازی کرنی اچھی ہوتی
ہے۔ مہربانی فرماکر آپ اس مضمون کو اپنے
اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مجھے ممنون
اور پبلک کو مشکور فرمائیے

آدمیت اور شے ہے علم ہے اور چیز
لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

ہاں حضرت اب میری آپکی دو دو باتیں ہوں
خیر نواب محسن الملک بہادر کی کارروائی اور اون کے
مقاصد سے تو ہمیں کوئی بحث نہیں۔ ایڈیٹر صاحب
مسلم ہیرلڈ اونکی خدمت تو اچھی طرح کر چکے ہیں
اب ذرا آپکی حسن لیاقت اور دھوکہ دہی پبلک پر
ظاہر کی جاتی ہے آپکی قلعی تو تمام ہو چکی۔ اب یہ
دوسرا سین شروع کیا ہے تو ہم آپکی عبارت
سے آپکو سمجھا دیتے ہیں تاکہ زیر زبر کی غلطی نکالکر
پڑھنے کے قابل تو ہوجائیے ایک مختصر گزارش
آپ سے یہ تھی کہ ... اس فقرہ میں اور
تو کچھ بھی تھی وہ ہی۔ مگر آپ نے مگر خوب
... نہیں جانتے تو اس قول ...

تالیون بستیان ہی کہتے ہین۔ اگر پہلے ہی ماہوین
دایرون مین شامل ہوتا ہے تو مرہتی [illegible]
[illegible] لکھا لیا ہے استفتی کی نقل بھیجی گئی تب
رہا ہے کہ آپ انگریزی دان ہی دیکھ لیجیے
جب کہین اسکی پہچان تو نہین تھا جو چھپتی ہی
[illegible] کیا۔ آنکھوں سے دیکھا ہے خبر نہین کہ استفتی کو
[illegible] لیجیے ہم بھی بتلاتے ہین جناب
اس استفتی کا لفظی ترجمہ [illegible] تھا
[illegible] آپ سمجھ لیں
[illegible] تو آپ کیا سمجھے [illegible]
بہت شیطان ہین [illegible] منسوخ ہو گئیں
[illegible] کیا جائیگا
سمجھیں جناب تالیان بجانے کی شرح [illegible]
کہین ثابت نہین آیت [illegible] الذین [illegible]
[illegible] ہین۔ گمر [illegible] سمجھے [illegible]
[illegible] ہین [illegible] مین آئے حدیث
[illegible] حدیث ہم تو نص قرآنی سے اسکی ممانعت
ثابت کرتے ہین آپکو [illegible] بھی [illegible]
[illegible] کا [illegible] ہوگا مگر قرآنی نسخہ کر آپ
ذرا غور سے دیکھین کہ ۹ پارہ سورۃ انفال
مین اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے وما کان صلاتہم
عند البیت الا مکاءً وتصدیۃ یعنی کفار مکہ
نماز نہین ادا کرتے تھے بلکہ خانہ کعبہ کے نزدیک
سیٹیان اور تالیان بجاتے ہین
سچ کہا کیا مہذب کام ہے اور آپ نے
کیسے مستند لوگون سے ثابت ہوگیا۔ اب تو
آپ خوش ہو جائین کہ سیٹیان کی بھی اجازت

ولوادی [illegible] کورٹ [illegible] تو بہر [illegible] نے [illegible] ثابت کے
[illegible] کرائی گیا ہے [illegible] کا [illegible]
آپ ہم [illegible] فلان [illegible]
[illegible]
[illegible] عبد [illegible] دہلوی

[illegible] عقاید [illegible]

[illegible] کلام [illegible] شروع [illegible]
[illegible]

مطبع [illegible] مین [illegible] اہتمام سے
[illegible] چھپا

مسلم ہیرلڈ

مضامین

خبروں کا چمن
ڈاکٹر ستی آدمی
رمضان شریف کے فضائل
ترکی کی حالت

مضامین

ترقی تہذیب
ترکی کی چالاکی
مقامات بایان
ایک مسافر اور تحفہ بمبئی

جلد ۸ | بمبئی ۔ شنبہ ۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۴ | نمبر ۲۸

خبروں کا چمن

لندن ۔ ٹائمز کی سفیر کلکتہ [illegible] مرسلہ [illegible]
کی اس خبر کو غلط بتاتا ہے کہ وہ برٹش گورنمنٹ
سے مصر کا معاملہ طے کرنے کے لئے درخواست کرے گی
[illegible] جہاز [illegible] چٹان پر [illegible]
کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا پانی میں اتر آیا۔
[illegible] گورنمنٹ نے [illegible] پرا ایلیشن بھیجی
(۲۲ فروری سنہ ۹۷)

[illegible] ریلوے سٹیشن پر [illegible]
کا پتا [illegible] سے معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible] کو [illegible] اور [illegible] انتقال کیا۔
[illegible] اور [illegible] کے ہندوؤں نے [illegible] تاریخ
کو جلسہ کر کے [illegible] کرے گا دیسی کپڑے
کے [illegible] استعمال کیا جائے۔

بمبئی ۔ میونسپل سٹینڈنگ کمیٹی کی ممبری کیلئے
مسٹر [illegible] الدین [illegible] نے امیدواری کی [illegible]
کامیاب ہو گئے۔

بمبئی ۔ سنیچر کے روز مجگام پولیس کورٹ میں
با اجلاس مسٹر [illegible] مجسٹریٹ صاحب خفیہ پولیس کے
انسپکٹر [illegible] صاحب [illegible] نے ایک شخص محمد
حسین خان کو اس جرم میں پیش کیا کہ وہ آوارہ گرد
خانہ بدوش پھر کر گدائی کرتا ہے۔ شخص مذکور
نے بیان کیا کہ میں [illegible] بنگال کے رسالے کا
رسالدار تھا اور [illegible] خطاب [illegible] دیا جاتا تھا
ریاست [illegible] سو روپیہ ماہوار پر نوکر رکھا تھا۔

چونکہ مجکو ریاست سے [illegible] تنخواہ نہیں ملی اس لئے میں
[illegible] صاحب [illegible] مجسٹریٹ [illegible] سے ملنے آیا ہون۔
[illegible] بذریعہ [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible] کسی قصور کی وجہ سے [illegible]
[illegible] نکالدیا گیا تھا۔ اس شخص نے شہر میں چند
لوگوں سے کہا کہ میں رسالدار سعد اللہ خان کی جگہ [illegible]
بمبئی [illegible] ہو کر آیا ہوں اور چند لوگوں سے یہ
کہا کہ [illegible] کا دار وغہ ہوا [illegible]
روپیہ [illegible] اس طرح بہت [illegible] کو دھوکا
دیکر [illegible] کے بہانے [illegible] گیا۔ مجسٹریٹ
نے عدم ثبوت میں اس شخص کو چھوڑ دیا۔

بمبئی ۔ [illegible] ایک لڑکی کا نام [illegible]
[illegible] کپڑے [illegible] آگ [illegible] کپڑے
[illegible] لڑکی کے کپڑوں میں آگ
لگ گئی وہ لڑکی ہسپتال میں لانے کے بعد مر گئی۔

بمبئی ۔ [illegible] صبح کو [illegible] میں ایک نوجوان
[illegible] عورت [illegible] ہوا ایک چھا [illegible] اور اس کا
آشنا تھا گرفتار کیا گیا ہے۔

سلطان المعظم نے مدینہ منورہ کے قریب [illegible]
[illegible] جسمیں ۲۵ ہزار حاجی آرام کے ساتھ مقیم
ہو سکینگے نیز ایک عالیشان ہسپتال بنایا جائیگا۔

شہزادہ نصر اللہ خان کی سیر و سیاحت کے اخراجات
جو خزانۂ ہند سے ادا کئے جائینگے ۲۰ ہزار پونڈ کے قریب ہیں۔

موضع [illegible] ضلع [illegible] میں ایک [illegible] نے
اپنی ۱۲ سالہ لڑکی کا گلا گھونٹ ڈالا۔ کیونکہ اسکے لئے
شوہر نہیں ملتا تھا ملزم مفرور ہے۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۔ پنجشنبہ ۲۵ فروری ۱۹۱۵ء

ٹرکش آرمی

[illegible] ہمارے [illegible] نے ٹرکش آرمی کے متعلق ایک مضمون تحریر کیا تھا جس میں ٹرکی کی فوج کی تعداد ۶۰ لاکھ بیان کی تھی بعض اخبارات نے اس [illegible] تعداد پر یقین کرنے سے تامل کیا اور مبالغہ [illegible] سمجھا [illegible] واقعی [illegible] لوگ [illegible] ٹرکی کے ملٹری [illegible] انتظام سے بے خبر ہیں انگلستان [illegible] کا بہت [illegible] کر رہے ہیں [illegible] فوج [illegible] سکتا ہے اگر ہم اپنے دوست کی [illegible] کرنا [illegible] نہیں رہ سکتے ہم دیکھتے ہیں کہ ٹرکی کے متعلق [illegible] مضامین انکے قلم سے نکلے ہیں [illegible] واقعات [illegible] ہیں اور ان میں مطلق اعتراض [illegible] دخل نہیں ہے۔

چنانچہ حال میں ایک [illegible] شائع ہوئی ہے [illegible] کیپٹن [illegible] صاحب ایل کمیشنر نے تیار کی ہے اس [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] ٹرکی کی فوج کی کل جمعیت [illegible] سے کم نہ ہوگی کیپٹن صاحب لکھتے ہیں کہ ملٹری سروس [illegible] ٹرکی میں عام کی گئی تھی [illegible] آج تک اسی طریق پر عملدرآمد ہے کل ملک کی فوجی جمعیت ۶ ڈسٹرکٹوں میں منقسم ہے ہر ایک ڈسٹرکٹ ایک آرمی کور اکھٹا کرنے کیلئے اور [illegible] کیلئے مہیا کرتا ہے [illegible]

[illegible] ۲۰ سال اور ۴۰ سال کی عمر کے درمیان ہیں ان سب کو ملٹری [illegible] میں شامل ہونا پڑتا ہے [illegible] واقف ہیں [illegible] سال [illegible] جنگی میں کام کر چکے ہیں [illegible] ضرورت [illegible] بلائے جا سکتے ہیں [illegible] جنگی آدمی [illegible] ملٹری ڈسٹرکٹ میں ۱½ لاکھ سے ۲ لاکھ [illegible] موجود ہیں [illegible] سب قومی [illegible] فرقے فوجی خدمت سے آزاد [illegible] فوج کی تعداد [illegible] ٹرکی کی [illegible] بالتفصیل [illegible] کے کل مسلمان [illegible] کو [illegible] عرب [illegible] اور [illegible] مسلمان جنگی خدمت کیلئے مجبور نہیں کئے جاتے عیسائی [illegible] ہیں لیکن ان سے [illegible] سالانہ دینا پڑتا ہے قائمی فوج کی جمعیت [illegible] لاکھ ہے جسمیں [illegible] بٹالینوں میں منقسم ہیں اور [illegible] سے زیادہ [illegible] کے ہیں جن میں [illegible] ہزار سوار شامل ہیں [illegible] مستقل جمعیت [illegible] توپخانوں کی ہے [illegible] ۴۰۰ [illegible] جنگی ملازمت کی میعاد ۲۰ سال سے [illegible] سال [illegible] آرمی میں [illegible] سال [illegible] سال [illegible] میں کام کرتا ہے [illegible] سال کی عمر [illegible] لوگ [illegible] فوج میں شامل [illegible] میں [illegible] کی عمر میں میعاد ملازمت ختم کرتے ہیں [illegible] ہر ایک [illegible] کے [illegible] [illegible]

[illegible] ہوتی ہے ہر ٹرین مارس آرٹلیری کی ادر ۲ ٹرین فیلڈ آرٹلیری کی شامل ہوتی ہیں ہر ایک کو کہا جاتا ہے [illegible] ہونے کا ایک علیحدہ ڈویژن ہوتا ہے جسکے ساتھ [illegible] خیال کیا جاتا ہے - ایک سال میں ۵ سکوارڈرن ہوتے ہیں ہر ایک سکوارڈرن میں ۶ آفیسر ۲۰ کمیشنڈ [illegible] ۱۰۰ سوار اور نان کمیشنڈ یعنی تربیت رسالہ [illegible] ۲۶ جوان ہوتے ہیں - سوار لوگ کار بین سے ورڈ [illegible] سے مسلح ہیں اور ایک ڈویژن ایک رسالہ کے پاس لانس بھی ہوتے ہیں -

[illegible] آرمی کی انفنٹری میں ۴۰ ریگولر بٹالین شامل ہیں ہر ایک بٹالین میں ۴ کمپنیاں ہوتی ہیں جنکی جمعیت مختلف تعداد میں [illegible] ہوتی ہے ۴ بٹالین [illegible] پوری پلٹن شمار کیجاتی ہے ہر ایک رجمنٹ میں ایک کرنل لفٹنٹ کرنل ایڈجوٹنٹ میجر اور ہر ایک بٹالین کا علیحدہ کمانڈر اور ایڈجوٹنٹ شامل ہوتا ہے - پیدل پلٹنیں [illegible] سے مسلح ہیں [illegible] کی بارود استعمال ہوتی ہے بلکہ انہیں [illegible] فیشن کی [illegible] ہوتی ہیں [illegible] انہیں سنگینیں [illegible] جنگ میں [illegible] [illegible]

[illegible] کی افسروں کی جنگی تعلیم بالکل عملی ہے [illegible] لڑکوں کو فوجی تعلیم کا شوق ہوتا ہے وہ [illegible] مدرسوں میں داخل ہوتے ہیں اور [illegible] ابتدائی مدرسے مکمل ہوتے ہیں اور وہاں وہ تعلیم پاتے ہیں جب تک کہ ۱۴ سال کی عمر کو نہ پہنچیں اسکے بعد جنگی یا [illegible] داخل کیے جاتے ہیں [illegible] سال کی عمر تک تعلیم جنگی کی تعلیم دیجاتی ہے وہاں سے فارغ التحصیل ہوکر انفنٹری یا کیولری سکول میں داخل کیے جاتے ہیں ان مدرسوں [illegible] سالانہ پاس ہوکر رسالوں یا پلٹنوں میں بھیجے جاتے ہیں اور ۱۰۰ [illegible] ان افسروں کے لیے [illegible] لازمی ہے اکثر [illegible] کے لڑکے کالج کا امتحان پاس کرنیکے بعد [illegible] فوجیں [illegible] تربیت حاصل کرتے ہیں ترکی کے رسالوں کو دیگر ممالک [illegible] سائو پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ وہاں عموماً ان لوگوں کی اولاد رسالوں میں بھرتی کیجاتی ہے جنکو ایام طفولیت سے شہسواری کی مشق ہوتی ہے اور [illegible] جہاں [illegible] لوگ فوجوں میں داخل ہوکر شہسواری کی مہارت حاصل کرتے ہیں - ترکی میں پانچ پانچ سکوارڈرن کی ۵ رجمنٹیں ہیں - اگرچہ یہ تعداد بظاہر قلیل معلوم ہوتی ہے لیکن سلطان المعظم نے ایسا قاعدہ جاری کیا ہے کہ بروقت ضرورت یہ تعداد [illegible] ہو جائیگی [illegible] کے پاس [illegible] چھوٹی بندوقیں ہوتی ہیں [illegible] نیلی پتلون اور ترکی ٹوپی [illegible] گھوڑے عموماً [illegible] ایرانی [illegible] یا عربی نسل کے ہوتے ہیں جو قوی ہیکل تو نہیں مگر انکی پھرتی اور چالاکی میں کلام نہیں۔

رمضان شریف کے فضائل

[illegible] مہینے کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا کہ [illegible] کے معنی جلا دینے کے ہیں [illegible] چونکہ وہ مہینہ [illegible] کے تمام گناہ جلا دیتا ہے اس لئے [illegible] نام سے موسوم ہوا - حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ [illegible]

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخر
تاریخ اور فرمایا کہ اے لوگو البتہ سایہ ڈالا ہے تم پر
ایک بزرگ مہینہ بابرکت مہینہ ہے اس مہینے
مین روزہ رکھنا اللہ نے فرض کیا ہے اور قیام
اس مین نفل اور مستحب ہے۔ اس مین نفلی کام کا ثواب
اور فرضون کے فرضی کے برابر ہوگا اور وہ مہینہ
صبر کا ہے اور بدلہ صبر کا جنت ہے۔ اور یہ مہینہ
غمخواری کا ہے اور اسمین رزق مومن کا زیادہ
کیا جاتا ہے۔ جو اس مہینے مین کسی روزہ دار
کا روزہ کھلوائیگا تو اوس کے گناہ بخشے جاوینگے
اور دوزخ سے آزاد کیا جائیگا۔ اور اس روزہ دار
کے روزہ مین سے کچھ کم نہوگا۔ ہمنے عرض کیا یا
رسول اللہ ہم مین سے سبکو تو یہ مقدور نہین
حضرت نے فرمایا جو کوئی دودھ کی لسی یا ایک
کھجور یا آبخورہ شربت سے کسی روزہ دار کا روزہ
کھلوا دیگا تو اللہ جلشانہ اوسکو اوتنا ہی ثواب
مرحمت فرمائیگا اور جو روزہ دار کا پیٹ بہر دیگا
تو خدا تعالی اوسکو میرے حوض کوثر سے ایسا
سیراب کریگا کہ وہ پہر جنت مین داخل ہونے تک پیاسا
ہی نہوگا۔ اور وہ مہینہ ایسا ہے کہ اول اوسکا
رحمت اور اوسط بخشش اور آخر دوزخ سے آزادی ہے

اس کے علاوہ اس مہینہ کی فضیلت تمام
مہینون پر ایسی ہے جیسی خدا تعالی کی فضیلت تمام
مخلوق پر۔ پس جہان تک ہوسکے اس مہینہ مین نیکیان
کرنی لازم ہین۔ فضائل رمضان شریف کی بابت جو احادیث
آئی ہین بنظر طوالت اونکو نہین لکھا
اسکی بابت لکھنا کہ رمضان شریف کے روزے
ہر ایک مسلمان پر بشرطیکہ شرعی عذر نہو فرض ہین
ایسا ہے جیسا آفتاب کا وجود ثابت کرنے کیلئے
دلیلین پیش کرنا۔ مگر ہاں مسلمان کیسا ہی جاہل و
نافہم ہو لیکن وہ ان بدیہیات کا منکر نہین ہوسکتا
کہ رمضان شریف کے روزے سب مسلمانون پر
فرض ہین۔ اس لیے ہم آیندہ اون باتون کا ذکر
کرینگے جنکا عام لوگون کو واقفیت کے لیے
ضروری ہے [illegible]

[illegible]

ٹرکی کی حالت

ہم حضرت امیرالمومنین سلطان روم کی سلطنت
کو ہر ایک خطرہ سے ... جیسا کہ اخبارات اور عیسائی
تعصب نے اس ہماری پیاری سلطنت کی تنگی کر دی ہے
مین کوئی اصل ایسا نہین جو نہ پایا ہو چنانچہ ذیل مین
ہم نے ایک انگریزی اخبار کی [illegible] کی خبر
لی ہے جس مین ایک فرضی مسلمان سے یہ کہوایا ہے
کہ سنی سلطان روم کو پوپ نہین سمجھتے یہ اس کا
ایک مغالطہ ہے بیشک سنی سلطان المعظم کو پوپ
تو نہین سمجھتے جسکو یورپ کے مصنفون نے بالائے طاق
رکھ دیا ہے۔ بلکہ سنی اور شیعہ دونون اپنی
ذات کو سلطان مین فنا سمجھتے ہین اور خوب جانتے
ہین کہ سلطان نہین تو ہم بھی نہین۔ کیونکہ انکے
ہان ایک پیشین گوئی ہے کہ سلطنت روم کے
اوٹھتے ہی اسلام دنیا سے غائب ہو جائیگا
اسلیے مسلمان اس سلطنت کے اوپر اپنا خون بہا دینگے
یورپ کی سلطنت عیسائی مذہب کے پہر خواہ مخواہ
نہین ہوگی تہی جیسے عیسائیون نے قتل ... کو ان
کے سر سے اوتار پہینکا اور سلطنت روم وہ چیز
ہے جسکے سر پر مسلمان جمع ہوئے ہین۔ اگر نہین

ذرہ بھی نہیں اور وہ خلافت جو ساڑھے تیرہ سو سال حضرت
کے بعد ہوئی اور اسکے خاتمہ پر ایسے لوگ باقی رہ گئے
ہیں جنہوں نے تیرہ سو برس اسلام کو سنبھالا
ہز امپیریل ہائینس کی وہ خلافت ہے جسکے بعد
سے مسلمانوں کے پاؤں کے تلے سے نکل گئی
مسلمان اس خلافت کو اسپر ترجیح دیتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ ہز امپیریل ہائینس سلطان عبدالمجید خان
ثانی بلا شبہ امیر المومنین اور جانشین رسول اللہ
ہیں اور سلطنت عثمانیہ ہمارا ہی جان و دل ہے۔

معاملات ایشیا کی بابت ایک تازہ خبر شائع ہوئی ہے
معلوم ہوتا ہے کہ سر فرینک لیسلز برٹش
ریزیڈنٹ منسٹر برگ نے اوائل اگست کو ایک تار برقی
ڈ. سالسبری کو بھیجی تھی جسمیں بیان کیا تھا کہ
... ادھر لیفورث (بجواب سر فرینک لیسلز کے کہا کہ
شہنشاہ روس کو ناگوار ہے کہ روسی یا اور کسی
سلطنت کی فوج برخلاف ٹرکی کے استعمال میں
لائی جائے۔

حال میں جو بیان کیا گیا ہے کہ روس اور ٹرکی
کے بیچ مخالفت و موافقت کے متعلق ایک
عہد نامہ عمل میں آیا ہے بلحاظ اسکے ایک جلیل القدر
واقف کار مسلمان رئیس کی رائے معاملات ٹرکی کے
متعلق بہت توجہ کے قابل معلوم ہوتی ہے۔ ہمیں گزشتہ
ہفتہ ایک کارسپانڈنٹ جنٹلمین موصوف کی ملاقات
کو گیا تھا اور اسنے بر وقت گفتگو بیان کیا۔

مسلمان جنٹلمین: یورپ بھر میں صرف ایک
ہی ملک ایسا پایا جاتا ہے جو مسلمانوں کے زیر حکومت
ہے اور اس وجہ سے وہاں کے معاملات کو بار ہمیں

ہندوستان کے مسلمانوں کو ٹرکی سے تو تعلق ہی ہے
لیکن جن لوگوں کا خیال یہ پایا جاتا ہے کہ ہم مسلمانان
ہندوستان کا خیال معاملات مذکورہ بالا کے متعلق
محض اس بنا پر رجوع رہتا ہے کہ سلطان ٹرکی کو
اپنے خلیفہ ہونے کا دعویٰ ہے ہز امپیریل ہائینس
عبدالحمید سلیمان ... اختیار ہرگز حاصل نہیں
ہے ... خیال یہ ہے کہ خلافت پیغمبر اسلام صلعم کے
بعد صرف تیس برس تک قائم رہی اور اسی ...
میں جیسا بیان کیا جاتا ہے چار خلیفہ ... ہوئے

سلاطین عثمان نے بعد کو مسلمانوں کی خلافت کے
دعوے پیش کئے لیکن یہ دعوی قطعی قبول نہیں
ہے اور ہمکو یقین ہے کہ ہندوستان کے مسلمان
بحیثیت مجموعی اس دعوی کو صحیح نہیں سمجھتے۔
قرآن مجید میں ہمارے طرز معاشرت کے اصول
مقرر کر دئے گئے ہیں اور حکم دیا گیا ہے کہ ہمکو
ہر ایک حکومت کا جو ... وہ مسلمانوں کی ہو
یا غیر مطیع رہنا چاہئے الا اس شرط کیساتھ کہ ہم
اپنے مراسم مذہبی اور اعمال عشرہ ہی کو بلا مزاحمت
اچھے عمل میں لا سکیں۔ قرآن مجید میں ہجرت
کی اجازت دی گئی ہے کہ جس ملک میں مذہبی مراسم
کی بجا آوری کی روک ہو تو وہاں سے نکل جانا
چاہئے۔ ہم ہندوستان کے مسلمان سلطان ٹرکی کی خلافت کو
تو قبول نہیں کرتے ہیں لیکن مذہبی رشتہ کے سبب سے
ہمکو ضرور انکی طرف کشش ہے اور ہمکو جو انسے ہمدردی
ہے باہم اور ہمکا پاس و لحاظ کرنے میں تو صرف اس
وجہ سے کہ وہ ایک مسلمان بادشاہ ہیں آپ مجبور ہے

پوچھتے ہین کہ اگر موجودہ باہمی کشش کا نتیجہ پیدا ہوا کہ یورپ مین جنگ ہو گئی جس مین انگلستان سلطان ترکی کے خلاف اس جنگ مین شریک ہو تو ہندوستان کے مسلمانون پر اسکا کیا اثر پیدا ہوگا مین اسکا یہ جواب دیتا ہون کہ چند مسلمانون کی خیر خواہی پر برٹش گورنمنٹ کے خلاف اسکا کچھ اثر نہ پیدا ہوگا۔ حالانکہ اسمین کوئی شک نہین ہے کہ انکو اس کا ملال بہت کچھ ہوگا۔ ہم لوگون مین یہ خیال پایا جاتا ہے کہ اس معاملہ مین انگلستان کو روس نے صرف اپنا مطلب نکالنے کے لیے ترغیب دی ہے۔ کارسپانڈنٹ:- کیا آپ خیال کرتے ہین کہ جاہل عوام الناس بھی اسبات کا کافی علم رکھتے ہین کہ روسی سفارتی نظارت امیر [illegible] عوام مین آ جانے کا مسئلہ کیا ہے

مسلمین:- شاید ایسا نہین ہے لیکن ہمارے تاریک مجھکو یقین ہے کہ ہندوستان کے مسلمان بادی [illegible] ہین بہ نسبت اس امر کے کہ وہ ترکی کے معاملات کا علم کہان تک رکھتے ہین جہان تک خیال کیا جاتا ہے اسمین بیان وہ لوگ واقفیت رکھتے ہین۔ ہندوستان علی الخصوص پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی مین جب ایک اخبار جاری ہین جو مسلمانون کے خیالات اپنی ولیسی زبانون مین ظاہر کرتے ہین اور وہ اس مسئلے کی نسبت طولانی مضمون کرتے ہین آپ نے جیسا بیان کیا یہ بہت صحیح ہے کہ عوام الناس ایک بہت بڑے حصہ تک اسبات کی لیاقت نہین رکھتے کہ وہ جو وہ ان اخبارون کو پڑھ سکین۔ لیکن ہندوستان کے گاؤن مین ایک عام دستور پایا جاتا ہے کہ پڑھے لکھے لوگ دیسی اخبارون کو

عوام مین پڑھکر عوام الناس کو سنایا اور انکا مطلب سمجھایا کرتے ہین۔

کارسپانڈنٹ:- دیسی اخبارون کا لب ولہجہ اس مسئلہ خاص کے بارے مین کیا ہے۔

مسلمین:- عام طور پر تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ انکا لہجہ اسبارہ مین سخت ہے لیکن ایک قاعدہ کلیہ کے بہت سی صورتین مستثنی بھی پائی جاتی ہین دیسی اخبارون کے مضمون نگار اسبات پر بہت نادم ہین کہ یورپ کی سلطنتون نے سلطان پر دباؤ ڈالا اور ان کو برٹش گورنمنٹ کی کارروائی بہت ہی ناگوار معلوم ہوئی چنانچہ وہ خیال کرتے ہین کہ اس معاملہ کا اصل محرک انگلستان ہی ہوا ہے۔ مسٹر گلیڈسٹون نے معاملات آرمینا پر جو چٹھیان لکھی ہین ان سے وہ اور بھی ناراض ہوئے۔ ایک انہون نے تحریر کیا ہے کہ یہ مشتعل خیالات اگر گورنمنٹ ملکی کی مخالفت نہین ہے بلکہ عام طور پر ایک [illegible] کا نتیجہ ہے [illegible] سمجھ بھی واقف ہین کہ یہ بات نہین ہے لیکن [illegible] ظاہر ہوا ہے کہ [illegible] کے ساتھ بجبوری یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ [illegible] سے مہاجرین و خصوصاً جن وہ [illegible] ترکی کی نصیحت کیا [illegible] ہے جو مضمون نے بالکل انحراف کیا [illegible] سکینہ [illegible] کی حکمت عملی کی بابت کہ لیے [illegible] کہ وہ ترکی کی نسبت دیسی [illegible]

[illegible] [illegible]

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ مسلمان کہلاتے ہین اور پھر [illegible] کی [illegible] کھیلا دنیا میان [illegible] رکھتے ہین کہ جو لوگ

نا ک ... اور گنگلی رکھتے ہو اعتراض تو قرآن حدیث
سے اس فعل کی (جو مین اب کرتا ہون) ممانعت
ثابت کریں ۔ حضرت شیطان تو اس فرقت
تو معلوم نہین ہوتے ۔ ہان اگر آپ ہندوستان
یا مین آلہ ۔ وہان کچھ دن تعلیم پا کر ... ان سے
آپ سے درخواست کرین تو وہ اس کے جواز کا
مستند پیا لکھدین گے ؟ اور آپ کو ایک سرٹیفکیٹ
بھی دیدین گے - پھر ہمارا فرض جو آپ سے یہان تک
... تالیف تیار کیا اور اسکے متعلقات پر جو کچھ
عرض کرین ۔ شرم شرم شرم !!!

پھر آپ اپنے جواز کے لئے اشتہارون کا حوالہ
دیتے ہین ۔ معقول بہت معقول ۔ ذرا ...
... جیان ۔ آپ ... میں لکھ
... مجہول ... اور ... جواب
... مگر ہان ... مجالس کی ترقی
... بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ
معتقد کیا ... ہین ... بہت جلد آ ...
... پرانی مطلب کی توجیہ
بیان کر لی -

ماشاء اللہ آپنے جو الہی بھی ایسا مسائل دیا
کہ لمحے مقابلہ مین (معاذ اللہ) قرآن و حدیث
کے احکامات بھی ... ہو گئے
بندہ خدا اتنا بھی نہ سمجھا کہ ہمارا شریعت محمدی
شرعیت ... جو اسمین ... رکھے کہ ہم
... خداوند حقیقی کے احکامات
... رسول مقبول پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی معرفت ہم تک پہونچے ہمکو
جن وہم ... مجال ...
ہم احکامات کی ترمیم کرسکتے ہین ... مسائل

کا رواج دیدیے لیں ۔ ...
یہ بات کوئی ضروری نہیں کہ ہم مقلد شخصی تکفیر
... عالم فاضل جو عمل کرنے لگیں
بغیر ... سمجھے ہم بھی اوسکو کرنے لگیں
... ایمانی ذخیرہ کو نقصان
پہنچے ... تو ہم لوگ اون کے فعل کو
ہرگز جائز نہیں سمجھ سکتے ہان وہ ... لیں یہ
ہین ... گو کہ ... افعال و اقوال
کو اجماع ... قولی و فعلی سمجھتے ہین اور وہ جو کچھ
بھی ...
...
...
... حضرت
...
...
بہ ... (باقی کل)

... احقر العباد محمد عبد الحمید ... دہلوی

ٹھگون کی چالاکی

چند بدمعاشون نے فیروز پور میں ... عجیب
چالاکی ظاہر کی ۔ ایک عمدہ مکان کرایہ پر لیا ایک شخص کو
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ظاہر کیا ایک ... منشی بنا ...
اور ... ایک مشہور دوکان ...
... مصنوعی ڈپٹی صاحب نے بطور ضمانت
ٹھیکے کے ۲۰۰ روپیہ طلب کیا ... روپیہ جمع کردیا
اور انکو دوسرے روز ... وغیرہ دینے کا حکم دیا ۔ دوسرے
روز جب ... وقت معہود پر حاضر ہوئے تو مکان خالی پایا
کوتوالی میں رپورٹ کی پولیس نے بڑی کوشش کی ایک ملزم
کو گرفتار کیا لیکن باقی بدمعاشون کا پتہ ندارد ہے -

عقائد بابیان

نمبر ۹

در زمان گذشتہ من ترا انفرستادہ ام باب گفت شاہ
دعائی خدائی میکنید نظام نعت درجائیکہ تو باین نافہمی و
بیعلمی و حماقت و سفاہت بیخردی ادعای امامت
نمی مین پر ادعای خدائی نکنم زیرا کہ امامی مثل تو ضعیف
شمر بس تنزیہ بر تعالی اللہ عما یقولون علواً
کبیرا حیران کلام بابیان سید و تلبیس بطول آن امید ماوید
حضرت ولیعہد ملاحظہ فرمودند تمام کلمات باب از سند
بیعلمی و نادانی و بہ سوالیکہ از او کردند جواب ندادہ و
نیابا انظر لہستن و عجز متعدد علی محمد باب برایشان کاظم
من فراش باشی سپردند کہ اورا منزل خود برد و نگاہ
دارد پس از چند وقت کہ اورا ہمراہ اعتمام ریافت
با مر حضرت ولیعہد اورا حاضر کردہ چوب بپای او
زدند و او در زیر چوب بانگ میزد کہ غلط کردم گرہ
کردم و آنکہ دست از دعاوی خود برداشتہ او را چند ماہ
بردند در قلعہ چہریق بحبس افگندند و بعد از انتشار
این اخبار مریدان و پیروان او انہیر گوشہ سر بر آوردند
قصد خروج کردند از اطراف و جوانب روی بآذربایجان
آوردند از جملہ مریدان یکی ملا محمد علی نامی از
اہل مازندران بود کہ در مازندران مشغول بفتنہ انگیزی
بود و مردم را دعوت بدین باب میکرد و ملا حسین
بشرویہ نیز از مریدان او بود کہ از زمرہ طلاب مشہد مقدس
بود در اوقات محبوسی باب مشغول بدعوت از جانب او
بود و در مشہد فتنہ برپا کردہ بود (باقی بعد ازین)

از طرف فرقۂ اسلامیہ امامیہ
اثنا عشریہ

ایک مسافر اور نجیب

بمبئی مین

اے جناب ہم لعبو سیر میں گئے دیکہا کہ ایک
گلی کہسکی نہایت صاف ستہری [illegible] مسلم ہیرلڈ
[illegible] سیر کر رہے ہین [illegible] اور [illegible]
[illegible] کر دیکہا جا [illegible] ایک [illegible] کہا کہ حضرت کی
[illegible] تو عجب [illegible] رہی ہے تازہ [illegible]
[illegible] کے پہل [illegible] ہو رہی ہین [illegible] کی طرح
[illegible] ہین ہر ایک ڈالی ڈالی ایک بلبل [illegible]
داستان خوش بیان نہایت مستانہ آواز سے چہچہا
رہے اور فرمایا اس شہر میں [illegible] پر فلان کیطرح
[illegible] رہے دیکہ رہے ہین ایک [illegible]
[illegible] عاشق مزاج ابنا ء [illegible] ہمارا حضرت
[illegible] بہی بیٹہے ہین بلبل خوش بیان پر معاف [illegible]
[illegible] رہی ہے اور اس کے چلے [illegible] کی [illegible]
مین لو [illegible] مین پہر رہے ہین جہان جاتے ہین [illegible]
تالیان بجتی ہین یہ عجیب و غریب جا [illegible] گلستان مین
دیکہکر مین مسافر عاشق بہار ششدر رہا کہ الٰہی یہ کون
مصر کے آدمی ہین کہ جنکی ہر ایک بات پر تالیان بجائی
جاتی ہین معلوم ہوا پہر [illegible] کوئی مریض ہین جو [illegible]
[illegible] بوستان میں گہر آئے ہین [illegible] ہمکا ب
[illegible] کیطرح سامنے کہڑے ہین ہمارا ارادہ ہوا کہ [illegible]
[illegible] کا [illegible] اتارین اور اس نئی تہذیب کی کہمی زبان
[illegible] مگر [illegible] کے ہاتہ مین ہے اگر وہ کہین تو ہم
[illegible] اور انکی نئی تہذیب کا چربہ اتارین مگر [illegible]
[illegible] راقم ایک مسافر [illegible]

مسلم ہیرلڈ

جلد ۸ | بمبئی - چہار شنبہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ | نمبر ۴۹

خبرون کا چمن

حیدرآباد سے تار آیا ہے حضور نظام کا سرزمین سیاسی مولانا مسعود علی میان چند روز بیمار رہکر ہفتہ کی رات کو انتقال کر گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون) دوسرے شنبہ کے روز ظہر کے وقت عظیم الشان مجمع کیساتھ مکہ مسجد مین لاش دفن کی گئی اور محلہ کی دکانیں اور دفاتر بند رہے۔

لاہور اور دہلی میں بحث ہی کے سبب جلد ہی سبکا علم ہے - بارش ہوت کے وقت اور رمضان ہی بیان سے جانیگی۔

بولی ہے کہ لمپنی کا کالی دنیا نامی آگبوٹ جس نے ۲۲ فروری کو ولایت سے ڈاک شنبہ کے روز بات کیوقت گودی سے روانہ ہوا اور راستہ بند ہو جانے کیوجہ سے ایک ہفتہ اسلئے بمبئی مین اتوار کی صبح کو آئیگا۔

چترال مین جو فوج ماری گئی تہی انکے وارثون کو تخمینا دو لاکھ روپیہ تقسیم کیا گیا۔

مصر کے معاملہ مین واقفکار اخبارات لکہتے ہیں کہ حضرت سلطان المعظم نے انگریزون کو مصر خالی کرنے کا حکم دیا ہے اور اب اس معاملہ مین لارڈ سالسبری کا سکوت کرنا معقول ہے۔

بمبئی ۲۴ فروری کو مسٹر ویب مجسٹریٹ نے ایک شخص وسن جی لکہو دوا فروش پر اس جرم مین دو سو روپیہ جرمانہ کیا کہ اوسنے ۲۴ جون کو نشہ دار چیز ریلوے سے لاہور کو پوشیدہ طور سے تیزاب وار بہیجا تہا۔

اسی اجلاس سے بڑودہ ریلوے کے ایک پولیس مین کو ۹ ماہ قید سخت کی اس جرم مین سزا ہوئی کہ اوس نے کرناک بندر مین کمپنی کا کچہ مال چورا لیا تہا۔

حضور والئے ریاست ۱۵ اپریل کو کلکتہ سے شملہ جاینگے - اور کمانڈر انچیف بہی اسی تاریخ کو شملہ مین آجائینگے۔

تاکید ہے کہ سرکار گورنمنٹ بمبئی کو تاکید کی ہے کہ فیروز شاہ مہتا کی جگہ وائسرائے کی کونسل مین بہت جلد ممبر منتخب کرکے بہیجا جائے۔

بمبئی اور کلکتہ مین تخت سے صوبہ کے مندر کے قریب جو گہاس کے ذخیرہ مین آگ لگی تہی اوس سے ۱۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

چونکہ آگرہ مین جو وباکی مرض پہیلی تہی وہ اب نہین رہی۔

بمبئی ہائیکورٹ کے آنریبل مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی اپنی اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے چند روز کے لئے شملہ تشریف لے گئے - بعد مقرر ہون گے۔

مہاراجہ بہادر کے انتقال کی وجہ سے لیلیا گاؤن میں تمام ہندو و مسلمانون نے راجہ کے سوگ مین اپنا اپنا پہلے داڑہی مونچہون کا صفایا کرا دیا - (الہی توبہ ہمدردی کی حد ہو گئی)

احمدآباد کے سشن جج نے مسٹر ماجو شاہ کی ایک جیوری کو جیوری مین وقت پر نہ حاضر ہونیسے ۲۰ روپیہ جرمانہ کیا ہے۔

بمبئی سول جیوری آف اسلام بمبئی مین ایک ہندو مسمی مریول ولد بیہم راؤ قوم برہمن ساکنہ سندور ضلع بلاری دکن عمر ۳۰ سال مشرف باسلام ہوا - اسلامی نام دین محمد رکہا گیا۔

گورکہپور مین کالج قائم کرنے کے لئے اب تک صرف ۱۵ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے۔

فیروزپور مین ایک بنگالی مشرف باسلام ہوا سال گذشتہ مین صوبہ پنجاب مین دو ہندو و بنگالی مسلمان ہو چکے ہیں۔

یہودیون کی شادی مین عورت شوہر کے دائین طرف بیٹہتی ہے اور دنیا کی دوسری قومون مین بائین طرف -

مسلم ہیرالڈ

بمبئی: چہارشنبہ ۲۶ فروری ۱۸۹۶ء

سلطانی تحائف

سلطان المعظم نے جو تحائف گرانبہا اس سال لوگوں کو تہنیت میں ارسال کئے ہیں اس کی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے ایک ہیروں کا ہار خاص زار روس کے لئے قیمتی ۴۲ ہزار پونڈ اور ایک مرصع سگریٹ کیس قیمتی ۱۰ ہزار پونڈ خاص زار کے واسطے سگریٹ کیس میں ایک ایسا نایاب جواہر جڑا ہوا ہے کہ اکثر بادشاہ روم کے توشہ خانہ میں موجود تھا بیش قیمت ہے ۱۱۱۰ء میں ایک جواہر کہ دستیاب ہوا تھا اور رفتہ رفتہ سلطان عبدالعزیز کے خزانے میں پہونچا سلطان نے اسکو فوراً بادشاہ کو انعام میں دیا لیکن چند روز بعد واپس لے لیا۔ تیسرا تحفہ خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کا ایک ٹکڑا ہے یہ تحفہ بہی خزانہ عامرہ میں اور قومی ملکیت سمجھا جاتا تھا اور اس تحفہ کو زار کی نذر کرنے جانے سے ترک لوگ بہت ناراض ہیں کہتے ہیں کہ جس ترک اخبار میں ان تحائف کی تفصیل شائع ہوئی ارکان دولت حضرت سلطان المعظم نے اخبار مذکور کے اس نمبر کی اشاعت کو حکماً روک دیا تاکہ عوام الناس کو صلیب کے دئے جانے کا حال معلوم نہو۔

مسٹر لی سوری

اخبار مسلم کرانیکل تحریر کرتا ہے کہ اگر اور کسی ثبوت کی حاجت تھی کہ جناب ملکہ معظمہ کا اشتہار ودیگر اس کے متعلق کاغذات کیسے خالی ہیں تو مسلمانوں کو یہ کیا ثبوت پہنچا ہے کہ کس طرح پیراوے مذہبی معاملات میں عمداً ناگوار مداخلت ہوتی ہے کہ کارروائی ایک شخص کے تعین میں ہوئی ہے جو سیلون میں مسلمان ہوگیا یعنی ذکر ہم مسٹر لی سوری عبدالحمید سیلون حوالہ کا کرتے ہیں جنکی نسبت ہم اسپیس کیسا یہ تحریر کرتے ہیں کہ وہ بموجب ہدایت سکریٹری آف اسٹیٹ کالونی کی ملازمت سے برخاست کئے گئے کیونکہ انہوں نے ایک سے شادی کر لی تھی جو مسلمان ہوگئی تھی جبکہ انکی عیسائی بی بی زندہ موجود تھی ہم کو دریافت ہوا ہے کہ یہی سبب مسٹر لی سوری کی موقوفی ہے اور یہ خاص وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسٹر چیمبرلین اور کالونی کی گورنمنٹ اس خیال کو برداشت نکرسکی کہ ایک اعلی درجے کا عیسائی مسلمان ہوجائے اس سے دیگر لوگوں کو متنبہ کرنا ہے کہ اگر انہوں نے ایسی کارروائی کی تو انکو بھی ایسی ہی سخت سزا ملیگی۔ ہم نہیں خیال کرسکتے کہ مسٹر لی سوری کے تبدیل مذہب سے اون کے خصائل سرکاری ملازمت میں کیا فرق آتا ہے اور انکو جو سزا دیگئی وہ نتیجہ شاید اس خواہش برٹش گورنمنٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سیلون میں اسلام کو ترقی نہونے دے کیونکہ اخبارات سیلون میں اسبات کا کچھ چرچا ہوا تھا کہ وہاں کے کچھ اور اعلی درجے کے لوگ مسلمان ہوجانیوالے تھے۔

نہایت مسٹر چیمبرلین کو نقش دل کرنا چاہتے ہین کہ اس نظام مذہبی مداخلت سے مسلمانون کو سخت افسوس ہوا ہے اور یہہ ایک گورنمنٹ کی حکمت عملی خیال کیجاتی ہے جس سے ایسی خیرخواہ اور فرمانبردار شائستہ رعایا کی جناب ملکہ معظمہ کو رنجیدہ دل بنایا ہوتا ہے - ہم اپنے تمام مسلمان بھائیون کو مشورہ دیتے ہین کہ وہ تمام ہندوستان مین جلسے جمع کر کے اسبارہ مین دلی جوش کا اظہار کرین اور عنایت گورنمنٹ اور ادب سے اس معاملہ کو زور دیکر سکرٹری اشٹیٹ مین پیش کرین کہ اس مقدمہ مین جو فیصلہ شرارت آمیز فیصلہ ہوا ہے -

یتیم خانہ اہل اسلام آگرہ

نامہ نگار آگرہ کا بیان ہے کہ مولوی ابوالفرح افضل محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی سکرٹری یتیم خانہ آگرہ جو منجانب کمیٹی اہل اسلام آگرہ واسطے تحصیل چندہ امدادی یتیم خانہ مذکور بمبئی بھیجے گئے ہین اونکا بھیجا جانا محض اسغرض سے ہے کہ ہمارے دینی بھائی سیٹھان بمبئی کو آج خدا رحیم وکریم نے اپنے فضل وکرم سے اس قابل کیا ہے جو ہندوستانی مسلمان اپنی مجالس مین ذکر خیر سے انہین یاد فرماتے ہین اور ہر ایک اعلی خطبہ پر فخر یہ طور سے اونکی نظیرین لوگون کے اندر ذکر کیجاتی ہین - اونکی سخاوت اونکی حمیت اونکی ہمدردی نے جو ہمارے کانون مین ذریعہ بشارات پڑتی رہتی ہے مجبور کیا - کہ ہم اپنے غریب و یتیم بچون کے بارہ مین التماس کرین - چنانچہ مولویصاحب موصوف کا بھیجا جانا محض تحصیل چندہ ہی کے لئے نہین ہے بلکہ زیادہ تر وجہ ہونا اون کے بمبئی بھیجے جانیکی یہہ ہے کہ مولویصاحب موصوف بالمواجہ حضرات سیٹھان بمبئی سے التماس کرین کہ ہمارے شہر آگرہ کے قریب سکندرہ مین زمانہ قدیم سے ایک عیسائی یتیم خانہ قائم ہے جسمین صدہا بچے مسلمانون کے لاوارث داخل ہو کر عیسائی ہو گئے اور نہایت افسوس سے اب بھی بہت سے بچے مسلمانون کے ہین - اسوجہ سے ضرور ہوا کہ آگرہ شہر مین ایک یتیم خانہ کھولا جائے جسمین ایسے بچے مسلمانون کے پرورش پایا کرین لیکن اون بچون کا جو عیسائی یتیم خانہ واقع سکندرہ مین موجود ہین گورنمنٹ تا کہ سکے - دیکھئے اسکا امر پر موقوف ہے کہ اوس یتیم خانہ کی کوئی صورت دائمی قائم ہونے کی کیجاتی اور یہہ امر بدون تعمیر مکان بالیقین نہ ہو دائمی مشکل ہے - لہذا حضرات سیٹھان بمبئی کی سخاوتون کا شہرہ سنکر یہان کے مسلمانون نے چاہا کہ یہ معاملہ حضرات سیٹھان بمبئی کے سامنے پیش کیا جائے کہ ہمارے شہر کے مسلمان دلی تمنا رکھتے ہین کہ حامیان دین اسلام سیٹھان بمبئی اپنی بلند ہمتون سے ایک مکان یتیم خانہ آگرہ کے لئے شہر آگرہ مین جیسا کہ وہ مناسب جانین یتیم بچون کے رہنے کیلئے اپنے کسی معتبر آدمی کی معرفت تعمیر کرادین اور اوسپر ایک پتھر کندہ کر کے حسب ذیل کرادین کہ یہ مکان مسلمانان بمبئی کی طرف سے یتیم بچون کے رہنے کیلئے ہے ایسی حالت مین نسل بعد نسل مسلمانان آگرہ آپکے احسان سے سبکدوش نہ ہونگے اور نیز آپکی ہمدردی اسلامی بھی تمام دنیا مین آفتاب کیطرح روشن ہو جائیگی -

اور یہ صدقہ جاریہ آپ حضرات کا قیامت تک یادگار رہیگا جو آپکی دائمی زندگی و سعادت دارین کا ہو ا وسیلہ ہے۔ اس کے بعد ہم گورنمنٹ سے [illegible] موجودہ بچون سے پھر اپنی کوشش کرینگے [illegible] و ما علینا الا البلاغ

راقم احمد حسین سوداگر [illegible]

ایک نوجوان کسبی کا خون

۲۴ فروری کو پچھلے دن سے [illegible] پولیس سپرنٹنڈنٹ کو خبر ملی کہ [illegible] ایک ہندنی نوجوان کسبی اپنے گھر مین پھانسی لگی مری پڑی ہے۔ مسٹر [illegible] سپرنٹنڈنٹ اور مسٹر [illegible] خان بہادر [illegible] موقعہ واردات پر فوراً پہونچے [illegible] تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ عورت اس چال مین اکیلی رہتی ہے اور اسکی مان نیرا نامی [illegible] اسٹیل گرگام کے قریب اور اسکی بہن [illegible] تھوڑے فاصلے پر رہتی ہے۔ مقتولہ کا نام لنگا ہے۔ اسکو ایک بھاٹیہ مسمی [illegible] نے رکھا تھا۔ اتوار کی رات کو وہ اسکے پاس آیا اسوقت اسکے بدن پر [illegible] روپیہ کا طلائی و نقرئی زیور تھا۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر وہان سے نکلکر اپنے مکان کو چلدیا۔ اسوقت مقتولہ کا نوکر [illegible] گھر مین تھا۔ [illegible] تاریخ کو صبح کے ۸ بجے ایک پردیسی دودھ والا [illegible] اسکے مکان پر آیا اور دروازہ مین [illegible] قفل لگا دیکھکر اسکی درار مین سے دیکھا کہ [illegible] پر چت پڑی ہوئی ہے۔ اسکو شک ہوا تو [illegible] دروازے کی طرف گیا اسکو بھی اندر [illegible] پایا۔ یہ پردیسی وہان سے دو چار ہندوؤن کو ہمراہ لیکر کانسٹبل [illegible] گرگام کے پاس گیا اور اس سے یہ واقعہ بیان کیا۔ کانسٹبل فوراً اسکے ساتھ مکان پر آیا اور [illegible] چند ہندوؤن کو جمع کرکے کوٹھری کا [illegible] توڑا گیا۔ مقتولہ [illegible] لٹکی ہوئی [illegible] آگئی وہ پڑی تھی [illegible] یہ عورت مردہ [illegible] تھی اور [illegible] معلوم ہوتا تھا [illegible] کی بیماری تھی [illegible] آنکھیں [illegible] نکلی ہوئی تھیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پھانسی لگا کر مار ڈالی گئی۔ وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ [illegible] روپیہ کا قیمتی زیور اسکے گلے کا [illegible] ہوگیا۔ علاوہ اسکے [illegible] دو ہزار روپیے کا زیور جو ٹرنک کی پیٹی مین رکھا تھا بدستور رکھا ملا۔

حضور پولیس کمشنر اور ڈپٹی پولیس کمشنر تمام دن موقعہ واردات پر نہایت غور سے تحقیقات کرتے رہے چونکہ اسکا نوکر فرار ہے اس لئے خیال ہوتا ہے کہ وہی اسکو مار کر چلدیا اور زیور لیگیا۔ انسپکٹر [illegible] صاحب نے [illegible] بھاٹیہ کو گرفتار کیا [illegible] بیان کیا کہ مین رات [illegible] اسکے پاس گیا تھا لیکن مجھے حال نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ پولیس اسکی مان کو لے آئی اور اسنے اسکی لاش کو پہچانا۔ اسکے بعد وہ لاش جے جے ہسپتال مین بھیجدی گئی جہان چیر پھاڑ کر اسکا معائنہ کیا گیا۔

پولیس نے [illegible] سے سٹیشنون اور جہازون کے [illegible] پر اطلاع دی ہے کہ [illegible] فرار شدہ کا خیال رکھیں۔

ہم اور نیچریہ

مسلمانونکی توجہ کے قابل مضمون: بھائی مسلمانو

نیچریہ یعنی نیچریون سے بچو اُنکے ہتکنڈے سے ہوشیار رہیے ہین کہ آپ صاحبان واقف نہین ہین یہان انکی سے اکثر مرتبہ کام پڑ چکا ہے ہماری وسیع نظر کے سامنے انکی تصنیف شدہ کتابین کہلی رکھی ہین جنمین بجز سرسری و کہوکہلی رنگ کے ۔ پڑہ سکتے ہین انکے عقائد انکے خیالات نے دنیا پر دینی آزادی قائم کرنے کے جال چار دانگ عالم مین پہیلا رکہے ہین ۔ ہندوستان کے اکثر شہرون مین نیچری پرستان کے چیلے اپنے گرو کی تائید تفسیر القرآن و لقمہ پیر نیچر کے ناپاک خیالات کو ہیضہ کی بیماری کی طرح پہیلا رہے ہین جو انکی تعلیم سنتا ہے اسلامی تہذیب سے ہاتھ دہو کر صاف نیچری او خبطیون مین مل جاتا ہے ۔ علمائے ربانی نور اللہ قبورہم جنکو رسول عربی فخر بنی آدم ہمارے آقا و نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث الانبیا کا خطاب عطا کیا ہے جنکی تعظیم مسلمانو پر واجب ہے اُن حضرات کو کیا کسی مسلمان سے جو شریعت حقہ کا تابعدار ہو کوئی کینہ و عداوت تھی جو خواہ مخواہ پیچھے کہ دائرہ اسلام سے علیحدہ کرکے سلام و کلام تک کو منع کیا ہے یا وہ کل کے کل ایسی گمراہی پر قائم ہین کہ ناحق ایک بندہ خدا کی تکفیر کر کے اپنے ذمہ قیامت کا عذاب الیم لین ہم اپنے اعتقاد سے کبھی اُن حضرات کی نسبت ایسا خیال نہین کر سکتے پہر کیا وجہ ہے کہ بعض بمبئی کے مسلمان اُن کے ساتھ ہم نوالہ ہم پیالہ ملے جلے رہتے ہین ۔ ہمارا ارادہ ہے کہ آیندہ پرچون مین بالتفصیل نیچریون کے اُن عقائد کو بیان کرین جنسے ہمین انسے علاحدگی کرنا پڑے ۔

[illegible] ایک تازہ وارد سوداگر بمبئی

تقلید اہل فرنگ

جناب ایڈیٹر صاحب ۔ السلام علیکم ۔ [illegible] اپنے ایک مراسلہ مین لکہا ہے [illegible] کے اپنے نام آئی ہوئی چٹھی [illegible] آپ ایک عمر رسیدہ [illegible] پر اعتراض کر بیٹھے جسنے ایک پر شوکت جلسے مین مسلمانون کے جوش کو ٹھنڈا کر دیا اور ایک بارونق جلسے مین بے لطفی پیدا کی ۔ لیکن کیا وہ بات کچھ چھپایا جاتا ہے کہ جیسا ہے نیکدل جوان صالح حاجی رحمۃ اللہ حاجی داؤد نے انکی تائید کی اور پہر کسیکو جرأت تک نہوئی کہ جلسے مین دوبارہ چھیڑ دے ۔ ایک کو کوئی نا حضرت بڑے شوق سے گیا تہا یہین میدان ہین گو سے چلاتے پہرتے ہین تعجب ہے کہ سر مجلس آپ فقرہ بہی الکل بہول گئے منہ سے ایک بات بہی نہ نکل سکی ۔ شیخ صاحب کا اگر یہ جا اعتراض تہا تو اوسیوقت جواب دیتے ۔ کیا آپ اسی لیاقت پر ایسے ایک شخص کو طفل مکتب کہا چاہتے ہین جنکو خود آپ ایک معمر بزرگ تسلیم کرتے ہین ۔ کیا آپ اسی بادۂ نخوت کے نشہ مین شیخ صاحب کو فرماتے ہین کہ آپ مسجد و خانقاہ سنبھالے رہین کیا کمال ہے تمہین نے اپنی صحبت کا آپ پر اسقدر اثر کیا کہ آپکی نظر مین خدا کے گہر کی کچھ وقعت نرہی اور مسجد و خانقاہ کو ایسا ذلیل سمجہا ۔

آپ کسی چیز پر اعتراض کرتے مین کیا مسلمانو نہین

شائستہ نشست در جماعت کے قاعدے مثین تلاوت۔ قضائت۔ امامت۔ خطیب کا منبر دین پر چڑھ کر خطبہ پڑھنا۔ واعظین کا اونچی نشست پر بیٹھنا یہی صدارت نہیں تو کیا ہے۔ کیونکہ انکو پریزیڈنٹ نہیں کہتے یا سکریٹری کا لفظ ہمارے یہاں نہیں۔ ورنہ نائب وغیرہ کون سی بات ہے نئی اور کسیکی موافقت یا مخالفت میں [illegible] کرنا۔ اب بتلائیے وہ آپکا دوسرا اعتراض کہاں رہا۔ اس کی اور چیز کی نسبت تو آپ جواب پاچکے ہیں۔ مجھکو تو بہت بڑا افسوس ہوا کہ آپ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ شکریہ ادا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ تمام باتیں اسلام میں کہاں تھیں کی اسلامی معاملات کا بھی تو خبرہ کر تو ضرور تھا۔

گو مسلمانی ازین ہست کہ سیفی دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے

[illegible] الجواب

نیچرل تہذیب

نمبر ۳

اچھا ہم اگر اسکو بھی تسلیم کرلیں کہ ان اسلامی انجمنوں میں یہ فعل ناشائستہ کیا جاتا ہے تو اس سے یہ کب ثابت ہوتا ہے کہ ان میں مولویوں کے سوا اور شخص نہیں ہوتے۔ ممکن ہے کہ اور ہی لوگ تالیاں بجاتے ہوں اور اگر مولوی ہی بجاتے ہیں، تو آپنے ان کے نام کیوں نہ بتائے جو مجلس میں تالیاں ٹھونکتے ہیں۔ مہربانی فرماکے دو چار کے تو نام (بشرطیکہ وہ نیچری نہوں) بتادیجیے ہم ان سے بذریعہ تحریر دریافت کریں گے کہ یہ (زنانہ نچا) فعل انہوں نے کہاں سے جائز کرلیا۔ ہمیں تو جھوٹے کو گھر تک پہنچانا ہے۔ تاکہ یہ افترا پردازیاں (اور وہ بھی مولویوں پر) بلکہ براہی طرح ظاہر ہو جائیں ہماری مستحکم شریعت تمام مسائل پر حاوی ہے۔ وہ کون سی بات ہے جسکی امر یا نہی ظاہراً یا استنباطاً اس سے معلوم نہیں ہو سکتی۔ خدائے پاک عزوجل فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (آج) میں نے تمہارا دین تکمیل کردیا۔ اور اپنی تمام نعمتیں تم پر پوری کردیں اور تمہارے لیے دین اسلام (کی پیروی کرنے) کو پسند کیا۔

اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ اسلام کی پیروی کے یہی معنی ہیں کہ قرآن و حدیث کو چھوڑکر رواج زمانہ کی پیروی کیجائے اور پھر وہ بھی ایسے صریحی امر میں کہ نقلاً تو درکنار عقلاً بھی نہیں جائز ہو سکتا۔ مسلم تہذیب خاص انسانی شیوہ ہے۔ جسمیں ادب و تہذیب نہیں وہ انسان نہیں۔ چنانچہ مشہور ہے ع

فرق [illegible] ادب نیست

کیا آپ کے نزدیک تالیاں بجانا بد تہذیبی نہیں ہے؟ اگر واقعی یہی بات ہے تو ہم تاریخ مقرر کا اشتہار دیئے دیتے ہیں آپ مہربانی فرماکر [illegible] روز کمپنی باڑی میں سر بازار ایک منبر پر کھڑے ہوکر ۱۵ ہی منٹ تالیاں بجا کے دکھادیجیے۔

جلسوں میں تو آپ خالی تالیوں کے پیرایہ میں کف افسوس ہی ملا کرتے ہیں یہاں اگر آپ بھری تالیاں بجائیں گے تو یقین ہے مٹھی بھی پر ہو جائیگی (بشرطیکہ تال سُر سے ٹھیک ہوں)

اگر آپ کو اپنی بات کا کچھ بھی پاس اور اس بات کا خیال ہو کہ ع جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے ۔ تو آپ شرط مذکورہ کو قبول کرین ۔ ورنہ آدمیت سے خارج ہونیکا اقرار کرین

ہان ۔ آپ کے وہ ذی علم دوست کونسے ہین جنہون نے یہ شعر سنایا تھا

شعر

اگلے وقتون کے ہین لوگ انہین جانے دو
کام کی بات کو جو کفر و ضلالت ہین سمجھتے

سکاٹس اون کے نام ہمی تو ہی آپکو مطلع کر دیتے تو لگے ہاتھ ہم اونکی بھی خدمت کر دیتے اور اونکی آنکھین کھول کے دکھا دیتے کہ اگلے لوگ ایسے ہوتے ہین ۔

پھر اور تو جو کچھ ہے سو ہے مصرعہ ثانی اصل واقعہ کو ظاہر کر کے یہ ثابت کر رہا ہے کہ آپ ہمارے لکھنے سے پہلے ہی سند پا چکے ہین ۔ ہمارا کل کا لکھنا اور سند حاصل کرنے کی ترغیب دلانی بیکار ہی گئی کیونکہ تحصیل حاصل لاحاصل کا مضمون ہو گیا ۔ مگر نہین سنے آدمی دیکے پیرشدی جیسے انگریزی تعلیم کے بہت سے درجے ہین ویسے ہی علم موسیقی کے اوستادون نے اسکے بھی درجے رکھے ہین ۔ چنانچہ اہل عجم کے نزدیک تالیونکی سترہ قسمین ہین ۔ مخمس ۔ ترک ۔ ثقیل خفیف ۔ درفشان ۔ ماتین ۔ فاختہ وغیرہ وغیرہ اور اہل ہند کے نزدیک بارہ ۔ خالی ۔ تہری ۔ اکتالہ ۔ دوالہ ۔ تیورا ۔ جھپل ۔ سوہا فاختہ ۔ تال سواری وغیرہ وغیرہ

چونکہ آپ کے پیر نیچر ترقی دنیا کے لئے لوگون کے ذہن لگا رہے ہین اونکی منشا ہے کہ جس طرح ہو سکے روپیہ جمع کرنا چاہئے ۔ پھر آپ بھی ترقی کیون نہین پیدا کرتے ۔ اسی ہنر مین (کہ جس سے طبیعت بھی آشنا ہے) کمال پیدا کر لیجئے تاکہ اونکی بھی خوشی ہو جائے اور آپ اونکو بھی اوستاد مان جائین ۔ غرض تو کام کی بات سے ہے اور کام کی بات آپ لوگون کے نزدیک یہی ہے جس سے ٹکے (ڈھیلے) ہاتھ لگین ۔ پھر اب کیا دیر ہے تالیون مین کمال پیدا کر کے دونون دونون ہاتھون سے علیگڑھ کالج کو لوٹئے

آپ اس بات کا ہرگز خیال نکرین کہ اس بزرگون کے نام کو بٹہ لگیگا وہ تو اگلے زمانے کے ہین اور آپ کے نزدیک اگلے زمانے والے سب بیوقوف ۔ پھر وہ بیچارے دنیا کمانی جانین ۔ آپ نئے زمانے کے ہین آپ کو اون سے کیا مطلب ۔ تیرا ہو تو بھلا کرے ۔ بڑا ہو تو آج کل اسی مین ہے تمہارے سمجھانے کو جناب حالی کا مصرع ۔

چلو تم اودھر کو ہوا ہو جدھر کی

یہ زمانہ بد تہذیبی اور بیحیائی کا ہے ۔ ایسے ہی کامون کو زمانہ وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ پھر کیا ہے مزے اوڑائیے ۔ پانچون اونگلیان گھی مین اور سر کڑاہی مین ۔

آپ لوگون کے لئے پہلے اوستاد ذوق فرما گئے ہین ۔

حلاوت شرم و پاسداری جہان مین ذوق ہے خواری
مزے سے گذری اگر گذاری کسی نے نام و ننگ ہو کر

(باقی کل)

راقم احقر العبید حکیم محمد عبد الحمید
فرخ دہلوی

عقاید بابیان

نمبر ۱

و این ملا حسین در کربلای معلی با میرزا علی محمد باب در مدرسه و درس حاجی سید کاظم رشتی حاضر میشدند و در نزد ایشان درس میخواندند و با یکدیگر مخالطه و دوستی تامه داشتند پس از سفر کردن باب بطرف بوشهر و فوت استاد ایشان حاجی سید کاظم مزبور ملا حسین هم روانه خراسان شده و در خراسان چون علم درستی نداشت و با علماء شهر همسری نمیتوانست کرد نیرنگی و حیله‌ای بود که برایش رسید چون خبر دعوای باب را استماع نمود از خراسان بشیراز آمده با او ملاقات کرد و مواضعه نمود و بعضی مزخرفات او را که از آنجمله تفسیر سوره یوسف بود و زیارتی بود که از برای حضرت امیرالمؤمنین جعل کرده بود از او گرفته باصفهان آمد و در صفهان بعضی از ساده دلان را فریب داد پس از آنجا روانه کاشان شده و در کاشان میرزا جانی نامی را که یکی از تجار آنجا بود بفریفت و بخدمت مرحوم فاضل نراقی آمده تفسیر سوره یوسف را با زیارتنامه جعلی در پیش فاضل نراقی گذاشت و او را دعوت کرد بقبول کردن نیابت باب فاضل مزبور آن تفسیر و زیارتنامه را خوانده یک یک غلطهای آنرا آشکار نمود ملا حسین گفت باب میفرماید که غلطهائی که کرده بود تا کنون محبوس و مقید بود من او را نجات کردم و از قید و بند آزادش نمودم حال حرف فرع را منصوب و بالعکس یا مجرور را ساکن و ساکن بخوانند حرجی ندارد فاضل مزبور فرمود مربوط و مهمل سخن مگو اول اینکه دعوای بزرگی میکنی و در میان عجم که زبان ایشان فارسی است کلمات عربی را دیگر تمییز نمیدهند ثانیاً و دویم اینکه علما تو تمام علما و نامربوط و از اسلوب عربیت دور است و چنین کلماتی با قواعد عربیه مطابق نباشد مردود است باین کلمات دعوای تو درست نخواهد شد و چون شنود از فضیحت زیاده در این ادعا نکرده بود که من نایب باب هستم و از پیش بر آمد و منقطع از آن و پس از آن ملا حسین از آنجا بطهران رفته چند روزی توقف کرده چند نفر را با خود یار نمود چون دید کار درستی از پیش نمیبرد از طهران بخراسان شتافته در شهر مشهد مقدس اقامت نمود و اظهار دعوت باب را آشکارا گردانید و با غوغای عوام بمصاحبت ملا عبدالخالق یزدی که از بزرگان شاگردهای شیخ احمد احسائی بود و ... خانه و مسجد مخصوص داشت و او بسبب مجانست فطری و خباثت ذاتی بملا حسین گرویده و متابعت باب را فرض شمرد و بر منبر بر آمد کلیه با شرع مخالفت داشت بر زبان راند و همچنین ملا علی اصغر نیشاپوری که طریقه شیخ احمد احسائی را داشت بفریب ملا حسین از دین بیرون شده بود همه خیال نمودند که ... را اقدام نمود و چون این خبر بگوش رؤسای علماء مشهد شد حرکت کردند ... و حاکم مشهد ... هر یک ... نیز حکم شد که ... ملا حسین کرده ... میرزا علی محمد باب تبری کنند و لعن نمایند ... ملا علی اصغر را از نیشاپور بمشهد آوردند ... بر منبر بر آمده و بر میرزا علی محمد باب و اصحاب او لعنت فرستاد ... و موافقت کردند در این بر باب ۰ (باقی لیفرا) از طرف جماعت اسلامیه امامیه

مطبع محمودی ... مستر منشی محمد امیر کے اہتمام سے ... محلہ مکان نمبر ۲ بمبئی سے شائع ہوا۔

مضامین
خبرون کا چمن
روزہ کے فوائد کا بیان
معاملہ مصر
سردار دلیر جنگ کا مقدمہ
شرقی افریقہ کا غدر
ایک جہاز چٹان پر چڑھ گیا۔

مسلم ہیرلڈ

مضامین
کوریا کا معاملہ
نیچرل تہذیب
بمبئی کے حضرات کو کچی مین
پہلا شخص ...
عقاید جاپان

جلد ۸ | بمبئی: پنجشنبہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ | نمبر ۵۰

خبرون کا چمن

مقدمہ کیمیا: - سل ایک شخص مسمی عبدالرحمن کیمیاگر کو اسی سلسلہ مین مجسٹریٹ کے اجلاس سے ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا ملی۔ اسی جرم مین ... ایک شخص عبد الحسین ... کے ڈیڑھ ہزار روپے کا زیور کیمیا کے دہوکے سے لیا گیا تہا۔ اسمقدمہ مین مدعی کی طرف سے قاضی کبیرالدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور مجرم کی طرف سے ... بیرسٹر تہے۔

... جو ۲۴ آدمی گذشتہ محرم سے فساد کی بابت گرفتار کیے گئے تہے اونکا مقدمہ ... مجسٹریٹ کے اجلاس مین ہوا عدم ثبوت مین سب رہا ہو گئے۔

سورت اور ... کے اسمٰعیل کا کورٹ مین ۱۵ مئی سے ... جون تک گرمیون کی تعطیل ہوگی۔

بمبئی: ۲۵ فروری کو مسٹر سیشن مجسٹریٹ نے ... ڈاک کے ایک انجینیر پر شراب کے نشہ مین شور و غل مچانے کے جرم مین ۵ روپیہ جرمانہ لیا۔

بمبئی: ایک شخص فرید ... کے مکان واقع ... محلہ مین ۸۹۵ روپیے کی چوری ہو گئی۔

بمبئی: مسٹر گوبردہن داس ایک کہاٹیہ جنٹلمین نے اپنی قوم کے لاوارث بچون کے لیے یتیم خانہ قایم کرنے کے واسطے ایک لاکہ روپیہ دیا۔

بمبئی: اسد اللہ کرمالی جفت فروش ... کے مکان مین ۱۵۶ روپیہ کی چوری ہو گئی۔ پولیس مین اطلاع ہو گئی۔

حاجی عمر جمال کا جہتا مسمی ... زوجی ... لال ایک ہزار ۶ سو ۱۸ روپیہ لیکر فرار ہو گیا وارنٹ گرفتاری جاری ہے۔

مولوی یوسف الدین کا مقدمہ رشوت ۲۷ اپریل کو ... کی عدالت مین پیش ہوگا۔ اس مقدمہ مین اور بہی چند بڑے بڑے آدمیون پر شک ہے اون کے لیے بہی ... کی تجویز ہو رہی ہے۔

مولوی یوسف الدین کو ۳ ہزار کی ضمانت پر نظام نے رہا کر دیا تہا اب گورنمنٹ لکہتی ہے کہ مولوی یوسف الدین کو ہماری حد مین جلد آجانا چاہیے لیکن وہ ابہی تک نہین آئے اگر تاریخ مقدمہ تک نہ آئے تو ضمانت کا روپیہ تو ضبط ہو ہی جائیگا لیکن ریاست پر بہی ... کا ذمہ آئیگا اور پہر گورنمنٹ نظام کو مجبور کریگی کہ وہ انہین حاضر کرین۔

... جالا دار ... ایک اور ... کہ ... بندوق لیکر ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس آئے۔

ٹرنسوال نے اس شرط پر انگلستان مین آنا منظور کیا ہے کہ جن باتون کا تصفیہ کرنا ہے پہلے انکی تفصیل ظاہر کیجائے۔

کلکتہ مین محمڈن ... ایسوسی ایشن کے نام سے ایک جدید اسلامی انجمن قایم ہوئی۔

سلطنت برطانیہ کی آبادی یورپ مین ۵۵ سال بعد دوچند ہو جاتی ہے اور دوسری بستیون کی ۲۵ سال مین۔

امرت بازار پتریکا کو نامہ نگار نے جہالاواڑ مین تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ پاینیر کا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ جہالاواڑ نے کابلی پٹہان بہرتی کیے ہین۔ ریاست کی فوج مین صرف ۲ کابلی ہین اور وہ بہی ... قدر ...

لکہنو مین گیہون کا نرخ آجکل ۱۱ سیر ہے۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی۔ پنجشنبہ ۲۷ فروری ۱۸۹۶ء

روزہ کے ثوابون کا بیان

(۱) حضرت سہل بن سعد رضی فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص رمضان کے روزے اور تراویح کی نماز اور عبادت شب قدر بہ دل ست کریگا تو اللہ تعالی اوس کے سب پچھلے گناہ بخشدیگا۔

(۲) حضرت نے فرمایا ہے کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہین ایک ہین سے ایک دروازے کا نام ریان (یعنی تر و تازہ) ہے۔ اوس دروازے ہین روزہ دارون کے سوا اور کوئی نہین داخل ہوگا۔ اور فرمایا ہے کہ سب نیک کامون کا ثواب دس حصے سے لیکر سات سو تک خدا تعالی نے دینے کا مژدہ سنایا ہے مگر روزہ کے واسطے فرمایا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور مین اوسکا بدلہ دونگا کیونکہ روزہ دار اپنی خواہش نفس اور کھانے پینے کو میری رضامندی کے لئے چھوڑتا ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیان ہین ایک خوشی تو روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی اوسے جب ہوگی کہ جب وہ خدا تعالی کے پاس حاضر ہو کے اوسکا دیدار دیکھیگا۔ اور البتہ روزہ دار کے منھ کی بھاپ خدا تعالی کو مشک سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور روزہ ڈھال ہے گناہون سے بچانے کی دنیا مین اور دوزخ سے بچانے کی آخرت مین۔

(۴) حضرت نے فرمایا ہے کہ جنت چار طرح کے آدمیون کی مشتاق ہے اول قرآن کے پڑھنے والے دوسرے جھوٹ اور غیبت سے زبان کے روکنے والے تیسرے بھوکے کو کھانا کھلانے والے چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنے والے کی۔ الغرض اس مبارک مہینہ مین جو جو نعمتین اور ثواب اہل ایمان کو ملتے ہین وہ ملین گے اگر وہ سب دنیا مین ہی معلوم ہو جائین تو رسول کریم کے فرمانے کے مطابق بیشک لوگ تمام سال کے روزے مقرر ہو جانے کی تمنا کرین۔

معاملہ مصر

معاملہ آرمینیا کی بابت ہم بہت کچھ شور و شر سنتے تھے چنانچہ ہم بھی کئی بار اسکی مفصل کیفیتین لکھ چکے ہین۔ اب ہمین جہان تک غور کیا جاتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کا کوئی قصور نہین تھا برٹش گورنمنٹ ہی کی مہربانیان تھین۔ اسکی بھی وہی مثل ہے کہ پرائے گھر مین آگ لگا کے پانی لینے دوڑے پہلے تو پرائی سلطنت مین کچھ شورش چھوڑ دیا تھا اور پھر لینا دوڑنا پکڑنا کرکے دخل در معقولات کسطرح اپنا پیر بھی جھین اڑا ہی دیا کہ ہم بھی سلطان کے بڑے دوست اور سلطنت کے بہی خواہ ہین۔

یہ ان ہی کی بہی خواہی کا صدقہ تھا کہ لاکھون سر منھ پہ ہی کے رنگ کیطرح اوڑ گئے۔ کمبخت آرمنی باغیون کو انکی حمایت کا زور ہوگیا پھر وہ کسکی سننے والے تھے۔ پھر ہمارے بادر ترک اون کو

ین ہی چھوڑ دیئے کہ جو تمہارا جی چاہے مشہور ہین اور ہم تمہارے نہ بولینگے تو تم جلاؤ۔ گہر لوٹو۔ لوگون کے ناک پیچھے مارو۔ اسلام کی بے عزتی کرو۔ گویا اندھیر نگری چوپٹ راج ہے۔ کس نمی پسند کرتا رن ہو کا مضمون ہے۔ مزے اوڑائے جاؤ۔ تو یہ لو یہ۔ مزے اوڑانے کے بدلے ان ہین ب نے سے کہا تے۔ بہیڑ کی لات گھٹنون ہی تک ق سے وہ بچارے کرتے ہی کیا آخر اون کی بساط کیا تہی جس بہروسے پر اونہون نے کہا تھا تو جائے تھے وہان خالی ڈہکوسلا ہی ڈہکوسلا تھا۔ کچھہ مجبوری یہی تہی کیونکہ ظاہر سلطنت روم و سلطنت انگلشیہ کی مدتون سے دوستی چلی آتی تی ہمیشہ سلطنت انگلشیہ اوس سلطنت کو معزز سمجھتی رہی اوس کے خلاف کوئی کام نہین کیا ہر ظاہری اور دل سے نہ سکے پردہ ہی پردہ میت کچھہ سلطنت روم کو مجبور کرنا چاہا کبھی کچھہ شرط نکال کھڑی کی اور کبھی کچھہ اور ایسی کہ ہر لت مین اپنا ہی پانسہ زبردست اور بہتر ہے ے انتہا لگا رہے۔ جب سلطنت ترکی نے دیکھا کہ یہ تو آنکھین بدلتے پھرتے لگے پیچھا چھڑانے رب کچھ دیتا بتائی۔ پھر تو انکی بہی دال نہ گلی آخر سا منہہ لیکر رہ گئے۔ خیر وہ معاملہ تو جون تون رکے رفع دفع ہو گیا۔ اب سلطنت ترکی نے وزن نکالے یہ سنا جاتا ہے کہ اوس نے اپنے سفیر متعینہ لندن کی معرفت گورنمنٹ انگلشیہ کو پیغام بہیجا ہے کہ مصر سے اپنا بوریا بدہنا اوٹھاؤ۔ بہت قبضہ کرچکے۔

اگر یہ خبر سچ ہے تو خدا خیر ہی کرے۔ دیکھئے یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ کہین برٹش گورنمنٹ اچہن چھوڑ ٹسیس مین نہ پڑ جائے۔

سردار دلیر جنگ کا مقدمہ

گلاب چند منا لال صاحبان نے سردار دلیر جنگ پر ۵۰ ہزار کی نالش دائر کی ہے ۲۰ فروری کو ہائیکورٹ بمبئی مین آنریبل مسٹر جسٹس کینیڈی کے اجلاس مین مقدمہ کی پیشی تہی۔

مدعی کی طرف سے مسٹر [illegible] اور مسٹر سمتھ بیرسٹران اور مدعا علیہ کیطرف سے مسٹر لورائینی اور مسٹر لانس بیرسٹران مقدمہ کی پیروی کرتے تہے۔

مدعی نے اپنے اظہار مین بیان کیا کہ مین نے اپنے جواہرات ایک شخص مسمی شمس الدین کو دکھائے تہے ۲۲ تاریخ کو مجہے شمس الدین بمع رشید جی کے ہمراہ دلیر جنگ کے بنگلہ پر لیگیا۔ وہان میری سردار صاحب سے بات چیت ہوئی مین نے کہا کہ مین کل جواہرات لے آؤنگا مگر اوسکی قیمت ساٹھہ ہزار سے کم نہوگی اونہون نے منظور کیا۔ مین دوسرے دن وہ کل جواہرات لیکر شمس الدین کے ہمراہ سردار صاحب کے بنگلے پر گیا۔ سیتالیس ہزار روپیہ قیمت ٹہری اور سردار صاحب نے کہا کہ ڈیڑھ ماہ کے بعد اسکی قیمت دی جائیگی۔ مین نے اسے منظور کرلیا۔ پہر سردار صاحب نے اپنے منشی سے کہا کہ جواہرات کی ایک فہرست لیکر انہین دیدو۔ چنانچہ اوسنے لکہدی لیکن دستخط اوسپر اونہون نے نہین کئے اپنے ایجنٹ سے کرادئے۔

عدالت نے منا لال سے پوچھا کہ یہ جواہرات تمہارے پاس کہاں سے آئے

منا لال نے بیان کیا کہ یہ میرے ذاتی نہیں ہیں میرے پاس بنارس سے آئے ہیں میں پہلے بھی شمس الدین و خورشید جی کی ہمراہی میں سردار صاحب کو دکھا چکا ہوں اور میں نے پچاس ہزار روپے کو بیچنے پر انکار کیا تھا اس معاملہ کے طے ہو جانے کے بعد بازار نرخ کم ہو گیا

خورشید جی نے اسی کی تائید میں بیان کیا کہ بیعنامہ طے ہوتے وقت مدعی و مدعا علیہ میں کچھ کھٹ پٹ ہو گئی تھی لیکن پھر کچھ فیصلہ ہو گیا۔ بعد ازاں سردار صاحب کے منشی تھوڑے قیمت کی بابت پھر آ کر کہا کہ ابھی کچھ دن اور ٹھہر جاؤ۔ اسپر کہا گیا کہ اتنے دن تو میں ٹھہر گیا اب نہیں ٹھہرتا۔

شمس الدین نے بیان کیا کہ میں نے سردار صاحب سے کہا تھا کہ یہ جواہرات منا لال نے منگایا۔ ۴ ہزار روپیہ تک دیدیگا۔ اسپر سردار نے مجھسے کہا کہ اچھا تم لے کے ٹھہرالو۔ میں نے اس سے کہا لیکن اسنے نہیں مانا آخر وہی پچاس ہزار روپئے مقرر ہوئے۔ مدعی نے کہا کہ میں اسکی قیمت آٹھ دن میں لونگا۔ سردار صاحب نے کہا کہ نہیں اور ڈیڑھ ماہ ٹھہرنا ہوگا۔ اسنے نامنظور کیا اور پھر وہاں سے چلا آیا۔

ابھی مقدمہ ملتوی رہا۔

مشرقی افریقہ کا غدر

اس غدر کے فرو کرنے کے لئے بمبئی کی چوتھی رائفل رجمنٹ جو پونہ میں ہے بہت جلد بمبئی آئیگی۔ اور یہاں سے سرکاری ٹرانسپورٹ وارن ہیسٹنگ میں جو کراچی سے آنیوالا ہے سہ شنبہ کے روز جائیگی۔

۱۵ فروری کو ایک جنگی جہاز مہرشدہ حکم لیکر افریقہ کی جانب روانہ ہوا۔

ایک جہاز چٹان پر چڑھ گیا

آٹلس نامی جہاز جو کہ میلبورن سے آرہا تھا اتوار کی فجر کو عدن سے مغرب کی طرف ۱۰ میل کے فاصلے پر چٹان پر چڑھ گیا۔ اس جہاز میں کل ۷۱ لسکر ہیں ۵۰ مدراس کے اور ۲۱ کلکتہ کے۔ اسکی مدد کے لئے ایک جہاز کلکتہ سے اور ایک عدن سے بھیجا گیا ہے۔ یہ وہی جہاز ہے جو پچھلے سال بھی اسٹریٹس کے دریا میں چٹان پر چڑھ گیا تھا۔

کوریا کا معاملہ

کوریا پر روس نے قبضہ کرلیا۔ اسکی تصدیق میں سینٹ پیٹرزبرگ کا نیم سرکاری اخبار لکھتا ہے کہ روس کوریا کو اپنے قبضہ میں لینا نہیں چاہتا چونکہ وہاں بدامنی بہت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور وہاں کے حکام سے اسکا تدارک نہیں ہو سکتا اسلئے وہ اپنے انتظام سے امن پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔

جس طرح کہ سرکار انگریزی مصر کی بابت یہ عذر کرتی ہے کہ ہماری رعایا کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے ہم اپنا انتظام کرتے ہیں۔ ایسے ہی روس بھی عذر کرتا ہے۔

تصحیح: ۳ فروری روز دوشنبہ کے اخبار مسلم ہیرلڈ صفحہ ۸ کے پہلے کالم کی تیسویں سطر میں بجائے ۹ ویں پارہ کے ۲۹ ویں پارہ لکھا گیا۔

نیچرل تہذیب

نمبر ۴

ہان صاحب . وہ بٹ (ووٹ) لینے کا قاعدہ ہم آپکو پڑہاتے ہین . آپکو خبر نہین کہ خدا نے پاک اپنے حبیب پاک کو فرماتا ہے وشاورہم فی الامر اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی یہان تک تاکید فرمائی ہے کہ اگر تمہین کوئی آدمی مشورے کے لئے بلائے تو اپنی ٹوپی ہی سامنے رکھکر اپنی من سمجھوتی کر لیا کرو . آپ یا دیگر حضرات یہہ ضرور اعتراض کرینگے کہ یہہ تو کیا مہمل بات ہے کہین ٹوپی بھی رائے دیتی ہے . جی تو چاہتا ہے کہ ہم آپکو اسکا بھی جواب دیکر آپ کے منہہ بند کردین مگر نہین مزا جاتا رہیگا اعتراض کے بعد ہی فصاحت کیساتھہ جواب دینگے . تاہم آئندہ ہفتہ مین ہم خالی نہین

چھیڑ خوبان سے چلی جائے اسد
گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی

اب رہا انجمن خصوصاً انجمن کا جواز . جب ہم مشورے کے تاکیدی حکم کو مان چکے . تو یہ ظاہر ہے کہ بعضی کامون مین دو چار ہی آدمیون کے مشورے کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض قومی کام ایسا ہوتا ہے کہ اوس مین ہزارون کے مشورے کی ضرورت ہے . جب ہزارون آدمی کسی خاص کام کیلئے اکٹھے ہونے تو اوسی اجتماع کا نام انجمن رکھدیا . اور یہہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ جب ایک گروہ کوئی کام کرنا چاہے تو جب تک وہ اپنا ایک سردار نہ بنالے کبھی کامیاب نہوگا . چنانچہ اسکی بہت سی تمثیلین رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کی موجود ہین . اور قانون نیچر بھی اسیکا مقتضی ہے . چنانچہ بہت سے دینی و دنیاوی قانون کا سلسلہ اسی سے وابستہ ہے . قیامت مین بھی یہی طریقہ برتا جائیگا . چنانچہ خداوند پاک فرماتا ہے یوم ندعوا کل اناس بامامھم . ترجمہ . قیامت کے دن ہم تمام آدمیون (گروہون) کو اون کے اماموں (سرداروں) کیساتھہ بلائینگے . پھر اون بھی اسپر اعتراض کرینگے کہ یہ تو قاعدہ خاص نیچریون نے اپنے گہر سے نکالکر رجسٹری کرالیا تہا . آپ نیچری یون (معاذ اللہ) اوسکو برتا .

کرسیون کا جواز . بیشک قدیم اہل اسلام کے زمانے مین اسکا رواج مطلق نتہا لیکن رفتہ رفتہ جب ایسا زمانا آگیا کہ بہت سی انگریزی چیزین مجبوراً استعمال کرنی پڑین تو ہمارے عالمون نے بھی اوس کے جواز کا فتویٰ دیدیا دقس علیٰ ہذا .

ہان کرسیون کا استعمال البتہ تکلفات مین سے ہے اگر ہم اوسکو ضروری سمجھ لین تو برا ہے بلکہ نہایت ہی برا .

میز کا جواز . اسکا ثبوت ہم شرعی نہین دیتے اسمین خود ہمکو بھی تامل ہے بلکہ تعجب ہے کہ اسلامی جلسون مین یہ مشکوک کار روائیان کیون کیجاتی ہین . ہم حق کو حق ناحق کو ناحق کہنے والے ہین تمہاری طرح متعصب نہین کہ جو منہہ سے نکلگیا اوسیکو نقش کالحجر سمجھہ لیا . معلوم ہوتا ہے کہ اس جلسہ مین تو میز حضرت آل رسول . اولاد بتول سید عالی نسب والاحسب حامی دین متین . خیر خواہ مسلمین جناب نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر کی خاطر سے رکھی گئی

کیونکہ اگر میرا (نیچریت کی لت نی) ہوتی تو وہ بھی پیشرا ہو جاتے ۔ یہ بات بھے نیچے حدیث مرانکا انکا نہیں کبھی اسکا مطلب وہ خود ہی سمجھ پائین سکے ۔

رموز عاشقان عاشق بداند

شکریہ کا جواز :۔ یہ تعلیم بھی ہمکو ہمارے خدائے پاک اور ہمارے پیغمبر آخر الزمان نے دی ہے ۔ چنانچہ کلام مجید مین کئی جگہ یہ لفظ آئے ہیں ۔ واذکروا نعمتی ؛ واشکروا نعمتی ۔ حدیث شریف مین اسکی بابت بہت ہی تاکید ہے کہ شکر گذاری احسان کرنے والے کا جہان تک ممکن ہو اوسکا حق ادا کرو ۔ کفران نعمت شیوہ انسانی نہین ۔ تو جو نے نیچر پرون کا حصہ کر دیا ہے وہی لوگ ناشکری اور محسن کشی ہوتے ہین ۔ اسکی نظیرین بھی دیکھی جا چکے ہین اور اور بھی بہت سی ہین ۔ چنانچہ کیون عورتوں کا پیٹ بہوڑین ہمین کسی آوارہ وطن ۔ مبتلائے رنج و محن ۔ خانمان برباد ، دونون جہان سے آزاد کی مٹی تھوڑی پلید کرنی ہے اور ہم کیا کرینگے مرنے کے بعد جب کسی قبرستان مین جگہ نہ ملیگی تو خود ہی گڑیا خراب ہوتی پھریگی ۔

یہ آپکی اور حماقت ہے جو آپ اون کے ذمے یہ الزام رکھتے ہین کہ آپ انکو کیون جائز رکھتے ہین ۔ بات یہ والله آپ کی بہی سمجھ کے بلہاری جائیے ۔ عقلمند وہ تو معترض ہین وہ کیون جائز کرنے لگے ۔ اب رہا یہ اعتراض کہ وہ کیون شریک ہوئے ۔ اونہین کیا علم غیب تہا کہ اس دفعہ جلسہ مین بہی نیچرل تہذیب بگہاری جائیگی ۔ اور لاعلم ہونیکی یہی دلیل ہے کہ جب انہون نے اسی طوفان بے تمیزی کا زور دیکھا تو وہ بہی موج مین آگئے تھے اسلام کا دریا اون کے دل مین لہرین مارنے لگا ۔ جب اون سے نہ رہا گیا تو از راہ غضب تکبیر پر تکبیر کہی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تمہارے بیجا جوش و خروش پر پانی پہر گیا ۔ ساری نجاست بہ تہذیبی موری کے رستے بہ گئی ۔

اور حضرت وہ پہول یہ کہلے کہ پا بہ سنہ چشمہ فیض ۔ دریا دل پر رحمت حاجی رحمۃ اللہ حاجی داؤد صاحب بالمالن داؤدی اونکی تائید مین کہیے کہ سب تھے اون کے نصیحت آمیز فقرے بیجا بان بن بین کر مخالفون کے مزرعہ دل پر ٹوٹ رہے تھے اوس وقت تو سب نیچری مخالف سے پانی پانی ہوگئے ۔ کوئی چیبا تک بہی نہین ۔ اگر ان دونون صاحبون کی نصیحت بیجا تہی تو کیون تمام مجلس پر سکتہ چہا گیا تہا ۔ اہل مجلس کیون صورت تصویر بنگئے تھے اور یہ تو اد نہیرون سے سب مسلمانون کو نصیحت کی تہی ۔ آپ کو کیون برا معلوم ہوا ؟ کسی نے سچ کہا ہے کہ لشتہ ہی مین پانی مرتا ہے ۔

اگر آپ کہتے ہین "جہان ایک (حسیرنہ) کے دینہ سے اسلام مین خلل آتا ہی اور ایمان چلا جاتا ہے " کیون جناب یہہ لفظ "حسیرنہ" خطوط وحدانی مین کیون لکہا گیا ۔ اہی اتنی بہی تمیز نہین کہ اسکے مطلب خبط ہو گیا ۔ اوران فقرون مین تو آپنے بہت ہی انشا پردازی کا زور دکہایا ہے پہلے مین آتا ہے اور دوسرے مین جاتا ہے ۔ اگر اسوقت عروض سیفی کا مصنف ہوتا تو ضرور آپکا شاگرد ہو جاتا ۔ پہلے ہانس خواہ مخواہ فقرے بڑہا لیے فائدہ ۔ سیدہی سی بات

تھی یون لکہدیا ہوتا "اسلام یا ایمان مین خلل آجاتا ہو" چلو چھٹی ہوئی۔ رہایت کی رعایت پوری ہوگئی فقرہ کا فقرہ چست ہوگیا۔ مگر ہان تمہین اتنی تو تمیز ہو جاہیے چلتے ہوئے فقرہ کو ذرا اور تمہارا کیا قصور سب تحریر کے دکہوٹے کو کہیان جانتے ہین

آپکے نزدیک تو خالی تالیان بجا اگر ساز وسامان کے ہمراہ ہون تو آپکے ایمان مین خلل نہین آسکیگا

کیونکہ آپ قرآن پر مشرکون مین آ چکے ہین

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا مین کیون

کیا ڈیڑہ چلو پانی مین ایمان بہہ گیا

آپکو سیر تہیٹر کی اٹرپل کے بہانہ کی تسبیح ذرا اس ڈیڑہ چلو کو تو ملاحظہ کیجیے اسکی ہستی ہی کیا ہو اور پہر وہ بہی آپکے ایمان کے مقابلے مین جو سنگ موسیٰ کی سیل بنکر ہر وقت آپکی چہاتی پر دہرا رہتا ہے۔ اگر کچھ بہی غیرت ہے تو یہی ڈیڑہ چلو پانی آپکے لیے بہت ہے ورنہ سمندر بہی کچھ نہین۔ بیشک ہمارا اسلام بدینون کی مروجہ رسومات کے شامل ہونے سے ناپاک ہو جاتا ہے جب ہمکو قرآن مجید سے صاف ظاہر ہوگیا کہ یہ رسم کفار کی ہے (جسکا ذکر ہم پہلے پرچہ مین لکہہ چکے ہین) اور حدیث شریف ہمکو یون بتارہی ہے کہ من تشبہ بقوم فہو منہم یعنی جو شخص کسی قوم کی مشابہت کریگا وہ قیامت کے دن اوسی قوم کیساتھ اوٹھایا جائیگا۔ کیا ہم اپنے پیارے رسول پاک صلعم کے ارشاد کو معاذ اللہ منشا تمہاری طرح مجذوب کی بڑ سمجہین کیا ہم خدا کے فضل سے اوس سمجہ بوجہ کے دینی گرد مین نہین جو ہم اور بدینی قومون کی خاص رسومات کو استعمال کرین ہم یہ کیونکر قبول کرسکتے ہین کہ ایک ایسی رسم کے برتنے سے (جسکے کرنے سے ہمارا کوئی نقصان ہی نہین ہوسکتا) قیامت کے دن کفار کیساتھ اوٹہینا اور تمام عمر کی اطاعت اسلامی ایک ذراسی بات مین رائیگان ہوجائے نعوذ باللہ من النار وہ تو مشہور الذی یا دخلہ ۔ وہ منکر ہم آپہی کو تالیان بجانی اور قیامت کے دن انہا کیساتھ اوٹہنا مبارک کرے۔

پہر آپ تالیان بجانے کے ثبوت مین یہ حدیث پیش کرتا انما الاعمال بالنیات ۔ حدیث کہان کہان اور آپ نے اسکا مطلب لیا اسکے بہی معنی ہین کہ تمہین دنیا مین پوری آزادی ہو جو بیٹہی جسطرح چاہو اسکے ساتہہ ہی دین کو بہی ہاتھ مین ملا دو۔ اور آپکو یہ سند پیش کرتے ہوئے شرم نہ آئی کہ یہ جلسہ کیلئے کیا گیا تہا۔ نواب محسن الملک نے جو کچھ ہو رہا تھا کی معذرت کی اور آخر کے بیان پر لوگون کی معذرت کی تہی یہ سب نیچرل زمانہ کی برکت تہی کہ حاجی رحمۃ اللہ حاجی داود کی سچی حمیت اسلام کو بہی تم بدنام کرنا چاہتے ہو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ (باقی آیندہ) — راقم الحقیر العبد حکیم عبد الحمید فرخ دہلوی

بمبئی کے حضرات کوکنی پر ہوا شخص نیچر

جناب عالی! مجہکو یہ سنکر افسوس ہی نہین بلکہ سخت رنج ہوا کہ ہماری قوم کوکنی مین سے ایک شخص مسمی غلام احمد سیف نیچریت کی چہریون سے زخمی ہوگیا ہے اگر اصلاح دینی ہم اوسکی مرہم پٹی نہ لگیگی تو کچہہ دنون مین اوسکی دلمین بدینی کے ناسور پڑ جائین گے۔

مین اپنی انجمن خیرخواہ قوم کی خدمتمین عرض کرتا ہون کہ اوسکو سمجہا کر پہر آدمیت کے جون مین لے آئین اگر اسکا تدارک نکیا گیا تو عنقریب نیچرل ہوا موسمی وبا بنکر ہماری قوم کوکنی مین بہی پہیل جائیگی — فقط

راقم قوم کا خادم ایک کوکنی۔

عقاید بابیان

تتمه

ملا عبدالخالق سر برآورده و گفت من نیز
شاهد بودم مگر آنکه با علمای بلد در یک مجلس مباحثه
نمایم چون عمال شاهزاده این مطلب را شنیدند از تمام
همه مشغول [illegible] نشستن کردند
ملا حسین را برداشته بخدمت شاهزاده حاضر کردند
شاهزاده امر کرد که او را در خیمه نگاه داشتند خدمت
قزلباش داشتند که مبادا فرار نماید تا [illegible] سبب
جنگ سالار و یاغی شدن او در مشهد مقدس بود
حال شاهزاده و لشکر بطرف سالار ملا حسین چون
فرصت بدست آورده فرار کرده از لشکرگاه شهزاده
میرزا [illegible] آمده در خارج شهر مسکن گزید
اهل شهر او را از بهر آمدن بشهر منع کردند ناچار
بسمت نیشاپور گریخت در آنجا چند نفر از مردم
فتنه جوی را با خود متفق کرده براه سبزوار پیش گرفت
مردم فتنه جوی غوغا طلب بی دین اطراف او را گرفته
بطمع زن و مال مردم نام خود را بابی گذاشتند
بهر شهر و ده که میرسیدند ندای دعوت بخواندن مردم
بدین باب میگذاشتند تا بمیامی رسیدند سی و شش
نفر از اهالی آنجا را با خود متفق کرده بابابی دعوت
پرداخت مردم میامی چون کفر و زندقه او را و
اصحابش را دانسته اجماع کرده خواستند او را از
شهر خود بیرون کنند چون عدد اصحاب او هم قریب
چهارصد نفر شده بود با مردم از در مقابلت و مقاتلت
بیرون آمده چند نفر اصحاب ملا حسین کشته شدند تا
میامی فرار کرده بشاهرود آمده با اصحاب خود بخانه
آقا محمد کاظم که از علمای آنجا بود رفت و او را دعوت
بباب نمود ملا [illegible] چون کلمات کفرآمیز که مانند
کلمات شیخیه بود از او شنود بر آشفت و او را دشنام
گفت و عصای شریعت بر سرش کوفت و با امر
باخراج بلدش فرمود لکن خبر وفات پادشاه غازی
مرحوم محمد شاه طاب ثراه در ایران آن ایام پراگنده
شده بود و والی ایران تمام پریشان خاطر و هیچ
کس را آن یارا نبود که از دل افسرده [illegible]
بطرف فتنه و فساد ملا حسین و سایر بابیها رجوع
نماید از این جهت کار ملا حسین و سایر بابیها بالا
گرفت و بهر طرف رخنه انداخته فساد را برپا کردند
و روانه شدند بطرف بسطام اهالی و علمای بسطام
کس فرستاده او را از ورود بشهر مانع شدند
لهذا راه را گردانیده بقریه حسین آباد آمده جمعی
را با خود یار کرده بطرف مازندران رهسپار شد
در بارفروش که از شهرهای مازندران است وارد
شده در کنار میدان آن شهر فرود آمده مشغول
بدعوت خلق گردید و حاجی محمد علی مازندرانی هم
با او پیوست و قرة العین نیز با ایشان همراه
گردید و بلعن و طعن صحابه و علما از راه بردن دل
باخستگان مشغول گردیدند چون سخن باینجا رسید
لازم شد که شمه از احوال حاجی محمد علی و قرة العین
به قوم داریم تا بینندگان از حالات ایشان دانا و
آگاه باشند (باقی دارد)

از طرف جماعت اسلامیه
امامیه اثنا عشریه

مطبع محمودی لمانگٹن اسٹریٹ میں منشی محمد امیر کے اہتمام سے
چھپکر حجرہ [illegible] دکان نمبر ۲ بمبئی سے شایع ہوا

مسلم ہیرلڈ

مضامین		مضامین
خبرون کا چمن		مقدمۂ [illegible]
کیمیا گری کا نتیجہ		دولت العالیہ عثمانیہ
[illegible]		تازہ مقدمۂ ایران
گورنر بمبئی کی کونسل		[illegible]
جاپانی کی گرفتاری		[illegible]
حیدرآباد دکن		تہذیب
		[illegible]

جلد ۸ | بمبئی شنبہ ۳ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ | نمبر ۵۱

خبرون کا چمن

استنبول مین دو لوگ بہت گرفتار کئے گئے جنہون نے حضرت سلطان المعظم پر قاتلانہ حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ (۲۶ فروری لندن)

مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے خانگی ڈاکٹر مسٹر [illegible] ولد رخصت پر ولایت جانیوالے ہین

جبرالٹر مین جو فوج ہے اوسکی تبدیلی مئی کے مہینہ مین ہندوستان کی آویگی

بمبئی ۔ محمد علی کا ایک لڑکا شہاب الدین ۱۵ سالہ زینہ پر سے گر کر مرگیا۔

ہز ہائینس مہاراجہ گوالیار نے لارڈ ڈلاک گورنر مدراس کی یادگاری چندہ مین ۳ ہزار روپیہ دیا ہے

بمبئی ۔ مسٹر جسٹس چاندورکر عنقریب فرلو رخصت پر ولایت جانے والے ہین انکی جگہ بمبئی ہائیکورٹ مین بہار کے کمشنر مسٹر ہاسٹنگ آنے والے ہین ۔

گورنمنٹ کا فوجی جہاز دلوارڈ ۲۴ فروری کو [illegible] سے روانہ ہوا ۔ ۵ مارچ کو بمبئی آویگا

تقویم کے رو سے معلوم ہوتا ہے کہ آج رات کو ۱۱ بجکے ۲۵ منٹ پر چاند گرہن شروع ہوگا اور ایک بجکے ۸ منٹ پر تمام گرہن ہو جائیگا اور ۲ بجکے ۴۱ منٹ پر مطلع صاف ۔

بمبئی ۔ مسٹر میونسپل کمشنر جو [illegible] رخصت پر ولایت جانیوالے ہین انکی جگہ ڈاکٹر [illegible]

بمبئی ۔ چہار شنبہ کے روز ہز ہائینس آغا خان کی گاڑی [illegible] کے قریب دیوار سے ٹکرا کے ٹوٹ گئی ۔ [illegible] کو چمن گاڑی سے نیچے گر پڑا اور اسکا ہاتھ بھی ٹوٹ گیا ۔ شفاخانہ مین زیر علاج ہے ۔

بمبئی ۔ ہندو [illegible] کے لئے کل سے [illegible] بند رہیگی

ریاست چترال ۔ ایک انگلش معاصر لکھتا ہے کہ گورنمنٹ انڈیا نے اس کارروائی کو ناپسند کیا ہے جو کپتان [illegible] پولیٹیکل ایجنٹ نے چترال [illegible] کی ہے ۔ [illegible] موصوف کسی دوسری ریاست کو منتقل کئے جائینگے اخبار موصوف [illegible] کہ اگر درحقیقت یہ فیصلہ ہوا ہے تو گورنمنٹ ہند کیلئے قابل تعریف ہے ۔ لارڈ الگن [illegible] یہ کارروائی بھی کر سکتے ہین کہ کپتان [illegible] کا [illegible] کرا کے انکی پلٹن پر واپس بھیجدین ۔

ایک منصف مزاج معاصر لکھتا ہے کہ [illegible] ایک سخت الہام ہے جسکی تردید بہت مشکل ہے ۔ [illegible] اپنے پورے جوش سے چاہتے ہین کہ انصاف ہو تو ایک کمیشن جس مین [illegible] منصف مزاج ہون مقرر کیا جائے اور اس مقدمہ کی تحقیقات ہو [illegible]

[illegible] خدام درگاہ عرش بارگاہ حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی کی تقسیم کیلئے اجمیر شریف کے اسسٹنٹ کمشنر کے پاس ایکہزار روپیہ بھیجا ہے درگاہ معلی کے خدام کی تعداد بلحاظ عورت و مرد [illegible] سو ہے ۲ [illegible] نذر مذکور فی کس [illegible] تقسیم کیا جائیگا

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۔ جمعہ ۲۸ فروری ۱۸۹۶ء

کیمیا گری کا تماشہ

بہت روز ہوئے کہ ایڈیٹر کے آشنا اور اون کی بڑی بات کچھ قیمتون کیمیا گری [illegible] ہو گئے تھے جیسے آگ سے [illegible] لیکن جو مقدمہ نے کیا اوس سے معلوم ہوا کہ کہین کہین آپ بھی ان سوختہ کشتون کا اثر اسطرح پا گئے جیسے گھٹالی مین جست کی روح کا سامان [illegible] سے بھلے ان سے خدا بچاوے ۔ تیزی کو تانبا اور چاندی کو رانگ بنا دیا تو ان کے نزدیک بائین ہاتھ کا داون ہے ۔ جو کوئی بہوس انکے دم مین آگیا اوس کو ایسی سچ سچ چاندی کی ڈلیا ارین دکھاوین کر خوشی کے مارے اوسکا پیٹ دہونکنی بنگیا ۔ دن رات اوہین کا دم بھرنے لگا ۔

پیسا تو اوسے دو چار چکر دیے جب دیکھا کہ یہ ہمارے داؤ مین ٹھیک اوتر گیا ۔ تو انہون نے اپنی کیمیا بنانے کی ترکیب [illegible] اگر غریب ہے تو اوسے گھر پھونک تماشے کا کوئی لٹکا بتا کر ایک آنچ کی کسر کا سبق پڑھا دیا ۔ اور اگر کوئی مالدار ہے تو خود ہی اوس کا گھر پھونک کے دکھا دیا غرض اوسکی ایسی چاندی بنا دی کہ اوس کے صدمہ سے عمر بھر بیچارے کو خواب مین بھی سونا نصیب نہو ۔

پھر کیونکہ وہ اپنی کیمیا خاصی بنا لیتے ہین ۔ مردوم بہشت مین چلے جائے یا دوزخ مین اونہین اپنے حلوے مانڈے سے کام ۔ لیکن جب پولیس کے رگڑے مین آ جاتے ہین تو پہر ان سا معصوم ہو جانا [illegible] اور ایسے چالاک مجرم [illegible] اون ہی کو تقصیر [illegible] بات کرتے [illegible] [illegible] اور [illegible] جو [illegible] کی [illegible] [illegible]

چنانچہ کل کے مقدمہ مین جو مسٹر قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے جو مدعی کی طرف سے [illegible] پیروی کرتے تھے عبد الرحمن کیمیا گر سے پوچھا کہ تم نے [illegible] روپیہ کا زیور کسی شخص سے کس طرح لیا اوس نے جواب دیا کہ مین نے نہین لیا بلکہ عبد الحسین ملا طیب جی نے اپنی خوشی سے بطور انعام کے مجھے دیدیا ۔ مجسٹریٹ نے یہ بھی نہ سمجھا کہ اس قدر رقم کی نسبت کون یقین کر سکتا ہے کہ معمولی حیثیت کا شخص بطور انعام ہزار ہا روپیہ [illegible] دیدیگا ۔ اوس کے گواہون نے بھی ایسے ہی اظہار دیے جب سے مجسٹریٹ صاحب کو یقین کامل ہو گیا کہ قاضی کبیر الدین صاحب کی کوشش حق بجانب ہے ۔ چنانچہ جب انہون نے اوس کے گواہون سے جرح کا ارادہ کیا تو مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا کہ تمہارے سوالات کی کوئی ضرورت نہین ۔ مین خود ان گواہون کو مصنوعی سمجھتا ہون ۔

غرض ان ذات شریف کو ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی

مرض چیچک

بمبئی مین آجکل چیچک کا بہت زور ہو رہا ہے روز بروز ترقی ہی ہوتی جاتی ہے اسوجہ سے مسٹر ڈبلیو لمنگ اسسٹنٹ سرجن سپرنٹنڈنٹ شفاخانہ چیچک نے دو نئے عارضی ہسپتال مرض چیچک کے علاج کے لئے اور کھولے ہین ۔ ٹیکا لگادینے پر اور ایک سر جمشید جی ہسپتال کے احاطہ مین ۔ یہان دن کے تین بجے سے شام کے چھ بجے تک لوگون کے چیچک نکالی جائیگی ۔

گورنر بمبئی کی کونسل

اس کونسل مین جو ۲۲ فروری کو ٹون ہال مین منعقد ہوئی تھی آنریبل مسٹر سیتل واڈ نے یہ سوال کیا کہ احمد آباد کے مسلمانون کے قبرستان کی بابت وہان کے کلکٹر نے میونسپلٹی کو حکم دیا ہے کہ یہ بند کرا دیا جائے ۔ چنانچہ میونسپلٹی نے عام مسلمانون کو نوٹس دیدیا کہ وہ قبرستان بند کر دین اور ابھی اون کو اوسکے عوض کہین جگہ نہین دی اگر یہ خبر صحیح ہے تو کلکٹر اور میونسپلٹی کو کیا حق ہے مسلمانون کے قبرستان بند کرنیکا ۔ یہ بات صحیح ہے یا نہین ۔ کہ وہان شہر کے اندر ہی اب تک عیسائیون کے مردے دفن ہوتے ہین ۔ اور یہ بات صحیح ہے یا نہین کہ ضلع میونسپلٹی کی حدود مین مردون کے دفن کرنے کے قاعدے کا بمبئی گورنمنٹ نے ارادہ ظاہر کیا تھا ۔ جب بمبئی گورنمنٹ کا خود ہی ارادہ تھا تو اوسنے آج تک اسکے خلاف کیا ارادہ کیون ظاہر کیا ۔ آنریبل مسٹر برڈ ووڈ نے جواب دیا کہ اسبارہ مین سرکار ابھی غور کر رہی ہے ۔

موپلہ باغی کی گرفتاری

مدراس سے ۲۶ فروری کو خبر آئی کہ ارنڈ تعلقہ ملیبار مین ایک موپلہ باغی گرفتار کیا گیا علاوہ اسکے ۹ اور باغی گرفتار کیے گئے اور باقی ۲۰ بھاگ گئے اونکی گرفتاری کی کوششین ہو رہی ہین ۔ انھون نے ایک برہمن کو مار ڈالا تھا لیکن یہ خبر تصدیق طلب ہے ۔

حیدرآباد دکن

حیدرآباد کے رزیڈنٹ ۲۶ فروری کی صبحکو بیدر وغیرہ کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے ۔

حضور نظام کا ارادہ تھا کہ وہ آکر اون سے ملاقات کرین لیکن اپنے لڑکے کے انتقال کے غم مین وہ مولا علی پہاڑی پر کئی ہفتہ سے رہتے ہین غالبا ایک ہفتہ کے بعد شہر مین تشریف لائینگے ۔

رزیڈنٹ صاحب بمبئی بھی آئینگے ۔

مقدمہ مار پیٹ

۲۶ فروری کو مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ کے اجلاس مین خوشحال محمد اور اکبر شاہ دو پٹھان اس جرم مین پیش کئے گئے کہ انھون نے ایک شخص

ہاشم چاند کو گذشتہ شنبہ کی رات کے ۸ بجے ذکریا روڈ پر لکڑی سے خوب مارا اور اس کا سر بھی پھوڑ دیا۔ پولیس نے آکر مجرمون کو گرفتار کیا۔ اور اس مضروب کو اسپتال مین لے گئے۔ مقدمہ ابھی ملتوی ہے۔

دولت العالیہ عثمانیہ

پیرس کی جامع مسجد کا نقشہ پسند کیا۔ حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ اور خدیو مصر نے اس کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی ہے کہ اور اس کی تعمیر کے لیے رقم دینے کا وعدہ فرمایا اور سوسائٹی مین دوسرے بہت سے حکام اسلامیہ بھی شریک ہین۔ یہ مسجد ۱۹۱۷ء کی نمائش مین جو پیرس مین ہونے والی ہے کشادہ کیجائیگی۔

تازہ مفسدہ ایران

ایران سے ایک بڑے فساد کی خبر آئی جو اصفہان کے متصل جلفا مین ہوا تھا۔ پانچ روز تک ہنگامہ گرم رہا۔ افواہ ہے کہ عیسائیون نے دو مسلمانون کو مار ڈالا اسی بنا پر تین ہزار آدمی فساد پر آمادہ ہوگئے۔ شہر کے دروازے توڑ ڈالے۔ مفسد آغا نجفی کے یہان گئے جو اصفہان کا بڑا ملا ہے۔ بازار بند ہوگئے۔ عیسائیون کے خلاف سخت جوش پھیلا۔ یورپین لوگون کو باہر نکلنے کی اجازت نہین ہے۔ ظل السلطان گورنر جنرل اصفہان نے امن و امان کی بہت کوشش کی۔ برٹش منسٹر ایران اس معرکہ کی یہان سے خبردار تھے اسلئے برٹش

رعایا کی خیر ہی۔

رویت ماہ صیام

تمام ہندوستان مین امسال ماہ صیام کی رویت بالاتفاق ۳۰ شعبان ۱۳۳۴ھ یوم شنبہ کو ہوئی اور یکشنبہ کو پہلا روزہ رکھا گیا تھا۔ کچھ خبرین اس کے متعلق ذیل مین درج ہین۔

اجمیر شریف ۳۰ شعبان مطابق ۱۵ فروری یوم شنبہ کو رویت ہلال ماہ رمضان المبارک کی یکشنبہ کو بالاتفاق سب مسلمانون نے روزہ رکھا۔

ریاست بہاولپور ۲۹ شعبان المعظم جمعہ کے روز ابر تھا چاند نظر نہ آیا۔ ۳۰ شعبان ۱۵ فروری شنبہ کو ہلال بعد شام دیکھا گیا اور یکشنبہ کو پہلا روزہ ہوا۔ حسب معمول افطار و ابتدا و انتہائے سحری کے وقت توپ خانہ ریاست سے توپین چلا کرتی ہین جو صائمین کے لیے آرام و اطمینان کا موجب ہے۔ سنا گیا کہ ملتان مین جمعہ کا چاند ہو کر شنبہ کا روزہ ہوا۔

بریلی مین اتوار کو روزہ رکھا گیا۔

ریاست پٹیالہ :- ماہ شعبان کی ۲۹ یوم کو ابر رہا۔ رویت ہلال نہو سکی۔ پہلا روزہ یکشنبہ کو قرار پایا۔

ریاست ٹونک :- یہان شنبہ کو ہلال ماہ صیام افق پر نمودار ہوا۔ اہل شہر نے اس مہینہ کے خیر مقدم کی خاص طور پر خوشیان منائین۔ توپخانہ خاص سے اتوار تہنیت سر ہوئین یکشنبہ سے پہلا روزہ شروع ہوا۔

دہلی مین رمضان المبارک کا چاند ۲۹ تاریخ یوم

یوم جمعہ کو باعث ابر کے نہیں دکھائی دیا۔ لہذا پہلا روزہ یکشنبہ کو رکھا گیا ۳۰ تاریخ کو چاند نہایت باریک تھا۔

ریاست رامپور:- جمعہ کو ابر تھا شنبہ کو چاند نظر آیا۔ نواب صاحب سرکار نے یکشنبہ کا پہلا روزہ ہوا۔

خشمی باد ضلع فرخ آباد:- جمعہ کو یہاں مطلع صاف تھا باوجودیکہ صدہا آدمی نے دیکھا مگر چاند نہیں ہوا۔ دوسرے روز شنبہ کو رویت ہلال ہوئی۔ یکشنبہ کو بفضلہ تعالیٰ پہلا روزہ ہوا۔

لکھنؤ:- اگرچہ ۲۹ شعبان کو بروز جمعہ مطلع صاف تھا لیکن چاند دکھائی نہیں دیا۔ شنبہ کو ہلال رمضان نمایاں ہوا۔ مسلمانوں نے وقت نماز عشا نماز تراویح پڑھی اور صبح یکشنبہ سے روزہ رکھا حسب دستور مساجد میں اہل اسلام بکثرت آنے لگے۔ اہل مقدرت افطاری لانے لگے پھر وہی ہنگام ہے جس میں دوزخ کے دروازے بند اور در ہائے جنت وا ہوتے ہیں۔ تمام اہل اسلام نیک کاموں میں مصروف صبح و مسا ہوتے ہیں۔ حفاظ نماز تراویح میں قرآن مجید سناتے ہیں مشتاق دور دور سے بہ کسب ثواب آتے ہیں یقین ہے اس مہینہ کی برکت سے محتاج مسلمانوں کا پیٹ بھرے۔ اہل مقدرت کو قادر قدیر ہمت خدمت گذاری اہل حاجت عطا کرے۔

لاہور:- پہلا روزہ یہاں یکشنبہ کا ہوا ابر کیوجہ سے جمعہ کو یہاں چاند کسی نے نہ دیکھا۔

لیورپول کے اسلامی اخبار کریسنٹ نے لکھا ہے کہ رمضان المبارک یہاں ۱۵ فروری سے شروع ہوا۔

مراد آباد میں یکشنبہ کا پہلا روزہ ہوا۔

[illegible]

جناب ایڈیٹر صاحب مشیر آگرہ دام لطفہ - السلام علیکم - میں نہایت دلچسپی سے اوس مباحثہ کو دیکھ رہا ہوں جو ... اور تالیاں بجانے کی نسبت آپکے دل شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کسقدر خوشی اور مسرت کی بات ہے کہ اہل اسلام میں بعض حضرات کی نااہلیت اور تالیاں بجانے سے ہوشیار پائے جاتے ہیں اور وہ جو غافل ہیں انکو مقالہ نے چھینٹوں کا کام دیکر خواب غفلت سے بیدار کر دیا۔

ہمارے قابل اور مکرم دوست فرخ دہلوی صاحب نے تو تالیوں کے بجانے کی مذمت کو نص قرآن مجید سے پایہ ثبوت کو پہونچا دیا۔ نیز سیف الجواب والے صاحب نے اور مسلمانوں کے خادم وغیرہ نے بھی دیگر اعتراضات کے جوابات باصواب سے معترضین کو ٹھنڈا کر رکھا۔ اگر اسوقت میں میں چند کلمے کہنے کی اجازت لوں تو امید ہے آپکے ناظرین مجھے معذور رکھینگے غالباً کسی ایک دعوے کو پایہ ثبوت پر پہنچانے کے لئے دو پیرائے اختیار کرنا انسب ہے ایک تو قرآن و حدیث سے اور دوسرا عقلی دلائل سے۔ جنکی مذمت تو قرآن مجید سے ثابت ہو گئی اور غافل حضرات بیدار ہو گئے مگر منکر ابلیس آدم ... کی تسلی اور تشفی کو ...

معقول سے کام لینا باقی رہا ہے (تالیاں بجانا)
ان لوگوں کا شیوہ ہے جنکی تہذیب کی
حور یقینًا اور دوشیزہ لڑکیوں کا ناچ دیکھ
کیساتھہ بالکل ننگا لباس پہنے ہوئے ناچ کے ہال
میں لیتے ۔ بلا تردد بوسہ بازی کرتے اور تعریفیا
نعرے ... وقت جبکہ ہال (ناچ) کے دروازے
نور ہو جاتے ہیں اور کمروں میں اکثر جہاں خیموں
کی اندھیری یا ... میں تو چین اور کہتے
جلسے پر ہوتا واللہ اعلم کس بجائی جاتی ہیں
تھلنے وغیرہ کی اجازت دیتے کہیں ہیں ایسے
لوگوں کے شایستہ آداب مجلس اگر ان کو
تالیوں کی اجازت دیں تو کوئی بات خلاف
قیاس نہیں ۔ یہ تو ان آزاد منش صاحبوں کے
باتیں یا ... کا ذکر ہے ۔ مگر یہہ باتیں یہ تہذیب
اور یہہ شایستگی ہرگز مسلمانوں کے مناسب حال
نہیں اور انہیں کو مبارک ہو جو اسکو ہنر سمجھتے
ہیں ۔ ہنر ظریفان عیب حکیمان ہے ۔ انشاء اللہ تعالی
ہم آگے چلکر ... کے خلاف معقول دلائل
پیش کرکے جواب باصواب دینگے ۔

۱۷ مکتوب آپکا نامہ نگار

نیچرل تہذیب

نمبر ۳

آپ لکھتے ہیں کہ آپ مسجد و خانقاہ کو سنبھالے
ہوئے ہیں " اللہ اکبر! مسجدیں اور خانقاہیں اب
آپ کے نزدیک ایسی ذلیل چیزیں ہوگئیں
کہ انکو لوگوں حقارت کے انداز میں ضرب المثل
بنایا جاتا ہے ۔

ان صاحب! آپکو مسجدوں اور خانقاہوں سے
کیا مطلب ۔ آپکو تو وہی مقام پسند ہوں گے جہاں
تالیاں اور سیٹیاں بجائی جاتی ہوں جلسہ علیگڑھ
کالج یا تھیٹر وغیرہ ۔ خیر ... مبارک ہو ۔
ہم آپ ... چاہتے کہ کیا اسلام آپ تعریف
کرتے ہیں جسکو ... گواہی ہے ...
... ہو ... شاید محسن الملک صاحب کی
... تلافی کی گئی ہے ۔ خیر ع
آپکی خفت میرے سر آنکھوں پر
مگر اب کچھ بھی کرو ۔ بہت کیا سو ہو چکا ۔ کتنے ہی کہہ
... کیسا ہی اپنے آپکو مسلمان ثابت کرو ۔ مگر
تو بہ ... آگے بناوٹ کی باتوں کا
لوگوں کے دلوں میں ہرگز گھر نہیں ہو سکتا
کیونکہ اب جاء الحق و زهق الباطل کا مضمون
ہو گیا ۔ اور خدا چاہے تو ہمیشہ رہیگا جھوٹ جھوٹ
ہی ہے سچ سچ ہی ہے ۔ دونوں کی تحریر میں
بیان ... اچھی طرح ظاہر ہو جائیگا کہ مسلم ہیرلڈ
متعصب ہے یا نیچری (عرف) مرآۃ الاخبار
آگے آپ لکھتے ہیں کہ "ہمارے نزدیک تو اسلام
کی وہی شان اور وہی عزت ہے" اللہ اللہ یہہ منھ
اور ... نیچری کا ایمان ہے کہنا کہ یہہ فقرے
کتنی کمیٹیوں کے بعد لکھے گئے ہوں ... بڑے پیر
سے ہی اجازت لے لی تھی کہ ہم (برائے نام) اسلام
کی کچھ تعریف کرنا چاہتے ہیں لیکن نیچریت میں
تو فرق نہیں آ جائیگا ۔ مگر نہیں ۔ بہتا کہو سب
بڑا اُستاد زمانہ ہے ۔ زمانہ کا رخ ایسا پہچانتا ہے جیسے
ہسپتال کے ڈاکٹر اچھی بری ہوا کو پہچانتے ہیں ۔ ع

گناہ کا فرشتہ ہوں دوگا مسلمانوں
[illegible] پہلے پاس کیا ہوگا کیونکہ [illegible]
[illegible] تک بھی طرح رنگ نہیں [illegible]
مسلمانوں نہیں انسان سے کہہ خدا الکتی
ہم جو ان [illegible] کی تحریروں پر اعتراض کرتے ہیں
[illegible] لوگوں کے [illegible]
[illegible] ہوتے ہیں کچھ شک ہے؟ [illegible] پہلی
تحریروں کو ملاحظہ کروگے تو تمہارے اس [illegible]
کچھ ضرورت نہیں رہیگی کہ انہوں نے کیا سمجھا [illegible]
پیر گذشتہ اصلاۃ ہم اسی پرچے میں [illegible]
[illegible] تحریر ثابت کی ہے جس شخص نے
[illegible] اسلام کی [illegible] شان میں غیرت [illegible]
[illegible] کی نسبت کیا [illegible] الفاظ لکھے
ہیں؟ (دیکھو [illegible]) تمام اپنی مسجد [illegible]
[illegible] (علیگڈھ کالج کی عظمت پر تحریر کر
[illegible] کیا جاوے) [illegible]
آگے آپ لکھتے ہیں [illegible] صاحب نے عالم
[illegible] کی پہلی کتاب قواعد بغدادی کا وہ سبق جس میں
بیان مجمل و بیان مفصل کی تفصیل ہے [illegible]
[illegible] ہمارے پڑھائے ہوئے ہی سے
لوگو [illegible] کرنے لگے [illegible]
[illegible] فقرہ [illegible] کا سبق
ہمارا پڑھایا ہوا یاد [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] مثل [illegible] ہماری بلی ہمیں سے [illegible]
ہمارے چلتے ہوئے فقرے ہمیں پر [illegible] ہم آپکو
پہلے لکھ چکے ہیں کہ بے شیرینی سبق پڑھنے [illegible]
نکات سے محروم رکھینگے۔ مگر افسوس کہ تم ہمارے [illegible] کو

[illegible] اور کچھ [illegible] سب کچھ آگیا [illegible] ہماری روش
چلنے [illegible] وہی مثل ہوگئی کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی
بھول گیا۔ آخر [illegible] ٹھوکر کھا ہی گئے۔
آپ لکھتے ہیں [illegible] آپکی [illegible] قرآن
[illegible] ہمارا [illegible] تاکہ سبق [illegible]
[illegible] قرآن [illegible] تا بیان [illegible]
(ذ الوں) [illegible]
ہے۔ [illegible] آوس فقرہ یہ ہیں
[illegible] قواعد بغدادی [illegible] قواعد [illegible]
[illegible] فوجی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] اگر آتے تو پڑھا ہی نہیں اگر
[illegible] بغدادی [illegible] تو ہم آکر
[illegible] ان حضرت ایمان مجمل و مفصل [illegible]
اسکو [illegible] یاد کرلو [illegible]
کچھ فکر نہیں چاہئے [illegible] استغفر اللہ
ہمارے [illegible] معقول [illegible]
[illegible]
[illegible] ہر وقت خدا سے [illegible]
اور آپ کچھ کہیں [illegible] آپ لکھتے
ہیں [illegible] ایمان [illegible]
میں [illegible] منہ کا فعل [illegible]
[illegible]
[illegible] ان تینوں کا [illegible] فرق [illegible]
اچھا اب آپ [illegible] ہی [illegible]
اب ذرا [illegible] اسی ہی [illegible]
[illegible]
اہل [illegible]
[illegible] نہیں لکھا
[illegible] شریعت میں
[illegible] الفاظ [illegible]
[illegible]

[illegible] کہتے ہیں [illegible]

عقائد بابیان

نمبر ۳

حاجی محمد علی که در حسن طینت و در خانه یکی از علما
ذاکر بود و در مازندران چون بحد بلوغ رسید مدت
زمانی به تحصیل علوم پرداخت مانند صرف و نحو
و منطق و فقه و اصول ... پس از ... بسفر مکه
عازم شد از اتفاقات در بین راه مکه با میرزا
علی محمد باب دچار گردید و از سادگی و ... ادعای مهدی
داشت ... بیعت ارادت داد و پس از مراجعت
از مکه در بارفروش اقامت گزید و چون
ملا حسین بشرویه در خراسان دعوت باب را
آشکار کرد حاجی محمد علی را بخراسان طلبید ...
... حاجی محمد علی بتعجیل روانه گردید
و با ملا حسین یار و در اظهار دعوت شد بعد از
خرابی کار ملا حسین در خراسان حاجی محمد علی
فوراً عازم مازندران گردید در بین راه قریب
بسطام با قرة العین تلاقی نمودند و محنتهای
هجران را تلافی چنان صواب نماید که شرحی
از حالات قرة العین مرقوم داریم که بحسب
خوانندگان ... نام او زرین تاج بود
دختر حاجی ملا صالح قزوینی برغانی است که یکی
از علمای زمان بوده و شوهر او پسر عمویش ملا
محمد نام فرزند ملا محمد تقی قزوینی که عم او بوده
و از علمای زمان بوده و خود قرة العین را
اگرچه روئی چون قمر و موئی چون مشک تر
بود بکمالات علمی نیز آراسته بود چنانچه در صرف
و نحو و علوم عربیه سرآمد نسوان زمان خویش
بوده و از لب شکرین و زلف عنبرین مرهم
دلهای ریش از اتفاقات شگفته و فریفته

کلمات میرزا علی محمد باب گردیده و لطافت ادعای
آن زمان از مردان را موجب اشتباه دانسته حجاب
را از میان برگرفت ... که از ... هر دو
واجب دانست با بیانی سینه سوخته از اهل ...
در رسانده که از نهایت شهرت و شعبده ... پاره
پاره ... آغشتند و ...
می ... با ارادت عاشقانه شمع قدش را
پروانه گردیده ... او را بدر الدجی و گاهی
شمس الضحی خوانده و آخر الامر بقرة العین ملقب
گردید آن ... شیرین مقال ... خط و
خال با همه مجلس خود را چون ... عروس آراسته
و خود را چون طاوس مست جلوه می‌داد و بر
در ... باب را حاضر کرده بی پرده ...
... آغشته از اهل ...
و جهنم ... احادیث و آیات بر زبان
میراند آنگاه میگفت هر که مرا مس نماید آتش
دوزخ بر او حرام شود مستمعین بر خاسته پای
تخت او میرفتند ... او را که بر یاقوت رمانی
میخندید می‌بوسیدند و پستانهای او را که بر
نار پستان طعنه میزد می‌مکیدند چون عم او
ملا محمد تقی کردار ناهنجار او را دانست از وی
طرد و منع بیرون شد قرة العین بر قتل عم خود
فتوی رانده و اصحاب خود را امر بقتل آن بزرگوار
نمود آن بیدینان وقت طلوع صبح صادق در مسجد
بر او تاختند و از پیش انداخته شهیدش ساختند و
از کثرت زهد و تقوی بشهید ثالث معروف گردید

(باقی لفردا) از طرف جامعه اسلامیه امامیه اثنا عشریه

مطبع محمودی ... منشی محمد امیر کے اہتمام سے
جبکہ ... محلہ مکان نمبر ... بمبئی سے شائع ہوا

مسلم ہیرالڈ بمبئی

مضامین

خبروں کا چمن
سلطان المعظم اور ملکہ معظمہ
گرزنی کا خوف
قوالیتھا یارچہ کا محصول در آمد
ہندمیں سیروسین تیل کی کھپت

مضامین

افیون کمیشن کا آخری نتیجہ
تجارت ہند
مہاراجہ صاحب نیپال
بسکٹ
دلچسپ لطیفے
عقد بیوگان با پایان

جلد ۸ بمبئی پنجشنبہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ نمبر ۲۵

خبروں کا چمن

تارن آفس اور لندن ہماری سفیر [illegible] سے اطلاع کرتا ہے کہ حضرت سلطان المعظم [illegible] کی معرفت برٹش گورنمنٹ سے مصرخالی کرنیکی درخواست کی ہے فرانس نے کہا ہے کہ مصرخالی کردو۔ (فرقہ [illegible]) [illegible] بلوچستان رجمنٹ ۵ مارچ کو کراچی سے ممباسہ کو جائیگی۔

[illegible] چترال اور ارشکر مندو کی فوجوں میں [illegible] کھو گئی۔ غالباً آئندہ سال ہو۔

مدراس سے ۲۰ فروری کو تار آیا کہ وہاں بلوائیوں کی تعداد ۲۰۶ ہو گئی اور انہوں نے نیرا مقام میں اناج کے ذخیرہ کو لوٹ لیا۔ انکی سرکوبی کے لئے مدراس سے سوکس اسٹافرڈ شائر رجمنٹ اور ملاپورم کی پولیس روانہ کی گئی ہے۔

آنکی ماہواسے ۲۲ فروری کو مہاراجہ سر ہمنت سنگھ جی کی یادگاری کے لئے معقول رقم چندہ کی جمع کی۔

کالیسر ضلع انبالہ میں ایک مست ہاتھی درہ گھوجنا پارسے ۲ مالی نکر آگئے ہیں یہ ہاتھی لوگوں کو بہت حیران کرتا ہے گاڑیوں وغیرہ کا رستہ بالکل بند ہے۔ وہاں کے لوگوں نے اسپر بندوق کے دو چار فیر بھی کئے لیکن کچھ اثر نہوا۔

بمبئی پرسرام باباجی المبکر جسنے کالبادیوی میں ایک ہندو طوائف کو مار ڈالا تھا ۲۰ فروری کی سہ پہر کو قزلی میں پولیس کے ہاتھ لگا اور اوسی روز مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ مجرم اپنے جرم کا اقرار کرتا ہے۔

[illegible] ۲۰ فروری کو بمبئی کی [illegible] مجسٹریٹ نے ایک شخص [illegible] کی پولیس [illegible] کے جرم میں ۳ روپیہ جرمانہ کیا کیونکہ [illegible] شام سر راہ گالیاں دیکر [illegible] میں ناشائستہ حرکت کی تھی۔

[illegible] فروری کی [illegible] ذات ارفروری کے بعد نہیں داخل کی۔

[illegible] ۲۴ فروری کو [illegible] مجسٹریٹ نے ان [illegible] پارسیوں کو [illegible] یا جو بلوچی کریم قیمت میں مال روانہ کرنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے تھے۔

بمبئی [illegible] خان غوث خان اور [illegible] رام وقاتلوں کو جو پھانسی کا حکم ہو گیا تھا انہوں نے گورنمنٹ کی منتیں اول [illegible] ہے لہذا پھانسی ملتوی کی گئی جواب کا انتظار ہے۔

بمبئی گھر سے ایک [illegible] ۲۰ سالہ پاگل بمبئی میں آئی ہوئی ہے [illegible] اسکا کوئی وارث نہیں اس لئے پولیس نے اسکو [illegible] سرجن کے پاس بھیج دیا۔

بمبئی ۱۳ اپریل بروز دوشنبہ دن کے ۱۱ بجے ٹون ہال میں پولیس کے عہدداروں کا امتحان ہوگا۔ اس امتحان میں جو لوگ داخل ہونا چاہیں انکو ۲۷ فروری کے گورنمنٹ گزٹ میں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے نام ۲۵ مارچ تک سکرٹری کی معرفت پیش کریں۔

[illegible] جنرل میجر بیڈن پاول [illegible] کو ۲ مارچ کو [illegible] میعاد [illegible] ہو جانیکے لئے عہدہ سے علیحدہ ہونگے۔

بمبئی۔ گذشتہ ہفتہ میں چیچک کی بیماری سے ۲۱ اکیس وارداتیں ہوئیں ان میں ۱۷ ہندؤں کے بچے تھے باقی دوسری قوموں کے۔ چیچک کا زیادہ زور ان مقامات میں ہے۔ مانڈوی۔ چکلہ۔ مارکیٹ۔ [illegible] تالاب۔ کمہارواڑہ۔ کھیت واڑی۔ گرگام۔ مگگام۔ تاسولڑی کماٹی پورہ۔ بھائیکلہ۔ پریل سیون۔ انگریزوں میں صرف ایک واردات ہوئی

مسلم ہیرلڈ

بمبئی دوشنبہ ۲۹ فروری ۱۸۹۶ء

سلطان المعظم اور ملکۂ معظمہ

جب ذرا دلیلون کو ناکامیابی ہوئی اپنا چاہیے کہ جنگ کی اپنی جگہ ہے نہیں تو ملکۂ معظمہ نے خود ایک خط حضرت سلطان روم کے نام اپنے ہاتھ سے لکھا کہ اہل آرمینیا پر رحم کیجیے مگر اس خط کا نتیجہ ابھی تک کچھ نہیں نکلا ہے یہ ضرور ہوا ہے کہ ولایت کے اخبارات حضور ملکۂ معظمہ کی خدمت میں گستاخی کرتے ہین کہ سلطان المعظم کو خط لکھکر حضور ملکۂ معظمہ نے اپنی عزت کم کی کیونکہ حضرت سلطان کسیکی بات نمانینگے۔

ایک ولایتی اخبار کا نامہ نگار پیرس سے اخبار کو لکھتا ہے چونکہ ٹرکی سلطنت کی تقسیم غیر ممکن ہے اسوجہ سے اس ..... کو لینے عبد الحمید کو تخت سے اتار کر دوسرے سلطان کو گدی پر بٹھانا چاہیے۔ کہ اس سے عیسائی رعایا کے ساتھ انصاف نہین ہو سکتا ہے۔ غصہ کی بھی کوئی حد ہے کہ الفاظ ناشایستہ کہہ لکھنے مین یوروپین اخبارات کو تامل نہین ہے مگر فرانس کے ایک مشہور اخبار نے حضرت سلطان کا ساتھ دیا ہے ایک مضمون مین یہ دکھلایا ہے کہ سلطان المعظم بطور خود نہایت ہی منتظم شخص ہین اور ادونیر

جسقدر الزامات بدنظمی وغیرہ کے عائد کیے جاتے ہین وہ محض فضول ہین۔

گرانی کا خوف

ممالک متوسط ذی نواح باندہ۔ جالون۔ ہمیرپور اور جھانسی مین گرانی غلہ کی حالت روز بروز ترقی کر رہی ہے اور جو اندازہ کیا گیا ہے کہ خاص ان مقامات کے لیے مئی تک ایک لاکھ تیس ہزار آدمیون کی پرورش کا انتظام کرنا ہوگا۔ ان اضلاع کے نواح کی دیسی ریاستون مین بھی قحط کی وہی حالت ہے پس اگر خیراتی کام کھولے گئے تو اندیشہ ہے کہ دیسی ریاستون کے قحط کش ہزارہا آدمی بھاگ آوینگے۔ ایک لاکھ تیس ہزار رعایا کے لیے ۱۵ لاکھ کے خاص خرچ کا اندازہ کیا جاتا ہے جسکا بہم پہونچانا بھی اس لیے مشکل نظر آتا ہے کہ خزانہ مین ایک پھوٹی کوڑی فالتو نہین ہے لیکن اگر بیرونجات کی بھیڑ بھاڑ بھی آنے پائی تو ۱۵ لاکھ کے چار چند روپیہ بھی بمشکل اکتفا کریگا۔ اسباعث ضروری سمجھا گیا ہے کہ نواح کی ریاستون گوالیار۔ ریوان۔ بھوپال وغیرہ وغیرہ کو تاکید کرین کہ وہ غریب رعایا کی فراری کو روکین اور انکی پرورش کا خود انتظام کرین۔ گورنمنٹ کی کوشش یہ ہوگی کہ غلہ اطراف سے منگوایا جاوے اور خوشی کی بات ہے کہ سلسلۂ ریلوے کی توسیع اس کوشش مین بہت بڑی مدد کا باعث ہوگی دوسری کوشش یہ ہوگی کہ خیراتی مزدوری

تالاب کھدوائے اور راستے بنوائے اور مکانات تعمیر کرائے جائیں جن کی نسبت تجاویز پہلے سے سوچ لی گئی ہیں۔

ولایتی پارچہ کا محصول درآمد

سکاٹش ڈیپوٹیز نے مسئلہ ... سے متعلق انڈیا کی مجلس تجارت نے جو رائے گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کی ہے اس میں ایک نہایت ضروری بات چاہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ولایتی کپڑے پر محصول درآمد اس سوت کے وزن کے مطابق عاید کرنا چاہئے جو کپڑے میں صرف ہوا ہو اور ہر ایک تھان پارچہ پر جس طرح لمبائی ناپ لکھی جاتی ہے اسیطرح وزن سوت کا بھی درج کرایا جائے۔ اگر سوت کا وزن قانون پر درج ہوگا تو حکام محاصل اسیکے مطابق محصول عاید کرینگے اگر وہ سوت کا وزن حقیقت سے زیادہ لکھینگے تو شرح محصول میں اضافہ دینا ہوگا اور اگر حقیقت سے کمتر لکھینگے تو خریداروں کو معلوم ہوجائیگا کہ کیسی ترس چیز خرید کرتے ہیں (ولایت کے پارچہ باف سوت کی اصلیت کے پوشیدہ رکھنے میں بڑے مشتاق ہوتے ہیں اور خریدار لوگ جب تک پہنکر نہ دیکھیں نہیں معلوم کرسکتے کہ کسقدر سوت ہے اور کتنا مایا لگایا گیا ہے۔

ہند میں کیروسین تیل کی کھپت

ہندوستان میں مٹی کے تیل کی کھپت روز افزون ترقی پر ہے۔ دس سال ادہر پچاس لاکھ گیلن تیل باہر سے کلکتہ میں آیا تھا لیکن ۱۸۹۴ء میں ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ گیلن داخل ہوا۔ اور پچھلے سال ۱۸۹۵ء میں ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ گیلن تک نوبت پہنچ گئی یعنی صرف ایک سال کے اندر بقدر ۹۰ لاکھ گیلن اضافہ ہوا۔ یہ تیل دو ملکوں سے لایا جاتا ہے امریکا اور روس سے۔ پچھلے سال امریکن تیل کی درآمد بقدر ۹۰ لاکھ گیلن گھٹ گئی اور روسی تیل کی بقدر ایک کروڑ ۰۰ لاکھ گیلن بڑھ گئی ہے۔ قبل اسکے کہ مٹی کے تیل کا رواج ہندوستان میں ہوا سرسوں اور کھوپرا وغیرہ کا تیل جلانے کے کام میں آتا تھا لیکن اب یہ کام روز بروز کیروسین تیل سے لیا جاتا ہے اور باوجود اس کے سرسوں وغیرہ کے روغن کی روز افزون گرانی کو دیکھکر خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مٹی کا تیل ایجاد نہ ہوتا تو ہندوستان میں روغنی تیل کسقدر نایاب اور قیمتی ہوجاتا۔ یہی حال جلانے کی لکڑی کا ہے کہ اگر معدنی کوئلہ کی کھانیں پیدا نکی جاتے تو خدا جانے ہندوستانی لوگ کیا جلاتے اور کس طرح روٹی پکانے کا گذارہ کرسکتے۔ مٹی کے تیل کا رواج آنکھوں کے لئے بہت مضرت بخش خیال کیا جاتا ہے۔ روغنی تخموں کے تیل کا کاجل آنکھوں میں سرمہ کا کام دیتا ہے لیکن کیروسین تیل کا اثر بالکل اس کے خلاف پایا گیا ہے کہ بصارت کو نقصان پہونچتا ہے جس سے عینکوں کی ضرورت کو ترقی ہو رہی ہے۔

افیون کمیشن کا آخری نتیجہ

تحقیقات افیون کی عظیم کمیشن بے نتیجہ نے بہار کے حملہ سے جو یہان کی پیدائش کی نسل تیج کر دی ہے ... معلوم ہوتا ہے کہ کمیشن افیون کے جو خواہان نے ولایت مین شور مچا کر قایم کرائی تھی ... کو کچھ معلوم ہے - اس عظیم کشش اور ہزار روپیہ کے صرف کا نتیجہ نکلا کہ آخر ایان کمیشن نے قلمبند کر دیا ہے کہ افیون کے معتدل استعمال سے کسی قسم کا نقصان نہین ہے بلکہ فائدہ اور آرام ہے کہ اسکی عادت سے کوئی قبیح اخلاقی خرابی یا ابتری پیدا نہین ہے کہ انسداد کی حکمت عملی لوگون کے پرائیویٹ حقوق و آزادی مین ظالمانہ دست اندازی سمجھی جائیگی اور ایسا کرنے سے عظیم رقم محاصل کی ہاتھ سے جاتی رہیگی اور اس نقصان کو گورنمنٹ کسیطرح گوارا نہین کر سکتی اور خیر مین یہ کہ اسکے بند کرنے سے ان جماعتون مین ناراضی پھیلیگی جو اس چیز کے استعمال سے بہت فائدہ حاصل کرتی ہین - یہ بھی لکھا ہے کہ بندش کے اصول کا دیسی ریاستون مین زبردستی رائج کرنا غیر ممکن ہوگا اور ایسا ن ریاست اور اونکی رعایا ایسی پالیسی سے سخت بیزار ہون گی - صاحب وزیر ہند نے اخبار سے ہین گورنمنٹ کی رائے سے پورا اتفاق ظاہر کیا ہے خصوصًا اسباب کو بہت درست مانا ہے کہ جو آمدنی افیون کے محاصل سے حاصل ہوتی ہے اوسکو چھوڑ نہین سکتی - اور اسکی بندش سرحد یہ ٹیکس کی ضرورت پیش آگئی ہے اور ٹیکس کو اہل ہند گوارا نہین کرینگے - لارڈ جارج ہملٹن صاحب وزیر ہند ان تجاویز پیش کردہ کو منظور فرماتے ہین کہ ہمارا ایکسائز کا سسٹم ... کے ساتھ برابر ... ہونا چاہئے انہد دلالون کو ... سے اس افیون کے لئے جو ... تیار کی جاتی ہے ... ہونا چاہئے اور اسباب کی خاص نگرانی ہونی چاہیے کہ چنڈو خانے جاری ہونے پائین جہان لوگ کیا ہر کرافیون کے دم لگاتے ہین -

تجارت ہند

نقشہ جات تیار ہوئے ہین جنسے معلوم ہوا کہ کسقدر مال ہندوستان سے ولایت جاتا ہے اور کسقدر آدمیون کو ہندوستان میں لایق مال سے فائدہ ہوتا ہے کہ گذشتہ تین سال کے اندر بحساب ذیل چائے ولایت کو روانہ ہوئی سنہ ۱۸۹۳ء مین گیارہ کروڑ پچاس لاکھ پونڈ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۱۱ کروڑ ۸۰ لاکھ سنہ ۱۸۹۵ء مین ۱۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ۳ سال کے اندر گویا ۱۰ فیصد ترقی ہوئی - اسی عرصہ مین چینی چائے کی بکری ۴ کروڑ پونڈ کم ہوگئی جس سے امید پیدا ہوتی ہے کہ ایک زمانہ آئیگا جب ولایت مین ہندوستان ہی کی چائے کی مانگ رہیگی - ریشم کی حالت افسوس کے قابل ہے سنہ ۱۸۹۳ء مین ۳ لاکھ ۲۳ ہزار پونڈ کیا گیا سنہ ۱۸۹۵ء مین صرف ایک لاکھ ۹۵ ہزار پونڈ رہ گیا مگر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسی عرصہ مین ۲۰ فیصدی کمی ...

... ہو گئی ہے۔ اُون ہندوستان سے بجائے ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ کے ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ بھیجا گیا۔ ٹین ... ۲۸۳۵ ٹن کے ۵ ہزار ٹن۔ چمڑا ایک ... ۶۰ ہزار ہنڈرویٹ کے بجائے ۲۶۳۰۰۰ ہنڈرویٹ روانہ ہوا۔ لکڑی کے لیٹھے ۲۷ لاکھ ۵۴ ہزار ... گئے - یہ تشریح نہیں لکھی ہے کہ فی لیٹھ ... کسقدر۔ لیٹھے جاتے ہیں - صاف کیا ہوا چمڑا ... میں ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ گیا - چونکہ ... میں کپاس کی فصل اچھی ہوئی اسیاعث ہندوستان سے روئی کی روانگی میں کمی ہوئی ... ہندوستان سے مال کی روانگی کی کیفیت ... اب ولایتی مال کی آمد کا اندازہ نہایت ضروری ہے۔ ولایت سے حسب ذیل مال آیا ہے۔

	سنہ ۱۸۹۳ع	سنہ ۱۸۹۴ع	سنہ ۱۸۹۵ع
کوئلہ	۱۰۲۶۰۰۰ ٹن	۱۲۶۹۰۰۰ ٹن	۱۱۲۶۸۰۰۰ ٹن
روئی تاگا	۳۴۵۰۰۰۰۰ پونڈ	۴۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۲۱۰۰۰۰۰۰ پونڈ
روئی کپڑا	۱۸۹۰ گز	۲۲۸۰ گز	۱۶۴۰ گز
تانبا	۱۳۳۰۰۰ ہنڈرویٹ	۹۰۰۰۰ ہنڈرویٹ	۱۱۶۰۰۰ ہنڈرویٹ
لوہا	۳۴۰۰۰ ٹن	۲۰۰۰۰ ٹن	۳۳۰۰۰ ٹن
لوہار یلیرے	۱۴۹۰۰۰ ٹن	۱۳۹۰۰۰ ٹن	۱۴۳۰۰۰ ٹن
عدد آہنی	۱۶۰۰۰ ٹن	۱۹۰۰۰ ٹن	۲۳۰۰۰ ٹن
ٹین	۹۴۰۰ ٹن	۸۰۰۰ ٹن	۱۱۰۰۰ ٹن
اسپات	۱۹۰۰۰ ٹن	۱۵۰۰۰ ٹن	۲۵۰۰۰ ٹن
سیسہ	۴۷۰۰ ٹن	۱۲۳۰۰ ٹن	۷۷۰۰ ٹن
کاغذ	۱۰۸۰۰۰ ہنڈرویٹ	۶۹۰۰۰ ہنڈرویٹ	۶۰۰۰۰ ہنڈرویٹ

آخری مال کی آمد میں کمی دیکھکر خوشی ہوئی - کہ ہندوستان کے کاغذ کے کارخانے نہایت کامیابی کیساتھ چل رہے ہیں اور تھوڑے عرصہ کے بعد ولایتی کاغذ کی آمد کم ہو جائیگی - کپڑے کی آمد ... کمی دیکھکر بہت خوشی ہوئی کہ ہندوستان کی کلوں سے مال کی کھپت ہوئی۔ اب بھی ہندوستان میں ایک ارب ۲۷ کروڑ کا کپڑا آتا ہے جسکی قیمت ۳ کروڑ روپیہ ہے - بہت کچھ کی ممکن ہے اسکی ضرورت ہے کہ ... اور لنکا شایر ... ثابت کر دیا جائے کہ ہر سال ہمارے ملک میں مال کی آمد اگر جنگی سے قائم کرنیکے ... تو سال آیندہ میں اس وجہ سے نہ ہوگی ... اہل ہند نے ارادہ کر لیا ہے کہ اپنی کلوں کی حفاظت کرینگے اور اسکی اجازت نہیں دینگے کہ ادارے کے کارخانجات اپنی عدم توجہی و غفلت کے باعث بند ہوں۔

مہاراجہ صاحب نیپال

انگریزی اخبار سے معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب نیپال اسی سال کے موسم بہار میں براعظم یورپ کی سیر کو جانے والے ہیں اور اس دوران میں وہ انگلستان کی سیر بھی ضرور کرینگے۔ مہاراجہ صاحب اس سیر کے لئے ایک سالم آگبوٹ کرایہ کرینگے - لندن کے اخبار مدت سے لکھتے تھے کہ ہندوستان کے کوئی اول درجہ کے والی ریاست اس سال آنیوالے ہیں بعض نے اندازہ کیا کہ حضور نظام سے مراد ہے اور بعض نے مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا ذکر کیا - حضور نظام کی نسبت معلوم ہوا کہ جانا تو ضرور چاہتے ہیں

لیکن اوسوقت جبکہ صوبہ برار واپس دیا جائیگا
اب معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب نیپال تشریف
لیجاتے ہیں - اسکے لیے پایہ تخت کھٹمنڈو میں
انتظام کی تیاریاں ہو رہی ہیں - جنرل ہر بیر شمشیر
کے کوئی ایک بھائی جو مختلف اعلی عہدونپر مقرر
ہیں مہاراجہ صاحب بہادر کے ہمراہ ہونگے اور
ایک مسلم ... دل بھی ساتھ ہوگی - مسٹر ... ہنری
صاحب سی ایس آئی رزیڈنٹ نیپال بھی
... جاتا کیا ہے کہ ساتھ چلیں -

کہتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب آخر مارچ تک
آجاوینگے اور یورپ کے ممالک کی سیر کرتے ہوئے
انگلستان میں تشریف لائینگے - اس سے پہلے
۱۸۵۰ء میں ایک مرتبہ نیپال کے مشہور وزیر اعظم
سر جنگ بہادر انگلستان کو تشریف لے گئے تھے
جو مہاراجہ صاحب کے چچا تھے اور اب ۴۶ برس کے
بعد خود مہاراجہ صاحب نیپال تشریف لیجاتے ہیں -

بجلی

بجلی کیا ہے ؟ روشنی کا ایک چمکارہ ہوتی
ہے جو ایک بادل سے دوسرے بادل میں یا بادل
سے زمین پر گرتی ہے - اسکی اصلیت کو مسٹر بنجمن
فرینکلین نے ۱۷۵۲ء میں دریافت کیا - دو ہزار سال
سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ یہ بات معلوم ہوئی تھی
کہ جب عنبر کا ٹکڑا ریشم کیساتھ ملایا جاتا ہے تو
ہلکے اجسام کو اپنی طرف کھینچتا ہے تین سو سال سے
زیادہ گذرے ہیں کہ ڈاکٹر گلبرٹ صاحب نے بیان
کیا کہ گندھک موم اور شیشے وہی تاثیر رکھتے ہیں جو
عنبر رکھتا ہے -

یونانی زبان میں عنبر کو الکٹرن کہتے ہیں جس
لفظ سے الکٹرسٹی نکلا ہے جب یہ روشنی چمکارہ
کی صورت میں نظر آتی ہے تو اسکو بجلی کہتے ہیں -

ہمارے ارد گرد جسقدر اشیاء ہیں اون میں بجلی
ہے انھیں کیا بلکہ ہم میں بھی ہے اسکا تجربہ کرنیکے لئے
صرف انہیں آپس میں رگڑنا درکار ہے -

موم کے ٹکڑے کو کچھ دیر تک ریشمی رومال
کے ساتھ ملو اگر تم پھر اوسے کسی ہلکی چیز کے نزدیک
لاؤ تو وہ تھوڑے عرصہ تک اوسپر آکے چمٹ
جاتے ہیں اور پھر الگ ہو جاتے ہیں شیشے کو آپس
میں رگڑنے سے بہت جلد بجلی پیدا ہوتی ہے -
بعض کلیں ایسی ہیں جن کے ذریعہ بجلی اکٹھی
کی جاتی ہے اور بجلی کے چمکاروں کو ان کلون
میں جذب کر لیتے ہیں کہ انسان کی جان کے
تلف کرنے کے لیے یہ کافی ہے -

مسٹر فرینکلین صاحب نے ایک پتنگ کے
وسیلہ سے بجلی کو بادلوں سے اتاری اور اس بات
کو اچھے ثابت کر دیا کہ اسمین اور بجلی میں کوئی
فرق نہیں جن بادلوں میں بہت بجلی ہوتی ہے
انکی سیاہ اور گھٹا کی سی صورت سے معلوم پڑتا
ہے جب ان بادلوں میں اسکی مقدار بہت ہو جاتی
ہے تو اسکا کچھ حصہ یا تو زمین پر گر جاتا ہے یا
دوسرے بادل میں چلا جاتا ہے -

بجلی کی تین قسمیں ہیں اول تو ایک قطار میں
نظر آتی ہے - بعض وقت ایک چمکارا دو تین
قطاروں میں ٹوٹ پڑتا ہے - قسم دوم بجلی
کی چادر ہی ہے - یہ بجلی ایسی چمکدار نہیں ہوتی جب
یہ بجلی کسی بادل کے عقب میں ہوتی ہے تو صرف

یہ اپنے آپ کو روشن کرتی ہے - پہلی قسم کی بجلی سے یہ بہت عام ہوتی ہے -

تیسری قسم کی بجلی گول ہوتی ہے یہ گردش کھاتی ہوئی زمین پر گرتی ہے - جب زمین پر گرتی ہے یا تو جھٹ پٹ پھٹ جاتی ہے - اور غائب ہو جاتی ہے یا بیشتر ایسا کر کے پھٹ جاتی ہے اور شور کرتی ہے

یہ بجلی بڑی خطرناک ہوتی ہے جس منزل پر گرتی ہے اوسکو فوراً آگ لگا دیتی ہے مگر خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ یہ بجلی عام نہیں ہوتی جیسے توپ کی آواز ہوتی ہے ویسے گرج ہوتی ہے - جب کسی تالاب وغیرہ میں ڈھیلا وغیرہ ڈالتے ہیں تو اس سے ذرا ذرا لہریں پیدا ہوتی ہیں جو ہر طرف حلقے کی صورت میں پھیل جاتے ہیں - ہوا کے درمیان بجلی نے اچانک رفتار سے لہریں ڈالدی ہے جس سے کان میں گرج معلوم ہوتی ہے -

اگر ہم بجلی کے نزدیک ہوں تو ہمیں چمکارا نظر آتا ہے اور ساتھ ہی اسکے گرج کی آواز بھی سنی جاتی ہے - اگر ہم ایک میل کے فاصلہ پر ہوں تو بیشتر اس کے کہ گرج کی آواز آئے پانچ سکنڈ ہو چکتے ہیں اسکا باعث یہ ہے کہ بجلی ۱۹۰۰۰۰ میل فی سکنڈ کی سی چلتی ہے مگر آواز کی رفتار ۱۱۰۰ فیٹ فی سکنڈ ہے - یہ شمار کرنے سے کہ چمکارا اور روشنی کے درمیان کتنا وقفہ پڑتا ہے - بجلی کے فاصلے کو معلوم کر سکتے ہیں جب بجلی دور ہو تو اس سے ہمیں کوئی زیان کا اندیشہ نہیں ہوتا - گرج کی گنگناتی آواز اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ اسکی آواز ایک بادل سے دوسرے بادل میں جاتی ہے -

راقم محمد عظیم الدین مسلمین ہوشیارپور

دلچسپ لطیفے

شکیب - "دیکھا وہ نوجوان عورت جو میرے پاس سے نکل گئی اور سلام کا جواب تک نہیں دیا - وہ وہ عورت ہے جس نے اسکی جان بچائی تھی"

فرینک - "وہ کس طرح"

شکیب - "میں نے اس کے ساتھ شادی کرنے کی درخواست کی تھی اور اوسکے والدین راضی تھے مگر ایک دن اوسنے منت سے مجھے کہا کہ اگر میرے ساتھ میری شادی ہوگئی تو میں فی الفور مر جاؤنگی اور میں نے اسکے ساتھ تعلق قطع کر دیا"

ایک راجہ صاحب نے کسی دوسرے راجہ صاحب کے وکیل سے بطور مذاق پوچھا کیوں صاحب آپکی مہارانی صاحبہ ایسی ہی خوبصورت ہیں کہ جیسی مشہور ہیں - اس نے عرض کی کہ جی ہاں پہلے تو بندہ کو بھی ایسا ہی خیال تھا مگر جب سے حضور کی مہارانی پر نظر پڑی وہ خیال دور ہو گیا -

ایک صاحب بہادر نے چپراسی سے کہا کہ تمہارا پیٹ رشوت کھا کھا کر بہت پھول گیا ہے چپراسی بولا حضور ہم لوگوں کا پیٹ تو دال بھات سے پھول جاتا ہے پھر حضور ہی کے پیٹ میں کہ سب کچھ ہضم ہو جاتا ہے -

عقاید بابیان

نمبر ۳

قرة العین پس از این گردانیدن بهتا را قرة بیت [illegible]
[illegible] اطراف بلاد دیار انشر ... نان دلباخته
مشغول گردید و بعزم خراسان و ... ... حسین
بشرویه ... بود تا در نوشته بسطام حاجی محمد علی
بارفروشی که شرح حالش مرقوم شد ... گردید از
سر وصل یکدیگر کامیاب و از شراب عیش سیراب گردید
... را از یکجا قرار داشته در ترویج دین باب سعی
کردند آخرالامر رایی بر آن قرار گرفت که منبری
نصب [illegible] و قرة العین بر منبر آمده حجاب برقع از روی
... بر انداخت چهرهٔ تابنده را که مهر درخشنده بود
... ان نمود و سرود که ای اصحاب این ایام ایام
فترت است و امروز تکالیف شرعیه یکباره ساقط
است نماز و روزه و سایر تکالیف شرعیه کاری
بیفایده است زمانیکه میرزا علی محمد باب همه دنیا را
... و در تمام عالم پادشاه و حکمران گردد و تمام
ادیان مختلفه را یکی نماید از سر نو تازه گی شریعتی
... آورد و قرآن خود را در میان خلق پراگنده
... تکلیفی که از نو بیاورد بر خلق زمین واجب
... پس امروز زحمت بیهوده کشیدن و زیربار
تکلیف رفتن نباید و نشاید زحمت بر خود روا داشتن
... زنان خود را بحد مصاحبت با برادران دینی خود
مشارکت نمائید و در اموال یکدیگر شریک و سهیم
باشید که موجب عذاب عقبائی نیست چون سخن
باتمام رسید حاضرین سر در گریبان تفکر فرو برده
کسانیکه اندکی در فکر دین و خوف از خدا بودند از
دست باب گذشته از آنجا بیرون شده راه مساکن

خود را پیش گرفتند و از ضلالت آنها آسوده شدند و کسانیکه
از دین و مذهب و مال دنیا ازین هر دو از مذهب بهره بودند
... ... کذا [illegible] ... از این کلمات شاد
[illegible] ... ... بار دیگر رشتهٔ
تکالیف ... ... آنگاه حاجی محمد علی و قرة العین
راه مازندران را در پیش گرفته این شعر مترنم بودند

این تو لی با من و تو [illegible] رقیبان [illegible]
این همه با تو گرفته رو صحرا در پیش

[illegible] ... گرفته و در یکی [illegible] ... نشسته ...
که ... اشعار ایشان را ... اشعار عاشقانه ...
این مضمون که مهر و ماه در یکی محمل جا گرفته اجتماع
نشستن با فرزان قمریت گردید و طی مسافت میکردند تا
یکی از قریه‌های مازندران مکشوفا با یکدیگر بکام رسیدند و
یکدیگر طریق مصاحبت نموده اهل قریه چون از واقعه
باخبر شدند و از عقائد شان واقف گردیدند بر ایشان
تاختند و اموال و اثقال شان را ... ساختند
و پس از این واقعه میان حاجی محمد علی و قرة العین
... و هجران اتفاق افتاد و ایام در حال بلبلی همی مبتلا
گردید و مضمون این رباعی را در زبان نموده

دوشینه شب وصل با چنان نوشش لبی
امشب شب هجر با چنین تاب و تبی
افسوس که مستوفی دیوان قضا
آن را شبی نوشته این را شبی

(باقی بعد)

از طرف جماعت اسلامیه

امامیه اثنا عشریه

مطبع محمودی ... ستریت میں منشی محمد امیر کے اهتمام سے
چهپکر حجره محله مکان نمبر ... شایع هوا

مسلم ہیرالڈ

مضامین

مضامین

جلد ۸ | بمبئی ۶ دوشنبہ ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ | نمبر ۳۵

خبروں کا چمن

سی کریٹن نے ہوسٹ آف کانبیر مین کل سب کو بیان دیا کہ ارومس نے سر بیامین قبضہ کر لیا ہے اچھی طرح سمجھ میں نہ آیا مجھے اتنا معلوم ہے کہ یارہ بار رومر نے اپنے جنگی جہاز کے بیڑے مین ۵ جہاز اور بڑھا دیئے تھے۔ (لنڈن ۲ فروری)

بالہ بانی ہند یکم علاقہ مدراس کے پہاڑوں مین چھپے ہوئے ہین۔ نصف کے پاس بندوقین ہین اور نصف کے پاس چھوٹی تلوارین۔ اونہون نے ۲ آدمیونکو مار ڈالا اونکی گرفتاری کیلئے فوج روانہ ہوئی ہے۔ (مدراس ۲ فروری)

پی این او کمپنی کا ہمالیہ نامی آگبوٹ جس مین ۱۶ فروری کی ولایت کی ڈاک تھی ۲۶ کو سویز سے روانہ ہوا۔

ستاوکہ انڈین ریلوے نے گاڑی کی رفتار فی گھنٹہ ۱۰ میل زیادہ کر دی ہے پہلے ۲۵ میل چلتی تھی اب ۳۵ میل۔

۲۲ دیت بمبئی رجمنٹ دوشنبہ کے روز روانہ ہسٹنگ آگبوٹ مین ممباسہ کو جائیگی۔

بمبئی :- پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر گرین نے پائیدہونی کے قمارخانہ سے ہندو مسلمان کل ۳۰ شخصون کو گرفتار کرکے مسٹر ویب مجسٹریٹ کے اجلاس مین ۲۸ فروری کو پیش کیا۔ قمارخانہ کا مالک ایک شخص عثمان احمد ہے بعد چند اظہارات کے مقدمہ ملتوی رہا اور مجرمون کو ضمانت پر رہا کر دیا۔

بمبئی نمبر ۲ فروری کو مسٹر دستور مجسٹریٹ نے ایک سونا نامی کو اس جرم مین ۵ ماہ قید سخت کی سزا دی کہ وہ ایک ہندو عورت کا ۵۰ روپیہ کا زیور کھا گیا۔

قزوین ۲ فروری کو مسٹر دستور مجسٹریٹ نے ایک شخص عبداللطیف یوسف کو اس جرم مین ۲۰ روپئے جرمانہ کیا۔ کہ اس نے ٹکٹ ...
... گاڑی مین بغیر ٹکٹ کے سفر کیا تھا جب ریلوے افسرون کو معلوم ہوا تو اندیشہ تھا

تمام امریکہ مین ہر ہفتہ ۲۵ من سونا کان مین سے نکلتا ہے۔

اسپین مین یورپ کے تمام ملکون سے روزانہ اخبار بہت کم نکلتے ہین۔

آسٹریلیا مین ہر روز ایک لاکھ خرگوش پیدا ہوتے ہین۔

انگلینڈ اور سکاٹلینڈ کی ریل گاڑیون مین ہر سال مسافر لوگ ایک لاکھ ۲۵ ہزار پونڈ کا اسباب بھول جاتے ہین۔

یورپ کے تمام ملکون مین ہر ۵ برس کے بعد مردم شماری ہوتی ہے۔

بمبئی مین ایک ڈاکٹر کاغذ کے دانت بناتا ہے یہ دانت ۱۳ برس تک بخوبی کام دیتے ہین۔

تجربہ سے ثابت ہوا کہ پانچ آدمی آسانی کیساتھ ایک ریچھ کو پکڑ کر روک سکتے ہین مگر ۹ آدمی شیر کو نہین روک سکتے۔

پیرس (دارالسلطنت فرانس) مین گاڑی والون کو گاڑی ہانکتے وقت بیڑی پینے کی سخت ممانعت ہے۔

روس میں بات بات پر ٹیکس لگایا جاتا ہے۔

بمبئی :- ۲۷ فروری کو محمدی آگبوٹ جدہ سے آیا۔

سلطنت عثمانیہ کو محاصل تمباکو سے دس لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔

مہاراجہ جھالاواڑ کی تقدیر کا نوشتہ اسی ہفتہ مین ظاہر ہونے والا ہے سنا گیا ہے کہ مہاراجہ جھالاواڑ معزول کئے جائینگے اور انکی ریاست کورٹ کو واپس دیجائیگی۔ مارتھ صاحب پولیٹکل ایجنٹ جھالاواڑ تبدیل ہونگے گورنمنٹ نے انکی کارروائی

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ دوشنبہ ۲ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء

پوشہر کا تازہ فساد

۱۶ فروری کو بوشہر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ۱۱ فروری کو پہر لوگون نے فساد کیا۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہان دو مخالف گروہ ہین ایک گروہ کا ایک شخص دوسرے گروہ کے کسی شخص کے پاس کوئی چیز لینے گیا اوس نے دینے سے انکار کیا۔ اسپر دونون مین خوب جوتی پیزار ہوئی۔ پہر یہان تک نوبت پہونچی کہ سیکڑون کے وارے نیارے ہوگئے ۔

وہان کے حکام اسبات کی کوشش کر رہے ہین کہ کسیطرح ہمیشہ کے لئے فساد رفع ہوجائے۔

بلوہ کے روز تمام دوکانین دن بہر بند رہین لیکن دوسرے روز امن و عافیت کیساتھ کھل گئین۔

حضور وائسرائے

کلکتہ کے ۲۹ فروری کے تار سے معلوم ہوا۔ کہ حضور وائسرائے ۲۷ مارچ کو کلکتہ سے چلکر آلہ آباد مین اتوار کے روز آئین گے پہر یہان سے بریلی جائین گے اور وہان لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کے ہان ۳ روز تک مہمان رہین گے۔ پہر وہان سے ۱ اپریل کو ہردوار اور سہارنپور پہنچین گے۔ پہر وہان سے ۴ تاریخ کو ڈیرہ دون کو روانہ ہون گے۔ بعدہ ۸ تاریخ کو وہان سے روانہ ہوکر ۹ تاریخ کو شملہ پہنچین گے۔

ان تمام مقامات کی سیر انکی خانگی طور پر ہوگی۔

ڈاکٹر محمد حسین برٹش گورنمنٹ کا سفیر جدہ

۸ ماہ کا عرصہ ہوا کہ جدہ مین جو بدوؤن نے روس اور اٹلی اور انگلنڈ کے سفیرون پر قاتلانہ حملہ کیا تہا اور اسمین انگریزی سفیر عبدالرزاق نامی مارا گیا تہا اوسکی جگہہ گورنمنٹ نے ڈاکٹر محمد حسین کو مقرر کرکے ہندوستان سے روانہ کیا ہے ڈاکٹر صاحب کو بمبئی مین آئے ہوئے چار روز ہوگئے اور حبیب الدین عبداللہ قدور صاحب کے مکان پر مقیم ہین۔ دوشنبہ کے روز سیمی آگبوٹ مین جدہ جائینگے۔

استنبول کی تازہ خبرین

استنبول سے جو تازہ اخبارات آئے ہین اونکا ترجمہ درج ذیل ہے ۔

استنبول مین اٹلی کے سفیر اور اور سردارون کو دوسرے درجہ کا مجیدی تمغہ اور اٹلی کے ایلچی کی بیوی اور ایلچی کے مترجم کی بیوی کو دوسرے درجے کے شفقت کا تمغہ عطا ہوا۔

۲۸ رجب کو حضرت سلطان المعظم کی طرف سے سفیر اٹلی کی ضیافت کی گئی۔ اس ضیافت مین

کچھ دنون تو آپ کی تحریر کے لطف اوٹھائے۔ بعد اسکے وحید زمان یکتائے عصر جامع فضل و کمال مولانا حکیم حافظ عبد الحمید صاحب شرح دہلوی نے انشا پردازی کے جوہر دکہائے اور ایسی خبر لی کہ سب چوکڑی بہول گئے۔ مولوی صاحب نے نادانون کی برائیان کس کس خوبی سے حق کہ دلیل نقلی کے ساتھ ثابت فرمادین اور کیسے کیسے مزہ دیکھائے پہلے جسے گروہ مخالف دنگ ہو کے رہگیا۔ اور تمام قوم پر انکی فتنہ پردازی روشن ہوگئی۔ مولوی صاحب موصوف کی تحریر کا کیا کہنا جو فقرہ ہے اپنے رنگ مین دوبالا ہوا ہے۔ علاوہ دلایل کے کس خوش اسلوبی کے ساتھ جواب تحریر فرمایا ہے کہ جسکا بیان نہین۔ مولویصاحب کے مضمون سے یہ بات ہی سبکو معلوم ہوگئی کہ انگریزی تعلیم کیساتھ تالیان پیٹنا ہی سکہلائی جاتی ہین۔ اب تو ہر نیچر کو یہی اوستاد کے لقب سے یاد کرنا چاہئے اور جہان ان کی ذریات کا ذکر آئے تو نوجیان کہکر پکارا جائے۔ خیر یہ سب تو تہا ہی۔ بہت دنون سے اسبات کا خیال تھا کہ خورشید علیصاحب ایڈیٹر نیچری اخبار گہر مین ہی بیٹھے بیٹھے تالیان بجاتے ہین کبھی باہر نکلکر مرد میدان بنتے تو یار لوگ بھی کچھ تماشہ دکھلاتے بارے خدا خدا کرکے انگریزی تعلیم کی نسبت اونہون نے ایک مضمون شایع کرہی تو دیا۔ اگرچہ اپنی دانست مین بہت کچھ پہلو بچایا ہے مگر لفجولے کل انار بیترشیح بما فیہ انکے دلی خیالات انکی تحریر سے ظاہر ہو رہے ہین۔ اب ناظرین ذرا متوجہ ہوکر ملاحظہ فرمائین (باقی آئندہ)

راقم خادم القوم محمد یونس سہنیداری

رپورٹ فصلات

پچھلے ہفتہ کی سرکاری رپورٹ ظاہر ہے کہ وسط ہند اور مشرقی بنگال مین کسیقدر بارش ہوئی لیکن اضلاع پٹنہ مرشد آباد۔ بردوان۔ مین نہایت خفیف تر ہوا جس سے فصل کو کچھ فایدہ نہین ہوسکتا ہزاری باغ اور بہار کے علاوہ فصلون کیحالت اوسط درجہ کی ہے۔ ممالک مغربی و شمالی مین حالت نازک ہے باندہ مین ۱۸۶۱- ہمیرپور مین ۹۹۰- جہانسی مین ۸۱۱- جالون مین ۱۵۸۷ آدمی خیراتی کامون پر لگائے گئے۔ پنجاب۔ راجپوتانہ اور وسط ہند مین مزید بارش کی ضرورت ہے۔ صوبہ پنجاب کی کیفیت یہ ہے کہ سیالکوٹ۔ حصار دہلی۔ ڈیرہ اسمعیلخان کے علاوہ سب جگہہ کم و بیش ترشح ہوگیا ہے۔ نرخ امرتسر مین کسیقدر ارزان ہے۔ شاہ پور مین اوسط۔ دیگر اضلاع مین گران ہے حصار مین فصلین پژمردہ ہوگئین۔

سیالکوٹ۔ انبالہ۔ حصار مین مویشی دُبلے ہو رہے ہین۔ ملتان۔ شاہپور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان مین حال بدتر ہے۔ تحصیل شرقپور مین چارہ کی قلت سے مویشی ہلاک ہو رہے ہین باقی تمام اضلاع مین سوائے جالندھر کے چارہ کمیاب ہے۔

عقاید بابیان

نمبر ۱۴

حاجی محمد علی بالکمال ناشکیبائی انتظار خود بارفروش
[illegible] معمول ملاحسین بشرویه انتشنیده یاران
دوستان خود را آگهی داده بانتظار او نشست
[illegible] شهر بشهر [illegible] ... را در خود
[illegible] بابی گری دعوت میکرد چون از
[illegible] و سینه سوختگان بدنبال او افتاده
[illegible] از پسی آن ملی حسین [illegible]
سواری و قطار بودند و امر [illegible] پیش از دل
یاران اطاعت مینمودند اما ملاحسین بشرویه چون
[illegible] بارفروش شد در میان آن شهر منزل
گزیده با اصحاب خود اقامت ورزید و همه روزه
اهالی شهر را بدین و آئین بابیها دعوت مینمود
پس از چند روز جمعی کثیر اندر داخل شدند
شدت [illegible] اصحاب او زیاده گردید چون این
[illegible] سعید العلما که از علمای آن شهر بود رسید
مکتوبی بحاکم مازندران نوشته او را ازین قصه
آگاهانید شاهزاده خانلر میرزا که حاکم مازندران
بود چون گمان نیاورد که مطلب اصلی داشته باشند
مسامحت گذرانید جماعت بابیه از ترس اینکه
مبادا کارگذاران دولت بر ایشان بتازند
از بارفروش بیرون شده در سواد کوه منزل
کردند بعد از انکه شاهزاده خانلر میرزا حکمران
مازندران بعزم عتبه بوسی شهنشاه ایران بطهران
رفت فرمانروایان را حکم رانی نماند بار دیگر بابیها
باطمینان خاطر مراجعت بارفروش کرده

اقامت گزیدند جناب سعید العلما مکتوبی بسردار
عباسعلی خان لاریجانی نگاشته او هم محمد بیگ یاور
را بسمت تفنگچی بدفع آن جماعت فرستاد
محمد بیگ باکمال شتاب بسرعت بیار فروش آمده
با ملاحسین واصحابش بازار جنگ را رواج داد
و از [illegible] صف آرا شده بمقابله بیرون شده
جنگ پیوسته شد و [illegible] و ده تن
از اصحاب ملاحسین کشته شدند بعضی از بابیان
هم مجروح گردیدند چون بابیها دیدند در شهر
[illegible] جنگ و گریز نتوان
[illegible] سبز میدان رفتند و در آنجا
سنگرها از برای خود استوار کرده متحصن گردیدند
این هنگام عباسعلی خان سردار رسیده واقعه را
دید تصمیم رزم آن جماعت نمود بابیها چون دیدند
[illegible] یارای مبارزت با عباسعلی خان
را ندارند حیلتی کرده پیغام فرستادند که ما را
رخصت دهید تا از مازندران خارج بشویم و
بممالک دیگر روی آوریم و دعوت خود را بجاهای
دیگر آشکار سکنیم و باشما و با اهل مازندران کاری
نداریم عباسعلی خان ایشان اذن داده که از
مازندران بیرون روند و جماعتی از تفنگچیان را گماشت
که همراه ایشان تا علی آباد بروند و از آن جا
مراجعت نمایند (باقی آینده)

از طرف جماعت اسلامیه امامیه اثنا عشریه

مطبع محمودی مالک سرشتہ دار منشی محمد ناصر کے اہتمام سے چھپکر
حجرہ ... ممبئی سے شایع ہوا

مسلم ہیرلڈ

جلد ۵ | بمبئی :— شنبہ ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۵۴

خبرون کا چمن

قسطنطنیہ ۔ ۱۹ فروری ۔ سرکارا محمد رشی پاشا نے گرینڈ وزارت سے استعفا دیدیا۔

بدریہ ۔ ۱۹ فروری ۔ باغیون کی تعداد اکیس تک ہوگئی ۔ یہ لوگ جنگلون میں چھپے ہوے ہین ۔ انکی گرفتاری سخت مشکل ہے ۔ انہون نے ۴ آدمیون کو مارڈالا جسمین ایک پولیس کا جاسوس اور خفیہ پولیس کا ایک انسپکٹر دو آدمی ہین ۔ انکی سرکوبی کے لئے بہت سی فوج بھیجی ہوئی ہے ۔

کافرستان کا افغانی لشکر اس وجہ سے آگے کو بڑھا کر اسمین چند ہی روز مین فتح مین آگئی تھین اب کافرستان مین ہر طرح امن ہے ۔

بمبئی :۔ محمد عبد الرزاق مالک محمودان کمپنی نے پولیس مین اطلاع دی کہ میری عدم موجودگی مین شب چہارشنبہ کو کوئی بدمعاش تالا توڑکر ۸۰۵ روپیہ نقد اور موتیم یا جو لیگیا ۔

بمبئی :۔ جو بند و خیرہ محلہ مین پولیس کو مرد ہ ملا ۔ اسکی تحقیقات جوری نے چہارشنبہ پر ملتوی رکھی ۔

بمبئی :۔ شنبہ کے روز مارنگا اور جہانم مین لوکل لیڈرونکی مصنوعی جنگ ہوئی ۔

قانون حجاج ۹ فروری کو بنگال گورنر کی کونسل مین پیش ہوا تھا ۔

مکم مارچ کو منڈالہ علاقہ برہما کی گرن مین سخت آگ لگ گئی ۔ ۲۰ ہزار کا نقصان ہوا ۔

بڑودہ کا ایک دیسی اخبار رقمطراز ہے کہ بمبئی ہائیکورٹ کے جج آنریبل مسٹر جسٹس بیاٹی تبدیل ہوکے ریاست کے مقرر ہوگئے ۔ ہزار روپیہ تنخواہ ملیگی ۔

بمبئی :۔ ہائی لال باغ نے دیکھا مسٹر محمد بھائی باوجی خواجہ نے شنبہ کے روز انتقال کیا ۔

بمبئی :۔ شنبہ کے روز مسٹر ہاملٹن مجسٹریٹ کے اجلاس سے ایک شخص محمد حسین نامی مصنوعی رسالدار سردار بہادر کو اس جرم مین ۱۸ ماہ قید کی سزا ہوئی کہ دوستے کئی لوگونکا روپیہ دھوکہ سے کھالیا تھا ۔ یہ شخص ایک دفعہ عدم ثبوت مین چھوڑ دیا گیا تھا مگر دوسری بار گرفتار کرکے سزا ملی ۔

کلکتہ سے خبر آئی کہ وہان سُنی اور شیعہ ایک مسجد کی بابت سخت فساد کرنے کی آمادہ ہین (ایڈیٹر) دونو قوم عقل مند ہین ۔

حیدرآباد دکن کی تازہ خبرین :۔ افواہ سنا جاتا ہے کہ مسٹر پیرڈن ریزیڈنٹ حیدرآباد نے حضور نظام کی ملاقات کرتے وقت پیشی ہتھیار پر سرکار انگریزی کی علانیہ سلامی کرنے کا جرم عائد کیا ۔

ایک نامہ نگار رقمطراز ہے کہ خیر نوازی حیدرآباد نے بڑی سنجیدگی سے بیان تحریر کیا ہے کہ پارسی ناٹکون سے نوجوانون کے اخلاق بگڑ جایا کرتے ہین ۔

مولوی یوسف الدین کے مقدمہ رشوت کی تاریخ اسلئے بدلدی گئی ہے کہ وہ ۲۴ فروری کو اناپور کی عدالت مین حاضر نہو سکے ۔ مسٹر انڈرسن سرکاری وکیل نے گورنمنٹ کو لکھا کہ مین اپنی رخصت کے قبل جو ۱۶ اپریل کو ختم ہوتی ہے عدالت مین حاضر نہین ہوسکتا لہذا گورنمنٹ نے مقدمہ ۲۱ اپریل تک ملتوی کیا ۔

مسٹر لو ونسکی ایجنٹ دکن مائننگ کمپنی آیندہ ہفتہ حیدرآباد مین تشریف لائینگے ۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی پنجشنبہ ۱۲ مارچ ۱۸۹۶ء

اعلان

واضح ہو اخبار مسلم ہیرالڈ ۱۲ مارچ روز پنجشنبہ کو بجائے آٹھ صفحوں کے بارہ صفحوں پر شائع ہو گیا۔ اور قیمت فی کاپی نصف آنہ لیا گیا اور باقی ہفتہ واری میں آٹھ صفحوں پر شائع ہوگا اور قیمت بدستور سابق فی کاپی ایک پیسہ ہوگی

(مینجر)

ایک نووارد مولویصاحب کی شکایت

مولوی عبدالحمید پانی پتی جو یتیم خانہ اہل اسلام آگرہ کے لئے چندہ فراہم کرنے بمبئی آکر سیٹھ حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد کے ہاں ٹھیرے ہوئے ہیں اخبار اسلام آگرہ نے اونکی سخت شکایت لکھی ہے جسکا خلاصہ میں آپکے پاس روانہ کرتا ہوں آپ اوسکو اخبار میں چھاپ دیجیے تاکہ بمبئی کے مسلمان دھوکا نکھائیں

اعلان رؤسائے
آگرہ کیطرف سے

ہمارے شہر کے جملہ رئیسون نے بالاتفاق ایک اشتہار ہندوستان کے سب مسلمانوں کی اطلاع کیلئے شائع فرمایا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ

"عبدالحمید ابوالفرح پانی پتی کے یتیم خانہ واقع آگرہ میں برائے نام دو تین یتیم اور دو تین عورتین [illegible] موجود ہیں جسپر کسی [illegible] کا گمان مشکل ہوتا ہے یہ شخص بطور نمونہ ہم رؤساء شہر آگرہ کا نام لوگوں کے دکھانے کو ایک کتاب میں لکھ رہا ہے اور ہمارے شہر کے نام سے چارون طرف روپیہ مانگتا پھرتا ہے۔ ہم لوگ ہرگز اوسکے شریک نہیں ہیں ہم کو اس یتیم خانہ کیطرف سے اطمینان نہیں ہم لوگ عام اطلاع دیتے ہیں بری الذمہ ہوتے جاتے ہیں تاکہ آیندہ ہمارے بھائی مسلمانوں کو ہماری نسبت کوئی شکایت ہو۔ ایسے فرضی یتیم خانہ سے اور فیض بند ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے شہر میں اپنے جا کے جاری کریں تو جسکو اطمینان ہو جاوے وہ اپنا روپیہ پانی پتی کو دے اختیار ہے۔ ہمارا کام سبکو مطلع کر دینے کا تھا وہ کر دیا گیا۔ جو اخبار نویس اور ایڈیٹر صاحب ہمارے اس اعلان کو دیکھیں وہ بھی حسبۃً للہ اور ازراہ ہمدردی اسلامی سلک کی اطلاع کیلئے اسکو اپنے اپنے اخبار میں مندرج کر دین خداوند دونون جہان میں اسکا اجر نیک دیگا۔"

جن رئیسون کے دستخط اس اشتہار پر ہیں انکے نامہائے نامی و اسمائے گرامی ذیل میں ہیں۔

(۱) حکیم سید اشتیاق علی صاحب رئیس اعظم شہر آگرہ۔
(۲) حکیم سید عاشق علی صاحب رئیس اعظم شہر آگرہ
(۳) حکیم سید معصوم علی صاحب قادری الجعفری رئیس اعظم آگرہ۔
(۴) سید اصغر علی شاہ صاحب رئیس اعظم آگرہ
(۵) بنارسی خاں صاحب رئیس و تحصیلدار پنشن یافتہ
(۶) میر حشمت علی صاحب پلیڈر دیوانی و ممبر میونسپل کمیٹی

(۷) محمد قادر علیخان صاحب صوفی مالک مطبع مفید عام آگرہ اخبار مفید عام

(۸) سید محمد علی صاحب مالک مطبع اعجاز محمدی و اڈیٹر اخبار ناصر شہد آگرہ

(۹) منشی کرامت علی صاحب ایجنٹ بنگال سیریا کمپنی

(۱۰) منشی نعیم الدین صاحب وکیل عدالت دیوانی آگرہ

(۱۱) منشی جہانگیر خانصاحب رئیس آگرہ

(۱۲) سید نظام علی صاحب رئیس نئی دروازہ آگرہ

(۱۳) سید محمد حسین صاحب ابن سید احمد حسن صاحب مرحوم ڈپٹی کلکٹر

(۱۴) سید مرتضی صاحب رئیس آگرہ

(۱۵) حافظ تقی الدین خان صاحب خلف الرشید محمد حکم خان صاحب مرحوم تحصیلدار

(۱۶) حکیم سید اولاد حسین صاحب ممبر لوکل ایجنسی آگرہ

(۱۷) حکیم سید سجاد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ آگرہ

(۱۸) وارث علی اڈیٹر اخبار اسلام آگرہ

ہمارے شہر میں اوپر کے سترہ (۱۷) صاحبوں سے بڑھکے کوئی رئیس اور معتمد نہین ہے۔ گویا آگرہ کی چوٹی ہین۔ جب یہ لوگ اوس میتم خانہ کی شرکت سے انکار فرماتے ہین تو ایسے کام مین روپیہ محفوظ نہین سمجھا جا سکتا ہے اور دوسرے کارخیر کے واسطے بھیک مانگنے والے بیچارون کی عزت جاتی ہے۔ لہذا ہم بھی معزز ہمشیرہ اڈیٹری سے کرنے والون سے امید رکھتے ہین کہ وہ بھی اس اعلان کو اپنے اپنے اخبارون مین جگہ دیکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہون

(از لوکل نامہ نگار)

ایک پولیس سپاہی کی نالائق حرکت

ہمارے شہر کی پولیس کے ایک سپاہی مسمی فخر الدین نے شب دوشنبہ کو رات کے ساڑھے بارہ بجے بجرہ ٹولہ مین ایک معزز شریف ضعیف شخص کو جو قرآن خوانی کی مجلس مین بیٹھا ہوا تھا بلاوجہ سر مجلس سخت فحش گالیان دین اور آستینین چڑھا کر مارنے کے لئے دوڑا لیکن لوگون نے ٹھہرا لیا ورنہ سخت خونریزی ہوتی۔ شور و غل کی آواز سنکر لوگ بہت جمع ہوگئے تھے

ہم امید کرتے ہین کہ حضور پولیس کمشنر صاحب بہادر فخر الدین سپاہی سے اوسکی اس نالائق حرکت کا سبب دریافت کرکے معقول سزا دینگے

جامع مسجد بمبئی

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک ہے؟

مکرمی اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ نیچری اخبار مطبوعہ ۸ فروری مین ایک صاحب خیر خواہ کے نام سے ایک مراسلہ لکھے ہین جس مین وہ جامع مسجد کے مقدمہ مین ہزارون روپیے کی بربادی کا رونا روتے ہین۔ اور مسجد کے ذمہ دارون کو ایسا کچھ پاک صاف سمجھتے ہین کہ جناب خیر خواہ صاحب کو حساب مسجد کے جانچے جانے مین آیندہ نقصانات کا خوف معلوم ہوتا ہے۔

اس امر کی نسبت ایک نتیجہ خیز مکالمہ بیان کرنا بیجا نہوگا جس مین دو صاحب شریک تھے۔ ایک صاحب جو کہ اپنے تئین قوم کے خیر خواہ جتاتے ہین لہذا ہم اونکو اسی نام سے یاد کرینگے اور دوسرے صاحبکو

صاحبدل کے لقب سے۔ صاحبدل سے خیر خواہی کا دم بھرنے والے پوچھتے ہیں۔ کیون جناب آپ خاموش کیون بیٹھے ہیں؟ مسجد جامع کا بہت نقصان ہو رہا ہے اس کے لئے سر میدان نکلکر کچھہ کوشش کیون نہین کرتے؟ کیا آپ نہین جانتے کہ مسجد کا اسقدر نقصان ہوا؟

صاحبدل نے تعجب کے ساتھ پوچھا کہ نقصان تبلائیے مسجد کا کسقدر نقصان ہوا؟

خیر خواہ نے کہا کہ ابھی ابھی مسجد جامع کے متعلق مین ہزارون کا تو نقصان ہوا اور ہزارون کا ہو رہا جاری ہے۔ کیا آپ مسجد کو ادھر زیر بار ہوتے دیکھا چاہتے ہین؟

صاحبدل نے کہا استغفر اللہ یہ کیا بات ہے۔ مگر ہان مین۔ آپ بزرگ ہین گستاخی معاف میری اور عام رائے تو یہی ہے کہ جن روپیون کو آپ ضایع ہوا سمجھتے ہین۔ وہ محض مسجد کی صورت کی اور بہتری کے لئے خرچ ہوئے ہین۔

خیر خواہ نے کہا یہ بات تو کوئی عقل مین نہین آتی کہ مسجد کے ہزارون روپئے تو خرچ ہون اور پھر اوسکو مسجد کا فائدہ بتلایا جائے۔

صاحبدل :- بزرگ بندہ حیرت ہے کہ یہ بات آپ کی عقل مین نہین آتی جسکو ایک موٹی سی موٹی سمجھہ رکھنے والا بآسانی سمجھہ سکتا ہے مین تمثیلاً عرض کرتا ہون کہ ایک مالدار بیمار ہے اور روز بروز اوسکا مرض بڑھتا چلا جاتا ہو تو کیا یہہ دانشمندی ہے کہ روپیہ بچانے کی غرض سے اوس کا علاج نہ کیا جائے۔ ڈاکٹر کے علاج معالجہ مین البتہ اُس تونگر کی بیماری پر نظر کرتے ہوئے ہزارون روپئے دوا دارو مین خرچ ہون گے مگر یقین ہے کہ بچ رہیگا تو کیا ان ہزارون روپیہ کا خرچ کرنا اوس دولتمند کے لئے نقصان تصور کیا جائیگا یا فائدہ۔ یہی حال مسجد کا سمجھو۔ اسکی ابتر حالت اظہر من الشمس تھی۔ پھر اگر مریض کے رفع صحت ہونے کے واسطے درستی علاج مین ہزارون روپئے صرف ہوئے تو یہ کیا نقصان سمجھا گیا یا فائدہ۔ بلکہ اگر مریض (یعنی مسجد) کو اپنی اصلی حالت پر چھوڑ دیا جاتا۔ اور علاج نہ کیا جاتا تو ہزارون کیا لاکھون کا نقصان ہوتا ہے۔

اب ہم نیچری اخبار کے خیر خواہ نامہ نگار سے جواب طلب کرتے ہین کہ (۱) قبل از مقدمہ مسجد کی کاروائی ابتر حالت مین تھی یا نہین؟ اور (۲) جن لوگون کی غفلت سے نقصان پہونچا ہے وہ اوسکی تلافی کے ذمہ دار ہین یا نہین؟ (۳) اگر مسجد کا حساب صاف ہو جائے تو مسجد کا نقصان ہوگا یا فائدہ؟ کیا اس مین کوئی شبہ ہے کہ فی الحال مسجد جن کے چارج مین ہے وہ ان رقمون کو ادا کر سکین گے جو اونکے ذمہ حساب و کتاب کے ذریعہ واجب الادا ہوگی۔ کیا بفضل خدا یہ حضرات اہل دول نہین جو ادا نکر سکین۔ اگر ہین تو پھر کیا خوف؟

شاید مثال دینے کے لئے یہ جواب دیا جائے کہ خیر نقصان ہوا سو ہوا پھر از سر نو اخراجات مین پڑنا کیا ضرور۔ کیا حاجت کہ چند اشخاص مسجد کا حساب

کتاب اپنے ذمہ لین تو اسکا فیصلہ بغیر اخراجات کے نہین ہو سکتا؟ البتہ بظاہر تو یہ ایک ٹھیک بات ہے مگر نظر عمیق سے دیکھا جاتا تو اکثر یہی پایا جائیگا کہ ثالث کے معاملون مین فیصدی ایک معاملہ رو براہ ہو کر دوبارہ کورٹ تک جانے کی نوبت نہ آتی - ورنہ باقی ۹۹ کا تو یہی حال ہوتا ہے اور کورٹ سے بغیر چارہ جوئی کرا کے کچھ نہین بن پڑتا-

راقم ایک خادم قوم بمبئی ۹ فروری ۱۸۹۶ء

جامع مسجد بمبئی

مکرمی ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم۔ آپکے آخری پرچہ مین کسی مراسلہ نگار نے اپنی ناواقفیت کی وجہ سے یا عمداً لکھ مارا ہے کہ جامع مسجد بمبئی کا حساب جانچے جانے کے لئے ازسرنو نوٹس دیا گیا حالانکہ یہ کوئی بات نہین بلکہ جو کچھ ہو رہا ہے حسب حکمنامہ عدالت عالیہ عمل آمد ہو رہا ہے اور اصل مقدمہ کی بنا تو یہی ہے کہ مشاورین سے خورد برد کا حساب لیا جائے اب اگر جان بوجھکر کوئی انجان بنے تو اسکا کیا علاج مراسلہ نگار نے خود اپنی تحریر سے ثابت کیا ہے کہ منصف مزاجی اوسے چھو نہین گئی - ورنہ مدعیکو دشمن وکاہ بر آوردن کے متعصبانہ الفاظ مین کیون کسیکی جانبداری کیجاتی - اگرچہ اخیر کے جملون مین صاحب موصوف نے اپنے زعم مین بہت کچھ سنبھالکر لکھا ہے مگر پہلے ہی جملہ مین کل مضمون کی قلعی کھل گئی -

اس مسجد کے متعلق اول تو جو مقدمے ہو چکے ہین انمین کچھ تو کسی خلل سے - اور کچھ تو کسی خیال سے کہ اخراجات بڑھین گے مشاورین کے حساب جانچے گئے جو آنیوالے مشاورین کے لیئے تنبیہ ہن نہین اور وہ اسی خیال مین کہ کون پوچھنے والا ہے غفلت کی پٹی آنکھوں پر باندھکر اوہا دہندہ کارروائیان کرتے لیکن جبکا آج یہ نتیجہ نکلا کہ موجودہ مشاورین بھی غافل رہے اور عدالت عالیہ نے خورد برد معلوم کرنے کے لئے مشاورین کا حساب جانچے جانے کا حکم صادر فرمایا اگر موجودہ مشاورین کے نزدیک سے برابر حساب لیا جاتا تو یہ بیچارے کیون اس قدر غافل بیٹھتے اس لئے اگر آج ہی باقاعدہ حساب جانچنے سے چشم پوشی کیجائیگی اور مشاورین موجودہ سے محاسبہ نہ لیا جائیگا تو آیندہ بھی کوئی بہتری کی امید نہین -

یاد رہے کہ یہ مشاورین کے لئے یہ پہلا سبق ہوگا کہ وہ اپنے متقدمین کے قدم بقدم چلین -

راقم ایک کوکنی ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ

سپاہی کیساتھ نیک سلوک کیضرورت

نمبر ۲

دوسری جانب جب ایسی حالت پر غور کرتے ہین جبکہ اہل قلم کی تجویزین اور تقریرین کچھ کام نہین کر سکتین - اور دشمن حملہ آور ہو کر عوام کی جان و مال کو برباد کرنے پر آمادہ ہوتا ہے اسوقت اگر کوئی پیارا اور نجات دینے والا ہے تو یہی ملٹری ڈیپارٹمنٹ ہے! عوام اور بادشاہ کی عزت قائم

[illegible] لئے اسی ہند کے جوان سینہ سپر کئے ہوئے
دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے بہادری دکھاتے تھے [illegible]
[illegible] مین اسوقت یہی ارادہ ہر ایک سپاہی کے دل
مین ہوتا ہے کہ دشمن حملہ آور کا بے تعداد و فوج کو
[illegible] مین اکیلا ہی فنا کر ڈالون اُسے فرار [illegible]
[illegible] کی بندوق یا تلوار سے [illegible] جان جاتی
[illegible] فوج کے ساتھ ایسی حالت کے حصول کے
[illegible] آگے بڑھتا ہے ایک [illegible]
سپاہی اسی قسم کے خیالون سے فتح کی امید کئے
[illegible] قربان ہونے پر مسرت ظاہر کرتے ہوئے [illegible]
[illegible] ایسے وقت مین جبکہ والدین اپنے عزیز
[illegible] کو چھوڑ کر اپنی جان بچانے کیلئے
[illegible] گوشہ مین سر چھپائے بیٹھے ہوتے ہین وہ
[illegible] قلم جو اپنے قلم کی طاقت سے ہزارون بندگان
خدا پر قابو رکھتے تھے مثل بید کے لرزتے ہوئے
دیتے ہین بہادر جنگی سپاہی مخالف کے سامنے آ
ہے اور انہین کئی لوگون کی جانین بکمال خوشی کے
ساتھ حق نمک ادا کرتا ہوا زمین کے فرش پر آرام
کرلیتے اور اسی قسم کے بہادر نوجوانون کی
کوشش اور قربانیون سے دشمن پیٹھ دکھا کر
فرار ہو جاتا ہے اور صرف اسی ایک بہادر سپاہی
کی برکت اور ہمت سے تمام ملک اور سلطان وقت
کی عزت اور بادشاہت قائم رہتی ہے۔

اس امر کا فیصلہ کہ ان مین کون زیادہ رعایت
کا مستحق ہے ناظرین پر چھوڑا جاتا ہے۔ یہہ
تمام ذکر سول و ملٹری محکمون مین فرق بتلانے کو
لکھا گیا ہے عام لوگ جنگی محکمہ کو زیادہ
عزت کی نگاہ سے نہین دیکھتے ہین۔ اسکی وجہ
زیادہ تر یہہ بہی ہے کہ اس محکمہ کے لوگون کی تنخواہین
برمقابلہ سویلین لوگون کے بہت کم ہوتی ہین مثلاً
[illegible] بڑی [illegible] ہے مگر مندرجہ بالا واقعات
کو [illegible] نظر انصاف سے دیکھا جائے تو کیا یہ ہوسکتا
[illegible] تسلیم نہین کرنا پڑیگا کہ جنگی فوج کا ہر ایک سپاہی
عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھے جانے کو قابل
ہے۔ اسلئے تمام انصاف پسند صاحبون کے لئے لازم
ہے کہ [illegible] سپاہی کو ہرگز حقارت کی نظر سے نہ دیکھا کرین
[illegible] ایسا ہوتا رہتا ہے کہ اس بہادر جانباز فرقہ
کے نوجوانون نے تھوڑی سی بدسلوکی سے تنگ آکر
اپنی جانین ضائع کر دین بلکہ بعض اوقات اپنے
افسرون کو بھی بحالت طیش قتل کر ڈالا اور خود سزاے
عذاب [illegible] ہو گئے۔ یہ جوش ان بہادری تنخواہ
کے لازمی مین قدرتی ہے رات دن جنگی تعلیم
پانا اسلحہ جات کو استعمال کرنا اور جنگی بہادرکا
خطاب [illegible] انکو معمولی جوش کے وقت بھی سنبھلنے
نہین دیتا اور جلد [illegible] ایسے فعل کر بیٹھتے ہین
جسے عوام سخت حیرت اور تعجب سے دیکھتے ہین۔ اور
جو خود اپنی جان کو خطر مین ڈالنے والا ہوتا ہے
سپاہیون کا جوش ہر ایک ملک مین بڑہا ہوا ہوتا
ہے۔ ہندوستان کے وقوعے جس مین کرنل لفٹننٹ
ورسالدار صوبیدار وغیرہ مارے گئے۔ ابھی تک
ناظرین کو فراموش نہین ہوئے ہونگے۔ اسی
طرح یورپ اور دیگر ممالک مین بھی ایسی وارداتین
اکثر ہوتی رہتی ہین۔ ابھی تھوڑے عرصے کا ذکر
ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو مختصر خبرون مین ایسکواڈرن
مین فوجی اشتعال کا خوفناک واقعہ بتلا چکے ہین
جو اسطرح ہے کہ " فوج قواعد کر رہی تہی اتفاقاً

ایک سپاہی کے ہاتھ سے بندوق گر پڑی۔ اسپر
کرنل صاحب نے سخت کلامی کی اور مشکیں کس کر
اور درخت سے باندھکر اتنے بید لگائے کہ بیچارے
سپاہی کی جان نکل گئی۔ اسپر تمام سپاہی مشتعل
ہوگئے اور کرنل صاحب کو معہ دیگر چند یورپین افسران
کے بندوق سے اڑا دیا۔ اس قسم کا سنگین واقعہ
ہندوستان کی ملٹری ڈیپارٹمنٹ کی ہسٹری میں سوا
بجز غدر ۱۸۵۷ء کے کبھی نہیں ہوا۔

سپاہیوں کا بیشک یہ بڑا بھاری قصور ہے
کہ انہوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔
واجب تو یہ تھا کہ وہ کرنل صاحب کی زیادتی کا باضابطہ
نوٹس لیتے اور اعلیٰ حکام سے چارہ جوئی کرتے
اب وہ سب کے سب ضرور سزا کے لایق ہیں
اور غالباً وہ سزایاب ہونگے مگر اس غیر ملک کے
حالات اور ہندوستان کے گذشتہ واقعات
کو پیش رکھکر بغور دیکھا جائے تو کیا یہ نتیجہ آسانی سے
نہیں نکل سکتا کہ سپاہ کا جوش سخت خطرناک
ہے اور جب یہ حالت ہے تو غریب اگر بدسلوکی سے
تنگ آکر جنگ پر آمادہ ہوجاتے ہیں تو بیجا انکی
جبلی عادت کہنی چاہئے اور وہ زیادہ سختی کے
مستوجب نہیں ہوسکتے۔ دوسری طرف انتظام
کا قایم رکھنا بھی (اور انتظام کیسا جنگی افواج کا)
ضروری ہے اسلئے سخت سزائیں بھی مجبوراً
دینی پڑتی ہیں۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ تمام حکام
فوج و دیگر اشخاص کو اچھی طرح سے مطلع کیا جائے
کہ ہرگز وہ ایسا برتاؤ سپاہیوں سے نکریں جو
اشتعال بخش اور دلشکن ہو۔

اسموقعپر ہم یہ کہنا اپنا ضروری فرض تصور کرتے
ہیں کہ غالباً بعض دیسی افواج ہند میں افسران
ضرور ماتحتوں سے سخت برتاؤ کرتے ہونگے
جیسا کہ ہر سال سپاہیوں کی جانب سے ایسی وارداتیں
خونریزی سرزد ہوتی ہیں۔ ہمیں اکثر بعض فوجی
افسران سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے تو ہم نے
ان سے دریافت کیا کہ ان حادثوں کی اصلی وجہ کیا
ہے؟ انھوں نے زیادہ تر یہی وجہ بتلائی کہ افسران
کی بدسلوکی۔ افسران میں انگریز۔ ہندوستانی
دونوں قسم کے لوگ شامل ہیں لیکن زیادہ بدسلوکی
انگریز افسران کیطرف سے ہوتی ہے۔ چنانچہ
ہمیں ایک مشہور فوجی افسر نے ایک میجر صاحب کا
ذکر سنایا جو ماتحتوں کو بڑی گالیاں دیا کرتے
تھے انکی عادت تھی جو چالاک آدمی انکی خوشامد
کرتا اور دوسرے کی چغلی کردیتا اسپر خوش
رہتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایکدن کمیشنڈ
افسر کے منہ میں گھوڑے کی لید انھوں نے
دیدی اور مارپیٹ کی تو کوئی حد نہیں ہوتی تھی
مگر شکر کا مقام ہے کہ تھوڑے عرصے کے بعد
صاحب موصوف فوج سے علیحدہ کئے گئے۔
اسیطرح انہوں نے کہا کہ بعض نیٹو لوگ
سرداروں اور سپاہیوں کو پریڈ میں سخت گالیاں
نکالتے ہیں اور زعم حکومت میں حقداروں کو
چھوڑکر خوشامدی اور بادسیلہ اشخاص کو ترقی
دیتے ہیں بلکہ بعض فوجوں میں تو صرف
انہیں آدمیوں کو ترقیاں ملیں جنہوں نے شکار
سے صاحبان کی خوشخاطری کی ایسے حالات سے یہ کیا

گیا ہے کہ سارے سپاہیوں سے بدسلوکی ہوتی ہے اگر یہ ٹھیک ہے تو یہ بڑی بھاری غلطی ہوگی کہ اس کا انسداد نکیا جائے

بہتر ہو کہ سر جارج وائٹ صاحب بہادر کمانڈر انچیف افواج ہند تمام کمانڈنگ افسران کو ایسے جنرل آرڈر سے تنبیہ کر دیں کہ کوئی یورپین اور دیسی افسر سپاہیوں کو گالی نہ نکالے اور جہاں تک ہو سکے عمدہ برتاؤ سپاہیوں سے کیا جائے اور اگر یہ جنرل آرڈر جاری کیا گیا تو ہم امید کرتے ہیں کہ کوئی افسران سپاہیوں کی [illegible] تنگی جا سکیگی (اخبار عام)

جشن ولادت باسعادت اعلیحضرت اقدس شاہنشاہ

اسلامیان پناہ حضرت امیر المومنین سلطان المعظم غازی عبد الحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ

۱۴ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۴ ہجری قدسی شب پنجشنبہ پیش کہ مصادف ولادت ذات فرشتہ صفات اعلیحضرت اقدس شاہنشاہ اسلامیان پناہ بود تمامی دوائر دولتی و خانہائی وزرا و رجال دولت و بزرگان مملکت با قنادیل رنگارنگ و فانوسہای با نقش و نگار چراغانی شدہ خصوصاً در سمت بوغاز در چند نقطہ آتش بازیہای بسیار با شکوہ بوقوع پیوستہ کہ تا کنون امثال آن کمتر دیدہ شدہ است

آن شب فرخندہ درین شہر پایہ تخت [illegible] بہر سو کہ دیدہ باز میشد اسباب جشن و شادمانی و آتشبازی و چراغانی بود کہ دیدہ بینندگان را خیرہ می نمود سکنہ اینجا [illegible] از غریب و بومی و فرنگی و رومی کمر ہمت [illegible] با طلعت ذات خجستہ صفات شہریار بستہ [illegible] کردار [illegible] آمینہ غلغلہ [illegible]

[illegible] ہمایون ملوکانہ رفتہ بقراریکہ معمول است حضرت سلطنت پادشاہی بعرض مراسم تبریک و بندگی پرداختہ اند [illegible] مذکور [illegible] مراسم تبریک و تہنیت بجا آوردہ اند

باحترام جشن ولادت با سعادت اعلیحضرت اقدس پادشاہی بقرار معمول ہر سالہ از مجرمین و مقصرین کہ در محبسہای ممالک محروسہ عثمانی بجہت مدت معین محکوم بودند از جملہ آنانیکہ نصف مدت محبوسی را با پایان آوردہ بودند باقی مدت حبس شان معفو گشتہ در ہر جا [illegible] از تضایق [illegible] آنان را مرخص داشتہ اند ۔

مطبع محمودی نانک سٹریٹ میں منشی محمد امیر کے اہتمام سے
چھپکر محلہ [illegible] مکان نمبر [illegible] سے شایع ہوا

مسلم ہیرالڈ

مضامین
خبرون کا چمن
مسٹر واحد خان جبلپوری
حیدرآباد دکن
بادشاہ کا قدر
جنگ ٹلی و ابی سینیا

مضامین
دہلی مین اجلاس
تقریر
ہمارے جنگی لارڈ صاحب کے جنگی خیالات
ہمارا عہد صاحب بھلا دار
وائسرائے کی ساست کا پولیٹیکل حق

جلد ۸ | بمبئی ـ چہارشنبہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ | نمبر ۵۵

خبرون کا چمن

بمبئی ـ مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب شاہ جہان حسان ام
سال جیکو بمبئی آئے اپنے وطن سے تشریف لائے۔
بمبئی ـ کامیکر سٹریٹ مین ایک بچہ اسماعیل محمد اسحاق
نامی گیسم پانی سے جل گیا۔
بمبئی ـ ناگ دیوی سٹریٹ مین قاسم سیٹھ بہادر عرب
بیوپاری کی ۱۳۵ روپیہ کی چوری ہو گئی۔
جمعرات کے دن بینک آف بمبئی نے اپنی شرح سود
۵ فی صدی کر دی۔
بنگال بینک کی شرح سود بھی ۵ سے ۶ فیصدی ہو گئی۔
بنگال چیمبر آف کامرس نے دو کروڑ کے عہد بے کرنسی نوٹ
کے معاملہ مین مختلف انتظامات کئے ہین۔
مدراس کے لشپ نے جملہ پادریون کے نام ایک سرکلر
جاری کیا ہے کہ وہ آرمینیا کے مظلوم عیسائیون کے
واسطے دعا مانگین اور نمازین پڑھتے گزارین۔
گوالیار مین نرخ غلہ بہت گران ہو گیا ہے۔
حضور والی ریاست کی صاحبزادیان اگلے ہفتہ کرنال
تشریف لائینگی اور باقیماندہ موسم سرما وہین بسر
کرینگی ـ حضور ممدوح بھی شملہ جاتے وقت سہارنپور اور
کرنال کے راستہ تشریف لائینگے۔
کوئٹہ رجمنٹ کے ایک آدمی کو اوس کے ہمراہی نے
جبکہ ملتان مین شکار کھیل رہے تھے گولی سے شکار کیا۔
کوٹگڑھ اور پالم پور کے درمیان اس کثرت سے
ژالہ باری ہوئی کہ اکثر درخت ٹوٹ گئے اور ریلوے لائن
ایک گھنٹہ تک بند رہی۔

ڈھاکہ مین عید مسجد کے متصل جو تشدد کی وقوعہ
آئین اور مسجد کو کوتی عہدہ نہین بھیجا۔
گورنمنٹ ۲۰ مارچ کو کلکتہ مین جلسہ کر کے ۲۰
کو شملہ مین کھیلین گے۔
نئے لفٹننٹ گورنر پنجاب ۱ ماہ اپریل ۱۸۹۷ء کو مسٹر
ڈکنز رتھ بیگ جو آجکل ہند گورنمنٹ مین پنجاب کے عہدہ
لفٹننٹ گورنری پر آئینگے۔
کلکتہ مین خاص زنانہ کی ہوا خوری کے لئے ایک پارک
بنانے کی تجویز ہے۔
حیدرآباد دکن کی تازہ خبرین ـ ایک اخبار لکھتا ہے
کہ آپ یہ سنکر سخت تعجب کرینگے کہ مولوی یوسف الدین نے
۴۰ ہزار سے زیادہ روپیہ اپنے مقدمہ کی اپیل مین صرف کیا۔
اس روپیہ مین سے وہ ہر روز ڈیڑھ ہزار روپیہ اپنے وکیل
مسٹر گیٹ کو دیتے تھے اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ یوسف الدین
نے ۵ ہزار روپیہ اپنے تبلی دوست اور مشیر کار مولوی
عبدالغفور کو بطور انعام کے دیا۔
ثابت علی کے مقدمہ کی اب تک تحقیق خبر معلوم نہین ہوئی۔
ہز ایکسیلنسی آئندہ ہفتہ کو ریاست کے دورہ پر
تشریف لیجائینگے اور اونکی ملاقات کے لئے ریذیڈنٹ
بھی برار کو جانیوالے ہین۔
مسٹر تھمنس ایگزیکٹیو انجنیئر پبلک ورکس ڈویژن جنوبی برار
نے ۱۰ فروری کو مسٹر ہربرٹ واٹر ورکس سکندرآباد
سے چارج لیا۔
گذشتہ دوشنبہ کو اسپتال مین این جی ایس ریلوے کا
ایک پارسی انجن ڈرائیور ہیضہ کے مرض سے مر گیا۔
بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مرض وبا بنکر تمام شہر مین
پھیل گیا ہے۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی — چہارشنبہ ۴ مارچ ۱۸۹۶ء

سردار محمد خان جنڈولی

سردار محمد خان جنڈولی ۴ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کو
سلطان محمد کے ہمراہ بمبئی میں جمعہ کو تشریف لیگئے
جب وہ کراچی سے بمبئی میں تشریف لائے اوسوقت
اون کے ہمراہ ۲۲ جوان تھے جن میں سے ... ہمراہ
صرف کیا — جو اون کو اپنے ہمراہ رکھکر باقی
سب کو کابل بھیجدیا۔

حیدرآباد دکن

دعوے مکان

(باجلاس عدالت اطراف بلدہ — سرکار ہز ہائینس نظام
صرف خاص) مدعی راجہ علی عباس علی ...
وکیل مدعی — اور نذیر حسین اور ... الدین وکلاء
مدعا علیہ

مدعا علیہ کا بیان ہے کہ مکان میری والدہ کا
تھا اوسنے مجھکو اپنے قرضہ کے عوض میں دیا ہے
وغیرہ وغیرہ — مقدمہ کی سماعت کے دن مدعی
علیہ عدالت میں پانچ منٹ دیر سے آیا تھا —
اسلیے ڈگری مدعی کو دیدیگئی — مدعا علیہ نے
تین سال تک تمام ... عدالتوں کو چھان ڈالا
اب کہیں ہائیکورٹ نے عدالت ماتحت کو
پھر نو جانچنے کی ہدایت کی ہے۔

ماپلہ کا غدر

۲ مارچ کو مدراس سے تار آیا کہ ماپلہ کے غدر نے ایک
خوفناک صورت پیدا کی ہے جسکی وجہ سے سخت
خونریزی ہورہی ہے — مالابار سے ایک اور تار
آیا ہے جس میں ... ہے کہ ۲۸ مارچ کو بہت سے باغیوں
نے مانجری مقام کے خزانہ پر حملہ کیا جسکی حفاظت
... سولجر کرتے تھے — ساتھ ہی فوراً رجمنٹ نے انتیس
باغیوں کو گولیوں سے مار ڈالا — باقی باغی جنگلوں
میں فرار ہوگئے۔

جنگ اٹلی و ابی سینیا

یوروپین طاقتوں کو چند روز سے افریقہ کے
نیم وحشی اور جاہل فرقوں پر حملہ کرنے کا شوق پیدا
ہوا ہے — اول کوئی بہانہ تکرار کا پیدا کرلیتے ہیں
اور پھر فوراً چڑھائی کردیتے ہیں کیونکہ کمزور پر
ہمیشہ غصہ زیادہ آیا کرتا ہے — فرانس نے مڈغاسکر
پر گورنمنٹ برطانیہ نے اشانٹی پر اور اٹلی نے
ابی سینیا پر حال ہی میں حملے کئے ہیں — فرانس
اور انگلستان کو تو اپنی مہموں میں کامیابی
ہوئی — مگر فرانس کی فوج نے بہت تکلیفیں
اوٹھائیں اور ہزار ہا سپاہی بیماری میں ضائع
ہوئے اور انگلش فوج بغیر مقابلہ کے فتحیاب
واپس آئی ہے — مگر اس مہم کو بھی ایسا جانگداز
صدمہ پیش آیا — یعنی حضور ملکہ معظمہ کے چھوٹے
داماد پرنس ہنری بیٹن برگ صاحب اسی مہم کی
بدولت ... عالم جاودانی ہوئے اور ہر مجسٹی
کو اور نیز تمام رعایا کو ازبس افسوس ہوا — اب
اٹلی ابی سینیا سے جنگ چھیڑی

ہے مگر متواتر شکستین کہائی ہین اونکا خیال ہے کہ فرانس ابی سینیا کو خفیہ مدد دیتے رہا ہے۔ ورنہ ان وحشیون کی کیا مجال تھی کہ ہمارا مقابلہ کرتے چنانچہ ایک فرانسیسی تجربہ کار فوجی افسر ابی سینیا کی فوجین نوکر ہے اور اسیکی دیکھ سے ابی سینیا والون کو اب تک کامیابی ہوئی ہے آخر مطلب بر آری مقصود کی تو اٹلی نے صلح کی سلسلہ جنبانی شروع کی۔ شاہ منیلک نے یہ شرط پیش کی کہ اٹلی کی فوج اور کوئی اٹلی کا آدمی ہمارے ملک مین نرہے۔ اس شرط کو قبول کرنے مین یورپ کی مہذب طاقت کی سبکی تہی۔ اسلئے ناچار جنگ کرنی پڑی۔

اب ایک تازہ خبر آئی ہے کہ ابی سینیا کے دو سردار جو اٹلی کے دوست تھے اور اب تک اسکی مدد کرتے تھے دفعتہ باغی ہوکر فرار ہوگئے اور مقام اڈیگرٹ کے قریب اٹلی والون کے اوٹ پوسٹ پر حملہ کیا اگرچہ وہ معرکہ کی جنگ کے بعد پسپا ہوگئے مگر اٹلی کی فوج کے سنو سپاہی علاوہ چند افسرون کے ہلاک اور مجروح ہوگئے۔ ابی سینیا کی فوج کی تعداد مین ایک لاکھ ہے۔ ایک نہایت مضبوط پوزیشن پر مقام اڈوا کے قریب بالفعل مقابلہ کو تیار ہے۔

دہلی مین لا کلاس

پنجاب یونیورسٹی نے پادری آلنٹ صاحب پرنسپل دہلی کالج کی مشن کالج دہلی مین قانونی کلاس قایم کرنے کی درخواست نامنظور کرکے نہایت نامناسب کارروائی کی ہے اور ہزارہا امیدو کی آرزوؤن کا خون کیا ہے۔ دہلی مین سینڈیکیٹ کے فیصلے پر ناراضی ظاہر کرنے کے لئے ایک بڑا عالیشان جلسہ ہوا اور جلسہ مذکور کی کارروائی سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسے کیسے معزز اور عالی مرتبت اصحاب اسکو یونیورسٹی کی ضرر پر افسوس کرنے مسٹر اینڈرسن ڈسٹرکٹ جج صدر انجمن قرار پائے اور صاحب موصوف نے اپنی افتتاحی تقریر مین فرمایا کہ ہمین کوئی وجہ نظر نہین آتی جبکہ اگرہ جیسی میرٹھ سیالکوٹ وغیرہ مین جا بجا قانونی کلاسین موجود ہین تو دہلی نے کیا قصور کیا ہے اور اسکو کیون محروم رکھا جائے۔ اسکے بعد رائے بہادر پیارے لال صاحب سابق انسپکٹر مدارس نے یہ رزولیوشن پیش کیا کہ یہ جلسہ سینڈیکیٹ کے فیصلے کو نامناسب اور بعض مدلل خیال کرتا ہے خانبہادر بخشی اکرم اللہ خان صاحب رجسٹری سپرنٹنڈنٹ کی تائید سے رزولیوشن مذکور پاس ہوا۔

دوسرا رزولیوشن خانبہادر شیخ الٰہی بخش صاحب نے پیش کیا کہ اگر فروری کو سنیٹ یونیورسٹی کا ایک خاص جلسہ اس سوال پر نظر ثانی کرنے کے لئے منعقد کیا جائے اور جلسہ ہذا رائے بہادر رام کشن داس۔ حکیم عبدالمجید خان صاحب۔ رائے بہادر پیارے لال صاحب۔ خانبہادر اکرم اللہ خان صاحب۔ شمس العلماء منشی ذکاءاللہ صاحب۔ اور لالہ سرکشن داس صاحب گوڑوالہ کو اپنا قایم مقام مقرر کرتا ہے کہ وہ ایک عرضداشت نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب کی خدمت مین ارسال کرین کہ حضور ممدوح سنیٹ کے اس جلسے مین شامل ہوکر دہلی کیساتھ انصاف حاصل کرنے کی کوشش فرمائین۔

اب غور کا مقام ہے کہ کس حیثیت کس درجے

اور کس قابلیت کے اکابر وعمائد کیسی واجبی درخواست کرتے ہین کیا ان لوگون کی رائے کچھ وزن نہین رکھتی ؟ مگر ہم نے افسوس سے ساتھ معلوم کیا کہ ۱۲ر فروری کو پنجاب یونیورسٹی نے اہالیان دہلی کی درخواست کو نامنظور کیا۔ ہم نہین جانتے کہ سینیٹ پنجاب یونیورسٹی کے ممبر کن ... اصحاب ہین اور انکی رائے کو ان برگزیدہ اور چیدہ اصحاب کی رائے پر کیا ترجیح حاصل ہے جنکی معروضات کو وہ رد کرنے کا حق رکھتے ہین۔ ہمین امید ہے کہ سر ڈینس فٹنز مڈیگ یونیورسٹی کو متوجہ کرین گے کہ تعلیمی معاملات مین ہمیشہ عام رائے کے موافق فیصلہ ہونا چاہیے آخر پبلک کی رائے بھی کچھ وقعت رکھتی ہے کہ چند خودرائے اور ضدی ممبرون کے ہاتھ مین تعلیم وتعلم کی عنان حکومت چھوڑ دینی چاہئے۔

نظر بد

جب ہم کسی دوسرے انسان کیطرف دیکھتے ہین تو اس سے پہلے ہم زبان سے کچھ کہین وہ ہماری نظر یا نگاہ کو کسی نہ کسی معنی مین ضرور محسوس کرتا ہے اور بسا اوقات زبان سے کہنے کی کچھ نوبت ہی نہین آتی کہ جسم ثانی کو حقیقت اور اصلیت کا پتہ لگ جاتا ہے۔ یہ اثر صرف انسان ہی پر نہین ہوتا بلکہ دوسرے جانداروں پر بھی ہوتا ہے جنکو نفس ناطقہ بہرہ حاصل نہین بارہا دیکھا گیا ہے کہ ایک دوسرے جاندار کو نظر بھر دیکھا گیا ہے تو یا تو اس نے نگاہ مین نیچی کرلین یا وہ شرما کر چلا گیا یا کسی اور حالت سے اسکا اثر کا ثبوت دیا کہ اس کے دماغ اور نظر مین ہماری نگاہ نے کوئی خاص اثر پیدا کیا ہے۔

جب ہم کسی دوسرے جاندار کو خواہ وہ انسان ہو یا حیوان تیز نظر سے دیکھتے ہین تو اسپر عجیب قسم کا اثر طاری ہو جاتا ہے نتیجہ ڈرتے اور گھبرا جاتے ہین کمزور ناطاقت اور نحیف البتہ حیوان بہی دہشت مین آجاتے ہین یہی نہین کہ قوی کی نظر کا اثر کمزور پر پڑتا ہے نہین بلکہ مساوی کی نظر کا اثر بھی مساوی پر پڑتا ہے۔ بعض بچے اکثر آدمیون کی خوفناک نگاہون سے ڈر کر بالکل گھبرا جاتے اور بیمار ہو جاتے ہین اور پہر جب کبھی اسی آدمی کو دیکھتے ہین تو گھبرا کر ماں کی گود مین سمٹ جاتے ہین اور انکی گھبراہٹ اس شخص کی ہیئت کذائی سے نہین بلکہ انکی نگاہون سے جب انسان رسیلی اور خوشنما آنکھون کو دیکھتا ہے اسوقت بھی اوس کے دل پر عجب اثر ہوتا ہے۔ ان مست نگاہون کا شکار ہوکر مثلون سرنگلتا ہوتا ہے اور اسے نہین یاد رکھتا ہے۔ شاعرون نے نگاہون کو برق۔ تلوار۔ تیر غرض یہ کہ بہت کچھ کہا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک جان کی نگاہین دوسری جان پر اپنا اثر ڈالتی ہین۔ عشق ومحبت کے تو سلسلے فسانے ہی نگاہ ناز سے شروع ہوتے ہین۔ نگاہ ناز کیا ہے ؟ گویا محبت کا ایلچی ہے پہلے آنکھ ہی لڑتی ہے اور بنیاد فساد قائم کرتی ہے۔ بیشک خوبصورت چہرے اور سڈول اعضا بھی فریفتگی کا باعث ہین مگر معاملہ آنکھون ہی سے شروع ہوتا ہے۔ اگر تمام ان ظاہری علل صورتون کو یکجا کرکے دیکھا جائے تو اسقدر تو بلاتامل ماننا پڑیگا

کہ نظر مین ایک تاثیر ہے یہان تک تو عام تاثیرون کا
ذکر ہوا اب ہم خاص طور پر انکا ذکر لیتے ہین کہ
تاثیر نظر کی حد کہان تک ہے اسقدر تو ثابت
ہو چکا ہے کہ نگاہون مین ضرور تاثیر ہے۔
اور انکی بدولت روز بروز نادر واقعات
ظہور پذیر ہوتے ہین - چنانچہ ہسٹری مین لکھا ہے
کہ فیثا غورث نے ایک دفعہ نہایت تندرست
اور زبردست ریچھ کو نظر کی تاثیر سے مطیع کر لیا
تھا اور اسی نظر کی تاثیر سے ایک مرتبہ اوڑتے
عقاب کو قبضہ مین لایا تھا اور ایک دفعہ ایک
بیل کو دانہ کھانے سے باز رکھا - علی ہذا القیاس
بعض دیگر حکما کا حال ہے عملی خواص مقناطیسی
کو یورپ اور امریکہ مین انسانی نظرون کی
تاثیرون کو عینی مشاہدہ صحیحہ کے ساتھ ثابت
کر دکھایا ہے - معمول کو محض نظر ہی کے ذریعہ
مدہوش کرکے صدہا مخفیات پر اطلاع حاصل
کی جاتی ہے اور اکثر امراض مزمنہ کا علاج کیا
جاتا ہے ہمکو ایک رسالہ پڑھنے کا اتفاق ہوا-
جسمین ہمنے ایک انگریز کا تذکرہ پڑھا - کہ
سانپون کو نظری مقناطیس کے ذریعہ سے مار لیا
کرتا تھا -

الغرض اب یہ امر کافی طور پر ثابت ہو چکا ہے
کہ انسان کی نظرون مین اثر ضرور ہے اسکے
اثر کی وسعت یہان تک ہے کہ مجرمون سے
انکے ارتکاب جرم کا اقرار کرایا جاتا ہے - تو
قیاس کیلئے ایک کافی وجہ ہے کہ نظر بد بھی
ایک شی اور وجود ہے جب ایک شخص تاثیر الانظار
سے بیہوش اور مجنون لایعقل ہو سکتا ہے تو
پھر کسیکی نظر بد سے بیمار یا رنجور ہو جانا کون سی
بڑی بات ہے اور یہ بات آجکل بدیہیات سے ہے
کہ ہر شخص کی نظر مین مقناطیسی تاثیر موجود ہے
اور یہ ضروری نہین کہ عمداً دوسرے کو معمول
ہی بنایا جائے چھوٹے بچون اور خوبصورت اجسام
مین مقناطیسی نگاہین بہت تیزی سے اثر کرتی
ہین - اب رہی اس امر کی تشریح کہ کیا نظرون
مین کوئی بری تاثیر ہوتی ہے؟ نہین یہ بات
نہین بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان مین مقناطیسی
جذب کا زور ہوتا ہے اور دوسرا باعث
لطافت مزاج اسکو برداشت نہین کر سکتا - اور
بیمار ہو جاتا ہے گویا اسکے حق مین وہ زبردست
جذب مقناطیسی ایک آفت اور نظر بد ہے -
اب ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ جاندار
اشیاء پر قوت مقناطیسی کی قوت جاذبہ کا
اثر ہے - ماکولات اور مشروبات پر بھی عام
لوگ بد نظری کے عمل کو مانتے ہین - ہمارے
رائے مین بیجان اشیاء پر انسان کی حرارت
غریزی اثر کرتی ہے اور اس امر پر اکثر
طبیب اور ڈاکٹر متفق الرائے ہین - چنانچہ ڈاکٹر
ڈیموزر پیرس کا مشہور فلاسفر اور ایک بڑا ڈاکٹر
لکھتا ہے کہ جب دواساز گولیان بناتا ہے تو
اسکے ہاتھ سے ڈبل فورڈ نکلکر دارو اور گولیون
مین مل جاتا ہے - ہیومیوپیتھک فرقہ کے ڈاکٹر
اس امر کو قبول کرتے ہین کہ انسانی مقناطیس
اشیا مین داخل ہو سکتا ہے تو اس عام انسانی
خیال کی تسلیم کیلئے کون سا امر مانع ہے کہ نظر بد
پتھر کو توڑ دیتی ہے -

(فیروز)

ہمارے جنگی لاٹ صاحب کے جنگی خیالات

آج مدت کے بعد ہمیں حضور کمانڈر انچیف بہادر کے خیالات سے مستفید ہونیکا موقع ملا ہے اور شاید یہ پہلا ہی موقع ہے کہ حضور ممدوح نے اس معزز عہدہ پر مامور ہونیکے بعد پولیٹیکل معاملات پر تقریر فرمائی ہو۔ کلکتہ میں کالج لائبریری کا سالانہ جلسہ تھا۔ سر جارج وائٹ بہادر اس جلسہ میں صدر انجمن تھے آپ نے جو تقریر کی وہ نہایت مفید اور دلکش اور پر معنی تقریر کی ہے ہم اسکو اپنے ناظرین کی نظر سے دور رکھنا گوارا نہیں کر سکتے۔ اگرچہ ہر ایک تقریر کے خیالات کا اصلی لطف اسی زبان میں کیونکہ حاصل ہو سکتا ہے جس میں وہ ادا کیے گئے ہوں خصوصاً سر جارج وائٹ بہادر کی شیرین زبانی کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے اپنے کانوں سے حضور ممدوح کی خوش بیانی اور طلاقت لسانی سے حظ اٹھانے کا فخر حاصل کیا ہے تاہم ہم اسقدر کوشش ضرور کرینگے کہ کم سے کم آپکی تقریر کا نچوڑ اور اصلی مطلب ناظرین کے ذہن نشین ہو جائے۔

سر جارج وائٹ نے اپنا لکچر اس طرح شروع کیا کہ امن قایم رکھنے کا عملی علاج یہ ہے کہ جنگ کے لئے تیار رہیں۔ ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ اسکی ظاہر مثال موجود ہے کہ یورپ کی بڑی بڑی سلطنتیں کس شدت سے اپنی فوجی طاقتیں بڑھاتی جاتی ہیں کئی سال سے خیال کیا جاتا ہے کہ لڑائی ضرور ہوگی۔ مگر آج تک نہ ہوئی۔ وجہ صرف یہ کہ ایک سے بڑھکر ایک جنگ کے لئے تیار ہے اور اسمین مطلق شک نہیں کہ اگر ایک سلطنت بھی سامان جنگ کی تیاری میں غفلت کرتی تو آج تک ضرور جنگ چھڑ گئی ہوتی اور وہ خوفناک عظیم الشان جنگ جسکی نسبت سالہا سال سے مدبران ممالک پیشگوئی کرتے ہیں۔ اسقدر طویل عرصے تک ملتوی نہ رہتی۔ اسکے بعد حضور ممدوح نے یورپ اور ہندوستان کی ملٹری سسٹم کا مقابلہ کیا اور کہا کہ عموماً ممالک یورپ میں فوجی طاقت قائم رکھنے کے لئے جبریہ جبر کیا جاتا ہے۔ مثلاً فرانس میں جسکی آبادی ۴ کروڑ کے قریب ہے اسکی فوجی تعداد ۲۰ لاکھ یعنی ۲۰ آدمیوں کے پیچھے بشمول مرد عورت اور بچے سب آگئے ایک آدمی کو جنگی خدمت ادا کرنا لازمی ہے۔ بخلاف اسکے ہندوستان پر نظر ڈالیے۔ اگر ہم کہیں کہ ہندوستان کی آبادی اب ۳۰ کروڑ ہے تو مبالغہ نہوگا اور ہماری دیسی فوجکی تعداد صرف ۲ لاکھ ہے یعنی ۲ ہزار آدمیوں کے پیچھے ایک آدمی ملٹری ملازمت سرانجام دیتا ہے اور یہ مقابلہ محض اسی بات پر ختم نہیں ہو جاتا۔ فرانس۔ جرمنی روس اور ٹرکی میں فوجی خدمت جبریہ لیجاتی ہے اور لوگ مجبور کئے جاتے ہیں کہ اپنے گھر اور بال بچوں اور دوستوں کو چھوڑکر فوج میں شامل ہوں لیکن اس خوش قسمت سرزمین میں کوئی فرد بشر جو حضور قیصرۂ ہند کی رعایا سے ہے اپنی مرضی کے خلاف ملٹری خدمات کیلئے مجبور نہیں کیا جاتا۔ دیسی آدمی اپنی خوشی سے اپنی قیصرہ کی ملازمت کے لئے جوق در جوق آتے ہیں اور ہم یہ دیکھکر خوش ہیں کہ جو لوگ اس معزز صیغہ میں شامل

ہیں انکی حالت بمقابلہ تمام سوائے آباد ہوکے جو ...
ہر کروٹ بدلی کئے جاتے آپنا جو ... بہتر ہے
اسی سوال پر اگر دوسرے پہلو سے دیکھیے یعنی
اگر ہندوستان میں مثل یورپ کے بیجا خدمات
لازمی ہوتین اور ... کا سا قاعدہ ...
... فوج میں شامل ...
اس بحث کو یہان چھوڑ کر ... انگلستان
نے بیان کیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا پر ...
مہمات کی بابت اکثر الزام لگائے جاتے ...
اخبارات میں نکتہ چینی کی ...
کرنے کے کل ذرائع حاصل ہیں ...
لڑائیاں ہوتی ہیں ... کس طرح گورنمنٹ معاملات
پر نہایت ... اور ... سے غور
فرماتی ہے - حتی المقدور ... کے ساتھ
ایسی تدبیرین سوچی جاتی ہیں کہ جنگ کا موقع
نہ آئے مگر جب صبر کی حد ہو جاتی ہے یعنی
جب سرحد پار کے وحشی فرقے ہماری سپاہیون
کو ہلاک کرنے لگتے ہیں ہمارے قوانین کو
توڑتے ہیں مال و اسباب چرا لیجاتے ہیں
حتی کہ ہم اس درجہ تک مجبور ہو جاتے ہیں
کہ سوائے جنگ کے کوئی چارہ نہیں دیکھتے
تب چڑھائی کی جاتی ہے اور یاد رکھنا چاہیے
کہ فقط ملک کی چھوٹی سی ... حاصل کرنے اور شان
بڑھانے کیلئے ہرگز چڑھائی نہیں کیجاتی جس وقت
ہماری رعایا کی سلامتی کا کافی بندوبست ہو جاتا
ہے فوجی کارروائی ختم ہو جاتی ہے - ہم ہمیشہ
صرف امن قائم کرنیکی غرض سے جنگ کرتے ہیں - (سوال)

مہاراجہ صاحب جھالاواڑ

پانیر ذمہ دار شخص سے بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ
رانا ظالم سنگھ نے اپنی رعایا پر بیجا ظلم و جبر کیے ہیں
جنکی شہادتین موجود ہیں ... سرکار انگریزی
کی ... فوج ... چاہا اور قیصرہ ہند
کے خلاف بغاوت کی ... کی - اسی شہر کا
دوسرا ... انگلستان ... اسکی
تردید کرتا ہے ... لکھتا ہے کہ رانا کو عملاً
گدی سے اتارا گیا ہے - اور گورنمنٹ ہند کو
نام سے ... ہلچل مچا رہی ہے مہاراجہ
کا پرائیویٹ سکرٹری امبرلال ایم اے انہین
چھوڑ کر بھاگ گیا ہے اور ... ملازم بھی ...
ڈر کے بھاگ رہے ہیں کچھ انگریزی فوج
ریاست کی ... لوٹ رہی ہے
اہل ریاست حیران و پریشان ہے - مہاراجہ
وفادار ... میں سے بعض کو گرفتار کرکے
سزا دیجاتی ہے - مہاراجہ نے رزیڈنٹ
کو لکھا کہ میں خود کلکتہ میں جا کر وائسرائے سے
اپنا حال بیان کرونگا - رزیڈنٹ نے جھالاواڑ
سے جانے کی اجازت نہیں دی بلکہ ... کیا ہے
کہ وائسرائے ... تک ملاقات نہیں
کرینگے جب تک کہ ان سخت جرموں سے
برأت نہ حاصل کر لو - یہ اور بہت سی سختیان
بیچارے مہاراجہ کی نسبت جب اخبارات نے مشتہر
کرین تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور وائسرائے
ہند مہاراجہ رانا صاحب کے حالات پر بذات خاص غور
فرما کر انہیں انصاف سے بہرہ ور کرینگے -

والیان ریاست کا پولیٹکل تعلق

ہمعصر اندو پرکاش پولیٹیکل ایجنٹوں اور والیان ریاست کے سلوک باہمی پر لکھتا ہے کہ اب وہ وقت ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا والیان ریاست اور پولیٹکل ایجنٹان کے تعلقات کے سوال پر کامل غور سے فیصل کرے۔ ہم نہیں کہتے کہ تمام متعلقہ ریاست پولیٹیکل ایجنٹ غلطی پر ہوتے ہیں اور رؤسا حق پر ہوتے ہیں۔ ایسا نہیں ہوسکتا ہے ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ تمام پولیٹکل افسر ان اسباب سے واقف نہیں کہ اپنے ماتحت رؤسا کو اپنے منصب کی شیخیاں دکھایا کریں جو کچھ ہم کہتے ہیں یہ ہے کہ اہل نظر سے مخفی نہیں جاتا اور بوجھا ہے کہ بطور رتبہ کے پولیٹکل لوگ اسی ریاست میں سب کچھ ہیں۔ رؤسا کا کام ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضری دیا کریں اور انکی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے معلوم کیا کریں غرض یہ کہ ان کو ہر طرح سے خوش کیا کریں بلکہ وہ چاہیں کہ پولیٹکل افسروں کی چھیڑ خانیوں سے محفوظ و مامون رہیں۔ تمام والیان ریاست کو پولیٹیکل افسران کی یہ پوجا کرنی پڑتی ہے۔ بعض اس پوجا کو چالاکی اور صفائی سے کرتے ہیں اور بعض بیوقوفی سے بجا لاتے لیکن سب مجبوری سے نہ کہ خوشی سے۔ اسکا باعث یہی ظاہر ہے کہ رئیس کے وجود کا صرف پولیٹکل افسر کی رائے پر کلی دارومدار ہے۔ وائسرایان و گورنران اپنے اپنے دورے فرماتے ہیں والیان ریاست سے قیمتی استقبال اور عالیشان دعوتیں حاصل کرتے ہیں اور جلسے دھوم دھام کے ساتھ چلے جاتے ہیں اور کل معاملات کی نسبت زیادہ حالات معلوم نہیں فرماتے سوائے اسکے جو پولیٹکل ایجنٹ صاحب کے لبوں سے نکل کر ان کے کان میں پہنچے ہوں۔ اگر والی ریاست بہت ہی بد تدبیر یا فتنہ ہے جانا [illegible] کس طرح کل معاملہ کو چند گھنٹے کے عرصہ میں ظاہر کرنا چاہئے [illegible] اس طرح کہ پولیٹکل افسر کو ناگوار گذرے اور [illegible] بھی قائل ہو جائیں تو اسکے [illegible] کس قدر رفع ہو سکتی ہے لیکن ہر ایک والی ریاست اس طرح [illegible] ہو سکتا علاوہ ازین والی ریاست کی تمام [illegible] پولیٹیکل افسر کی وساطت سے کی جاتی ہیں اور پولیٹکل افسر کو موقع ہے کہ اپنی بابت [illegible] گورنمنٹ آف انڈیا ان پر بمقابلہ والی ریاست یا اسکی رعایا کے زیادہ اعتبار رکھتی ہو ایسی صورت میں ناممکن ہے کہ وہ انصاف پر پہنچ سکے اور پولیٹکل افسر کو ہر طرح آزادی میسر ہے۔ اس قسم کی خوشامدانہ آب و ہوا میں غرور کا پیدا ہونا عجب نہیں کہ وہ راجاؤں کے راجہ بن بیٹھیں پولیٹیکل ایجنٹ جو کہ خود بھی [illegible] ہیں اور لوگوں کے طریق کو [illegible] میں اپنی پوزیشن کی آزادی کو خیرباد کہہ کر [illegible] شامل ہو جاتے ہیں اور انکی کوئی کارروائی چیرہ دستی سے خالی نہیں ہوتی ایسی صورت میں کیا یہ تعجب بات ہے کہ والیان ریاست پولیٹیکل ایجنٹوں کی بدسلوکی کے شاکی پائے جاتے ہیں۔ اخبار مدراس سٹنڈرڈ کا کلکتہ کا نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اس ملک میں ہندوستانی والیان ریاست کی طرف سے بہت سی شکایتیں انکی زبردستی اور بے غیرتی کی نسبت موصول ہو رہی ہیں جو ریزیڈنٹوں اور پولیٹیکل ایجنٹوں کی طرف سے برتاؤ میں آتی ہیں اور شکایتیں زیادہ تر ان ریاستوں کے والیان کی طرف سے ہیں کہ جنکا ستانا [illegible] آسان ہے جو شکایتیں بار بار کی گئی ہیں نمایاں تر یہ ہے کہ ریزیڈنٹ لوگ ایسے شخص کو دیوان مقرر کرنے پر والیان ریاست کے پاس سفارش دیتے ہیں جو انکو بہت ہی ناگوار ہوتے ہیں اور جو بدنام ہوتے ہیں اور جنکو والیان ریاست آنکھوں دیکھنا بھی گوارا نہیں

مطبع محمودی ناگپاڑہ سٹریٹ میں منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر
حجرہ محلہ مکان نمبر ۱ بمبئی سے شائع ہوا

مضامین

خبرون کا چمن
مقدمات حیدرآباد دکن
بزرگ پیر ال[illegible]
انگلستان پر چڑھائی
ترقیان

مسلم ہیرلڈ

مضامین

[illegible] اخبار [illegible]
راجپوت مسلمانون کا جلسہ
[illegible] متوفی
[illegible] آمد و رفت
[illegible]

جلد ۸ — بمبئی پنجشنبہ ۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۴ھ — نمبر ۵۶

خبرون کا چمن

لندن ۳ مارچ [illegible] کا نامہ نگار [illegible] لکھتا ہے کہ [illegible] کے لوگ انگریزون کو ملامت کرتے ہین کہ [illegible] کو خالی کر دو۔ اور اپنی تجارت [illegible]
[illegible] اور خدیو مصر انگریزون [illegible]
[illegible] مارچ۔ [illegible] نے [illegible] کو شکست مقابلہ کے [illegible] ادا [illegible] ۹ [illegible] پیچھے چھوڑ کر بھاگ گئے اپنے قبضہ مین لے لین۔ [illegible]
حال اب تک معلوم نہین ہوا کہ جانبین سے کتنے لوگ مرگئے۔
[illegible] ۔ مارچ۔ ہماری فوج نے [illegible] باغیون کے ۹۹ آدمی [illegible] اور کئی زخمی ہوگئے۔ اور [illegible] کو گرفتار کرلیا۔

حضور وائسرائے کی [illegible] اب اچھی ہے۔
کلکتہ مین خبر آئی کہ ہانگ کانگ مین وبا پھیلی ہے۔
[illegible] نام کا اگبوٹ جسمین ولایت کی [illegible] ۱۷ فروری کی ڈاک ہے عدن سے روانہ ہوچکا۔ اتوار کی صبح کو بمبئی پہنچ گیا۔
[illegible] نے [illegible] مارچ کو سردار عمرا خان [illegible] تشریف لیجاتے وقت [illegible] پر ملاقات کی۔
[illegible] مارچ کو [illegible] ایک شخص [illegible] اسمٰعیل [illegible] دو سال قید سخت کی سزا دی [illegible] ایک [illegible] مین [illegible] طالب علم کی جیب [illegible] روپئے نکال لئے۔
[illegible] مارچ کو اسی اجلاس [illegible] خان [illegible] ایک شخص کو ۶ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔ جرم یہ [illegible] ایک [illegible] جعلی دوائی [illegible] روپئے [illegible] مانگا تھا۔

[illegible] سے [illegible] (ڈگلاس) [illegible] ٹرام گاڑی کی [illegible] کا کام جاری ہوچکا ہے۔ [illegible] مہینے [illegible] ہوجاتا تھا۔

[illegible] کی فتح تاریخ مین یادگار رہیگی۔ بغیر ایک گولی چلائے اور بغیر [illegible] ایک جان ضائع ہونے کے ملک فتح ہوگیا۔ بادشاہ کا منشا [illegible] کا ہرگز نہ تھا۔ اس لئے [illegible] اطاعت قبول کی۔ برٹش فوج دونون طرف کو [illegible] مین داخل ہوئی۔ [illegible] صاحب پولیٹیکل افسر ایک ترجمان کو ساتھ لیکر بادشاہ کے پاس [illegible] حکم [illegible] ۵ منٹ کے اندر ہاتھ [illegible] چلو [illegible] زیر دست [illegible] لے جائینگے۔ بادشاہ [illegible] ہوگیا [illegible] جو [illegible] مین [illegible] فوج نے چارون طرف سے حلقہ کرلیا [illegible] گورنر [illegible] صاحب نے [illegible] شروع کی اور کہا کہ اطاعت قبول کرو۔ اور [illegible] ہزار [illegible] سونا بطور جرمانے کے ادا کرو۔ بادشاہ نے کہا مین اطاعت کو تیار ہون لیکن [illegible] ہزار اونس سونا میرے پاس نہین۔ [illegible] اپنا تاج اتارا اور [illegible] گورنر [illegible] کی طرف بڑھا [illegible] پر بیٹھے ہوئے تھے اور اپنا سر [illegible] صاحب کے قدمون پر رکھدیا۔ جرمانے کی بابت گورنر نے حکم دیا کہ تمام خزانہ وغیرہ ضبط کرلیا جائے۔ لیکن شاہی [illegible] ۵۰ اونس سونا بھی پورا [illegible] اس لئے بادشاہ [illegible] اور [illegible] کو قید کرکے ساحل کی طرف لے گئے۔ اور فوج ولایت کو واپس روانہ ہوئی [illegible] پر جبر کرنا کیسا آسان ہے۔

فرانس کے اخبارات پر الزام لگایا گیا ہے کہ [illegible] رشوتین لیتے ہین۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی۔ پنجشنبہ ۵ مارچ ۱۸۹۱ء

مقدمات حیدرآباد دکن

دروغ حلفی:- مسٹر [illegible] جی ناظم عدالت نے ایک شخص محمد اسماعیل کو اسی جرم میں ہائیکورٹ میں بھیجا کہ اوس نے ڈاکوؤن کے مقدمہ میں جھوٹی گواہی دی تھی۔

خودکشی:- اسی اجلاس میں ایک عورت مسماۃ کالی پیش کی گئی جس پر الزام یہ تھا کہ وہ اپنے شوہر کے ظلم و تعدی سے کنوئیں میں گری تھی۔ عدالت نے عدم ثبوت میں عورت کو چھوڑ دیا۔ مقدمہ میں مسٹر لیلی اور مسٹر امین الدین وکلاء وکالت کرتے تھے۔

اپیل:- ایک شخص محمد اور اوسکے ساتھیون کو جرم [illegible] ایک ایک سال قید کی سزا ہوئی تھی۔ مجرمون نے اس سزا کے خلاف چیف جسٹس نواب خدابخش خان کے اجلاس میں اپیل کیا۔ جج صاحب نے اپیل کی سماعت کے بعد مجرمون کو رہا کر دیا۔

دعوی مکان:- ثابت علی ایک شخص نے [illegible] افضل حسین خان اور یاسین خان کے اجلاس میں یہ دعوی پیش کیا کہ مسماۃ پتلی بیگم نے مکان بناتے وقت میرے مکان کی دیوار سے قانون کے مطابق جائے نہین رکھی۔ لہذا اوس کا مکان گرا دیا جاوے۔ عدالت نے پتلی بیگم کی جانب فیصلہ کیا اور ثابت علی سے کہا کہ تو نے کسی لئے دیوار [illegible] پہلے سے عدالت کو اطلاع نہین دی۔

اس مقدمہ مین ثابت علی کی جانب سے مسٹر عبدالغفور وکیل اور پتلی بیگم کی جانب سے مسٹر [illegible] وکیل پیروی کرتے تھے۔

سڑک چترال کا انتظام

معاصر اخبار [illegible] رقمطراز ہے کہ چند سالون کے بعد ترقیون کا خیال یہی ہے سڑک چترال بھی [illegible] ہوگا۔ [illegible] شمالی [illegible] دکھا [illegible] ہین [illegible] حکومت عالیہ کی وساطت سے ڈالی گئی ہے۔ اسکا ایک خاص تعلق چترال کی سڑک سے بھی تھا۔ انتظام یہ تھا کہ اس سڑک کا صرف ایک حصہ ہماری فوج کی نظر مین رہے اور چترال سے درووش تک کے حصہ سڑک کی حفاظت خان دیر کو سپرد کی جاوے۔ خان دیر نے یہ کام خوشی سے اپنے ذمہ لیا تھا۔ خان دیر کو ایک معقول وظیفہ دیا جاتا ہے اسکے عوض مین وہ ڈاک کے تھیلے پہونچاتے ہین اور نیز سڑک کو عمدہ مرمت کی حالت مین رکھتے ہین۔ خان دیر کے آدمیون کی ایک سپاہ لیوی بھی بنائی گئی ہے اور یہ سڑک پر تعینات ہے اور اسکے لئے جابجا چوکیان تعمیر کی گئی ہین جب سے یہ انتظام کیا گیا ہے کوئی فساد

دفعہ نہیں نہیں آیا۔ ہان ایک ہرکارہ ڈاک قتل کیا گیا ہے لیکن ایسے حادثات تو ہندوستان میں بھی کبھی نہ کبھی ہو جاتے ہیں۔ مالاکنڈ میں اور وادی سوات میں ہماری فوج سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی گئی اور خان دیر اپنی رعایا کو بخوبی قابو میں رکھتے ہیں لیکن یہ کہہ سکتے ہیں کہ موسم سرما میں فساد کیا کریں گے۔ اگر یاد رکھنا چاہئے کہ افغانستان کا [illegible] چترال دسمبر ۱۸۹۴ء میں ہوا تھا جبکہ سرما عالم شباب پر تھا۔ پٹھان لوگ بہرحال بھی ہیں اور زراعت پیشہ کرتے ہیں اور وہ موسم سرما کو اس لئے ترجیح دیتے ہیں کہ فصلیں کاٹ چکتے ہیں اور نکلی بربادی کے کھٹکے سے آزاد ہوتے ہیں۔ چند ہفتوں کے بعد آغاز موسم بہار میں چترال کی فوجوں کی تبدیلی کیجائیگی۔ چترال میں کل سپاہ قلعگیر ۱۹۰۰ ہے۔ یہ فوجیں ہندوستان میں واپس آئیں گی اور انکی جگہ دوسری فوجیں بھیجی جائیں گی۔ خان دیر کے ساتھ بخوبی وعدہ کیا گیا ہے کہ چترال کو فوج کی آمد و رفت جدید سڑک سے ہوگی اور اس سڑک پر دوران کوچ میں فوج کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی جائیگی۔ سوال یہ ہے کہ ملکدرا سے ذرہ وشش تک کے علاقہ میں جو آزاد چھوڑا گیا ہے ہماری فوجکو دیکھکر جوش تو نہیں پھیلیگا۔ جہان تک قرائن سے پایا جاتا ہے یقین ہے کہ کوئی فساد نہیں ہوگا۔ اس رستے میں پانچ قوموں کے لوگوں سے سابقہ پڑسکتا ہے۔ سواتی، مرلہ، نیروال، موہمند، اتمانخیل و باجوڑی۔

ان میں سواتیوں سے شرارت کی امید نہیں کیونکہ برٹش کی بدولت بہت فائدہ دیکھ چکا ہے۔ نیروال سے بھی اندیشہ فساد کا نہیں کیونکہ وہ دیکھ چکے ہیں کہ ہماری فوج کس سرعت سے وارد ہو سکتی ہے اور نہیں چاہتے کہ اسپر حملہ کیا جائے۔ موہمندی لوگ امیر کی رعایا ہیں اور چونکہ یہ نئی سڑک سے فاصلہ پر ہیں امید نہیں کہ شرارت کریں گے تاوقتیکہ کابل کی کسی سازش سے متحرک نہ کئے جائیں۔ باقی رہے اتمانخیل و باجوڑی لوگ۔ اول الذکر مشہور بدمعاش اور لٹیرے ہیں اور افسوس ہے کہ پہلی مہم میں ان لوگوں کی خبر نہ لی گئی اور سرکوبی نہ کی گئی ممکن ہے کہ یہ لوگ فوجی راستوں کو گھاٹیوں میں یا بہر قوں پر وقتاً فوقتاً حملہ کریں لیکن یہ تنہا بہت کمزور ہیں اور جدید انتظام نے اونکے پر وبال بہت کچھ نوچ ڈالے ہیں۔ باجوڑیوں کی نسبت یہ ہے کہ وہ جنکورہ سے بہت فاصلہ پر ہیں اور اگر وہ اس دریا کو عبور کرکے ادہر آنے کی جرأت کریں گے تو خان دیر کو انپر حملہ کرنے اور حکومت پہیلانے کا موقع ملیگا۔ اور اب تک انکو کوئی موقع اسکا نہیں دیا گیا ہے۔ اور انکو یہ بھی یاد ہوگا کہ عمرا خان جندولی کیسا زبردست سردار تھا وہ کسطرح بے دخل اور ملک بدر کیا گیا ہے۔ اس خوف سے بھی وہ فساد کی جرأت نہیں کرنے پائیں گے ان خیالات سے ظاہر ہے کہ دو پلٹن فوج جو چترال کو جائینگی۔ اور جو وہاں سے واپس آئینگی انکو اس سڑک پر کسی نقصان یا خطرہ کا سامنا نہوگا۔

انگلستان پر چڑھائی

کئی صدیون سے آج تک کسی طاقت کو انگلستان پر چڑھائی کرکے کامیابی نصیب نہین ہوئی مگر جرمنی کے ایک ملٹری آفیسر جو جرمن آرمی مین کپتان کا عہدہ رکھتے ہین ایک اخبار مین تحریر فرماتے ہین کہ وہ زمانہ گیا جب کہ انگلستان پر حملہ کرکے کامیاب ہونا ناممکن تھا اب جو طاقت انگلستان پر چڑھائی کرنگی آپ لینڈ سے اوسکو ضرور مدد دیگی - کپتان موصوف لکھتے ہین کہ بیشک انگلستان کی بحری قوت علیحدہ علیحدہ ہر ایک طاقت کے مقابلہ مین فضیلت رکھتی ہے لیکن فرانس اور روس کے اتحاد سے وہ فضیلت قایم نہی اور چونکہ انگلستان کے مقبوضات ہر ایک براعظم مین پھیلے ہوئے ہین - اسلئے انکی حفاظت کے لئے بھی اوسکو ہمیشہ بحری فوج کو دور دوراز سمندرون مین بھیجنا پڑتا ہے - وہ لکھتے ہین کہ جسقدر بحری جمعیت سواحل انگلستان کی حفاظت کے لئے ہر وقت موجود رہ سکتی ہے اسکے مقابلے کے لئے صرف فرانس ہی کافی ہے اور اگر روس اور جرمنی بھی فرانس کے ساتھ شامل ہون تو پھر انگلستان کا فتح کرنا کیا مشکل ہے ہم سوائے اسکے کیا کہہ سکتے ہین کہ گھر مین بیٹھے ہوئے ہر شخص خیالی پلاؤ پکا سکتا ہے مگر میدان جنگ مین آنے پر حقیقت کھلتی ہے کہ وہ کتنے پانی مین ہے انگلستان اپنی بحری قوت ہمیشہ اعلی رکھیگا اور تمام دنیا کی طاقتین بھی متحد ہوکر انگلش جنگی بیڑون کے مقابلے کی تاب نہین لاسکتین چہ جائیکہ روس یا فرانس اور جرمنی بھی اس کے ساتھ ملکر - ہان بری قوت مین البتہ روس اور جرمنی کو ترجیح حاصل ہے مگر انگلستان پر چڑھائی کرنے مین بری فوج کام نہین دیسکتی -

ترقیان

۱ اسکال النفنٹری :- کرنٹہ جمعدار سرنا سنگھ اور جمعدار ... ۱۶ مارچ ۱۸۹۵ء سے جمعدار ہوئے - اور جمعدار ... سنگھ جو ... سمجھا ... ۱۸۹۵ء ... مستقل کئے گئے -

۱۶ اسکال کیولری ۹ ... فسعدار گوبند سنگھ جمعدار ... سنگھ تبدیل ... کی جگہ ۹ اگست ۱۸۹۵ء ... جمعدار مقرر کئے گئے -

اول بٹالین دوم گورکھا رائفل - جمعدار ... کرنگ ... سنگھ کھتری پنشن یافتہ کی جگہ یکم دسمبر ۱۸۹۵ء سے صوبیدار مقرر ہوئے - اور حولدار ... بطور جہانگری جمعدار بنائے گئے -

اول مدراس پاینیرز ۹ - جمعدار عبد اللطیف صوبیدار اسمعیل شریف پنشن یافتہ کی جگہ یکم اکتوبر ۱۸۹۵ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حولدار نور خان جمعدار بنائے گئے -

دوم میری النفنٹری :- حولدار غلام محمد خان جمعدار نبی بخش ترقی یافتہ کی جگہ ۲۱ مئی ۱۸۹۵ء سے جمعدار کئے گئے -

۱۲ میری النفنٹری :- حولدار نرائن جوان بجائے جمعدار احمد حسین پنشن یافتہ کے ۱۱ اپریل ۱۸۹۵ء سے جمعدار مقرر ہوئے -

(سوا ... ملٹری ...)

نیچری اخبار اور ہم

نمبر

ان چہرہ کے خیرخواہ ہمدرد قومی ہمدردی اور
ترقی کی دو ملتیاں ایسی نکلی ہیں جنکی آڑ میں حسب
دلخواہ اسلام اور اہل اسلام پر حملے کرتے ہیں۔
ریفارمری ان لوگوں کی تو گفتار [illegible] تلوار ہی سے
ظاہر ہے کیا معنی کہ کچھ دن میں ثواب کے ایسا
سچا مسلمان ظاہر کرتے ہیں کہ جسکا بیان نہیں۔ مگر
درحقیقت مسلمانی سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے [illegible]
[illegible] سے صرف شور [illegible] مچایا جاتے ہیں [illegible]
چاہئے کہ اسلام کو انکی ذات سے کسی طرح فائدہ
پہونچتا ہو خاک نہیں۔ نقص اور فائدہ تو درکنار
اسلام میں جو قسم قسم کے ضعف پیدا ہو رہے
جاتے ہیں وہ ان کے مضامین کا اثر ہی نتیجہ ہے کیونکہ
انکی غرض تو آگے چلکر یہی ہے کہ اسلام کا نام
بھی باقی نرہے۔ کبھی ان بھولے ہوا خواہان
اسلام نے اپنے مضامین نہیں بیان کئے جن سے
مسلمانوں کو ارکان اسلام کے ادا کرنے کیطرف
توجہ ہوتی۔ کبھی ان لوگوں نے ایسا کچھ نہیں دیا
جس سے مسلمانوں کو مراسم اسلام ادا کرنے کی
طرف رغبت ہوتی۔ اسلام کی ساری ترقی اور
مسلمانوں کی ہر طرح کی بہبودی اگر ہے تو صرف
انگریزی پڑھنے میں ہے اس نیچری اخبار سے کوئی
یہ تو پوچھے کہ انگریزی تحصیل کرکے کتنے لوگ
نادان بن گئے اور کتنے نان شبینہ کو محتاج
ہو گئے ہیں اس اخبار کی سمع خراشی کا نتیجہ ہے
کہ مسلمانوں کی ترقی صرف انگریزی پڑھنے پر منحصر ہے

اب اس اخبار کی دست قدرت کو کوئی پوچھے کہ ترقی کس
بلا کا نام ہے۔ کیا ترقی ایم اے اور بی اے
پاس کر کے کورٹ کے ہزاروں پینے کو کہتے ہیں اگر یہی
تو پھر بھی ہمیں مزید [illegible] نیا ایسا سمجھ بیٹھے
ہیں بیٹھے ترقی ہوگئی ہے۔ مگر یہ ترقی انہیں کو مبارک
اور اگر اسکا یہ غرض ہے کہ انگریزی پڑھ کر اعلی
اعلی عہدے حاصل کریں تو یہ خیال بالکل سچ
کی باتیں ہے [illegible] کہ جنہوں نے انگریزی
پڑھی ہے وہ خود ہی بہت سے نوکری کو ڈھونڈتے ہیں
چاہئے یہ اخبار انکو تو نظر کیا ان ولایتی ہیر دکھلا
دیا کرتا۔ افسوس ترقی کرنیوالا قرآن سے متعلق ہو
اس کا کوئی ذکر ہی نہیں کرتا۔ انگریزی کو زور دیتے
ہیں۔ بھلا دو دن کا [illegible] جاتے ہمیں ہی میں ذرا
غور اور تامل کر ملاحظہ کیجئے [illegible] کتنے لوگ لکھتے
اور کرتے پھرتے ہیں [illegible] اس کے انکو ترقی
تو بھی یہ جیسے کہ تم سے کس درجہ تک انگریزی پڑھی
ہے اور اگر انگریزی نہیں پڑھی تو بڑی تعجب
کی بات ہے کہ انگریزی کے ایک حرف سے بھی
آشنا نہیں اور لاکھوں روپیہ پیدا کر لیا۔
اب اس سے یہ تو بخوبی معلوم ہو گیا کہ ترقی صرف
صرف انگریزی پڑھنے پر موقوف نہیں کیونکہ اگر دنیوی
ترقی انگریزی ہی پر منحصر ہوتی تو پھر یہ لوگ جو
انگریزی بالکل نہیں جانتے لاکھوں روپیہ کیونکر
پیدا کرتے۔ اب رہے اعلی درجے کے عہدے
اسکی کیفیت یک انار و صد بیمار کی ہے ایک جگہ
خالی ہوتی اور سیکڑوں ایپلیکیشن درخواستیں
گذر گئیں اگر بہت بڑا عہدہ ہے تو تو گورنمنٹ خود

حیران ہے کہ اب کیا کیا جائے۔ پھر حال ایک جگہ پر جب تو ملازم ہوئے نہیں [illegible] ایک ماہ کو روٹی کھانے لگیگی اور جب ایک کوئی نوکری تو تنخواہ ۱۰ دوسرے امیدوار آ رہے ہیں [illegible] سے زیادہ [illegible] تو کم [illegible] چھوٹی چھوٹی جگہ کے لئے بڑے بڑے تعلیم یافتہ [illegible] ہیں اور جب کوئی جگہ نہیں ملتی [illegible] قسمت کو روتے ہیں کہ [illegible] جو انگریزی پڑھکر اپنی اوقات ستیاناس [illegible] اور یہ ضروری بات ہے کہ جو [illegible] دنیا کے تمام کاموں سے دست بردار ہوکر ہزار روپیہ خرچ کرکے ایک علم حاصل کریگا اور بعد علم حاصل کرنیکے اسکے فوائد سے محروم رہیگا تو یقیناً اوس کے دل کو چوٹ نہیں لگیگی۔ ضرور وہ دل جلا اوس وقت جو جی میں آئیگا وہ [illegible] منہ سے نکالیگا۔ اسکا امتحان اگر منظور ہے تو ایک اعلان اس امر کا دیجئے کہ ہمکو ایک لائق انگریزی دان کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب چاہیں تو بیس پچیس روپیہ ادن کو تنخواہ ملیگی ہمارے یہاں آکر ملازمت اختیار کریں۔ دیکھئے کتنی درخواستیں آتی ہیں۔ اب فرمائیے جب اس قدر انگریزی خوان محتاج مارے مارے پھرتے ہیں تو انگریزی پڑھنے کی قوم کو ایسی کیا ضرورت ہے کہ تمام دین دنیا کے کام چھوڑکر انگریزی پڑھا کرتے۔ یہی روپیہ جو اعلی درجہ کی انگریزی تعلیم میں خرچ ہوتا ہے اگر کسی تجارت کے کام میں صرف کیا جائے تو کیا خوب ہو۔ کیا لوگ بیس تیس چالیس پچاس ہزار روپیہ لیکر ولایت کو امتحانات وغیرہ پاس کرنے کو نہیں جاتے ضرور جاتے ہیں۔ فرمائیے اگر یہی چالیس ہزار روپیہ سے تجارت کیجاتی تو کس قدر فائدہ بخش ہوتی۔ اور پھر کیا جتنے ولایت جاتے ہیں سب کامیاب ہوکر آتے ہیں ہرگز نہیں کہئے کہ ہزاروں روپیہ خرچ کئے اور پھر ناکامیاب رہا تو کیا ضرورت ہے کہ [illegible] ناحق کی زرق برق میں پڑے اور اگر کامیاب بھی ہوگئے تو کیا عرش کے تارے توڑتے ہیں۔ ہان انکی عزت ضرور ہوتی ہے کہ جہان جاتے ہیں پتلون کی وجہ سے لوگ کرسی پر بٹھلاتے ہیں۔ اور پھر انکی داستان ختم چھیڑ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے لندن سے فلان امتحان پاس کرکے آئے ہیں اب بیچارے کرتے ہیں نوکری نہیں ملتی یہاں ضلع میں درخواست دی تھی تو صاحب نے اونکا سرٹیفکٹ دیکھکر کہا کہ اوہ تم بہت پڑھے ہو تمہارے لایق نوکری کوئی نہیں ہے۔

(باقی آیندہ)

راقم خادم القوم محمد یونس ہینڈا ہے۔

راجہ پور کے مسلمانونکا جلسہ

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار مسلم ہیرلڈ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مورخہ ۲۸ ماہ شعبان ۱۳۲۴ ہجری کے جلسہ انجمن اخوان الاسلام راجہ پور ضلع رتناگیری میں رؤساء شہر نے انجمن مصدرہ کو اس طرف توجہ دلائی کہ ہمارے شہر کے نوجوان مسلمانوں کی منشی میں تعداد بڑھتی ہے۔ جس سے حالت دینی و مالی پر تنزل بڑھتا جاتا ہے لہذا اسکی انسداد ہی میں انجمن کو عمر قیصری فرمانی

چاہیے۔ پھر حسن اتفاق سے بالاتفاق پاس ہوئی اور تمام شہر مین اعلان ہوا کہ آئندہ کوئی اہل اسلام شراب نہ پینے پائے اگر پیوے تو امورات شرعی سے معطل کیا جاویگا۔ بعون اللہ انجمن کو اس مین کامیابی حاصل ہوئی۔ اتفاق ایسی چیز ہے [illegible]

الراقم عبداللہ۔ محمد صالح جوہری
سیکریٹری انجمن اخوان الاسلام [illegible]

مہاراجہ پٹنہ متوفی

ہمارے ناظرین اخبار کو ان مختلف چھپے ہوئے حالات و روایات پڑھے ہونگے جو مہاراجہ پٹنہ نے [illegible] تھین اور اپنی بی بی کو مار کر خود بھی ہلاک ہوا آج انکو پڑھنے کا موقع ملیگا کہ اس واقعہ کے متعلق سرکاری خیالات کیا ہین۔ [illegible] کہ رئیس متوفی ایک مفسد طبیعت کے شخص تھے انکو بارہا چشم نمائی ہوئی تھی لیکن مہاراجہ رئیس کی چٹھیون سے ان الزامات کا ثبوت نہین پہونچتا ہے انھون نے نہایت سہولت سے چٹھیان تحریر کی ہین جن مین کوئی غصہ نہین ظاہر کیا گیا ہے صرف وہ حقائق چاہتے ہین کہ ستائے نہ جائین۔ رئیس سے جو برتاؤ کیا گیا اس سے افسرون کو غصہ پیدا ہوا یہ کیفیت اس چٹھی سے ظاہر ہے جو ڈاکٹر لے گارڈن فریزر والد کمشنر چھتیس گڑھ ڈویژن نے مہاراجہ کو تحریر کی تھی۔ ہم اس چٹھی کو مفصل طور سے درج کرتے ہین۔

میرے پیارے دوست۔ تمہاری چٹھی اور کتاب پہونچی۔ میرے بیٹے نے تمہاری کتاب کو پڑھا ہے اسکو ان تمام برتاؤ پر جو تم سے برتا گیا نہایت افسوس پیدا ہوا اور وہ تمہاری بہت بڑی ہمدردی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ تمہارا جھگڑا [illegible] ہندوستان مین تمہارا اعزاز [illegible] وہ خیال کرتا ہے کہ تم جب اپنی ریاست سے [illegible] لائق ہو [illegible] وہ یقین کرتا ہے کہ اگر تمہارے پاس [illegible] دوست سلیم الطبع ہو تو تمہارا اعزاز [illegible] ایسا [illegible] اس عرصہ مین وہ تم سے چاہتا ہے کہ تم اپنی تمام کارروائی مین عقلمندی کا برتاؤ کرو۔ اسی [illegible] تجربہ حاصل ہوتا ہے تم اپنی تمام گفتگو مین افسرون گورنمنٹ اور ان لوگون سے جنکا تعلق تمہاری ریاست سے ہے نہایت سہولت کا برتاؤ برتو۔ اور اپنی رعایا کے ساتھ رعایت کرو۔

مین امید کرتا ہون کہ تم تجربہ نہایت تمام عالم [illegible] مین مکان کو چھوڑ کے ہوگے لیکن تمکو سخت گرمی برداشت کرنا پڑی ہوگی۔ شاید تمکو اس غیر معمولی موسم سے جو تمکو برداشت کرنا پڑی کوئی نقصان نہ پہونچا ہوگا۔ کتاب کی نسبت مین لکھتا ہون کہ تم اسکو وہ چٹھیان شریک کرکے پورا کرو جو تمنے سرکاری افسرون کو تحریر کی ہین مثلاً کرنل طامس کو تمنے جو چٹھی لکھی تھی جس مین تمنے انکی ملاقات سے معافی چاہی تھی جب تم حضوری سے واپس آئے تھے میرا خیال ہے کہ اس کتاب مین جا بین کی تمام خط و کتابت ہو تو وہ پرائیویٹ طور سے شائع ہو سکتی ہے۔ مین فی الحال اسکو لوکل گورنمنٹ کے ہاتھ تک نہ پہنچنے دو کیونکہ

بات عقلمندی کی ہوگی کہ تم صرف اپنے زمانہ سالہ
سلطنت میں گورنمنٹ کی ناراضی حاصل کرو [illegible]
اگر میں سمجھے تمہارے ہوتا تو میں ضرور خط [illegible]
[illegible] اس معاملہ کے متعلق جو کچھ آپکی [illegible]
کامل الطبان سے تحریر کرنا چاہئے ۔ میں جبھی [illegible]
نیک و عمدہ مشورہ دونگا ۔ تمہارے معاملات
کے متعلق میرے بیٹے کے جو کچھ خیالات ہیں
تمکو معلوم ہیں ۔ تم انکو ایک اپنا بھائی اور
بہتر [illegible] اپنے والد کے مقصود کرو

خیر میں یہ ظاہر کرتا ہوں کہ مجھکو تمہارا
اور تمہارے خاندان کا بہت کچھ پاس لگا ہے
یہ چٹھی نہایت بڑا [illegible] ہے اور ایسے
شخص نے اسکو لکھا تھا جسکو بہت بڑا ملکی تجربہ
ہے ۔ اور بیشک اس چٹھی میں مہاراجہ صاحب
کے لئے بہت کچھ زور دیکر لکھا گیا ہے مگر وہ
اور [illegible] کا کہنا مانیں ۔ بجائے اسکے کہ ان سے
مخالفت کرکے مبتلائے مصیبت ہوں ۔ اور
یہ امر کہ راجہ نے یہ جرم اس وجہ سے کیا کہ رانی
انکو بیس ہزار روپیہ بطور قرضہ کے نہیں دینا
چاہتی تھیں تاکہ وہ انگلستان کو جائیں محض
بے بنیاد ہے کہ اسکی کوئی شہادت نہیں پہنچی
ہے اور یہ بات صرف اس وجہ سے ظاہر
کی گئی ہے کہ مہاراجہ نہایت ہی سخت مزاج تھے
جیسے کہ [illegible] ہو لیکن یہ تمام معاملہ نہایت
افسوسناک ہے

[illegible]

جہاز ولایت کی آمد و رفت

آمد [illegible] ۳ مارچ

نام جہاز	نام مقام
[illegible]	کارڈف
[illegible]	کراچی
[illegible]	کراچی
[illegible]	مولمین

روانگی [illegible] مارچ

[illegible]	[illegible]
[illegible]	لیورپول
[illegible]	کراچی
الین	[illegible]

سونے چاندی کا نرخ

سونا [illegible]	[illegible]
فرنچ بنک	[illegible]
نیشنل بنک	[illegible]
چارٹرڈ بنک	[illegible]
آگرہ بنک	[illegible]
شنگھائی بنک	[illegible]
چاندی [illegible] فیصدی	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

مطبع محمودی [illegible] میں [illegible] کے اہتمام سے
چھپکر [illegible] سے شائع ہوا

مضامین
خبروں کا چمن
ابن سینا کی لڑائی
اہلہ کا نغمہ
مولوی فخر الاسلام شائق اور
ایک یورپین پادری کا مکالمہ

مسلم ہیرالڈ

مضامین
مقدمہ عزیز ہر خورانی
ریاست رام پور
حیدرآباد کا جہاز اور
نتیجہ

جلد ۸ | بمبئی جمعہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ | نمبر ۵۵

خبروں کا چمن

بمبئی ـ مسٹر سیٹھ نامی ٹھیکریا شاہی احمد شیل کی قدیم بیوی خاتون نابائی نے مسٹر سیٹھر مجسٹریٹ کے فیصلہ سے ناراض ہو کر مجسٹریٹ نے اوس سے شوہر کو تاکا نامہ مصدق کرنے کے جرم میں کیوں سزا نہیں دی ہائیکورٹ میں اپیل کیا ہے ـ ہائیکورٹ نے فیصلہ کے بعد ٹھیکریا سیٹھ کی جب یہ بیوی جمت بائی نے مقدمہ کی سماعت ہوگی یہ مقدمہ ۴ مارچ کو مسٹر سیٹھ مجسٹریٹ کے اجلاس سے ۸ اپریل پر ملتوی ہو گیا ـ نتیجہ سے اطلاع دیجائیگی

ایک غبارہ باز لیڈی مس لا ہنمن بمبئی میں آئی ہوئی ہے ـ یہ عنقریب غبارہ میں اوڑیگی ـ

بمبئی ـ پرستیا نامی ایک گودام میں ایک شخص میاں جان محمد تیزاب سے جل گیا ـ یہ شخص اس گودام میں مزدور تھا ـ

بمبئی ـ ایک شخص الہی خان نقیر خان نے میمن محلہ میں پولیس کے بغیر حکم جائی کی دوکان کھولی ـ پولیس نے اس شخص پر مقدمہ دائر کیا ـ مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ نے مجرم کو عدم ثبوت میں چھوڑ دیا لیکن پولیس والوں نے ہائیکورٹ میں اپیل کیا ـ جس پر ہائیکورٹ نے مقدمہ از سر نو جانچنے کے لیے مجسٹریٹ کو ہدایت کی ـ لھذا مقدمہ ۲ مارچ کو مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش ہوا ـ جو بعد چند اظہارات کے ملتوی کیا گیا ـ

بمبئی میں ایک حکیم نادری یعنی آتشی صاحب تشریف لائے

میں نہایت مطلب خانہ جاری کیا ہے ـ

اس کے بعد ماہ صیام جب سے شروع ہوا ہے عجیب و غریب منظر ہے ـ فصلی امراض کا نام نہیں ہے ـ تمام حضرات اہل اسلام روزہ داروں میں حسب قاعدہ قدیم سرکاری خزانہ سے ہر مسلمان کو نائب مناسب کیجاتی ہے ـ صوم و صلوٰۃ کی ہدایت ہوتی ہے ـ بارہ بجے سے قبل کوئی دوکان بازار سوائے دوا فروشوں کے نشیا و فروش و لوگ نہیں کھلتا ہے ـ افطار صوم کے لئے توپ چلتی ہے ـ دو بجے سحری کی توپ چلتی ہے ـ علاوہ ہر نوبت کی جاتی ہے تمام مساجد میں افطاری بھیجی جاتی ہے اور ہر روز ختم قرآن کے بعد ہر مسجد میں منجانب سرکار ودلتمدار شیرینی بکثرت تقسیم کیجاتی ہے اور جہاں ختم قرآن شریف کا جلسہ ہوتا ہے بوجہ محبت اسلام و شوق ایمان حضور پرنور بنفس نفیس شرکت فرماتے ہیں ـ اور حفاظ کو اپنے دست مبارک سے زر نقد عطا فرماتے ہیں ـ روشنی وغیرہ کا انتظام قابل تعریف ہوتا ہے ـ اللہ تعالیٰ اس اسلامی ریاست کو بسایہ عاطفت حضور تا دور شمس و قمر قایم و سلامت رکھے آمین (سفیر ٹونک)

حیدرآباد دکن ـ یہاں پہلا روزہ اتوار کا ہوا حضور پرنور اعلیٰ حضرت کو مولا پر مقیم ہیں ـ دوم ماہ رمضان المبارک کو جناب حکیم سید احمد سعید صاحب افسر اتحاد نے قضا کی ـ ۵۵ سال کا سن تھا ـ

بریلی میں شبرات پر کترے اور گنج کے مسلمانوں میں خوب لاٹھی اینٹ پتھر چلے کئی سر پھوٹے ـ

کلکتہ کی ٹکسال میں روپیہ بڑی تیزی سے بن رہا ہے ـ

مسلم ہیرالڈ

بمبئی :- جمعہ ۶ مارچ ۱۸۹۶ء

ابی سینیا کی لڑائی

۳ مارچ کو بذریعہ تار برقی خبر آئی کہ ابی سینیا میں شاہ منیلک کی فوج نے اٹالیوں کو میدان جنگ سے بھگا دیا۔ ساٹھ توپیں مع جنگی سامان کے چھین لیں۔ اس لڑائی میں اٹلی کے تخمیناً ۳ ہزار لوگ مارے گئے۔ علاوہ ازیں ۲ جنرل مارے گئے اور ایک زخمی ہوا۔

رپورٹ ہوئی ہے کہ جنرل باراٹیری نے خودکشی کر لی۔ اٹلی کے اخبارات جنرل باراٹیری کو ملامت کرتے ہیں کہ اسکی وجہ سے شکست ہوئی۔ اٹالین گورنمنٹ نے ۶ توپ خانے معہ دس ہزار جوانوں کے ابی سینیا کو روانہ کرنیکا حکم دیا ہے۔

مالیہ کا غدر

۳ مارچ کو مدراس سے تار آیا۔ اسکا بیان ہے کہ جب ہماری گورہ فوج مانجری کے مندروں کے قریب پہنچی تو باغیوں نے جو مندروں کے اندر جمع ہوئے تھے فوج کے آدمیوں پر بندوقوں سے فیر کئے۔ یہاں سے بھی جواب ملا۔ جنمیں کئی باغی مارے گئے اور کئی زخمی ہوئے۔

باغیوں کے بڑے بڑے سردار مارے گئے ہیں۔ اب امن بہت جلد قائم ہوگا۔

مولوی فخر الاسلام شایق خان صاحب مرحوم
اور ایک
بڈھے یورپین پادری کا مکالمہ

پادری :- السلام علیکم

مولوی صاحب :- وعلیکم السلام

پ :- مزاج شریف

م :- الحمد للہ

پ :- میں ایک عرصہ سے آپ کی ملاقات کا مشتاق تھا۔ خدا کا شکر کرتا ہوں کہ آپ سے ملا۔ آپکے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ میں نے اکثر بار مشہور ویسی پادریوں سے پہلے لندن پھر ہندوستان میں سنے تھے اور آپکے مناظرے بھی دیکھے طبیعت نہایت خوش ہوئی۔ آپ کو احقاق حق کی طرف توجہ ہے اور مذہب اسلام کی اشاعت میں آپ ہمہ تن مصروف ہیں۔ اگر ناگوار خاطر یا باعث ہرج نہو تو میں چاہتا ہوں کہ اسوقت آپ سے مستفیض ہوؤں اور علمی خیالات مذہب کی بابت جیسے میرے ہیں اسکا اندازہ کروں کہ آیا آپ بھی میری ناقص رائے کو درست سمجھتے ہیں یا نہیں۔

م :- بسم اللہ شوق سے فرمائیے میرا کچھ ہرج نہیں انشاء اللہ مؤدبانہ کلام ناگوار خاطر ہوگا۔

پ :- جہاں تک میں خیال کرتا ہوں زمانہ سابقہ سے اسلام مجھے بہت ہی کمزور نظر آتا ہے اور حد سے زیادہ ضعیف دکھائی دیتا ہے اسکی کمزوری اور بودا پن انتہا درجہ کو پہنچ گیا۔ مسلمان حد سے زیادہ مفلس و محتاج ہوگئے نہ ان میں حکومت باقی رہی نہ دولت ۔ اس میرے خیال کی تائید اور تصدیق مسلمانوں کے

معززگروه کے لوگ مثل سرسید احمد خان بہادر و نواب
محسن الملک مہدی علیخان وغیرہ کرتے ہیں۔
م ۔ آپکا یہ بالکل غلط خیال ہے۔ اسلام ضعیف
اور کمزور ہرگز نہیں ہوا۔ بلکہ اندنون پہلے سے زیادہ
ترقی پر ہے اور نہایت زور و شور پر۔ مگر جسے خدا
نے بصیرت و دانست عطا کی ہو وہ دیکھ سکتا ہے
ہر بین کو چشم کور کیا خاک سوجھائی دیگا۔
پ ۔ حضرت میرن صاحب اندھی دلیل سے تو جہل
ہوتا ہے۔ آپ ثابت کیجیے کہ اسلام کس طرح
ترقی اور زور و شور پر ہے۔
م ۔ پہلے آپ اسکا ثبوت دیجیے کہ اسلام ضعیف
اور کمزور ہے۔ کوئی دلیل پیش کیجیے
اسکے بعد وہ دلیل (جس مین اسلام کے زمانہ
موجودہ مین حد سے زیادہ ترقی پانیکی نسبت
بیان کرونگا) بخوبی آپ کی سمجھ آجائیگی۔
پ ۔ لیجیے سنیے ۔ اسلام کا جو شہرہ ہوا اور
لوگ جو مسلمان بنائے گئے وہ جبر و زبردستی کے
ساتھ دین اسلام مین داخل کئے گئے تھے کر
سینکڑون ہزارون بلکہ لاکھون اور کرورون
جانین تہ تیغ بیدریغ ہوئین۔ اور بیشمار بیچارے
ہلاک ہوئے۔ اسوقت ڈر کے مارے لوگ
مسلمان ہوتے گئے کہ بلا سے جان تو بچیگی۔ حضرت محمد صاحب
کی تعلیم مذہبی نے مسلمانون کو ایسا الٹا سبق
پڑھایا کہ پڑھتے ہی بیوجہ خدا کے لگائے ہوئے
درختون کو جڑ سے کاٹ پھینکا اور انکی نسل
ہی کا خاتمہ کر دیا۔ مذہب اسلام اگر سچا تھا تو
اسکی سچائی پر چھوڑ دیتے کہ بمصداق مشک آنست
کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اسکی سچائی خود لوگو
مین اپنے قبول کرلینے کا مادہ پیدا کر دیتی اور
یون بیشمار بندگان خدا کی جانین تلف کرکے
نیا طریقہ پھیلانا ضروری تھا۔ اگر مسلمان تلوار کے
ذریعہ سے اسلام نہ پھیلاتے تو آج اسلام نام
کو باقی نہ رہتا۔ اور وہ اسلام کی شان و شوکت
(جسے اکثر وہ معزز مسلمان اپنے رسالون اور
لکچرون مین بیان کرتے رہتے ہین اور جو کتب تواریخ
مین دیکھی جاتی ہین) نظر آتی جسقدر اسلام کو
ترقی نصیب ہوئی تھی اسیقدر بلکہ اوس سے بہت
زیادہ ضعف اسلام مین آگیا۔ یہان تک کہ آج
اسلام کی حالت زار آٹھ آٹھ آنسو رونیکے
قابل ہے۔ تو یہ خیال ہے کہ میری بحث انڈیا کے
اسلام کی نسبت خاص اور غیر ملکون کے اسلام
کی نسبت عام ہے۔
م ۔ آپکی سمجھ کا قصور ہے جو اسلام کو ضعیف
بتا رہے ہین۔ آپنے دولتمندی و تونگری و علم
کا نام اسلام رکھ لیا ہے۔ جب تو آپ کو ایسے
توہمات شکوک و اوہام ہوتے ہین۔ دولت و حکومت
کا نام ہرگز اسلام نہین نہ اس سے اور نہ اوس
کو کوئی خاص نسبت۔ جیسے آجکل کے حضرات نیچر
(جو اسلام کے مرثیہ گانے اور مسلمانون کی ہجو کرنے
پر ادھار کھائے بیٹھے ہین اور اپنی قوم کے عیوب
اپنی من مانی طور پر مخالفین اسلام کو سنا رہے ہین)
رو رہے ہین کہ ہائے اسلام وہ دین تھا۔ اسلام وہ دن
تھا۔ مسلمان ایسے دولتمند تھے۔ مسلمانون کی اسقدر
حکومت تھی۔ سارے جہان کی سلطنتین اسلامی
حکومت کی باجگذار تھین۔ مسلمان محتاج نہ تھے۔
جیسے سرسید کا مضمون (حدیث کاد الفقر ان
یکون کفرا) کے عنوان سے متعدد اخبارون اور
پرچون مین شایع ہوا ہے کہ احتیاج دنیا دین
اسلام کے منافی ہے۔ مسلمان مفلس نہین ہوتا۔
عیش و عشرت سے بسر کرنا اسلام کی علامت ہے

پیدا ہون گے۔ اندیشہ ہے کہ کسی کے بہکانے سے آتا نہیں سمجھتے
کہ اسلام ایسے خیالات فاسدہ سے کیونکر محفوظ رہ سکتا ہے
اور دوسری یہ بات دوسری ہے کہ مسلمانون کی تعداد
دور دور کے ملکون مین بہت ہے مسلمان
بہت بڑی وسیع آبادی ہے ایک زمانہ تک مسلمان
وہ حکمران و متصرف رہے ہیں۔ ہزارون لاکھون کیا
بلکہ کروڑون جانین انکی غلامیت کا دم بھرتی تھیں
فوج و سپاہ و خزانے وغیرہ جس قدر مسلمانون کے
پاس تھے۔ اسکا عشر عشیر بھی آج کسی مخالف کو
سلطنت کو نصیب نہین۔ تو اس سے اسلام کی ترقی
نہین ہوئی اور نہ مسلمانون سے حکومتین چھن گئین
اور نہ ان کے مفلس ہو جانے سے اسلام ضعیف ہو گیا
کیونکہ مذہب اسلام کی کتابون مین ضرورت کے
موافق ساری دنیا کے مسلمانون سے عمل کرنے کے
لئے مناسب اور مایحتاج نافع و مفید قانون مرتب
کر دئے گئے۔ مذہب اسلام بھیجنے سے کچھ یہ منشا
تو خدا کا تھا کہ ساری دنیا کے لوگون کو مسلمان
ہی کر دے۔ کوئی شخص بغیر اسلام لائے نہ رہے
ورنہ مشیت خدا کا اثر ضرور ظاہر ہوتا ولو
شاء الله لجعلكم امة واحدة۔ نہ یہ منشا تھا
کہ اسکے بعد اور نبی اور مذہب بھیجنے کی ضرورت
ہوگی۔ اسلئے سارے مرسلین و انبیاء اور ساری
آسمانی کتابون کی تصدیق اسلام مین بطور اصل
کے رکھی گئی ہے۔ سارے مذاہب باتقدم سے
حسب ضرورت قوانین اخذ کرکے اور کچھ اور
مناسب ایزاد کرکے اسکا نام اسلام رکھدیا گیا
مذاہب باتقدم کے جو قانون تھے وہ مشترک ہیں

اسلئے اسلام کوئی جداگانہ مذہب کا نام نہین
ہو سکتا تھا لہذا صرف ایزاد کی وجہ سے
کہ ضرورت تھی جداگانہ ہونے پر دلالت کرتی
ہے۔ ہمارے نزدیک ایزاد شدہ کوئی نیا
قانون نہین ہے بلکہ مذاہب باتقدم کا لب لباب
اور اصل اصول کا نام مذہب اسلام رکھدیا گیا ہے
تو اب اولئك الذين هدى الله فبهداهم
اقتده صاف سمجھ مین آگیا۔ رسول الله صلی
الله علیه وسلم سب انبیاؤن کی ہدایت کے مجموعہ
سے فخر الانبیاء تھے۔ تو اس سے آپکی فضیلت
سب انبیاء پر ثابت ہے۔ مذہب اسلام بھیجنے
سے خدائے پاک کا یہ منشا تھا کہ اس قانونی
کتاب پر رسالت و نبوت کا خاتمہ ہو اور اس
بدامنی اور اندھیری تاریکی کو جو گھنگھور گھٹا کی طرح
ساری دنیا مین چھا رہی تھی بالکل دور کردے
مٹا دے سارے جہان مین امن قائم ہو۔ اور
اس آخری قانون یعنے مذہب اسلام پر چلنے
والے بلا روک ٹوک اپنے فرائض مذہبی
آزادی کیساتھ ادا کرین اپنے مراسم دینی
بلا مزاحمت و ممانعت احدے بجالائین۔ کوئی
مخالف انکو مانع اور کوئی دشمن انکا مزاحم
نہو۔ سو الحمد لله اس زمانے مین مذہب اسلام اپنی
تکمیل پر بخوبی پہونچ گیا۔ اور کما ینبغی
حفاظت ہوا و اسی خدائے پاک کے وعدہ کے موافق
اسے ترقی نصیب ہوئی۔ جو لوگ مفسد و پرداز
ان مین خلل انداز تھے وہ وقتاً فوقتاً
بوجہ ضرورت بلکہ اشد ضرورت اسطرح مٹادئے گئے

جیسے ہرے بھرے درخت سے خشک ڈالیان چھانٹ دیجاتی ہین یا جیسے سارے جسم کا عضا مین کسی خاص عضو کو ڈاکٹر بخوف سڑ کے گلنے کے اسکی کسی دوسرے اعضا کو نقصان پہونچنے کے خیال سے کاٹ پھینکتا ہے جیسے اسطرح اُس عضو کا کاٹنا اور اُسے اپنے حال پر چھوڑ دیرکہنا اور اعضا کے حق مین مضر اور نہایت قبیح بات معقول سلیم اذہان صحیحہ تسلیم کرنے مین دلیری کرینگے اُن لوگون کا (جو مسلمانون کے آگے اُنکے اور مسلمانون کے مراسم مذہبی ادا کرنے مین حرج کرئیگے) موجود رہنا باعث فتنہ و فساد ہی تھا - ان بد امنی پھیلانے والون کو مناسب سزا دیدیگئی کہ ایسے مفسدہ پرداز نہوئیگے جو مسلمانون کے ادائے عبادت و تعمیل احکام آلہی مین حرج واقع ہوگا (باقی آئندہ)

مقدمۂ زہر خورانی

۴ مارچ کو مسٹر فیروز ہوشنگ دستور مجسٹریٹ کے اجلاس مین راماسکارام اور دھُونڈھو دو شخص پیش کئے گئے گورنمنٹ کی جانب سے مسٹر لیٹل سولسٹر اور دھونڈو کی جانب سے مسٹر قاضی کبیر الدین بیرسٹرایٹ لا حاضر تھے - مسٹر لیٹل کے سوالات کے جواب مین جمنی بیان کرتی ہے کہ مین دہلی پر رہتی ہون - میری لڑکی مسمی رادہی کی عمر ۹ برس کی ہے - ۱۳ ارجنوری کو مین دہلی سے اپنی بہن بنام سکری کے گھر واقع والپا کرلی پر آئی - میری بہن کی دو لڑکیان اور ایک لڑکا ہے - ۱۶ ارجنوری کو رات کے نیچے آیا آیا اور مجھکو مٹھائی کا پڑا جو کہ تاگے سے باندھا ہوا تھا دیا اور کہا کہ تم کھاو اور کسی کو نہ کہلاو - مین نے مٹھائی بچون کو دی اور تھوڑی سی کہائی - اوسی رات کو بچے سب بیمار ہو گئے اور دست آنے لگے - پڑوسی لوگ ہمارا یہ حال دیکھکر ہمکو ہسپتال مین لیگئے جہان ہمکو ڈاکٹر نے دیکھا - بعد اوسکے ہم سبکو کچھ دوا پلائی - سبکو چکر اور قے ہونے لگی - ڈاکٹر نے قے کو دیکھکر کہا کہ زہر دیا گیا ہے - اوسی وقت اوسے بوتل مین بھر کر رکھ لیا - اوسی وقت آیا ہسپتال مین حاضر تھا - پہر ہم دوسرے روز ہسپتال سے گھر واپس آگئے - یہان پہنچ آکر دیکھا کہ رادہی کی طبیعت بہت خراب تھی - دوسرے روز ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ تم کیسی ہو - مینے کہا رادہی بہت قے کرتی ہے - وہ ہمکو دوبارہ ہسپتال مین لیگیا جہان پہونچتے ہی لڑکی مر گئی - اوسوقت پولیس نے آیا کو گرفتار کیا - آیا نے کہا کہ راماسکارام نے مجکو کامل پر مجہسے ملنے کا وعدہ کیا تھا مین اوس سے ملا تو اوسنے مجھے مٹھائی دی اور کہا کہ تو کھا - پولیس نے راماسکارام کو گرفتار کیا - راماسکارام نے کہا کہ مجھے دھونڈو نے پارسکالون سے بہکایا اور کہا کہ تو آیا کو زہر دیکر مار ڈال - دھونڈو پارسکالون سے گرفتار کرکے لایا گیا -

بعد چند اظہارات کے مقدمہ ۱۳ مارچ پر ملتوی رہا -

ریاست رادھن پور

اس ریاست کا ایک پیچیدہ مسئلہ گورنمنٹ میں پیش ہوا ہے جسکا مختصر بیان یہ ہے۔

ریاست رادھنپور متعلق ایجنسی پالنپور واقع صوبہ بمبئی میں ایک ریاست ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ نواب بسم اللہ خان والی ریاست رادھنپور نے انتقال کیا۔ نواب مرحوم نے اپنے انتقال کے قبل ایک وصیت نامہ لکھا جسمین درج تھا کہ بعد ہمارے انتقال کے تمام انتظام معاملات اور خاندان کا رانی صاحبہ کریں۔ اور ملکی انتظام کیلئے ایک کونسل ریاست مقرر ہو جسمین دیوان ریاست بھی ایک ممبر کونسل ہو۔ جب نواب موصوف فوت ہوگئے تو بموجب وصیت نامہ کے کونسل نے انتظام اپنے ہاتھ میں لیا لیکن چند روز کے بعد صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ پالنپور یہاں تشریف لائے اور یہ سمجھکے کہ رئیس نابالغ ہے انتظام ریاست اپنے ہاتھ میں لیا۔ دیوان ریاست نے اسپر اعتراض کیا۔ اور وصیت نامہ نواب مرحوم کو دلیل گردانا اور کہا کہ کونسل ریاست اوسوقت موقوف ہو سکتی ہے جبکہ جناب وائسرائے ہند یا گورنر بمبئی اسکی تردید فرمائین۔

باوجود اس اعتراض کے صاحب موصوف نے انتظام ریاست کا چارج لے ہی لیا۔ اور ظاہری حضوری کو نابالغ نواب شیر خان کو مسند نشین کیا۔ اسپر بیوہ رانی نے گورنر بمبئی کو ایک عرضی اس مضمون کی بھیجی ہے کہ نواب مرحوم کے وصیت نامہ کیموافق جملہ کارروائی ہونا چاہئے۔

پانیر اور صاحب موصوف وصیت نامہ کو کچھ بے حقیقت جانتے ہین۔ پانیر تو مہاراجہ علی راجپور کی نظیر پیش کرتا ہے جسمین راجہ موصوف نے اپنے بیٹون مین ریاست کی تقسیم کو وصیت کی تھی گورنمنٹ نے اوسکے وصیت نامہ کو خارج کر کے علی راجپور کی ریاست اون کے فرزند کلان کو دی اور باقیماندہ بیٹون کے وظیفہ و جاگیرین مقرر کردین۔ صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ کو منظور ہے کہ نواب مرحوم کے ہنگام وصیت ہوش و حواس درست تھے اس لئے وصیت نامہ قابل لحاظ نہین ہے۔

ہمارے نزدیک گورنمنٹ کو اس مسئلہ پر غور کامل کرکے ایک قاعدہ خاص منضبط کر دینا چاہئے کیونکہ حکومت جسکا نام ہے اسکا ہر ایک کو اشتیاق ہوتا ہے اور معاملات اندرونی ریاست مین ریزیڈنٹون کو بجز ایسے وقت کے کبھی مداخلت کا موقع نہین ملتا ہے اور اس مداخلت کا باعث بہت سے تباہ ہوے اور نقصان متعلقین ہوا تا وقتیکہ ایسے بارے مین کوئی سرکاری طور سے قاعدہ جاری نکر دیا جائیگا ہمیشہ گورنمنٹ اور ممبران گورنمنٹ پر اعتراض اور استغاثے ہوتے رہینگے جیسا کہ اسوقت ریاست رادھنپور کا مسئلہ پیش ہوا ہے۔ رانی اور دیوان کا اعتراض بہت درست ہے اور مذہب اسلام مین وصیت نامہ کا بشرط صحت نفس و ثبات عقل کیا گیا ہو بہت بڑا لحاظ رکھا گیا ہے۔

ضلع دھارواڑ مین ایک امدادی حاکم اسمٰعیل مرزا کو مفصل لقائمہ مین سونیکی کانین دریافت ہوگئین۔

حیدرآباد کا جہاز اور تموج

حیدرآباد کی سلطنت کا جہاز نظام الملک آصف جاہ کی بادشاہت سے ۱۷۲۴ء مین تیار ہوا۔ اس سفینی جہاز کی عمر ایک تھوڑے برس کی ہے۔ اس جہاز کے مالکون یعنی فرمانروایان سلطنت نے اس جہاز کی جہازرانی ہمیشہ اپنے مدارالمہامون کے سپرد کی ہے۔ حیدرآباد کے رزیڈنٹون مین سب سے پہلے مسٹر ہالنڈ ہین جو ۱۷۹۸ء مین مقرر ہوئے۔ اور اس حساب سے اس جہاز کی پولیٹیکل مدد مین ایک سو برس سے انگلستان کے ہاتھ مین ہے۔ کپتان سٹوڈن ہم ساتون رزیڈنٹ ہین جن کو ۱۸۰۸ء مین پولیٹیکل مداخلتون کی ابتدا کا موقع ملا اور پچھلے رزیڈنٹون مین مسٹر ساندرس [illegible] میڈ۔ مسٹر تھاڈری کی انگلیت مین عجیب طرح سازیان [illegible] آمیزی اور صاحب مسٹر پلوڈن کی مدت پر ذمہ داری کے غیر متوقع بوجھ لادنے اور ہسٹری مین ناشدنی انقلابات اور واقعات سے انٹرسٹ لینے اور اپنا حق ادا کرنے مین سعی کی ہے مین اور حضور نظام کا یہ سلطنتی جہاز جس طرح کے بغض و نفاق اور جہل و عداوت اور خودغرضی اور نخوت اور پارٹی فیلنگ کے بھیڑیے اثر کو اپنے ہر طبقے اور ہر درجے مین جگہ دئے ہوئے ہے۔ اور اس جہاز کے آس پاس کی کشتیان دوسرے امیرون کی ہین۔ ان مین ہز اکسیلنسی نواب سر اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر مدار المہام دکن کا آگبوٹ سر آسمان جاہ بہادر کا بجرہ سر خورشید جاہ بہادر کا بغلہ۔ سالار جنگ بہادر مرحوم کی پنسوی راجہ چندو لال صاحب کے خاندان کی ہوڑی اور پارٹی فیلنگ کے تارپیڈو اور دوسرے بعض جاگیردارون اور عہدہ دارون کی کشتیان اور ڈونگیان سربرآوردہ ہین۔

اس جہاز کے مالک اعلیٰحضرت ہین لیکن حضرت نے پشتہا پشت سے جہازرانی کا کام نہین کیا۔ اور جو کبھی [illegible] اتفاق سے قصد ہوا تو ضروری اور قابل [illegible] کا رضی شوق جاتا رہا۔ دوسرے ناخدا جناب نواب سر [illegible] بہادر سکریٹری اعلیٰحضرت قرار دئے جا سکتے ہین لیکن جب تک ان کا درجہ سکرٹری سے بالاتر اور انکا وقار اور اعتبار اوس سے بڑھکر اور اونکی تنخواہ اس سے بہت زیادہ نہ کیجائے انکی اس حالت پر ناخدائی زیب نہین دے سکتی اس لئے انکے نام جہازرانی ہز اکسیلنسی نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر مدار المہام دکن خیال کئے جا سکتے ہین۔ جن کے ہاتھ مین ایک اعلیٰ عہدہ [illegible] جہازرانی کا چارج ہے اور جو تمام دکن مین سب سے زیادہ اس جہازرانی کے لائق تسلیم کرلئے گئے ہین۔ ان کا یہ حال ہے کہ ع

یک جگر و ہزار [illegible] یک سر و صد گرانی ہے

انکو بجائے اسکے کہ وہ اپنی انتظامی ڈیوٹی ادا کرین اور ملک کی سرسبزی کی بہبودی ظاہر کرنے کی تدبیرین سوچین۔ انکو ملک کے نفاق اور آپس کے حسد اور پارٹی فیلنگ کے جھگڑون اور اسٹیٹ نظام کے متعلق دوسری پولیٹیکل کاروائیون سے فرصت نہین۔ اب رہے وہ لوگ جو ناخدا یا کپتان کے ماتحت بطور ملاح یا واقف کار کے انجام دے سکتے ہین یعنی امیر عہدہ دار وغیرہ ان مین ایسی نا اتفاقی ہے کہ ایک دوسرے کے ڈبونے کی فکر مین ہے اور یہ نہین سمجھتا کہ ان جنبشون سے

اور اس جہاز کو کیسے جنبش ہو سکتی ہے۔ اس کو اس کی بھی پرواہ نہیں کہ جس تختہ پر اوس کا حریف بیٹھا ہے اسی پر ذات شریف بھی بیٹھے ہوئے ہیں بغض و حسد اونکا اقبال سے چند اکٹھے ہوئے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ حیدرآباد کے لئے ایک چھوٹا مقدمہ بھی اسکی بڑی جنبش کا سبب ہو سکتا ہے۔ اور چونکہ حیدرآباد نے اپنی گذشتہ دلیری اور آزادانہ مثالیں اور باحوصلہ کاروائی اور صاف طبیعتی اور ... کے اکثر اسباب کھو دئے ہیں اور قانونی حالتوں میں بھی کسی نے کوئی یاد نہیں پایا۔ اب نئے اسکو پولیٹیکل ... قبول کرنے پڑتے ہیں ہوتا ہے اگر وہ ایسا نکرے تو اوس کے لئے غیر متوقع معاملتوں کا پیدا ہو جانا ناممکن ہے ... بہادر کی منسٹری میں پولیٹیکل ... شخص نے ایک ... پر ادھر کی دنیا اودھر کر دی اور اعلیٰحضرت کو چارہ نہوا کہ کسی باب میں بجز جی ہاں ... سمجھا کے کچھ ارشاد فرماتے اور پولیٹیکل جوابدہی کے لئے تو ہم سنتے ہیں کہ وہاں اونی اونی مقدمات میں ... کرنا پڑتا ہے۔ فی الحال مولوی یوسف الدین کا مقدمہ جس طریق سے حیدرآباد۔ شملہ کلکتہ۔ لاہور۔ الہ آباد میں اپنی کاروائی کا وسیع جال پھیلائے ہوئے ہے۔ وہ کیا ٹھیک اس حالت کا مصداق نہیں جیسے ایک صیاد نہایت عمدہ ریشمی جال دور تک پھیلا دے اور اوس میں طرح طرح کے تیتر بٹیر پھنس جائیں اور غیر متوقع طور پر اگر ہرن وغیرہ کا پاؤن پڑ جائے تو ریشم کے مضبوط پھندے اسکے پھانسنے کو بھی کافی ہوں۔ (ہم بیچارے ہرن بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں ؎

رنگ سبزے بخط سبز مرا کرد اسیر
دام ہم رنگ زمین بود گرفتار شدم

ہم اس مقدمہ کو اوس وقت سے دیکھ رہے ہیں جب مولوی یوسف الدین صاحب اول تعلقدار (ڈپٹی کمشنر) میدک کو شنکر ... ریزیڈنسی ... شملہ کو وارنٹ کے ذریعہ سے بلوسے پولیس نے گرفتار کیا جسکو تین مہینے ہوئے اور اس مقدمہ کے متعلق ٹائمز میل۔ ڈان پوسٹ۔ ٹائمز آف انڈیا۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ پائونیر نے اپنے اپنے جو تقریریں لفظ لکھی ہیں ... جس ریمارک کا جو منشاء ہے اسکو ہم نے سمجھا اور انگریزی اخبارون کے علاوہ ہمارے دیسی معاصرین نے جو مضامین لکھے ان کو بھی کامل غور سے پڑھا۔ اور خود ہمارے دفتر میں اس مقدمہ کے متعلق دو مفصل چٹھیاں ہیں جو روداد موصول ہوئی اسکو امید و بیم کے مقابلہ میں جانچا ہے۔ ہم اس مقدمہ کے تعلقات سے ایک شاخ سے دوسری شاخ اور اس شاخ سے دوسری کو نکلتے پیدا کرکے غیر ضروری طول بڑھانا پسند نہیں کرتے اور اس مقدمہ کے متعلق ہمارے پاس سب سے پچھلی ڈاک پہنچی ہے جسکا بیان ہے کہ مسٹر ... نے مولوی یوسف الدین کیطرف سے جواب دیا لیکن کوئی فیصلہ نہیں سنایا گیا اور نہ کوئی تاریخ فیصلہ مقرر ہوئی ہے۔

مطبع محمدی ٹانک سٹریٹ میں منشی محمد امیر کے اہتمام سے
چھپکر ... شائع ہوا

DAILY EDITION. روزانہ

DAILY EDITION. روزانہ

THE MUSLIM HERALD.

An Anglo-Urdu leading Mahomedan Journal.

Conducted by M. A. Munshi.

Office :-2, Huzaria Street, Bombay.

شرح قیمت

بلا محصول ڈاک		معہ محصول ڈاک	
سالانہ	چھ روپیہ	سالانہ	دس روپیہ
ششماہی	چار روپیہ	ششماہی	چھ روپیہ
سہ ماہی	دو روپیہ	سہ ماہی	چار روپیہ
ماہانہ	ایک روپیہ	ماہانہ	دو روپیہ
فی کاپی	نصف آنہ	فی کاپی	ایک آنہ

اخبار مسلم ہیرلڈ ہفتہ وار

سالانہ پیشگی قیمت معہ محصول ڈاک چھ روپیہ

فی کاپی آٹھ آنہ

اجرت طبع اشتہارات فی سطر آٹھ آنہ زیادہ مدت کے لئے رعایت۔

THE MUSLIM HERALD,

مسلم ہیرلڈ

یہ انگریزی اردو زبان کا اسلامی اخبار سوا اتوار کے ہر روز بمبئی سے شائع ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے متعلق خبریں اس میں زیادہ درج ہوتی ہیں۔ علاوہ ازین مفید اہل اسلام انگریزی کے مضامین بھی درج کیے جاتے ہیں۔

قدردان مسلم بغیر ارسال پیشگی قیمت کے اخبار جاری کرنے کی ہرگز درخواست نکریں۔ آپ اسلامی اخبار کی قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے اس حالت میں مابعد کا جھگڑا انصاف سے بعید ہے۔

جہازونکی آمدورفت

آمد ۹ ۔ ۱۰ مارچ

نام جہاز	نام کپتان	نام مقام
امام	پن بہرلی	بیڈپورٹ
[illegible]	بمبئی	کلکتہ
ٹاکیو	تھرلسن	کراچی
مشتری	کلارک	جدہ
پیرو ڈیا	ایلیٹ	لیورپول
دلواڑہ (ٹرانسپورٹ)	[illegible]	ساؤتھمپٹن
ہمفری	[illegible]	[illegible]
چیپڑا	[illegible]	رنگون

روانگی ۱۰ مارچ

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	ایمان
[illegible]	[illegible]	جدہ
[illegible]	[illegible]	یورپ
آ ۔ آئی ۔ [illegible]	[illegible]	عدن

مال بمبئی سے گیا ۱۰ مارچ

قسم مال	نام مالک	مقام	نام جہاز
۱۲ پیٹے روئی	رالی برادرس	لیورپول	آرسینل
۵۰۰ [illegible] الرسی	[illegible] کمپنی	”	”
۔۔ پیٹے روئی	[illegible] کمپنی	”	”
۔۔ پیٹے [illegible]	[illegible] کمپنی	لنڈن	[illegible]
[illegible] پیٹے [illegible]	[illegible] کمپنی	”	”
[illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible]	[illegible] کمپنی	[illegible]	ایرنیل
[illegible]	[illegible]	ہانگ کانگ	[illegible]
[illegible]	[illegible]	شنگھائی	[illegible]

[illegible] چاندی کا نرخ

[illegible]	اورینٹل بنک لمیٹڈ
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	آسٹریلیا [illegible]
[illegible]	**چاندی**
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

مال بمبئی میں آیا ۱۰ مارچ

قسم مال	نام مالک	مقام	نام جہاز
[illegible] سامان	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مسلم ہیرلڈ

جلد ۸ | بمبئی پنجشنبہ ۱۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۴ھ | نمبر ۸۵

خبروں کا چمن

اخبار مسلم ہیرلڈ کی آفس میں ایک ہندوستانی لائق منشی کی ضرورت ہے۔

ابی سینیا کی لڑائی کی مزید خبروں سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے وقت جنرل براطیری کے نیچے اٹالی کی پندرہ پلٹنیں تھیں لیکن ان سب لوگوں نے شوان لوگوں سے شکست کھائی اور بہت دور تک ان کا تعاقب کیا اور ایک برگیڈ جو جنرل ڈابورمیدا کے زیر کمان تھا اسکا پتہ نہیں کہ کہاں گیا۔

کلکتہ سے ۵ مارچ کو تار آیا کہ گورنمنٹ ہند نے مہاراجہ جھالاواڑ کو بدانتظامی کے باعث گدی سے اوتار دیا اور ریاست کا انتظام پولیٹکل ایجنٹ کے حوالہ کیا گیا۔ سنا گیا ہے کہ مہاراجہ صاحب جھالاواڑ سے بنارس جائیں گے۔

بمبئی میں یوں تو لوگ کھٹملوں کی اکثر شکایت کرتے ہی رہتے ہیں اور دن بدن اور زیادہ ہوتے چلے جاتے ہیں مگر آج کل مچھروں کا زیادہ زور ہے۔ یہ دونوں حیوانی قومیں کثرت سے پھیلتی جاتی ہیں۔ خدا ان دونوں بلکہ تمام ایذا رسانی انسانی قوم کو محفوظ رکھے۔

سنا گیا ہے کہ عید کے روز بمبئی میں بوہروں کا ایک جلسہ ہونے والا ہے جسکے لئے بعض

چنانچہ اب بمبئی ہی سے کوشش کر رہے ہیں تحقیقات ہونے پر انکے نام ہم شائع کرینگے۔

مولوی حسن علی نے ۲۸ فروری کو اپنے وطن [illegible] میں ۴۳ برس ۶ مہینے ۹ دن کی عمر میں انتقال کیا۔

مہاراجہ دھار نے دوشنبہ کو گورنر بمبئی سے دن کے گیارہ بجے ملاقات کی۔ اور سہ پہر کو اپنے بنگلے واقع کمالا [illegible] میں پرنس سمیت [illegible] جی [illegible] کی ضیافت کی۔

بمبئی: ۵ مارچ مسٹر سلیٹر مجسٹریٹ نے ایک ہندو مرد کو دو سال اور ایک ہندو عورت کو ڈیڑھ سال کی اس جرم میں سزا دی کہ انہوں نے ایک نابالغہ ہندو لڑکی سے فعل بد کرانے کے لئے فروخت کی تھی۔

مہاراجہ [illegible] دوشنبہ سے سخت بیمار ہیں۔ زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹر کارٹر اور ڈاکٹر [illegible] معالج ہیں۔

راؤ بہادر ہری راؤ جی چپلونکر ۵۰ سالہ [illegible] کو [illegible] میں فوت ہو گئے۔

بمبئی: سرکاری دفتروں میں یکم اپریل سے [illegible] تک عیسائیوں کے ایسٹر [illegible] کی تعطیل ہوگی۔

بمبئی: ہفتہ گذشتہ میں ۱۴۸ مسلمانوں نے قضا کی اور [illegible] پیدا ہوئے۔

بمبئی: سنا گیا ہے کہ ہز ہائینس سلطان [illegible] شاہ عنقریب کربلائے معلے تشریف لیجانے والے ہیں۔

مسلم ہیرالڈ

شنبہ ۷ مارچ ۱۸۹۶ء

حیاۃ المسلمین پر ریویو

چنانچہ ایک رسالہ مسماۃ بہ ... مطبع ... میں چھپا ہوا
مصنفہ مولوی محمد حسن صاحب متقیہ کا لفرنس ریویو
کے دفتر مین موصول ہوا۔ ہمنے اسے دیکھا
تو فی الواقع مولوی صاحب موصوف کی تحریرات
اور تحریرات علما ربی کے دستخط صحت مرتبی
ثبت ہوتے ہین کہ اس رسالہ مین مولوی
صاحب انگریزی اعلیٰ درجے کی تعلیم عقلاً و
نقلاً باعث مضرت دنیوی و اخروی ثابت
کی گئی ہے - اور بغیر مذہبی تعلیم کے اسکی
تحصیل دہریت و نیچریت و لامذہبیت کی مورث
قرار دی گئی ہے - علی العموم انگریزی اعلیٰ
درجہ کی تعلیم مسلمانان انڈیا کے لئے دراصل
کوئی ضروری اور واجب الحصول شے نہین ہے
اسکے لئے مسلمانان انڈیا اپنی ہمتین اور اپنی
چھوٹی کمسن اولادون کی عزیز عمرین
صرف کرکے خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق
نہین۔ انگریزی تعلیم اس حیثیت سے کہ مذہبی
تعلیم کے بعد یا اسکے ساتھ ساتھ حاصل کیجائے
نقصانی یا مضاد اسلام نہین۔ مگر یہ بھی
نہین کہ صلاح معاش و فلاح معاد دونون
محض انگریزی اعلیٰ تعلیم ہی پر موقوف ہو۔ دین قوم کی
ترقی کا یہ مذہبی۔ دہریت۔ نیچری پن۔ آزاد روی
بیدینی۔ مطلق العنانی محض اسی سبب سے آج
ہمارے نئے تعلیم یافتہ مسلمانون مین نظر آتی
ہین کہ وہ مذہبی تعلیم سے کورے اور دینی علوم
سے بے بہرہ ہین۔ مولوی محمد حسن صاحب متقیہ
نے فی الواقع ایک ضروری مسئلہ پر بحث کی ہے
جو بالکل صحیح ہے اور کسی صورت سے بھی
اور جہت سے مدفوع نہین کی جا سکتی مگر ہمارے
اخبار مین ہمیشہ ایسی مباحث درج ہو چکی
ہین تاہم یہ ایک مستقل رسالہ سمجھنے والے کے لئے
ہے۔ اس رسالہ مین اگرچہ پوری قباحتین
جو ازروئے تجربہ ثابت ہو چکی ہین یا آیندہ
ہوتی معلوم ہوتی ہین۔ درج نہین کی گئین۔
اور اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی
یہ قابل قدر رسالہ اس لائق ہے کہ ہر مسلمان
اسے بنظر غور دیکھے اور اپنے خیالات و طبیعتون
کا موازنہ کرے۔ کیا ہی اچھا ہوتا جو کئی سو
جلدین سید احمد خان اور ان کے پیرون
کے سبقاً سبقاً پڑھنے کے لئے علیگڈھ وغیرہ
بھیجے جائین۔ ہم اس مضمون کو ہدیہ ناظرین
کرتے ہین جس سے جناب محمد حسن صاحب
متقیہ کے قابل قدر خیالات کا اندازہ کریگی
اور عیان ہوگی کہ مولوی صاحب نیچر دین کی
دہوکہ دہی اور فریب بازی کی کیسی قلعی
کہول کر اپنے آپ کو قوم مین وقیع ثابت
کرتے ہین۔

مضمون مخالفت ضرورت اعلی تعلیم
انگریزی علی العموم

بعد حمد خدائے انام و نعت نبی علیہ الصلوٰۃ و
السلام مخفی مباد کہ اندنون بسبب کثرت رواج
انگریزی خوانی کے اور بسبب کثرت خواہش
حاصل کرنے اعلی درجہ کی تعلیم انگریزی کے
ہمارے مسلمان بھائی اپنے بچون کو اکثر قبل
اسکے فی الجملہ علوم دینیہ پڑہائین اور ضروریات
دین سے واقف کرائین بلکہ بعض بچون کو قرآن
شریف کے پڑہانے سے پیشتر اسکولون
مین خوردسالی کی حالت مین بھیجتے ہین
اور انگریزی کے پڑہنے مین مشغول کردیتے
ہین اور یہ امر ظاہر ہے کہ ایسی عمر مین
جیسی تعلیم اور صحبت انسان پائے اوسکا
اثر کم و بیش استحکام کے ساتھ طبیعت مین
جم جاتا ہے۔ پس اسی وجہ سے بچون کو اکثر
دیکھا جاتا ہے کہ وہ دین سے روگردان
ہو جاتے ہین اور فائدہ دنیا کے حاصل
کرنے کی غرض سے نہ دنیا انکو حاصل ہوتی
ہے نہ دین۔ بلکہ دین کا خسارہ مزید برآن
ہوئے خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق
بن جاتے ہین۔ اور دوسرا اثر اسکا زمانہ مین
اس زمین سے پیدا ہو جانے سے یہ بھی ظاہر ہوا
کہ بہت سے شخص علم دین سے معرّی
انگریزی سے بہرہ ور ہین اور اگر انگریزی
سے اونکو کسیقدر مگر ہوائے زمانہ کے اثر
اعلی تعلیم کی دھن اون کے دماغ مین ایسی
سمائی ہے کہ کلمات کفر بیباکانہ بکتے ہین۔ اور اونکے
طرز تحریر و بیان سے صراحۃً کفر ترشح ہوتا ہے۔
مثلاً کہا جاتا ہے کہ قرآن شریف کے پڑہانے
مین بچون کی اوقات ضایع کرنا ہے۔ اس سے
بہتر ہے کہ طلبا انکو انگریزی پڑہائی جائے۔ اور
کوئی انگریزی پڑہنے کو فرض کفایہ بتاتا ہے
اور بعض کے نزدیک انگریزی کا پڑہنا فرض عین
ہے۔ اور بعض اوس کو فقہ کے ہم پلہ تصور
کرتے ہین۔ اور انگریزی کے پڑہنے کو ثواب آخرت
کا باعث تصور نہ جاننے کے عوض تو ثواب ہی اسکا پڑہنا
لازم بتلاتے ہین۔ اور اس حدیث شریف کو کہ
طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ
معرض استدلال مین لاتے ہین۔ اور کسیکی طرز تحریر
سے صاف یہ پایا جاتا ہے کہ مسلمانون کے سال
نو کی ابتدا ماہ جنوری سے ہے۔ اور وہ اسبات
کی خوشی ظاہر کرتا ہے کہ جنوری سے سال نو شروع
ہوا (معاذ اللہ منہا) یہ صرف تعلیم انگریزی اور
علم دین سے معرّا ہونے کا باعث ہے۔ اور بدعقیدگی
باطنی اور سوء مذہبی اور نیچرانہ خیالات کی وجہ سے
اس قسم کے الفاظ منہہ سے نکلتے ہین اور اسی
طرح کی تحریرین لکہی جاتی ہین۔ قطع نظر ان برائیون
کے ہم بنظر دنیا کہہ سکتے ہین کہ انگریزی اعلی
درجہ کی تعلیم کی جو فی زمانہ عام طور سے ترغیب
دیجاتی ہے محض لغو اور عبث ہے۔ کیونکہ
باعتبار جاریہ اللہ تعالی شانہ کی ضرور ہے کہ دنیا
مین مختلف علوم و فنون کے لوگ ہون پس علی العموم
انگریزی تعلیم اعلی دینے کی سب پاکر کیا خاک کرینگے

... اندر ... اور اگر ... خوانون کی طرح ... گیا
... اوسکی بے رونقی ہوتی جائیگی - اور ہوگیا
... محروم ... اور اب کیا ہو ...
... اس ... کی تنخواہ پر ...
... پاس ... نوکر ...
(...)

پولیس کورٹ بمبئی ایک عجیب مقدمہ

مسٹر سلیسبیر مجسٹریٹ کے اجلاس مین سید ابراہیم محمد حسین نامی نے مسماۃ عزیزہ ... اور ... نالش دائر کی کہ یہ دونون مسماۃ ... بیان طوائف مجرمہ ... بیٹی کو میری عدم موجودگی مین بھگا کر لیگئے -

مدعی کی طرف سے مسٹر تلیار خان بیرسٹر اور مدعا علیہا کی طرف سے مسٹر قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا - اور مدعا علیہا ثانی کی طرف سے مسٹر اسپنسر وکیل پیروکار تھے -

مدعی کا بیان ہے کہ ۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۵ کو میرا ... قاضی محلہ مین مین نے مسماۃ صاحب جان سے نکاح کیا - نکاح سے بیشتر ... ماہوار ... مین نے اوسکو رکھا تھا - مجرمہ نمبر اول میری عورت کی ماں یعنی میری ساس ہے اور مجرم نمبر ۲ ... رستم ایک بدمعاش آدمی ہے - ... کو میری ساس میرے گھر آئی اور میری عورت سے ملکر چلی گئی - پھر ۲ جنوری کو مجرمہ ... مجرم دونون ملکر آئے مگر رستم نیچے بیٹھا رہا - مین اس وقت گھر مین تھا - میری ساس نے ... بیٹی نے پشتو زبان مین بات چیت کی - ... مین نہ سمجھا - اور رات کے دس بجے واپس چلی گئی - ایک بعد رات کے ... بجے میری عورت بھاگ گئی - مین نے صبح اوٹھکر پولیس کو خبر دی کہ میری عورت کو مجرمہ ... بھاگ ... [illegible] ... مجھے نہین معلوم ... [illegible] ... عورت ... مقدمہ ... مارچ پر ملتوی کیا گیا - میرا نکاح ... قاضی شیخ ... نے پڑھایا تھا -

دوسرا عجیب مقدمہ

... (بمبئی) کے ایک شخص ہیرالال ... شراب پیکر ... مین شور و غل کرتے ... مجرم ... پولیس نے ... مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیا ... مین نے ... شراب نہین پی ہے - مجھے چکر آ گیا تھا - مجسٹریٹ نے کہا کہ ... شراب ... شور و غل مچایا ہے ... مجرم نے کہا کہ اگر پولیس ایسا کہتی ہے تو کیا عجب ہے شاید مین نے شراب ہی پی ہو - میرے دوستون نے تو نہین پلائی - مگر ہان ڈاکٹر نے چکر جانے کے لیے دوا مین شاید پلا دی ہو - مجسٹریٹ نے کہا کہ اچھا تو مین اسلیے تمپر صرف ایک ... روپیہ جرمانہ کرتا ہون - یہ سنکر مجرم نے کہا کہ اگر آپ مجھپر جرمانہ کرینگے تو مجھے برادری کے لوگ اپنی برادری سے نکال دینگے - مجسٹریٹ نے کہا کہ پولیس لکھتی ہے کہ تم نے ڈاکٹر کا دوا مین شراب پلانے کا

ذرائع ہے یہ پیرا نہ کیوں نہ ہو۔ ہمدم نے لکھا
کہ اچھا ہو آپ اخباروں سے پوچھ لیں کہ
منع کر دیجئے کہ کسی اخبار میں یہ خبر نہ چھاپیں
میں بڑا آپکا احسان مند ہونگا۔

سردار نصر اللہ خان حج کو نہیں گئے

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف میں ایک چٹھی ایڈیٹر کے نام
[illegible] اسکندریہ کی شایع ہوئی ہے جس
سے ظاہر ہوا کہ سردار نصر اللہ خان کس وجہ سے
مکہ معظمہ کو نہیں روانہ ہوئے۔ بعد ازاں [illegible]
جہاز کا [illegible] جب سردار [illegible] ہی
سوار تھے یہ بات دریافت ہوئی کہ سردار اور
انکے ہمراہیوں کو بحر قلزم میں پہونچانے
کے لئے ایک جہاز کی ضرورت ہے [illegible] ایجنٹ
[illegible] نے بمبئی جہاز کے لئے سخت
کوشش کی لیکن ابتدا ۹ مہینے تک
جہاز بہم نہیں پہونچا چنانچہ حکام اسکندریہ
سے درخواست کی گئی اور ایک جہاز کا بندوبست
ہوا [illegible] بعد فوراً ہی یہ بات دریافت ہوئی
کہ جہاز نہیں بہم پہونچ سکتا۔ کسی شخص نے اس
معاملہ میں مداخلت کی تھی لیکن اوسکا نام
دریافت نہ ہو سکا۔ عجیب بات ہے کہ سردار
نصر اللہ خان کے چند روز کے سفر کے لئے ایک
جہاز بہم نہ پہونچا اور پھر امر رشیدہ [illegible] تھا
سردار کے [illegible] جہاز درکار تھے۔ جب اس
میں ناکامی ہوئی تو ایجنٹ نے اسکندریہ
ریلوے کمپنی سے خواہش ظاہر کی کہ وہ ایک
ٹرین مع مال گاڑیوں کے مہیا کریں تاکہ سردار
کو [illegible] ذریعہ یہی سمجھا گیا کہ ٹرین [illegible]
ہے لہذا حکام کو لکھا گیا کہ فوراً جہاز سے
مال اوتارا جائے [illegible] یہ بھی کہا گیا کہ سردار کے
ساتھ [illegible] افسر بطور گارڈ کے جائیں گے [illegible]
جس قدر مال جہاز سے اوتارا جاتا ہے وہ
مہیا [illegible] تو ٹرین جانے کے لئے تیار
ہو گئی لیکن یکایک اوسکا جانا ملتوی کیا
[illegible] اور [illegible]
افسر [illegible] جہاز پر آئے تھے [illegible]
فہمی [illegible] کی جا رہی تھی اور لوگوں کو انواع
خیالات تھے کہ کیا ہو رہا ہے آخر کار مثل جہاز
کے ٹرین بھی بہم نہیں پہونچی اور سردار مع اپنے
ساتھیوں کے جہاز سے نہیں اترے تھے
چند روز کے بعد جہاز [illegible] کا [illegible]
[illegible] بعد کو دریافت ہوا
کہ افسر [illegible] کا اوترنا جانا نہیں
چاہتا [illegible] ایجنٹ نے بہت بڑی کوشش
کی کہ یہ [illegible] جب کہ حج
مکہ معظمہ کو جانے والے ہیں۔ لیکن اثنائے راہ میں
انکو [illegible] آتا اور کسی کو [illegible] شخص
خوب سمجھ سکتا ہے جو چند روز مصر میں رہ چکا ہو
[illegible] جگہ سردار پر حملہ کرتا کیونکہ
انکے پاس [illegible] موجود تھا اور
[illegible] انکو وہ لوگ پکڑ لیجاتے ہیں
پس ان وجوہ سے انکا نہ جانا ہی بہتر تھا

مولوی فخر الاسلام شایق عثمانی مرحوم

اور ایک

بڈھے یورپین پادری کا مکالمہ

نمبر ۲

اسلام کا ہرگز یہ منشا تھا کہ تلوار سے زبردستی تمام سارے جہان کو مسلمان بنا ڈالو ورنہ ابتدا ہی مین ہوتا اور ایک کافر مشرک کا پتہ نہ ملتا۔ مگر لا اکراہ فی الدین خود مسلمانون کے ہادی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم زبردست سے کفارون کو امن دی ہزارون ذمی لوگ آپ کے زمانے مین موجود تھے اور انکے سب حقوق مرعی رکھے گئے۔ اگر مذہب اسلام کا منشا تلوار کے ذریعہ سے اسلام کی اشاعت کا ہوتا تو آپ کیون کفارون کو انکے کفریات پر باوجود قدرت قلع و قمع چھوڑتے اور امن دیتے۔ معلوم ہوا کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلانا مقصود نہ تھا بلکہ بدامنی کا دفع کرنا منظور تھا وہ اب الحمد للہ رفع ہو گئی اور اسلام نے وہ جولانیان نہین کہ تمام روئے زمین کو ہلا مارا۔

اگر یہ کہا جائے کہ مسلمانون نے بزور شمشیر اپنی سلطنت قایم کی تو اسکا کون منکر ہے۔ ہمیشہ سلطنتین بزور شمشیر قایم ہوا کی ہین۔ سلطنت کوئی بھیک کا ٹکڑا تو نہین رکھ گئے اور کہین سے مانگ لائے بلکہ تیغ زنی کر پہاڑ سے جا کر جھولی بھر لائے۔ واقعات تاریخی موجود ہین۔ ہرگز کہین اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا۔ ہان سلطنت مذہب کی مددگار ہوا کرتی ہے۔ یہ بدیہی بات ہے کہ برٹش گورنمنٹ کا مذہب ہے اور سلطنت مذہب کی پیشرو کا نہین مگر چپکے چپکے جو امداد ہے صرف اتنی بات سے کہ حاکم وقت اور موجودہ قوم باقبال کا مذہب عیسائی ہے عیسائیت کو پہنچ رہی ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہر مذہب کو سلطنت سے تھوڑی بہت مدد ملتی ہے۔ یہ کہنا کہ بزور شمشیر اسلام پھیلایا گیا غلط ہے۔ ولو فرضا تلوار ہی نے لوگون کو مسلمان بنایا لیکن تلوار کس نے مسلمان بنایا۔ بزور شمشیر اسلام پھیلانے کے یہ معنی سمجھے کہ تلوار چلانے والے اسلام کے حامی سمجھے گئے۔ کیونکہ تلوار فی نفسہا کوئی چیز نہین تو ان تلوار چلانے والون کو اسلام کی حمایت پر کس چیز نے آمادہ کیا۔ قبول حق کے استعداد نے۔ سو وہ اب بھی ہے اور ہمیشہ رہیگی۔ اسلام اگر صرف تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا جاتا تو اب تو مسلمان ہو چکے رہ گئے۔ وہ حکومت نہین۔ وہ عزت نہین۔ وہ خوشحالی نہین۔ وہ فارغ البالی نہین۔ خشکی و تری۔ دریا جنگل مین بمصداق وحملناہم فی البر والبحر مسلمان آباد ہین۔ کوئی مسلمانون کے مذہبی اصول کے خلاف قانون بھی کسی سلطنت مین رائج و نافذ نہ کیجئے۔ مجبوری اور ضرورت ہے۔ اس بنا پر اسلام کا خاتمہ ہونا چاہیے تھا

کہ مدتون سے انکی تلوارین چھوٹ گئی ہین برخلاف
اسکے آج اسلام کا باغ وہ لہلہاتا نظر آتا ہے
کہ سبحان اللہ جب دنیا بھر کے کافر سے کافر
متعصب سلطنتون نے باوجود استقلال اقتدار
و حکومت و دولت کے مسلمانون سے مذہبی امور
مین تعرض نکیا اور جسنے تعرض کیا وہ اپنے
کیے کو پہونچا - اور نہ کوئی ایسا سخت قانون
اس زمانہ کے کسی حکومت و دولت مین پایا گیا
ہے جس سے اسلام کی اشاعت اور اسکی صراحةً
علی رؤس الاشہاد بزور مخالفت تامہ ہو -
تو اب آپ ہی فرمائیے کہ اب اسلام درجہ
تکمیل و حد ترقی کو پہونچا یا نہین - اور اسلام
کو جسقدر اس زمانے مین حفاظت خواہ ترقی ہوئی یا
نہین کہ اب کوئی انکے ادائے مراسم مذہبی مین
مخل اور انکے باہمی فرائض شرعیہ
جاری رکھنے مین طرح دنیا بھر مین نظر نہین
آتا - بلکہ سارے دول یورپ وغیرہم خود مسلمانون
کی کتاب سے استنباط کر کے اپنے اپنے علوم ملکون
مین ایسے قوانین و احکام برتتے و جاری
کرتے رہتے ہین جو کسی نوع مسلمانون کی نعمت
اسلامی و ایمانی مین فرق اور انکے امن دین
مین خلل ڈالنے والی نہین کہ حاجت پھر تلوار
اٹھانے کی ہو اور ایسے بدامنی پھیلانے والے
شریر النفس طبیعتون کے علاج و استعمال
کی ضرورت سمجھی جائے تو بہ نسبت زمانہ
ماضیہ کے اضعافاً مضاعفہ اسلام ترقی اور
زور و شور پر ہے کہ زمانۂ ماضیہ مین اسلامیون
کی آبادی اپنے مراسم مذہبی ادا کرتی مین انکی
سلطنت و حکومت کے باعث سمجھی جاتی تھی اور اب
محض بوجہ تکمیل و ترقی اسلام کے - (باقی آیندہ)

فارسی مراسلہ

جناب ... مرزا صاحب سلامت باشید -
چون ... ہمیشہ ... در وقف ترویج دین و تائید
... مسلمین نمودہ اید و جمیع فرق مسلمانان را
... لائحۂ اسلامیہ خویش ممنون فرمودہ اید
... سبق را در میدان دین ... الحق از قاطبہ
اخبار نگاران اسلامی چہ ہندی زبانان و چہ فارسی
زبانان در ربودہ اید ... در خصوص اخبار نویسی
حالات فرقہ ... ضالہ مضلہ بابیہ زیادہ
از ... تقریر ہمہ مسلمانان متشکر شما شدند و تعلیم
تنبیہ غافلین ... و احوالات منحوسہ رجوع
این فرقہ را مشہور ... اخبار ... مرقوم
... تعجب ... آن ہمت شما در
تشییدات اسلامیہ ... کہ در نمبر ... مورخہ
۲۵ رشعبان فرمودہ ... شرح
از حالات این خسران ... بیان خواہیم رقم داشت
چہ شدہ کہ ... روز چشم ہمہ اہل اسلام را در
انتظار گذاشتہ این مطلب مہم را متروک داشتہ اید

خیرخواہ اسلامیان محمد حسن ... شہری

ایڈیٹر :- فی الواقع تشریح احوالات منحوسہ
فرقۂ بابیہ کہ از قبیل ... است حسب معمول خود درج
اخبار ... بوجہ زیادت مضامین ہای دیگر مجبور
ماندیم - الحمد للہ کہ از جانب مسلمانان حق شناس
و حق جو ... اہل من مزید برخاست ما معذوری
خویش ظاہر نمودہ وعدہ میدہیم کہ تا ... انشاء اللہ

مضامین که موجب تشریح فرقهٔ بابیه از این اخبار
[illegible] و از این سبب جریدهٔ مزبور [illegible]
مسلمات [illegible] شایع خواهد شد —

عقاید بابیان

نمبر ۱۵

[illegible] بابیها از بارفروش بیرون آمده تا
[illegible] چند [illegible] رفته [illegible]
[illegible] هم مراجعت [illegible] از مراجعت
[illegible] خسرو بیگ علی آبادی [illegible] با خود
[illegible] بطمع مال [illegible] بابیها [illegible]
[illegible] ملا حسین خواست [illegible]
از اینجا [illegible] خسرو بیگ را ضیافت [illegible]
[illegible] ملا حسین [illegible] عاقبة الامر کار
از [illegible] به مجادله کشید و بیکدیگر
افتادند و مشغول جنگ و ستیز گردیدند —
در میان معرکه ملا حسین بخسرو بیگ رسیده او را
کشت و همراهانش [illegible] فرار کردند
بابیها پناه بمقبرهٔ شیخ طبرسی که از علمای
نامدار بوده بردند [illegible] مشغول
گردیدند و مقبرهٔ آن [illegible] واقع
حصن حصین [illegible] با سنگ و چوب محکم نموده
خندقی بسیار عمیق در اطراف آن حفر کردند
[illegible] ساختند قلعه را [illegible]
[illegible] و استحکام بانجام رسانیدند هرچند
سعی [illegible] آن قلعه [illegible]

بیرون رفته از خارج قلعه مزارع و مواشی و
[illegible] اطراف را بزور و غارت برده در
قلعه [illegible] مشغول
گردیدند و از اطراف [illegible]
بود آذوقه و سوار و تفنگ [illegible]
[illegible] خواه بزور خواه بغارت خواه به
[illegible]
[illegible] آنها [illegible]
[illegible]
[illegible] اسقاط تکالیف شرعی — بلکه
[illegible] اطراف
[illegible]
[illegible] مردم را باعانت [illegible]
قلعه شیخ طبرسی دعوت می کردند و بعضی
از مردم [illegible] دین لاقید [illegible]
[illegible] بابیها [illegible]
[illegible] مردم [illegible]
[illegible] می شدند [illegible]
[illegible] مسلمانان [illegible]
[illegible] تهنیت جلوس اعلیحضرت شاهنشاه
اسلام پناه خلد الله ملکه و سلطانه
[illegible]
[illegible]
[illegible] نایب حضرت
[illegible] صاحب [illegible]
کرده اند [illegible]
از طرف جماعت اسلامیهٔ امامیهٔ اثنا عشریه

مضمون تردید نیچر فارسی

معدن الطاف جناب ایڈیٹر صاحب اخبار
مسلم ہیرالڈ بمبئی سلمکم اللہ تعالی۔ السلام علیکم
چونکہ جناب [illegible] مستورالعمر درباب
عقائد با بیان کنندہ قبیل نیچر ملکہ اکثر [illegible]
[illegible] جماعت اسلامیہ اثنا عشریہ امامیہ
بمبئی با خبار جناب عبارت درج شدہ است
تردید طریقہ نیچریہ را کافی نیست

این دوست عزیز۔ نیچر عبارت است از [illegible]
کہ آن را فطرت ہم نام نہادہ و اند طریقہ نیچریہ
ہمان طریقہ دہریہ است [illegible]
قبل از میلاد مسیح در یونانستان ظہور نمودہ بود
و مقصود اصلی این طائفہ نیچریہ [illegible] ایمان و
تاسیس اساس اباحت و اشتراک است [illegible]
ہمہ مردم۔ و از برائے اجرائے این مقصد سعیہائے
بلیغ بکار بردہ اند و بلباسہائے مختلف خود را
ظاہر ساختہ اند تا بلطائف الحیل عوام بنی آدم را
بدام خود آرند۔ در ہر زمانے کہ این جماعت پیدا
شدند اخلاق آن امت را فاسد کردہ سبب
زوال آن گردیدند و موجب ہلاکت ایشان شدند۔
و اگر کسے در مبادی و مقاصد این گروہ غور نماید
بخوبی برو ہویدا خواہد شد کہ بغیر از فساد [illegible]
و تباہی ہیئت اجتماعیہ نتیجہ دیگرے بر آراء ایشان
مترتب نخواہد گردید و بلاریب کہ دین مطلقا
سلسلہ انتظام ہیئت اجتماعیہ است و بدون
دین ہرگز ہرگز اساس مدنیت محکم نخواہد شد
زیرا کہ دین سراپا اخلاق و تمدن است و اول
تعلیم این طائفہ برکندن ادیان است و انا [illegible]

عدم شیوع این طریقہ با آنکہ از دیر زمان ظہور نمودہ است
اینست کہ انتظام عالم انسانی کہ از حکمت بالغۂ
الٰہیہ است ہمیشہ نفوس بشریہ را برین داشتہ است
کہ [illegible] ازالہ این طریقہ و دفع مکائد و مصائب ایشان
[illegible] بکار برند و بدین جہت تا ہیچ وقت
او را ثبات و پایداری حاصل نشدہ است و نہ
انشاء اللہ خواہد شد کہ لکل فرعون موسی
و لکل دجال عیسی۔ حالا ظہور این فرقہ
تا یک درجہ شدہ است و آہستہ آہستہ بہر حیلہ
و ہر مکر پیروان نیچر یعنی اخوان الشیاطین جا
بجا میرسند و بفحوائے تلک قرون بہ بین
المرء و زوجہ در مسلمانان تخم نفاق و
تفرق را مستحکم و استوار ساختہ و از بعضی خیالات
انیچریان پیدا شدہ اند میخواہند کہ مسلمانان
آن اسلوب را از قدیمے نتواہند بدام فریب [illegible]
آوردہ اولاد ایشان را از تعلیم دینی (کہ منبع
بنائے طریقہ پوچ ایشان است) محروم دارند
قیام نواب محسن الملک بہادر و مضامین نگاری آغا
اسمعیل خان وغیرہ کہ از حواریان سر سید احمد خان اند
برائے ہمین است و اشاعت اخبارات و رسالہ ہا
جدیدہ بنامہائے مختلف از ایشان برائے بربادی
دین [illegible] ہمان است (کہ خدائے شان نگہدار باد)
اگر ارباب عقول بنظر اعتبار خواہند نگریست
بشرح و بیان عقائد باطلہ ایشان و تردید ہفوات
ایشان چیزے خواہم نوشت و جناب ہم [illegible]
[illegible] والسلام

فخر الاسلام شائق حسان [illegible]

بمبئی پنچ بہادر

خدا کے فضل سے ایسی کیفیت جلیلی دارم
کہ ہر بات بات میں حکم بمصر کی ڈالا ہم

بہ معلوم کے بعد اپنا جانب سے کروٹ لی۔ خدا جانے آگے کے ہر جملے سے وحشت افزا کہ ہوئے۔ یا وحشت آپ میں کون بلا ہے۔ بمبئی واللہ ذرا آپ کی پنچ دیکھئے بمبئی ماشاللہ کیسے بہت صورتیں دیکھی ہوں گی۔ گر یہ بھی بہت ہی والا ہے۔ ہوں بھی ہیں۔ آپ اپنا جانب کو ہیں پہچانتے ہمارا ن دوستان قدردان کہ دان وہ دان اپنا جانب میں مذاق کی جان دل لگی کا ایمان فصاحت کی کان بلاغت کا مرتبان۔ صداقت کی زبان لطافت کا دیوان۔ متانت کی دوکان۔ یہ وہ الم غلم بمبئی پنچ بہادر خان ہر یک شنبہ کو تخت اشاعت پر جلوس فرماتے ہیں۔ رعایا میں سے جو مبلغ تین روپیہ خراج سالانہ معہ محصول ڈاک نذر خزانہ شاہی کرتا ہے وہ ہر ہفتہ کو اپنا جناب کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ درباری لوگوں کو خراج سالانہ معاف صرف پانچ آنہ ماہانہ داخل خزانہ عالی کرنا پڑتا ہے۔

المشتہر عبدالصمد متخلص وحید شاگرد حضرت نظامی مدظلہ العالی۔
بمبئی۔ بھائیکلہ پوسٹ۔ فارس روڈ۔ راجنہ کماٹی کی چال۔

مطبع محمودی ... میں ... کے اہتمام سے حسب فرمائش ... بمبئی سے شائع ہوا

مضامین

خبرون کا چمن
مخالفت ضرورت اعلیٰ تعلیم انگریزی
استنبول وغیرہ کی خبرین

مسلم ہیرالڈ

مضامین

روس کی فوجی طاقت
مولوی فخر الاسلام شایق اور ایک یورپین پادری
عقاید کا بیان

جلد ۸ | بمبئی دوشنبہ ۲۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۳ھ | نمبر ۹۰

خبرون کا چمن

مسٹر پلوڈن رزیڈنٹ حیدرآباد ۲۰ دسمبر کو حیدرآباد پہنچے سردار عبدالحق نے عہدۂ فنانشل سکرٹری حیدرآباد کے لئے امیدواری کی ہے۔

حضور نظام ملک دہلی سے معہ سر وقار الامرا کے ساتھ اجمیر شریف کو تشریف لیجائینگے۔ ۱۲ دن تک حیدرآباد مین رہینگے۔

مولوی یوسف الدین کے مقدمہ مین جو چیف کورٹ پنجاب نے فیصلہ سنایا اوس سے اہل حیدرآباد خوش ہوئے سنا جاتا ہے کہ مولوی یوسف الدین معہ کرنل نیلی بمبئی سے گوڑے خرید کرکے حیدرآباد لیکئے۔

نیر افسر جنگ حیدرآباد سے بمبئی تشریف لائے ہوئے ہین۔

میسور کی کان سے سات ہزار پونڈ سونا برآمد ہوا۔

کابل کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ غلام حیدر خان سپہ سالار نے ایک مقام کا فرستان کے جنوب مین فوج کا ایک دستہ روانہ کیا۔ یہ مقام جلال آباد سے تھوڑے فاصلے پر واقع ہے۔

جنرل زنبیر جنگ سر جنگ بہادر کے خلف سیوم نے بنارس مین انتقال کیا۔

بمبئی مین فاکلنڈ روڈ کے سات قمار بازون کو مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ نے دس دس ۲۔۲ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

بمبئی کے میونسپل کمشنر مسٹر سنو شنبہ کے روز اپنے بنگلے واقع ملبار ہل مین زینہ سے گر پڑے۔ بایان ہاتھ ٹوٹ گیا۔

نواب صاحب ڈھاکہ نے حسب معمول خدام درگاہ خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی تقسیم کے لئے اجمیر کے اسسٹنٹ کمشنر کے پاس ایک ہزار روپیہ بھیجا ہے۔ درگاہ موصوف کے خدام کی تعداد عورت و مرد ملاکر تیرہ سو ہے اسی مساوات سے مذکورہ رقم تقسیم کی جائیگی۔

ٹیلان ریلوے ۵ اپریل تک جاری ہو نیوالی ہے۔

منٹگمری مین جو ڈاک کا سیٹ پشاور جاتا تھا وہ ۴۶ میل کے فاصلے پر ٹیکری مین جا کر گرا۔

شاہزادہ افغانستان مسٹر لارڈ ویلاک صاحب کو ۱۳ اپریل کو الوداعی دعوت دینگے۔

ہندوستان مین خاص دلیسی نکی ملکیت ۱۱ ہزار ایسے جہاز اور کشتیان ہین جنکے وزن ۲ سو ٹن سے کم ہین۔

حاجی اسمعیل مرزا بغدادی کو جو ہندوستان مین سونا خریدنے آئے تھے حسن اتفاق سے علاقہ دہاروار مین ایسے پتھرون کی کان مل گئی جن مین سونا ملا ہوا ہے اور پارہ اور پوٹاسیم کے ذریعہ سونا نکالا جاسکتا ہے۔ حاجی صاحب نے وہ زمین خرید لی ہے اور دہاروار کے چند متمولین انہین کمپنی قایم کرنے کی صلاح دے رہے ہین۔

مدرسہ گیا آتش زدگی سے خاکستر ہوگیا۔ ۵ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔

کلکتہ مین ایک بنگالی عورت اپنے شوہر کی چتا مین ستی ہونیکی غرض سے کود پڑی۔ لوگون نے زبردستی اوسکو کھینچکر باہر نکالا۔ کسی جگہ سے اوسکا جسم جل چکا تھا۔

جرمنی مین عام جوش پھیلا ہے کہ بحری جمعیت کا اضافہ نہایت ضروری ہے۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ پنجشنبہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۸ء

لقد بعث مضمون مخالفت دشمن بعضا ایما یم

انگریزی علی العموم

الغرض بنا بر بیانات سابق کے مسلمانون کے لیے چند امور کا لحاظ رکھنا اپنے دین و دنیا کے فائدہ کے واسطے واجب ہے اولاً بدون علم دین کے پڑھانے کے بچون کو انگریزی کے پڑھانے مین ابتدا مشغول اور مصروف نکرین کیونکہ تجربہ سے ظاہر ہوا ہے کہ ایسی صورتون مین بچون کا دین تلف ہوتا ہے اگرچہ انگریزی آگئی مگر مسلمانی نہین رہتی ہے بلکہ مسلمانی کے دعوی کرنے کی گنجایش ہی نہین رہتی ہے اور دولت لایزال دین کو اگر ہتنے تلف کرکے چند سنگریزے اس دنیا دون پرور کے پائے تو سوائے خسارت دنیا اور آخرت کے کوئی فائدہ نہین حاصل ہوا۔ دوم یہ کہ غالبا بہت سے لڑکے جو انگریزی خوانی مین اعلی نوکریون کی امید رکھتے ہین اور جب وہ حاصل نہین ہوتی ہین تو پریشان روزگار ہی اور خوفناک آیندہ ضرر حاکم و محکوم بننے کے سوا ہی کوئی فائدہ اس اعلی درجے کی تعلیم مین نہین متصور ہے ۔ چنانچہ یہ امر تجربہ سے ثابت ہے ۔ اور تیسرے یہ بھی تجربہ سے ثابت ہے کہ جب انگریزی پڑھکے نوکری ملنے کی صورت نہین رہتی ہے اور اپنا قدیمی پیشہ بھی وہ چھوڑ دیتے ہین تو کمال درجے کی تباہی مین پڑجاتے ہین اور اسطرح بہت سی خرابیان ہین ۔ لہس مسلمانون کو چاہیے کہ اس قسم کے لوگون کے بہکانے سے اپنے بچون کو ناشایستگی سے دین و دنیا سے محرومیت کی دردسری کے غار بے حمیت و تباہی مین نہ ڈالین ۔

ہم بطور ادائے خیرخواہی سے اپنے مسلمان بھائیون کی خدمت مین یہ عرض کرتے ہین اور ہمکو اپنے بھائیون کی ... اور نیک نیتی سے امید قوی ہے کہ ہماری یہ عرض داشت انکی مدارک عالیہ مین درجہ قبول پائیگی

ما نصیحت بجای خود کردیم
روزگاری درین بسر بردیم

استنبول وغیرہ کی خبرین

جرمن کے مشہور مصنف مسٹر ریزی کی کتاب کا ترجمہ عربی اور فرانسیسی زبان مین کیا جاتا ہے اس کتاب کے شایع ہونیسے تمام جرمن پبلک کو مصر کے مسئلہ کی طرف متوجہ کردیا ہے جرمن اخبارات آجکل نہایت زور و شور سے اس مسئلہ پر بحث کررہے ہین اور سب اسبات پر ہم زبان ہین کہ تمام یورپ کو ملک مصر کو انگریزون کے قبضہ سے نکالنا چاہئے۔

کردزیون نے جو فساد کیا تھا اوسکا استیصال ہوتا جاتا ہے ماہ شعبان کے مہینہ مین لطفی پاشا اور نعیم پاشا بارہ بٹلیون کے ساتھ ان مقامات مین گئے ۔ تمام کردزیون نے خود حاضر ہوکر اسلحہ جنگ حوالے کردئے ۱۴ دن تک سلطانی

فوجین ان مقامات مین دورہ کرتی رہین اور جب ہر طرف سے امن ہوگیا تو واپس آ گئین۔

محکمۂ بحریہ کے ایک افسر حسین آفندی نے ایک نئی اسکیم وزیر اعظم کی خدمت مین پیش کی ہے جسمین ۱۴ دفعات ہین۔ اس اسکیم پر اگر عمل کیا جائے تو دو کروڑ روپیہ کی رقم خزانہ مین اضافہ ہوجائیگی۔ اسکیم انڈر سکرٹریٹ کے محکمہ مین غور اور تحقیق کے سپرد کیگئی ہے۔

پبلک قرضہ کی آمدنی پچھلے مہینہ مین ۲ لاکھ ۳۷ ہزار ۶ سو پونڈ ہوئی۔

حضرت سلطان نے حکم دیا ہے کہ آرمینیا کے ہنگامہ مین جو مسجدین ویران ہوگئی ہین اور جن لوگون کو مالی اور جسمانی نقصان پہنچا ہے انکی اعانت کے لیے ایک کمیٹی قائم کیجائے اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ اسمعیل حقی پاشا مقرر ہوئے ہین اور یہ بھی تجویز ہوا ہے کہ جو لوگ اس کام مین مدد دین گے انکو سلطان المعظم کیطرف سے تمغے عطا ہون گے۔

حضرت سلطان کی ولادت کے دن دار العجزہ (پور ہوس) جو ایک مدت سے زیر تعمیر تھا بڑی شوکت و شان سے کھولا گیا۔ یہ عمارت پورے ۲ برس مین بنکر تیار ہوئی پانسو مزدور روزانہ اسمین کام کرتے تھے اسمین دو ہزار عاجزون کے رہنے کا بندوبست ہے۔ عمارت کے احاطہ مین ایک وسیع مسجد اور ایک بڑا گرجا بھی ہے۔ سلطان المعظم کو اس عمارت سے خاص دلچسپی ہے اور انکی خاص توجہ اور اہتمام مین وہ نمایان ہوئی ہے۔

خلیل رفعت پاشا جو حال مین وزیر اعظم مقرر ہوئے تھے حضرت سلطان نے انکو تمغۂ امتیاز عطا کیا۔

دمشق اور بیروت وغیرہ مین جو فوجین بھیجی گئی تھین اب اپنے اپنے مقامات کو واپس جا رہی ہین۔

روس کی فوجی طاقت

سلطنت روس کی جنگی طاقت کی مختصر کیفیت ماہ فروری کے پرچہ مین لکھی جا چکی ہے اب وہی افواج کی تعداد انکی اجمالی حالت ہدیۂ ناظرین کیجاتی ہے۔ کل سلطنت روس مین (باستثناء باشندگان ترکستان۔ اضلاع دریائے آمو و جیحون سیحون۔ فرقہ ساموید ساکن صوبۂ آرکینجل۔ اور اجنبی قبایل صوبجات استرخان و ستاوریل کے) تمام مرد فوجی خدمت لازمی ہے مسلمان باستثناء انکے جو اوسٹ اور داغستان کی فوج سرداران یا فوج ملیشیا مین بھرتی ہین ذاتی خدمت کے عوض ٹیکس ادا کرتے ہین۔ میعاد ملازمت مختلف صوبون مین الگ الگ ہے مگر عموماً ۲۳ سال یعنی ۲۱ برس کے شروع سے ۴۳ برس کی عمر تک ہے جس مین سے ۵ برس فوج نظام مین ۱۳ برس ریزرو فوج مین اور ۵ برس ملیشیا مین بسر ہوتے ہین۔ روس کی جنگی طاقت جو جنگ کے وقت کام آسکتی ہے اس وقت حسب ذیل ہے:-

فوج نظام ۱۲۵۴۴ افسر ۶۰۲۶۰ سپاہی
فیلڈ ریزرو ۱۴۳۵۹ افسر ۴۵۵۴۸۰ سپاہی۔
افواج قلعہ جات ۴۳۴۳ افسر ۱۴۳۲۶۲ سپاہی
افواج ڈپو ۵۲۸۵ افسر ۱۲۴۰۰۳ سپاہی
امپیریل ملیشیا ۴۰۳۰ افسر ۲۳۱۹۱۶ سپاہی

فوج نظام مین پیدلون کی تعداد ۹ لاکھ ہے جو ۹ سو پلٹنون مین منقسم ہے۔ یہ سب نئی رئفلون اور چوہاری سنگینون سے مسلح ہین اس بندوق کی نالی ۲۹۹ء انچ ہے اور اس مین نکلسل یعنی سفید تانبے سے منڈہی ہوئی سکہ کی گولی چلائی جاتی ہے اور ایک ساتھ دس کارتوس اسکے خزانہ مین بہرے جاتے ہین۔ اسکی مار ۳ ہزار قدم تک ہے اور نالی مین گولی کی رفتار ۲ ہزار فیٹ فی سکنڈ ہے ہر ایک سپاہی دس دس کارتوس اپنے ساتھ رکھتا ہے اور فی رائفل ۲-۲ سو کارتوس گاڑیون پر لدے ہوئے پلٹن کے ہمراہ رہتے ہین افسرون کے پاس تلوار اور چھ نالی پستول ہوتی ہے۔ اور ہر ایک رجمنٹ کیساتھ ۱۲۰ ہلکی کسیان۔ ۲۰۳ ہلکی کلہاڑیان ۱۲۸ بہاری کلہاڑے۔ ۵۶ بہاری کسیان - ۲۸ کدالین - ۲ [illegible] کینچیان اور ۶ آہنی سیخین رہتی ہین اور ہر ایک کمپنی کے ساتھ دو دو گاڑیان اسباب کیلئے اور ایک ایک گاڑی گولی بارود کیلئے ہوتی ہے۔

فوج ریزرو مین پیدلون کی تعداد سات لاکھ ہے انکے ہتیار وغیرہ بھی بجنسہ فوج نظام کیسے ہین۔ قلعجات کی پیدل فوج تقریباً ڈیڑھ لاکھ ہے اور یہہ ان ہی قلعون پر متعین ہے جنکی وقت جنگ حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ فوج ڈپو کی پلٹنین اجتماع فوج کے وقت طیار کی جاتی ہین اور فوج نظام کی ایک ایک رجمنٹ کے ساتھ اسکی ایک ایک پلٹن طیار رہا کرتی ہے۔ ملیشیا فوج پیدل ۶ لاکھ ۹۵ ہزار کی تعداد مین طلب ہو سکتی ہے۔ ہر قسم کی غیر فوج سوار ان کی تعداد اڑہائی لاکھ کے قریب ہے جن مین ایک لاکھ فوج نظام مین ہے وہ تلوار رائفل اور سنگینون سے مسلح ہین۔ اور افسر فوج پیدل کے افسرون کی طرح پستول اور تلوار رکھتے ہین۔

فوج توپ خانہ کی تعداد فوج نظام مین ۹۰ ہزار افسر و سپاہی اور ۴ سو باٹریان (یعنی زیادہ از تین ہزار توپ) ہین۔ ان باٹریون مین سے ۳۴ کے قریب میدانی ہین جنمین فولادی بریچ لوڈنگ توپین ہین۔ بہاری باٹریون کی ہر ایک توپ کے ساتھ ۸۰ گولے رہتے ہین۔ اور ہلکی باٹریون مین فی توپ ۱۵۰۔ ہر ایک بہاری باٹری مین آٹھ آٹھ توپین ہین اور فی توپ ۹۰ گولے ہوتے ہین۔ ہر ایک باٹری کے ساتھ ۹۱ گھوڑے توپون اور گولہ بارود کے لئے ہوتے ہین۔ پل باندہنے اور خندقین کھودنے کے آلات اپنی اور میدانی باٹریون کیساتھ رہتے ہین۔ ریزرو فوج توپخانہ مین ۱۲۸ باٹریان ۱۰۰۰ توپون کی ہین۔ قلعجاتی توپ خانون مین ۱۲۰۰ توپین ہین اور ڈپو آرٹلری مین ۵۲ باٹریان ہر وقت تیار رہتی ہین اور میدان مین جو نقصان توپون کو پہونچتا ہے اسکی کمی یہین سے منگوا کر پوری کی جاتی ہے۔ امپیریل ملیشیا آرٹلری فوج توپخانہ جنگ کے وقت ۸۰ میدانی باٹریان

اور اپلٹنین فوج پیدل بہم پہونچا سکتی ہین۔ انجنیئرون کی تعداد ۵۰ ہزار ہے جنہین سے نصف فوج نظام مین شامل ہے اور کل تعداد اجسین فوج سفرمینا۔ ٹیلیگراف پلٹن۔ پل بنانیوالی پلٹن۔ ریلوے بنانے کی پلٹن وغیرہ وغیرہ شامل ہین بخوبی مسلح اور لیس ہے اور طلبی پر فوراً جمع ہو سکتی ہین میڈیکل اسٹاف اور کمسریٹ اسٹاف بھی بالکل مکمل ہین سلطنت روس ۱۳ جنگی اضلاع اور دو علیحدہ صوبون پر منقسم ہے۔

مولوی فخر الاسلام شایق حسان ام

اور ایک

ٹسٹ یوروپین پادری کا مکالمہ

نمبر ۴

غریب کو چور کی چوری مال مین آتش زدگی نہب و غارت و لوٹ و غصب وغیرہ کے خوف سے امن حاصل ہے اور امیر کے سر پہ سب غدغے قایم ہین۔ عاقبت مین بھی ان دونون کا حال برابر نہین اغنیا نادار دولتمند بھی محتاج سے پہلے مسلمان سے پانسو برس پہلے بہشت مین داخل ہونگے۔ محتاجی انسان کی بیعزتی کا سبب نہین ہے۔ ہان دولتمندی ضرور ہے حضور صاحب کہ اسکے ساتھ فسق وظلم وحسد وکینہ اتلاف حقوق وغیرہ بھی ہون ایسے لوگ تو انسان بھی نکہنا چاہیے بلکہ جانور اور جانورون مین بھی موذی۔ زہے نصیب اُن دولتمندون کے جو محتاجون کا سا مزاج اور حلم وانکسار رکہتے ہین اور نہ تو شا حال اُن لوگون کا جو محتاجی مین دولتمندون کی سی استغنا رکہتے ہین کیونکہ وہ دولتمندی مین مسکین ہین اور یہ مسکینی مین دولتمند۔ محتاج سوائے لوٹا یا لنگوٹی کے دنیا کی ہر شے سے فراغت کا دونون عالم مین بارہ اوٹھائیگا۔ دولتمندون کیساتہ یہان اور وہان دونون جگہ ہوا خدا اور بازپرس رہیگی۔ جب دولتمندی اور محتاجی کی یہ کیفیت ہے تو اب ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ حضرات پادریان کا دولتمندی اور توانگری کے حصول پر مسلمانون کو برانگیختہ کرنا اور تعلیم و تکمیل دنیا سے محروم رہکر دنیاداری پر اوبھارنا خیرخواہی نہین بلکہ عداوت ہے اور عداوت بہی کیسی جانی جسکی آرزو اور تمنا نہ رسول نے کی ہو نہ انکے اصحاب اتباع نے نہ انکی اہلبیت نے بلکہ ایسی خواہشون کی جانب انتہا کی نفرت کی ہو اور برا لکھا ہو خراب و باعث ہلاکت و ضلالت فرمایا ہو اسکی طلب مین خدا اور رسول کے فرمودہ کو بالائے طاق رکھکر بہڑ پڑنا کیا سچے پکے مسلمانون کا کام ہے؟ ہرگز نہین۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے سہو دو حالات سے جو واقف ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ دنیاوی عیش ہمارے لئے نہین ہے بلکہ الدنیا سجن المومن وجنة للکافر دلیل بین ہے۔ آنحضرت صلعم کا کہجور کے بورئے پر استراحت فرمانا جسکا نقش جسم مبارک پر نمودار ہوتا تھا تین تین روز تک شکم مبارک سے پتھر بندھا رہنا فاقہ کشی کرنا متوکل رہنا بے مطلب نہ تھا بلکہ امت کیلئے

تعلیم تھی۔ شمائل و خصائل و سیر محمدی محض
متعلق باخلاق ہونے کے سمجھے جاتے ہین اور کافی
دوائی ہین۔ نہ اس کان سے اس کان سنکر
اوڑا دینے کے لئے۔ اسی غربت و مسکینت و فقر
پر آپ فخر کرتے تھے۔ خلفائے اربعہ
ان ہی صفات سے متصف تھے۔ پیوند لگے
کپڑے پہنتے تھے آل رسول کی یہی خصلت
رہی کبھی پیٹ بھر کے کھانے کو نہین ملا۔
تین دن بھوکے آل رسول کو گذشت ہوتی
تھی نا بیشتر ہوا۔ بایں ہمہ احکام الٰہی کے
دلدادہ۔ شرائع اسلام کے فریفتہ۔ مراسم
مذہبی کے شیدا۔ فرائض دینی کے عاشق تھے
یہی تعلیم و تعمیل سے بہت ہٹکر ذرا
بھی قدم پیچھے نہین ہٹایا۔ آزمائشون مین ثابت
قدم رہے۔ ان تمام لوگون مین پورے اور سچے
کسی اہل اللہ نے چین و آرام سے نہ بسر کی
اور دنیاوی عیش و عشرت اور فارغ البالی
و خوشحالی کو اسلام نہ سمجھا کہ اسکی ترقی کو
اسلام کی ترقی اور اسکے تنزل کو اسلام کا تنزل
سمجھا جاتا۔ پھر اب نیچریون کا یہ وجہ اسلام محض
واہیات اور سراسر لغو بالکل نکما فرض ٹھہرایا
ہمین۔ اور انکا پھاڑ پھاڑ کر رونا اور چیخنا
چلانا کہ ہائے ہماری وہ مالیتین نہین ہین ہمسے
دولت و حکومت چھن گئی۔ ہم سب سے دنیاوی
ترقی مین پیچھے اور انگریزی تعلیم مین گھٹیل رہے
ہمارا اسلام کمزور و لونڈا ہو گیا۔ اور پانی
پی پی کر کوسنا کہ ہائے مسلمانو تم گئے گذرے
کہین کے نہ رہے دنیا کے ساتھ تمہارا دین بھی
گیا۔ تمپر چارون طرف سے ادبار کی گھٹا چھا گئی

فلاکت اپنا سامان دکھلا رہی ہے نحوست نے گھیر لیا
اسکا ہوا ڈھکا ہوا۔ تمام خرافات اور بیہودات
شیطانی ہین۔ اب رہی یہ بات کہ دولتمندی اگر
خدائے پاک عطا کرے تو اسلام کے منافی ہے یا نہین
مین کہتا ہون ہرگز نہین بلکہ سچے رفیق اور آڑے
وقت پر کام آنے والی چیز ہے۔ مگر اسوقت
تک اچھی ہے کہ اسکے ذریعہ سے اتلاف
حقوق بندگان خدا نہو۔ حلال و حرام کی
تمیز رہے۔ جائز و ناجائز کے لحاظ کے ساتھ
صرف کی جائے۔ خدا و رسول کی نافرمانی نہو۔
تو ایسے مالدار جیسے لوگ ہین انسے غربا اہل اسلام
کو نفع پہونچنے کی امید ہے تو اسمین کچھ ضرور
نہین کہ ساری دنیا کے مسلمان مال کی طلب مین
سرگرم رہین اور قناعت و توکل کو ہاتھ
سے دین۔ مسلمانون کا عقیدہ یہ ہے کہ

دئے ہین دانت جسنے نان بھی دیگا وہی رزاق
پلایا شیر طفلی مین جب تھا نام دندان کا
ہے اہل توکل نالہ بالاسو رزق آتے
صدف کے منہ مین پڑجاتا ہے قطرہ آب نیسان کا

بات یہ ہے کہ کسیکی نظر اسباب و تدبیر پہ اور
کسیکی نظر مسبب الاسباب و تقدیر پر۔
یہ بحث طول طویل ہے اور مانحن فیہ سے ذرا
دور جا پڑی ہے۔ اسلئے مین اسکو یہین ختم
کرکے اب آپسے پوچھتا ہون کہ آپکے صریح ابطال
شک رفع ہوگئے یا ابھی باقی تردد مطلب
ہین اور کیفیت نیچریون کی اور دہریون کی حالت
ہے جو حکومت و دولت کو کہ مغائر اسلام ہے
اسلام سمجھے ہوئے ہین اور رات دن اسی
دھن مین مسلوب العقل مخبوط الحواس ہو رہے ہین۔

(ب) واقعی آپ نے نہایت وضاحت کیساتھ
میرے شکوک رفع فرمائے ہیں جسکے لئے میں تہ
دل سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں - لیکن مجھے
اسمین کلام ہے کہ آپ ایک بڑے لیڈر مثل سر
معزز لیڈر ہائی ایجوکیشن کے سرسید مثلاً میں
سید احمد یا نواب محسن الملک مہدی علیخان وغیرہ
وغیرہ کے عالی خیالات کی مخالفت میں جو دنیا تمام
لوگ انہیں اسلامی خیرخواہ اور مسلمانوں کے
بھی خیرخواہ جانتے ہیں اور گورنمنٹ بھی -
(د) میں مخصوص کسی شخص کی نسبت کلام
نہیں کرتا تھا جب آپ نے ساری دنیا کی مسلمانوں
تو ہم نیچروں میں سے بزرگ اور افضل نیچریت
کے مرشد اور انکے سچے رہبر بہ صفت موصوف
سید احمد یا نواب محسن الملک مہدی علی خان
کا نام لیا ہے تو اب میں بھی آپ ہی کی وضاحت
سے انہیں مخاطب کرکے پوچھتا ہوں کہ سلسلے
چھوٹے بڑے دونوں سید صاحب - ہم سب
پورانے دقیانوسی خیالات والے بقول ملا تم آپکے
نزدیک ٹھہرے گمراہ - اور آپ اور آپکی سی
لاگ لگانے والے ٹھہرے ہادی و مہدی - تو اب
ہمکو اس زمانہ میں اسلام کا وہ نمونہ بتلا دیجئے
جسکے حصول کے لیئے ہم اپنی کوششیں اور
ہمتیں وقف کردیں - یا ایسا کوئی مسلمان
بتا دیجئے جو متصف بجمیع اوصاف شرعیہ اور
متخلق بتمام اخلاق محمدیہ ہو - ہرگز ہرگز ہمکو
آپ ایسا شخص دنیا بھر میں نہیں بتا سکتے
نہایت مافی الباب یہ ہے کہ آپ دونوں سا
مقدس منقطع صورت سلفا مثلین رہبر صادق
ہادی و مہدی آل رسول اولاد بتول سید والا حسب
عالی نسب ہماتے نیچریت کا پیر مانا ہوا سارے
جہان میں کوئی نکلیگا - اور ہم بھی بفرض محال
تھوڑی دیر کے لئے یہی تسلیم کئے لیتے ہیں کہ
ہاں آپ میں سب اوصاف اسلامیہ اخلاق
محمدیہ بلا کم و کاست موجود ہیں اور آپ بھی
لیجئے کہ ہاں ٹھیک ہے اور بہت صحیح لیکن ہم بلا
ثبوت کیسے مان لیں کہ آپ سے پہلے کے قرن
میں ایسا کوئی شخص جسکی نظیر آپ ہیں گذرا
ہے - اگر گذرا ہے تو آپ بتائیے کہ وہ کہاں
اور کب ہوا - ہماری عمر سے زیادہ اگر زمانہ گذرا
ہے تو ہمارے ہم عمر بلکہ ہم سے زیادہ عمر
کے لوگوں سے جو بفضلہ تعالی ابھی موجود ہیں
اسکی تصدیق ہم پہونچا دینگے اگر ایکہی شخص
کی تصدیق نہیں کہ وہ متصف باوصاف شرعیہ
ومتخلق باخلاق محمدیہ آپ سے پہلے کے قرن
میں گذرا ہے اور اسکا نمونہ آپ ہیں تو
ہم آپ سے ہرگز ہرگز اسکے اوپر آگیا تا جسطرح
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
تک مسلسل ایکدوسرے کی نظیر و مثیل و قدم
بقدم ہونے پر کوئی دلیل طلب کرینگے نہ آپ تصدیق
چاہیں گے - آپہی فرمائیں کہ آپہی جیسی خصلت والا آپہی جیسی قدم والا
آپہی جیسی صفات والا آپہی جیسے خیالات والا آدمی تابع شریعت
اسلام مطیع حضرت خیرالانام نمونہ اسلام کہا جائیگا - میں بڑے دوق
اور دعوے کیساتھ کہتا ہوں کہ آپ ہرگز اپنے جیسے شخص کا مادا
واقوال وافعال میں متحد و متصف ہونا اپنے سے پہلے قرن ہی میں
ثابت نہیں کر سکتے تو اس سے اوپر کے قرن میں کیا خاک ثابت
کرینگے - (باقی آیندہ)

عقاید بابیان

نمبر ۱۹

وسابقاً بعض کلمات غواء فریبی که نوشته بودند مردم عوام را گمراه کرده بودند و بعضی از مردم ساده دل زن های آنها هم فریفته ده بودند و هنوز آتش طغیان آنها آتش کاری نشده بود و بهمه مردم از این جهت کار آنها بالا گرفت تا آنکه حاکم تازه مازندران شاهزاده مهدی قلی میرزا به مازندران آمده آقا عبدالله نام برادر مصطفی خان را امر کرد که در قلعه بابیه بابیه برود و با ایشان ساز و برگ . منتظر سردار باشد تا شاهزاده با لشکر برسد و بابیها را بر اخراج آقا عبدالله بقریه افرا رفته از راه نادانی خواست تا پیش از رسیدن سردار و لشکر شاید بابیها را برکند لهذا چند نفر را در مقابل قلعه بابیها بساختن سنگر وا داشت و خود با باقی لشکرش در قلعه افرا جا کرد چون باران شد به بسیاری آن روز نتوانستند سنگر را تمام نمود و شب بر سر دست آمده روز بعد بابیها از قلعه خود بیرون تاختند و بر سر سنگر آمده چند نفرے که در سنگر بودند کشتند خبر به آقا عبدالله رسید او هم سوار شده بر سر راه بابیها آمده با چند نفر تفنگچی چون بابیها دیدند که جمع قلیلی همراه آقا عبدالله هستند یکباره دل گرم کرده بر ایشان تاختند در میانه چند نفرے از طرفین کشته شدند و تفنگچیان آقا عبدالله فرار کرده خود آقا عبدالله شهید شد بابیها بر سر قریه افرا آمده قلعه را آتش زدند و اهل قلعه را از مرد و زن و اطفال که جلو تمام را کشتند و بقلعه خود مراجعت کردند چون این خبر بشاهزاده رسید بقصد محاصره بابیها حرکت کرده و سردار عباسقلی خان نامی امر شد که از طرف قلعه بابیها روانه شود و خود شاهزاده با چند نفر لشکری ایلغار کنان با کمال تعجیل بقریه واسکس که یکی از قرای علی آباد است و یک فرسنگ از قلعه بابیها دور بود آمده چون باران بشدت می بارید بدین سبب بابیها خوابیده بود و شاهزاده در تیاعش از زیادی خستگی و زحمت ملاحظه دشمن نکرده بخواب رفتند از آن طرف چون پاسے از شب گذشت بابیها از قلعه خود بیرون آمده بقریه واسکس در آمدند و در خانهاے قریه منزل بوده که تمام از چوب نے ساخته بودند آتش زدند بابیها هم شده بود آتش را مدد گردید یکباره خانهاے آن قریه آتش گرفت و بسیاری از اهالی آن سوختند و راه فرار نداشتند و بیست و پنج نفر از ملازمان شاهزاده بدست بابیها کشته شدند و چند نفر سوختند بقیه لشکر و ملازمان متفرق شده راه فرار پیش گرفتند بابیها در این گیر و دار فرصت داشته بدر خانه شاهزاده مهدیقلی میرزا آمدند و بملازمان و پاسبانان گفتند که ما از جانب سردار عباسقلی خان به امداد شما آمده ایم پاسبانان باور کرده آنها را باندرون خانه راه دادند آنفرقه چون داخل خانه شدند چند نفرے که در خانه بودند کشته و خواستند شاهزاده را هم مقتول سازند شاهزاده چند نفر از بابیها را تفنگ کشته چون دید ملازمانش فرار کرده اند و بابیها زیاده هستند از دیوار عقب خانه خود را انداخته اسپے بدست آورده خود را بشهر ساری رسانید و تمام ملازمان شاهزاده فرار کردند

(باقی دارد) از طرف جماعت اسلامیه امامیه اثنا عشریه

مطبع محمودی ٹانک سٹریٹ میں منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپ کر حجرہ محلہ مکان نمبر ۲ میں سے شایع ہوا۔

مسلم ہیرالڈ

مضامین

خبرون کا چمن
شاہ [illegible] کے [illegible] کرنے کی [illegible]
گورنمنٹ کا [illegible]
ایشیا کی جنگ
سورت مین آگ سے [illegible]
[illegible]

مضامین

مولوی فخرالاسلام اور ایک [illegible]
[illegible] ڈپٹی کلکٹر
ہندوستان کے مسلمان
تصویر سازی اور اسلام
اعلان [illegible]

جلد ۸ | بمبئی ۷ – چہارشنبہ ۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۳ھ | نمبر ۶۱

خبرون کا چمن

کل شب [illegible] کو محفل [illegible] محمد [illegible] محلہ مین ایک بہت بڑا جلسہ [illegible] تاریون کا [illegible] [illegible] تقسیم ہوگی۔ [illegible] لوگ [illegible] اور روشنی کا معقول انتظام ہوگا۔

جنرل غلام حیدر خان کوہستان کے [illegible] اسمار کے علاقون مین دورہ کر رہے ہین۔

لندن کے عیسائیون نے [illegible] کو [illegible] کہ امیر صاحب والی کابل کافرستان کے [illegible] کو بزور شمشیر مسلمان بنانے مین ان کو منع کرین۔

[illegible] نام کا [illegible] ۱۱ مارچ کو بمبئی [illegible] اور ہانگ کانگ [illegible] لیجایا گیا۔

[illegible] بن [illegible] کے جا [illegible] کی [illegible] مین چوری ہوگئی۔ [illegible] کے عرب ملازمون پر شبہ ہے۔

بمبئی [illegible] سے ایک شخص حاجی [illegible] طیب کا بھتیجا مسمی محمد حسین جو [illegible] سال سے پاگل ہوگیا ہے کہین چلا گیا۔ پتہ نہین۔

[illegible] ۱۵ مارچ کو [illegible] لارڈ [illegible] کو تشریف لیجائینگے۔ موسم گرما [illegible] مین رہینگے۔

پی۔ این۔ او کمپنی کا [illegible] نام [illegible] [illegible] کی [illegible] ہے ۶ جون سے روانہ ہوچکا [illegible] کی صبح کو بمبئی آئیگا۔

[illegible] کونسل مین [illegible] کا [illegible] قانون پاس ہوا [illegible] جنگ مین [illegible] ہوگا

تاوقتیکہ [illegible] باقاعدہ فوج کے [illegible] قتل ملیگی [illegible] حضور نظام الملک بہادر نے فرمایا کہ [illegible] کے لئے [illegible] کی [illegible]

دیسی فوج کے آنریری آفیسر۔ ہزہائینس نواب حامد [illegible] بہادر والی [illegible] آنریری کپتان ۹ بنگال لانسیرز بہادر کو [illegible] لیفٹننٹ ہوئے۔ اور [illegible] صاحب [illegible] ہزہائینس [illegible] کو [illegible] بنگال [illegible] مین [illegible] لیفٹننٹ کے ایجٹنٹ ہوئے۔

۱۴ سکھ انفنٹری کے [illegible] ذیل سپاہی اگر [illegible] ہوتے تو [illegible] آف مرٹ [illegible] کا [illegible] لیکن [illegible] کو [illegible] چترال مین [illegible] حضور [illegible] نے ان کی بیوہ عورتون کے لئے [illegible] عنایت فرمایا [illegible] عہدہ داروں اور سپاہیون کے نام یہ ہین۔ نائیک [illegible] صاحب سنگھ سپاہی [illegible] سنگھ۔ سپاہی [illegible] سنگھ سپاہی [illegible] سنگھ۔

۵ بنگال انفنٹری کے جمعدار مرزا ہاشم بیگ شیخ الہی بخش پنشن یافتہ کی جگہ [illegible] اگست [illegible] سے صوبیدار [illegible] کئے گئے اور جمعدار [illegible] خان صوبیدار بنائے گئے۔

۱۱ بنگال انفنٹری کے جمعدار [illegible] سنگھ صوبیدار [illegible] پنشن یافتہ کی جگہ [illegible] جنوری ۱۸۹۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے۔ [illegible] رتن سنگھ جمعدار [illegible] [illegible] سکھ انفنٹری کے [illegible] سنگھ کی جگہ [illegible] جمعدار مقرر ہوئے۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ چہارشنبہ ۱۱ مارچ ۱۸۹۶ء

شاہ مانیلاک کے مجروحین کی کس طرح امداد

سینٹ پیٹرس برگ پای تخت روس سے ۹ مارچ کو تار آیا کہ زار روس نے شاہ مانیلک کی آرمی کے مجروحین کیلیے امدادی چندہ کھولا ہے

کریٹ کا نیا گورنر

قسطنطنیہ سے ۹ مارچ کو تار آیا کہ حضرت سلطان المعظم نے کارا تھیوڈری پاشا کی جگہ جنہون نے استعفا داخل کیا ہے کریٹ مین طرخان پاشا کو گورنر مقرر کیا۔

ابی سینیا کی جنگ

روم اٹلی کا ۹ مارچ کا تار ناقل ہے کہ جنرل بالڈیرا کے زیر کمان تیس ہزار فوج ہے علاوہ ازین قلعون کی گیارسین ۔ مزید بیان کرتے ہین کہ ان تمام فوجون کی حالت بہت ہی اچھی ہے

سورت مین آگ سو سو مکان جلگئے

سورت سے ۹ مارچ کو تار آیا کہ شب گذشتہ کو نواپورہ مین مسلمانون کے سو مکان آگ سے جلگئے کئی جانین تلف ہوئین چالیس ہزار کا عمارتی نقصان اور دس ہزار کا اناج جل گیا ۲۰ ہزار آدمی بے خان ومان ہوگئے

مایلہ کا غدر

مایلہ کے باغیون سے کوئی تازہ خبر نہین آئی رپورٹ ہوئی ہے کہ تیسر مقام کے قریب باغیون کا ایک گروہ جس مین پچاس آدمی تھے فرار ہے۔ پولیس اس مقام کی حفاظت کرتی ہے ۔ باغیون کی قانونی تحقیقات عنقریب ہوگی۔

مولوی فخرالاسلام شاہجہانپوری

اور ایک

بمبئی کے ایک پادری کا مکالمہ

نمبر ۵

جواب کیسے خواہ مخواہ تسلیم کیا جاے کہ آپ اوس نبی مقبول مجمع الحسنات فایض البرکات علیہ افضل التسلیم والصلوۃ سے جنکو گذرے تیرہ سو برس سے اوپر ہو چکے پھر سو برس تک نمونہ ہین پھر کوئی آپکی تکذیب کیجیے تو کیجیے ۔ آپ کا کہنا اپنے منہ مین آپ کو اپنا خیر خواہ دینی سمجھے تو کس کرتے ہیں۔ قرآن شریف مین تصنیف و تحریف تسلیم کہلا آپنے ای معانی آمیدسے ... اپنے مراد لیے ۔ بیجا تاویلین آپ نے کین کتاب و سنت و اجماع امت کے خلاف اجتہاد

آپ نے کہا - عبادات مفروضہ کی پابندی کے ساتھہ عدم ضرورت - جنت و دوزخ جنات و ارواح خبیثہ کے عدم وجود کے قائل آپ ہیں مرنے کے بعد اوٹھنے اور قبر میں سوال و جواب ہونے سے انکار آپ نے کیا - معجزات کرامات کو شعبدوں سے آپ نے تشبیہ دی - مسئلہ جبر و اختیار میں سب سے الگ تہ آپ نے لگایا - دینی تعلیم سے گریز آپ نے کی - اور مسلمانان انڈیا کی اولاد کو ان کے حصول سے روکنے کیلیے جو فرض ہے اپنے حوصلہ سے زیادہ کوشش آپ نے کی - اخلاق محمدی کو آپ نے بگاڑا - انڈیا کے مسلمانوں سے وہ سلوک آپ نے کیے جو ایک چمار سے بھی غیر ممکن ہے -

غرض ایسی ایسی بیشمار فاحشہ غلطیاں کیں اور ناگفتہ بہ ہفوات بکے - یہ تو آپ کے کرتوت اور اسپر یہ لن ترانیاں کہ دعوی ہو دیت وحدیت انا اللہ یہہ منہہ اور مسور کی دال

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

حضرت حلوا خوردن را روی باید - ان خدا کے دشمن نبی کے مخالف مسلمانوں کے بدخواہ رہنماؤں کے پیر نیچریوں کے مرشد تو آپکو ہم تسلیم کیا کر چکے ہیں - اور ساری دنیا کہہ چکی ہے مسلمان بھی آپ کو ایسا سمجھیں - اور ہمیشہ سمجھیں گے تاوقتیکہ آپ تائب ہو کر اپنے ذمے سے الزامات کو دور نہ کر دیں

(باقی دیگر)

پرووینشل ڈپٹی کلکٹر

جو کالج الہ آباد یونیورسٹی کے ماتحت ہیں انکی نسبت گورنمنٹ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہے - کہ ان کالجوں کے پرنسپل باری باری سے دو طالب علموں کو جو بی - اے پاس کر چکے ہوں واسطے پرووینشل ڈپٹی کلکٹری کے منتخب کرکے رپورٹ کریں - جو طالب علم اس طرح پر منتخب کئے جاتے ہیں وہ حاکمان اعلی کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اونکو ملاحظہ کرتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں اور عام قاعدہ یہ ہے کہ انہیں سے ایک کو منتخب کر لیتے ہیں -

اس سال محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈھ کی باری تھی کہ وہ اپنے کالج کے طالب علموں کو منتخب کرے - چنانچہ مسٹر تھیوڈور بیک پرنسپل کالج نے سید احمد علی بی - اے اور سید زین الدین بی - اے دو طالبعلموں کو منتخب کرکے رپورٹ کی - سید احمد علی سر سید احمد کے نواسے ہیں اور سید محمد علی جنٹ مجسٹریٹ جھوہا کے بھائی - اور سید زین الدین بی - اے خانبہادر مولوی سید زین العابدین پنشنر سب جج بالفعل جوڈیشیل ممبر کونسل آف اسٹیٹ رامپور کے بیٹے ہیں - یہہ دونوں طالب علم ماہ فروری کو لکھنؤ میں بلائے گئے تاکہ حکام اونکو ملاحظہ فرما چکے ہیں - لہذا یہ دونوں طالب علم واسطے عہدہ پرووینشل ڈپٹی کلکٹری کے منتخب کر لئے گئے ہیں -

ہندوستان کے مسلمان

(از پانیر)

ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مسلمان بعض اوقات اس بات کے یاد دلانے سے تنگ آ جاتے ہون کہ وہ ایک پسماندہ قوم ہین۔ انہون نے ان تعلیمی فوائد اور دوسرے فوائد سے فیض نہین حاصل کیا ہے جو ایک فیاض گورنمنٹ نے بغیر امتیاز قوم کے ہر ایک شخص کو اعلیٰ مہیا کر دیے ہین اور گو وہ ہندوون اور پارسیون سے جو زیادہ تر ہوشیار و تیز واقع ہین پیچھے رہ گئے ہین تو یہ خاص انکا قصور ہے لیکن جب کہ یہ یاد دہانی نرمی کے ساتھ اور عنایت آمیز ترغیب کے لفظون مین کیجاے تو غالب ہے کہ وہ انکی طبیعتون کو ناگوار نگذریگی چنانچہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگالہ ہفتہ گذشتہ مین مختلف ایسوسی ایشنون کے ڈپیوٹیشنون کے جواب مین زیادہ تر اوسی ایک مضمون پر نہین چلے بلکہ اونہون نے بعض ایسے سرچشمے جو سامعین کے کانون کو نہایت خوشگوار معلوم ہوئے ہون گے۔ یعنی جناب ممدوح نے بیان کیا کہ جسوقت ۱۸۸۱ع مین انہون نے بنگالہ کو چھوڑا تھا تو صوبہ مذکور کے تمام مدرسون اور کالجون مین ایک لاکھ چھ ہزار مسلمان طالب العلم تھے اور واپس آنے پر اون کو معلوم ہوا کہ اسکی تعداد کی نوبت قریب چار لاکھ نود ہزار کے پہونچگئی ہے یہ ایک عمدہ کارنامہ ہے اور جو ترقی ہوئی ہے اوسکی نسبت واجبی طور پر یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ ایک بڑی اور معقول ترقی ہے بالفعل فیصدی تیس مسلمان تعلیم پاتے ہین حالانکہ پندرہ برس گذرے انکی تعداد فیصدی بیس سے کم تھی لیکن چونکہ ان ممالک مین جو زیر اختیار گورنمنٹ بنگالہ ہین مسلمان واقعے ہندوون سے زیادہ ہین اور یہہ قوم بہ نسبت کسی دوسری قوم کے زیادہ تر جلد بڑھتی جاتی ہے اسلیے قبل اس سے کہ مسلمانون کی تعلیم کو خاطر خواہ اور مکمل کہہ سکین ہنوز بہت کچھ کرنے کو باقی ہے جناب سر الکزنڈر مکنزی نے یہہ اشارہ فرمایا کہ اگر مسلمانون کو اسبات کا بھروسہ ہے کہ وہ سرکاری نوکریون کا پورا حصہ حاصل کرین تو اونکا مانو ہمیشہ یہہ ہونا چاہیے کہ سیلف ہیلپ ہی بڑا ہادی ہے

یہ ایک نہایت عمدہ نصیحت تھی کیونکہ اکثر ہندوستان کے باشندے ازروے رعایت کو مہربانی کے توقع کرنے اور اسباب کا بھروسہ رکھنے کے زیادہ عادی ہین کہ سرکاری عہدہ دار قبل اسکے کہ وہ انصاف کو کام مین لائین اون کے حق مین فیاضی کرینگے۔ اسمین کچھ شبہ نہین ہے کہ زمانہ ماضیہ مین مان باپ کے قاعدہ کا بہ نسبت اوسکے زیادہ تر رواج تھا جیسا کہ سلطنت اور اوسکے ملازمون کے حق مین مفید تھا لیکن امتحان مقابلہ کی اس زمانہ مین اصلی لیاقت ہے صرف ایک ذریعہ نوکری کا ہے جیسا کہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگالہ نے بیان فرمایا گورنمنٹ کو اپنے کام کے واسطے نہایت عمدہ سامان کا بہم

سمجھنا ضروری ہے اور وہ ایک فرقہ کے ساتھہ دوسرے فرقہ کا نقصان گوارا کر کے رعایت نہیں کر سکتی ہے۔

تصویر سازی اور اسلام

جناب اڈیٹر صاحب اخبار مسلم ہیرالڈ بعد ابلاغ تسلیم۔ امید کہ مضمون ذیل کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون فرمائینگے۔

آپکے اخبار گرامی مورخہ ۲۶ فروری میں مولوی عبدالعزیز العثمانی نے جو ہیچ اور پوچ اعتراضات جناب منشی محمود خان صاحب مدیر رسالہ وجیراللہ تصویر کشی کے بابت کیے ہین انسے صرف معلوم ہوتا ہے کہ معترض صاحب انگریزی اور عربی سے بالکل کورے ہین۔ اور تہذیب تو چھو نہین گئی ناظرین! آپکی نظر سے تو انکی بازاری گفتگو گذری ہی ہوگی میرے اعادہ کی چندان ضرورت نہین جسمین منشی صاحب کی شان مین جیسے کچھہ گستاخانہ اور قابل نفرین الفاظ استعمال کیے ہین۔ معترض صاحب کی نظر سے کبھی انگریزی اخبار مثلاً ٹائمس۔ پاینیر۔ ٹائمس سنچری وغیرہ وغیرہ گذرا کرتے تو انکی آنکھین کھل جاتین۔ کہ منشی صاحب کس پایہ اور کس لیاقت کے آدمی ہین۔ اور اسلام اور اہل اسلام سے انکو کس درجہ کی ہمدردی اور محبت ہے۔ مگر افسوس کہ معترض صاحب کو چند اردو اخبارات کی چار دیواری سے باہر نکلنا نصیب ہی نہوا ان انگریزی اخبار مین اسلام پر اور بانی اسلام علیہ السلام پر کفار کے جیسے کچھہ بیجا اور ناجائز حملے ہوا کرتے ہین انکا رد کرنے والا اور انکے دلشکن سوالات کا دندان شکن جواب دینے والا سوا منشی محمود خان صاحب اور جسٹس امیر علی صاحب کے (ایک دو صاحب اور ہین) آج ہندوستان کے لاکھون مسلمانون مین کوئی ہے۔ اسسے میری غرض یہ نہین کہ مسلمانون مین یہی دو انگریزی کے پڑھے ہوئے ہین فضلنا بعضکم علی بعض بلکہ اسسے میرا مدعا یہ ہے کہ ہندوستان کے اور اور لایق مسلمان جنکو انگریزی مین ید طولی حاصل ہے اور جنکی نظرون سے اخبارون مین اس قسم کے اسلام پر سیکڑون اعتراضات گذرتے ہین مگر وہ انکی طرف کبھی توجہ بھی نہین کرتے۔ بخلاف منشی صاحب اور جسٹس امیر علی صاحب کے کہ جہان ایسے اعتراضات انکے سامنے آئے اور ان دونون نے معترضین کا معقول اور مدلل طور پر اطمینان کر دیا تو ناظرین ذرا منشی صاحب موصوف کے معترض سے پوچھین کہ ایسے کام کیا دشمن اسلام اور مخالف دین سے ہوا کرتے ہین یا اسلام کے سچے حامی اور مددگار سے۔ اسکا ثبوت مین مضمون زیر بحث ہی سے دیسکتا ہون کہ منشی صاحب اسلام اور اہل اسلام کے مدد اور معاون ہین یا نہین۔ اور وہ یہ کہ حال ہی مین نے چند تصویرین کشید کی ہین جنپر ٹائمس نے طنزاً لکھا ہے کہ تصویر کشی کی ممانعت جو اسلام مین تھی اسکی پابندی اس کارروائی سے معلوم ہوتا ہے نہین رہی گویا مسلمان اپنے ہادی برحق کے احکام و نواہی

منسوب ہو گئے - ٹائمس نے اس اعتراض پر منشی محمود خان
صاحب نے لکہا ہے کہ تصویر اگر مجسم ہو تو قطعی
حرام ہے - مگر عکس ہو تو جائز ہے - اور اس کے
جواز کی روایت موطا میں موجود ہے پس اگر
کوئی مسلمان ایسی تصویر کھینچے یا مکان میں رکھے
تو پیغمبر صاحب کی مخالفت لازم نہیں آتی -
ناظرین اب آپ انصاف سے کہیں اگر کوئی
بلا فقدان سند اسلام کی اور اسکے پیرو کی
نا حق ہجو کی جاتی ہے یا مخالفت - معترض کو اس
روایت کی صحت میں اگر شک تہا تو بات ہی کیا تہی
خود ہی موطا میں دیکہکر شک کو رفع کر دیا ہوتا
گر ہم نے تو پہلے ہی عرض کر دیا جناب عربی سے
بالکل کورے ہیں - دیکہئے کہاں سے وہ ورنہ موطا
کچہہ ایسی ضخیم کتاب تہی نہیں ایک دو گہنٹے محنت
کرتے تو مطلب بر آری ہو جاتی - معترض صاحب
ایک جا فرماتے ہیں "منشی صاحب اسلام کو بدنام
کرتے ہیں" اے سبحان اللہ برین عقل و دانش
بباید گریست - اس سمجہ بوجہ کو تو ملاحظہ فرمائیے
اور فرض کر لیجئے تصویر کشی کو منشی جائز قرار
ہی دیا - تو اس سے اسلام پر کون سا دہبہ آ گیا
ابہی تصویر سازی تو ایک صنعت اور کمال ہے
کوئی عیب اور برائی کا کام نہیں کہ جس سے ہمارا
پاک اور بے لوث اسلام بدنام ہو جائیگا - جواز
تصویر کے (اگر عکس ہو) ایک تنہا منشی صاحب ہی
قائل نہیں بلکہ مولوی وحید الزمان صاحب محدث
جنکی علمیت اور اعلی قابلیت کا ہندوستان کے
نامی گرامی علما نے لوہا مان لیا ہے اور جنہوں نے

صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث کا اردو میں ترجمہ
کیا ہے وہ بہی اسکو تسلیم کرتے ہیں مولوی صاحب ممدوح
کی سوانح عمری جو حیدر آباد میں چہپی ہے اسکے سر
ورق پر آپکی شبیہ موجود ہے جسے شک ہو دیکہ لے
اور یہ جو معترض صاحب [illegible] منشی صاحب نے کس
اخبار میں اور کون سی جگہہ تصویر سازی کو اسلام کا
رسم بتلایا ہے ؟ اللہ رے تیری جرأت یہ جہوٹ
اور یہ افترا اور خاص بندۂ خدا - خدا سے تو ڈرا
ہوتا - ایک شریف آدمی کو ایک بے اصل اور غیر
واقع امر کیطرف منسوب کرنا خدا اور رسول کی کیسی
بڑی ناراضمندی کا باعث ہو سکتا ہے معترض صاحب
مستفسر میں [illegible] ہیرو میں تصویر سازی کا تذکرہ تہا ؟
تہا اور یقینا تہا میں پوچہتا ہوں کبہی انسا
ئیکلوپیڈیا برٹانیکا بہی حضور کے زیر مطالعہ
رہی ہے ؟ (نام بہی تو سنا ہوگا) بہلا منشی صاحب اسپر
دلیل دیتے ہیں ایسی ایسی کتابوں کے مضامین
مستحضر ہوں اور معلومات کا ذخیرہ بہی کسیقدر جمع
ہو جائے جب جا کر کسی امر پر اعتراض کرنیکا مرض
گلوگیر ہے تو کیا کرو ورنہ خواہی نخواہی منہ چڑہانا
اور منہ کی کہانا ہے آپکی عدم علمیت اور بے علمی
کے اعدام و وجود کی استلزام نہیں ہو سکتی - پہر معترض
صاحب لکہتے ہیں (حدیث کی بنا جو تیرا افترا باندہا ہو
اسے بیٹہے سے بہتر شرم نہ آئی جہوٹ کہنے کو منشی
صاحب نے کتنی حدیث کی کتابوں کا حوالہ دیا ہے جناب
وضع میں بہی تمیز نہیں معلوم ہوتا ہے ۱۹۹ کی بہی کیا
فضول ہی [illegible] ہے تو تصویر مجسم اور عکس
کہنچنے کی غرض [illegible] مثال کا [illegible] کی تصویر کہنچی ہو

اور پھر معترض صاحب فرماتے ہین آٹھ دن مین جواب نہ ملا تو
دشمن دین اور ہجا جانے کیا کیا تصور کیا جائیگا۔ سچ ہے
منشی صاحب ایسے ہی تو بیفکرے ہین اور لاتعداد اسی
قسم کے مشاغل مین منہمک رہا کرتے ہین کہ جہان آپ نے
وہان ہی تمامی ہو اعتراضات کیو اور انہون نے قلم برداشتہ
چٹ پٹ جواب دیدیا۔ اس قسم کا مادہ تو آپ ہی کے
حصہ مین آیا ہے کہ خواہ مخواہ لوگون کی عیب جوئی کر
اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرتے ہین اور بے سمجھے بوجھے بول
مین آیا ناپ شناپ بکد یا کرین اگر منشی صاحب نے
دس دن جواب نہ دیا تو آپکے نزدیک وہ مسلمانی سے خارج
ہوگئے اور ان پر دشمن دین کا اطلاق کیا۔ کیونکہ نہی ہا
افسوس کہ آپ اسلام کی تعلیم سے بہرہ یاب نہین ہوئے
یاد رہے اسلام ہمین کیا تعلیم کرتا ہے کہ نزع حیات
سے کافر کو بھی دشمن دین یعنی کافر نہ کہو شاید مرتے
وقت وہ بھی خدا کی توحید اور رسول صلعم کی رسالت
کا اقرار کرلے۔ مگر ہمارے معترض صاحب کو کیا کہا جائے
کہ منشی صاحب جیسے اور خدا ترس مسلمان کو دشمن دین
کہتے ہین اور اسلام مین رخنہ اندازی کی تہمت ہم
کرتے مین۔ اسوقت تو میری آنکھون مین خون اتر
آیا مگر مین کچھ نہین کہتا سوا اسکے کہ خداوند تو
ایسے لوگون کو ہدایت کر اور انکے دلون مین جو ایسے
مہمل اور لایعنی خیالات گذرتے ہین انکو دور کردے
اخیر مین معترض صاحب منشی صاحب سے توبہ نامہ
کی درخواست کرتے ہین لو صاحب چور سو چور اور
سر زوری۔ جھوٹ کہین آپ۔ ایک مسلمان کی خواہ مخواہ
کو دلشکنی کرین آپ۔ اسلام کو بدنام کرین آپ۔
مسلمانون کی عیب گیری کرین آپ۔ کافر کے اعتراض
کی تائید کرین آپ۔ اور پھر توبہ نامہ کی تشہیر کرین منشی صاحب
واہ معترض صاحب واہ۔ شاباش ہے کیا آپکی گنگا بہا کی ہے
اگر کچھ بھی حیا شرم ہو تو ڈوب مرین چلو بھر پانی مین۔
مین سچ کہتا ہون اگر ایسے لوگ دنیا مین چندے اور قایم
رہیں اور ایسی ہی قسم کی شرارتین وقوع مین آیا کین تو
عجب نہین کہ اسلام مین ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جاوے۔ اور
جہان انکا منحوس قدم جاوے مسلمانون مین آتش
نفاق اور برخاش جمع ہی بھڑک اٹھے۔ معترض کو اگر
ایسی ہی بیٹھے ٹھالے لوگون سے الجھنے کی عادت ہے
اور لوگونکی نکتہ چینی کا چسکا ہے تو کیا اسکو کوئی
غیر اقوام سو ملا جسکے ساتھ وہ اپنے دل کی بھڑاس نکالتا۔
یا صرف ایک مسلمان کلمہ گو توحید کا قایل ہی ملا تھا
جسکے ساتھ وہ ایسی بیہودگی اور بدخلقی سے پیش
آیا۔ آج مسلمانون پر اور مسلمانون ہی پر نہین بلکہ
اسلام پر اسلام ہی پر نہین بلکہ معاذ اللہ ہمارے ہادی
سید المرسلین پر کفار جیسے کچھ حملہ آور ہورہے ہین
اور جن بدسلوکیون سے پیش آرہے ہین وہ اظہر
من الشمس ہے محتاج بیان نہین۔ وہان تو معترض نے
کبھی اپنی زبان تک نہ ہلائی اور یہان مسلمانون پر یہ
عنایت۔ کیا اسکو مرنا نہین ہے کیا وہ یوم النشور خدا
کے سامنے جوابدہی سے بری ہے۔ اگر نہین تو اپنے فعل
مرتکبہ سے توبہ کرے اور منشی محمود خان صاحب کو ایک
معذرت نامہ لکھے اور انسے معافی کا خواستگار ہو اور
آیندہ کیلئے خدا کے حضور مین ایسی حرکات شنیعہ سے محترز
رہنے کا خلوص دل سے اقرار کرے

راقم منشی عبد الغنی
اندپور ۷ مارچ ۱۹۱۶ء

مضمون تردد نیچر فارسی

مصدر الطاف اسم مدیر اخبار ... سلمکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم مضمون تردد نیچر که به تقریب اشاعت میرسد درج اخبار نموده ممنون و منت کنند

لفظ نیچر به جمیع اکناف و اطراف تمام اقطاع ہندوستان درین روزہا شایع و ذایع گردیده است و در ہر مجمع و محفلے ... ذکر این لفظ میرود خاص و عام ہر یکے بر حسب استعداد خود تفسیرے و تعبیرے از برائے این کلمه میکنند و تاویلے ... می نمایند لیکن غالب آنست که اکثرے از حقیقت و اصل و منبع آن غافل اند و از تشریح و تفصیل آن بیخبر و ازین سبب ... در تمامی ہندوستان چه ممالک مغربیه و شمالیه و چه اودھ و چه پنجاب و چه بنگاله و چه بمبئی و چه مدراس و چه حیدرآباد دکن در ہر جا یافت می شود ... و قصبه ... نیچر نیچر گوش میرسد و چون از اکثرے ازین گروه پرسیده می شود که حقیقت نیچر چیست و این طریقه از کدام وقت ظاہر شده است و آیا این جماعت نیچریه درین مسلک جدید اصلاح مذہبیه میکنند و یا آنکه ایشان را مطلب و مقصد دیگر نیست و آیا این طریقه منافی دین است و یا آنکه ہیچ وجه مخالفتے با دین ندارد و چه نسبت است در میان آنہا و این طریقه و آنها مطلق دین ... و این طایفه اگر قدیم بوده است پس چرا تاکنون در عالم منتشر نه گردیده و اگر جدید است چه اثرے بر وجود ایشان مترتب خواهد شد لیکن ہیچ یکے از ایشان جواب شافی و کافی ازین سوالات نمیدہند ... طریقه نیچر ... و ازین تباہی ... (صانهم الله عن شر هولاء المغوین المضلین) مقصد است بنابران بر خود واجب دانستم که معنی حقیقی این کلمه و مراد اصلی از بیان ... حال نیچر را از ابتدا تا انتها ... و مقاصد ... ازین گروه در عالم ... جمعیت اجتماعیه ... است ... کرده است ... مفصلا شرح ... عقلی و نقلی ... که این طایفه ... باعث ... موجب ... اضمحلال آن ملت خواهد گردید ... [illegible]

خواهد شد (باقی آینده)

محمد ... خلایق

فخر الاسلام ... [illegible]

میجر جنرل گلبرتھ صاحب بہادر سی بی کمانڈنگ ... کی شادی کرنل ... صاحب ... راولپنڈی کی لڑکی سے ہونیوالی ہے

مطبع ... [illegible]

مسلم ہیرالڈ

جلد ۸ | بمبئی – پنجشنبہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ | نمبر ۶۲

خبرون کا چمن

بمبئی :- آئین خان عوض خان قاتل نے جسنے اپنی عورت کو مار ڈالا تھا پھانسی کا حکم منسوخ ہونے کیلئے اپیل پیش کیا تھا وہ بمبئی گورنر نے نامنظور کیا –

سرکاری طور سے مشتہر کیا گیا ہے کہ حضور وایسرائے ۱۸ مارچ کو کلکتہ سے نکلکر الہ آباد – بریلی – شہر دوار – سہارنپور – دیرہ دون ہوتے ہوئے ۹ اپریل کو شملہ مین آئینگے –

ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ جرمنی و آسٹریا نے باہم معاہدہ کیا ہے کہ کسی سلطنت سے لڑائی کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرینگے –

بمبئی :- علی احمد غلام ایک شخص نے جو بھنڈی بازار مین رہتا ہے پولیس مین اطلاع دی کہ اتوار کی رات کے ۱۱ بجے مین جامع مسجد کے پاس سے جا رہا تھا کسی بدمعاش شخص نے میری جیب مین سے ایک ہزار روپیہ کی نوٹون کا بنڈل نکال لیا – پولیس نے پتہ لگا کر ایک شخص راجحند نارائن ایک بدمعاش کو جو مشہور و معروف ہے گرفتار کر لیا تحقیقات ہو رہی ہے

بمبئی :- ہز ہائینس آغا سلطان محمد شاہ کے بولیس تبین اللہ ضدی کہ [illegible] نے [illegible] کو افہنکے بنگلے واقع [illegible] سے روپیہ بھرا ہوا بکس نکال کی نوٹون کا بنڈل اور ایک طمنچہ چاندی کی ملمع کیا ہوا اور بہت سے ناول اور کتاب قسمتی [illegible] اور بہت سے خانگی خطوط ہوا دیکے پانس ڈیوک آف

کناٹ وارڈ – ڈچس لارڈ سینڈ ہرسٹ اور دیگر معزز لوگون کے بھیجے تھے کوئی شخص چرا لے گیا – اگرچہ ہز ہائینس کا اپنے کسی ملازم پر شبہ نہین ہے ہم یہ کہینگے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے – خفیہ طور پر تحقیقات ہو رہی ہے –

بمبئی :- ۱۸ مارچ کو فجر کے ۵ بجے جی آئی پی ریلوے کی بمبئی اسٹیشن کی ریل پر ایک پتھر ۱۱ فیٹ مربع اور ۸ من وزنی ۳ فیٹ [illegible] مین کھینچ سکتے تھے کہ [illegible] ریل کی سڑک مین گر پڑا – اسکی وجہ سے کئی گھنٹے ریلون کی آمد و رفت بند رہی – بعضی آنیوالی گاڑیون کے مسافر اس اسٹیشن پر [illegible] اتر گئے اور اسکا دوا بی چھ و [illegible] لگا دیا گیا –

بمبئی :- ایک شخص نرسنگ جو مجرم محلہ مین رہتا ہے پی اینڈ کمپنی کی گودی مین کولہ کی بوری پیٹھ پر رکھے ہوئے زینہ پر چڑھ رہا تھا نیچے آ رہا – جس سے اسکی ہڈی ٹوٹ گئی ہسپتال مین زیر علاج ہے –

بمبئی :- جس شخص نے ۱۸ جنوری کو کھیت واڑی مین ایک چینی رسان کو مارا تھا اور اسکا مقدمہ ہائیکورٹ مین [illegible] ۱۱ مارچ سے مسٹر جسٹس کے اجلاس مین ایک سال قید سخت کی سزا ملی –

بمبئی :- ۱۸ مارچ کو مسٹر پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے ایک ہندو کو ایسے جرم مین ہوا و قید سخت کی سزا دی کہ اسنے ایک ہزار کی تین دھوتیان چوری کی تھین –

سونے اور چاندی کا نرخ :- ۹۷ نمبر سونا فی تولہ ۲۵ روپیہ ۲ آنہ – کلی رائی فیصد و ۱۶۲ چاندی – امپیریل بینک فیصدی – دلیسی [illegible]

مسلم ہیرالڈ

پنجشنبہ ۱۲ مارچ ۱۸۹۶ء

شب قدر اور اوسکے فضایل کا بیان

شب قدر کے معنی اندازہ کی رات کے ہین چونکہ اس رات مین فرشتون پر ان باتون کے لکھے اور تقسیم کئے جاتے ہین جو کہ لوح محفوظ مین ہین۔ اللہ تعالی نے فرمایا شب قدر ہزار مہینون سے بہتر ہے۔ اسیطرح اس رات کی عبادت بہی ہزار مہینونکی عبادت سے بہتر ہے۔ صحیح حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی پچھلے رمضان کی ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ کی تمام رات عبادت مین گذاریگا- اسکے پچھلے سب گناہ بخشے جاوینگے اور صدق دل سے جو دعا مانگیگا قبول ہوگی۔

حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر کو جبرئیل مع فرشتون کے اوترتے ہین اور جو بندہ کہ کہڑے ہوکر یا بیٹھکر خدا کو یاد کرتے ہین اونپر وہ فرشتے رحمت بہیجتے ہین اور سارے فرشتون کے آگے عید کے دن انکا فخر بیان کرتے ہین پس اللہ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو ایسونکی کیا جزا ہے وہ کہتے ہین کہ تو انکو اجر دے پہر خدائی تعالی فرماتا ہے اے بندو ہمنے تمکو بخشا اور تمہارے گناہونکو نیکیون سے بدلدیا- حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی شب قدر مین چار رکعتین اس ترکیب سے پڑہے کہ ہر رکعت مین ایک ایک مرتبہ سورہ الحمد اور ایک مرتبہ سورہ انا اعطینا اور تین دفعہ قل ہو اللہ- تو اللہ تعالی اوسے جانکنی اور قبر کے عذاب سے نجات دیگا اور جنت مین اپنے فضل سے نور کے ایسے چار ستون کہ جن مین سے ہر ایک ستون پر ایک ایک ہزار محل ہونگے عنایت فرمائیگا-

حضرت عباس رضہ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شب قدر کو دو رکعتین اس طرح سے پڑہے کہ ہر ایک رکعت مین ایک ایک دفعہ الحمد اور سات سات دفعہ قل ہو اللہ پڑہے اور پہر سلام پہیرکے استغفر اللہ واتوب الیہ ستر دفعہ پڑہا تو وہ اپنی جگہ سے نہین اوٹہیگا یہان تک کہ اللہ تعالی اوسکو اور اوسکے ماں باپ کو بخشدیگا-

شب قدر کے پانے کی حقیقت علماء نے یہہ لکہی ہے کہ جب پڑہتے پڑہتے اسپر از خود خوف طاری ہوجائے اور بدن کے رونگٹے کہڑے ہوجاوین تو جان لے کہ اسوقت فرشتے میرے پاس کہڑے ہین اوسوقت اللہ تعالی سے دعا مانگے اور گناہون سے توبہ کرے خدا چاہے تو قبول ہو ہی جائیگی-

تنبیہ عام لوگ جو روشنی آسمان سے دکہائی دینا وغیرہ وغیرہ مشہور کرتے ہین یہ بالکل بے اصل ہے-

ریلوے ملازم کی چوری

ایک شخص محمد حسین نامی حافظ چوکی آئی پی ریلوے ورکشاپ پریل مین سوداگری کا کام کرتا ہے ۷ مارچ کو پریل کے اسٹیشن پر آیا کو کچھ تو اسکے گرتا ہوا اسکی وجہ سے ریلوے پولیس کو اور زیادہ شک ہوا اسکے مکان کی جو بمقام کالوا ضلع ٹھانہ مین ہے تلاشی لیگئی تو اور بھی سوداگری سامان برآمد ہوا اور ایک کالفس اور چھ کیلے جنپر کہ جی آئی پی ریلوے کا نشان تھا کباٹ (الماری) مین سے برآمد ہوئے اسکے ہمسایہ مین ایک شخص بالا ولد شیخ صاحب پٹیل رہتا تھا اوسکے مکان سے بھی اسیکا رکھا ہوا سامان ملا۔ وہی مثل ہوگئی کہ اصطبل کی بلا بندر پر وہ بھی حضرت باندھے گئے۔ ریلوے پولیس کیجانب سے مسٹر مورا اور مجرمون کیجانب سے مسٹر قاضی کبیرالدین بیرسٹرایٹ لا پیروکار تھے۔ مسٹر ڈیسٹو مجسٹریٹ نے بعد سماعت مقدمہ ۱۰ مارچ کو شیخ عثمان منصور حوالدار شیخ حیدر اور ایونا پولیس پٹیل کی گواہی لیکر کہا کہ یہ مقدمہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ اسلئے مین ٹھانہ کی مجسٹریٹ کی عدالت مین منتقل کرتا ہون۔

سورت کی آتشزدگی

کل کے اخبار مین جو ہمنے لکھا تھا کہ سورت مین شب یکشنبہ کو ۱۱ و ۱۲ بجے کے درمیان سخت آتشزدگی ہوئی تھی اوسکی تفصیل یہ ہے کہ آگ بجھانے کے انجن کے شور وغل سے جب آدمی جو

تو معلوم ہوا کہ نوا پورہ گول واڑہ مین جہاں کثرت سے گولا غریب قوم کی آبادی ہے آگ لگ گئی ہے چونکہ وہ مکانات کچے تھے اسلئے سب کو جلد پکڑ لیا۔ انجنون کے چلنے ہی کا رستہ تھا اور پانی کی بھی قلت تھی اسلئے انجن کے چلتے پرزے بھی کام نہ لیسکے۔ رہا ہوا کی تیزی نے ہوا لگا ملا فاصلہ پر رہ سکا تھا۔ پانی نہ ملتے کہین تھے پر کہین تھا اگرچہ آگ بجھانے مین گرما گرمی تو بہت ہوئی مگر تو اُن مصیبت زدون کی قسمت مین تو تباہی لکھی تھی پانی اوسے کب دہو سکتا تھا۔ تخمینا سو گھر میدان ہوگئے۔ افسوس!

مدراس گورنر

چونکہ مدراس کے گورنر صاحب ولنگڈن کی مدت ملازمت پوری ہوگئی اسلئے انکی جگہہ ولایت سے دوسرا گورنر آئیگا۔ سنا گیا ہے کہ انکے اخلاق سے اکثر رعایا ناخوش رہی۔ اسلئے وہان ایک عظیم الشان جلسہ انکی مخالفت مین کیا گیا۔ جسمین شہر کے کئی ہزار معزز ہندو مسلمان عیسائی شریک تھے اور جنہون نے دستخط کئے اونمین قانونی کونسل اور میونسپل ممبر وکیل۔ ڈاکٹر۔ تاجر جاگیردار۔ اخبار نویس شریک تھے۔ اتفاق رائے سے یہ بات مان لی گئی کہ ان کو تہنیت نامہ نہ دیا جائے۔ (ہمارا نامہ نگار مدراس ۱۰ مارچ)

ضلع خاندیس مین راجپوت و مسلمانون کی بھولی

ضلع خاندیس مین ایک گانون کا رجو کے نام سے

مشہور ہے کہ یہان راجپوتون اور مسلمانون کی بستی زیادہ ہے اور یہین خوب لاٹھی چلی - بنائے فساد یہ ہے کہ چونکہ ہولی کا تہوار تھا اسلیے وہان ایک ناٹک آئی اور اوسنے تماشہ کیا - پھر اوسنے اوسکے قریب کے گاؤن مین جو ساوندہ کے نام سے مشہور ہے جانے کا ارادہ کیا وہان کے لوگ جو مسلمان تھے مانع ہوئے - اور اس گاؤن کے ناٹک والون کے معاون ہوئے پھر کیا تھا خونی رنگ سے ہولی کھیلی گئی - کپڑون کے بدلے لوگون کے سر لال ہوئے - طرفین مین سے دو چار بہت زخمی بھی ہوگئے -

مقدمات حیدرآباد دکن

باجلاس جسٹس افضل حسین خان و جسٹس یسین خان صاحب ایک مقدمہ پیش ہوا - مدعی علیہ لکارا جنہ نے اختیار خان مدعی پر ۵۶۹ روپے کی نالش دائر کرنے کی بابت اپیل کیا - مدعی علیہ کی طرف سے ماجعلی وکیل اور مدعی کی جانب سے سید منور وکیل مقدمے کی پیروی کرتے تھے - رقم مذکورہ مدعی علیہ کے والد نے مدعی سے قرض لی تھی جب وہ مر گیا تو اختیار خان نے سمال کاز کورٹ مین لکارا جنہ پر دعوی کیا چنانچہ اوسکو ڈگری مل گئی - اب لکارا جنہ نے اپیل کیا لیکن وہ نا منظور ہوا - اور ڈگری بحال رہی

گھوڑے سوار کی بے احتیاطی

باجلاس مسٹر نوروزجی پولیس مجسٹریٹ ایک شخص شمس الدین سوار امپیریل سروس ٹروپ پولیس کی جانب سے اس جرم مین پیش کیا گیا کہ وہ گھوڑے پر سوار ہوکر پرانی حویلی کی طرف تفریحاً جارہا تھا قضاءً عند اللہ ایک بڑھیا ۹۰ سالہ جو اسپ اجل کی سواری کی انتظار مین تھی اس نوجوان کے گھوڑے کی جھپیٹ مین آگئی اوسکو بہت صدمہ پہنچا تین روز اسپتال مین بیمار رہ کر راہی ملک عدم ہوئی پولیس کی جانب سے مسٹر [illegible] مقدمہ کی پیروی کرتے تھے - مجسٹریٹ نے ڈاکٹر کی گواہی کیلئے مقدمہ ملتوی کر دیا

مقدمہ خون

باجلاس مسٹر شرف جاہ ایک مقدمہ پیش ہوا پولیس کی جانب سے ایک شخص گل محمد خان بوسیلہ اس جرم مین پیش ہوا - کہ ۲۴ سال کا عرصہ ہوا - جو اس شخص نے نواب میر جند علی صاحب زادہ کے گاؤن (کانگرا) مین آم کے درختون کی تکرار کی بابت ۳ شخصون کو گولی سے مار ڈالا - اور پھر فرار ہو گیا - ۲۰ سال کے بعد سنگول سے جو حیدرآباد کے قریب ایک گاؤن ہے پولیس گرفتار کرکے لائی - بعد ثبوت جرم عدالت سے پھانسی کا حکم ملا - صرف گورنمنٹ کی منظوری کا انتظار ہے -

ایک مسلمان بیرسٹر

آج ۱۲ بجے دن کے علی محمد خان صاحب دہلوی خلف خان بہادر محمد خان دہلوی بیرسٹری کے امتحان مین کامیاب ہوکر [illegible] آگبوٹ مین سوار ہوکر ولایت سے تشریف لائینگے - جو احباب استقبال کیلیے جانا چاہین وہ وکٹوریہ ڈاک مین جائین

مسلمانون کو مبارکباد

مسلمانو! تمکو کچھ خبر بھی ہے کہ آج کی رات کیسی ہے اور اسمین کیا کرنا چاہئے۔ آج شب قدر ہے اس رات کو معمولی رات سمجھکر غفلت کی سہانی نیند ہی کھانے مین صرف نکرنا چاہئے جسقدر ممکن ہو عبادت ہی کرنی چاہئے

الحمد اللہ یہ رات ہمارے ہی عبادت کے لئے ہے خوش نصیب ہے واقعی ہمکو ہمارے بابات امت محمدی ہونے کے لئے ہے کہ ایک رات خلوص نیت سے عبادت کرین اور ہزار سال کا ثواب مل جائے۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شہر۔ اللہ سب مسلمانون کو توفیق عبادت اور درجہ قبولیت عطا فرمائے آمین!

جواب

تہذیب الاخلاق نمبر ۲ مصنفہ سید احمد خان صاحب بالقابہ کا جس کا شروع ہے الارض لیست بساکنہ

قولہ علماء قدیم نے ان آیات سے الم نجعل الارض مہادا و الجبال اوتادا۔ وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بہم اور مثل اونکے اور آیتون سے یہہ سمجھا ہے کہ زمین ساکن ہے۔ امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر مین اور ابن رشد نے تلخیص المقال مین ان آیتون پر نہایت عجیب بحثین لکھی ہین۔ امام رازی لکھتے ہین کہ جمہور مفسرین کہتے ہین کہ جب کشتی پانی پر چھوڑ دی جائے تو وہ ڈولتی ڈگمگاتی رہیگی جب اسپر بوجھ رکھین تو پانی پر ٹھہر جائیگی اسیطرح جب خدا نے زمین کو پانی پر پیدا کیا تو ڈولتی ڈگمگاتی تھی پھر اللہ تعالی نے اوسپر بوجہل پہاڑ پیدا کئے تو اون کے بوجھ سے پانی پر ٹھیر گئی۔ اب امام صاحب فرماتے ہین کہ اسپر تین اعتراض ہوتے ہین اول اعتراض یہ ہے کہ زمین پانی سے زیادہ ثقیل ہے اور جو پانی سے زیادہ ثقیل ہے وہ پانی مین ڈوب جائیگی تیرتی نہ رہیگی اور جب وہ تیرتی بھی نہو تو اوسکی نسبت یہ کہنا کہ وہ ڈولتی ڈگمگاتی رہتی ہے صحیح نہین ہو سکتا زمین کو کشتی سے مثال دینا بھی ٹھیک نہین ہے کشتی لکڑی کی ہوتی ہے وہ پانی پر تیرتی رہتی ہے ڈولتی ڈگمگاتی ہے بوجھ ڈالنے سے ٹھہر جا سکتی ہے مگر زمین جو خود بوجہل ہے پانی پر ٹھہر نہین سکتی (دوسرا اعتراض) یہ ہے کہ زمین پر پہاڑون کا بوجھ ڈالنا اسلئے کہ وہ ڈگمگانے نہین اسوقت سمجھ مین آتا ہے کہ پانی بھی ایک جگہ ٹھیرا ہوا ہو (تیسرا اعتراض) یہ ہے کہ زمین ایک بہت بڑا جسم ہے اگر پانی کے اوپر ڈگمگاتی ہے تو لوگون کو معلوم نہین ہو سکتا اور بعد عظیم خیال کے سبب کسی خاص ٹکڑے مین حرکت معلوم ہوتی۔ اسکے برخلاف دلیل نہین ہو سکتی۔ قولہ اسکے بعد امام صاحب فرماتے ہین کہ زمین گول ہے اور پہاڑ جو زمین پر ہین آپنے اسکی گولائی مین کچھ ورا پن آگیا ہے اگر یہ کچھ ورا پن نہ ہوتا اور زمین صرف گول ہی ہوتی تو ایک ادنی حرکت سے وہ لڑھکتی رہتی۔ ابن رشد فرماتے ہین اگر پہاڑ نہوتے تو پانی اور ہوا کے سبب زمین ڈگمگاتی اور ڈھلکتی رہتی۔ قولہ یہ تحقیق ہمارے علماء اعلام کی ہے جو حکمائے یونان

غلط ہے۔ مگر وہ بھی معذور ہین کہ اوس زمانہ مین
علوم کو ترقی نہین ہوئی تھی اور جہان تک اونکی
معلومات تھی اوسکے مطابق اونہون نے آیتون
کی تفسیر کی۔ علماء قدیم کا یہ خیال غلط ہے کہ زمین
پانی کے اوپر ہے یا پانی کے اوپر تیر رہی ہے
اور اسوقت تک اُن بزرگون کو امریکا کا حال معلوم
نہین ہوا تھا اور وہ نہین جانتے تھے کہ جیسے ہماری
زمین اور ہمارے دریا اور ہمارے پہاڑ ہین۔
ہمارے پاؤن کے تلے کی ویسی ہی زمین اور ویسے ہی
دریا اور ویسے ہی پہاڑ ہین۔ زمین ٹھیری ہوئی
نہین ہے بلکہ اپنے محور پر اور نیز آفتاب کے گرد بلکہ
نسبتہً نما الاجزا بھی حرکت کرتی ہے۔ نقد اپنے
اسپر پہاڑون کے پیدا کرنے یا رواسیات کو پیدا کرنے
کا یہ مقصد نہین بیان کیا کہ اوسکی حرکت جاتی
رہی بلکہ (تمید بکم) کا یہ مطلب ہے کہ اور کرون سے
منجذب نہو جائے۔ الخ

اقول

اولاً ہمکو ان آیات کے معنی مین بحث کر لینا ضرور ہے
الم نجعل الارض مہاداً والجبال اوتاداً الآیہ ترجمہ
کیا ہمنے زمین کو فرش اور پہاڑون کو میخ نہین
بنایا یعنی ہمنے زمین کو فرش اور پہاڑون کو
میخ بنایا ہے۔ اس سے مقصود قدرت کاملہ کا جتانا
ہے۔ فرش مقر ہوتا ہے جس پر انسان سوتا ہے
بیٹھتا ہے ہو الیہ ثلثہ کو زمین سے ایسا ہی تعلق ہے
زمین بخلاف کواکب کے کرہ حقیقی نہین ہے اور کسی
قدر اسمین تسطیح و تفریش ہو گئی ہے جو کمال
قدرت صانع پر جسنے خلاف بسایط کر دکھایا دلالت
کرتی ہے اسلیئے فرش کیساتھ تو بالیدہ تر مناسبت ہے
الغرض زمین مقر ہے کل مرکبات عنصریہ کا جیسا دوسرے
مقام مین خدا نے فرمایا ہے "جعل الارض قراراً و
جعل خلالها انهاراً" پہاڑونکو میخ اسوجہ سے
کہا کہ وہ جنبش نہین کرتی۔ میخ کیطرح نہایت
استحکام سے گڑے ہین۔ اس سے یہی مقصود ہے
کہ ایسی مستحکم چیز ہمنے بنائی ہے۔ اسکے بعد کے
فقرات بھی ایسے ہی ہین جس سے قادر مطلق اپنی
قدرت کیطرف انسان کو متوجہ کرتا ہے۔ یہ مراد
نہین ہے کہ پہاڑ کو زمین کے لئے میخ بنایا کہ وہ
نہ ہلے۔ کشتی مین بہت کھونٹیان رہتی ہین تو
کیا وہ حرکت نہین کرتے۔ حرکت و سکون کا بیان
کچھ ذکر نہین چنانچہ دوسری جگہ خدا نے فرمایا ہے
"والی الجبال کیف نصبت والی الارض کیف سطحت"
یعنی تم پہاڑون کو دیکھو کیا جمائے گئے اور زمین
کیا پھیلائی۔ یعنی اب وہ کرہ حقیقی نہ رہا
چونکہ مرکبات عنصریہ مین پہاڑ عجیب الخلقت
کثیر المنفعت ہے۔ پتھر خود نفع کی چیز ہے علاوہ
برین کان سے بہت نفع رسان اشیاء حاصل
ہوتی ہین۔ مثلاً جواہر گران بہا و ادویہ نافعہ
و فلزات و شجر و ثمار خودرو یہ طرح طرح کی
لکڑیان و حیوانات وغیرہ جس سے انسان فائدہ
اوٹھاتا ہے اسلیئے خدائے مہربان جا بجا جبال کی
خلقت کیطرف متوجہ کرتا ہے۔ قال اللہ تعالی
"والجبال ارسٰها متاعاً لکم ولانعامکم" ترجمہ۔ اور
پہاڑون کو ٹہرا دیا تمہارے اور تمہارے مویشیون
کی تمتع کیلیئے۔ رسائر سوز سوار استوار ہونا

چم جانا کہتے ہین "دست فی الحرب قدامهم" یعنی لڑائی مین تک پاؤن بڑھگئے - بعد ازان سیات یعنی مستحکم خواب سے ہوئے پہاڑ اسی سے "سہاۃ" یعنی لنگر مستعمل ہے ۔ (باقی آئندہ)

بمبئی مین چھری جال

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار مسلم ہیرلڈ دام عنایتہ

تسلیم ۔ امید کہ ذیل کی مہربانی مضمون مندرجہ ذیل اپنے اخبار فیض آثار مین درج کرکے بندہ کو ممنون منت فرمائین ۔

ہم بہت دنون سے ندوۃ العلما کا نام اور اسکی تعریف سنتے ہی آئے - چند روز ہوئے کہ اسکی ترغیب دہی کا ایک جلسہ ناخدا ہال مین منعقد ہوا - اسوقت ہمنے ایک عجیب بات دیکھی اور ایک عجیب چرچا پایا جیسا ہمین کبھی خواب و خیال تک نہ تھا - وہ یہ کہ ندوۃ العلما بھی ایک چھری جال ہو مگر اس بات کو ہمنے چندان قابل اعتبار سمجھا کیونکہ ابتدا عام طور پر یہ افواہ تھی مگر جب نظر غور سے دیکھا تو علماء بمبئی کو بھی اسکی کارروائی مین شریک نپایا خیر پہلے جلسہ کی کارروائی تو کچھ ہوئی نہین - کیونکہ اسوقت لوگون مین اسبات کا چرچا بہت کچھ پھیلا ہوا تھا - البتہ دوسرے جلسہ مین منتظمان مجلس کی سخت کوشش سے چند لوگ گئے اور کچھ کارروائی بھی ہوئی - مگر اس مین بھی کوئی قاضی مفتی عالم فاضل شریک نہوا حتی کہ جناب مولوی ہدایت اللہ صاحب بھی تشریف نہین لیگئے - حالانکہ چھری اخبار کے اشتہار مین یہ لکھا ہوا تھا کہ انکے مشورہ سے جلسہ قرار پایا ہے اور ہمکو معتبر ذریعہ سے خبر ملی کہ مولوی صاحب موصوف نے جلسہ مین تشریف لیجانے سے صاف انکار کیا - اور زیادہ تر اس جلسہ مین لوگون کو نہ جانے کی یہی وجہ پائی گئی کہ روئداد مطبوعہ لکھنؤ صفحہ سات کی آٹھوین سطر مین لکھا ہوا ہے کہ "تکمیل فقہ کیلیے ضرورت ہے کہ محکمہ افتا قایم کیا جائے اور چند متبحر عالم متعین ہون جو اس کام پر مامور کئے جائین انہین تفسیر و حدیث کے علاوہ ائمہ اربعہ کے مذاہب پر نظر ہو اور مقتضائے وقت بھی دیکھین کیونکہ تغیر ازمان سے احکام بدلتے رہتے ہین جیسا کہ کتب فقہ مین مصرح ہے انکے فتوون کی کتابین ہر سال طبع ہوتی رہین" یہان ناظرین کو سخت حیرت ہوتی ہے کہ فقہ کی تکمیل کسطرح کیجائیگی اور وہ کون سے مسائل اختراع کئے جائینگے جنکی ضرورت سمجھا گیا ہے؟ فقہ اب تک ناقص ہے کہ اسکی تکمیل کی ضرورت ہے اور فتوون کی کتابین جو ہر سال شایع ہوتی ہین اونمین کیا نئے فتوے ہوتے ہین - بلکہ وہی فتوے ہوتے ہین جو مجتہدین محققین کے ہین وہی عندالضرورت نقل کرکے شایع کردیئے جاتے ہین

ایضا صفحہ ۹ سطر ۹ روئداد مذکور مین تحریر ہے کہ اس ندوہ کا مقصد یہ ہے کہ جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہین اور ہمارے قبلہ کیطرف سجدہ کرتے ہین اون سب کو اہل قبلہ سمجھ کر انکا اتحاد اظہار دینا چاہیئے ... اور یہ مسلم مسئلے ہین اسکا قلمبند کرنا ضروری ہے کیونکہ مذہبی اختلافات اور نزاعات اوٹھ نہین سکتے - البتہ یہ اختلافات اور نزاعات اگر ایسے ہون کہ جنکے اوٹھا دینے مین کوئی ہرج نہو اور ظاہر کئے جائین تو بیشک علماء دین اور معززین شہر شریک ہو جائینگے ۔

الراقم

خیر خواہ اسلام

نیازمند محمد یعقوب کمہرابادی

احوال بابیان

نمبر ۱

گرچه بعد از لنگیان اشرف کردند خرابی را سنگر کرده مشغول بجنگ شدند حاجی محمد علی که او را بابیها حضرت اعلی مینامند و سابقاً شرح حالتش مرقوم شده با جماعت بابیه بقصد لنگریان ایشان پیش لشکر ایشان بود آنها هم در مدافعه کوتاهی نکردند و بعد از چند ساعت حاجی محمد علی زخم خورده و چشم [illegible] همراهانش رو گذشتند لهذا نیل مرام مراجعت کرده بابیها تمام اهل و اسباب شاهزاده و قلعه انش را با آبادی قریه تاراج کرده قلعه نمودند مراجعت کردند هرکس از اینها ... و شاهزاده بسلامت یافتند شاهزاده بار دیگر بجمع لشکر مشغول شده خبر رسید که عباسقلی خان سردار لاریجانی با سپاه مرتب شده بیاید بمحاصره شاهزاده جمعی را جمع کرده و فرستاد سردار مزبور از زیادی غرور بساختن سنگر نپرداخت همراهانش هرچه بساختن سنگر با و اصرار کردند بر اعتنا نمیفرمود و در جواب میگفت که سنگر مال بابیها آست از آنجانب بابیها به قلعه خود تکبال آرامی نگرفت میکردند و صدای از خارج قلعه او از آنها را نمی شنید و اهالی اردو را گمان این بود که آغا از کثرت خوف و زیادی ترس فرار کرده اند و قلعه را خالی گذاشته اند لهذا غرور سپاهیان بیش از بیش شده و غفلت ایشان از محافظت خود زیاده از حد گردید (باقی بعد دارد)

ازطرف جماعت اسلامیه
امامیه اثنا عشریه

احوال نیچریان

نمبر ۲

پس معلوم باد که در قرن رابع و ثالث قبل از میلاد مسیح حکمای یونان بر دو قسم منقسم گردیدند گروهی برین مذهب شدند که ماسوای این موجودات جسمیه و ماسوای این مکونات مادیه موجود نیست مجرد از ماده و در آن موجودات منزه و ابد از لوازم و عوارض اجسام و مقدس و مطهر اند از نقائص جسمانیات و گفتند که سلسله این موجودات مادیه و مجرده همه منتهی میشود بموجودی دیگر از جمیع الوجوه بسیط است و هیچ وجه در او تألیف و ترکیب متصور نمیگردد و وجودش عین ذات است حقیقت او و ماهیتش عین ذات اوست و عین وجودیست و اوست علت اولی و باعث حقیقی و موجب کلی و خالق جمیع موجودات چه مادیات بوده باشد و چه مجردات - و این جماعت مشهور گردیدند بمتالهین یعنی خداپرستان - چون فیثاغورث و سقراط و افلاطون و ارسطو و اتباع ایشان - و گروهی برین اعتقاد گردیدند که غیر از دو (یعنی ماده و مادیات) که یعنی الدهر ... میشود چیزی دیگر موجود نیست و این طایفه نامیده شدند بمادیین - و چون نسبت تاثیرات مختلفه و خواص متنوعه مواد از ایشان سوال شد از ... این جماعت جواب ... تاثیرات از [illegible]

مطبع محمدی ... [redacted] ... سے چھپکر ... شائع ہوا

مسلم ہیرلڈ

جلد ۸ | بمبئی، جمعہ ۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۳ھ | نمبر ۶۳

خبرون کا چمن

مسٹر رستم جی پٹیل چہیل کاز کورٹ بمبئی مین جج مقرر ہوئے۔ اور مسٹر جی رخصت پر جاتے ہین۔

سنا جاتا ہے کہ مسٹر ... کلکٹر تہانہ مسٹر ... کی جگہ کام کرینگے جو رخصت پر جانے والے ہین۔

تاپی موتی بائی نے ایک ہزار اور خان بہادر ... ہرمز جی نے ۵۰۰ روپیہ بذریعہ تار برقی سورت کے کلکٹر کو بہیجا تاکہ وہ آگ سے برباد شدہ لوگون مین تقسیم کر دین۔

اودیسہ سے ٹایمز کا نامہ نگار لکہتا ہے کہ مشرقی ... مین روسی فوج جمع ہو رہی ہے انکی تعداد ... ہزار سے زیادہ ہو گئی ہے۔

وایسرائے ہند کی لیجسلیٹو کونسل میٹنگ ۲۶ مارچ کو کلکتہ مین منعقد ہو گی۔

لارڈ ... گورنر مدراس شنبہ کے روز بمبئی آکر پینسولر میل آگبوٹ مین ولایت جائینگے۔ صاحب موصوف کو ۲۶ دین بمبئی رجمنٹ کا ... گارڈ آف آنر دیا جائیگا اور بندر پر سلامی دیگا۔ ... کی سلامی اوتریگی۔ تمام فوجی حکام استقبال کیلئے جائینگے۔

اتوار کی شام کو کلکتہ مین بہت ... آندہی آئی پہر تہوڑی سی بارش ہوئی۔

مہاراجہ کشمیر نے یہ حکم صادر کیا ہے کہ بجای کشمیری سکہ کی انگریزی روپیہ خزانہ مین لیا جائیگا۔

مسٹر کروسش جج پونہ نے جو ... ماہ کی رخصت لی تہی وہ واپس کر لی۔

بمبئی کی ہائی کورٹ فل بنچ جسمین چیف جسٹس مسٹر جسٹس ... مسٹر جسٹس ... الدین طیبجی کے اجلاس اسٹامپ کے مقدمہ کا فیصلہ ہوا جسکی تفصیل یہ ہے کہ مورارجی لالہ اور اوسکے ساتھیون نے لنگوٹا جی ... کے ... اناج کی بابت ۱۰۰ روپیہ کی نالش اسمال کاز کورٹ مین دایر کی تہی۔ ڈگری مدعی کو ملی۔ اسٹامپ کی بابت عدالت کو تامل تہا کہ وہ اس تعداد کے قرضہ کے لئے کافی نہین ہو سکتا۔ چنانچہ ہائی کورٹ نے یہی ... کہ مدعی کا ... کاغذ عدالت کے ثبوت کیلئے کافی نہین ہو سکتا۔ اسمقدمہ مین مدعی کیطرف سے مسٹر چہنی لال سیتل وڈ بیرسٹر اور مدعا علیہ کیجانب سے قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹر مقدمہ کی پیروی کرتے تہے۔

آج دن کے ... بجے کولمبو ... آسٹریلیا چین سنگاپور کی ڈاک اسکیلڈن نام کے آگبوٹ مین جائیگی۔

فوجی آگبوٹ ... کے میجر نے پولیس کو خبر دی کہ آگبوٹ کی کیبن مین سے ایک شیشی عطر کی چوری گئی۔ شاید آگبوٹ کے کسی سپاہی نے اپنا دماغ معطر کیا ہو۔

۱۱ مارچ کو مسٹر سلیٹر مجسٹریٹ نے ایک عیسائی پر ۲۰ روپیہ جرمانہ کیا اس جرم مین کہ اوسنے ایک عیسائی پرمار سیٹ کی جہوٹی نالش کی تہی۔

جنگل کے والیان ملک کو گہوڑ دوڑ اور پولو کا بے انتہا شوق ہے خدا معلوم اونہون نے اس مین کیا بہبودی اور نامعدی منصور کی ہے علم و ہنر اور رفاہ عام کے کامونکی جانب انکی توجہ ہی نہین ... اور گہوڑ دوڑ کا نام سنا اور جہٹ سے دوڑ پڑے۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی

بمبئی: - جمعہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۶ء

بمبئی میں آتش زدگی سے تیرہ لاکھ کا نقصان

قدیر منزل پائیکی کی عمارت میں جسکو آرمی نیوی نے خرید کر اسمیں انگریزی سامان تجارت کے لیے رکھا تھا اوس مکان میں ۱۱ تاریخ کو بہت سخت آگ لگی۔ علاوہ اور اسباب کے تمام مکان بھی جلکر خاک ہو گیا۔ آگ لگنے کی وجہ ابھی نہیں معلوم ہوئی۔ نقصان کا اندازہ تیرہ لاکھ روپیے کا کیا جاتا ہے۔ اپالو سٹریٹ اور گارڈن کی قلعہ میں چند سال ہوئے جو آگ لگی تھی وہ بھی اس قدر سخت تھی کہ اوس کے بعد یہی نظیر ہوئی۔ اور افسوس تو زیادہ اس بات کا ہے کہ تمام شہر میں یہی ایک عمارت بحیثیت خوشنمائی دیکھنے کے قابل تھی۔

بعض لوگ یوں بیان کرتے ہیں کہ رات کے ۱۲ بجے گودام گھر میں کچھ روشنی دکھائی دی۔ صبح کے ۴ بجے تک وہ بہت بڑھ گئی۔ اوس وقت اوس میں سے کاغذ جلنے کی بو آنے لگی تو ایک انگریز جو اوس مکان کے قریب ہی رہتا تھا وہاں گیا۔ جب اوسنے یہ واقعہ دیکھا تو فوراً تار دیدیا۔ یہ خبر پہنچتے ہی شہر کے تمام انجن وہاں پہونچگئے اور نہایت سرگرمی سے آگ بجھانے کی کوشش کی گئی۔ چونکہ چاروں طرف سے وہ مکان جل رہا تھا آگ بہت تیز تھی اسلیے سب انجن پہلے ایک ہی طرف کھڑے کیے گئے اور خوب زور سے پانی ڈالا گیا۔ جب وہ رخ بجھگیا تو دوسری طرف بجھانے لگے۔ اسطرح سب طرف سے بجھا دیا لیکن پھر بھی ہر ایک رخ کے بجھانے میں دو دو گھنٹے صرف ہو گئے۔ پھر مدد نے بڑی تیری کی کہ اوس مکان میں ایک طرف بارود وغیرہ بھی بہت سی رکھی تھی۔ لیکن اوسکو آنچ بھی نہ آئی۔ لوگوں کی حفاظت ہو رہی تھی۔

واٹسن ہوٹل اس مکان کے قریب ہی تھا لوگوں کو بہت بڑا اندیشہ تھا کہ کہیں یہ بھی اوسکی دلسوزی میں شریک نہ ہو جائے۔ مگر نہیں۔ خدا نے خیر کر لی۔ صرف دو چار کھڑکیاں جلنے پائیں۔ بہت سے ذی رتبہ تماشائی بھی موجود تھے۔ جب اوسکا سامان نکالکر باہر ڈالا گیا تو پولیس کے چند جوان اوسکی حفاظت کرتے رہے۔ بعد نصف گھنٹے کے ملٹری آگئی۔ پھر اوسنے بخوبی انتظام کیا۔ اس عمارت کے ۱۶ درجے تھے انہیں سے صرف تین بچے ہوئے بچے اونمیں یہ مال تھا۔ شراب بارود گولہ کیرٹے۔ اسیکے متعلق ایک چھوٹی سی عمارت تھی جو صرف اسی غرض سے بنائی گئی تھی کہ اسکا مال آگ لگنے سے محفوظ رہے چنانچہ ایسا ہی ہوا لیکن آگ بڑھی ہوئی ہے اوسکی چھت کو جلا ہی دیا۔ اوسمیں ایک تہخانہ بھی

تھا وہ بھی محفوظ رہا۔ لنکے مفرق [illegible] امان کا جو کمپنیوں نے بیمہ لیا جا ئیگا اوسکا نقشہ ذیل مین درج ہے۔

رائل انشورنس کمپنی	۲۲۵۰۰ ۰۰
سان فرانسس انشورنس کمپنی	۱۲۵۰۰ ۰۰
ینڈ اسیٹ سکاٹش انشورنس کمپنی	۱۰۰۰۰ ۰۰
میزان	۴۹۶۵۰ ۰۰
رائل انشورنس کمپنی	۳۹۰۰۰ ۰۰
کمرشیل یونین انشورنس کمپنی	۱۶۴۰۰ ۰۰
امپریل اینڈ کلونیل انشورنس کمپنی	۱۵۰۰۰ ۰۰
سن انشورنس کمپنی	۱۰۰۰۰ ۰۰
سان فرانسس انشورنس کمپنی	۸۰۰۰ ۰۰
نیوزیلینڈ انشورنس کمپنی	۳۰۰۰ ۰۰
میزان	۸۹۴۰۰ ۰۰
میزان کل	۱۳۵۹۵۰ ۰۰

۱۱ تاریخ کو سردار عبدالحق اس کمپنی کے منیجر کے پاس گئے اور اوس سے کہا کہ اس سوختہ عمارت کے عوض ۳ لاکھ روپئے دیتا ہون لیکن اوسنے نامنظور کیا۔ سردار صاحب کا ارادہ تھا کہ اوسکو بھی ہوٹل مین شریک کرلین۔

ایک مسافر کی موت

ایک شخص مہر بخش جسکا ۲۵ سال تھا ۱۱ مارچ کو گوکلداس تیجپال ہسپتال بمبئی مین قضا کی۔ اوسی روز اوسکی لاش کی چوری ہوئی۔ ۱۷ فروری کو یہ شخص صبح کے ۶ بجے گنو سلیمان کے مسافرخانہ مین گیا۔ جہ وہان رہنا چاہتا تھا چونکہ یہ اوس وقت بھی بیمار تھا۔ تو داروغہ نے منع کردیا لیکن یہ زبردستی اوسکا ہاتھ پکڑکے بستر مین ڈالدیا۔ وہ تھوڑا زمین پر پڑا رہا۔ لوگون کو اوسکا حال دیکھکے ترس آتا تھا۔ پھر مسافرخانہ کا داروغہ آیا۔ تو یہ بھی اوسکے پیچھے پیچھے مسافرخانہ مین گھس گیا۔ لیکن داروغہ نے اوسکو دھکا دیا اور وہ مسالحہ پیسنے کی سِل پر گر پڑا۔ پھر داروغہ نے کہا اگر تو نہین جائیگا تو مین تجھے سپاہی کے حوالے کر دونگا۔ جب وہ نہ مانا تو داروغہ نے سپاہی کے حوالے کردیا وہ شخص سپاہی سے بھی لڑنے لگا اوسنے بھی اوسے زمین پر گرادیا۔ پھر پہرہ والا سپاہی اوسے بازارگیٹ کی چوکی مین پولیس انسپکٹر نیس کے پاس لیگیا۔ جب انسپکٹر نے اوسے سخت بیمار دیکھا تو اوسکو ہسپتال مین بھیجدیا۔ ڈاکٹر نے جب اوسکا معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ اوسکی چھاتی پر تین انچہ کا زخم تھا اور ایک پسلی بھی ٹوٹ گئی تھی ۴ مارچ سے اوسکو بخار آنا شروع ہوا۔ جوری نے یہ رائے دی کہ وہ بخار سے مرگیا۔

مالیہ کا غدر

مدراس کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ مالیہ باغی بہت سے گرفتار کئے گئے۔ انمین سے ایک باغی فقیرانہ بھیس بدلکر فوجمین دن بھر بھیک مانگتا پھرتا تھا شام کو سب خبرین باغیون کو پہونچا دیتا تھا۔ یہ سب قیدی جو گرفتار کئے

باقیماندہ باغیوں کا بھی پتہ دیتے ہیں - جو لوگ باغیوں سے ستائے گئے ہیں اور نگراب ڈاکو لوگ لوٹ رہے ہیں -

برٹش فوجی ترقی کی تجویزیں

پارلیمنٹ میں مسٹر گوشن نے اپنا بحری تخمینہ پیش کیا جسمیں اظہار ہے کہ پانچ ہزار آدمی زیادہ کئے جائیں اور ۵ جنگی جہاز - ۱۲ دورہ جہاز - ۲۸ تارپیڈو کی تباہ کرنیوالی کشتیاں سنہ ۱۹۰۱ء تک مصارف ۱ ملین اسٹرلنگ سے بنکر تیار ہوں اور یہ مصارف تین برس سے زیادہ تک تقسیم کیا جائے -

ایک سال عمر ان لوگوں کی زیادہ کر دی گئی ہے جو بطور کیڈٹ کے فوج بحری میں بھرتی کئے جاتے ہیں -

جہاز برطانیہ پر جو بحری کام سکھایا جاتا تھا وہ موقوف ہو جائیگا اب لوگوں کو بحری کام ایک کالج فوجی میں سکھایا جائیگا جو ساحل پر ہوگا -

مسٹر گوشن چاہتے ہیں کہ آٹھ لاکھ پچاس ہزار پونڈ کی منظوری واسطے توپوں اور کارتوسوں کے ہونا چاہیے - اور یہ مصارف سوا دو ملین سے تین بحری کارخانے جبرالٹر میں جاری کئے جائیں -

کل مصارف چودہ ملین اسٹرلنگ کا ہوگا - اس کام میں سال حال کی توفیر صرف کی جائیگی -

مسٹر گوشن نے کہا کہ یہ تخمینہ جات کسی سے چھیڑ چھاڑ کرنے کی غرض سے نہیں ہے بلکہ اپنی حفاظت کی غرض سے ہیں -

مسٹر گوشن نے بروقت پیش کرنے بحری تخمینہ کے ایک اسپیچ کہی جسمیں بیان کیا کہ فی الحال ارادہ نہیں ہے کہ پارلیمنٹ سے خواہش ظاہر کی جائے کہ بارتھیس اور سمنز ٹاؤن کے لئے روپیہ ووٹ کرے - صرف ابتدائی پیمایش کے لئے روپیہ طلب کیا جائیگا کیونکہ فی الحال بحری تخمینہ جات کی تجویز فضول ہے تاوقتیکہ پیمایش نہ ہو جائے -

فرانس میں حضرت سلطان روم کا جشن سالگرہ

۱۱ر جنوری گذشتہ کو حضرت سلطان روم کی سالگرہ تھی لہذا ترک کی سفارت پیرس میں بڑی دہوم کا دربار ہوا - سفارتی لوگ علی الصباح دربار میں حاضر ہوئے اور شاہ میلن والی سرویہ آئے تھے اور کلیسائے یونان کے پادری موجود پیرس بھی وہاں آداب بجالانے کو گئے تھے - لارڈ ڈفرن برٹش سفیر اور لارڈ اسٹینلی بھی حاضرین میں تھے - فرانسیسی وزیر نہیں گئے کیونکہ نیر پاشا نے ضابطہ سے اپنے اسناد نہیں پیش کئے تھے - پانچ بجے کے وقت باشندگان لونٹ اور فرانسیسی فوجی اشخاص اور دیگر اعلی درجہ کے لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا - شام کو ترک کی سفارت میں بہت بڑی روشنی ہوئی - نیر پاشا ایک نوجوان خوش مزاج شخص ہیں - اور فرانسیسی زبان سے بخوبی واقف ہیں -

دارالریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور

اس ہفتے مین دو مرتبہ غبارہ پر ایک یورپین لیڈی صاحبہ کا دلچسپ واقعہ ہے جس کا مختصر بیان یہ ہے:

۷ مارچ کو صبح کے ۹ بجے تربولیہ کے میدان مین یہ عدیم المثال تماشا ہوا جس کے دیکھنے کو صبح سے ایک جم غفیر میدان تربولیہ مین جمع تھا اور تمام شہر کی چھتون اور بالاخانون اور برجون پر ایک [illegible] اپنے مکانون مین ہمہ تن مشتاق دید تھا۔

۹ بجے غبارہ مین دہوان بھر آگیا۔ جس [illegible] پچیس توپ خانے کے سپاہی اوسکی رسیان پکڑے ہوے تھے کہ یکایک غبارہ اوٹھا اور لیڈی صاحبہ ایک جھولے مین بیٹھکر جو غبارہ کے نیچے مثل سیتے کے جھولے کے بندھا تھا آرام تمام اوڑتی ہوئی اوپر کو چلی گئین اوس وقت لیڈی صاحبہ کا یکایک ہاتھ مین سے اوٹھ جانا ایک عجیب حسرت و یاس کا وقت تھا تماشہ کے تمام مخلوق کو ایک سخت تحیر تھا۔ رنگ چہرون سے فق تھے۔ انسانی ہمدردی کا ہر ایک کے دل مین جوش تھا۔ تمام لوگ لیڈی صاحبہ کے لئے دعائے خیر کر رہے تھے ایک آن کی آن مین غبارہ ایک میل سے زیادہ بلند ہوگیا۔ اور لیڈی صاحبہ نظر سے غائب ہونے لگین۔ جن لوگون نے لیڈی صاحبہ کو غبارے کے اندر بیٹھتے دیکھا تھا وہ تو قوت خیالیہ سے کہتے تھے کہ لیڈی صاحبہ غبارے کے نیچے پتنگ بجاتی جا رہی ہین ورنہ جنہون نے صرف بلندی پر غبارہ دیکھا وہ نہین کہہ سکتے تھے کہ اس غبارے مین یورپ کی ایک پری اُڑی چلی جاتی ہے بلکہ ایک پارچہ کا ٹکڑا غبارے مین لٹک رہا ہے۔

چونکہ اوس وقت مغربی ہوا تیز ہوگئی تھی اسلئے غبارہ ایک میل بلند ہو کر مشرقی جانب ہو لیا۔ اور محلہ راہٹ جامع مسجد۔ بازار نصر اللہ خان۔ [illegible] سکندر [illegible] تالاب۔ پہاڑی دروازہ پر عبور کرتا ہوا جبکہ دروازہ سے ایک میل پہنچا تو لیڈی صاحبہ نے غبارہ کی کل کو حرکت دی جس سے غبارہ الگ ہو گیا۔ اور چھتری فی الفور کھل گئی اور اوس کے ذریعہ سے لیڈی صاحبہ نے نیچے اوترنا شروع کیا۔ لیکن ہوا سرعت چھتری کو ایک میل اور لیگئی اور موضع پہاڑی کے قریب جسکا فاصلہ میدان تربولیہ سے غالباً تین میل ہوگا ایک کھیت مین لیڈی صاحبہ اوتر پڑین اور غبارہ خالی ہو کر تیردوان شہر جیسوتان کے باغ مین گرا۔ لیڈی صاحبہ کے لئے علاوہ اون کے شوہر کے بہت سے یورپین حکام والیے لیکر پہونچ گئے تھے جنہون نے بڑے جوش ہمدردی سے اونکو گاڑی مین سوار کرکے اونکی فرودگاہ پر پہونچایا اور یہ تماشا بخیر و خوبی انجام ہوا۔ اور اوڑنے کی کارروائی کل ۱۰ منٹ مین ختم ہوگئی۔ اس روز کو ہوا تیز تھی جو غبارے کی پوری پوری کارروائی کی مانع تھی لیکن بوجہ اسکے کہ جمعہ کے روز سے دو دفعہ مخلوق محو اشتیاق آتی اور واپس چلی جاتی تھی اسلئے دوشنبہ کے دن باوجود باد مخالف کے یہ تماشا شروع کیا گیا۔ اور اس باد مخالف کے شہر کے تمام خاص و عام نے اس عجیب و غریب تماشے کو دیکھ لیا اور انکے اس کمال کے باعث ہر فرد بشر کو جو جوش ہمدردی لیڈی صاحبہ

کیساتھ نہاہر وا بیان ہے -

دوسرا جلسہ ۷ مارچ یوم شنبہ کو پانچ بجے شام کے سوار دلکشا بین کے قریب جو شہر سے باہر دو میل ہے بڑی خوبی سے ہوا - حضور پرنور دام ملکہم معہ تمام معزز ممبر صاحبان کونسل ریاست و دیگر ارکان دولت کے رونق افروز تھے - اسدن روز ہوا تھا سب برفی بلکہ مطلق نہ تھا غبارہ زمین سے سیدہا دو میل سے زیادہ اوپر چلا گیا وہان سے لیڈی بیٹا جسے اند پید کا کیہ چھتری کے ذریعہ سے نیچے اوتریں جسم میدان سے لیڈی صاحبہ غبارہ پر روانہ ہوئی تھیں یہانتک غبارے کے بخیریت تمام اوتریں - تماشائیون کا اسروز بھی اثردحام کثیر تھا فی الحقیقت یہ تماشہ قابل دید تھا -

(از دبدبہ سکندری)

قطب شمالی کا دریافت ہونا

۱۸ وین صدی قریب الاختتام ہے اور اس مین جسقدر ایجادین اور نئی چیزین اور باتین دریافت ہوئی ہین - وہ بہت بیش قیمت اور کثیر التعداد ہین - لیکن جس طرح اس صدی کی ایجادین اسکو تمام پچھلی صدیون سے ممتاز و مفتخر کرتی ہین اسیطرح ڈاکٹر نینس کی حال کی ایجاد اور پچھلی ایجادون پر فوقیت بیشمار رکہتی ہے اسوقت تک دنیا کا شمالی سرا انسان کے علم سے تاریکی مین تھا - اسی جستجو مین مہمون پر مہمین روانہ ہوئین زر کثیر برباد ہوا اور بڑی بڑی قیمتی جانین ضائع ہوئین لیکن اس کام کا سہرا ڈاکٹر نینس کے سر بندہنے کو تھا - اس وقت تک کوئی قطب شمالی تک نگیا تھا جغرافیہ مین صرف اسکی جگہ مقرر کی ہوئی تھی لیکن وہان کے حالات سے کوئی واقف نتہا - قطب شمالی دریا کے بیچ بستہ سے اور قسم قسم کی ایسی رکاوٹون سے گہرا ہوا ہے کہ انسانی کوششین وہان پہونچنے مین ہمیشہ ناکام رہی تھی لیکن ڈاکٹر نینسن وہان تک پہونچگیا اور وہان کے حالات دریافت کرکے اب یورپ کو واپس آرہا ہے انگلستان والے افسوس کرتے ہین کہ ڈاکٹر موصوف جسکو یہ عزت حاصل ہوئی ہے جو آجتک کسی کو نصیب نہوئی - انگلستانی نہین بلکہ ناروین ہے اسکے یہ معنی ہین کہ گویا جتنے موجد ہین اور دریافت کنندہ سیاح ہین سب کار ہائے نمایان سکو ہین اور جتنے عالی حوصلہ بزرگ گذرے ہین یا اب موجود ہین وہ سب انگریز ہی ہین اور کسی دوسری قوم یا ملک کے آدمیون کو یہ مادہ یا حوصلہ قدرت نے نہین عطا کیا -

توہین عدالت

بہار مین سیتامڑھی کے ایک تانہ وارد سو بامین صاحب کی عدالت مین ایک شخص پان کہا رہا تھا - اور شاید اوسنے کمرہ عدالت مین تھوک بہی دیا - مجسٹریٹ صاحب نے فوراً اوسپر مقدمہ قایم کیا اور ایک روپیہ بجرم توہین عدالت جرمانہ بہی کردیا - اپیل ہائیکورٹ مین کی گئی اور جرمانہ معاف ہوا ہائیکورٹ کے ججان نے فرمایا کہ توہین عدالت کا جرم اسوقت عائد ہو سکتا ہے جب کبھی

فعل مرتکب جرم ہے تو عدالت کی توہین ہو یا عدالت کے کاروبار منصبی مین وہ فعل مخل ہو چونکہ یہان کچھ ایسے عدالت کے کاروبار مین کوئی مداخلت نہین ہوتی ہے ایسا شخص جرمانہ نہین ہو سکتا ہے۔

بنگال مین ایک سویلین نے حد کر دی۔ ایک شخص آپ کی جانب پیٹھ کر کے کھڑا ہوا اس کو خیال نہین تھا کہ اس سے کوئی جرم سرزد ہوا ہے آپ نے مقدمہ قایم کیا۔ اور پیٹھ دکھلانی کو توہین عدالت سمجھکر پانچ روپیہ جرمانہ بھی کر دیا۔ اس مقدمہ کی بھی اپیل ہائیکورٹ مین پیش ہے۔

جزایر مالدیب مین بغاوت

بحیرۂ ہند کے جزایر مالدیب مین (بقول اخبار سیلون انڈیپنڈنٹ) رعایا پر سر بغاوت آمادہ ہو گئی ہے سخت فساد کا احتمال کیا جاتا ہے۔ سرکشی کی وجہ یہ ہے کہ رعایا بادشاہ کو ناپسند کرتی ہے جو فرائض حکومت کو فراموش کرکے ذاتی عیاشی مین غافل رہتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بادشاہ کو تخت سے اوتار دین گے اور نتیجہ یہ ہوگا کہ برائے نام انتظام حکومت بھی جاتا رہیگا۔ بادشاہ کو دو لاکھ روپیہ سال کی آمدنی ہے اور اخراجات برای نام ہین۔

انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ مناسب یہ ہے کہ یہان ایک برٹش رزیڈنٹ مقرر کیا جائے۔

گھوسیون کا انتظام

جب سے یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اکثر دودھ کی خرابی کے باعث سے وبا پھیلتا ہے اور جب ولایت کے ڈاکٹرون کی یہ راے قرار پائی ہے دودھ کی خرابی ہر طرح انسان کے لیے باعث موت ہے۔ وہ جس جگہ گھوسی مویشی جمع کرتے ہین وہان پر بیسلس پیدا ہوتے ہین۔ جو اب تک چھپے ہین نظر نہین آتے ہین اور وہی مہلک بیماری کے بانی ہوتے ہین۔ گورنمنٹ سے خواہش کی جا رہی ہے کہ بذریعہ قانون کے تدارک کیا جائے اور صفائی کے واسطے زور دیا جائے۔ غریب گھوسیون کو چاہے قانون سے جکڑا جاوے یا چاہے ممبران میونسپلٹی گھوسیون کے آباد کرنیکا انتظام کرین۔ مگر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جب تک مویشی کی خوراک کا انتظام نہین ہوگا اسوقت تک دودھ کی خرابی دور نہ ہوگی۔

جودھپور مین جلسۂ نمایش

ریاست جودھپور مین نمایش وگھوڑدوڑ کا سالانہ جلسہ ۲۵ مارچ کو شروع ہوگا۔ اس موقع پر پولو بھی کھیلین گے اور دربار کی طرف سے دو پیالے بطور انعام کے اول و دوم ٹیم کو دیے جائین گے۔ ایک پیالہ ایک ہزار روپیہ کا ہوگا اور دوسرا پانسو روپیہ کا۔ دو اور پیالے ہین وہ سور کے شکار کے مقابلہ مین دیے جاینگے اور میلہ نمایش اسپان و مویشیان جو قایم کیا گیا ہے وہ ٹریور صاحب بہادر کے نام سے منسوب ہے۔

احوال بابیان

نمبر ۱

تا شبی از شبها ملا حسین بشرویه که شرح حالش
سابقا مرقوم گردیده و بابیها او را حضرت اعظم
مینامند و اسم خود را سید علی گذاشته بود و خود را
نعوذ بالله حضرت علی ابن امیر المومنین میخواندند
چنانچه رسم این فرقه مبتدعه اینست که مقابله اسماء
اسامی بزرگان و ائمه بر خود می نهند و خود را بنام
آنها فرض نمایند بلکه اسماء ملائکه را بر خود میگذارند
و کسیکه [illegible] میخورد [illegible]
[illegible] و شرب خمر استنکاف ندارد
خود را جبرئیل و روح الامین مینامد یا میکائیل
اسرافیل میخواند نعوذ بالله من هذه الخرافات
الواهیه و من الزلل الغرض ملا حسین با جماعت
بابیه در آن شب ظلمانی که شب نهم ربیع الاول
سنه ۱۲۶۵ بود از قلعه بیرون تاخته بعزم شبیخون خود
را باردوی سردار عباسقلیخان زدند و خیکهای پر از
نفط همراه خود آورده سه ساعت بطلوع صبح مانده
در هنگامیکه تمام اردو مشغول خواب نوشین
بودند یکباره خیکهای نفط را آتش زده درمیان
اردو انداختند و با شمشیرهای کشیده باردو
حمله نمودند صیحه زنان و ولوله کنان ریختند درمیان
اردوی سردار عباسقلیخان سپاهیان وقتی
از خواب غفلت بیدار شدند که بعضی از شعله نفط
سوخته و برخی در زیر شمشیر دشمن گرفتار سراسیمه
هر کس بهر سمتی توانست گریخت (باقی پھر دارد)

از طرف جماعت اسلامیه
امامیه اثنا عشریه

احوال نیچریان

نمبر ۳

و پس ازین در کیفیت تکون کرات و پیدایش
نباتات و حیوانات پیشینیان این گروه یعنی مادیین
اختلاف کردند بعضی برین رفتند که پیدایش نباتات
علویه و سفلیه و تلون این موالید محکمه متقنه بر سبیل
اتفاق بوده است و گویا ایشان بسبب سخافت
عقل در ملاحظت ذهن خود قایل بجواز ترجیح بلا مرجح
شده اند و ابتدا این قول از ذیمقراطیس
بظهور پیوست و او گفت جمیع عالم از اجزاء صغار
و سماویات مولف و مرکب اند از اجزاء صغار صلبه
که متحرک بالطبع است و از روی اتفاق بدین
هیئت و اشکال جلوه گر شده است
و بعضی دیگر براین قایل شدند که سماویات
و کرهٔ زمین برین هیئت خود از ازل الآزال
بوده و خواهد بود و همه سلسله انواع و اقسام
نباتات و حیوانات را ابتدائی نیست و
در هر بزره نباتیت مندمج و در هر یکی از آن
نباتات مدمجه بزر دیگر پنهان وهلم جرا
و همچنین در هر جرثومه از جراثیم حیوانات
حیوانیت پوشیده در حالت کمال خلقت
و در هر یکی از آن حیوانات پنهانی جراثیم است
مختفی و هکذا الی غیر النهایه و ندانستند که لازم
می آید براین قول درج مقادیر غیر متناهیه در
مقدار متناهی (باقی پھر دارد) کمترین خلایق

مطبع محمودی ٹانک سٹریٹ میں منشی محمد امیر کے اہتمام
سے چھپکر محله مکان نمبر [illegible] میں شایع ہوا

مسلم ہیرلڈ

مضامین
جزیرون کا چمن
مصر پر قبضہ قایم رکھنے کا منصوبہ
عربی زبان سیکھانے والے

مضامین
افغان و ...
جلسہ تائید ندوۃ العلما
بمبئی

نمبر ۱۱۹	بمبئی ۔ پنجشنبہ ۵ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۱۸ھ	جلد ۸

خبرون کا چمن

لندن ۱۰ مئی ۔ کرنل سر ... آ گئے ہین ۔ یہان کسیطرح امن ہے ۔ ... نے اپنا کام شروع کر دیا ہے ۔

... کے فوجی دستے نے جو ... مسٹر ... کی ملک کو جاتا تھا تین یا غیون کو شکست دی ۔

حکام ... نے ... کے قیدیون کو جلا وطنی کی سزا کو منظور کر لیا ۔ ان مین ایک گروہ ... کو پھانسی دی گئی ۔

لندن ۱۶ مئی ۔ گذشتہ شب کو ہوس آف کامنس مین لارڈ جارج ہملٹن وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب مین بیان کیا کہ جو فوجین ہندوستان سے ... کو جائینگی ان کا خرچ ہندوستان کے خزانہ سے نہین لیا جائیگا ۔ اور ... مین کوئی ... پاس کرنے کی کوئی ضرورت نہین ۔

رنگون ۱۷ مئی ۔ مسٹر ... اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ... بہت مجروح کیا جس سے وہ مر گئے ۔

الہ آباد ۱۶ مئی ۔ ... صاحب ... کیا ۔

ضلع ... مین پینے کا پانی نہ ملنے کی وجہ سے لوگ مرتے ہین ۔ ... خشک ہو گئے ۔ لاہور اور پشاور کے اضلاع مین غلہ بہت کم ہے ۔

... مسٹر ... سابق جج ... نے پھر لکھنؤ مین بیرسٹری کرنا شروع کر دی ۔

... کا ... اسکول ... چکا ۔ آیندہ مہینے مین کھلیگا ۔ اس اسکول کا انتظام ... کی زیر نگرانی ہوگا ۔

کلکتہ مین ... کی سالگرہ کی قواعد ۲۰ مئی کو ہوگی ۔ صرف کلکتہ کے ... والنٹیر قواعد کرینگے ۔

مسٹر ... ویسٹ صاحب کی میمصاحب نے ۸ اپریل کو ... مین انتقال کیا ۔

چند شہر ... ممالک مشرقی و شمالی کیطرف سے امپیریل کونسل کے غیر ... ممبر منتخب کیے گئے ۔

گورنمنٹ کا ... نام کا آگبوٹ ۲۲ مئی کو ... شہر سے مسقط جائیگا ۔

... ضلع سورت مین ... کا ... وہان کی میونسپلٹی کنوؤن کا پانی صاف کرا رہی ہے ۔

... ایک شخص ... جس کی ... مین ... کی دوکان ہے ۔ پولیس مین اطلاع دی کہ ... کی چوری ہو گئی ۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ سہ شنبہ ۱۹ مئی ۱۸۹۶ع

مصر پر قبضہ قایم رکھنے کا بہانہ

مدت سے پکار رہے ہین کہ انگریز مصر چھوڑ دینا نہین چاہتے۔ اپنی اس غرض کو پوری کرنے کے لیے ایک نہ ایک جھگڑا وہان برپا کر دیتے ہین۔ جب یہ خود غرضانہ چالین مشہور ہو گئین تو ان کے طرفدار یہ بہانہ بناتے ہین کہ ہم مصر چھوڑ دین تو دوسری طاقتین اوسپر قبضہ کرینگی یا درویش مصر پر دھاوا کر جائینگے۔ اسلیے بقول ایک ہمعصر مضمون نگار کے انگلستان ٹرکی کا قبضہ مصر پر کرا دے تو اس سے ان ہر دو طاقتون کی مخالفت بھی جاتی رہیگی اور دوسری طاقتون کو بنظر حقوق سابقہ سلطانی چندان جائے اعتراض بھی نہ رہیگی اور چونکہ سلطان المعظم ایک مسلمان جلیل القدر بادشاہ اور خلیفۃ الاسلام مانے جاتے ہین اسلیے درویشون کا مذہبی جوش جو انگریزونکی مداخلت سے بڑھ رہا ہے دھیما پڑ جائیگا۔ مثل سابق سوڈان مصر کا خراجگذار رہیگا۔ یقین ہے کہ جب وہ مصر کو سلطان کے ماتحت دیکھینگے اور خدیو کو انگریزون کے قابو سے نکلا ہوا پائینگے تو بتدریج وہ انگریزون کی پچھلی ظلم و زبردستی کو جو اوسپر بشمول حکومت مصر ہوئی فراموش کر دینگے۔ دینی اخوت کا رشتہ استحکام پذیر ہوگا۔ اور بیسیون ہزار خلق اللہ کی خونریزی نہوگی۔ مگر انگریزون کی حکمت عملی اسکو پسند نہین کرتی کہ مصر سے اپنا تعلق قطع کرے خدا جانے انھون نے ایسی کیا امیدین باندھی ہین اور کیا کیا خوف لگے ہین کہ مصر سے دست بردار نہین ہوتے۔ فرانس و یورپ کے اخبارات بھی مہم ڈنگولہ کو تخلیۂ مصر کا زمانہ ملتوی کرنے کا ایک بہانہ سمجھتے ہین۔ ایک ہمعصر بحوالہ اخبار فرانس کے یہ رائے بتاتا ہے۔ انگلستان مصر کو مہم اسلیے روانہ کرتا ہے کہ یورپ کو کہہ سکے کہ جبتک شائستگی کا کام وہان ہنوز ابتدائی حالت مین ہے جسکی انتہا حالت الحاق ہوگی۔ بقول اخبار ٹیمس اس مہم کے لیے کوئی معقول اور قابل اطمینان وجوہات نہین پیش کیجا سکتین۔ اخبارات جرمن کی رائین ذرہ بھر اسکی مؤید نہین۔ روس کا ایک مشہور اخبار لکھتا ہے کہ یورپ کا رعب افریقہ مین قایم رکھنے کی غرض سے انگریز فتح سوڈان کے لیے فوج بڑھا رہے ہین جس سے مسئلۂ مصر کا فیصلہ ایک غیر معین زمانے تک ملتوی کیا جاتا ہے جرمن کے اخبارات بھی مہم مصر کے خلاف ہین۔

لیکن اٹالی کے اخبارات خوش ہیں کہ انگلستان مقام کسالہ میں اونکی فوج بچانے کیلئے یہ مہم بھیجتا ہے - چنانچہ ہوس آف کامنس میں مصر پر مہم روانہ کرنے کی وجہ بات سے یہی ایک وجہ بیان کی گئی تھی -

غرض جو کچھ وجوہات مہم مصری روانگی کے بیان کیجاتی ہیں - خود انگلستان ہی مین جنکی ذلیل اور سخت مخالفت کی گئی ہے - جس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ انگلستان کی اس مہم کی روانگی سے یہی غرض ہے کہ مصر کی حالت ایسی نازک کردے کہ تخلیہ مصر سے متعلق معاہدہ پر عمل پیرائی کا موقع نہ رہے اور اقوام یورپ اس چھیڑنے کے مجاز نہوں - مگر یہ کیونکر قرین مصلحت ہو کہ جیسی کھلم کھلی مخالفت ہو رہی ہے اور دول یورپ روانگی مہم کی ضرورت کو اسوقت تسلیم نہیں کرتے ہیں بلکہ یہ بھی انگلستان کی ایک حیلہ بازی اور خود غرضی کا لٹکا سمجھتے ہیں - تو وہ خواہ مخواہ زبردستی سوڈان پر چڑھائی کرکے مصر کو آفتوں میں مبتلا کرے - گذشتہ جنگ سوڈان کے واقعات پر نظر کرتے ہوئے یہ امید نہیں ہو سکتی کہ انگلستان کے ذریعے سے مصر دردیشوں پر حکمرانی کرے - پھر اسپر سلاطین یورپ کی مخالفت - نہیں معلوم وہان انگلستان کو کہان تک کامیاب ہونے دیگی - کچھہ ہو قومی ہمدردی تہذیب شائستگی کے مجنون کیلئے شرم کی بات ہے کہ اپنی ذاتی اغراض و منافع کے لیے خلق اللہ کی خونریزی پر ناحق کمربستہ ہیں ؟

عربی زبان بولنے والے

تحقیقات شماریات سے ثابت ہے کہ عربی زبان بولنے والے لوگ چھیالیس ملین ۲۷ ہزار ہیں - انمیں سے ۳ ملین ۵۰ لاکھ حجاز میں - ۲ ملین ۵ لاکھ یمن میں ۲ ملین نجد - حضرموت - عمان - الحسا - بحرین اور ادس کے حوالی میں - ۸ لاکھ ۱۷ ہزار ۲۶۴ ولایت دیار بکر میں - پچاس ہزار بغداد میں ۸ لاکھ بصرہ میں - ایک ملین حلب میں - ۷ لاکھ شامات میں - چالیس ہزار بیروت میں ۳ لاکھ ۴۰ ہزار قدس شریف میں - ۲ لاکھ پچاس ہزار جبل لبنان میں - ۹ ملین مصر میں دس ملین ۳ لاکھ سوڈان میں - ۸ لاکھ طرابلس غرب میں - پانچ لاکھ بنغازی میں - ۴ ملین ایک لاکھ ۴ ہزار جزائر میں - ۵ ملین مراکش میں - ۵ و ۶ لاکھ تونس میں - ۴ لاکھ زنگبار میں - سوا اسکے اور مختلف مقاموں میں بھی بہت سی قومیں عربی بولتی ہیں لیکن بہر حال پچاس ملین سے انکی تعداد ہو گی - چونکہ تمام مسلمان احکام قرآنی کے تابع ہیں اسلیئے روز بروز عربی دانوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے -

افغان اور کافر

انگلستان کی کیٹرون اور اخبارات مین مضامین بہ مضامین نکلتے ہین کہ انگلستان کو امیر افغانستان پر زور ڈالنا چاہئے کہ وہ کافرستان سے باز رکھنا چاہئے کیونکہ اون کے خیال مین ہندوکش کے کافرون کو مطیع کرنا بڑی ناانصافی اور حسرت کی بات ہے اپنے دعوے کے ثبوت مین وہ یہ دلائل پیش کرتے ہین کہ کافر لوگ ہمیشہ سے خود مختار ہین اور اوسی نسل سے ہین جس سے کہ انگریز ہین پس چاہئے کہ ہمارے بھائیون کو اون کی مرغوب چیز سے محروم کرنا بڑے افسوس کی بات ہے - یہ بھی خیال کیا گیا ہے کہ ہم کافرستان سے افغانون کا یہ مطلب ہے کہ وہان کے لوگ زبردستی مسلمان بنائے جائین - اور غلامی کو ترقی ہو - بعض انگلستانی اخبارات نے یہانتک مبالغہ کیا ہے کہ کافرون کی عورتین نہایت خوبصورت ہوتی ہین اور افغانون کا اس سے یہ مطلب ہے کہ اون کو اپنے حرم مین داخل کرین -

اب ہم ان خیالات کی تردید کرتے ہین اور لکھتے ہین کہ گورنمنٹ ہند کو ہرگز افغانستان کے اندرونی معاملات مین دست اندازی کرنا کسیطرح سے مناسب نہین ہے -

پہلا اعتراض یہ ہے کہ کافرونکی قومی آزادی ہرگز برباد نکرنا چاہئے یہ ایسی بیہودہ بات ہے کہ جسکی تردید کی ضرورت نہین - ہر ملک فتح ہونیسے پہلے آزاد ہوتا ہے اور وحشی ملک کی خودمختاری اس بات کیلئے دلیل نہین ہوسکتی کہ اوسپر عمل گورنمنٹ نہ جاری کیا جائے - چترال مثل کافرون کے تھا اور خودمختار لوگون کے آزادی سے شیدا تھے کیا اونہین مثل کافرون کے دوسرے ملک کی اطاعت سے دلی نفرت تھی - ہم جاننا چاہتے ہین کہ انسانیت کے کس اصول اور جانبداری کے کس قاعدے اور انصاف کی کس حجت سے ہندوستان کی گورنمنٹ کو کمربستہ کر دیا تھا کہ وہ نہتے غیر مسلح چترالیون کا قتل عام کر دیا اور بالکل اونکو اپنے قبضے مین کر لیا -

یہ جو کہا جاتا ہے کہ کافر اور انگریز ایک ہی نسل سے ہین ہماری رائے مین یہ بات ایسی کی دلیل نہین ہوسکتی کہ انگلستان اپنے پرانے دوست اور مددگار سے بگاڑے - یہ قوم بالکل اوس ہیرے کی محافظ ہے جو انگلستان کے تاج مین سب سے زیادہ چمکتا ہے - افغانون نے وعدہ کر لیا ہے کہ مصیبت کے وقت مدد دینگے ہندوستان کا ہر وائسرائے اور انگلستان کے ہر مدبر کی یہ رائے ہے کہ افغانون کی دوستی بیش قیمت چیز ہے جو بڑی مشکلون سے الغرض ہندوستان کا بہت سا خزانہ خرچ کرکے

حاصل ہوئی ہے اور ایسے لوگوں کی خودمختاری قائم رکھنے میں جن سے کسی مدد کی امید نہیں ہو سکتی برباد کر دینا بڑی بیوقوفی کی بات ہے اور یہ خیال کہ افغان مفتوح کافروں پر ظلم کرینگے بالکل بے بنیاد ہے اور ہرگز نہیں چاہئے کہ افغانستان کے معاملات میں دست اندازی کی جائے یہ کیسا پوچ خیال ہے کہ پہلے ہی سے سمجھ لیا کہ بعد فتح کرنے کے ظلم کئے جائینگے ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ افغان جو پہلے ظالم تھے اب بھی کئی صدیوں کے بعد ویسے ہی ہیں وقت بڑا مصلح ہے جو قومیں پہلے وحشی تھیں اب انسان بن گئی ہیں یہی حال افغانوں کا ہے اور ہمیں تحقیق معلوم ہوا ہے کہ امیر صاحب نے اپنی فوج کو قطعی حکم دیدیا ہے کہ کوئی کافر زبردستی مسلمان نکیا جائے اور کسیطرح کا ظلم کافرستان مین نہونے پائے۔

یہ جو کہا گیا ہے کہ افغان کافروں کی خوبصورت عورتوں کو اپنی حرم مین داخل کرینگے ان لوگوں کا خیال ہے جو حقیقت حال سے واقف نہیں ہیں انہوں نے صرف کافروں ہی کی عورتوں کو دیکھا ہے اگر افغانوں کی عورتیں دیکھی ہوتیں تو کبھی ایسا منھ سے نہ نکالتے۔ علاوہ بریں اگر ہم مان بھی لیں کہ افغانی حکومت کافروں کے حق مین مضر ہوگی تو کیا انگلستان کو یہ نہیں سوجھتا کہ اسنے چاروں طرف کے زمین اور سے افغانستان کے اندرونی معاملات میں دست اندازی نہیں کرنا چاہئے۔ اور اپنے گھر کے معاملات پر نظر ڈالکر امیر صاحب سے خواہ مخواہ جھگڑنا اچھا نہیں ہے۔ نہیں نہیں انگلستان کی عظمت اور شان کیطرف دیکھئے ان بیہودہ خیالات کی بنا پر جنسے سب دوستوں کو توڑنا کسی طرح سے لازم نہیں۔ جاہل اور ناعاقبت اندیش انگلستان اور سے خواہ مخواہ لڑاتے ہیں۔ اونکا مقصد یہ کہ انگلستانی ملک کو مسلمانوں سے بھڑا دیں۔

اگر انگلستان نے ایسی بے وقوفی کی بھی تو ہمیں نہایت شک ہے کہ امیر ایسی بے انصافانہ بات کو خاموشی کے ساتھ مان لینگے یا نہیں کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ انگریزی انسانیت اوسی وقت جوش میں آتی ہے جبکہ مسلمانوں کو کچھ عیسائی ہوتا ہے۔ وہ یہ بھی خوب جانتے ہیں کہ جب عیسائی ظلم کرتے ہیں اور مظلوم کوئی غیر قوم ہوتا ہے تو انگریزی انسان دوست کانوں میں تیل ڈالکر سو رہتے ہیں۔ عیسائیوں کے عجیب و غریب بے انصافیوں کو نہیں دیکھتے حال ہی میں روسی ظالموں نے یہودیوں اور مسلمانوں پر بہت سے ظلم کئے۔ اور ملک مڈیغاسکر پر فرانس نے نامردانہ حملہ خلاف انصاف کیا اور اسیطرح کے بہت سے اور معاملات افغانوں کے پیش نظر رہتے ہیں۔ وہ ہرگز افغانستان میں کسی عیسائی سلطنت کی دست اندازی کو منظور نکرینگے۔

جلسہ تائید ندوۃ العلما

چونکہ کل ہم اخبار میں اسکا مختصر حال درج کر چکے ہیں تاہم بنابر ملاحظۂ ناظرین آج پوری کیفیت درج کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ :-

تاریخ ۱۸ مئی ۱۹۱۰ء روز سہ شنبہ کو مکان انجمن اسلام بمبئی واقع ہورنبی روڈ اسٹیشن بوری بندر پر جلسہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مولوی محمد لطف اللہ صاحب صدر ندوۃ العلما و مفتی عدالت ہائیکورٹ [illegible] و جناب مولانا مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کے بیانات متضمن برکات اسلام و اظہار مقاصد ندوۃ العلما کے لیے منعقد ہوا۔ سب تحریک جناب بدرالدین عبداللہ کور صاحب و تائید بعض حضرات کے مفتی صاحب صدر نشین ہوئے۔ مولوی عبدالحق صاحب نے پہلے ایمان و اسلام کے معنی اور حقیقت مگر اختصار سے بیان فرما کر ان شبہات کو دلائل عقلی و نقلی سے دور کیا جو بمبئی وغیرہ کے بعض گوشہ نشین نام کے مولوی صاحبوں نے ندوہ کے خلاف بذریعہ رسائل و فتاوی بمبئی وغیرہ کے ناسمجھ اہل اسلام میں پیدا کر کے ہلچل مچا دی اور عوام کو دھوکا دیکر اس مبارک جلسہ کی زبانی و مقامی و درمی شرکت سے جو حسنات و باقیات صالحات سے خالی نہ تھی محروم رکھا اور اسی ضمن میں ندویوں کے عقاید کی توضیح اور اون کے تراشے ہوئے خیالات کی تکذیب عمدہ طور پر کی۔ اور یہ صاف ثابت کر دکھایا کہ ندوہ ہرگز کسی فریق مخالف اہل سنت والجماعت سے تائید مذہب نہیں کرتا۔ نہ بطور معجون مرکب دیگر مختلف فرقوں کے خلاف شرع مروجہ مسائل کی ترویج دہی کرتا بلکہ ان معاملات میں جنمیں ایک دوسرے آپس میں متفق ہیں سعی و کوشش سے کام لیکر قوم کی صلاح معاش و فلاح معاد چاہتا ہے۔ و نیز اپنی گورنمنٹ عالیہ تک سہل الوصول طریقہ کے ساتھ قوم کی ان واجب فریادونکی آواز پہونچانا چاہتا ہے جنکی اسوقت سخت ضرورت ہے۔ و نیز اہل اسلام میں وہ اتحاد و اتفاق پیدا کرانا چاہتا ہے جسکی آج سخت ضرورت ہے۔ و نیز ان رسایل یا زبانی اور باہمی عناد و بغض و نفاق و تعصب سے مسلمانون کو عموماً اور علماء کو خصوصاً دور کرنا چاہتا ہے جو آج ہر جاے و ہر حالے کا مصداق بنکر مسلمانون کو ان کی دینی و دنیاوی ترقی سے روکے ہوئے ہیں۔ و نیز ان مخل امن و مضر اخلاق باتون کا انسداد کیا چاہتا ہے جس سے اسلامی حالت آج ابتر ہو رہی ہے۔ و نیز ان مورچون کو مضبوط کرنا چاہتا ہے جو مسلمانون کے اسلاف اونکی محافظت کیلیے بنا گئے ہیں۔ اور آج مسلمانونکی غفلت کے باعث وہ شکستہ ہو رہے ہیں۔ اور چارون طرف سے غنیم اسوقت اوس حالت کو غنیمت سمجھکر دھاوا کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اور ان

حملون کو روکنا چاہتا ہے جو آئے دن مسلمانون کے باہمی اتفاق نہونے کے باعث غیر قومون کی طرف سے اونپر ہو رہے ہین - اور یہہ دکھایا جاتا ہے کہ یہی اسلامی ہمدردی اور اتحاد قومی کی تحریکین باہمی موانست و مصادقت و موافقت و اتحاد و ارتباط و موالفت پیدا کرتے ہین اور ایسی صورت سے اسلامی شان و شوکت کا اظہار ہوتا ہے جو اس طریقہ سے اس نازک حالت مین بھی اسلام کا مرجھایا ہوا درخت پہل سکتا ہے اور مذہبی بیخبری اور جہل تعلیم سے کورے پن کا داغ مسلمانون سے دور ہونے کی یہہ تدبیر ہے -

غرض نہایت ہی عمدہ پیرایہ اور چبھتے ہوئے الفاظ مین بمبئی کے بعض علما اور عام اہل اسلام کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے ندوہ کی ضرورت دلائل عمدہ سے ثابت کرکے اسکی امداد اور معاونت کیطرف سبکو توجہ دلائی - اور ان لوگون کا دندان شکن جواب دیا جو مخالف ندوہ کے ہوکر خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق ہوئے اور جھوٹی جھوٹی جعلی مہرین لگاکر نوٹس اور رسالے شایع کئے - اور ایسی منہ کی کھائی کہ منہ دکھاتے نہ بن پڑی - اور یہہ بھی کہا کہ شریعت پناہ قاضی شیخ محمد صاحب مرحوم و دیگر علماء بمبئی نے اشتہار دیکر تمام اہلسنت والجماعت کی دوکانین شاہ ایران کی تعزیت کے اظہار مین بند کرنیکا اشتہار دیا اور خوب کیا کہ ہمدردی کے یہی معنی ہین - مگر بمبئی کے ان مولویصاحبون نے انکے لئے کیا عزت کی تو صرف یہ کہ جو ندوہ کے مخالف ہوئے

اثنائے تقریر مین مولوی عبدالحق صاحب نے ایک خط پیش کیا - جو بمبئی کے ایک دوست جناب مولانا مولوی سید محمد لطف اللہ صاحب کے نام آیا تھا - اور سخت خلاف تہذیب مغلظات سے بھرا ہوا تھا اور کہا کہ ایک صاحب نے گمنام خط لکھکر حفظ مراتب اور اپنے نجیب الطرفین ہونے کی خوب داد دی ہے بوجہ مہمل ہونیکے مین پڑھکر سنانا وقت کا ضایع کرنا سمجھتا ہون - صرف یہ شعر اسکا جواب بس ہے -

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ میزیبد لب لعل شکرخا را

ایسے ایسے بہت سے مرحلے ابھی طے کرنا ہین - جب ندوہ نے اپنے سر وہ کام لیا ہے جو ورثۃ الانبیاء کا کام ہے تو ایسے حیلے کیسے مفسدون اور حلق اسکا ڑی مین - روڑا اٹکانے والون کی چالبازیون اور خواہ مخواہی حاسدون کی ایذا رسانیون سے وہ چھوڑ نہین سکتا -

بعد نواب محسن الملک کھڑے ہوئے - چونکہ آپ تو مجلس کا رنگ خوب ہی جمانتے ہین اسلئے لفظاً بلفظاً جناب مولوی عبدالحق صاحب کی دلکش تقریر کی تائید ہی کرتے ہین - تاہم چلتے ہوئے دو چار فقرے پہر بہی کہہ گئے - یہہ بھی کہا کہ سید احمد خان اور مہدی علی کی تقریرونکی تائید مسلمانون نے بوجہ مخالفت وضع و طریقہ و بعض

متعلق مسائل و آزادانہ شرعیہ کی نکتہ چینی ہو تو درست اور
بجا مگر آج ندوۃ العلما نے کیا خلاف اسلام
کام کیا جس کی اوپر تکفیر کے فتوے ان پر چسپان
کیے۔ پھر جناب صدر صاحب نے کھڑے ہو کر ندوہ
کی تائید کی طرف ترغیب دلائی اور لوگون کا پورا
اطمینان کر دیا کہ ہرگز یہ ندوہ کسی مخالف شرع
کام کا بنیاد نہین کرتا ہے اور نہ کرے گا اور
وہان سب علما اہل سنت والجماعت کا اجتماع ہے جسکے
خلاف کبھی اجماع نہین ہو سکتا۔ پھر دعا مانگی
اور جلسہ برخاست ہوا۔

اتنے مین ایک کوئی قریشی صاحب معترض
کھڑے ہو کر انجمن اسلام اور ان کے کار پردازون
کے نوٹ لیتے ہے۔ اور اس اسلامی مدرسہ مین دینی
پڑھائی نہونے پر بہت افسوس ظاہر کرتے ہوئے
تقریر تمام کی۔

ہمنے سنا ہے کہ بعض کور چشم ظاہر و باطن ہمین
ندوہ کا مخالف مشہور کرتے ہین۔ باوجودیکہ ہم اسے
اسلامی عظیم الشان علماؤن کے جلسہ کو مغتنم
اور قوم کی دینی و دنیوی اصلاح کا اعلی ذریعہ
اور مسلمانون کی مذہبی تعلیم کا بڑا کارآمد طریقہ
سمجھتے ہین۔ اور اسکے اغراض و مقاصد سے ہمین
صرف اتفاق ہی نہین بلکہ تائید کرتے ہے
جیسا آجتک ہمارے اخبار کے پہلے متعدد پرچون
مین شایع ہو چکا ہے۔ لیکن کسی گذشتہ پرچہ
مین جو ہندوستان ایک مضمون چھپا ہے ندوہ
کا مراسلہ چھاپا اور ہمنے مخالفین ندوہ کے خیالات
پیش کرنے کا ظاہر کئے تھے نہ یہ کہ ہم خود مخالف ہین
اور ہمنے محض اس مسالہ پر جو حضرات علماء بمبئی
کے علماء کی طرف سے جسمین جناب مولانا مولوی
محمد لطیف اللہ صاحب کا نام بھی درج تھا
شایع ہو چکا ہے کیا تھا اور جو مراسلہ ہمارے
اخبار مین درج ہوا تھا اسمین کچھ باقی آئندہ
لکھکر بحث نہین کیا کہ مراسلہ لگایا تھا کہ ہم
ظاہر نہین کرنا چاہتے تھے۔

اس جلسہ مین بمبئی لیڈر بھی شامل
تھین۔ اور اکثر بمبئی کے علما و امرا اسکا شریک
ہے مدرسہ کا ہال بھر گیا تھا۔

بمبئی

پولیس انسپکٹر ... نے یعقوب حسین اور
ابراہیم شیخ علی دو ڈبل گاڑی والون کو گرفتار
کرکے سمال کاز کورٹ مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیا
جرم یہ کہ ملزمین نے ایک شخص عمر خان لوہار کو ستم
مین لا کر نشہ پلا کر اسکا جسم ... زخم لگا
مجسٹریٹ نے یعقوب حسین کو جرم ثابت نہ ہونے کی وجہ سے
رہا کر دیا۔ ابراہیم شیخ علی کو دس روپیہ جرمانہ کی سزا دی

مضامین
میسور کا تازہ بلوہ
ہندوستانی فوج
حیدرہ
۲۴ وین رجمنٹ
مقدمہ دہولیا
دریائے نیل کی مہم

مسلم ہیرلڈ

مضامین
حاجی سجن لال
افریقہ کی لڑائی
تہجیع
نواب میر سرفراز علی
نیکلز تحصیل کی تجویز
ریاست بہوپال

جلد ۸ | بمبئی پنجشنبہ ۷ ذیحجۃ الحرام ۱۳۱۳ھ | نمبر ۱۲۱

خبروں کا چمن

لندن - ۱۹ - مئی - آر جیڈیوک چارلس ... اسٹینڈ یا میرو ... نامی ... کے ایک اسپیشل آرٹیکل میں سخت مخالفت کی گئی ہے کہ ہندوستان سے جو فوجیں افریقہ بہیجی جاتی ہین ان کا خرچہ ہندوستان کے خزانہ سے کیون لیا جائے گا - اور یہ ہندوستان کے لئے بہت ناانصافی ہے - اس بارے مین ہندوستانی لوگ آپ ہی فیصلہ کرلین -

جنرل کیچرنگ من کیپ سے بلوا لئے گئے -

زار روس اور زارینہ ماسکو مین تشریف لائے - یہان زار روس کی تاج پوشی کے لئے بہت دہوم دہام سے ساتھ تیاریان ہورہی ہین -

عدن - ۱۹ - مئی - پی - این - او کمپنی کا شینن نامی آگبوٹ جس مین ۸ مئی کی ولایت کی ڈاک ہے عدن سے بمبئی روانہ ہوا -

ٹوچی گیا - یسن مین آیندہ ۵ سال تک اضافہ نہین کیا جائیگا

وزیر ہند نے حکم دیا ہے کہ جو فوجین ہندوستان سے سواکین کو جائینگے انکے لئے کرایہ کے آگبوٹ کئے جائین -

پونہ - ۱۹ مئی - سواکین کی مہم کے لئے کمسریٹ مین بڑی پھرتی کے ساتھ کام ہو رہا ہے - مویشی اور بہت سی سوکھی گھانس بہیجی جائے گی - یہ سامان پونہ اور بلگام سے فراہم کیا جا رہا ہے -

مدراس سانیحہ ... ایک کمپنی سیج کو اسپیشل ٹرین مین ... آئی - اسمین ۵۰ ۳ سپاہی - اور بہت سے بچے اور ... اور دیسی ملازم ہین - یہ کمپنی گہوڑ ... کے کیمپ مین اتری ہوئی ہے - کل تمام بمبئی کی طرف روانہ ہوگی -

بمبئی :- کل ایک ہندو کا ... کا ٹرام گاڑی مین سے اوتر کر جاتا تہا کہ پیر ... گر پڑا اور سخت چوٹ لگی - جمشید جی گوکلداس ہسپتال مین علاج کے لئے بہیجا گیا -

بمبئی :- دوشنبہ کے روز ... چند تالاب مین ۴ ہندو نہا رہے تہے اون مین سے ایک ہندو مسمی وسرام رتن جی ۲۵ سالہ ڈوب گیا - پولیس کو اطلاع کی گئی لیکن لاش ابتک نہین ملی -

بمبئی :- کل خان بہادر ... دستور مجسٹریٹ نے ایک شخص ہارون عمر کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی - جرم یہ کہ اوس نے ایک شخص مسمی حاجی حسین کا زیور نقرئی و طلائی ۱۰ روپیہ قیمت کا چورالیا تہا -

بمبئی :- ایک شخص مہر علی داود نے جو شیخ میمن اسٹریٹ مین رہتا ہے پولیس کو اطلاع دی کہ مین ایک دوا فروش کی دوکان پر گیا - میری جیب مین ۱۲ چوڑیان سونے کی ایک ہزار روپیہ قیمت کی پڑی تہین - جب مین گہر واپس آیا تو چوڑیان جیب مین نہ تہین - مین نے دوا فروش کی دوکان پر بہت کچھ دریافت کیا لیکن کچھ پتہ نہ لگا -

بمبئی :- کل حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی سالگرہ ... اسلئے تمام سرکاری اور دیسی دفتر بند رہے -

مسلم ہیرلڈ

بمبئی چہارشنبہ ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء

میسور کا تازہ بلوہ

۱۰ مئی کو ہمارا نامہ نگار ... سے لکھتا ہے کہ ... تعلقہ ضلع میسور میں ۴ مئی کو مچھلی والوں نے اور رعایا نے سخت فساد برپا کیا۔ اس فساد میں ۱۴ آدمی جان سے مارے گئے اور ۲۵ زخمی ہوئے۔ تعلقہ مجسٹریٹ اور پولیس سب انسپکٹر بھی سخت مجروح ہوا۔ چنانچہ تعلقہ مجسٹریٹ قریب المرگ ہے۔

اس فساد کی بنا یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہاں کی رعایا اور مچھلی والوں میں بہت دنوں سے دشمنی چلی آتی ہے۔ مچھلی والے رعایا کے محلوں میں سے بارات نہیں لیجانے پاتے۔ انکو وہاں جانے کی سرکار سے اجازت نہیں ملتی۔ بدقسمتی سے سب ڈویژنل افسر نے ضلع مجسٹریٹ سے کہکر مچھلی والوں کو اونکے مخالف گروہ کے محلوں میں جانے کی اجازت دلوا دی۔

انکی بارات کے ساتھ پولیس سپرنٹنڈنٹ معہ چالیس سپاہیوں کے حفاظت کے لیے گیا۔

تعلقہ مجسٹریٹ نے اس معاملہ میں دخل دیا تو رعایا نے اوسکو گھوڑے سے نیچے پٹک کر خوب گت بنائی۔ پولیس نے اوسپر فیر کیا جسکی وجہ سے ۱۴ آدمی مر گئے اور ۲۵ زخمی ہوئے۔

مجروحین معہ مجسٹریٹ کے اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ہنوز آٹھ سال کا عرصہ ہوا کہ یہاں انگریزی حکومت کا سکہ بیٹھا ہے۔ اس عرصہ میں یہاں کبھی فساد نہیں ہوا اور نہ پولیس کا کسی نے مقابلہ کیا۔ نہ کبھی گولی چلی۔

جس مقام پر یہ فساد ہوا وہ میسور سے بہت ہی قریب ہے۔ رعایا نے کئی تار دیوان میسور اور ریزیڈنٹ کے پاس اونکی بابت روانہ کیے ہیں۔

ہندوستانی فوج سوڈان کیلیے

ڈسٹرکٹ آفس میں تار آیا کہ ۲۶ ویں بنگال رجمنٹ ۲۲ مئی کے قبل بمبئی میں نہیں داخل ہو سکتی۔ اوسکے بعد ایک تار اور آیا اوسکا بیان ہے کہ ۱۲ مئی کو ۲۶ ویں بنگال رجمنٹ صبح نو بجے دن کے دیولالی میں داخل ہو گئی۔ جو فوجیں کہ دو ریل سے اٹیشن کی ... پر اوتریں گی۔ اور وہاں سے جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے میں سوار ہو کر کوئٹہ میں جائینگی۔

لڑائی پر جانے کے لیے دیسی کلارک کمسریٹ میں بھرتی کیے گئے ہیں جنکے نام درج ذیل ہیں۔

پیستنجی ولشا میتھا۔ بالکرشنا نارائن۔ جہانگیر دوسابھائی الیشو والا۔ اردیشیر پسٹنجی۔ وٹھل پوبا۔ پرانگ گزا۔ کینیت وامن۔ فرام رونر۔ ... ۔

کل کئی ٹرینوں میں سوکھا گھاس اور دیگر سامان گھوڑوں اور خچروں کے لیے بمبئی میں آیا۔

مسٹر آدجی پیر بھائی کو کمسریٹ اسٹور کیپر جنرل نے دیسی فوجوں کے لیے ۱۵ سو جوڑے امیونیشن بوٹ

تیار کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ یہ بوٹ بہت جلد تیار ہونے چاہئیں۔ چنانچہ شنبہ کے روز حکم ملا اور دوشنبہ کے روز شام کے وقت بوٹ تیار ہو گئے اور اوسی وقت جہاز پر بھی روانہ کر دئے گئے

چودہویں بلوچی رجمنٹ اور سوڈانی رجمنٹ کا بلوہ

ممباسہ سے پائینیر اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہاں گذشتہ اتوار کو سوڈانی لشکر اور ۲۴ ویں بلوچستانی رجمنٹ کے سپاہیوں میں فساد ہو گیا۔ ان رجمنٹوں کی بازار میں کسی بات پر تکرار ہو گئی اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ طرفین کے بہت سے آدمی سخت مجروح ہو گئے۔ مجرم فوراً گرفتار کر لئے گئے۔ انکی تحقیقات بذریعہ کمیشن ہو رہی ہے۔ ابھی تک ٹھیک طور پر بنائے فساد نہیں معلوم ہوئی۔ ہندوستانی فوج جیسے افریقہ کو گئی ہوئی ہے وہاں اوسنے بہت نام پیدا کیا۔ اور کبھی کچھ فساد نہیں کیا۔ غالباً یہ تمام سوڈانیوں کا معلوم ہوتا ہے۔

اس سے پندرہ روز پہلے زنجبار کی پورٹر اور ریلوے کے مزدوروں نے فساد برپا کر دیا تھا۔ جس میں کئی پورٹروں کے سر پھوٹ گئے تھے اور بہت سی پورٹر گرفتار کئے گئے تھے۔ اس فساد کی بنا یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک سواحلی کو اس فساد میں گولی لگی اور وہ فوراً مر گیا۔ ریلوے کے ملازموں نے فساد رفع کرنے میں بہت کوشش کی

جدہ کے نائب کانسل انگریزی کے قاتل کی گرفتاری

مکہ معظمہ سے ایک حاجی نے اپنے اعزہ کے پاس ایک خط لکھا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ شریف مکہ کو حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عبد الرزاق نائب انگریزی کے قاتل کو گرفتار کرکے انگریزوں کے حوالے کر دو۔ چنانچہ شریف مکہ نے بدوؤں کے چالیس شیخوں کو بلوا کر فرمان سلطانی سے آگاہ کیا۔ مگر اونہوں نے یہ کہا کہ ایک مسلمان کو دیدہ و دانستہ ہم کافروں کے حوالے نہیں کر سکتے۔ عبد الرزاق کافر تھا۔ شراب پیتا تھا۔ اور اوس نے ہمارے بہتیرے غلاموں کو غافل پاکر چھین لئے۔ اس لئے ہم اوسکے قاتل کو نہیں دے سکتے۔ اور اگر سلطان المعظم ہم سے زبردستی لینا چاہیں گے تو ہم اونسے بھی لڑنے کو مستعد ہیں مگر یہ ممکن نہیں کہ ہم زندہ رہکر عبد الرزاق نام کے مسلمان کے قاتل کو کافروں کے حوالے کر دیں۔

شریف نے اونکو فرمان سلطانی کا مخالف جانکر قید کر لیا۔ اسلئے بدوؤں میں جوش پھیلا ہوا ہے جدہ سے مکہ اور مکہ سے مدینہ تک کی راہ بند ہے اونٹ بالکل نہیں ملتی۔ خدا خیر کرے

تصحیح

ہم نے اپنے اخبار مطبوعہ ۵ مئی میں ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے کے بارے میں لکہا تہا وہ ہمارا ذاتی نہ تہا بلکہ ایک لوکل نامہ نگار کی تحریر تہی جسکا نامہ ہرگز نہ ہم مصلحت اور اوس نامہ کے خلاف سمجہتے ہیں اوسکے اخیر میں جو چند سطرین ہماری طرف سے لکہی گئیں اونکو ہم قبل از وقت خیال کرتے ہیں۔

ہم پہلے یہ دیکہنا چاہتے ہیں کہ ندوہ کے بارے میں عام مسلمانوں کی کیا رائے ہے۔ لہذا اسکے بارے میں جو آزادانہ مضامین ہمارے دفتر میں موصول ہونگے وہ بلا تکلف درج اخبار کئے جائینگے تاکہ ہمکو پورے طور پر ندوہ کے مخالف اور موافق گروہ کا اندازہ معلوم ہو جائے اوسکے بعد ہم بہی اپنی رائے ظاہر کرینگے۔

نواب میر سرفراز علی

کل ڈونگام پولس کورٹ میں ایک شخص روشن جمال امام الدین جو نواب میر سرفراز علی پسر نواب میر ذوالفقار علی کا ملازم ہے مسٹر ہملٹن مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔ جرم یہ کہ اس نے اپنے آقا کے بنگلے واقع نسبت لین سے دو سونے کی انگوٹہیان دو سو روپیہ قیمت کی چورالی ہین۔ جمعہ کی شام کو نواب صاحب نے انگوٹہیان اوتار کر پیسہ رکہنے کی پیٹی میں رکہدین اور قفل لگا کر کنجی الماری مین رکہدی جو اکثر کہلی ہی رہتی ہے۔

دوسرے روز نو کے ۸ بجے جب نواب صاحب پیٹی میں سے انگوٹہیان نکالنے لگے تو اونکا پتہ بہی نہ تہا۔ اونہوں نے نوکر سے دریافت کیا۔ اوس نے صاف انکار کر دیا۔ اوسکے بعد پولیس طلب کی گئی اور اوس سے یہ واقعہ بیان کیا تو اوس نے فوراً اپنی کارروائی شروع کر دی۔ تحقیقات کرتے وقت انسپکٹر کا نواب صاحب اور ملازم پر شبہ ہوا چنانچہ اوسکی جامہ تلاشی لی گئی تو انگوٹہیان اوسکے پاس سے نکلین مجسٹریٹ صاحب نے مجرم کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی

ٹہمکر محلہ کی چوری

کل خان بہادر ہوشنگ دستور مجسٹریٹ کے اجلاس مین ایک شخص عمر یا سین پیش کیا گیا جرم یہ کہ مجرم ایک شخص حاجی سیٹھ محمد ناگواسے کے مکان مین نا ہموار دیکہا کرتا تہا۔ ۲۵- اپریل کو وہ اوسکے گہر سے ۱۷ روپئے کا نقری و طلائی زیور ایک بچہ بہاگ گیا تہا۔ مجسٹریٹ صاحب نے مجرم کو ۲ ماہ قید سخت کی سزا دی۔

ریاست بہوپال

منشی منتیاز علی صاحب کاکوروی وزیر ریاست بہوپال کے ساتہہ اب رعایائے بہوپال کی مخالفت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور دن بہ دن بڑہتی ہی جاتی ہے پہلے کئی پمفلٹ بہنیار الحق کے نام سے شائع ہوئے

جو کسی طرح بھی قابل اطمینان نہ تھے

مگر اب معلوم ہوا کہ ایک درخواست منجانب رعایائے بھوپال حضور وائسرائے کی خدمت مین پیش کی گئی اور وہ درخواست بغرض جواب حضور ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کی خدمت مین پیش کی گئی ہے ۔ اسکے بعد ایک بیرسٹر ناگپور کے ذریعہ سے ایک اور یادداشت حضور وائسرائے ہند بہیجی گئی ہے اور ان لوگون نے جو اپنے آپ کو رعایا ریاست کا بیان کرتے ہین عملداری انگریزی مین آکر پناہ چاہی ہے ۔ ان یادداشتون مین کہا جاتا ہے کہ بہت سے الزام وزیر بھوپال پر عاید کئے گئے ہین ۔ ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ کہان تک صحیح اور قابل اعتبار ہین لیکن اسمین شک نہین کہ اگر اسکا آٹھوان حصہ بھی صحیح ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ واقعی ریاست بھوپال سخت بدانتظامی کی حالت مین ہے ۔ اونمین اور الزامات کے علاوہ ایک یہ بھی الزام ہے کہ سب سے اعلے عہدون پر وزیر صاحب کے رشتہ دار یا دوست مقرر ہین اور چھوٹے عہدے بھی اونہین کے آدمیون سے پُر ہین ۔ ممکن ہے کہ یہ بات کسی قدر صحیح ہو لیکن اور الزامات کی بابت ابھی کوئی رائے قایم نہین کی جاسکتی ہے ۔ گورنمنٹ کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ وہ اسکی کافی تحقیقات کرے اور وزیر صاحب پر یہ فرض ہے کہ وہ بہت خوشی کے ساتھ اس تحقیقات کو ہونے دین بلکہ خود کوشش کرین تاکہ صاف طور پر تحقیقات ہوجائے اور وزیر صاحب سے الزامون کی صفائی ہوجاوے

تخت نشینی ایران

مظفر الدین ولیعہد سلطنت اور شاہ ناصر الدین کے دوسرے بیٹے طہران مین شاہ ایران تسلیم کئے گئے اور تبریز مین باعداد ممالک تخت پر بٹھا دئے گئے ۔ ان کی نسبت جو اختلاف رائے مورخین اور مصنفین کا ہے اس کا فیصلہ واقعات سے بخوبی ہوسکتا ہے لیکن یہ خوشی کی بات ہے کہ اب تک کوئی بے امنی یا ہنگامہ کسی طرح کا نہین ہوا یہانتک کہ جدید شاہ بھی تخت نشین ہوگئے ۔ اگرچہ آئندہ ظل السلطان ان کے بڑے بھائی سے جو پیشتر ولیعہد تھے اور آئندہ معزول کردئے گئے البتہ اندیشہ ہے بشرطیکہ ابھی تک انکو دل مین وہی خیالات باقی ہون جواب سے دس برس پہلے تھے اور جنہون نے انکے باپ شاہ ناصر الدین مرحوم کو ڈرا دیا تھا ۔ ظل السلطان کے علاوہ فرقہ بابیون کی بھی ہنگامہ کا خوف ہے ۔

ایران مین اس کا رسوخ شاہ ناصر الدین کے زمانہ مین بھی روس انگلستان کی آئے دن کی پولیٹیکل چالون سے اچھا خاصہ رہا ہے ۔ اور اب چونکہ بھائیون مین نااتفاقی ۔ ہنگامہ کا اندیشہ ۔ اور شاہ مظفر الدین روسیون کے بڑے دم بھرنے والے کہلاتے ہین لہذا ظاہر ہے کہ آجکل روس کا زور ایران مین اور زیادہ بڑھ جائیگا ۔

لیکن اگر مظفر الدین بقول مسٹر جارج کرزن کے لایق ثابت قدم اور مستقل مزاج شخص ہین تو اسکے ہاتھ مین وہ موم کی ناک بنکر نہ رہینگے کہ جدھر چاہا پھیر لیا ۔

مقدمہ ۲ ہولیا

مین (غلام محمد روشن) بیان کرتا ہون کہ دو سپاہیون کو پہچانتا ہون - یہ دونون سپاہی مسجد کے اندر گولیان مارتے تہے اور جو سپاہی کہ مسجد کے دروازے پر کہڑے تہے اور جو مسجد کی ٹوٹی ہوئی دیوار کی طرف میدان مین کہڑے تہے وہ بہی مسجد ہی کی طرف گولیان چلا رہے تہے - غرض مین اون سپاہیون کو اچہی طرح پہچانتا ہون - جن سپاہیون کے نام جانتا ہون وہ یہ ہین -

گوپی کرشن - کہاترا - جاپلیا - ماتا جی ہری -

وہ دو سپاہی جو مسجد کے احاطہ مین کہڑے تہے مسجد کے اندر اچہی طرح سے فیر کر سکتے تہے کیونکہ کوئی چیز اونکی گولیون کو روکنے والی نہ تہی چنانچہ اونہون نے چند فیر کئے ہین - اور جو سپاہی کہ مسجد سے باہر کہڑے تہے وہ مسجد کے اندر منبر کی طرف اور مسجد کے چارون طرف گولیان چلا رہے تہے - اور وہ سپاہی جو ٹوٹی ہوئی دیوار کی طرف کہڑے تہے وہ بہی مسجد کی جانب اور مسافرخانہ کی طرف فیر کر رہے تہے -

مین جہان کہڑا تہا اوس سے تہوڑے ہی فاصلہ پر میرا بہائی بہی کہڑا تہا کہ دفعتہً اوسکے چلانے کی آواز آئی مین نے جو مڑکر دیکہا تو معلوم ہوا کہ اوسکے منہ میں گولی لگی تہی - جس سے سامنے کے چار دانت گر پڑے اور اون مین سے بے تحاشا خون جاری تہا - اوسکی عمر بارہ برس کی تہی - اوسی وقت مین نے ایک شخص مسمی عبداللہ نمبر کو دیکہا کہ اوسکے شانے پر گولی لگی اور وہ زمین پر گر پڑا - اوسکے زخم سے خون جاری تہا - پہر مین نے ایک شخص محمد حسین ولد قدیر کو دیکہا کہ اوسکی ٹانگ مین گولی لگی اور وہ بہی زمین پر گر پڑا - پہر مین نے ایک اور مسلمان کو دیکہا جسکا نام مین نہین جانتا - کہ اوسکی چہاتی مین گولی لگی اور اوسکے سینہ سے زخم بہنے لگا -

اور ایک شخص میرے شانے پر ہاتہ رکہے ہوئے کہڑا تہا وہ چاہتا تہا کہ بہاگ جائے مگر اوس سے تو چلا بہی نہ جاتا تہا کیونکہ اوسکے زخم کاری لگا تہا - اور چارون طرف اوسکے ظالم پولیس سپاہی سنگینین لئے کہڑے تہے - مین نے مسجد کی دیوار کی طرف دیکہا تو اوسمین پولیس کی گولیون کے ۲۰ - ۲۱ نشان پائے گئے - مسجد کے ستونون مین بہی گولیون کے کئی نشان تہے - مین یہ نہین کہہ سکتا کہ مسافرخانہ مین کتنی گولیان چلائی گئین - کیونکہ میونسپلٹی نے اوسکی دیوارون کو فوراً درست کر دیا تہا - گولیان ۵ - ۶ منٹ تک برابر چلتی رہین - جب گولیون کے فیر بند ہو گئے تو مین اپنے بہائیون عبدالرحمان اور عبدالکریم کو دیکہنے گیا - اوس وقت مین نے دیکہا کہ تمام مسجد مجروحین اور مقتولین سے بہری پڑی ہے - ایک کے اوپر ایک پڑا تہا - بہت بڑی کوشش کے بعد مجہے اپنے بہائی عبدالکریم کا پتہ لگا - کیونکہ اوسکی چلانے کی آواز آئی - دیکہنے سے معلوم ہوا کہ اوسکے دو گولیان لگی ہین - اوسکے زخمون سے خون بہت کثرت سے جاری تہا - پہر مین اپنے دوسرے بہائی

عبداللہ خان کی تلاش میں چلا۔ میں نے اوسکو مسجد کے صحن اور حجرہ وغیرہ میں دیکھا لیکن کہیں پتہ نہ لگا۔

جب میں نے آگے بڑھکر دیکھا تو اوسکی لاش مسافر خانہ کے نزدیک پڑی پائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ گولیوں کی بوچھار کے خوف سے مسجد میں سے مسافر خانہ میں بھاگ کر جانا چاہتا تھا کہ کسی بے رحم نے اوسکا کام تمام کر دیا۔ اوسکے پیٹ میں گولی لگی تھی اور ایک [illegible] زخم تھے۔ [illegible] اور اس کی لاش [illegible] اور [illegible] تھیں۔ اور مسجد کے صحن وغیرہ میں تو کئی شہید [illegible] پڑا ہوا تھا۔

میں اپنے بھائی کی نسبت تو یقینی خیال سے کہہ سکتا ہوں کہ اوسکو پانڈیا نے مارا یا گردر نے۔ ان دونوں میں سے ایک ضرور اوسکا قاتل ہے۔

باقی کی نسبت میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کس سپاہی نے کس شخص کو مارا۔ اور مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ مسجد میں مسلمانوں پر گولیاں چلانے سے سپاہیوں کا مطلب کیا تھا۔ اور کلکٹر صاحب بہادر کو کیا سوجھی تھی جو مسلمانوں پر آدھا درجن فیر کرنے کا حکم دیدیا۔

بہ ظاہر تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کلکٹر کا اور مسلمانوں کا کچھ بیر بھی نہ تھا۔ پھر کیا وجہ ہوئی کہ کلکٹر نے بیسیوں بے گناہ مسلمانوں کا خون کرا دیا۔ اور تماشا تو یہ ہے کہ اوس دن پولیس سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر بھی گھر میں ہی دوربین لگائے بیٹھے رہے۔ حالانکہ ہیڈ کانسٹبل نے اطلاع بھی دی مگر کون سنتا تھا۔ ابھی مقدمہ [illegible]

دریائے نیل کی مہم

[illegible] مقام سے جنوب کی طرف اتبک کسی سویلین کو مہم کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں ملی۔ مگر جب سردار [illegible] تک کا رستہ دیکھکر رپورٹ کرینگے کہ رستہ صاف ہے تو فوج روانہ ہوگی۔ اور [illegible] وغیرہ بھی اوسی وقت بھیجا جائیگا۔

انگریزی توپین [illegible] کے ماتحت کیمپ [illegible] میں آ گئی ہیں۔ اس مقام پر اگبوٹ بڑی سرعت کے ساتھ آتے جاتے ہیں۔ ان اگبوٹوں میں کروسکو مقام سے اونٹ آ رہے ہیں۔

اگبوٹوں کے کپتان اور پائلٹ شکایت کرتے ہیں کہ بیشتر [illegible] نہیں بھیجی جاتیں۔

گوکہ عام طور سے فوجی حالت بہت درست ہے لیکن رنیلی آندھیوں کی بہت شکایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ دن بھر میں ہمیں ضرور ایک دوبار ریت نگلنا پڑتا ہے۔ جس سے بیماری کا بہت بڑا اندیشہ ہے۔

حاجی سجن لال سکندرآبادی

۱۱ مئی کو مدراس میں مسٹر [illegible] بی سجن لال ایک بڑے مشہور و معروف سکندرآباد کے تاجر کے دو صاحبزادوں عبداللہ اور یوسف کی شادیاں بڑی دھوم دھام سے ہوئیں۔ برات شنبہ کی رات کو مدراس سے اسپیشل ٹرین میں سوار ہوکر سکندرآباد کو گئی۔ اوسکے لینے کے لئے اسٹیشن پر بہت سے معزز لوگ آئے تھے۔

اسٹیشن بہت عمدہ طور پر آراستہ کیا گیا تھا۔
اسٹیشن سے دولہا دلہن کے ہمراہیون کو مسٹر حاجی سعید ال ان کے سنتا بارغ بنگلے واقع میرین سٹریٹ مین لے گئے۔ برات کے ہمراہ ۴ بینڈ باجے تھے علاوہ کھوجی سوا سو کے وہان پہنچے ہوئے تھے شام کے وقت مسٹر حاجی ایشو آدم کے بنگلے مین ایک بہت بڑی پارٹی ہوئی۔ بنگلہ مین بہت عمدہ روشنی کی گئی تھی۔

جرمن جنوبی مغربی افریقہ کی لڑائی

برلن مین خبر آئی ہے کہ ۵ مئی کو گو باغیر مین وسیوپوٹ نے کپتان اسٹارفر کے ساتھ ۵۰ سوارون پر حملہ کیا۔ باغیون کے پاس نئی طرز کے ہتھیار تھے۔ کپتان اسٹارفر نے اونکو شکست فاش دی۔ باغیون کے ۴۶ آدمی مارے اور کپتان اسٹارفر کے ۸ آدمی مارے گئے اور دو زخمی ہوئے۔

بمبئی

مسٹر جاوس رابرٹ کو کسی ایک کلارک نیشنل بنک انڈیا نے کل مسٹر ویب مجسٹریٹ کے پاس جا کر ۴ مارواڑیون پر سمن جاری کرایا جنکے نام یہ ہین۔ بھیکا میگا۔ گنفا نیما۔ جیٹھا کیما۔ نرنا مالا
۴۶۵
ان مارواڑیون پر تعزیرات ہند دفعات ۴۶۸ و ۴۷۱ کے مطابق جعلی دستاویز بنانے کا جرم عائد کیا گیا ہے۔
مجسٹریٹ صاحب نے اونکے نام سمن جاری کرنے کا حکم دیدیا۔ مقدمہ ۲ جون کو پیش ہوگا۔

ایک اسکول کے لڑکے کا دوسرے لڑکے پر قاتلانہ حملہ

کانسٹبل پانڈو نے نظام الدین ۱۲ سالہ لڑکے کو گرفتار کیا جسنے حسین یوسف جی اپنے ہم مکتب کو چھوری ماری مقدمہ کی بنا یہ ہے کہ مدعی کرافرڈ مارکیٹ کی طرف رات کو ۸ بجے جا رہا تھا۔ اتفاقاً وہ ٹھوکر کھا کے مجرم کے اوپر گر پڑا۔ مجرم نے اوسے خوب گھونسے مارے اور گالیاں دین۔ جب حسین یوسف جی تھوڑی دور آگے گیا تو مجرم اوسکے پیچھے دوڑا اور چاقو نکال کر اوسکے پیٹ مین مارا لیکن اوسنے مجرم کا ہاتھ پکڑ لیا اور چاقو چھیننے کی کوشش کی لیکن اس چھینا جھپٹی مین مدعی کا پنجہ کٹ گیا۔ مجرم نے چاقو چھڑا کر اوسکی پیٹھ پر مارا۔ خون بہنے لگا تو اوسنے پولیس کو آواز دی اوسیوقت پولیس آئی اور مدعی ہسپتال مین گئی۔
کل مجرم مسٹر ویب مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ صاحب نے مجرم کو ۴ برس تک ریفامٹری اسکول مین رہنے کا حکم دیا۔ یہ لڑکا اپنے محلہ والونکو بھی ہمیشہ ستایا کرتا تھا۔

مطبع محمودی ٹانک اسٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر حجرہ محلہ مکان نمبر ۲ بمبئی سے شائع ہوا

مضامین خبروںکا چمن مہم سوڈان مولوی یوسف ایڈن کا مقدمہ امیر صاحب اور آرمینیا انتقال پر ملال	# مسلم ہیرلڈ	مضامین پیشین گوئی شہنشاہ روس واقعہ کابل ایک جدید دوربین عید کی تعطیل

جلد ۱۸ | یکشنبہ ۹ ذیحجت الحرام سنہ ۱۳۱۴ھ | نمبر ۱۲۳

خبرون کا چمن

ولایت سے تار آیا کہ سر نواب عبدالحق دلیر جنگ بہادر کے سی
وائسن ہوٹل بمبئی ۱۲ مئی کو صبح کے وقت سنرسٹ کو تشریف لائے
شملہ ۱۲ مئی۔ گذشتہ شب کو ہز اکسلنسی کا دربار بڑی رونق
اور دھوم دھام کے ساتھ منعقد ہوا۔

سکندرآباد۔ ۱۲ مئی۔ شام کو یہان سخت آندھی آئی
شہر مین بلیسیون مکانات گر پڑے۔

مسٹر ایچ کنیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس احمد نگر نے
۱۷ جون سے ۲ ماہ کی رخصت لی۔

بمبئی۔ کل مسٹر ویب مجسٹریٹ نے ایک پٹھان کو ۳ ماہ
قید سخت کی سزا دی جرم یہ ہے کہ مصر کی مہم پر جانیوالی
فوج مین کسی سپاہی کا ناچور لیا ہے۔

کل ولایت کی ڈاک بمبئی سے گئی۔

سویز۔ ۱۹ مئی۔ پی۔ این۔ او کمپنی کا سوماترا نام کا
آگبوٹ کل کولمبو سے یہان آیا۔

عدن۔ ۱۹ مئی۔ پی۔ آئے۔ پسن ین کمپنی کا دلراہا
نامی آگبوٹ آج شام کو عدن سے روانہ ہوگیا۔

۱۲ مئی کو دن کے ۱۱ بجے چھوٹے قبرستان مین ایک بچہ
پڑا ہوا پولیس کو ملا۔ بظاہر یہ اسقاط حمل کا معلوم ہوتا
ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

بمبئی۔ چہار شنبہ کو شام کو کماٹی پورہ مین ایک شخص
جانو حسین کے گھر مین آگ لگ گئی تھی۔ لیکن بہت جلدی
بجھا دی گئی۔ نقصان بہت کم ہوا۔

بمبئی۔ گرینڈ روڈ اسٹریٹ مین ایک ۷ سالہ ہندو کی لڑکی
راستہ پر کھیلتی تھی بیل گاڑی کے نیچے آکر کچل گئی۔

اخبار ٹائمس تسلیم کرتا ہے کہ ایران کی شمالی سرحد پر روسیون
کا اثر ہے۔ مگر اوسکا بیان ہے کہ جنوبی ایران مین بہت
سے برٹش تعلقات موجود ہین جہان برٹش اثر مقدم
ہونا چاہیے۔ مگر کیا کیا جائے۔

اخبار مذکور اس ضرورت پر زور دیتا ہے کہ ریلون اور سڑکون
کے ذریعہ سے بلوچستان مین تجارت اور فوجون کی آمد
ورفت کا دروازہ اوسی طرح کھولا جائے جسطرح وسط ایشیا
مین روسیون نے عمل کیا ہے۔

چین مین کے روسی دباؤ مین آنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ اوس نے
چیفو کے ساحل پر روس کو زمین دی ہے۔ چونکہ اس
زمین سے جو دیگئی ہے برٹش رعایا کا بھی تعلق ہے۔
لہذا برٹش گورنمنٹ اوسکی تحقیقات کی تجویز کر رہی ہے۔

ایک امدادی شاہی توپخانہ کو حسین کوہی توپخانہ بھی شامل
ہے کیپ جانے کا حکم ہے۔

نواب امیر کبیر خورشید جاہ بہادر مع نواب ظفر جنگ
بہادر اپنی جاگیر سرساپور کو تشریف لیگئے
اسکندریہ مین ہیضہ کی زیادتی

مسلم ہیرلڈ

بمبئی شنبہ ۲۳ مئی ۱۸۹۶

مہم سوڈان

ایک ساعت کا عرصہ ہوا کہ پرنیس ڈاک کا شمالی
حصہ ہندوستانی فوج مصر کو روانہ کرنے کے
لئے فوجی حکام کے سپرد کیا گیا ہے۔ ۲۱ مئی
کو پرنیس ڈاک سے جو فوجیں جہاز پر سوار
ہونے والی تھیں اونکے لئے یہاں کے حکام
بہت سویرے سے انتظام کر رہے تھے جسکے دیکھنے
کے لئے ہزاروں اہل بمبئی گئے اور اونکے حسن
انتظام کو ایسی قلیل فرصت مین دیکھکر متعجب
ہوئے۔ یکم بمبئی لانسر جیسے برہما سے لڑائی
فتح کرکے آئی ہے کسی لڑائی کے لئے نہین گئی۔
بیان کیا جاتا ہے کہ برہما مین اس رسالے نے
بڑے بڑے بہادری کے کام کئے ہین۔

جب یہ رجمنٹ نیمچ سے آٹھ اسپیشل ٹرینون مین
سوار ہوکر رتلام کو جانے لگی اوسوقت نیمچ کے
اسٹیشن پہ ان فوجی سپاہیون کے تمام دوست
انکو وداع کرنے کے لئے آئے۔ جب یہ رجمنٹ
رتلام مین آئی تو وہان سے بڑودہ ریلوے
مین سوار ہوئی اور وہان سے چار ٹرینون
مین سوار ہوکر آنند کے راستہ سے بمبئی آئی۔ ان
اسپیشل گاڑیون مین گھوڑے تھے اور ایک
مین ٹٹو اور دوسری مین افسر اور سپاہی۔

ان چار اسپیشل گاڑیون مین سے ایک گاڑی
صبح کے چار بجے ۱۰ منٹ پر پرنیس ڈاک مین
آئی۔ اس گاڑی کو راستہ مین کسی وجہ سے
تھوڑی دیر بھی ہوگئی۔

یہ گاڑی بالکل گھوڑون کے قریب لائی گئی
اور ہوا پانچ بجے گاڑی مین سے فوج اوترنا
شروع ہوگئی۔ اس گاڑی مین تیسرے درجہ
کی ۴ گاڑیان بہت بڑی بڑی تھین ہر ایک
مین ۴۲ آدمی تھے۔ ایک گاڑی جسکا
نصف حصہ پہلا اور نصف حصہ دوسرے درجہ
کی گاڑی کا تہا۔ ایک گاڑی دوسرے درجہ
کی تھی ۳ بریک کی گاڑیان دو اسباب کے ڈبے
اور ایک بارود کا ڈبہ تہا۔

جب یہ گاڑی خالی کی گئی تو اوسکے بعد دوسری
اسپیشل گاڑی آئی اسمین ۳۵ ڈبے تھے
ان تمام ڈبون مین گھوڑے اور ٹٹو بہرے
ہوئے تھے۔ یہ گاڑی صبح کے ۵ بجے ۵۰ منٹ
پر پرنیس ڈاک مین آئی اور تمام گھوڑے او

گہوڑا لعد دو دو ہو گیا تو تب سوار بہی جو اولڈ انگلینڈ کے گہوڑون کو اوتارتے ہی آگبوٹون مین سوار کرانا شروع کر دیا۔

تیسری اسپیشل گاڑی سوا ۸ بجے آئی اس مین ۲۵ ڈبے گہوڑون کے ۳ ڈبے ٹٹوون کے ۳ ڈبے اسباب کے اور ایک بریک گاڑی تہی ساڑہے نو بجے یہ گاڑی خالی کر دی گئی۔

پونے دس بجے چوتھی اسپیشل ٹرین آئی اس مین ۲۷ ڈبے تہے جنمین ٹٹو اور خچر سوار تہے علاوہ انکے ۲ تیسرے درجہ کی گاڑیان اور ۳ ڈبے دیگر اسباب کے تہے۔

دوم بمبئی لانسر کے ۴۰ آدمی معہ ۳۰ ٹٹوون کے پونہ سے آئے یہ لوگ اون بمبئی لانسر لوگون کی جگہہ کام کرین گے جو فرلو رخصت پر گئے ہوے ہین رسالدار سعد اللہ خان دیسی ایڈیکانگ گورنر بمبئی جو اپنی رجمنٹ مین پیچہا کو واپس گئے وہ رجمنٹ کے روانہ ہونے سے ایک روز پہلے کیمپ مین داخل ہوے لہذا اونکو بہی مصر کی مہم پر جانے کا فوراً حکم ملا۔ اس رجمنٹ کے ہمراہ ۸۰ اونٹ لیجانے کا حکم ملا ہے جنمین سے یہان آگئے ہوئے ہین۔ بمبئی لانسر ایک اسکوائڈرن جو سکہہ اسکوائڈرن کے نام سے مشہور ہے اس مین ولایتی گہوڑے ہین اور دوسری اسکوائڈرون مین عربی اور دیسی نسل کے گہوڑے ہین۔ جب یہ گہوڑے ٹورانی آگبوٹ مین سوار کرانے لگے تو ایک گہوڑے نے شرارت کی اور لیبا کر اولڈ ڈیک کے اوپر جو لوگ تہے وہ تہبرا کر بہاگنے لگے۔ جو گہوڑے کہ آگبوٹون مین بہر جانے تہے اونمین سے کل دو گہوڑے زخمی ہوئے۔

پانچوین اسپیشل ٹرین جس مین ۲۶ وین پنجاب رجمنٹ سوار تہی ۱۱ بجے ۹ منٹ پر ڈاک مین آئی اوس گاڑی کا تمام اسباب ایک گہنٹہ مین خالی کر دیا گیا۔ اس مین ایک گاڑی اول درجہ کی تہی جسمین گورے افسر بیٹہے ہوئے تہے اور ایک دوسرے درجہ کی تہی جسمین دیسی افسر سوار تہے ۱۱ تیسرے درجہ کی تہین جنمین فی گاڑی ۴۶ آدمی سوار تہے۔ ایک ڈبہ گہوڑونکا اور تلوار کے تہے اور دو بریک گاڑیان

فوجی جوان گاڑی مین سے اوتر کر بڑی خوشی اور فخر کے ساتہ وارن ہسٹنگ آگبوٹ مین سوار ہو گئے۔ (وہ وقت بہی دیکہنے کے قابل تہا)

چہٹی اسپیشل گاڑی شام کے ۴ بجے ۴۰ منٹ پر ڈاک مین داخل ہوئی اسمین ۲۶ وین پنجاب رجمنٹ کے باقیماندہ لوگ تہے اس گاڑی مین ایک پہلا درجہ اور ایک دوسرے درجہ اور ۱۱ تیسرے درجہ کی گاڑیان اور دو بریک اور ۱۱ اسباب کے ڈبے

جنہین نمبر اور نمبروان کے گہوڑے تہے۔

پرنسیپال ہی بڑی خوشی کے ساتہ آلبوٹ پر سوار ہوئے نوابلی کے بہتر، دوسو ۶۵ گہوڑے آٹھ سو چہ ۱۴۰ افسرون کے گہوڑے اور ۱۹ اونٹ ۱۰۰ بکرے ساڑھے دس بجے سوار کرائے گئے۔

دلہارا آلبوٹ میں ایکسو ۱۱ بکرے اور دوسو ۹ گہوڑے ۱۲ بجے چڑھائے گئے۔

چیسلا آلبوٹ مین ساڑھے ۱۱ بجے ۶۰ گہوڑے ۴۷ ٹٹو ۲ ۷ خچر ۲۴۴ بہتیرین چڑھائی گئیں۔

اس مقام پر بہت سے فوٹوگرافر نقشہ اوتارنے کے لئے آئے ہوئے تہے۔

یہ ہندوستانی فوج سواکین کو گئی ہوئی ہے اوسکے ہمراہ ۵۰۰ سقے ہین جو لڑائی کے وقت فوجیون کو پانی پلاتے رہین گے۔

انتقال پر ملال

انجمن وعظ اسلام بمبئی کے سکرٹری اور مدرسہ شیخ الاسلام کے مہتمم جناب محمد سعید صاحب عربی نے بیلا پور مین جو پنویل کے قریب واقع ہے۔ کئی روز بیمار رہکر رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون خدا انہین غریق رحمت کرے اور انکے متعلقین کو صبر عطا فرماوے۔

عربی صاحب مرحوم آدمی پر جوش اور ہمدرد اسلام تہے اور نہایت متواضع و خوش خلق انکے کارنامے قابل یادگار ہین۔ انکے مدرسے کی کیفیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کے بچون کو متعلق باخلاق محمدیہ اور متصف باوصاف حمیدہ بنانے اور دینی و دنیاوی علوم سکہانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ بمبئی کے اکثر غربا اور یتیم لاوارث بچون کی نگرانی کرتے رہے۔ اور اونکی نیک تربیت و تعلیم کی پوری داد دی۔

خدا کرے کہ یہ مدرسہ کسی ایسے ہی اسلامی ہمدرد اور سچے مسلمانون کے بہی خواہ کے ہاتہ جائے۔ اور اسے دن دونی رات چوگنی ترقی نصیب ہو۔ عربی صاحب نے ایک لڑکا دو سالہ چہوڑا ہے خدا اسی نیک نصیب و عمر دراز کرے۔

ہماری رائے ہے کہ جبکہ سکرٹری صاحب مرحوم کے بہائی اسکا معقول انتظام نہ کر سکین۔ بورڈ آف اسکول کمیٹی اسے اپنے ذمہ لے لے تو اچہا ہے۔ انجمن اسلام بمبئی والے بہی دانت جمائے ہوئے بیٹھے ہین مگر وہ اسکے اہل نہین ہین۔

پیشین گوئی شہنشاہ روس

چیرو کی پیشین گوئی ہے متعلق مندرجہ بالا خبر کے ساتہ ایک اور پیشین گوئی بیان کی گئی ہے یہ پال مال گزٹ میں ایسے سنجیدہ رسالے میں شائع کی گئی ہے کہ جسکے لکہنے والے مغربی دنیا کے مستند منتخب علمائے غیب ہین۔ اسمین صاف

طور پر لکھا گیا ہے کہ موجودہ زار روس جن کی تاجپوشی کی عالی شان رسم ماسکو میں منائی جا رہی ہے کہ جسکی دعوت پر جاپان سے لیکر امریکہ تک کی سلطنتوں کے قائم مقام آئے ہیں۔ یہ زار روس شکلستانی ۴۴ برس کی عمر میں فوت ہو جاوینگے۔ چالیسواں برس پورا نہیں کرینگے۔ فی الحال زار روس کی عمر ۳۸ برس کی ہے۔ وہ ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوئے تھے۔

یہ نہیں بتلایا کہ اپنی آئی سے مرینگے یا قتل کئے جاوینگے چالیس برس میں اب تقریبا ۲ ہی سال باقی ہیں۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ انکے بعد روس اور جرمنی کے درمیان سخت لڑائی ہوگی۔ یہ حساب علم ستارہ سے معلوم کیا گیا ہے۔ شہنشاہ جرمنی اور زار روس کے ستارے باہم مقابلہ کرینگے۔

وقائع کابل

اخبار بلوچستان گزٹ کے نامہ نگار کو کابل کے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ امیر صاحب نے اپنے ایجنٹ پشاور کو جسکا نام صاحبزادہ محمد انس خان ہے کابل میں طلب فرمایا ہے۔ اسکے ساتھ بعض امور کا فیصلہ کرنا ہے۔ اور اسکے ساتھ سید سرور پسر محمود پادشاہ کونار کو بھی طلب فرمایا ہے۔ سید محمود فی الحال حسن ابدال میں رہتا ہے۔ اور برٹش گورنمنٹ سے بطور گذارہ کے دو ہزار روپے ماہوار کی پنشن پاتا ہے۔ یہ امیر کابل کا سخت دشمن ہے لیکن اسکا بیٹا سید سرور کسی بات پر اپنے والد سے لڑکر علیحدہ ہو گیا تھا اور اسنے امیر صاحب کابل کی خدمت میں ایک عرضی بھیجی تھی اور اوسمیں نوکری کی التجا کی تھی اور عرضی میں صاف طور سے وعدہ کیا تھا کہ اپنے والد سے کبھی نہیں ملونگا اور نہ اسکے ساتھ کسی قسم کی خط کتابت کرونگا امیر صاحب نے اس شرط کو منظور فرمالیا۔ اور سید سرور کا دو ہزار روپیہ سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ اور اسکو پشاور میں بود و باش اختیار کرنے کی اجازت دی۔

تھوڑے عرصہ کا ذکر ہے کسی نے گمنام طریق پر امیر صاحب کو لکھا تھا کہ باپ بیٹوں میں مخالفت محض بناوٹی اور دہوکہ کی تھی۔ سید سرور اور سید محمود باہم ملتے جلتے اور برابر خط کتابت رکھتے ہیں اسلئے سید سرور کا وظیفہ بند کر دینا چاہئے تاوقتیکہ وہ خود دربار میں حاضر ہوکر نیک نیتی کا یقین دلا دے۔ چنانچہ اسی واسطے امیر صاحب نے اسکو کابل میں طلب فرمایا ہے۔

امیر کابل کی افواج نے سرحد باجور کے مقام میتی پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں کے سردار غیرت خان کو قید کر لیا ہے اور اوسکو سنگین پہرہ میں امیر صاحب کے کمانڈر انچیف کی خدمت میں بھیجدیا ہے کہ جیسا مناسب سمجھیں اسکے ساتھ سلوک کریں

مولوی یوسف الدین رامپوری کا مقدمہ

۲۰ مئی کو حیدرآباد سے ہمارا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر جمشیدجی درجہ اول ضلع مجسٹریٹ نے رزیڈنسی بازار کی عدالت میں آج یوسف الدین کے مقدمہ کی بابت چند لوگوں کے اظہارات لئے۔ گورنمنٹ کی جانب سے ایڈوکیٹ جنرل مسٹر اینڈرسن مسٹر جمشیدجی [illegible] کے حالات سے واقف ہیں حاضر ہوئے تھے۔ اور مجرم کی جانب سے مسٹر اگرتی پلیڈر مقدمہ کی پیروی کرتے تھے۔

مولوی یوسف الدین بھی عدالت میں حاضر ہو کر اپنے گواہوں کے اظہارات سن رہے تھے۔ مسٹر اے۔ جے ڈنلاپ سینیر ممبر بورڈ آف ریونیو سب سے پہلے بلائے گئے انہوں نے بیان کیا کہ مجرم نے ۱۵ اپریل ۱۸۹۵ء سے ساڑھے ۳ ماہ کی رخصت لی تھی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یوسف الدین انگریزی بول سکتے ہیں گو کہ انہوں نے ایک زمانہ میں ریونیو کانفرنس میں کچھ عرصہ تک کام بھی کیا کیونکہ یہ بورڈ کے سکرٹری تھے۔

اس عرصہ میں بھی جو انکی خط کتابت ہوئی وہ اردو میں ہوئی اور اگر کبھی انگریزی میں خط آیا بھی تو وہ دوسرے آدمی کا لکھا ہوا ہوتا تھا۔

[illegible] ریونیو نفس کا کل کام [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] جو چند لیاقت ریذیڈنٹ [illegible] ہوتی ہے وہ انگریزی زبان میں ہوتی ہے۔ مجرم نے مجھ سے کبھی انگریزی میں بات چیت نہیں کی۔

مسٹر کینٹ مجسٹریٹ [illegible] کا سوال پیش کیا گیا تو کہا مجرم انگریزی میں بات چیت کر سکتا ہے۔ [illegible] کسی کی لفظ [illegible] سمجھ سکتا ہے۔

گواہ نے بیان کیا کہ میں نے مجرم کو کسی وقت انگریزی زبان میں باتیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ اسے کبھی پڑھتے دیکھا۔ جب سے یہ مقدمہ مجرم پر قائم ہوا ہے اس وقت سے میں سنتا ہوں کہ وہ تار [illegible] پر اپنے دستخط انگریزی میں کرتے [illegible]

گواہ جرح کے سوال میں بیان کرتا ہے کہ یوسف الدین نظام گورنمنٹ میں سب سے پہلے ۱۸۶۷ء [illegible] نوکر ہوا تھا۔

پہلے کی نسبت اب لوگ ترقی کے لئے انگریزی سیکھنے کی طرف زیادہ متوجہ ہو گئے ہیں۔

مجرم کی آفس کا دفتر اردو زبان میں تھا اسلئے یہ نہیں ثابت ہو سکتا کہ مجرم انگریزی سے ناواقف ہے۔ میں یقینی طور سے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجرم انگریزی نہیں جانتا مگر ہاں غالب گمان میرا یہی ہے کہ یہ انگریزی زبان سے واقف نہیں۔

اس گواہ کے بعد مسٹر [illegible] سہراب جی اسسٹنٹ

ملٹری ریو نیو بورڈ پیش کئے گئے - اونہوں نے
بیان کیا کہ مولوی یوسف الدین کو چھ برس سے
جانتا ہوں اور اونکے ساتھ کام کرتے ہوئے مجھے
ہوئے - اس عرصہ مین مین نے کبھی انکو انگریزی
بولتے ہوئے نہین دیکھا - مگر مین یہ جانتا ہون کہ
وہ اپنے کل کاغذات پر انگریزی دستخط کیا کرتا ہے -
مولوی یوسف الدین کی تعلیم اور انکے خاندان
کی بابت مجھکو کوئی بات معلوم نہین -
مسٹر غلام رسول سکرٹری ... نے بیان
کیا کہ مین اور یوسف الدین دونون ایک ہی مدرسہ
مین پڑھتے تھے اوس مین ایک انگریزی کلاس بھی
تھا لیکن ہم دونون نے انگریزی نہین پڑھی -
ایڈوکیٹ جنرل کے سوال کے جواب مین گواہ نے
بیان کیا کہ مجھے اسکا حال کچھ معلوم نہین کہ مجرم نے
میرٹھ مین ڈسٹرکٹ انجنیر کی لڑکی کے ساتھ شادی کی
اسکے بعد کارروائی ختم کی گئی - اب یہ مقدمہ ۸ جون
کو انبالہ کی عدالت مین پھر پیش ہوگا -

امیر عبدالرحمان صاحب اور ارمنی

ہز ہائینس امیر عبدالرحمان صاحب والی کابل نے
ایک خط ارمنیوں کو کلکتہ مین بھیجا ہے جو ٹائمس
آف انڈیا مطبوعہ ۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۶ء مین شائع
ہوا ہے - اوسکا ترجمہ ہم اپنے ناظرین کے لئے
ذیل مین درج کرتے ہین -
کلکتہ کے ارمنیوں کو معلوم ہو کہ نادرشاہ مرحوم
کے زمانہ مین چند لوگ تخمیناً ۲۰ ارمنی اس شہر
مین آ رہے اور آرام سے اپنی اوقات بسر کی
اون خاندانوں مین سے اب صرف ایک خاندان
باقی رہگیا ہے - اس مین جوان بوڑھے مرد اور
عورتین ملاکر قریباً ۷۰ آدمی ہین - وہ اپنی ہم قوم
کے بہت آزردہ خاطر رہتے ہین - نادرشاہ کے
زمانے سے آجتک انکو کسی فرمانروا نے کسی قسم کی
تکلیف نہین دی - بلکہ ان مین سے اکثر آدمی افغانی
گورنمنٹ مین اعلے عہدے پر مقرر ہین - جس سے
اونکی اور اونکی بدولت اونکی قوم کی بہت اچھی طرح
گذر ہوتی ہے -
یہ ممکن ہے کہ تم بلحاظ قومی ہمدردی کے ۲۰
آدمی اپنی قوم کے جو بہت ساتھ افغانستان مین
بہ عہدہ وہ یہان اچھی طرح سے رہین گے -
ہماری ... جلال آباد کا منیجر سردار دین خان
تمہاری طرف ... شادی آتے ہین انکی شادی
کے اخراجات کے لئے ۱۰ ہزار روپیہ بھی بطور
انعام کے خزانہ سے دیا گیا ہے - اگر تم لوگ اس
ریاست مین آنا چاہو تو بے تکلف چلے آؤ - یہاں
منیجر سردار دین خان ہر طرح تمہاری تسلی و تشفی
کر دیگا - اور یہ بھی خاطر جمع رکھو کہ یہاں
تمہارے لئے رعایتی برتاؤ کیا جائیگا - امیر

یہاں اون لوگوں کی گذر اور عزت افزائی کے لئے ہر ایک آدمی کو سب لیاقت معقول عہدہ دیا جائیگا۔

دستخط خاص امیر کابل

ایک جدید دوربین

آجکل دانایان فرنگ کی سائنٹیفک معلومات اسقدر وسیع ہین کہ کسی زمانے مین نظر نہین آتین مسلمان فلسفیون نے بہی بہتیری ایجادین کین لیکن اوسکی ترقی نہ کر سکے نہ عام لوگون کو اوس سے فائدہ پہونچا سکے۔ اسکا باعث یہ ہے کہ ہماری خیالی قوت بہت بڑہی ہوئی ہے مگر عملی قوت کچہہ بہی نہین۔ بیٹہے بیٹہے باتون باتون مین دنیا کی بڑی بڑی سلطنتون کی کارروائی کر لیتے ہین۔ مگر وقت پر تنکا بہی نہین اوٹہایا جاتا۔ ہم لوگ ہندی۔ صدرہ۔ شمس بازغہ وغیرہ پڑہکر ڈینگین ہانکنے لگتے ہین کہ فلان مولوی کیا جانتا ہے ان سے صدرا کا ایک سوال بہی پوچہین تو پہٹ جائے۔ اور لگے حکیمون کے اقوال کو رد کرنے کبہی بوعلی سینا کو جاہل ٹہراتے کبہی فارابی کو۔ غرض انہین رد و قدح مین عمر تمام کر دیتے ہین۔ کبہی یہ نہین ہوتا کہ کوئی ایسا کام پبلک کو دکہادین جس سے سارے زمانہ مین اونکی وقعت ثابت ہو۔ مخالفین بہی سمجہین کہ ہان مسلمانون مین بہی عقل کے پتلے موجود ہین۔ کیا خوب ہوتا کہ ہم اپنی سائنٹیفک معلومات کو عملی طور پر کارروائی مین لاتے اور یوروپین کے مانند ہم بہی نئی نئی ایجادین کرین جس سے ہمارے کل مسلمانون کو اعلے درجہ کی دنیوی ترقی نصیب ہو اور سب سے زیادہ یہ بات عمدہ ہوگی کہ ہم معقولات کی کتابون کو بہ قدر ضرورت بہت تہوڑی سی پڑہکر چہوڑدین اور تفسیر حدیث فقہ وغیرہ دینیات کی کتابون مین اپنی عمر صرف کرین ورنہ ہم بالکل اسی کے مصداق رہینگے کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے رہے کچہہ بات نہین اگر ہمارے چند علما عقلا فضلا بہی اس طرف توجہ کرین تو رفتہ رفتہ عام لوگ اسکی طرف متوجہ ہو جائینگے۔ جیسے یہ جہگڑا تو چلا ہی جائیگا۔ ہمارے کہنے کو لوگ شیخ چلی کی باتین سمجہتے ہون گے۔ مگر جب وہ یوروپین فلسفہ کی تازہ تجربات کو غور سے دیکہینگے تو معلوم ہو جائیگا۔ باقی آئندہ راقم

ابو یوسف

عید الفطر کی تعطیل

ہم اپنے ناظرین کو عید سے ایکدن پیشتر ہی مبارکباد دیئے دیتے ہین۔ کیونکہ اتفاق سے عید اتوار کو آگئی۔ اور پیر کو اخبار کی تعطیل حسب ضابطہ رسکم ناظرین معاف فرماوین

مطبع محمدی ثانک سٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چہپکر حجرہ محلہ مکان نمبر ۲ سے شائع ہوا

مضامین		مضامین
تعبروں کا چمن ڈاکٹر عبد الحق کے سفر حرم ہندوستانی مسلمانوں کی تعلیمی مجلس نیشنل کانگریس جلی ہوئی ٹرین کا مال	# مسلم ہیرالڈ	ایک جدید در بین سوڈان کی پہلی لڑائی سوڈان کے لئے کوہی توپخانہ سوڈان میں ہندوستانی فوج خیر خواہان قوم کی ضروری توجہ

جلد ۸ | بمبئی ۔ سہ شنبہ ۱۲ ذی الحجہ الحرام ۱۳۱۳ھ | نمبر ۱۲۶

تعبروں کا چمن

اسکندریہ ۔ ۳۰ مئی ۔ کریٹ میں ۔ ملا یہ ۔ [illegible] کر دیا ۔ یہ خبر مشرقی اضلاع میں ملتا جاتا ہے ۔ باغیون نے دامن مقام کی ترکی فوج پر حملہ کیا ۔ ترکی فوج کو شکست ہوئی اور نقصان بہت ہوا ۔

استنبول ۔ ۳۰ مئی ۔ باب عالی نے حکم دیا ہے کہ کریٹ میں وہاں کے معتبرین چار شخص کو جلسہ کر کے اس فساد کا فیصلہ کر دیں ۔ ورنہ بڑی گت ہوگی ۔

لندن ۔ ۳۰ مئی ۔ لی ہنگ چنگ نے لاسکو میں زار روس سے ملاقات کی ۔ ان کا ارادہ ہے کہ یہاں کے طرز دیکھ [illegible] ہندوستان کا رواج [illegible] لی ہنگ چنگ کے [illegible] چین [illegible] روس [illegible] ہوئی ہے ۔ [illegible] نہیں کیا ہے ۔

[illegible] آباد ۔ ۳۰ مئی ۔ کو نہ ہے ۔ [illegible] آباد بلوچی فعان سرحد کمیشن نے کام ختم کر دیا ۔ [illegible]

بمبئی ۔ ہندوستان گرین میں ایک ہندو عورت جا رہی تھی ۔ گرم پانی کی گلاس میں گر گئی ۔ پانی ایسا گرم تھا کہ وہ عورت اسمین ہنڈی ہو گئی ۔ [illegible] سبی نہر کو ایک شخص جا کر خیر دلال [illegible]

بعض بین ۔ [illegible] ہوئے جا رہا تھا ۔ کسی پولیسمین کو شبہ ہوا اور اس سے دریافت کیا تو وہ کچھ کا کچھ بتانے لگا ۔ غرض سپاہی نے اسکو کھلوایا تو اسمین ۳۰۰ روپیہ کا طلائی و نقرئی زیور نکلا ۔ اوسکی بابت جب پوچھا تو اوس نے کہا کہ مین کمند دے کر اپنے مالک کا مال چرا کر لیا ہوا ہوں تھا ۔

نیتی جمن محمد حنیف کانسٹیبل [illegible] سے [illegible] دو شخص ن مسمیان حیدر اور ہیمنتا کو اس جرم میں گرفتار کیا ۔ کہ ان دونوں نے ۳۰ روپیہ کی مالیت کا کچھ اسباب چرا لیا تھا ۔ مجرم سہ شنبہ کے روز خان بہادر ہوشنگ [illegible] مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش کئے ۔ مجسٹریٹ نے ایک مجرم کو دو سال اور دوسرے کو چھ ماہ قید کی سزا دی ۔

عدن ۔ ۳۱ مئی ۔ پی ۔ این ۔ او کمپنی کا اگنبوٹ جیمین ۱۶ مئی کی ولایتی ڈاک سے عدن میں آیا ۔

اسٹیو بندر ۔ ۱۲ مئی ۔ پی ۔ این ۔ او کمپنی کا اگنبوٹ کیڈانامی جیمین ۱۵ مئی کی ڈاک سے آج یہاں روانہ ہوا ۔

[illegible] ۔ بمبئی لائٹ انفنٹری کے میجر الیگزنڈر کو سرکار نے عہدہ سے علیحدہ ہونے کی اجازت ملگئی ۔ الحمد للہ کہ کل بمبئی میں ہر طرح کے امن و امان کیساتھ عید ہوئی ۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی سہ شنبہ ۲۶ مئی سنہ ۱۸۹۶ع

لوکل عدالتونکے مترجم

ہمارے شہر کے اہل مقدمات اور وکلا اس بات کے شاکی ہین کہ پولس کورٹ اور اسمال کاز کورٹ وغیرہ مین جو اظہارات کہ دیسی زبان سے انگریزی زبان مین بذریعہ انٹرپریٹرون کے مجسٹریٹون اور ججون کو سنائے جاتے ہین وہ علے العموم اظہار دینے والے کی تقریر اور منشا کے خلاف ہوتے ہین کیونکہ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ اہل مقدمات کا اصل مطلب ججون مجسٹریٹون پر ظاہر نہین ہوتا ۔ جس سے سراسر انصاف کا خون ہوتا ہے ۔

ہماری عدالتون مین جو فی الحال کہ اشخاص مترجمی کا کام کرتے ہین وہ بہت ہی معزز اور دیانت دار ہین لیکن کوی شخص جسکو انٹرپریٹرون سے سابقہ پڑا ہی وہ ہرگز انکار نہین کرسکتا کہ بہت سے ان مین سے ایسے ہین جو دوسری زبانون کے محاورات سے بالکل ناواقف معلوم ہوتے ہین ۔

اس مین کوئی شک نہین کہ مترجمی کا کام نہایت ہی مشکل ہے اور اس کام کو انجام دینے کے لئے بہت ہوشیار ۔ لائق ۔ تجربہ کار شخصون کی ضرورت ہی اور لائق اشخاص اسی وقت مل سکتے ہین کہ جب گورنمنٹ اس کی طرف توجہ کرے گی اور اس کی توجہ سب سے پہلی یہ چاہئے کہ تنخواہ معقول کردے بعدازان دوڈہائی سو تو ہوتین ۔

اگر ہمارے شہر کی عدالتون کے تمام جج اور مجسٹریٹ دیسی زبانون مین مہارت رکھتے ہون تو البتہ اونکے لئے معمولی لیاقت کا بھی مترجم کافی ہوسکتا ہی اگر جج اور مجسٹریٹ کہ دیسی زبان بالکل نہ سمجھ سکتے ہون تو پھر مترجم کا جو جی چاہے وہ کہے ۔ گویا مقدمہ کی تمام بنیاد مترجم ہی کے ہاتھ مین ہے ۔ سیہ کرے یا سفید ۔ اگرچہ حکام بالادست تو اسکے الزامون سے بری الذمہ ہین مگر تاہم اس بات پر اونکا توجہ نہ کرنا تو اونکی بے پروائی کی علامت ہے ۔ اگرچہ انگریزی اخبار اس بارے مین کئی بار لکھ چکے ہین مگر کوئی سنتا ہی نہین کہ کیا بات ہے اور عدالتون کی کارروائیان کس طرح ہو رہی ہین ۔ جہانتک خیال کیا جاتا ہے ہمی سمجھ مین آتا ہے کہ ایسی شکایتین اون تک پہونچنے ہی نہین پاتین ۔ اور یہی اوپر کا سنوائیان ہوجاتی ہین ۔

ہم اپنی عادل گورنمنٹ سے بہزار ادب ملتمس ہین کہ اس ضروری امر کی طرف توجہ فرمائے تاکہ بیچارے غریب اپنی دادخواہی کی التماس داد لین اور رعایا پرور گورنمنٹ کو دعا دین ۔

ہندو مسلمانون کی صلح کی مجلس

۲۲ مئی کو ویراول سے ہمارا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ پربھاس پٹن کے ہندو مسلمانون کے مذہبی جھگڑا کی بابت وہان کے دونون فریق بہت بیزار ہو رہے تھے ۱۲ مئی کو پٹن مین ایک عام جلسہ کیا گیا جس مین وزیر ریاست شیخ بہاؤالدین بھائی سی۔ آئی۔ ای سردار راو بہادر بیچرداس فقیر بھائی داس دیوان بیشر پرشوتم رائے سشند رجی نائب دیوان۔ راو بہادر گلاب داس لال داس۔ جسٹس کورٹ کوسلیب ہرسکرام پنڈت رام پنڈیا چیف جج سردار احمد علی جمعدار محمد خان فرید خان۔ جمعدار محمد بھائی پیربھائی چشتی مقبول میان فیضی میان۔ ڈاکٹر ہیری ہوبکر وغیرہ وغیرہ مدعو کئے گئے تھے۔

افسوس کہ اسکے نتیجے سے ابھی مطلع نہین کیا۔ ہمارا غالب خیال ہے کہ اس صلح کن جلسہ مین جب اپنے اپنے شہر کے معزز لوگ شریک بلکہ اس کے معاون ہین تو ضرور کچھ نہ کچھ نتیجہ عمدہ پیدا ہوگا۔ اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ کیونکہ اب نااتفاقیان حد سے گزر گئین۔ آخر یہ حد بھی ہوگی یا یونہی ہمیشہ جنگ و جدل رہینگے یا کہ ایک یہ زمانہ ہے کہ باوجود دونون مذہبون کی آزادگی تشت و خون کی نوبت پہونچ جاتی ہے اور ایک وہ زمانہ تھا

نیشنل کانگریس

ایک نیشنل کانگریس کلکتہ مین ہو گیا۔ اس کے لئے بنگالی بابو گھر گھر سے بھیک مانگنے کا طریقہ نکال رہے ہین اور کبھی کبھی کسی کسی انڈین اسکول کے لئے بھیک مانگی جاتی ہے۔ جو لوگ سمجھ کے فقیرون کو بھیک دینی خراب سمجھتے ہین اور اگر دیتے بھی ہین تو بہت ناگوار خاطری سے وہ بھلا خواہ مخواہ کی گیجر بازی کے لئے کیسے اپنے سفید پوشون اور متمولون کو بھیک دینے لگے عقل تو اس بات کو تسلیم نہین کرتی مگر شاید شہر کلکتہ ہی کے۔ انگلینڈ مین تو انگلینڈ مین ایسا نظم سے طریقہ چندہ کے معزز لوگون نے اپنا رکھا ہے۔ اور پھر یہ جتنا ہے کہ دینے والون کو اس مثل کی پابندی کرنی پڑتی ہے کہ دینا دلانا چاہئے یا تو یا تو اپنے کی حیثیت کے موافق دینے اور نہین اپنی حیثیت کا تو ضرور ہی خیال رکھے۔ صاحب بہادرون نے لاکھون روپے کے کام اسی مہذب بھیک کی بدولت کر لئے ہے۔ اون لوگون مین ہمیشہ کی رسم چلی آتی ہے اسیواسطے امین ہر ایک آدمی کیسا سے کیسا ہی سخی ہو کبھی نہ کبھی اوسکے محتاج کو کوڑی ہی نہین بلکہ کسی خاص ناموری کے موقعہ کے لئے رقم الکثیر کرتا ہے۔ انسے یہ طریقہ نیچر لوگ یا پیرون نے اختیار کیا پھر رفتہ رفتہ زمانے میں پھیل گیا

جلی ہوئی ٹرین کا مال

جس میل ٹرین مین آگ لگ گئی تھی اوسکی گاڑیون
سے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ریلوے سروس نے
جسقدر کہ مال برآمد کیا ہے زیادہ سے سیل مین
کے تھیلون کے قبضہ مین ہے انتظار ہے کہ تجربہ کار لوگ
اسکی جانچ کرین مختلف اقسام کا مال تھا ۔ وہ مال نہایت
قیمتی اور ضروری تھا جو ڈاک کے تھیلون مین آگ سے
جل گیا ۔ اور اس مال مین سے قلیل تعداد کا مال اس
جلے ہوئے ڈھیر سے نکلا ہے جہان ڈاک کے بنڈل بندہا
تھے جن مین کم از کم پچاس ہزار چٹھیان اور
پارسل ہونگے ان مین سے بیشتر بے حقیقت
چیزین مثل پرائیوٹ خطوط اخبارات کے ہونگے
لیکن اس مین شک نہین کہ دیگر تھیلون مین روپیہ
اور قیمتی چیزین اور ضروری چٹھیان ہونگی ۔
جسقدر چٹھیان جلی ہوئی ڈاک گاڑی سے ملین وہ
جابجا سے جلی ہوئی ہین ۔ ان مین سے بعض بالکل
نہین پڑھی جاتین ۔ اور چہوٹے حرف ہاتھ مین رکھ
آجاتی ہے ۔ کل تین سو چٹھیان بچی ہین جنکا پتہ
پڑھا جاتا ہے چنانچہ پتہ پر روانہ کر دیجائینگی ۔
اور غالباً جن لوگون کے پاس یہ چٹھیان پہونچینگی
وہ انکو نہایت احتیاط سے اپنے پاس بطور یادگار کے
رکھےگا ۔ اس سے زیادہ غضبناک واقعہ سلسلہ
ریلوے ہندوستان مین نہین ہوا ۔ اور جو چٹھیان
بالکل نہین پڑھی جاتین وہ اوسوقت آگ مین جلا دیجائینگی
جب ایک تجربہ کار شخص نوٹون کی نسبت رپورٹ دیگا
جیسا کہ یقین کیا جاتا ہے کہ بیشتر جلے ہوئے لفافون
مین رنگین نوٹ تھے اگر یہ بات سچ ہو تو صدہا آدمیون
کو نقصان پہونچے گا ۔ اور انمین اکثر ایسے ہونگے
کہ جن کی تمام جمع پونجی وہی ہوگی ۔ سوائے
صبر و شکر کے وہ بیچارے کیا کرینگے کیونکہ ایسے
مال کی کہ جسکا بیمہ نہ کیا گیا ہو پوسٹ آفس اور ریلوے
حکام ذمہ داری نہین کر سکتے
یہ عجیب بات ہے کہ ہر ایک ڈاک کے ٹکٹ کا رنگ
بدل گیا کسی قدر جلنے سے ٹکٹون کا رنگ زرد یا
خاکی ہو جانا کوئی تعجب خیز بات نہین لیکن بہت
سے ٹکٹون کو آنچ بھی نہین پہونچی تاہم اونکا رنگ
بدل گیا گلابی رنگ کے جو ٹکٹ تھے اونکا رنگ
بیگنی ہو گیا اور ہرے ٹکٹون کا سلیٹ کے
رنگ کے مانند رنگ ہو گیا ۔ اور ایک انگلش ٹکٹ
مین جہان نیلا رنگ تھا وہان سرخ ہو گیا اور جہان
سرخ تھا نیلا ہو گیا ۔ اسی طرح سے دیگر اشیاؤن
کی رنگتین بھی عجیب و غریب طرح کی ہو گئین ۔ اسما
جلے ہوئے انبار مین کسی قدر طلائی سلاخین ملین
جنپر کیسلی اسپل لندن اور شارپ ولکنس کی مہر کا ٹھپہ
ہے ۔ یہ چند سلاخین ہین ہر ایک کا وزن ۲۴ تولہ
سے زائد ہے اور انکی قیمت تقریباً پانچ ہزار روپیہ
ہے اون پر آگ کا کوئی اثر نہین ہوا ۔ اونکا رنگ

رنگ میں کوئی فرق آیا ہے۔ ایک نگینہ ہے جسکی نسبت خیال ہے کہ زمرد ہے اگر واقعی زمرد ہے تو بیش قیمت ہوگا۔ کیونکہ غیر معمولی طریقہ سے بڑا ہے اور نہایت خوبصورتی سے تراشا گیا ہے۔ کئی بڑے بڑے موتی ہیں۔ اگر اصلی ہونگے تو اونکی قیمت کیا کچھ کم ہوگی۔ لیکن فی الحال اونکا رنگ سیاہ ہوگیا ہے۔ مگر اب بھی اونمیں ایسی چمک باقی ہے کہ جس سے معلوم کہ وہ غالباً سچے ہیں۔ چہ چاندی اور دیگر دھات کی اکثر ظروف جنکے شیشے ٹوٹ گئے ہیں اور ڈھکنے آنچ کی تیزی سے پگھل کر باہم جڑ گئے ہیں اسوجہ سے کوئی گھڑیاں کھل نہیں سکتے ان میں سے تین گھڑیاں شناخت کی گئی ہیں باقی کا پہچاننا غیر ممکن ہے اور اب تو وہ بالکل بیکار ہوگئیں۔ شاید اونکی چاندی معمولی چاندی کے بھاؤ بکجائے گی۔ تین نقرئی انگوٹھیاں ہیں۔ ایک ایسی انگوٹھی ہے جس میں پتھر جڑا ہوا ہے۔ ہر ایک میں فراشنوں کا معرکہ ہے اور ایک عجیب چیز طرح کی ہے جسکا سر بلند ہے مگر وہ شناخت نہیں ہوسکتی کہ کیا چیز ہے۔ بیشتر سونے چاندی کے زیورات ہیں۔ جو ہندوستانی ساخت کے ہیں۔ ایک جوڑی نقرئی پازیب کی ۸۳ تولہ کی ہے۔ اور ایک نقرئی کڑوں کی جوڑی پازیب کے قریب ملی۔ جو ساڑھے بہتر تولہ کی ہے۔ جہانجھن اور کڑے بھی ہیں اور ایک طلائی ظرف

ہے جسکا ایک حصہ تو سالم بلا نقصان اور باقی کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ ظرف سخت آگ میں جلا ہے اسکے قریب کانچ کے ڈھیلے نظر آئے شاید یہ ولایتی پانی کی بوتلیں تھیں جو جلکر ایک بہت بڑا ڈھیلا بنگئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ولایتی پانی والے اشیا کی آگ سے پہلے تو ڈ بہا کر کوئی بوتل بچ گئی لیکن جب اوس نے لوگوں کو ادھر ادھر دوڑتے دیکھا تو اوسے معلوم ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے پھر اوسکے بعد اوس شخص کی کیفیت کسی کو نہیں معلوم ہوئی کہ کیا ہوا۔ صرف ایک ڈھیلا کانچ کا نظر آتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ایک موچنا اور عینک بالکل صحیح و سالم ملی۔ اگرچہ اوسکی ڈبیہ جلکر راکھ ہوگئی تاہم دونوں چیزوں کو کچھ صدمہ نہیں پہونچا۔ چیر موچنا تو فولاد کا تھا لیکن عینک تو شیشہ کی تھی اور شیشہ بھی بہت ہی نازک۔ اصل تو یہ ہے کہ یہ بھی ایک خدا کی شان ہے۔ منجملہ دیگر اشیا کے پانچ طلائی تعویذ ایک تین کی ڈبیا میں بند اور دو ہراچھ کا بالا۔ ایک شکاری چھری۔ چاندی کے بٹن۔ بہت اور گول پتھر دس خاک سیاہ ایک ... کا ... کا نمونہ ہوئے سفید دھات کے ... لیکن وہ بھی پگھلے ہوئے

ایک [illegible] دوربین

نمبر ۲

شہر پیرس کو زمانۂ حال کی بابت فخر کرنا چاہیے جیسا کہ اگلے زمانہ میں ایتھنس یا ہی فخر کریں یعنی یونان تھا اسی طرح کہ اس جگہ جالینوس۔ سقراط۔ بطلیموس۔ فیثاغورس۔ ارسطو۔ افلاطون وغیرہ بڑے بڑے حکما پیدا ہوئے تھے۔ یورپ کے اکثر سائنٹفک معلومات پیرس کے عقلاؤں کی ان تھک کوششوں کے نتائج ہیں۔ [illegible] یونیورسٹی میں اس وقت فارسٹ آرٹ یعنی [illegible] میں گمیوز رساینس کی تدریس ہوتی ہے۔ اور گمیوز ایک فرنچ شخص ہے۔ پیرس میں بڑے بڑے حکمائے نامی گذرے ہیں۔ اور اب بھی موجود ہیں آج کل موسیو منیڈلی نامی ایک شخص فرنچ [illegible] ایک عجیب دوربین تیار کرتا ہے۔ جس کی مختصر کیفیت ہدیۂ ناظرین ہے۔

پیرس میں ۱۹ ویں صدی کے اخیر سال میں ہر قسم کی چیزوں کی نمائش کی تدبیر ہو رہی ہے۔ اس نمائش میں سب سے عمدہ موسیو [illegible] کی [illegible] کا لوگون کو چاند کیطرف سفر کرانے کا ہوگا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ موسیو موصوف لوگوں کو بیلون کے تخت پر بٹھا کر چاند کیطرف اُڑا لیجائینگے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ چاند کو دوربین کے ذریعے اتنے قریب لائینگے کہ گویا چھ میل کے فاصلے پر معلوم ہوگا یعنی جسطرح تین کوس کے فاصلے پر سے لوگ بخوبی سے چاند کے ہر حصہ کو دیکھ سکتے ہیں اس دوربین کے ذریعہ سے بعینہ وہی خوبی کے ساتھ دیکھ لینگے۔ یہ دوربین ۲۰۰ فیٹ یعنی قریب ۱۳۳ ہاتھ کے لانبی ہوگی اور اس کے آئینہ کے دائرہ کا قطر چار فیٹ تین انچ اور گولائی قریب تیرہ فیٹ کے ہوگی۔ اس عظیم الشان دوربین کو سیدھا کھڑا کیا جائیگا۔ اور اسکے ذریعے سے چاند کا عکس ایک آئینہ پر جسکی گولائی ۲۱ فیٹ [illegible] فیٹ اور وزن ایک ٹن [illegible] ڈالا جائیگا۔ پھر اسکی صورت عکسی کو منعکس کرکے ایک سفید چادر طول [illegible] پر ڈالا جائیگا کہ جس کے چاروں طرف چھ سو تماشائی بہت اطمینان سے کھڑے ہو کر تماشہ دیکھ سکیں۔

الراقم خادم اہل اسلام ابو یوسف

سوڈان کی پہلی لڑائی

پائنیر کا نامہ نگار قاہرہ سے لکھتا ہے کہ [illegible] کے روبرو کاشی میں مصری رسالے اور درویشوں میں لڑائی ہوئی۔ یہ لڑائی دو گھنٹہ تک بہت زور شور کے ساتھ ہوتی رہی۔ درویشوں کے ۲۰۰ گھوڑے سوار اور ۸۰ شتر سوار [illegible] تھے۔ اور مصری رسالہ کے تین دستے اور گیارہ [illegible] سوڈانی رجمنٹ تھی۔

درویش تلوارون اور بہالون سے لڑتے تھے اونکی
بہت سے لوگ ٹکریون مین جمع تھے - اس لڑائی
مین مصری فوج کے دو آدمی ایک کرنل اور ایک
عربی سپاہی قتل اور دس زخمی ہوئے -
نامہ نگار ذکر بیان کرتا ہے کہ مصری فوج
نے درویشون کی کثیر التعداد فوج سے مقابلہ
کیا - جب اُن دونون مین لڑائی ہو رہی تھی
تو سوڈانی میدان جنگ سے بہت دور تھے -
دوسرے روز بہت سے درویش ندی پار
دکھائی دئے جس سے خیال ہوتا تھا کہ ابھی اور لڑائی
ہوگی مگر اونہون نے حملہ وغیرہ کچھ نہ کیا -

سوڈان کیلئے کوہی توپخانہ

دیرہ دون سے کوہی توپخانہ سوڈان کو
جانے کے لئے بمبئی مین آیا - یہ توپخانہ دو
اسپیشل ٹرینون مین اٹارسی کی راستے بمبئی
مین آیا - اور وہان یہ ٹرین ایک دن رکی رہی
اس توپخانہ مین ۶ توپین چھ دن کی اور
... کے متعلق بہت سے ملازم تھے - ۲۳ تاریخ
کو یہ توپخانہ لوارڈا اگبوٹ مین چڑھایا گیا - ارادہ
تھا کہ ایکدن اگبوٹ روک لیا جائے کیونکہ اسپتال
وغیرہ کا سامان نہین آیا تھا لیکن سرکاری حکم
ہوا کہ آج ہی اگبوٹ روانہ ہو جانا چاہئے جب
وہ سامان آئیگا تو دوسرے اگبوٹ مین بھیجا جائیگا -

جو فوجی جہاز بمبئی سے انہین کو روانہ ہوئے ہین
وہ ۲۱ مئی کو پہونچینگے اور جو ۲۸ کو گئے ہین
وہ یکم جون کو پہونچینگے

سوڈان مین ہندوستانی فوج

ہماری گورنمنٹ انگلستان کے فائدہ کے لئے
مصر پر ہندوستان سے فوج روانہ کر رہی ہے
اور سرکار کا منشا ہے کہ اوس فوج کا خرچ
بھی ہندوستان ہی کے خزانہ سے دیا جائے
ہندوستان کے حق مین انگریز لوگ بالکل
ناانصافی کرتے ہین چنانچہ اسکی بابت انگلینڈ
کے اخبارات لکھتے ہین کہ مصر مین جو فوج
ہندوستان سے طلب کی گئی ہے اسپر
ہندوستان کو فخر کرنا چاہئے - واہ کیا خوب فخر
رہا ہے - ہزارون آدمیون کے سر کٹین
لاکھون روپیہ کا نقصان ہو - اور پھر ہندوستانی
اپنا فخر بھی سمجھین -

خیر خواہان قوم ذرا ادہر بھی توجہ فرمائین

دانایان یورپ قوم کی نفع رسانی کے لئے
آجکل اس قدر جانفشانیان کر رہے ہین کہ
دیکھنے سے عقل متحیر ہو جاتی ہے - اونکی تعلیم یافتہ
شب و روز قوم کے فائدہ پہونچانے کے ذریعون
کو سوچ رہے ہین - شخصی فائدے کو کچھ چیز نہین

بہت قومی فائدے کے لئے جان و مال نثار کرنے سے
دریغ نہین کرتے - یہی باعث ہے کہ آجکل اونکی قومین
اس قدر نمایان ترقیان حاصل کر رہی ہین کہ جنکی نظیر آیندہ
تواریخ اقوام مختلفہ مین بدقت میسر ہو سکتی ہین - دوسرے
جو کہ ہمارے عروج و تہذیب یافتگی کے زمانہ مین
وحشیون کے طور پر جنگلون مین رہتے تہے آج وہ
تجارت - زراعت - صنعت - حرفت - سیر و سیاحت
فتوحات - فنون حکمت - انتظام ملکرانی وغیرہ وغیرہ
مین ہم سے بہت زیادہ ترقی کر گئی ہین
یہ وہی قومین ہین جو ہمارے تہذیب یافتگی کے زمانے
مین وحشیون کے طور پر زندگانی بسر کرتی تہین - یہ
ہم اپنے دقیانوسی یا وہمی خیال سے نہین کہتے بلکہ
مسٹر برک جو کہ انگریزون مین ایک بہت بڑا اور نہایت
فصیح و بلیغ مقرر اور اپنے وقت کا سیسرو کہلاتا
تہا اور واقعی اوسکے مانند انگریزون مین مقرر متقن
مدت تک نہین گذرا اوس نے ہوس آف کامنس
مین کہڑے ہو کر ہزارون آدمیون کے درمیان صاف
صاف کہدیا کہ مسلمان اوس وقت کے تہذیب یافتہ
ہین کہ جس وقت ہم لوگ جنگلون مین رہتے تہے
اگر کسی کو شک ہو تو برکس امپیچمنٹ آف وارن ہسٹنگ
کے سکنڈ والیوم مین پہلے ہی جلسہ کی تقریر دیکہ لے
اے حضرات علمائے عظام و مشائخ کرام و رہبران
ملت مرحومہ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ ہی سرگروہ
ترقی اسلام کے رہبر و قطب نما و ہادی اور سالار قوم

و آمر ہے ذوی الاقتدار آپ لوگون کی ذات
بابرکات دین اسلامی اور دنیا بمنزلہ قسمت کے ہے
ملتجی ہے کہ خدا کے لئے اس کشتی ترقی اسلام کو
جو کہ تلاطم امواج نااتفاقی سے ٹکرین کہا کہا کر ڈوبنے
کے قریب ہو گئی ہے ساحل ترقی کامل پر پہونچانے
کے لئے بدل و جان کوشش فرمائے - اگرچہ اس
کام کے پورا کرنے مین نہایت سے موانع پیش آئینگے
مگر ذرا سی توجہ کرنا چاہئے اور عالی ظرفی
کا کام نہین - اگر جہالت پر یہی نوبت پہونچے تو کیا
مضائقہ - اس حالت کو بہی دیکہکر کہ جو قوم فلاکت
و جہالت مین ضرب المثل تہی آج وہ بالدارین اور
ترقی علوم مین ضرب المثل ہو گئی - اگر آپ حضرات
خواب غفلت سے بیدار نہ ہونگے تو وہ کونسا
زمانہ آئیگا کہ جو آپ اس غفلت کو پسند سے
چہوڑینگے - آپ نے تو موقع نقل کردی تا تریاق از
عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود
اور قومون کی ترقیات بیان کرنے کی ضرورت نہین
انگریزون ہی کا حال دیکہئے کہ دو سو برس پہلے
انکی حالت کیا تہی اور اب کیا ہے - یہ ترقی صرف
لوگون کے عقلاؤن کے دماغی اور جسمانی کوششون کا نتیجہ
ہے - اگر اونکی ریاضی و سائنس کے جاننے والے
اپنی دماغی کوششون سے نئی نئی کلین ایجاد کرتے باقی

مطبع محمودی ناٹک اسٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام
سے چہپکر حجرہ محلہ مکان نمبر ۲ سے شائع ہوا

مسلم ہیرالڈ

مضامین

خبرون کا ضمین
آرمینیا کا تازہ بلوہ
۳ ہزار آدمی آگ سے برباد ہو گئے
بمبئی
ایک مہربان خواتین
دو ہم مشرب کبھی آپس مین صلح سے نہین رہتے -

مضامین

باپ بیٹون کی گرفتاری
مدن پورہ کا خون
کلکتہ مین ایک تازہ قسم کا فساد
بھاٹی مین سخت آگ
نوٹ اعلیٰ
بنارس کے نہر والے مقدمہ کا نتیجہ
عوام کا فریاد
... ذاکر ...

جلد ۱ بمبئی جمعہ ۱۵ ذی الحجہ الحرام سنہ ۱۳۱۴ھ نمبر ۱۲۹

خبرون کا ضمین

لنڈن - ۲۳ مئی - برٹش نے ایک جنگی جہاز ... نام کا کاٹیا مین روانہ کیا ہے -

کریٹ سے خبر آئی ہے کہ یہان سب طرح امن ہے لیکن سوائے سرکاری خطوط اور تار کے خانگی خطوط و تار کی آمد و رفت بالکل بند ہے -

استنبول ۲۴ مئی - عبد اللہ بے کریٹ مین گورنر مقرر ہو کر آئے ہین - ان کے تحت مین باب عالی نے کچھ فوج روانہ کی ہے کہ وہ وہان کی بغاوت رفع کر دین -

پونہ ۲۴ مئی - آج شام کو یہان سخت طوفان آیا اور اوسکے بعد بارش بھی ہوئی - دوپہر کو یہان گرمی شدت سے ہوتی ہے لیکن صبح شام سردی ہو جاتی ہے -

کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ وہان بعد عید خیریت سے گذری مگر پولیس نے ایک ملا کو گرفتار کر لیا تہا لیکن پہر چھوڑ دیا -

۲۶ مئی کو بمبئی مین جو آسبرن نام کا آگبوٹ جاپان سے آیا تو اوسکے کپتان نے بیان کیا کہ رستہ مین بارش ہوئی -

بمبئی - مسٹر بہرام جی مستری ایک مشہور و معروف دلال کل قاہرہ مین فوت ہو گئے - ان کی عمر ۵۳ سال کی تھی -

ان کے ماتم مین شیئر بازار بند رہا -

سنا گیا ہے کہ کہیرکی کا بارود خانہ بیلگری مین تبدیل ہوگا کیونکہ وہان کی آب و ہوا اچھی ہے -

ٹائمس کا نامہ نگار لکہتا ہے کہ جب مین کرونسکوت ۵ اوین رجمنٹ کی ایک کمپنی کے ساتھ کپتان یوسف ہی کے ماتحت ہو کر آیا تو یہ کمپنی ۵ گہنٹے مین ۲۰ میل کا فاصلہ طے کر کے کرونسکو مین آ گئی اور فوجی جوان صحیح و سالم تھے - صرف ۳ آدمی بیمار ہو گئے - رستہ مین ۲ گہنٹے سے زیادہ کہین مقام نہین کیا -

ترجمہ ان خبار سے معلوم ہوا کہ عالیجناب نواب غضنفر الدولہ بہادر رئیس کلیانی داماد نواب امیر کبیر ظفر جنگ بہادر شمس الامرا ثانی اور بہائی نواب سر خورشید جاہ بہادر واقع حیدر آباد دکن مین ذرد وزہ بغرض رسومات خانگی متعلقہ شادی قیام فرما تہے - بارہ دری کا مکان حتی الامکان نہایت درست و آراستہ کیا گیا تہا - نواب غضنفر الدولہ بہادر کے ہمراہ محمد ولایت علی صاحب پرائیویٹ سکرٹری بہی تہے - علاوہ اسکے بہت سے رئیس موصوف کے فوجی افسر و چیف لیفٹیننٹ وغیرہ حکام بہی ساتھ تہے -

اخبار روم سے معلوم ہوا کہ حضرت سلطان روم نے ان مسیحیون کو جنہون نے جزیرہ کریٹ مین بغاوت کی تہی معافی بخشی -

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ جمعہ ۲۹ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

آرمینیا کا تازہ بلوہ

ڈیلی نیوز نے اپنے نامہ نگار متعینہ برن کی ایک برقی شایع کی ہے کہ کونسل ہرارس کا بیان ہے کہ مارچ اور اپریل کے درمیان عرفہ ۔ برتلیس و دیگر مقامات میں آرمینیوں اور وہاں کے ترکی سپاہیوں میں سخت لڑائی ہوئی ۔ عرفہ کے گرجا میں تین ہزار مرد و عورت اور بچوں کو ترکی سپاہیوں نے قتل کر ڈالا ۔

ہم نہیں جانتے کہ یہ خبر کہاں تک صحیح ہے انگریزی اخبار ہمیشہ ہمارے مسلمانوں ہی کو مجرم ٹھہراتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ اپنا ہی پیسہ کھوٹا ہو تو صراف کے پرکھنے کا کیا قصور ۔ مثل مشہور ہے کہ "دروغگو را حافظہ نباشد" ڈیلی نیوز پہلے تو لکھتا ہے کہ آرمینیوں اور ترکوں میں سخت لڑائی ہوئی ۔ اور پھر اوس لڑائی کی تشریح کرتا ہے کہ گرجا میں ۳ ہزار عیسائی تھے ان سبکو ترکوں نے قتل کر ڈالا ۔ واہ کیا خوب لڑائی ہے لڑائی اوسکو کہتے ہیں کہ دو فریق ایک دوسرے پر حملہ کریں ۔ نہ کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو بکری جیسا مار ڈالے ۔ خیر قطع نظر اسباب کے ہم یہہ کہتے ہیں کہ ابھی تو وہاں فساد ہو چکا تھا ۔ اب یہ ہی یہہ بات کہ اوسکے بانی اول عیسائی تھے یا ترکی سپاہی کہہ ہی نہیں سکتے ۔ مگر وہ فساد اچھی طرح رفع دفع ہو گیا تھا ۔ اور باب عالی کیطرف سے وہاں کے تمام ترکوں کو اچھی طرح فہمایش کر دی گئی تہی [illegible] ۔ اگر عیسائی کوئی چھیڑ بھی نکالیں تو وہ درگذر کر جائیں ۔ پھر کیا ترکوں کا سر پھرا تہا کہ خواہ مخواہ اون کو قتل کر ڈالتے ۔ اور باب عالی کے نافرمانوں میں داخل ہوتے ۔

۳ ہزار گہر آگ سے برباد ہوگئے

مدراس کا ایک معاصر اپنے نامہ نگار کوکونادا کا تار شایع کرتا ہے کہ گذشتہ شنبہ کو یہاں تین ہزار گہر جل گئے ۔ اور اوس میں چہہ آدمی جلکر مر گئے یہ آگ پہلے جگن نائکہ پورم میں آدہی رات کیوقت لگی ۔ آگ بجہانے کے کئی انجن وہاں آئے لیکن پانی نہونیسے وہ کچھہ نکر سکے ۔ بلکہ تمام آدمی خاموش کہڑے دیکہتے رہے اور اوسکے بجہانے کی کوئی تدبیر نکر سکے ۔ ہزارہا لوگ بے گہر ہو گئے ۔ اور بہت سے پالے ہوئے جانور جل گئے ۔

نامہ نگار مذکور لکہتا ہے کہ ۶ آدمیوں کا جلکر مرنا مشہور کیا گیا ہے مگر میرے نزدیک اس تعداد سے بہت زیادہ آدمی جلے ۔ بہت سے معزز لوگ برباد

ہوگئے۔ یہان سے لوگ آپس مین ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہین۔

بمبئی

کل دن کے ایک بجے گھوڑ دیو پر ایک چال گر پڑی تین مزدور جو کام کر رہے تھے دب گئے۔ پولیس کو اطلاع ہوئی تو اوسنے آ کر ان زخمیون کو نکالکر اسپتال مین پہونچایا۔ چنانچہ وہ وہان زیر علاج ہین۔

ایک مہربان خویش

کل مسٹر ویب مجسٹریٹ کے اجلاس مین انسپکٹر جالیفی نے ایک شخص شکن گیسو جی کو اس جرم مین پیش کیا کہ اوسنے اپنے ماموں کا [illegible] روپیے کا نقرئی و طلائی زیور چرا لیا تھا۔ مجرم نے مجسٹریٹ سے کہا کہ مین مدعی کا بھانجا ہون اور اوسکا تمام زیور بھی مل گیا اسلئے اسکو بار اول معاف ہی کر دیجئے۔ صاحب مجسٹریٹ نے فرمایا کہ مین اس بات کا لحاظ نہین کر سکتا کہ مدعی اور مدعی علیہ مین قرابت ہے۔ قانون مجھکو ہرگز اس بات کی اجازت نہین دیتا قانون کے موافق کارروائی کرونگا۔ چنانچہ اونہون نے مجرم کو تین ماہ قید آسان کی سزا دی۔

بمبئی مین گرمی شدت کی پڑتی ہے۔

دو ہم پیشہ کبھی آپس مین صلح سے نہین رہتے

کل مسٹر ویب مجسٹریٹ کے اجلاس مین مسٹر بمن جی مہتا بیرسٹر حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ مین ایک شخص مسٹر ایم کانسیولن جو جرمنی کا ہے اور لیمپ فروشی کی دوکان ہے اوسکے نام سمن جاری کرانا چاہتا ہون۔ کیونکہ اوسنے میرے موکل کو گالیان دین اور مارا بھی۔ مدعی ایک شخص غلام حسن امیرالدین کا ملازم ہے۔

یہ شخص بیان کرتا ہے کہ ۲۶ تاریخ کو رات کے ۹ بجے مین اپنی دوکان بند کر رہا تھا اوسوقت مجرم آیا۔ اور میرے مالک امیرالدین سے باتین کرنے لگا۔ دوکان بند کرکے مین کنجی مالک کو دینے گیا۔ تو مجکو مجرم نے بلا وجہ گالیان دین۔ اور گھونسی بھی لگائے۔

باپ بیٹون کی گرفتاری

کل سپرنٹنڈنٹ بروین نے یعقوب سلیمان اور اوسکے بیٹے محمد یعقوب کو اس جرم مین گرفتار کیا کہ جب کرافرڈ مارکیٹ کا بازار ماسٹر اپنے سپاہیون کو ہمراہ لیکر مارکیٹ کا گشت لگانے کو نکلا۔ اور صاحب کی سواری یعقوب سلیمان کی دوکان کے پاس پہونچی تو سپاہیون نے کہا کہ ہٹ جاؤ صاحب کی سواری آتی ہے۔

یعقوب نے کہا کہ جو لاٹ صاحب ہین جو ہم سرکر جاتے ہین ۔ یہ تو فقط ہی تھکر کیا ان ہین نکالتے ۔ یہ اونکو اور صاحب بہادر کو بڑی بہت ناگوار گذرا ۔ چنانچہ جب اسپیڈن نے مجرم کو [illegible] دستی پر سے ہٹا دیا ۔ بلکہ [illegible] کر دی ۔ اور صاحب بہادر کی سواری وہین سے [illegible] جب اوس کے بیٹے نے کہہ دیا کہ میرا باپ [illegible] سے [illegible] گیا ۔ اور وہ بھی جھٹ دوکان پر سے اوترکر اوسکی مدد یا [illegible] کے لئے آیا مگر وہ بھی گرفتار کر لیا گیا ۔

پبلک پراسیکیوٹر [illegible] نے کہا کہ مجرمون نے اگر چہ پہلے کوئی جرم نہین کیا مگر یعقوب سلیمان نے ناشائستہ الفاظ ایسے وقت استعمال کئے کہ وہان ایک لیڈی صاحبہ سو [illegible] موجود رہی تہین اون کو بھی سنکر بہت ناگوار ہوا ۔

مسٹر ڈیپ مجسٹریٹ نے دونون پر دو دو روپیہ جرمانہ کیا ۔

افسوس کا مقام ہے کہ باوجود مسٹر [illegible] صاحب کے کہنے کے کہ مجرم نے پہلے کوئی ایسا جرم نہین کیا ۔ مگر پھر بھی مجسٹریٹ صاحب نے جرمانہ ٹھونک ہی دیا ۔

مدن پورہ کا خون

کل شام کو [illegible] سر جمشید جی اسپتال مین مسٹر ایل [illegible] نے ایک ۵۵ سالہ شخص عبداللہ مراد کی نعش پر جو رپورٹ کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کل [illegible] مدن پورہ مین لڑائی ہوئی ۔ جب اسکی خبر [illegible] پولیس مین خبر ہوئی ۔ تو سپرنٹنڈنٹ [illegible] انسپکٹر [illegible] موقعہ واردات پر پہونچے ۔ تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ عبداللہ مجروح اور حسین حکیم کی بی بیان اپنے بچون کے بارے مین لڑ رہی تہین ۔ جب انکے شوہر گھر مین آئے تو وہ یہ حال دیکھکر آپس مین تکرار کرنے لگے ۔ حسین نے اپنے دو بیٹون عبدالرحمن اور عبدالغنی کی معاونت سے عبداللہ مراد کو خوب مارا عبداللہ وہان سے بہاگ گیا ۔ یہ حال دیکھکر دوسرے لوگ جو کام کر رہے تہے لکڑیان لیکر باہر نکل آئے اور آپس مین لڑنے لگے ۔ عبداللہ مراد کے سر مین ایک شخص مسمی رجب عباداللہ نے ایسی سخت لکڑی لگائی کہ وہ چکرا کر گر پڑا ۔ مجروح سر جمشید جی اسپتال مین لیجانے کے بعد مر گیا ۔ رجب عباداللہ بہاگ گیا تہا مگر انسپکٹر میر روشن علی نے کرلے مین اوسے گرفتار کر لیا ۔ جزئی کی تحقیقات ۲ رجون دن کے ۲ بجے پہر ملتوی کی گئی انسپکٹر ایلن نے مجرم کو معہ اوسکے ہمراہیون کے خان بہادر ہرسنگ دستور مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیا ۔ لیکن مجسٹریٹ صاحب نے مقدمہ ملتوی رکھا ۔

حادثہ

کل شام کو ۵ بجے مسجد بندر کیطرف دو مسلمان بچے ریلوے رستہ مین جا رہے تھے اون مین سے ایک لڑکا مسمی حاجی احمد حاجی ابا بیل کی گاڑی کے نیچے کچل گیا۔ جب اسکو اسپتال مین لائے گئے تو راستہ مین اوسکا دم نکل گیا۔

کلکتہ مین ایک تازہ مذہبی فساد

انگریزی اخبار کا ایک نامہ نگار کلکتہ سے لکھتا ہے کہ ہگلی ضلع مین جو ندی سے ۸ کوس کے فاصلے پر واقع ہے، مسلمانون نے ایک گائے ذبح کی۔ ہندوون نے شرارتاً اوسکے گرنی کے احاطے مین ایک بد جانور ذبح کرا دیا۔ اسوجہ سے مسلمان سخت ناراض ہوئے۔ اور سب نے کام بند کر دیا۔ اور کہا کہ ہم ہندوون سے ضرور بدلہ لین گے۔ مل کے مینجر نے مسلمانون سے کہا کہ ہم اس جرم کی ہندوون کو سزا دین گے۔ مگر اللہ اکبر مسلمانون کا مذہبی جوش اور صرف زبانی تسلی تو بہ توبہ سب اوٹھ کر بولے کہ صاحب ہم تو اپنے مجرمون سے آپ ہی بدلہ لے لین گے۔ آپ ذرا تماشہ دیکھین کہ ہم ابھی کہا ابھی ایک ایک کے دو دو بنائے دیتے ہین۔ یہہ سنتے ہی صاحب بہادر کے ہوش باختہ ہو گئے۔ اور فوراً پولیس کو اطلاع دیدی۔ وہان سے مسلح سوار اور سپاہی آ گئے۔ اور مسلمانون کے تمام جوش و خروش کو زور دبدبہ سے پامال بنا دیا۔ اب تو مسلمان بھی مجبور ہو گئے۔ کرتے کیا۔ اب کچھ کرین تو سرکار کے مخالف ٹھہرتے ہین۔ اور یہہ بات اونہین منظور نہ تھی۔ تھوڑی دیر پولیس کا ان پر پولیس کا مضبوط ہو گیا۔

اب ہم اپنی عادل سرکار پر پرگورنمنٹ کیطرف متین بہزار ادب منتظر ہین کہ وہ ہندوون کو بالکل لڑوا تا سمجھتی ہے۔ اب وہ دیکھیں کہ اونہون نے کیسے سینگ نکالنے شروع کیے۔ پہلا اسکی جرم کی کیا ہی کچھ ٹھکانا ہے کہ مسلمانون کے مقابلہ مین بد جانور کو (جو فی الحقیقت اون کے نزدیک برے ہی برے ہین) اونہی احاطہ مین کٹوا دیا۔ اسکی گورنمنٹ نے ہندوون کی ناحق حمایت لیکر مسلمانون پر شیر کر دیا۔ اگر ہمارا یہہ لکھنا کہ گورنمنٹ ہندوون کی حامی ہے سچ نہین ہے تو ہم دیکھین گے کہ گورنمنٹ اون مجرمون کو واقعی سزا دیتی ہے یا صرف سزا کا نام مشہور کرنے کے لیے سرسری طور پہ ٹال دیتی ہے۔

جہاز مین سخت آگ

دس روز کا عرصہ ہوا کہ جہاز مین سخت آگ لگی۔ چالیس گھر جل گئے۔ ستر ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ علاوہ اسکے بہت سا ذخیرہ مچھلیون کا جل گیا۔

ندوة العلماء

ٹسب

اور اسکی سوا بہت سے ایسے ہی کھانے پینے کے
اور یہی ڈھنگ جو نئے نکال لئے ہیں معدوم ہوتے
چلے - اگر احیاناً کوئی عالم اتفاقات زمانہ سے کسی
آب و دانہ سے وارد بمبئی ہوا - فوراً انکے طرفداروں
نے اُسے جا ملایا - اور ضرور رائے وہابی وغیرہ
کے لقب سے سرفراز کیا - اور جاہل شریر لونڈوں
کو اس کے پیچھے لگا دیا - اور فوراً اشتہار یا
رسالے اوسکی تفسیق و تکفیر میں شایع کرا دئے
اور اپنی کساد بازاری کے خوف سے اسے طرح
بمبئی سے رخصت کیا - گو حاشا وکلا کبھی
یہ نہ کیا کہ جو الزام اسپر عائد کیا ہے عام مجمع میں
شرعاً و عقلاً اوسے ثابت کر دکھایا ہو - یا اوسے
کسی جلسہ میں اس کے عقائد فاسدہ پر (جسکی
تہمت لگائی گئی ہے اور جیسا مشتہر کیا گیا ہے)
مطلع کر کے موعظہ حسنہ کیساتھ اسکی اصلاح کی
ہو - اور کرنے دیکے -

ع

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

ان حضرات نے رسالہ بازیوں اور ایک دوسرے کی
تفسیق و تضلیل و تکفیر ہی کو شریعت سمجھ رکھا ہے
اور اسی قسم کی خرافات و بیہودہ باتوں کو غایت
اسلام و انتہائی ایمان قرار دے لیا ہے - اور
ساری عمر اپنے تھوڑے بہت علم سے اگر کام لیا بھی
تو یہی لیا جو خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بلا شبہہ کہا
جاتا ہے - افسوس و صد افسوس بلکہ ہزار افسوس
اے کاش ! یہ اپنے علوم معلومہ کے ذریعہ سے مسلمانوں
کی صلاح و فلاح کے اسباب بہم پہونچاتے - انکی
دینی و دنیاوی ترقی کی تدابیر انہیں بتاتے
انکی جہالت و نفاق و تعصب کا جو عالمگیر مرض
ہے معالجہ کرتے - انہیں یکجہتی و یکدلی و اتفاق
کا سبق دیتے - ان سے خانہ جنگی کا دھبہ
مٹاتے - مگر افسوس آپس کی مڈبھیڑ - اور
خانہ جنگیوں سے کب فرصت - ایک دوسرے کے
کافر بنانے سے کہاں چھٹی - باہمی مجادلت و منازعت
و مخاصمت سے کسے مہلت - پھر بھلا وہ اپنے اسلام کی
بگڑی ہوئی حالت سدھارنے کی تدبیریں سوچتے
اور انکی اصلاح کا خیال ہو - للہ الحمد کہ یہ ناممکن امر
ممکن ہوا - اور مدتوں کے بعد مسلمانوں کے بخت خفتہ
بیدار ہوئے - اور قسمت نے یاوری کی کہ انکی صلاح
و فلاح کے لئے حضرات علماء ہند نے ایک مجلس
قایم کی جسکا نام ندوة العلماء رکھا گیا
اور اس میں مسلمانوں کی نازک اور ردی حالت
کی اصلاح کی تدبیریں سوچنی شروع کی تھیں -
کہ بعض کوتہ فہم کج اندیش حضرات اسکے مخالف
ہوے - اور بیہودگی کی آڑ میں چوٹ کرنے لگے
جب کوئی قابل التسلیم قوی عذر شرعی ہاتھ نہ لگا
تو یہی لے بیٹھے کہ اسمیں تو وہابی شیعہ شامل ہیں

(واہ شاباش) کیون صاحب اول تو برائے نام
اس فرقہ کے دو چار شخص شامل ہین جنکی شرکت
کسیطرح ہمارے اصلی مقصود کے مخالف نہین
اگر ہم اس سے بھی بدرجہا زیادہ مخالطت و مصاحبت
و موافقت آپ صاحبون کی انہی فرقون سے ثابت
کر دین۔ اور آپکا انکا باہمی شیر و شکر کی طرح
میل جول پایۂ ثبوت کو پہونچا دین تو اوس وقت
آپ کیا فرمائینگے۔ بہرحال ہم آپکو اتنا جتلائے
دیتے ہین کہ آپکو اپنی ڈیڑہ اینٹ کی مسجد الگ بنانیکا
شوق ہے۔ اور متقدمین و متاخرین علماء دین کے
چال چلن سے الگ روش اور علیحدہ رفتار
اختیار کرتے ہو یہ آپکو مبارک ہو۔ لیکن یہ تو فرمائیے
کہ ندوہ کی مخالفت کس بنا پر ہے اور کس حوصلے پر
مین آپ کا اس سے بھی زیادہ شیعہ نیچر کا ہمدرد
ہونا آپ ہی کے قول و فعل سے ثابت کر سکتا
ہون۔ جب آپکو ندوہ کی کارروائی پر نکتہ چینی
کا پورا موقع ملا تھا تو کیون شریک جلسہ نہوئے۔
اور جب بقول آپکے ندوۃ العلماء (ندوۃ الجہلاء)
تھا تو آپ جیسے برگزیدہ متشرع متبحر عالم کیون
روپوش رہے۔ اور کاہیکو ندوہ کے دو ڈہائی
سو لائق علمائے اہلسنت والجماعت کو انکے خارج
از سنیت ہونیسے بالمشافہہ آگاہ نکیا۔ اور کونے
مین بیٹھکر کاغذ کے رسالے دوڑانے شروع کئے
کیا ہمدردی اسلامی اسیکا نام تھا۔ یا موعظت
حسنہ کی یہی صورت تھی۔ یا حق چھپانے والا گونگا

شیطان نہین ہوتا۔ یا یقولون بافواھہم ما
لیس فی قلوبہم کا مصداق بننا منظور تھا۔ جب
آپکے نزدیک دلائل عقلی و نقلی ندوہ کا وجود معاذ اللہ
برہمزن بنیاد دین اور غارت گر افراد شرع متین
تھا تو آپ پر فرض تھا کہ شریک جلسہ ہوکر احقاق
حق کرتے اور اپنے معاصر علماء ندوہ کو انکی فاش
لغزشون سے جو آپکے نزدیک کالرؤیۃ عین الیقین
ہو چکی تہین مطلع کرتے۔ یہ تو مسلم ہے کہ الحق
یعلو ولا یعلی اگر آپ سچے تھے اور ندوہ کے
مخالفت پر آپ کی یہی خیر خواہی نے آپکو آمادہ
کیا تھا تو ضرور حق تمہارا ساتھ دیتا۔ اور آپکو
غلبہ میسر آتا۔ مگر آپکی روپوشی سے عام مسلمانون
کو یقین ہوگیا کہ یہی کچھ مولوی صاحب مین قدیم
سے انکا شیوہ یہی ہے کہ متعصبانہ ایکدوسرے کی
تفسیق و تکفیر کرتے ہین۔ نہ ایسے ہوسکتا کہ مسلمانون
کی بہتری کے کام کرین۔ اور دوسرون کو ایسے ضروری
اور اہم مفید اور قوم کے کار آمد کام کرتے ہوئے
انکی حسد بھری آنکھین دیکھ سکتین۔ انہین تو درندون
کی طرح سے لڑنا بھڑنا آتا ہے۔ یہ میل جول کیا
جانین۔ انہین ملنساری اور اتفاق سے کیا مطلب
انکی بلا سے مسلمان چاہے کیسی ہی قابل الرحم
حالت مین ہون۔ مگر انہین اپنے ٹکے سیدھے کرنے
سے غرض۔ انکی بلا سے قوم بھاڑ مین یا جہنم مین جائے
کبھی ان مولوی صاحبون نے قوم کی بہبودی اور
انکی نکبت دور افلاس دینی و دنیوی مٹانے کیطرف توجہ

کی اپنے مطلب کے کام کیا۔ کون سے بمبئی والے
انکی ذات سے عالم فاضل قرآن کتاب علم الٰہی ہوئے۔
کون سی اونہوں نے سود خواری سے ان لڑکا
بیڑا اوٹھایا۔ یا کالے پانی کے ملک میں جانے سے
بچنے جوا کھیلنے سے مسلمانان بمبئی کو روکا۔ یا پانچوں
مسلمانوں کو لڑکیوں کی وراثت میں ہندوانہ چلن
سے مانع آئے۔ یا بمبئی کے متمول مسلمانوں کو زکوٰۃ
ادا کرنے پر شرعاً مجبور کیا۔ یا شادی و غمی میں
بیجا اسراف کرنے سے مزاحم ہوئے۔ یا باہمی نفاق
مٹانے اور آپس میں اتفاق بڑھانے میں سعی کی
یا شرعاً ربا کا ناجائز و حرام ناپاک سمجھا۔ تو اون [illegible]
کو منع کیا۔ (باقی آیندہ)

راقم فخر الاسلام محمد عبد الرحمن مشائق حسان [illegible]

بنارس کے فساد کے مقدمہ کا نتیجہ

۸ اوبن بنگال رجمنٹ نے جو بنارس کی پولیس سے
فساد کیا تھا اوس کے مقدمہ کا فیصلہ اب شایع ہوا
ہے گورنمنٹ نے کمانڈر انچیف کی درخواست پر صوبہ دار
میجر میر نیاز علی اور جمعدار میر صاحب علی کو نوکری
سے برطرف کر دیا۔ یہ دونوں صوبہ دار اب تک
قلعہ ولیم مدراس میں کام کرتے ہیں۔

طوالی کا فساد

اس فساد کے متعلق ۲۷ مئی کو بنگلور سے خبر آئی کہ
۲ آدمی مرے اور ۲۰ زخمی ہوئے
ضلع مجسٹریٹ اور انسپکٹر جنرل پولیس میسور نے
ملکر ایک رپورٹ اس فساد کی بابت شایع کیا ہے
اور پولیس کی تائید کی ہے کہ اونہوں نے جو گولیاں
اور گولیاں چلائیں بہت اچھا کیا۔ لیکن میسور کے
دیوان صاحب اور ریزیڈنٹ صاحب کو اس رپورٹ
سے اتفاق نہیں ہے اسلیئے اونہوں نے اس فساد
کی تحقیقات بذریعہ کمیشن کے دوبارہ کرانا چاہا ہے

دہولیا کے قریب ڈاکہ

دہولیا کے تلوڑا گاؤں میں رات کے وقت
ڈاکہ پڑا۔ یعنی ڈاکو ایک مالی کے مکان میں گھسے
تھے۔ مالی نے ان سب میں سے ایک ڈاکو کو پکڑ لیا
اور باقی بھاگ گئے۔ مگر اوس نے مالی کو سخت
مجروح کر دیا۔ چنانچہ وہ قریب المرگ ہے

ہنگامہ جدہ

حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ نے ہنگامہ
جدہ کے متعلق زرتاوان دینے کا حسب ذیل حکم صادر فرمایا۔
برٹش سفیر کے لیئے دو لاکھ پچاس ہزار سکہ فرانک۔
روسی سفیر کے لیئے ایک لاکھ پچاس ہزار فرانک۔
سفیر فرانس کے لئے ایک لاکھ فرانک

مطبع محمودی ٹانک سٹریٹ میں منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر
جوہری محلہ نمبر ۱ بمبئی سے شایع ہوا۔

مضامین
یعنی
ہندوستانی فرنگی صدائے بازگشت
خارجہ میں
تحریک استقلال
لیورپول مسلم انسٹیٹیوٹ

مسلم ہیرالڈ

مضامین
خبروں کا چمن
ڈاک خانوں میں قرآن شریف کی بے ادبی
استفسار مدرسہ نصیر آباد
علیگڈھ میں بقرعید کا فساد
گاؤکشی

جلد ۸ | بمبئی دوشنبہ ۱۶ ذی الحجۃ الحرام | ۱۸۹۶ء | نمبر ۱۴۰

خبروں کا چمن

لندن ۲۶ مئی - کاندیا کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ وہاں بدستور سے امن ہے - کئی جنگی جہاز عیسائیوں کی حفاظت کے لئے پہنچ گئے ہیں - جنہوں نے انتظام کیا ہوا ہے کاندیا کے اطراف میں کہیں کہیں فساد باقی ہے -

مصر کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ قاہرہ میں ہیضہ شائع ہے - وہاں ایک سو اسی آدمی میں مر گیا -

گذشتہ ہفتہ میں شملہ میں خوب بارش ہوئی -

رامپور میں حمید دہوبی نے میونسپلٹی کی ممبری کے لئے پیش قدمی کی تھی وہ ناکام رہا -

مسٹر جین میجر ڈی - سی - ڈیوڈسن [illegible] نے ۱۵ ماہ کی فرلو رخصت لی ہے -

پی اینڈ او کمپنی کا گنگا نامی آگبوٹ جس میں ۲۲ مئی کی ولایت کی ڈاک ہے ۲۵ مئی کو عدن سے روانہ ہوا -

سکندرآباد میں ۲۸ مئی کو ڈپٹی کمشنر مسٹر دستور ایدل جی گوہیتی لو لگنے سے مرگئے - متوفی کی عمر ۵۳ سال کی تھی - ایک عورت اور چھ بچے چھوڑے - سرکاری نوکری ۲۸ سال تک [illegible] انجام دی - ان کے نام میں ایک روزنامچہ [illegible] بھی ہیں -

بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] کرن جاری ہونیوالی ہیں ۲ بمبئی میں اور ۲ احمدآباد میں -

مسٹر [illegible] کیمبل کلکٹر بمبئی نے ۲ ماہ کی فرلو رخصت لی ان کی جگہ [illegible] کام کرینگے -

بیجاپور کی سشن میں جو تین آدمیوں کا مقدمہ دائر تھا ان میں سے دو آدمیوں کو پھانسی اور ایک لڑکے کو کالے پانی کی -

بھاونگر میں [illegible] جل جانے کی وجہ سے کسی بڑی قلت ہو گئی - اگرچہ اور جگہ سے گھاس کافی ملتی ہے مگر بہت مہنگی -

مہاراجہ جیپور اسی سال میں امپیریل سروس میں نئے [illegible] اور [illegible] اضافہ کرنے والے ہیں - [illegible] میں سپاہیوں میں بھی اضافہ ہوگا -

اب تک کسی انگریز کو قلعہ حیدرآباد میں زمین لے کر مکان بنانے کا اختیار نہ تھا - مسٹر [illegible] نے گورنمنٹ ہند سے اس قدیم قاعدہ کو تڑوا دیا -

گورنمنٹ نظام کی پریوی کونسل عنقریب مقرر ہونے والی ہے - مولوی [illegible] الدولہ [illegible] کے ممبر ہونے کی خبر ہے -

مہاراجہ [illegible] اور [illegible] چیمبرلین [illegible] کی گاڑی میں بیت الخلا بنا ہوا تھا [illegible] -

قسطنطنیہ میں سفیر اٹلی کے [illegible] کا قاعدہ [illegible] منسوخ تھا - اب پھر جاری ہونیوالا ہے -

شاہ [illegible] سلطان المعظم کی [illegible] سے بہت ممنون و محظوظ ہوئے -

مسلم ہیرالڈ

بمبئی پنجشنبہ ۳۰ مئی ۱۸۹۶ء

کیا بمبئی میں قرآن شریف کی بے ادبی

ہمیں معتبر ذریعہ سے صحیح خبر ملی ہے کہ بعض بے شرافت ناپاک اسلامی بمبئی (عام اس سے کہ تاجر کتب ہوں یا غیر تاجر کتب) اکثر جزدانوں کو قرآن شریف کے پھٹے ہوئے اوراق اور بعض کتب احادیث جو بازار میں [illegible] دست میں رجسٹر کراتے ہیں یا لیٹر بکس میں بند کیا کرتے ہیں۔ اور اس سے قرآن شریف و کتب احادیث کی سخت بے حرمتی اور بے ادبی ہوتی ہے یہاں تک کہ غیر قوم کے لوگ بھی ہم پر طعنہ مارتے ہیں کہ اپنی مذہبی کتابوں کی مسلمانوں میں کیا عزت و حرمت ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تاجر و مشتری دونوں اپنے تھوڑے سے نفع کے لئے کیوں ایسے برے گناہ عظیم کے قابل کے مرتکب ہوتے ہیں کیا انکی دینی حمیت اور اسلامی غیرت کا یہی تقاضا ہے کہ اپنی مذہبی کتابوں کی اہانت و بے حرمتی کے روادار ہوں۔ ایسے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس ہوتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو حق حاصل ہے کہ اپنی مذہبی کتاب کی ہتک حرمت ان اوراق کے بیچنے یا [illegible] تقسیم کریں اور غیر مذہب والوں کو اپنے [illegible] نقصان [illegible] کا [illegible] تفصیل وار ان لوگوں کے نام بھی [illegible] کریں گے جو کتابوں کے ساتھ ایسی [illegible] بہتر ہیں ہم امید ہے کہ عام دنیا کے مسلمان آئندہ احتیاط کے ساتھ قرآن شریف شائقین و خریداروں کو بھیجا کریں گے۔

امتحان مدرسہ نصیر آباد

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم مضمون مندرجہ ذیل بغرض ہمدردی اہل اسلام آپکی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ازراہ کرم آپ اپنے اخبار میں شائع کردیں گے۔

یہاں کے اہل اسلام نے ایک جلسہ اس غرض سے قائم کیا کہ یہاں کے [illegible] اردو مدرسہ کی حالت اندنوں کس درجہ ترقی پر ہے۔ اور انہیں مسلمانوں کو کس قسم کی امداد کی ضرورت ہے ملاحظہ فرمائیں۔ تاریخ ۸ ماہ مئی ۱۸۹۶ء کو قریب ۱ بجے کے ممبران جلسہ جناب قاضی [illegible] بخش صاحب و سید [illegible] علی صاحب قاضیان نصیر آباد [illegible] سجادہ نشین [illegible] صاحب و [illegible] میاں صاحب [illegible]

وہاں گیروا ان [illegible] ودیگر معززین تشریف لائے
تھے۔ میاں جان موصوف نے لڑکوں کا امتحان لیا۔
اور مدرسہ کی کل حالت پر نظر کی۔ ایک امتحان میں
بہت اچھے تھے۔ اور مدرسہ کی حالت بہت ترقی پر
پائی۔ [illegible] میں اس مدرسے [illegible] لڑکوں
کے نام درج تھے۔ [illegible] حال میں [illegible]
مدرسین اور اون کے [illegible] کی کوشش سے [illegible]
سال میں اعلی درجے کی ترقی [illegible]
جلسہ بہت خوش ہوئے [illegible]
کی اور لڑکوں کو انعام تقسیم کیا۔

قاضی اشرف علی صاحب نے ایک لکچر دیا جسمین
یہاں کے اہل اسلام کو تعلیم کی ترغیب [illegible] مدرسہ کی
امداد کی صورتین بیان فرمائین [illegible]
معززین نے قبول فرمایا امداد کی کوشش کا وعدہ
کیا۔ اخیر میں شرح [illegible] صاحب [illegible] جلسہ
نے بہت اچھا کہا۔ اور گورنمنٹ کے خیالات اور
امداد کے ممنون ہوئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ
اہل اسلام [illegible] اس قسم کے جلسے
کرکے اپنے بھائی مسلمانوں کو تعلیم کی ترغیب دینگے
اور اونکی مدد بھی کرینگے

راقم [illegible] محمد طالب العلم [illegible] ٹریننگ سکول
[illegible] قصبہ نصیر آباد ضلع [illegible]

مورخہ ۲۵ مئی ۱۸۹۶ء

دیناگڈھ میں بقرعید کا فساد

دیناگڈھ میں جو فساد ہوا تھا اوسکا حال ہم پہلے لکھ [illegible]

[illegible] سے معلوم ہوا کہ [illegible] آدمی
[illegible] پولیس نے [illegible] لوگوں کو گرفتار
کیا [illegible] میں [illegible] باقی [illegible]
[illegible] کے لئے جو [illegible] نے [illegible]
آیا تھا [illegible] پیش [illegible] گرفتار شدہ لوگوں کا
مقدمہ [illegible] کے مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوگا۔

گاؤ کشی

۲۸ مئی کو کلکتہ سے تار آیا کہ [illegible] ڈسٹرکٹ
[illegible] نے [illegible] اعلان جاری کیا
کہ کوئی مسلمان قربانی نہ کرے
مسلمانوں نے عذر پیش کیا کہ ہم ہمیشہ سے قربانی
کرتے چلے آئے ہیں [illegible] ہم کو [illegible]
کر سکتے ہیں۔ غرض فساد کی نوبت پہنچ گئی
لیکن وہاں کے معزز لوگوں اور وکیلوں نے
روک لیا۔ پولیس نے [illegible] کو گرفتار کیا۔
ہائیکورٹ میں اپیل کی گئی ہے مجسٹریٹ سے جواب طلب
ہوا کہ تم نے کس قانون کے مطابق مسلمانوں کو قربانی
سے روکا [illegible] تمہارا حکم
نہ منسوخ کیا جائے۔

[illegible] ریفارم [illegible]

نے ایک عرضی بھیجی ہے کہ مسلمانون کے اسلامی کامون مین کیون دست اندازی کیاتی ہے۔

بجلی

کل اخبار مسلم ہیرالڈ کا ویکلی ایڈیشن شایع ہوگا۔

رات کو بارش ہوئی اور بجلی وغیرہ بھی چمکتی رہی۔ اگر ایسے ہی دو پانی برستے اور پڑ گئے تو گرمی کا اچھا سا علاج ہو جائیگا۔

اندہے کی چوری

پولیس انسپکٹر تیلی نے ایک شخص استفہا بہائی کو مسٹر سلیپر مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیا جرم یہہ کہ اوسنے ایک شخص عبدالرحمن نابینا کے چاندی کے ۲۰ تام اور ایک زنجیر چرالی تہی۔ نابینا نے بیان کیا کہ مین اپنے لڑکے کے لیے نارنگی خریدنے قلعہ مین گیا تہا جب مین واپس آیا تو راہ مین مجکو مجرم ملا اور میرا کرتا پہاڑ کر ۲۰ تام معہ زنجیر کے نکال لیگیا مین اوسکی آواز سے پہچان سکتا ہون۔

جب مجرم کو دو پولیسمینون نے گرفتار کیا تو اوسکی دہوتی مین سے بٹن معہ زنجیر گر پڑے گرتے وقت ایک سپاہی نے دیکہا۔ مجرم نے بیان کیا کہ مین اپنی صفائی کے لیے گواہ پیش کر سکتا ہون کہ مین نے یہہ بٹن نہین چرائے۔

خودکشی

کل مسٹر ٹرنر کار... نے کوکا اسٹریٹ مین ایک ...

۸۰ سالہ پارسی نسروانجی جیونجی بہائی کی لاش برچوکی کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ شخص دیوانہ ہوگیا تہا۔ بندر روڈ پر اسکو بخار بہی آیا۔ اسکی لاش گٹر مین سے نکلی ہے۔

بداخلاقی

کانسٹبل یاکلی نے نفیس علی الف اور اوس کے ساتھ ۲ عورتون کو گرفتار کر کے مسٹر سلیپر مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیا۔ جرم یہہ کہ یہہ عورتین راستہ مین کہڑی ہوکر معزز لوگون کو جو ادہر سے گذرتے مین نام لے لیکر پکارتی ہین۔ مجسٹریٹ نے سب عورتون پر پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کیا۔

چکلہ مین آگ

گذشتہ شب ۱۰ بجے چکلہ مین ایک شخص نرسی ناتا کے مکان مین سے دہوان نکلتا معلوم ہوا۔ اس مکان مین ایک شخص عبدالحسین طیب جی کا کپڑے کا کارخانہ ہے۔ بذریعہ ٹیلیفون کے سب خانون مین اطلاع دی گئی۔ تہوڑے عرصہ مین بابن اللہ تالاب، قلعہ، سینٹ روڈ اور گرالیا تالاب روڈ کے انجن آپہونچے۔ دو انجنون نے فوراً آگ بجہانی شروع کر دی اور آدہ گہنٹے مین آگ بجہادی۔ آگ بجہانیوالا ایک شخص مسمی گینو نارو ۱۰ فیٹ کی بلندی پر سے گر پڑا۔ اوسکو پولیس اسپتال مین لیگئے۔ ۸ ہزار کا نقصان ہوا۔

ہندوستانی فوج کی خدمات مہمات خارجہ میں

مسلسلہ

الغرض اودھر متواتر جلسہ ہائے پارلیمنٹ میں سیکرٹری آف اسٹیٹ کا ہندوستانی فوج بھیجنے سے صریح انکار کرنا اور ادھر ہندوستان کے اخبارات کا (جنمیں انگلو انڈین اخبارات بھی شریک ہیں) اس تجویز پہ سخت [illegible] مخالفت کرنا [illegible] ہندوستانی فوج کو [illegible] حیرت انگیز و تعجب خیز معاملہ ہے - اور [illegible] سوال پیدا ہوتا ہے کہ مصری فوج ایسی [illegible] ناکافی اور ناقابل [illegible] سوڈان ثابت ہوئی جو [illegible] کو اپنے ارادے اور اپنے [illegible] کے خلاف ہندوستان سے فوج بھیجنے کی ضرورت لاحق ہوئی۔

یہ پہلی دفعہ نہیں ہے کہ ہندوستانی فوج ہندوستان سے باہر ممالک میں جنگ کے لئے بھیجی جاتی ہے جو ہندوستان سے کوئی علاقہ یا سروکار نہیں رکھتے بلکہ [illegible] کے اختتام اور [illegible] صدی کے آغاز میں جبکہ فرانس اور انگلستان کے درمیان جنگ چھڑی تھی تو جاوا - ماریشس - آفریقہ اور کئی دیگر مقامات دور دراز کو ہندوستان سے فوج بھیجی گئی - اور اسی صدی کے ابتدائی سالوں میں جب کہ انگلستان نے مصر پر قبضہ کیا بمبئی سے فوج آئی جب اہل فرانس پر وہاں فتح حاصل کی - دو مرتبہ ہندوستانی فوج چین کو - پھر عرب اور ایران وغیرہ کو اور پھر آخری زمانہ میں ابی سینیا کو گئی - پھر ۱۸۸۲ء میں مصر کو - اور اسکے بعد [illegible] سوڈان میں - پھر [illegible] دیکھی [illegible] مالٹا کو بھیجی گئی - اور مشرقی افریقہ میں سب تک دشمنوں کیساتھ [illegible] ہندوستانی فوج مقیم ہے - اور اب [illegible] پھر جا رہی ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ان ممالک اور وہاں کے واقعات سے ہندوستان کو کوئی علاقہ اور فوج ہند کو کوئی سروکار نہ تھا - البتہ ہندوستانی فوج کی روشنی طبع اور لیاقت کا یہ صلہ اسکو ملا ہے [illegible] ہندوستانی فوج جفاکش ہے [illegible] - کم خرچ ہے - مطیع ہے - [illegible] جنگ کے لئے [illegible] جلد تر کوئی فوج آمادہ و مہیا نہیں ہو سکتی - میدان کوہستان - جنگل - بیابان - اور ہر ایک سخت سے سخت مقام [illegible] کے لئے اگر ہے تو ہندوستانی فوج [illegible] دنیا کی بڑی بڑی فوجوں میں صرف ایک ہندوستانی فوج ہی ایسی ہے جسکی نقل و حرکت پر [illegible] میں کسی قسم کی [illegible] نہیں مچ سکتی - [illegible] اعظم یورپ [illegible] انگلستان میں [illegible] ذرہ سی [illegible] ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو جاتا ہے - غرضکہ ہندوستانی فوج ہی ایسی فوج ہے جو ہر موقعہ پر کام آتی ہے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اخبار ٹائمس [illegible] سٹینڈرڈ ڈیلی کرانیکل اور قریب قریب تمام لندن کے روزانہ اخبارات سوا [illegible] اور [illegible] کو ہندوستانی فوج بھیجنے کی رائے [illegible] کے ساتھ صلاح [illegible] اور آخرکار ہندوستانی فوج کو اپنی جانبازی دکھانے اور فتح کا سہرا اپنے سر پر رکھنے کا موقع دیا گیا [illegible]

ندوۃ العلماء

نمبر ۳

باوجودیکہ بمبئی کے مسلمانوں میں تھوڑی حق کی
کی استعداد اور مادہ موجود تھا مگر انکی [illegible]
سے انھیں دو مہینوں کی اصلاح کی مہلت ہی [illegible]
حنیف سید یوسف [illegible] الا کہ ندوہ کے جلسہ میں
شریک ہوکر تقریر کرنا تھا کا رستہ [illegible] اور آپ
کو استقلال ہی نہیں بہت [illegible] آپ کو
مجبور و معذور تسلیم کرتے ہیں مگر [illegible] کو جیسے
بیان مشہور [illegible] اب شتابہ [illegible] بیان
[illegible] اور لقدی کی لینا اور سیارے [illegible] علماء کو
کافر و فاسق ضال مضل کہنا اور ساری دنیا کے
مسلمانوں کو گمراہ و بددین اور اپنے آپ کو
مسلمان سمجھنا یہ آپکی جہالت ہی تو ہے عقلمندی کی
دلیل ہے ذالک مبلغهم من العلم شرکا
ندوہ ایسے حضرات تھے جو باوجود لیاقت [illegible]
پر اطلاع اور شرعی مخالفت پر آگاہی پانے کے
اپنے خیالات فاسدہ سے نہ ہٹتے اور [illegible]
اور [illegible] طرح بہت سے ہی سے باز نہ آتے۔ بمبئی
میں حضرت شیخ الاسلام مولانا مولوی محمد
لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ [illegible]
حیدرآباد و جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق
صاحب مصنف تفسیر حقانی ادام اللہ افضالہما جب
رونق افروز ہوئے۔ اور ایک عالیشان جلسہ میں

مسلمانان بمبئی کے صفحہ خاطر سے یہ فاسد خیال کہ ندوہ
مخالف اہلسنت والجماعت ہے اور اسکی شرکت [illegible]
شریک [illegible] حرف غلط کیطرح مٹا دیا۔ اور یہ
طور پر ثابت کردیا کہ ندوہ ہرگز ہرگز مخالف
اسلام اور مخالف اہلسنت الجماعت نہیں۔ ندوہ
کے اغراض و مقاصد [illegible] اعتراض [illegible]
ہر قسم نقلاً و عقلاً [illegible] بمبئی کے ان حضرات
مولوی صاحبوں کو ضرور اپنے شکوک رفع کرلینا تھا
کہ (صبح کا بھولا اگر شام کو آئے تو اسے بھولا
نہیں کہتے) اس مثل کے مطابق انکی نسبت [illegible] غیر قابل
بازپرس شمار کیا [illegible] التائبین
[illegible] لکن لا [illegible] انکی [illegible]
بدعملوں کا [illegible] دلیل [illegible] آگے [illegible]
بہی [illegible] ایسی صورت میں ندوۃ
العلماء کی مخالفت محض تعصب و ہوا جس نفسانی و
ہفوات شیطانی سمجھی جائے تو کیا بیجا ہے۔
ندوۃ العلماء کیا ہے؟ علمائے دین کی
ایک مجلس ہے علماء اہلسنت والجماعت کے [illegible]
کی ایک انجمن ہے جسکے ذریعہ سے مسلمانوں کی
صلاح و فلاح دینی و دنیاوی کے اسباب بہم
پہونچائے جاتے ہیں۔ [illegible] لوجہ اللہ
[illegible] (... الامر)
ایک دوسرے کی لڑائی کا فیصلہ کرکے جو [illegible]
مسلمانوں کے حق میں عقلاً و نقلاً مفید و کارآمد

سمجھی جاتی ہیں لئے قائم کئے گئے ہیں۔ دو بنیادی امور جن
کے متعلق انہوں نے جیسے غیر مشتبہ و غیر متزلزل
طریقے سے بھی ان امور میں شور ہوا ہے۔ حضرت
وہ ہمارے ساتھ متفق ہیں اور پھر اگر پھر کسی
بات میں جو تیسرا ہمارا ہی مخالف ہوں ہم اپنے
اتفاق نہیں کئے۔ ایسے ہی تحریری ہے۔ اس
چند سید علماء کی مجلس میں ایسے بیان کئے جاتے ہیں کا
ذرہ تک زبان پر آتا جو ایک رد ہو۔ ان
حملہ کا مورث ہوا ندوۃ العلماء کی مخالفت کوئی
کہیں نہیں ہے کہیے سوچئے سمجھئے زبان درازی
اور تالے لگا دی۔ جب چاہا کافر بنا دیا۔ جو چاہا
بکدیا۔ لکھا ہے۔ ندوہ کی مخالفت میں جنہوں نے
کی نام میں نے لیے ہیں اکثر ان میں سے نہیں
رابطہ تلمذ رکھتے ہیں۔ اور بعضے دستخط کنندہ تو
ایسے حضرات ذی علم ہیں کہ جنہیں ہدایۃ النحو
شرح مائۃ عامل شرح تہذیب تک کی عبارت صحیح
پڑھنی نہیں آتی۔ قرآن شریف کا لفظی ترجمہ تک
کرنا نہیں جانتے مگر لمبے چوڑے فتوے لیے
کو موجود ہیں۔ ندوۃ العلماء کے مقاصد مرغوب
طبائع اہل اسلام ہیں۔ نصاب تعلیم کی اصلاح
اور علوم دین کی ترقی۔ اور تہذیب اخلاق اور
شائستگی اطوار علماء کے باہمی نزاع کا دفع
اور اختلافی مسائل کے رد و قدح کا پورا پورا انسداد
عام مسلمانوں کی بہبودی فلاح اور اسکی تمام تر

ڈاکٹر سیاستی ہو ہیں
عظیم الشان اسلامی دار العلوم
علوم اور فنون کے متعلق عملی مساعی کی ہیں
بلکہ آزادی کے ساتھ جب تک زمانہ کی نسبت اس
میں کیسے محتاج اور دست نگر ہوں اور نیز مذہب
والوں سے مقابلہ میں اسلام کی حقیقت اور عمدگی
ثابت کرنے میں اپنا ثبوت۔ اور حالات دنیا و فہم
تاریخ صحیحہ سے وہ تفصیل تمام حاصل کریں ترقی اسلام
کی تدبیر میں اکثر تامر و مہارت کامل بہم پہنچائیں
اور اسلام کی خوبیاں اور فوائد بیان کرکے اس کی
نشر و اشاعت میں مستعد جاتی ہوں اور اسلام
اور اسلامی علوم کی ترقی اور استحکام کے اسباب
دریافت کرنے میں کوشش کریں۔ اور بہت سے
اسلامی حکومت مفقود ہونے کے باعث جو ہمارے
ہر طبقے کا مرض بڑھتا جاتا ہے۔ اور آزادی ہمت
وہ ہمت اور ہمت نفرت کی وبا دن بدن بڑھتی
جاتی ہے۔ اور سستی و ادبار کی بلا بھی اسی سے
روز افزوں ہو رہی ہے۔ اس کی معالجہ کے لئے
طبیب حاذق ہیں۔ اور آپس کی تو تو میں میں کو
پس پشت پھینک کر وہ اسلامی اتفاق اور میل
جول و رابطہ اتحاد قائم کریں جس کی آج سخت
ضرورت ہے۔ (باقی آئندہ)

راقم خاکسار کمترین خلایق فخر الاسلام
محمد عبد الرحمن شائق حسان روم عفی عنہ

مسلم انسٹیٹیوٹ

[illegible] سے لیورپول

مسلم انسٹیٹیوٹ کے متعلق مضامین صفحہ مراسلات مین شایع ہوتے ہین۔ لیورپول اور امریکا کے نو مسلمون کے متعلق جسقدر حالات مجھے معلوم ہوئے اگر مین ان کو بیان کرون تو غالباً آپکے اخبار کے ناظرین انہین توجہ کے ساتھ دیکھینگے ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگون کے خیالات مجھ مسٹر ویب اور شیخ عبداللہ کوئیلیم کی نسبت معلوم نہین ہوئے کہ کیا ہین مگر دوسرا اختلاف سے مجھے بڑے طور پر واقفیت ہے جو ان دونون نو مسلمون کی نسبت ظاہر کیے جا رہے ہین۔

ایک عرصہ ہوا جب احمد مختار پاشا کمشنر ترکی متعینہ مصر نے عبدالرحیم آفندی کو جو مصر کے ایک مشہور عالم ہین امریکا مسٹر ویب کے پاس بھیجا تھا عبدالرحیم آفندی نے مسٹر ویب اور نیویارک کے کل نئے مسلمانون کا حال ایک رسالے کی صورت مین شایع کیا ہے۔ یہ رسالہ عربی زبان مین چھپا ہے اور مجھے امید ہے کہ شاید یہ رسالہ ہندوستان مین بعض ان دکانون سے جو مصر کی مطبوعہ کتابین بیچتی ہین ملتا ہوگا۔ مصنف نے رسالے کا نام "الاسلام فی امریکہ" رکھا ہے۔ پندرہ مہینے کا زمانہ ہوا جب یہ رسالہ میری نظر سے گذرا تھا۔ الاسلام فی امریکہ کے عنوان سے مین نے اسوقت ایک مضمون کانپور کے نور الانوار مین چھپا تھا اور [illegible] کہ اس موجودہ اختلاف کا بھی تذکرہ کیا تھا ایک گروہ اسبات پر زور دیتا ہے کہ عبداللہ کوئیلیم اور مسٹر ویب کچے دل سے مسلمان نہین بلکہ بجائے فائدے کے اسلام کو ان لوگون سے بہت سخت نقصان پہنچنے کا خوف ہے۔ اس گروہ کی پاس ان لوگون کے دل سے مسلمان ہونے کا ثبوت صرف ان کے خیالات اور عقائد ہین جو ان صاحبون نے اپنے رسالون اور لکچرون کے ذریعے سے ظاہر کیے ہین۔ اور ظاہر کسیقدر ان کے موجودہ عقائد پر اعتراض بھی کیا ہے مجھے افسوس ہے کہ وہ تمام مضامین جو ان کی تحریرون سے جمع کیے گئے ہین میرے پاس موجود نہین ہین ورنہ مین ضرور اسی وقت پیش کرتا۔ مگر تاہم چند موٹی باتین جو مجھے اس وقت یاد ہین بیان کرتا ہون۔

مسٹر ویب نے تقدیر اور جہاد کا بالکل انکار کیا ہے۔ اور شیخ عبداللہ کوئیلیم نے تو مسئلہ تقدیر کی نسبت لکھ دیا ہے کہ محمد صاحب نے بہت زور کے ساتھ مخالفت کی ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہین۔

باقی آیندہ

مطبع محمدی [illegible] مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے چھپکر
[illegible] محلہ [illegible] سے شایع ہوا

مسلم ہیرالڈ

جلد ۸ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۱۰ ذی الحجہ الحرام ۱۳۱۴ھ | نمبر ۱۴۲

خبرون کا چمن

تھساولی سے جو خبرین آئین ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کی ۸۰ ہزار فوج [illegible] کے لئے تیار ہو رہی ہے [illegible] یہ سوال ہے کہ والمانہ لوگون نے [illegible] کی منزل سے [illegible] کی ہے جرمنی نامی ایک قیدی دیوانہ ہو گیا اور اوسنے خودکشی کی۔

بنگال واقع ملک نیلز مین امیر کا ایوان اوڑ گیا۔ دو سو آدمی ضایع ہوئے۔

فرانسیسی گورنمنٹ نے اثر ڈالنے والے ڈیلیگیٹ کو بھیجا ہے جو لندن مین داخل ہوئے۔ وہ تجویز کرتے ہین کہ انگلستان ۔ جرمن اور امریکا شریک ہو کر ایک کمیشن تحقیقات مقرر کرین کہ کس وجہ سے ہیشی نرخ ایکسچینج کے تجارت زراعت اور مزدورون پر کیا اثر پڑتا ہے۔

اسپین شروع موسم سرما تک کیوبا کو اور فوج بھیجیگا پچاس ہزار فوج اوس زمانہ مین بھیجی جائیگی ۔ کیونکہ تمام جزیرہ مین غدر ہو گیا ہے۔

روز ٹر کا خاص نامہ نگار عکاشہ سے خبر دیتا ہے کہ درویشون کے نام مفصل [illegible] سے بہت بڑی حیرت ہوگی ۔ یہ بات یقینی ہے کہ اگر درویشون کو ایک ہی زک ملی تو خلیفہ کی حکومت ٹوٹ جائیگی ۔ خیال ہے کہ انکا مین جنگ ہونیوالی ہے۔

فرانس اور روس کا ارادہ ہے کہ ہوا پیش کر مصری کے ساتھ مصری کنفرنس کے بابت مین ابہ حبشہ تاہوشی ہیتا وو روس کے اصل ہی [illegible] اپنے خیالات ظاہر کرین۔

ضرور ہے کہ برٹش گورنمنٹ کا اقتدار اور فارس کے امن قایم رکھنے کے لئے بلوچستان کا راستہ تار اور ریل کے ذریعہ سے کھول دیا جائے ۔ جیسے کہ روس نے فارس کو شمالی وسط ایشیا مین کھولا ہے۔

ہند مین ۱۰ سال سے کم عمر بیوہ لڑکیونکی تعداد ۷۹ ہزار بیان کی گئی ہے۔

[illegible] ریلی اور شاہی سلویسے مین مٹی کا کام قریبا ختم ہو چکا اب پلون اور اسٹیشنون کی [illegible] لگایا گیا ہے آیندہ موسم برسات مین مٹی [illegible] جائیگی ۔ اور سڑک بالکل صاف ہو جائیگی اور اسی اثنا مین آگرہ آباد ریلوے کی شاخ پرتاب گڑھ مین اوس کے ساتھ مل جائیگی ۔ اور وہ سلطانپور سے آگے گذر کر فیض آباد تک پہونچ جائیگی۔

پنجاب ۔ یہی میل ہین جو غازی آباد کے قریب آگ لگ گئی تھی اور جسمے دس موتین ہوئین ۔ [illegible] آگ سلگنے کی ریلوے ٹرینون مین صرف زبانی ہدایت ممانعت ہونی چاہیے بلکہ اوسکی نگرانی ایسی سخت ہونی چاہیے کہ پھر کبھی اس قسم کی وارداتین دفوع مین نہ آئین

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ہر دوشنبہ یکم جون ۱۸۹۶ء

جلسہ محمڈن کلب بمبئی

یہ جلسہ [illegible] کو جناب مولوی محمد یوسف صاحب کلکتہ والے کے مکان واقع ڈیکلا اسٹریٹ مین منعقد ہوا۔ بتحریک محمد جعفر علی صاحب صدر محمڈن کلب اس جلسے کے صدر نواب [illegible] علی خان ہوئے۔ صدر کی تحریک سے جناب ابو محمد مولانا مولوی محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی کھڑے ہوئے۔ اور ترقی پر مدلل مضمون بیان کیا کہ ترقی کی آخر انتہا بھی کچھ ہے۔ تم بی اے ایم اے تک ترقی کرتے چلے جاؤ کوئی گناہ نہین کسی قسم کی ممانعت نہین مگر ہان اسکے ساتھ لحاظ مذہب و پابندی وضع چاہیئے۔ یہ اسی ترقی کا اثر و نتیجہ ہے کہ تم آج [illegible] پڑھتے ہو۔ اسکا نام ترقی نہین۔ انگریز لوگ ترقی علم سے کسی نہ کسی قسم کی صنعت و حرفت کے موجب بنتے ہین اور کسی نہ کسی فن کا اختراع کرتے ہین تم سے تو وہ بھی نہین ہوتا بلکہ بجائے اسکے یہ ترقی کی گئی ہے کہ کوٹ پتلون ڈانٹ کر عورتون کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر باغ و راغ آبادی و ویرانہ سڑک و بازار مین پھرین [illegible] چھڑی کانون سے لگا لقمہ حلق سے نیچے نہ اوترے۔ اولاد بھی دہریت و نیچریت کے مضامین بیان کرین۔ جب نواب [illegible] شاہ ہندوستان مین آئے تھے تو [illegible] اسقدر [illegible] ملکون مین نہ پھیلی تھی اسقدر آزادی کہ [illegible] مین مسلمانی بھی [illegible] تھی۔ تمام مذہبی پابندی سے نفرت تھی جو [illegible] بیان ہے۔ اسپر آل رسول بننے کا دعوی اپنے بزرگون کی اولاد کہلانے کا شرف کیا مفید ہو سکتا ہے ہرگز نہین۔ اسلام تمکو انگریزی تعلیم سے مانع نہین ہے سیکھو اور خوب سیکھو لیکن وہ چال چلن تو [illegible] سے بچانے والے ہین تمہارے لئے اللہ تعالی کے رسول چھوڑ گئے ہین اور جس کی پابندی کی تمہین تاکید کی ہے [illegible] کھانا پاک شریف ہونا اور [illegible] نہین نفع دیگا جب کہ تمہارے پاس تقوی ہے اور موجودہ ترقی کے ساتھ تمنے دینی ترقی بھی کی ہے۔ جاپانیون نے چینیون کی صنعتین اپنا لین اپنر خوب ہاتھ صاف کیا یہ بھی ترقی ہے۔ مگر تم مین کسی نے ایسی بھی ترقی نہ کی جو آج کہتے ہین آئی۔ انگریزون نے یا اور قومون نے جو ترقی کی تو اسکے ساتھ ہنر بھی سیکھا۔ اور تم نے ترقی کرکے کونسے ہنر کی تکمیل کی۔ اور کونسا ایسا کام کیا جو قوم کو نافع ہوتا۔ تمہاری اعلی درجہ

کی ترقی یہی ہے کہ تم اسی طریقہ پر چلو جس پر تمہارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے۔ اور اسی کو اپنی ترقی کا موجب سمجھو۔ یہی تم کو سچی بہت اور جو وہ نہیں تو ترقی خاک بھی نہیں بلکہ سراسر تنزل ہے۔

اے میرے پیارے نوجوان انگریزی خوانو! تم کو ضرور ہے کہ اسقدر جمعیت کرسکو کہ سمجھو سفلی ترقی سے عالی ترقی کرو۔ نواب محمد اسمٰعیل خان کا ایک جوان بیٹے اس پر فخر ہے کہ جلوہ ترقی اور ہر کو جبر کی جواہر۔ آپ مجلس کا رنگ۔ دیکھکر ان سے بہاسب انگریزی کرتے ہیں آپ نے اور نیچرل خیالات کی تردید کی نسبت جو مولوی محمد عبدالحق صاحب نے کی تھی بیان کیا کہ

میرے فرزند و میرے بیٹوا تمہیں مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب کی اس بیش قیمت نصیحت کو اپنے دلوں میں جگہ دینا چاہئے۔ یہ صرف کانوں ہی سے سننے کے قابل نہیں ہے بلکہ اسپر تم عمل کرو۔ انہوں نے کہا کہ کوٹ پتلون پہنا چھوڑ دو جیسا مولوی صاحب نے فرمایا۔ یہ کہا کہ چھری کانٹوں سے نہ کھاؤ نہ بچھونوں اور کرسیوں کے بندہ ہو۔ داڑھیاں نہ منڈاؤ مونچھیں نہ بڑھاؤ۔ نیچری روش سے توبہ کرو۔ خوشا وکرنا اگر کہا ہی تو مولوی صاحب کی نصیحت پر عمل کرنے کو کہا۔ نواب صاحب کو یہ کہنا تھا کہ اوس سے میں کوٹ پتلون پہنا چھوڑ دیتا ہوں۔ نیچری خیالات سے بہت باز آتا ہوں۔ تم بھی ایسا ہی کرو۔ آزادی کی ہوا جو میرے دماغ میں سمائی ہے اسے میں نکال پھینکتا ہوں۔ اس جلسہ میں جناب مولانا مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب۔ جناب مولوی محمد وکیل صاحب۔ نواب محمد علیخان صاحب۔ مولوی نظام الدین احمد صاحب ایم اے۔ جناب مولوی احمد حسین صاحب کاتب۔ جناب مولوی عبدالمنعم صاحب بانکنڈو۔ محمد جعفر صاحب بی اے۔ جناب محمد یوسف صاحب کنکٹیلے بی اے۔ منشی شیخ احمد صاحب جناب مولوی عبدالعزیز صاحب۔ جناب عبدالستار صاحب تاجر۔ جناب میمن محمد ابراہیم صاحب جناب غلام علی قاسم صاحب۔ وغیرہ وغیرہ شریک تھے روشنی معقول تھی۔ بعد تقسیم شربت و پان گلاب پاشی جلسہ برخاست ہوا۔ قریب دو سو کے آدمی شریک تھے۔

نواب مہدی علی خان کی اس کارروائی کی ہم بھی داد دیتے ہیں کہ ہماری لتاڑ سے بزیر صدارت انکے چیرز (جسے وہ اپنی زبان میں لتاڑ کہتے ہیں) ہونا بالکل بند ہوگیا۔ خدا کرے کہ سب نیچری روئیہ اسیطرح بند ہوں اور رفتہ رفتہ سارے نیچری خیالات نابود

سوڈان

نائبہ عبداللہ نے ڈنگولہ پر محمد زبیر کے ماتحت ایک ہزار چھ سو گیارہ سپاہی اور دو سو سوار

بھیجے ہین تاکہ وہ ڈنگلو اسکی محافظت کرین۔ اور اسی
لیئے کرمنان پر بھی فوج بھیجی ہے۔

ہگلی مین بقر عید کا فساد

... ان گرن مین جو فساد ہوا تھا اسکی خبر ہم پہلے
... ہین ... مزید خبرون سے جو معلوم ہوا ہے
وہ ... ناظرین کرتے ہین۔
بیان کیا جاتا ہے کہ گرن کے مسلمانون کو گرن
کے احاطہ کے اندر قربانی کی اجازت ملی ہوئی
... گئے منیجر نے کہا کہ ہندو یہان زیادہ
... ہین اسلئے احاطہ کے اندر قربانی مناسب
نہین۔ چنانچہ مسلمانون نے عید کے دن گرن سے باہر
ایک ... مقام پر قربانی کی۔
اس گرن مین بہت سے ہندو کنات ... ہین
جو جانور کے پالنے اور کہانے سے پرہیز نہین
کرتے۔ ان ڈہیڑون نے اور ہندؤن کی ترغیب
مسلمانون کے جواب مین اوسی احاطہ مین جہان
قربانی کی ممانعت کی گئی تہی ہر جانور کو ستاتا مسلمان
دیہ سال دیکھکر بہت خفا ہوئے کہ ہمکو تو ہندؤن کے
لحاظ سے منیجر نے احاطہ کے اندر قربانی سے روکا
مگر ہندؤن نے اوس جگہہ ہر جانور ستاتا۔
دوسرے روز تمام مسلمان کام گرن مین گیے
اور وہان کے دربان سے جو ہندو ہے تکرار کرنے
لگے کہ تو نے ان ڈہیڑون کو ہر جانور کاٹنے کی
کیون اجازت دی۔ اوسکے بعد مسلمانون نے دربان
کی خوب گت بنائی۔ وہ اپنی جان بچاکر بہاگا۔ جب پولیس کو
خبر ہوئی تو وہان سے مدد آئی اور مجسٹریٹ بہی آیا
اوسنے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ مل کا منیجر ان
ڈہیڑون کو جنہون نے سور کاٹا تہا منع نہ کر سکا اسلیئے
اکثر مسلمان ناخوش ہو گئے لیکن بعض مسلمانون
نے کہا کہ اس ہندو دربان کو موقوف کر دیا
جائے۔ سنیچر کے روز بہی گرن بند رہی۔ کیونکہ
مسلمان کام پر نہین آئے۔ شام کے وقت خبر ملی
کہ ٹیٹابرج پر بہت سے مسلمان حملہ کرنے والے ہین۔
اور وہان جو ہندو رہتے ہین اون کو مارینگے
منیجر نے فوجی مدد کے لیئے تار دیا۔ اور ٹیٹابرج مین
جتنے ہندو رہتے تہے سبکو ایک مکان مین بند کر دیا
مسلمانون نے جب آکر دیکہا کہ ٹیٹابرج مین ایک بہی
ہندو نہین تو واپس چلے گئے۔ اتنے مین ضلع سے
فوجی مدد بہی آگئی۔ مجسٹریٹ نے اس خوف سے کہ شاید
سخت لڑائی ہو علی پور سے ... بنگال رسالہ کے
۵۰ جوان اور ۵۰ جوان ... بنگال رجمنٹ کے منگالیئے
اور ان کو ٹیٹابرج کے انتظام کے لیئے مقرر کر دیا
اگرچہ فساد وغیرہ کچہہ نہین ہوا تاہم گرن کے آس
پاس دو تین دن پولیس چکر لگاتی رہی۔

لیورپول مسلم انسٹیٹیوٹ

نمبر ۲

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی نسبت عبداللہ کوئیلیم
لکہتے ہین کہ وہ ۷۰ برس کی عمر تک بت پرستی کرتے

ہے اور ایک دوسری جگہ حضرت کی نسبت شاعر ہونا
ثابت کیا ہے۔ مسٹر ویب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ
اسلام ناکمل عیسائیت ہے۔ گویا اسوقت تک اونکے
نزدیک عیسائیت کمل اور پایدار ہے اور اسلام
اوسکے مقابلہ میں ناتمام ہے۔ چونکہ مجھے یہ اعتراض
پورے یاد نہیں ہیں اسوجہ سے اپنی یاد کے بہروسے پر
نہیں لکھتا۔ اگر اسے شایع کرینگا وعدہ کر دیا گیا تو
میں وہ تمام تحریر آپکو بہیجدونگا۔

دوسری جماعت جو ان لوگوں کو بیگانہ و بیدار
خیال کرتی ہے اوسکے نزدیک یہ سب باتیں جو اہل
اسلام کے عقائد کے خلاف ہیں اونکی جہالت اور
لاعلمی کا سبب ہے۔ میری روانگی سے چند روز اول
ایک مفصل تحریر ان دونوں نومسلمون کے پاس
روانہ کی گئی تہی اور ان سے دریافت کیا تھا کہ یہ تمام
باتیں جو عقائد اسلام کے خلاف ہیں محض لاعلمی
کی وجہ سے بیان کی گئی ہیں یا یہی عقیدہ قرار دیا
گیا ہے۔ مجھے بہت شوق کے ساتھ اس تحریر کے
جواب کا انتظار ہے۔ اور جواب آنے پر میں ضرور
ناظرین کو مطلع کرونگا یہان تک تو صرف اسبات
کا ذکر تھا کہ لکھے پڑھے لوگ ان کی نسبت اس
قسم کے خیالات رکھتے ہیں۔ اپریل سنہ گذشتہ میں
جب میں قسطنطنیہ سے مکہ معظمہ آ رہا تھا اوسوقت
مجھے حیدرآباد کے مشہور سیاح حسن بن عبداللہ
صاحب سے جو رسالہ حسن کے مالک ہیں۔ اور انکی

وقت سیاحت یورپ سے واپس آ رہے تھے ملنے کا
اتفاق ہوا۔ مولوی اسد صاحب نے مسٹر ویب کے جو حالات
چشمدید بیان کئے وہ بیانات اسقدر حیرت بخش ہیں کہ
جنسے مسٹر ویب کی نسبت ایک عجیب طرح کی بدگمانی
کی ابتدا ہوتی ہے اور ایک سے زیادہ مرتبہ میں نے
ان لوگوں سے جو مسٹر ویب کو دیکھ چکے ہیں اونکی
نسبت گفتگو کی تو سوائے مذہب کے لوگوں کے اور
دوسری قسم کی بحث بات معلوم ہو سکی۔ الاسلام فی
امریکہ میں مولوی عبدالرحیم آفندی نے بھی اونکے
حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسٹر ویب
ہندوستان کے مسلمانون سے بہت سخت ناراض
ہیں ناراضگی کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے
مسلمانوں نے اون کو اسقدر روپیہ نہ دیا جتنا اونکو
چاہئے تھا۔ نیویارک اور لیورپول کے نومسلمونکی
نسبت سلطان المعظم سے کئی مرتبہ درخواست کی گئی
کہ اون کو مالی امداد دی جائے۔ مگر حضرت سلطان
نے سوائے تمغون اور ہمدردی کے ابتک
روپیہ کی امداد سے پہلوتہی کی ہے۔ بہرحال
یہ واقعہ ایسا پیچیدہ ہے کہ جب تک یہ لوگ
پورے طور پر اپنے خیالات عام طور پر ظاہر
نکرینگے۔ لوگون کی بدگمانی کو وہ ایک حد تک
نکر وہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک شخص اپنے آپکو
مسلمان ظاہر کرتا ہے اور دوسرا اوسکو اسلام
میں شبہ پیدا کرتا ہے وہ دور ہو گی (پیسہ اخبار)

ندوۃ العلماء

نمبر ۵

ہند کے مسلمانون کو اپنے سچے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کے دین اور وطن کی جہت والون سے انس ومحبت ہو۔ اور وہان کے مخصوصین کے اطوار وعادات کو اختیار کرین۔ اسلئے مباحثہ وغیرہ کا طریقہ عربی تجویز کیا گیا ہے۔ علوم دینیہ خصوصًا علم کلام مین جسکی اشد ضرورت ہے نہایت اعلی درجہ کا کمال پیدا کیا جائے تاکہ الحاد ودہریت ونیچریت ولا مذہبیت کا مقابلہ پورے زور اور قوت کیساتھ ہو سکے اور انکی اندرونی و بیرونی حملات کو روک سکے۔ دار العلوم مین صرف۔ نحو۔ ادب۔ مناظرہ۔ عقائد۔ فقہ۔ اصول فقہ۔ حدیث۔ اصول حدیث۔ تفسیر۔ میراث۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ بلاغت۔ منطق۔ ہیئت۔ ہندسہ۔ اصول لغت۔ قراءت۔ عروض۔ سلوک۔ اسرار احکام وغیرہ علوم پڑھائے جائینگے۔ بعضے پہلا مسودہ نصاب عربی مین جہان کہین تکمیل تفسیر تکمیل حدیث تکمیل فقہ بعد امتحانات و پڑھائی مین لکھا ہوا ہے اسپر اعتراض کرتے ہین کہ کیا تفسیر ناقص ہے یا حدیث وفقہ ناتمام ہے جسے تکمیل کیا جاتا ہے یہ نہین سمجھتے کہ تکمیل تفسیر کے لئے متعدد فنون درکار ہین اور بغیر صرف ونحو۔ لغت۔ بلاغت۔ کلام۔ ادب۔ تفسیر ماثور۔ فقہ۔ حدیث۔ اصول فقہ۔ تاریخ۔ ناسخ منسوخ۔ اسباب نزول۔ ربط آیات۔ سلوک وغیرہ کے علم تفسیر کامل نہین ہوتا۔ اور کوئی تفسیر الٰہی جسمین یہ سب علوم بیان کیے گئے ہون تو مختلف کتابین ان فنون کی ملا کر علم تفسیر کی تکمیل کی جائیگی۔ علی ہذا تکمیل حدیث کے لئے اصول حدیث اور رجال حدیث کی واقفیت ضرور ہے۔ تاکہ تکمیل حدیث ہو۔ ایسے ہی تکمیل فقہ کے لئے آیات احکام قرآن مجید اور احادیث احکام پر عبور ہو۔ اور مذاہب ائمہ اربعہ اور اختلافات اور مصطلحات فقہا پر اطلاع اور رواج وعرف زمانہ سے واقفیت اور اصول فقہ مین مہارت ہونی چاہیے۔ اور اسکے ساتھ اسرار احکام اور ماخذ مسائل پر اصول فقہ وتہذیب پوری طرح یا نہ ہو دیکھ لیجئے تشریح اسی مسودہ نصاب عربی مین کردی گئی ہے۔ مگر تعصب بھری آنکھین کب دیکھ سکتی ہین۔ یا معشر المسلمین! تمہین انصاف سے خدا لگتی کہو کہ اس مین کون سے الحاد وکفر وشرک وزندقہ وفسق وارتداد کا شمول ہے جیسے بعضے نیم ملّا چلا رہے ہین اور بیچارے ان پڑھ مسلمانون کو اپنی کساد بازاری کے خوف سے فریب دیکر بہکا رہے ہین۔ حاشا وکلا ندوہ ہرگز ہرگز مخالف اہل سنت والجماعت نہین بلکہ یہی لوگ ٹانگ اڑانے والے بے پرکی اڑانے والے دو ڈہائی سو علماء اہل سنت والجماعت کے خلاف ہین۔ اور طریقہ سنیہ سے بہرے ہوئے ہین علی ہذا کہتا ہون کہ اگر ندوہ

تنہا ہی اہل سنت والجماعت کے خلاف کوئی کارروائی مخل
ایمان وسفینہ اسلام کو تباہ کرنیوالا وہ شخص ہوگا جو
اسکی مخالفت پر آمادہ ہوگا۔ ہر شخص بلا قید مذہب
ندوہ کا اندرونی ممبر بن سکتا ہے۔ اور صرف یہی
ہر دو روپیہ سالانہ دینے سے اور سالانہ
چندہ کی لسٹ سکتی ہے۔ وہ مجوزہ لسٹ پر شکریہ ندوہ
کی قابل قدر اور عقلاء و فضلاء مذہب [illegible] آفرین
پذیر روائی ہے وقعت حاصل کر سکتا ہے فقیر
کا ندوۃ العلماء کی نسبت خیال ہے کہ عزیز ملت
خیرالانام علیہ الف الف تحیۃ وسلام کے لئے ندوہ
الطاف آلہی ہے۔ اور فانوس دیدۂ اسلام میں
ندوہ ایمان شمع نگاہ ہے۔ زلف دو بازمات محمدیہ
کے لئے ندوہ مشاطہ زیبا ہے۔ اور رخسار زیبائی
طریقہ سنیہ کے واسطے ندوہ غازۂ خوشنما ہے۔ ندوہ
کیا ہے؟ دین کے گوہر کی آب اور اسلام کی تیغ
کا جوہر ہے۔ یا یوں سمجھو اسلام کا بازو اور طائر
ملت محمدیہ کا پر ہے۔ ندوہ کیا ہے خدا نما آئینہ ہے
یا جواہر معرفت سے بھرا سفینہ ہے۔ ندوہ کیا ہی کشتی
اسلام کا ناخدا ہے یا کعبہ دین کا قبلہ نما ہے۔ ندوہ
کیا ہے آہن دلوں کے کھینچنے کو مقناطیس ہے۔
اور سلیمان اسلام کے لئے بلقیس ہے۔ ندوہ کیا ہے
عطر گل و مشک اسلام کی بو ہے۔ اور لآلی متلالی
ملت خیرالانام کی آبرو ہے۔ ندوہ شاہد ہے اور
مسلمان شاہد پرست۔ ندوہ جام مئے عشق آلہی ہے

اور اہل اسلام اس سے مست۔ ندوہ سلطان وقت ہے
اور مسلمان اسکے فرمان بردار۔ یا مسلمان لشکر ہیں تو
ندوہ انکا سپہ سالار۔ وہ اگر گلزار ہیں تو ندوہ
انکی بہار۔ ایمان والے نخل ہیں تو ندوہ برگ و بار۔
اگر ہر مسلمان قمری ہے پروانہ ہے بلبل ہے۔ تو
یہ اسلامی جلسہ سرو ہے شمع ہے گل ہے۔ ندوہ
ایک گلستان ہے جس سے اسلامیوں کا معطر مشام
جان ہے۔ ندوہ کیا ہے آلۂ امتیاز حق و باطل ہے
اور محک امتحان دانا و جاہل ہے۔ اہل شرع دریا
ہیں تو ندوہ دُر آبدار۔ ندوہ ماہتاب ہے تو اسلام
کے نام لیوا کبک خوش رفتار۔ مسلمانوں میں
ندوہ ایسا ہے جیسے قند میں شیرینی یا انگوٹھی میں
نگینہ۔ ہے اہل اسلام والے ندوہ کے آپس میں
شیرین و فرہاد ہیں یا شاگرد و استاد ہیں۔ لیلیٰ
مجنون و لیلا ہو یا مانند وامق و عذرا ہو۔ ایک
عارض دل آرا ہے تو دوسرا خط و خال۔ یہ چہرہ
زیبا ہے تو وہ غازۂ حسن و جمال۔ یہ تن ہے
تو وہ جان ہے۔ یہ جسم ہے تو وہ روح روان
ہے۔ یہ آنکھ ہے تو وہ بینائی۔ یہ کان ہے تو وہ
شنوائی۔ یہ زبان ہے تو وہ ذائقہ و لذت تو۔
یہ ناک ہے تو وہ رائحہ و خوشبو۔ یہ بلبل ہے تو وہ
چہک۔ یہ گل ہے تو وہ مہک۔ مسلمان تشنہ
ہیں تو وہ بحر ناپیدا کنار۔ یہ اگر لازم ہیں تو وہ
ملزوم بالاستقرار۔ یہ یار ہیں تو وہ محبوب ہے

نائب میر ... یہ نقصان شستی مین تو دہ ہ خوبصورت
باقی آئندہ راقم محمد الاسلام شائق عثمانی

ہندوستانی فوجکی خدمات
مہمات خارجہ مین

اہل ہند کو انگلش گورنمنٹ کی خدمت مین جان دینے کرنے مین خوشی ہے یہ دوسری بات ہے کہ اُنکی خدمت کا اُنہین کوئی سروکار ہے یا نہین لیکن بالفعل ایک خرابی تو یہ ہے کہ ۱۸۸۴ء کی نسبت جبکہ پہلے پہل ہندوستان سے مصر کو فوج گئی تھی آجکل ہندوستانی فوجکو زیادہ تر تعداد کی [illegible] کرنی پڑی ہے ... برہما ... بلوچستان وزیرستان ... چترال ملاکنڈ اور گلگت وغیرہ مقامات اضافہ ہوگئے ہین جہان ایک معتدبہ تعداد فوجکی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے - اودہر کچھ فوج حال مین مشرقی افریقہ مین پڑی ہوئی ہو ... یا ... وغیرہ کیلئے بہت حاجت تہی کہ گورنمنٹ کو [illegible] مناسب نہین کہ وہ اسطرح ہندوستانی فوجکو باہر بھیجکر خاص ہندوستان ہی کے تعلقون کی حفاظتی فوجکی قوت کو ضعیف کرے

یہ فوج ہندوستان سے بعجلت تمام بھیجی گئی ہے اسکو دریائے نیل پر کارزار کا کام نہ لیا جائیگا بلکہ یہ محض سواکیم کی حفاظت کریگی - اور مقام مذکور کی فوجی طاقت کو بدانجام ... عثمان دقنا کی طرف سے آئندہ حملے کا اندیشہ ہو تقویت دیگی - اسکا ایک حصہ شاید [illegible] بجائے مصر ... فوجکے بہیجا جا یا - کیونکہ وہان سے ایک مصری بٹالین کو دریائے نیل پر بلانے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے - وادی حلفہ سے پرے اگر ... فوج کی خدمات مطلوب ہوئین تو ایسی [illegible] کے مصارف کی بابت مسٹر کرزن کا جواب اوپر مذکور ہو چکا ہے - اوسکے بعد لارڈ جارج ہملٹن نے فرمایا کہ ہندوستانی کنٹنجنٹ کے مصارف حصہ رسد تقسیم کرنے پر غور ہو رہی ہے لیکن ۱۳ کو سر ولیم ہارکورٹ ممبر پارلیمنٹ نے بڑے دعوے سے حکم لگا دیا کہ جو ہندوستانی فوج سواکیم کو جاتی ہے اوسکا معمولی خرچ تو مثل سابق گورنمنٹ ہند ہی کے ذمہ رہیگا - البتہ بحث طلب امر ہے کہ گورنمنٹ مصر آیندہ ایسے خرچ بہی ادا کریگی یا نہین - اودہر ولایت کے اخبارات کہہ رہے ہین کہ برٹش افریقہ کی نوآبادیون کے خرچ سے انگلستان کو کیا سروکار ہے ایسے ہی ہندوستان ہی کے سر باندھ دیا جائے اور یہان لڑائی جھگڑے بہی ہندوستان ہی کرتا رہے -

باقی آیندہ

مطبع محمدی ناگپاڑہ اسٹریٹ مین منشی محمد امیر کے اہتمام سے
چھپکر حجرہ محلہ مکان نمبر ۲ بمبئی سے شائع ہوا -

مسلم ہیرالڈ

جلد ۸ | بمبئی ۔ پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ الحرام ۱۳۱۴ھ | نمبر ۱۳۲

مضامین

مضامین

جہر ون کا چمن

بیان کیا جاتا ہے کہ کریٹ کے بورڈ کے متعلق تمام دول یورپ نے اتفاق کر لیا ہے ۔ سفرا نے دنیا ہے کہ مشق ہو کہ سلطان روم سے درخواست کیا جائے کہ کریٹ کی رعایا سے ہمدردی کے ساتھ برتاؤ کرین ۔

قاہرہ ۔ ۱۳ مئی ۔ کرنل ایجرٹن معہ اسٹاف اور ایک حصہ ہندوستانی فوج کے سواکین مین داخل ہوئے ۔

سواکین ۔ ۱۳ مئی ۔ ۶ سو جوان ہندوستانی فوج کے یہان سے ٹوکر مقام کو روانہ کیے گئے ۔

استنبول ۔ ۱۳ مئی ۔ استنبول سے کریٹ مین فوجی مدد آئی ہے ۔ ترکی فوج واسوس کا تبادلہ کر لیا ۔

روس نے باب عالی کو اطلاع دی ہے کہ کریٹ کے عیسائیون کے قتل کے بارے مین باب عالی کو جواب دینا ہوگا ۔

کلکتہ ۔ ۱۳ مئی ۔ ٹیٹاگڑھ مین جو بقرعید کو فساد ہوا تھا اوس مین ایک سولجر جو براک پور سے فساد رفع کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا مارا گیا ۔ جب یہ گروہ براک پور سے ٹیٹاگڑھ مین آئی تو ڈبل راستہ قطع کرنے کی وجہ سے تھک کر چور ہو گئی اسلئے فوج کا کام نہ ایسا کی

شملہ مین خبر آئی ہے کہ سر جیمز براؤن ایجنٹ گورنر

جنرل بلوچستان بہت بیمار ہین ؟

اسی ہفتہ مین چترال فوج کے تبادلہ کا کام ختم ہو جائیگا ۔

چونکہ ہندوستان مین تو بہت سے لوگ کم لئے بہت کچھ کوششین کرتے ہین ۔ اسلئے حکام پولیس کا حکم ہے کہ کسی کو نقصان نہ پہونچائے ۔ بیمار ہے بمبئی آیا ہے ۔

پنجاب مین یہ تجویز ہو رہی ہے کہ چھوٹے مجرم بچون کے لئے جو مدرسے جاری کئے گئے ہین اوسی طرح جرم کرنے والی لڑکیون کے لئے بھی اسکول کھولے جائین ۔ تاکہ وہ بھی جرم کرنے سے وہان سدھر جائین ۔

محمد تقی نام ایک انگریزی مسافر تا ۳ کو بمبئی مین آیا اور اسکا کپتان بیان کرتا ہے کہ راستہ مین بارش خوب ہو رہی تھی اور تونل سے ایک نہایت ہولناک شکل کا ہتہ کہ وہان چار شنبہ کی شام کو سخت متواتر بارش ہوتی ۔

شملہ ۔ ۱۳ مئی ۔ گورنمنٹ نے حکم دیا کہ کل کانسٹیبلٹ بورڈ ہندوستان ہی مین تیار کی جائے ۔

بمبئی مین جمعرات کی رات کو قلابہ کی طرف کے بندر مین ایک کشتی جس مین کوئلہ بھرا ہوا تھا ڈوب گئی ۔

بمبئی میونسپلٹی کے ناگپاڑہ محلہ مین ایک سالہ لڑکا ابراہیم ۔۔۔ سے گر پڑا اور ہاتھ ٹوٹ گیا ۔۔۔ معطلی جی اسپتال مین بھیجا گیا ۔۔۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی :۔ شنبہ ۶ جون ۱۸۹۶ء

وائی کی مسجد کا مقدمہ

وائی کے مجسٹریٹ نے جو ہندوؤن کو منع کیا تھا کہ وہ اُسی مسجد کے پاس باجہ نہ بجایا کرین۔ اسلئے وائی کے تمام ہندوؤن نے اتفاق کر کے مجسٹریٹ اعظم مسلمانون پر دعویٰ دائر کر دیا کہ ہمکو مسجد کے پاس باجہ بجانے کسی قانون کے موافق روکا گیا۔ ہمکو اختیار ہے کہ اپنی ضرورت کے وقت جہان سے باجہ بجاتے گذرین۔ چنانچہ وہ مقدمہ ہائیکورٹ مین پیش ہوا اس مقدمہ مین ہندوؤن کیطرف سے مسٹر ... ہند و پلیڈر اور مسلمانون کیطرف سے جناب قاضی کبیرالدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا مقدمہ کی پیروی کرتے تھے۔

فیصلہ سنانے کیلئے ۱۰ جون مقرر کیگئی۔

مہم سوڈان

بیان کیا جاتا ہے کہ جولائی کے پہلے ہفتہ مین عکاشی کی ریل تیار ہو جائیگی۔ جو مصری فوج یہان مقیم ہے اُسکی حالت ہر طرح اچھی ہے۔ صرف گرمی کی شکایت ہے

ڈیلی نیوز کا کارسپانڈنٹ مُرادولیس سے لکھتا ہے کہ خلیفہ کو اپنے لوگون پر اطمینان نہین ہے اس لیے وہ ہر ن لیے بربر مین بھاہوا ہے ... صرف حملہ کے وقت اُن لوگون کو ہتیار دیئے جائینگے خلیفہ جنگ کے لیے بہت سرگرمی کے ساتھ تیاری کر رہے ہین۔

ابوحمید کی ریلوے

ٹائمز کا نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ مُرادولیس سے ابوحمید تک ریلوے کی تعمیر بہت مشکل ہے کیونکہ یہان ریت بہت صاف ہے۔ بیشک ایک چھوٹی سی پورٹیبل ریلوے کہ جسکو ابوحمید کی ریلوے کہا جائے جو ۲۰۰ میل کا فاصلہ ہے ۲۰ دن کے اندر ڈالی جا سکتی ہے مگر اس کی تعمیر مین دو لاکھ پونڈ سے زیادہ صرف ہونگے

پارلیمنٹ مین ہندوستان کی بحث

۱۱ مئی کو ہوس آف کامنس مین مسٹر جے مرلی نے ادس فوج کے بارہ مین جو ہندوستان سے سواکین کو گئی بیان کیا۔

مین وزیر ہند سے ایک سوال دریافت کرنا چاہتا ہون (جسکی بابت انگلستانی نوٹس بھی دے چکا ہون) کہ چند اخبارون مین جو یہ چھپا ہوا ہے کہ ہندوستان سے سواکین کو فوج جا رہی

ہے آیا یہہ خبر سچ ہے یا غلط۔ اگر یہہ افواہ سچ ہے تو اسکے بابت ہاؤس آف کامنس کو تحریک کی جائے تو اسکی امدورفت کا خرچ انگلستان کا خزانہ دیگا یا ہندوستان کا۔

لارڈ جارج ہملٹن وزیر ہند نے جواب میں کہا کہ ہر میجسٹی گورنمنٹ ہند نے حکم دیا ہے کہ تہوڑی سی فوج ہندوستان سے جاکر دس مصری فوج کا بار لے کرے جو سواکین میں ہے۔ یعنی الڈائی پر مصری فوج جائیگی۔ یہ فوج صرف وہان کی حفاظت کریگی۔ اب رہی یہ بات کہ اسکا خرچ کون دیگا۔ اس مسئلہ کی بابت دونون سرکارین غور کررہی ہین میں اسبات کو مناسب نہین سمجہتا کہ اس کے بارے مین کوئی رزولیوشن ہوس آف کامنس کی میز پر رکہا جائے۔

مسٹر جے مرلی نے کہا کہ کون سی دو سرکارین غور کررہی ہین۔ وزیر ہند نے جواب دیا کہ گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ انگلستان۔ جب تک یہ دونون گورنمنٹین فیصلہ کرلین مین کوئی جواب آپکو صاف طور پر نہین دے سکتا۔

ہندوستانی فوجکی خدمات مہمات خارجہ مین

نمبر ۱

کیا انگلستان شرمندہ نہین ہوتا کہ جن جن نوآبادیون مثل افریقہ، آسٹریلیا، جنوبی امریکا یا جزائر مین ہندوستانی رعایا تلاش معاش کے لئے چلی گئی ہے۔ اور وہان اپنی محنت مشقت اور دیانتداری سے کچہہ جائداد حاصل کرچلی ہے۔ انہین وہان کے شہریت کے حقوق دینے مین انگلستان کچہہ کوشش نہین کرتا بلکہ الٹا کیپ کالونی مین اگر ہندوستانی رعایا کو شہریت کے حقوق نہین دئے جاتے تو انگلستان کے کانون پر جون تک نہین رینگتی لیکن جب افریقہ یا دنیا کے بعض دیگر دور دراز حصص مین انگریزی انٹرسٹ کی حفاظت مطلوب ہوتی ہے تو خوش نصیب ہندوستانی فوج خود بخود یاد آجاتی ہے۔

اہل ہند کی وہ مثل ہے کہ گریبان خلعی ہنا ایست ہندی علی ہمن ہمت جان تہیلی پر لئے پہرتے ہین۔ سرکار چاہے تو ان مین سے لے یا مصر مین۔ یا افریقہ مین لیکن وہ یہہ کس کے گہر سے لائین۔ اُن معاملات مین جن سے ہندوستان کو کوئی تعلق نہین۔ اُس سے خدمت بہی لینی۔ اور پہر اُس خدمت کے مصارف کا بار بہی اُسیکی گردن پر ڈالنا (ڈالا دو۔ لدا دو۔ اور لادنے والا ساتہہ دو) اندہیر سا اندہیر ہے۔ سرکار انگلشیہ اتنا بڑا ملک لئے بیٹہی ہے اگر وزرا صیغہ خارجیہ کی پالیسیان ایسی ہی جنگو رہین تو آئے دن کے جہگڑے لگے ہین گے۔ ہندوستان کسکس کے لڑائی پہر لیگا اور کہان کہان کے مصارف ادا کرسکیگا۔

روس اور ٹرکی

نمبر ۲

ایران کو وہ برابر دبا رہا ہے۔ اور بادشاہ ایران بڑی حد تک اب اس درجہ زیر اثر ہو گیا ہے کہ اوسکو بجائے روس میں شامل سمجھنا چاہیے۔ مگر یہ کہنا بیجا ہے کہ ایران کو روسی ممالک میں شمار ہونا چاہیے اب کچھ دیر نہیں ہے۔ اب اسکی نظریں اور نیت جانب افغانستان کی اسلامی سلطنت پر لگی ہوئی ہیں۔ افغانستان کے سرحد پر وہ گھات لگائے بیٹھا ہے عبد الرحمن خان ایک دور اندیش مدبر اور ہوشیار شخص ہیں۔ وہ روس کی اس چال سے کہ اہل اسلام کا نام و نشان صفحہ روزگار سے مٹا دیا جاوے۔ بخوبی واقف ہیں۔ روسی ترکستان اور خراسان میں روسی اور افغانی حدود بالکل مل گئی ہیں۔ اور روس برابر تدبیریں کر رہا ہے کہ افغانستان پر اسکا پورا غلبہ میسر ہو۔ وہ وقت کا منتظر ہے۔ لیکن عبد الرحمن خان ایک نہایت زبردست فرمان روائے افغانستان ہیں جسکی وجہ سے وہ خاموش ہے۔

دولت علیہ عثمانیہ کی مخالفت اور بدخلقی کا وہ کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتا۔ خفیہ اور علانیہ ہر طرح کی تدبیریں سلطنت عثمانیہ کے ضعیف اور کمزور کرنے کی وہ ہر وقت کرتا رہتا ہے۔ اور اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے ارادے میں اکثر کامیاب ہوا ہے۔

اگر ایک معمولی عقل کا آدمی بھی اس مسئلہ پر غور کرے تو وہ صحیح طور پر فیصلہ کر سکتا ہے کہ حقیقتاً روس نے اسلام کو اور اہل اسلام کو دنیا میں سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ اگر روس کو "دشمن اسلام" کا خطاب دیا جاوے تو کچھ بیجا نہیں۔

اسی کے ساتھ جنرل موصوف نے ان مظالم اور بے تعدی کا نہایت دردناک طریقے سے خاص طور پر ذکر کیا ہے جو روسی عملداری میں اہل اسلام پر ہوتے ہیں۔ اور جس کا نتیجہ ہے کہ سینکڑوں خاندان اور ہزاروں لاکھوں مسلمان مرد و عورت اور بچے وطن سے ہر سال جلاوطن ہو کر سلطنت ٹرکی کے زیر سایہ پناہ لیتے ہیں یا دوسری اسلامی سلطنت اور ممالک کا رخ کرتے ہیں۔

جنرل موصوف نے ایک فہرست پیش کی کہ روسی مظالم سے تنگ آکر کس قدر مسلمان گذشتہ دس سال کے اندر ٹرکی کی عملداری میں آئے اور بود و باش اختیار کی۔ انکی تعداد لاکھوں تک پہونچی ہے۔ اس رپورٹ میں تخمینی قیمت ان اشیاء منقولہ و جائداد غیر منقولہ کی دکھلائی گئی ہے۔ جو روسی حکام اور رعایا نے مظلوم مسلمانوں کی ضبط کر لی۔ اسکی تعداد کئی کروڑ روبل ہے۔

اسکے بعد رپورٹ میں ان مذہبی دست اندازیوں کا ذکر ہے جو روسی گورنمنٹ نے پچھلے سالوں میں کی ہیں۔ اسکا بیان اس لئے جائز رکھتی ہے کہ یہ واقعات پیش کیے جائیں جنکو سنکر ہر ایک مسلمان کا دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔ کلام الٰہی میں تحریف اور ترمیم و تنسیخ کو طبع کرانا۔ اصل قرآن کے نسخے تلاش کر کے ضائع کرنا۔ مسلمانوں کو جو تعلیم دی جاتی ہے اس میں قرآن کو چھپوانا اور اسکی تلاوت کرنے سے روکنا اور مساجدین نماز کی ادائیگی کو منع کرنا وغیرہ۔ غرضکہ ان حالات کے اظہار سے مسلمانوں کی اس دردناک حالت کو نہایت واضح طور پر دکھایا گیا ہے جو روسی عملداری میں انکی ہو رہی ہے۔

دولت کے قریب یہ رپورٹ روسی مظالم کی داستانوں سے پر ہے۔ اسی میں ان فتوحات کے حالات شامل ہیں جو روس نے اسلامی ممالک میں حاصل کیں۔ جنرل نے صاف طور پر سمجھایا ہے کہ گذشتہ نصف صدی میں روسی سلطنت کو جس قدر وسعت ہوئی ہے وہ اسلامی حکومتوں پر قبضہ کرنے سے ہوئی ہے۔

ترکی جنرل کی رائے ہے کہ اگر موجودہ حالت بدستور قائم رہی اور اس میں کوئی تغیر نہ ہوا تو نصف صدی نہ گذرنے پائیگی کہ دنیا سے اسلامی سلطنت کا رہا سہا نام و نشان بھی مٹ جائیگا اور اگر کوئی قائم رہ گئی تو وہ بدتر سے بدتر

حالت میں گرفتار ہوگی

آگبوٹوں کی آمد و رفت

آمد ۱۰-۱۴ مئی

آگبوٹ	کپتان	مقام
طائف	ڈیوی	کراچی
ستیج	سمتھ	عدن
مسعودی	ٹانوکسل	جدہ
اسٹرانان	ایلس	بارلم
آسٹر سپرینس	ٹرن	نیوپورٹ
دیدیر	ڈالٹن	ہل
ماریا ویری	فلیشر	کوپ
کشا سلور	فلاور	کلکتہ

روانگی ۱۰-۱۴ مئی

آگبوٹ	کپتان	مقام
ٹیجیم کا سکٹ	فلیشر	ٹرنکومالی
مشتری	کلارک	جدہ
امباکہ	کیورا	لسبن
روہیلہ	ٹیلرڈ	ہانگ کانگ
ڈمرا	رسیل	کراچی

بمبئی - خبر ہے کہ مرزا جی برجو رجی ساکن گرانٹ روڈ نے پولیس کو اطلاع دی کہ میرا نوکر مسمی قاسم بیاولا مبلغ رقم تین سو روپیہ کا نوٹ لیکر بھاگ گیا۔

تاریخی حالات خلفائی عرب قبل اسلام

نمبر ا

قبل لکھنے تاریخی حالات خلفائی عرب قبل اسلام کے یہ نہایت ضروری امر ہے کہ کچھ حالات و کیفیت ملک عرب اور اوس کے باشندوں کی بیان کئے جائیں۔ عربستان ایک جزیرہ نما ہے جو براعظم ایشیا کے جنوبی اور مغربی گوشہ کی حد پر واقع ہے۔ اوس کی شرقی حد پر خلیج فارس اور دریائی عمان ہے۔ جنوبی حد پر بحر ہند ہے۔ اور مغربی حد بحر احمر (بحر قلزم) ہے۔ یہ جزیرہ نما بالفعل چار حصوں میں تقسیم ہے۔ الحسا اور حجاز (جس میں یمن شامل ہے) اور نجد اور عمان۔ پہلے دونوں حصے سلطان روم (ترکی) کے قبضے میں ہیں۔ نجد ایک وہابی امیر کے تصرف میں ہے۔ اور عمان امام مسقط کے زیر حکومت ہے۔

اس جزیرہ کا اکثر حصہ بلکہ قریب القریب کل ریگستان اور کوہستان ہے۔ اس میں کسی قسم کی زراعت نہیں ہو سکتی سوائی بعض خاص جگہوں کے جیسے طائف، یمن وغیرہ ہے۔ اس جزیرہ نما کے باشندوں کی اوقات گوشت اور دودھ پر اکثر ہے۔ مویشی پالتے ہیں اور کوہستانوں میں چراتے ہیں۔ لیکن سمندر کے کنارے کے رہنے والے تجارت کا پیشہ بھی کرتے ہیں۔ دنیا میں ان زمانوں کے کروا تعات تمام دنیا پر اثر پڑا جیسے اقلیم ایشیا و افریقہ و فرنگ (یورپ) زیر و زبر ہوگئے۔ صرف یہ جزیرہ نما جسکو عربستان کہتے ہیں ابتدائے زمانہ سے انہایت ساتویں صدی عیسوی تک محفوظ رہا۔ ہر گاہ بہت سے ملک اور سلطنتیں عروج پر پہونچیں اور پھر زوال میں آگئیں۔ ہر گاہ بہت قدیم خاندان گذر گئے۔ ہر گاہ بعد دور اور نام ملکون کے بدل گئے اور ان کے باشندے تمام ہوگئے اور قومیں مٹ گئیں۔ صرف عربستان اپنے ریگستانوں کے بیچ میں اصلی حالت پر آزاد رہا۔ اور یہ اوس کے خانہ بدوش باشندے کبھی غلام ہوئے۔

اس جزیرہ نما کی ابتدائی حالت یوں بیان کرتے ہیں کہ ملک عرب سام بن نوح کی اولاد سے بعد طوفان نوح کے آباد ہوا۔ چوتھی پشت میں سام کے ایک شخص ہوا تھا جسکا نام قحطان تھا اوسکے فرزندوں میں سے ایک کا نام عرب تھا جسنے یمن کو بسایا۔ اور دوسرے بیٹے کا نام جرہم تھا جسنے حجاز کو آباد کیا۔ حجاز وہ سرزمین ہے جو بحر احمر (بحر قلزم) کے کنارے پر ہے۔ اور جس میں شہر مکہ اور مدینہ واقع ہے۔ الغرض سام بن نوح کی اولاد سے بہت قومیں ہوئیں اونہیں میں سے قوم عاد اور ثمود بھی تھی جنکی بربادی کا حال قرآن مجید میں مذکور ہے بعض ان میں سے پہاڑ و نیز جا بسے جو بدو اور اعرابی کہلاتے ہیں۔ اور بعض شہروں میں آباد ہوئے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بی بی ہاجرہ اور اپنے بیٹے اسماعیل کو فاران کے پہاڑ پر

چھوڑ گئے۔ اور پیاس کی شدت سے انکی حالت غیر ہوئی۔ قدرت الٰہی سے چاہ زمزم ظاہر ہوا۔ حضرت اسمعیل نے اسیجگہ اپنی اقامت کی اور شہر مکہ کی بنیاد ڈالی آپکے ۱۲ بیٹے ہوئے جنکی اولاد سے اس علاقہ کی آبادی خوب ہوئی۔ جب ابراہیم دوسری مرتبہ اپنے بیٹے اسمعیل کی ملاقات کے لئے فاران کیطرف آئے۔ خانہ کعبہ کی بنیاد ڈالی اور اوسی تاریخ سے کہ عظمت کا بانی ہوگیا۔ خانہ کعبہ کی زیارت کو دور دور سے لوگ آنے لگے۔

حضرت اسمعیل ہی کے خاندان میں اس علاقہ کی حکومت اور خانہ کعبہ کی خدمت برابر رہی۔ اسی خاندان میں ایک شخص **قریش** نامی ہوا۔ انکے وقت میں خانہ کعبہ کی خدمت انہیں کے ذمہ رہی اور قریش کے قوم کی بہادری اطراف میں مشہور ہوئی۔ لیکن کبھی کسی بڑے بادشاہ نے مثل قیصر روم اور کسرائے فارس کے اس ملک کیطرف رخ نکیا۔ اضیہ ملک ہمیشہ آزاد رہا۔ قوم قریش میں جب ہاشم بن عبد مناف کے بیٹے عبدالمطلب کا زمانہ پہونچا۔ کعبہ کی خدمت اون کے سپرد کیگئی اور بنی ہاشم تمام قوموں سے عرب کے ممتاز سمجھے جانے لگے۔ انہیں کے زمانے میں حبشہ کے بادشاہ نجاشی ابرہہ نے جسے اصحاب فیل کہتے ہیں ہاتھیوں سے کعبہ کے توڑنے کیواسطے فوجکشی کی آخر اسکی فوج تباہ ہوئی۔ جب اہل عرب کی شہرت غیر ملکوں میں پہیلنے لگی۔ لیکن اسوقت تک عرب کی قومیں جہالت کی تاریکی میں مبتلا تہیں آپس میں برابر لڑائی جھگڑا کرتی تہیں۔ خانہ کعبہ کو بتوں سے بہر دیا تہا۔ اور اصلی ابراہیمی مذہب سے دور ہو کر بت پرستی کرنے لگے۔ یہانتک کہ اللہ تعالی نے اپنی رحمت کے بادل سے دنیا کو شاداب کرنا چاہا۔ اور حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نوشیروان کے سنہ جلوس میں یعنی اوسی سال میں جسمین اصحاب فیل نے حملہ کیا تھا شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ اور آسمان سے زمین تک اپنی ہدایت کی روشنی سے منور کردیا

(باقی آئندہ)

ندوۃ العلماء

نمبر ۶

یہہ مطلب تو وہ طالب حق ہیں پوچھئے تو ایک جان دو قالب ہیں۔ اگر ندوہ کو چشمہ آب حیات کہئے تو بجا ہے۔ اور ندوہ کرامات سمجھئے تو روا۔ مسلمان اسکے فدائی ہیں اور علمائے دین اسکے شیدائی۔ محمدی اسکے فریفتہ ہیں اور سنی اسکے شیفتہ۔ خانہائی قلوب صافیہ اسکے انوار سے منور ہیں اور دماغہائی عمدہ عالیہ اسکی مہک خوشگوار سے معطر۔ ارباب عقول سلیمہ اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں اور اصحاب اذہان صحیحہ اسکی تعریف میں تر زبان یہ وہ مجلس ہے جو سارے باطل عمل کو دل سے جدا

کرتی ہے [illegible] ہند [illegible] پانوں کو [illegible] کر دیا
ہے۔ یہ ہمسری اسلامی اتفاق کا نمونہ ہے جس کے
نورانی [illegible] جلوہ نے [illegible] ظلمت کی تاریکی
کو مٹا دیا ہے۔ اور جس کی [illegible]
نے تمام دنیا کے لوگوں کو اپنا [illegible] بنا لیا ہو
آگاہ ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible]
اور اسکے مخالفوں کو پامال اور [illegible] ہیں کہ
[illegible] جلسہ [illegible] المتعال [illegible]
[illegible] خدا [illegible] کو دکھا [illegible]
نصر المؤمنین کا اظہار ہو [illegible] ان ینصرکم اللہ
ینصرکم و یثبت اقدامکم کا اثبات [illegible]
[illegible] تیرا [illegible] مرضی [illegible] کا ہر [illegible]
[illegible] ہو۔ خداوندا تو اس مبارک ہونہار جلسہ
کے جلسہ کی اعانت فرما۔ اور [illegible] کام سے
جس میں تیری مرضی ہم آہنگ ہو [illegible] سے وہ
معاملہ کر جو تیری شان کے شایان ہو۔
یارب ہم پر آسان مشکل ہے اور تجھ پر
ہر مشکل آسان ہے۔ تیری توفیق ہماری رفیق
ہو کہ تو رحیم و رحمن ہے۔ آمین برحمتک یا ارحم
الراحمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا
محمد و آلہ وصحبہ وسلم

خاکسار کمترین خلائق
فخر الاسلام محمد عبد الرحمٰن شایق [illegible]
عفی اللہ عنہ ما صدر منہ

مطبع [illegible] میں منشی محمد [illegible] کے اہتمام سے چھپ کر
[illegible] سے شائع ہوا۔

مسلم ہیرلڈ

مضامین

خبرون کا چمن
قابل توجہ مسلمانان بمبئی
[illegible] مسلمانان بمبئی
پشاور مین آتشزدگی

مضامین

مسئلہ [illegible]
[illegible] اسلام
[illegible]

جلد ۸ | بمبئی ۔ چہارشنبہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ | نمبر ۱۳۲

خبرون کا چمن

شملہ ۔ ۱۲ جون ۔ ہندوستان سے [illegible] ہوئی ہین وہ سب صوالیلینڈ مین پہونچ گئیں ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] کثیر التعداد فوج ہندوستان سے صوالیلینڈ بھیجی جائیگی ۔

کرنل ایجرٹن صوالیلینڈ سے تار دیتے ہین کہ کل ہندوستان کی فوجین یہان آ پہونچین ۔ فی الحال مقابلہ کے آثار نہین معلوم ہوتے گرمی بہت پڑتی ہے ۔ لوگون کی حالت اچھی ہے ۔

[illegible] ۔ اوکمپنی کا جہاز ٹالمی آگبوٹ ۲۲ مئی کو عدن سے روانہ ہو کر چہارشنبہ کے روز بمبئی آگیا ۔

[illegible] مین جو لوٹ مار کی بابت فساد ہوا تھا اوسکا مقدمہ ۱۲ جون کو [illegible] کے مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیا گیا ۔ ایک شخص [illegible] کر دیا گیا ۔ باقیون کی نسبت تحقیقات ہو رہی ہے ۔

[illegible] بولان ریلوے ستمبر مین جاری ہوگی ۔

حضور وائسرائے نے نواب رامپور کو اجازت دی ہے کہ آئندہ ہفتہ مین شملہ تشریف لائین ۔

سیلون سے تار آیا کہ کولمبو مین بارش شروع ہو گئی ۔

کرنل [illegible] صوالیلینڈ پر گئے ۔ انکی جگہہ کپتان [illegible] ریجمنٹ مین مقرر کئے گئے ۔

بمبئی ۔ آج ایک بجے دن کے [illegible] [illegible] جائیگی ۔

آخر مئی کو [illegible] مین ایک شخص [illegible] محمد حسین [illegible] کو [illegible] دیکھا ۔ [illegible] ۔

[illegible] ۲ [illegible] کی طرف [illegible] کی [illegible] نکالے بچے [illegible] روپیہ جرمانہ کیا ۔

[illegible] قاسم جعفر [illegible] دو شخصون کو [illegible] گرفتار کیا ۔ [illegible] فالکلنڈ روڈ [illegible] فیصلہ کی [illegible] ۔ [illegible] آدمی پکڑے گئے [illegible] کے اجلاس مین مقدمہ پیش ہوا تھا لیکن ابھی فیصلہ نہین ہوا ۔

۲۹ مئی کو [illegible] کمپنی کے [illegible] ذخیرہ مین آگ لگ گئی ۔ دو دن تک [illegible] انجن [illegible] بجھاتے رہے ۔ ۲۵۰ [illegible] کو [illegible] ہزار روپے قیمت کا جل گیا ۔ دوسرے روز اسی کمپنی کے قریب [illegible] کمپنی کے گودام مین آگ لگ گئی ۔ مگر جلد ہی بجھا دی گئی ۔ [illegible] سو روپے کا نقصان ہوا ۔

[illegible] مہاراجہ [illegible] کو [illegible] دیکھنے ۔ مہارانی صاحبہ بھی وہان آ پہونچین ۔

مسلم ہیرلڈ

بمبئی:- چہارشنبہ ۳ جون ۱۸۹۶ء

قابل توجہ مسلمانان ہند

ہند کے مسلمانون کے گہرون مین مشنریون کا جیسا کچھ عمل دخل رہا ہے - اسکی حالت بالتفصیل لکہنے کو جا چاہئے - گذشتہ نمبر مین ہم نے وہ دردناک داستان اور دل ہلا دینے والے واقعات آپکے پیش کرتے ہین - لہذا آپ تمام کرشمے اور سرگرمیان ہوکر سوچ لیجئے کہ ہماری قومی بے حسی کہان تک ہے - اور کس درجہ تک ہم نے اپنی شریعت محمدیہ کی قدر کی ہے - ہند کے اکثر بڑے چہوٹے شہرون مین مشنریون کے جا بجا اسکول قایم ہین جنمین مسلمانون کی لڑکیان دین مسیحی کی تعلیم پاتے ہین - اور بظاہر بہت تمام عیسائی عورتون کے ماتحت بعض اسکولون مین مسلمان استانیان اور انکے ماتحت دائیان مقرر کردی گئی ہین جو محلہ کی لڑکیون کو جمع کرکے اسکولون مین داخل کرتی ہین - اور اسی خدمت کے لئے مناسب تنخواہ پاتی ہین - اور نہایت سرگرمی و مستعدی کیساتھ اپنی متفوضہ کامون مین مصروف ہین اور ایسی کچھ ترقی کر رہی ہین کہ علاوہ اسکولون کے اکثر مسلمانون کے گہرون مین جاکر تعلیم دیتی ہین اور ان کے قدم نامبارک کے سبب مسلمانون کے گہرون مین پہونچتے ہین - مستورات کو زنانہ درسگاہ کا کام یعنی پڑہنے لکہنے دستکاری وغیرہ مذہب عیسوی کی تعلیم دیتی ہین - یہ تو انکا حال ہے جو وارث رکھتی ہین - لاوارث لڑکیون کے اسکول جو چرچ مشن یا ویسلین مشن اور امریکن مشن یا ایس-پی-جی مشن یا اور مشنون کیطرف سے جاری ہین یا یتیم خانے یا محتاج خانے جو انہین مشنون اور اسکولون کی طرف سے جاری ہین - ان مین علاوہ بے تعداد مسلمان لڑکون کے بے گنتی مسلمان لڑکیون کی عمر برباد کیا جاتا ہے - اور انہین اسکولون و یتیمخانون و محتاج خانون مین جہان یتیم و لاوارث و غربا مسلمانون کے لڑکے اور لڑکیان پرورش پاتی ہین انہین مذہب عیسوی کا پابند ہونا پڑتا ہے - رفتہ رفتہ انہین اسلام کو خیرباد اور عیسویت کو گلے

لے آمدنت باعث آزردگی ما

کتنا بڑا ستم ہے اور وہ ہری بھری پھولنے پہلنے والی اسلام کی کہیتی جسے سالہا سال کی کلفتین اوٹہا اور محنتین گوارا کرکے مسلمانون نے اپنا لخت دل کہا کہا اور خون جگر پی پی کر بہزار شوق و تمنا اس قابل کیا تہا کہ آئندہ خود بہی اس سے متمتع ہوتے اور دوسرون کو بہی فایدہ پہنچا - ذرا غفلت کی باد سموم چلنے سے

مرجھا گئی۔ (باقی آیندہ)

نواب محمد یعلی خان اور مسلمانان بمبئی

ہمنے پہلے آپ کسی گزشتہ پرچہ میں یہ بات کہ جلسہ ہیلا کی صدارت کے لئے کن صفات سے متصف شخص منتخب کیا جانا چاہئے وہ ہمارا لکھا ہوا تھا کیونکہ ہم اکثر جلسوں کی رپورٹ خلاف واقع کے انگریزی اخبارون میں دیکھتے ہیں۔ اور یہ بھی ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بعضے خوشامدی حضرات خود ہی رپورٹ لکھکر انگریزی اخبارون کو بھیجتے ہیں۔ اور اپنے خاطر خواہ جو چاہتے ہین رپورٹ شایع کرالیتے ہین۔ اسکی نوعیت ان لوگوں کے نزدیک جو جلسہ میں شریک ہوتے ہیں اور جو صحیح صحیح حالات سے خبر رکھتے ہیں اخبار کی جو قیمتی ہوتی ہے بلکہ بانیان جلسہ اور سرکار بھی انگشت نما بنتے ہیں۔ اور خلاف واقع امر ظاہر کرنے سے انکی سبکی ہوتی ہے جو باعث ننگ ہے۔ نواب محمد یعلی خان کی نسبت لوکل انگریزی اخبارون میں کسی ان کے خوشامدی نے خلاف واقع مضمون کئی دفعہ جلسہ کی رپورٹ کا شایع کرادیا۔ اور ان بانیان جلسہ کو غیرت نہ آئی کہ خلاف واقع امر کی تردید کرتے۔ مدرسہ انجمن اسلام بمبئی کے مکان واقع اسٹیشن بوری بندر مین جو جلسہ تائید ندوۃ العلماء بزیر صدارت حضرت شیخ الاسلام مولانا مولوی محمد لطف اللہ صاحب منعقد ہوا تھا اوسمین پہلے جناب مولانا مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی نے دیر تک تقریر کی زبان فصیح نواب محمد یعلی خان نے کچھ کہا۔ اسکی نسبت لکھا گیا کہ پہلے نواب محمد یعلی خان نے تقریر کی۔ بعد ختم جلسہ سفید ریش معمار جناب صدر صاحب کے ہاتھ چومتے تھے اور بعضے بیچارے جہلا جیسے لوگ محمد یعلی خان کے دست بوس ہوئے لیکن معدودے چند۔ انگریزی لوکل انگریزی اخبار مین کسی نے لکھدیا کہ سب کے سب علما اور رؤسا و شرکاء جلسہ جوق جوق نواب محمد یعلی خان کے ہاتھ چومنے کے لئے گرے پڑتے تھے۔ افسوس کہ بانیان جلسہ نے اس امر کی جو خلاف واقع شایع ہوا تھا تردید نہ کی نہ نواب صاحب نے حالانکہ دونون پر ضرور تھا۔ بلکہ اور ان کے اور جلسون کی رپورٹین بھی ایسی ہی غلط شایع ہوتی ہیں۔ منشاء اس قسم کی غلط رپورٹین شایع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب صاحب کو گورنمنٹ کے نزدیک اپنی وقعت غیر قوم مین اور پبلک میں شہرت ظاہر کرنا مقصود ہے اسلیئے آپ ہر جلسہ میں خود بخود دبا جاتے ہیں۔ اور اتنے بے تکلف ہیں کہ کبھی بغیر بلائے بھی وقت سے اول چلے آتے ہیں تاکہ پھیر پھار کر اپنے حواری انہین کو صدارت کیلئے انتخاب کرین۔ کیا بمبئی کے مسلمانون میں آج کوئی صدارت کے قابل سوائے نواب صاحب کے نہین ہے

یا علماء دین کیسے کیسے معزز اور معتبر و مستند جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ سوا اُن کے جنکے لیے نامزد ان میں سے پھر نواب صاحب کو جنہیں اکثر شہرت زدہ مسلمان جو ان کے خیالات سے علیحدہ ہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور بوجہ خیالات و عقائد آزادانہ کے ان کی صدارت کو نا پسند کرتے ہیں نہیں بلکہ مغرب الالباب اور مغرب الاذہان کے لقب سے فرماتے ہیں کہ ہمیں ہر ایک مسلمان ہونے کی تکلیف دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ نواب صاحب سے ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ خواہ مخواہ صدر ہو جاتے میں جب کہ وہ تکلیف نہیں ہو سکتے۔ نواب صاحب کو چاہیے کہ جب کبھی ایسے جلسہ میں آپ کو صدر بننے کیلئے طلب یا درخواست کی جائے تو آپ انکار کریں اور کسی لائق عالم کو کرسی صدارت پر بجائے اپنے بٹھلائیں تاکہ قوم اس بیان کو جو اس جلسہ میں ہوتا ہے گوش دل سے سنے اور اسکا بہت اثر قوم پر پڑے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہ کیسے مسلمان ہیں جو لائق و فائق علماء دین کے ہوتے ہوئے نواب صاحب کو جو مذہبی کتابوں سے علماً و عملاً بالکل ناواقف ہیں کیوں صدر بناکر اپنے جلسے کی گت خراب کرتے ہیں۔ اور خود بدنام ہوتے ہیں۔ جیسا انجمن کا ب کے جلسہ منعقدہ شب یکشنبہ گذشتہ میں جناب مولانا مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب کے ہوتے ہوئے نواب صاحب کو صدر بنایا گیا جو کسی طرح نواب صاحب کو موزون و مناسب نہ تھا۔ اس کی شکایت بہت سے ان معزز حضرات نے جو اس جلسہ میں شریک تھے ہم سے کی کہ نواب صاحب بحیثیت انگریزی تعلیم کے بالکل صدارت کے مستحق ہیں مگر بحیثیت دینی تعلیم و عمل کے ہرگز ایسے نہیں کہ صدر بنائے جائیں [illegible] تماشائی ہے کہ نواب صاحب کو جب اس قدر اپنی شہرت منظور ہے تو وہ کب ایسے موقعوں سے چوکیں گے۔ ہم اس وقت نواب صاحب کو سچا ہمدرد اسلام اور قومی خیرخواہ اور علماء دین کی عزت و منزلت کرنے والا سمجھیں گے جب کہ آپ کسی جلسہ میں صدر بننے کے لئے کوشش نہ کریں۔ اور پھر کسی عالم کو صدر کرنے اور اسکی آپ تائید کریں۔ ورنہ یہ عموماً غیر قوموں کو دھوکا اور خصوصاً گورنمنٹ کو فریب دینا ہے یہی سبب ہے کہ نہ کوئی عالم نہ کوئی معزز مسلمان دینی [illegible] نواب صاحب کو دینی جلسے کے لئے صدارت کے قابل سمجھتا تو پھر خواہ مخواہ ایک ہی رقعہ کے اوپر جسمیں نہ آپکے صدر بننے کی خواہش ظاہر کیجاتی ہے بلکہ صرف شرکت کے لئے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے تو آپ کیوں خواہ مخواہ صدارت کی کرسی پر یا اس کے قریب جا بیٹھتے ہیں۔ اور چاروں سمت سے جو ازین کیطرف ٹکی لگائے رہتے ہیں کہ ہو نہ ہو ایک تحریک کرے اور دوسرا تائید

ملک کے جیسے پٹ صدر بنا دیں۔

نواب صاحب کو آئندہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہرگز
ہرگز آپ کے بے جا ڈھکوسلے اور خلاف
شریعت مضامین بیان کرنے اور ایسے تحریک
آمیز تقریر ان کے مسلمانان بمبئی کو کیا سمجھ رکھا ہے
سمجھتے ہیں مسلمان آپ سے نا خوش ہیں۔ پس آپ
ہرگز ہرگز آپ کو اسلامی انجمنوں کی صدارت
قابل نہیں سمجھتے۔ پھر نہ معلوم کس لئے آپ خواہ مخواہ
چپ چاپ ... ان ہی پر تار کرتے ہیں جیسے
مسلمانوں پر جبر کرکے صدر بنا چاہتے ہیں۔
آپ کی تنگ نظری پر دال ہے۔

صدارت اس شخص کا حق ہے جو اسے
اسلامی انجمنوں و مجلسوں میں جو فی الجملہ متعلق
باخلاق حمیدہ و متصف باوصاف شرعیہ ہو
نہ کہ دہریت و نیچریت کا شیدا و فریفتہ۔
مسلمانان بمبئی ایسے شخص کو جو اسکا اہل نہ ہو
صدر بناتے ہیں تو اس انصاف کا خون ان کی
گردن پر ہے۔ اور وہ خدا کے یہاں سخت
بازپرس کے قابل ہیں۔

پشاور میں آتشزدگی

یکم جون کو آگرہ آباد سے تار آیا کہ شنبہ کے روز
پشاور کے صرافہ بازار میں آگ لگ گئی۔ وہاں
صراف اور کپڑے والوں کی دکانیں کثرت سے
ہیں۔ اگرچہ فوجی لوگوں نے آگ بجھانے میں مدد
دی پھر بھی بازار جل گیا۔ تین لاکھ روپے کا نقصان
ہوا۔

مسئلہ کرنسی

گورنمنٹ فرانس کی طرف سے بارعب ... لیکٹ
لندن بھیج گئے ہیں۔ اور بعضوں سے یہ تجویز
پیش کی ہے کہ جو اثر ایکسچینج درہم برہم ہونے
سے تجارت و زراعت اور مزدوری پر پڑے ہیں
ان کی نسبت تحقیقات کرنے اور ایک عام معیار
کی قائم کرنے کے امکان پر غور کرنے کے واسطے
ایک کمیشن میں فرانس، انگلستان، جرمنی اور
امریکہ کے ممبر شریک ہونا چاہئے۔ یہ بھی
اشارہ کیا گیا ہے کہ کمیشن مذکور کے ممبر بلحاظ
اسبابیت کے کرنسی اور بائی میٹلزم کے معاملہ
میں اون کے خیالات اور رائیں کیا ہیں منتخب
کئے جائیں۔

ڈیلی کیٹون اور مسٹر بیلفور کے درمیان
ملاقات ہوئی۔ اور وہ تقویت بخش خیال
کی جاتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اس
تجویز کی مؤید ہے۔

ہندوستانی صرف مسٹر ... ہی کے لئے کوشش نہیں کرتے بلکہ لیکن کیا جاتا ہے
کہ ... سال ... کے باامیدوار بھی کئی ایک ہیں۔

تاریخی حالات متعلقہ مذہب اسلام

مذہب

بانی اسلام

حضرت سیدنا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ابن خواجہ عبداللہ ابن عبدالمطلب شہر مکہ میں ماہ ربیع الاول میں بعہد ابرہہ کے حبشی ۵۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ شجاع اور مشہور قوم سے قریشی کی تھے جنکی دو شاخیں مشہور تھیں۔ ایک بنی ہاشم اور دوسری بنی امیہ۔ ہاشم آپکے مورث اعلی شہر مکہ کے بڑے ہی خیرخواہ تھے۔ یہ شہر ریگستان اور سنگستان میں آباد ہے۔ اور سابق زمانون میں اکثر قحط سالی غلہ کی یہان رہا کرتی تہی شروع میں پانچوین عیسوی صدی کے ہاشم نے دو سالانہ قافلے قایم کئے۔ ایک جاڑے کے موسم میں یمن کی طرف اور دوسرا ایام گرما میں ملک شام کیطرف جاتا۔ ان وسیلون سے رسد وغیرہ کثرت سے مکہ میں لائی جانے لگی۔ اور علاوہ ان کے تجارت کی چیزین بھی آنے لگین۔ اب یہ شہر تجارت کا مرکز ہوگیا۔ اور اس قوم کے لوگ جو اکثر اس تجارت میں مصروف ہوگئے مالدار اور قوی ہوگئے۔ اسوقت چونکہ خانہ کعبہ کی خدمت بھی ہاشم کے متعلق تہی۔ اس خدمت سے اعزاز ملا ہوا اور بھی بڑہا۔ اور شہر مکہ پر پورا اختیار رہا۔ ہاشم کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے خواجہ عبدالمطلب جانشین ہوئے۔ اور ایسی ہی خدمات انسے ظہور میں آئیں جس سے خانہ کعبہ کی خدمت بنی ہاشم میں موروثی ہو گئی۔ اس سے بنی امیہ کو نہایت اضطراب اور رشک ہوا۔ خواجہ عبدالمطلب کے تیرہ بیٹے اور کئی بیٹیاں تھین۔ لیکن جنکا نام تواریخ میں ذکر ہے وہ ابو طالب اور ابولہب اور حضرت عباس اور حضرت حمزہ اور خواجہ عبداللہ اور زبیر ہیں۔ خواجہ عبداللہ سب سے خوبصورت اور ہنرمند تھے۔ انکی شادی حضرت آمنہ سے ہوئی تھی جو اسی مشہور خاندان سے قریش کے تھین۔ خواجہ عبداللہ اپنے حسن و جمال میں جمیل تھے کہ اکثر عورتون کو اس شادی کا رشک ہوا۔ اس مناکحت کے درخت کے شریف ثمر حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ آپ کی ولادت میں اکثر باتین عجیب ظہور میں آئین۔ آپکی والدہ ماجدہ کو بار حمل سے کسی قسم کی تکلیف جو عورتون کو پیش آتی ہے نہوئی۔ جب آپ صلعم پیدا ہوئے ایک نور ظاہر ہوا جس سے اطراف کے ملک روشن ہوگئے۔ اور آپ صلعم نے سر آسمان کیطرف اوٹھاکر فرمایا اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ انا رسول اللہ۔ آپکی پیدایش کے وقت آسمان اور زمین کانپے۔ اور دریاے ساوہ جو جاری تہا خشک ہوگیا۔ ہرگاہ و دجلہ اسقدر اوبلا کہ کنارے سے اوپر گیا۔ اور کسری کے ایوان میں زلزلہ آیا اور سب کنگرے

اوسکے کنگرے گر گئے - اوسی رات موبذان کے قاضی نے خواب دیکھا کہ وحشی اونٹون کو عربی گھوڑون نے ہانک دی - اوسنے یہ خواب بادشاہ سے ذکر کیا اور اوسکی تعبیر کہی کہ عرب کیطرف سے اس ملک کو نقصان پہونچیگا - اوسی رات کو آتش پرستون کا آتشکدہ جو ہزار برس سے روشن تھا بجھ گیا -

آپ کی مان کے پیٹ مین تھے جب نجومی کہتے تھے آپکو دیکھکر پیشین گوئی کیکرتے - بڑی سلطنت کے بانی ہونگے - اور دنیا مین ترقی کرینگے آپکے جد بزرگوار خواجہ عبدالمطلب نے آپ کی پیدایش کے ساتوین روز تمام سرداران قریش کی دعوت کی - اور آپ صلعم کو سب کے سامنے لاکر فرمایا کہ یہ لڑکا فخر خاندان اور ممدوح خلایق ہوگا - اور اسی لئے آپکا نام محمد صلعم یعنی سراہے ہوئے رکھا آپ کی ولادت کے جیسے عجیب خیر و اتفاقات ہین ویسی ہی آپ کی طفولیت کی بھی حیرت افزا باتین ہین - ہنوز آپ پیدا نہوئے تھے کہ آپکے والد خواجہ عبداللہ نے وفات فرمائی - اور سوا پانچ اونٹ اور کچھ بھیڑون اور ایک حبشی کنیز برکات کے اور کچھ ترکہ نچھوڑا تھا - آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کو اس حادثہ سے نہایت صدمہ ہوا - اور خاص مکہ کی آب و ہوا لڑکون کے حق مین ناموافق ہونیکے باعث اونکو تلاش ہوئی کہ کسی ہمسایہ کی قوم بدو کی عورت کے سپرد آپکو دودھ پلانے کے لیے کرین - اقوام بدو کی عادت تھی کہ سال مین دو مرتبہ یعنی موسم بہار اور موسم سرما مین لڑکون کے دودھ پلانے کے واسطے آیا کرتے تھے لیکن اون کو مالدارون کے لڑکون کیطرف توجہ رہتی تھی - اور آپ صلعم یتیم بوجہ غربت کے کسیکو نصیب نہوئی - آخر حلیمہ سعدیہ کو یہ دولت نصیب ہوئی اور آپ صلعم کو اپنے گھر لے گئین -

قبیلہ بنی سعد عمدہ عرب کے خاندان سے ہین - اور اونکی سکونت اون پہاڑون کے درون مین ہے جنکا سلسلہ طائف سے جنوب کیطرف چلا گیا ہے - حلیمہ کے اس کام سے اللہ تعالی کی رحمت اون کے گھر نازل ہوئی اور جبتک آپ اون کے مکان مین رہے اون کو برابر ترقی رہی - کنوئین اور چشمے اون کے علاقہ کے کبھی خشک نہوئے اور چراگاہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے - انکی بکریون کے گلون مین بڑی افزایش ہوئی - اوسیطرح اونکی زراعت مین خوب پیدا ہوا - اور اون کے مکان مین برابر امن و امان رہا -

آپ صلعم مین نمو کی قوت اپنے سن کے اعتبار بہت زیادہ تھی - جب آپ تین مہینے کے ہوئے - تو کھڑے ہونے لگے - جب سات مہینے کے ہوئے تو چلنے لگے اور دس مہینے مین لڑکون کے ساتھ تیر اور کمان لیے پھرتے - آٹھوین مہینے مین آپ

ایسا بولنے لگے کہ لوگ سمجھنے لگے اور ایک ہفتہ بعد
آپ اسطرح بولنے لگے گویا کبھی گونگے نہ تھے لوگ
آپکی عقلمندی پر تعجب کرتا ہے (پایونیر)

حیدرآباد دکن

یوسف الدین کے مقدمے میں جو شہادت ملزم کی جانب سے بذریعہ کمیشن بمقام [illegible] ہوئی وہ حیدرآباد میں ہو چکی ہے اور ابھی مقدمہ [illegible] اسلئے ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے مگر اتنا کہینگے کہ جیسی گواہیاں استغاثہ کی جانب سے پیش ہوئی ہیں ویسی ہی کچھ مدعا علیہ کی طرف سے بھی ابھی تک پائی جاتی ہیں۔ ایک امر البتہ خیال کرنے کے لائق ہے کہ ان گواہیوں مین اس بات پر زیادہ زور دیا گیا ہے کہ سید صاحب انگریزی نہیں جانتے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تنقیح مقدمہ پر بہت بڑا اثر ڈالنے والی سمجھی جاتی ہے۔ اگر یہہ بات صحیح نکلی کہ سید صاحب کچھ بھی ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولنا نہیں جانتے تو سخت حیرت ہوگی۔ کیونکہ جسکی جورو میم صاحب ہوں وہ کچھ بھی انگریزی نہ بول سکے تو اسکے برابر جید اور بطی اللسان کون ہوگا۔ حال کی تحقیقات سے تو یہ ثابت ہوتا جاتا ہے کہ زن و شو کی صورت میں مشابہت پیدا ہوجاتی اور وہاں نرملوں کے کنارے اور گھٹنوں تک پھیلے مرد و زن گٹ پٹ بولنے لگتے ہیں۔

ایسی حالت میں تو آپ ہی فرمایئے پھر اسکو ضرور ماننا ہے کہ علاوہ اسی نظام میں اسی طرح کی گرفتاری نا جائز بات ہوا سب دوسرا پھر امر پیدا ہوا کہ یوسف الدین انگریزی جانتے ہیں یا نہیں۔ واقعی یہہ ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر ملزم کی جانب سے اتنی لمبی بحث اور کوشش ثابت کرتی ہے کہ ملزم مقدمہ بازی کا خوب حوصلہ لگانے پر مستعد ہے اور یہہ بات اوسی وقت ہو سکتی ہے جب مان لیا جائے کہ ملزم ثابت کرنے کے واسطے جو سامان چاہئے وہ اوسکو بہت افراط اور فراخی کے ساتھ موجود ہے۔ (آزاد)

بمبئی

ایک شخص مسمی ہیری چند جو کالبادیوی پر اودرمل فدا کی پیڑھی میں ملازم ہے پولیس میں اطلاع دی کہ اس پیڑھی کا ایک نوکر جیوا ہری چند دس ہزار روپے کے دس نوٹ لیکر بھاگ گیا۔ یہہ شخص اس دوکان پر عرصہ سات سال سے ۵ روپے ماہانہ پر نوکر تھا۔

مطبع محمودی ٹانک سٹریٹ میں منشی محمد ابراہیم کے اہتمام سے
[illegible] محلہ مکان نمبر [illegible] سے شائع ہوا۔

مسلم ہیرالڈ

مضامین
خبرون کا چمن
قابل توجہ مسلمانان بمبئی
ہز ہائینس آغا خان کی برتھ ڈے
محمڈن شریف لیگی ورانگی مصر سے مقابلہ کر

مضامین
انجمن تائید مسلمانان حیدرآباد
پروفیسر رومی آنند کی سالگرہ
ایک کی حالات خطاب حیدرآباد سلوم
بمبئی

نمبر ۱۴۴	۱۳۱۳ھ	یوم پنجشنبہ ۱۲ ذیحجہ الحرام	جلد ۸

خبرون کا چمن

لندن - ۲۸ جون - ٹائمس نے چیف آف ارمی میں اتفاقاً کہ جو ہندوستانی فوج سوڈان کو گئی ہے اوسکی آمد ورفت کا خرچ تو درکنار تنخواہ بھی ہندوستانی گورنمنٹ سے لینا نامناسب ہے۔

ہوس آف کامنس مین مسٹر کرزن نے مسٹر ڈیلی کے سوال کے جواب مین کہا کہ انگلستان نے سوڈان کے بابت مین جرمنی سے کوئی عہدنامہ نہین کیا۔ مسٹر کرزن نے کہا کہ انگلستان کی گورنمنٹ اور اٹلی گورنمنٹ کے درمیان فوجی بارے مین کچھ معاہدہ ہوا ہے جس کا شائع کرنا ہم مناسب نہین سمجھا۔

شملہ - ۱۰ جون - مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے حضور والیسرائے سے ملاقات کی۔
گزشتہ شب کو شملہ مین بہت زور سے آندھی آئی۔ اوسکے بعد قدرے بارش ہوئی۔

قاہرہ - ۲۰ جون :- کہ اس شہر کی مسجد کے طالبعلمون مین ایک لڑکا ہیضہ کی بیماری سے مرگیا۔ جب پولیس اوسکو دیکھنے اور بیماری کا انتظام کرنے گئی تو طالبعلمون نے پولیس پر پتھرون کی بوچھاڑ کردی۔ یہان تک کہ پولیس کا ایک سردار بہت زخمی ہوگیا۔ جب پولیس نے یہ حال دیکھا تو بے تحاشا فیر کردیا۔ سو طالبعلم مرگئے

سب ان کا جوش کم ہوگیا تو پکڑ دھکڑ کی شروع ہوگئی۔ چنانچہ ایک سو طالبعلم قید کرلیے گئے۔ باقی سب امن ہے۔

قسطنطنیہ - ۱۰ جون - باب عالی نے حکم دیا کہ کریٹ کے باغی اگر اطاعت نہ قبول کرین تو سختی کی جاوے۔ چنانچہ انکی سرکوبی کے لیے جہاز ترکی ان کے پانچ رسالے روانہ کیے گئے ہین۔ عیسائی باغیون نے جو یہ خبر سنی تو پہاڑون میں جا کر پناہ گزین ہوگئے۔

کرنل ایڈیش سواکن سے تار دیتے ہین کہ اونکی فوج کا پہلا حصہ سواکن سے روانہ ہوگیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کشمیر عنقریب والیسرائے سے شملہ مین ملاقات کرنے والے ہین

بیان کیا جاتا ہے کہ آیندہ سے ملتان کے پرانے قلعہ مین بجائے دیسی فوج کے گورہ فوج رہا کریگی۔

۲ جون کو آلہ آباد مین خوب بارش ہوئی۔

برگیڈیر جنرل سے پنجاب کے دو فوجی توپخانون کا جہلم مین ملاحظہ کیا۔

احمد آباد مین ۹ مئی کو منشی نورالدین معین الدین نے انگلیسیو پیس ہیضہ سے انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

زار روس کی رسم تاجپوشی ادا ہوگئی۔ ہمکو وسط ایشیا کابل - ایران - ترکی اور مصر کے معاملات مین نئی نئی کارروائیون کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اگرچہ زار خیال صلح پسند کہے جاتے ہین مگر سب کو معلوم ہے کہ روس کی جنگجو پارٹی کسقدر طاقتور ہے اور دہقانیان

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۔ پنجشنبہ ۴ جون ۱۸۹۱ء

قابل توجہ مسلمانان ہند

تتمہ

اور انکی ان مانون اور بہنون کا جو ورث پالنے ہوئے تھے مذہب ہوا ۔ مگر اسپر جو مسلمانون کو دینی بیخبری پر ہی اور ان کا خیر خواہ سیرچشمی اور ذوق و شوق سے اپنی لڑکیان اور لڑکے ان اسکولون مین بہیجنا شروع کئے جہان کھلم کھلا عیسائیت کے رنگ سے رنگا جاتا ہے ۔ اب کون غیرت مند مسلمان ان واقعات کو سنکر دم بخود نہ ہوگیا ہوگا ۔ اور کس کی رگ و پے مین خون نا جوش نہ جوش کرآیا ہوگا ۔ اور کن آنکھون مین خون نہ اوتر آیا ہوگا ۔ مگر ان مسلمانون کی دینداری اور غیرت و حمیت اسلامی پر افسوس ہے کہ باوجود مسلمان اور غلامان احمد کہلانے کے عیسائیون اور پادریون سے تنخواہین لیکر مسلمانون کے بچے پھسلا پھسلا کر انکے حوالے کرین عیسائی بنائین ۔ یا باوجود جاننے کے ایسے مدارس و اسکول مین ایسی تعلیم کا رواج ہوین اور اسی قاعدہ سے جیسا اورشنمن مین لکہتے ہیں

پڑہائی جاتی ہے کہان گیا مسلمانون کی اسلامی غیرت قہمل پرستی ہے کہ انکے لڑکے اور لڑکیان پادریون کے اسکول مین بجائے قرآن شریف پڑھنے اور دینی کتابون پڑہنے کے بائبل اور انجیل کی باطل کتب اور انکو تابعات پر مسلمان کریں ۔ یا اپنے خیالات مذہبی کے خلاف معتقدات دخل اسلام مسائل اور احکام شرعیہ کرین ۔ اور ناشائستہ و ناشایستہ تعلیم کے سنتے ہین ۔ یا اسی طریقہ کے ساتھ قرآن شریف کی پڑہائی پسند کرین جیسے پادریصاحبان جاری کرین کہ جوتے پہنے ہوئے فلاسفون پہ خدا کی اس کتاب کی جو مسلمانون مین مقدس واجب التعظیم مانی جائے اس طرح اہانت ہو ۔ ہندکے ان اسکولون مین جو گورنمنٹ کیطرف سے جاری ہین باستثنائی چندے اکثر لحاظ مسلمانون کی توجہ سے کیا گیا ہے مگر ہنوز ان اسکولون مین ابہی وہی قباحت شرعی باقی ہے ۔ اسیطرح یہ ہے کہ جدید نصابیات یعنی لڑکیون کے اسکول کھولے جاتے ہین ۔ اول تو لڑکیون کا اور سرکاری اسکولون مین پڑھنا ہی شرعاً ممنوع ہے ۔ اسیطرح یہ کہ ایسی تعلیم جو مخرب اخلاق اور آزادی پسند کردینے والی ہو وہ تو بطریق اولی نا جائز بلکہ حرام ہے ہم آیندہ کسیوقت مفصلاً سارے ہندکے ان مدرسون کی کیفیت سے جنمین لڑکیان تعلیم پاکر آزاد و آوارہ و باعث ننگ و عار قوم و خاندان اور

مبارک ہو کہ ہمیں اپنے ناظرین کو آگاہ کرینگے۔ اور ان ناگفتہ بہ باتوں کو بھی ظاہر کرینگے جو ان چھوٹی چھوٹی خوبصورت کتابوں میں چھپا کر بکری ہوتی ہیں۔ اور عام لوگ جنکو پڑھتے [illegible] نہیں جانتے ہیں۔ اور اکثر بیبیاں بھی ان ناولوں میں یہ زہر ہلاہل بھرا ہے۔ ایسے ہی ہم وعدہ [illegible] کی طرح سے پیدا کر دیا ہوں [illegible] اور ان کی باتوں اور فتنوں کو خوب اصول مطابق ظاہر کیا جائیگا اب صرف ہم اتنا سمجھانا کافی سمجھتے ہیں کہ ایسے اسکولوں میں لڑکیوں کا پڑھانا ایمان کا برباد کرنا ہے تاوقتیکہ اسکی پڑھائی ان اصول شرع کے موافق سے جو مسلمانوں کے مذہبی خیالوں کو صدمہ پہنچاتے ہیں خالی ہو۔

ہز ہائینس آغا جنگی شاہ ایران کے بیٹے کا جدہ میں قتل ہونا

آغا جنگی شاہ اور اون کے بیٹے کے قتل ہو جانے کی خبر جب بمبئی میں آئی تو یہاں کے تمام خوجوں نے اوس دن دکانیں بند رکھیں۔ آغا جنگی شاہ مقتول آغا خان کے بڑے بیٹے اور گدی نشین حال کے چچا تھے۔ یہ اپنی بیوی اور بڑے بیٹے عباس شاہ کو ہمراہ لیکر مارچ کے مہینے میں کربلائے معلی کی زیارت کے لئے تشریف لیگئے تھے ان کے ساتھ [illegible] خدمتگار بھی تھے جو محافظ سپاہیوں کا کام دیتے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آغا صاحب مقتول کے ہمراہیان میں بہت سے [illegible] فوج [illegible] اور [illegible] انکے ہمراہ [illegible] جب [illegible] شریف [illegible] جدہ میں [illegible] ایک وقت جبکہ یہ لوگ [illegible] نماز پڑھ رہے تھے قاتلوں نے پہلے ہی مشہور کر دیا تھا [illegible] اندر گھس گئے۔ اور حالت نماز ہی میں اونکے چہروں [illegible] جب اونکی [illegible] کی آواز بلند ہوئی تو اوس کمرے کے پاس [illegible] سے لڑکے کا کمرہ تھا وہ وہاں سے نکل کے اپنے باپ کی مدد کو پہنچا۔ قاتلوں نے اوس لڑکے کا بھی کام تمام کر دیا۔ [illegible] شور و غل [illegible] اونکے ملازم [illegible] اوس وقت ایک قاتل بھاگ گیا اور [illegible] گرفتار کر لئے گئے۔ آغا صاحب کی [illegible] برس کی تھی اور اونکے لڑکے کی ۲۷ سال۔

حسین آباد میں خوجے لوگ اون کے ماتم میں غربا کو کھانا کھلا رہے ہیں۔ پانچ دن تک یہ رسم جاری رہیگی۔

گورنمنٹ ہند نے تجویز کیا ہے کہ ہندوستان کی تمام زبانوں کی تعداد اور حالات جمع کئے جائیں۔

محمل شریف کی روانگی مصر سے حجاز کو

۲۵ اپریل ۱۸۹۶ء کی صبح کو القاہرہ میں محمل شریف کی روانگی کے لئے ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ صبح کے ۸ بجے تمام علما، امرا و ارکان سلطنت مقام جلسہ پر جمع ہو گئے۔ اس کے بعد محمل شریف کی سواری شان و احتشام سے آ پہنچی۔ محمل کے آگے فوجی باجہ بجتا تھا اور اس کے دائیں بائیں مدرسہ حربیہ کے طلبا اور پولیس کے سپاہی پیادہ و سوار تھے۔ محمل شریف کے آ جانے کے بعد خدیو مصر کی سواری نمودار ہوئی۔ خدیو ایک چھ گھوڑوں کی بگھی میں سوار تھے اور بگھی کے آگے باڈی گارڈ کے سواروں کا دستہ تھا۔ خدیو کے بائیں طرف عطوفت لو مصطفے فہمی پاشا اور سامنے فخری پاشا اور بطرس غالی پاشا بگھی میں سوار تھے۔ مظلوم پاشا اور عباس پاشا خدیو کے استقبال کو بڑھے۔ شاہی بینڈ کی ... آوازوں اور توپوں کی ہیبت ناک گرج نے خدیو کی سلامی اتاری۔ مجلس کے قریب علما و مشائخ امرا و ارکان دولت نے استقبال کیا۔ اس کے بعد خدیو نے مقام صدارت پر اجلاس کیا۔ دائیں طرف قاضی مصر اور شیخ الاسلام اور دیگر علما صف بستہ بیٹھ گئے۔ اور بائیں طرف مصطفے فہمی پاشا اور دیگر امرا و ارکان دولت نے قیام کیا۔

محمل کا اونٹ حسب معمول چند گشت کرنے کے بعد خدیو کے سامنے لایا گیا۔ اونٹ کی مہار ایک افسر ال... کے ہاتھ میں تھی۔ بعد ازاں قاضی مصر اور مصطفے فہمی پاشا نے یکے بعد دیگرے نہایت ادب سے اوس کو بوسہ دیا۔ اس کے بعد خدیو نے اونٹ کی مہار عبد الحلیم عاصم پاشا امیر حج کے ہاتھ میں دی۔ اور ایک گروہ بہجوم خدیو کی دولت و اقبال کی دعائیں کرتے تھے بہت سا روپیہ لٹایا گیا۔

اس کے بعد خدیو چھ گھوڑوں کی بگھی پر سوار ہو کر شاہی محلسرائے عابدین کو روانہ ہوئے۔ رخصت کے وقت بھی سلامی کی توپیں چھوڑی گئیں اور بینڈ پر وداعیہ گیت گائے گئے۔

محمل شریف کی حفاظت اور نگہبانی کے لئے خدیو نے اپنے خاص سوار اور اضافہ کئے جو پولیس کے سپاہیوں اور مدرسہ حربیہ کے طالب علموں کے علاوہ تھے۔ ۲۷ اپریل کو محمل شریف نہایت تزک و احتشام سے عباسیہ کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچا جہاں ایک خاص ٹرین محمل شریف کے لئے پہلے سے تیار تھی۔ محمل اور اہل محمل کی رخصت کرنے کیلئے خدیو دوبارہ تشریف لائے تاکہ بذات خود ہر چیز کی دیکھ بھال اور تفتیش حال کریں جو محمل شریف کے متعلق یا سفر کی ضروریات میں سے ہے۔ رخصت کے وقت خدیو نے عبد الحلیم عاصم پاشا سے نہایت مہربانی سے ہاتھ ملایا اور تمام جنرلوں اور محافظ محمل نے خدیو کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور دعا کے

نعرے بلند کئے ۔ اسکے بعد ٹرین چل پڑی ۔

محمل شریف قاہرہ سے سُوئز تک ریل پر اور سوئیز سے جدہ تک جہاز میں اور جدہ سے مکہ شریف تک اونٹو نپر جائیگا ۔

ایڈیٹر المؤید نے لکھا ہے کہ مصر میں یہ پہلا موقع ہے جبکہ خدیو نے بذات خود محمل شریف کو نہایت تزک و احتشام سے رخصت کیا ۔ یقینی ہے کہ مصر کے علما پر اور تمام مسلمانوں پر اسکا نہایت عمدہ اثر ہوگا

انجمن تائید مسلمانان جدید بمبئی

مکرمی جناب مہتمم اخبار مسلم ہیرلڈ زاد عنایتکم ۔ بعد سلام مسنون معروض خدمت ہے کہ انجمن مذکورہ کا ماہانہ حساب آمد جو بذریعہ چندہ ماہانہ اور بعض کرائے مکان ہے ۔ اور خرچ جو (۷) نومسلموں کے لئے کیا گیا درج کرکے اطلاع کو ممنون فرمائیں ۔

خرچ		آمد	
۴۲-۴-۸		چندہ ماہانہ	۲۹-۵-۷
۱۷-۰-۱۱	باقی	کرائیہ مکان	۳۰-۰-۰
۵۹-۵-۷			۵۹-۵-۷

العبد محمد عبد المنعم با تکلف معاون و سیکرٹری
مورخہ ۱۹ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۱۳ھ

پروفیسر روحی آفندی کا لکچر

دنیائی اسلام کی موجودہ حالت پر

(پیرس ۔ ترجمہ از اخبار المؤید)

اخبار المؤید مطبوعہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء میں لکھا ہے کہ پیرس کے اخباروں نے محمد روحی آفندی خالدی مقدسی کے لکچر کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے پیرس میں مذہب اسلام پر ۲۲ فروری گذشتہ کو دیا ۔ محمد روحی آفندی قسطنطنیہ کے سلطانی کالج میں تعلیم پا چکے ہیں اور اسوقت بیت المقدس کے کالج میں پروفیسر ہیں فرانس کی ایک سوسائٹی نے جو غیر ملکوں کی زبانوں کی اشاعت اور ترقی میں سرگرم رہتی ہے پروفیسر روحی آفندی سے درخواست کی کہ وہ مذہب اسلام پر عربی زبان میں ایک لکچر دیں ۔ پروفیسر ممدوح نے انکی درخواست کو منظور کر لیا ۔ اور ۲۲ فروری گذشتہ کی شام کو پیرس میں ایسے مقام پر لکچر دیا جہاں بہت ہی علمی انجمنوں کا مجمع ہے ۔ لکچر بہت فصیح عربی میں تھا ۔ اور فرانس کے بہت سے علما جو مشرقی علوم اور مشرقی زبانوں کا مذاق رکھتے ہیں اور انکی اشاعت اور ترقی میں مشغول رہتے ہیں اور مختلف ملکوں کے مترجم اور عربی علوم اور مشرقی زبانوں کے طلبا اس لکچر کے سننے کے لئے موجود تھے ۔ (باقی آیندہ)

تاریخی حالات خلفائے عرب علیہم السلام

نمبر ۳

بانی اسلام

تیسرے برس ان دنوں جب آپ اپنے رضاعی بھائی مسروح کے ساتھ میدان میں تھے کہ دو سفید پوش فرشتے ظاہر ہوئے۔ ان فرشتوں نے آپ کو زمین پر لٹا دیا۔ ان میں سے ایک نے جسکا نام جبریل تھا آپ کا سینہ چاک کیا لیکن اوس سے آپکو ایذا نہوئی۔ آپکا دل نکالکر صاف کیا۔ اور اوسمین سے سیاہ خون دور کیا جو حضرت آدم کی صلب مین پشت در پشت چلا آتا تھا۔ اور اصل عصیان کی بنیاد وہی ہے جب اوسکو صاف کر چکے تو اوسمین نور ایمان اور علم اور رسالت کا نور بھرا اور اوسکو سینہ مین رکھکر پھر سینہ کو برابر کر دیا۔ اب آپ کے چہرہ سے وہ نور چمکنے لگا جو حضرت آدم کے وقت سے برابر حضرت اسمعیل تک آیا تھا۔

علاوہ اس نشانی کے آپکے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت تھی جو کافرون کی نظرون سے بھی مثل کبوتر کے انڈے کے شگون کی طرح معلوم ہوتا تھا جب اس واقعہ کی خبر حلیمہ سعدیہ اور اونکے شوہر کو ملی۔ اونھون نے اوسکو کسی قسم کی آفت نازل پڑی اور جن کے سایہ کے گمان کر آپکو آپکی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے پاس پہنچا دیا۔ آپ اوس وقت سے اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ رہے یہانتک کہ جب آپ چھ برس کے ہوئے آپکی والدہ ماجدہ کسی اپنی قرابت کی ملاقات کو آپ صلعم کو ساتھ لیکر مدینہ گئین۔ اور جب وطن کو واپس چلین تو بیچ مین ابوا نامی مقام مین آپ سے مقام مین انتقال فرمایا اور وہین دفن کیگئین۔ آپکی خادمہ برکت آپکو وطن مین خواجہ عبدالمطلب کے پاس لائین جنھون نے آپکی پرورش فرمائی۔ دو برس بعد جب خواجہ عبدالمطلب نے دیکھا کہ موت نزدیک ہے تو آپکو اپنے بڑے بیٹے خواجہ ابوطالب کے سپرد کیا۔ اور اونھون نے نہایت شفقت سے آپکی پرداخت کی۔ خواجہ ابوطالب اپنے باپ کے بعد خانہ کعبہ کے بھی محافظ تھے۔

خانۂ کعبہ کی اصلیت اور حج کا ذکر

جب حضرت آدم اور حوا جنت سے نکالے گئے تو دونون زمین پر ڈالے گئے۔ حضرت آدم جزیرہ سراندیپ اور حوا بحر احمر [illegible] کے کنارے جہان اسوقت شہر جدہ آباد ہے۔ دو سو برس تک حضرت آدم زمین پر پھرا کئے۔ آخر کوہ جبل عرفات پر جو مکہ سے قریب ہے حضرت حوا سے ملاقی ہوئے۔ اپنی افسردگی مین حضرت آدم نے آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھایا۔ اور اللہ تعالی کی رحمت کی دعا کی کہ ایسا ہو کہ ویسی ہی مسجد جسمین ہم بہشت مین عبادت کرتے تھے۔ اور جسکے گرد فرشتے

پہونچتے تھے اس زمین پر بھی بناکر دیا۔ چنانچہ حضرت
آدم کی دعا قبول ہوئی ۔
ایک روشن ابر کی بنی ہوئی مسجد اوسی بیت المعمور کے
مقابل میں جو بہشت میں ہے فرشتے زمین پر لائے
اور جہان اب خانہ کعبہ ہے قائم کیا۔ اوس پر فرشتے
حضرت آدم کو ... لائے اور ملائکہ کی طرح
مرتبہ ... طواف کرتے ... بعد ... حضرت آدم
... اوس مسجد کو فرشتون نے زمین سے اوٹھا لیا
لیکن ... حضرت شیث نے ... اوسی
جگہ ... مکان بنایا ... اوس کا نشان بہ طوفان نوح
کے باعث باقی نرہا - ... حضرت ابراہیم
کے زمانہ میں ... حضرت ہاجرہ اور اون کے بیٹے حضرت
اسمعیل اس ریگستان مین قریب ہلاکت کے پیاس سے
ہوئے - فرشتون نے ایک چشمہ اونکو اوس جگہ سے
قریب جہان حضرت آدم کے واسطے مسجد بنائی گئی
تھی دکھایا یہی چشمہ آب چاہ زمزم کہلاتا ہے
اور خاندان اسمعیل مین اسکی تقدیس کیا جاتا ہے
کچھ دنون بعد قوم عمالقہ کے دو اشخاص اپنے
اونٹ کی تلاش مین یہان آئے - اور کنوئین
کو دیکھکر شہر مکہ کی بنیاد ڈالی اور حضرت ہاجرہ
اور اسماعیل کی خبرگیری اپنے متعلق لی - وہ لوگ
مابعد مین شہر مکہ کے باشندون سے نکالے گئے
لیکن حضرت اسمٰعیل اونہین رہے - جب آپ
جوان ہوئے - آپ کی شادی ایک شاہزادے کی

لڑکی سے ہوئی جس سے آپکی بہت اولاد ہوئی جو تمام
عربستان مین پہیل گئی - اللہ تعالی کے حکم سے حضرت
اسمعیل نے خانہ کعبہ کی بنیاد دوبارہ ڈالی جہان فرشتون
نے پہلے مسجد اوتاری تھی اس متبرک کام مین حضرت
ابراہیم نے بھی آپ کی مدد کی جب حضرت ابراہیم
خانہ کعبہ کی دیوار بناتے تھے ایک پتھر آپکے معجزہ
سے اونچا اور نیچا ہوجاتا تھا اور اب تک حضرت ابراہیم کے
پاؤن کا نشان اوس پر موجود ہے -

ہرگاہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل اسی
طرح مصروف تھے کہ حضرت جبرئیل اون کے پاس ایک
پتھر لائے جس کی بابت لوگون کو اختلاف ہے
بعضون کا قول ہے کہ یہ بہشت کے قیمتی پتھرون مین سے
ہے - جو حضرت آدم کے ساتھ زمین پر اوتارا گیا
اور بعد طوفان نوح کے اوسکا کچھ نشان نرہا - اور
اب اوسکو جبرئیل نکال کر لائے - اور بعضون کا قول جو
زیادہ مستند ہے یہ ہے کہ ایک فرشتہ حضرت آدم
کا محافظ تھا لیکن جب آدم عصیان مین مبتلا ہوئے
اوسپر بھی اللہ تعالی کا عتاب ہوا اور وہ پتھر ہوگیا
اور اون کے ساتھ بہشت سے نکالا گیا - حضرت ابراہیم
اور اسماعیل نے اوس پتھر کی عظمت کی - اور خانہ
کعبہ کے بیرونی گوشہ پر اوس کو نصب کیا - اس پتھر
کو حجر اسود کہتے ہین - اور طواف کرنے والے
ہر مرتبہ طواف کرتے ہین اوسکو بوسہ دیتے اوسکو
بھی دیتے ہین - ایسا مشہور ہے کہ جب یہ پتھر نصب کیا گیا تھا

نہایت شفاف تھا۔ لیکن گناہگاروں کے بوسوں سے
سیاہ ہوتا گیا۔ بعضوں نے روایت وارد کی ہے کہ حجر اسود
بہشت سے آیا ہے دنیا کے دن بہ دن پتھر اوس کا گواہ ہوگا
یہی وجہ ہے کہ نہایت قدر و منزلت خانہ کعبہ اور
چاہ زمزم قابل ملاحظہ ہے۔ (باقی آئندہ)

بمبئی

کلابا ... کو ... سے ... پانچ ... تک
خوب زور و شور سے بارش ہوئی۔ لیکن ... ہے
کہ اب دو چار ... روز ... گرمی ... کے
بگڑ ... جائینگی۔

پرشیا نام کے آگبوٹ میں ایک شخص ... خان
کام کر رہا تھا جلدی میں پاؤن پھسلکر گر پڑا۔
چوٹ بہت آئی۔ اسپتال میں زیر علاج ہے۔

کھیت باڑی کی چھوٹی گلی میں سے ایک ہندو
سالا ... سالہ ... زیور پہنے ہوئے تھا رات کو
غائب ہو گیا۔ ... کوئی بدمعاش ... چکا۔

... کو دستاویز گورنمنٹ کا ... نامی جنگی جہاز آیا۔ معلوم نہیں کہ یہ جہاز یہاں کے ... ٹھہر سکیگا۔

... خان بہادر ... دستور مجسٹریٹ نے
ایک شخص منجی ... کو ... قید سخت کی سزا
دی۔ جرم یہ ہے کہ اوس نے اپنی آشنا کو بہت
مارا تھا۔

... کو کار و نربیٹی نے کماٹی پورہ کے
چوری ... میں عبد اللہ ... ۶۰ سالہ کی ... شخص
... کی جس کو ... صاحب اللہ نے ۲۶ مئی کو
چھری سے مار ڈالا تھا۔ جوری نے قاتل کو سشن
سپرد کیا۔

... خان بہادر ... دستور مجسٹریٹ
نے ایک ... سپاہی ... کو سشن سپرد کیا۔
جس نے ۷ مئی کو کماٹی پورہ میں ایک ہندی
... چاقو سے مار ڈالا تھا۔

سشن کا اجلاس ... جون سے شروع ہوگا۔

... قلعہ کی پولیس کورٹ میں تاریخ ... حسین
... امام بخش ... ہر ایک ... پانچ پانچ روپیہ
جرمانہ ہوا۔ جرم یہ کہ انہوں نے ... کے
شرط لگا کر گاڑیاں دوڑائی تھیں۔

قصبہ ... متصل لاہور کا ایک ... سیالکوٹ اپنی
سسرال ... سنتے ہیں کہ وہاں ... مار پیٹ اور اسکو
مجبور کیا ... اپنی ... پاؤن پر سر رکھے ... کیا۔
آخر زبردستی انہوں نے لڑکے کا سر ... کے پاؤن پر رکھ دیا
اور بعد میں لڑکے کو شرمندہ کرنے لگے۔ لڑکا ... کا مزاج
تھا۔ یہ بے انصافی اور بیہودہ حرکت سہہ نہ سکا۔
اور پاس ہی ایک کنوئیں میں کود کر جان دیدی ڈالی
لڑکے کی عمر قریب ۱۷ برس کی ہے۔ اور لڑکی کی
عمر ۹ برس کی بتائی جاتی ہے۔

مطبع ... میں منشی ... باہتمام ... کے چھپکر
محلہ ... سے شایع ہوا۔

مضامین

خبرون کا چمن
ایران کی آیندہ حالت
[illegible] کے خونی
مصر مین سینہ
سلطان المعظم اور ایرانی سفیر

مسلم ہیرلڈ

مضامین

انگریزون کی فوجی طاقت
پروفیسر براؤن اور [illegible]
تاریخی حالات خلفائے عرب
اسلام
[illegible]

جلد ۸ | بمبئی ۔ جمعہ ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۱۳ھ | نمبر ۱۲

خبرون کا چمن

لندن ۔ ۳ جون ۔ ماسکو سے خبر آئی ہے کہ وہان [illegible] ستا ہزار سات سو آدمی [illegible] گئے ۔ [illegible] باقیت پولیس کی کم توجہی کا نتیجہ ہین

لندن ۔ ۳ جون ۔ ہوس آف کامنس مین [illegible] شکو مسٹر بالفور نے کہا کہ گورنمنٹ ہند کیطرف سے ایک تار آیا ہے جس مین یہ لکہا ہے کہ ہندوستانی فوج کے اخراجات کے بارے مین جب تک ہمارے پاس پورٹ [illegible] آجائے تب تک کوئی رائے قایم نکیجائے چنانچہ اسکی بابت بحث ملتوی کردیگئی ۔

[illegible] بیان ہے سوالین تو بہیجی گئی ہے [illegible] تک [illegible] نہین پہونچی

[illegible] سے پتا لگا کہ جیپور کی ریاست ایک [illegible] کی [illegible] کرانا چاہتی ہے ۔

[illegible] ۔ آج دن کے لیے مقابلہ [illegible] جائیگی ۔

[illegible] اقبال علی [illegible] گزشتہ [illegible] رشوت کا مقدمہ دائر کیا تھا جو وہان [illegible] کی عدالت مین پیش ہوسکا ۔
[illegible] ایک ڈاکٹر نے برمنگہم مین ایک [illegible]

آلہ تیار کیا ہے کہ اوسکی [illegible] ذریعہ انسان کا خون کیسا ہی زور سے نکلتا ہو فوراً بند ہوجاتا ہے بندش وغیرہ کی ضرورت نہین ہوتی ۔

راولپنڈی مین جسقدر بیماری ہے تین فوجی گورے [illegible] رہو یہ بیان کیجاتی ہے کہ اونہون نے گلاؤں [illegible] کہا کر بہت شراب پی تھی ۔

[illegible] مین ایک میم صاحب نے [illegible] تہا اوسکا مقدمہ الہین [illegible] دور ہو کیا تہ [illegible] دور مین [illegible] کی عدالت مین ایک [illegible] مجسٹریٹ کسی بدمعاش کا مقدمہ کر رہے تہے ۔ جب [illegible] وقت پہنچا تو بدمعاش نے عجیب طرح سلامی اونکو [illegible] یعنی ایک جوتہ مجسٹریٹ صاحب کے سرپر پھینک مارا چنانچہ مجسٹریٹ نے اس جرم مین اوسکو ایکسال قید سخت کی سزا دی

بعض لوگون کا خیال ہے کہ ہمارے [illegible] جناب مولوی حکیم عبد المجید صاحب [illegible] دہلوی کا فوتی [illegible] یہ بالکل وہم ہے ۔ [illegible] وہ خدا کے فضل سے [illegible] ہین دوسری بات

یہان [illegible] کا عجیب حال ہے بیٹھے بیٹھے [illegible] طرح خیالی پلاؤ پکایا کرتے ہین مسلم کی بابت پہلے جناب مولوی عبد الرحمن صاحب سابق [illegible] مشہور کردیا تہا اب [illegible] دہلوی

مسلم ہیرلڈ

بمبئی: جمعہ ۵ جون ۱۸۹۶ء

ایران کی آیندہ حالت

ایک مشہور انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ انگلش گورنمنٹ کو اس وقت ایران کے ملکی انتظامی معاملات میں بہت ہی غور و فکر کے ساتھ دست اندازی کرنی چاہیے کیونکہ ولیعہد روسیوں کے بڑے دوست ہیں اور عالموں کے کہنے پر عمل کرتے ہیں۔ ان کے بڑے بھائی ظل السلطان تخت نشینی کے بارے میں ان سے جھگڑنے کے لیے بہت دنوں سے کوشش کر رہے ہیں ظل السلطان بڑے بہادر اور انگریزوں کے دوست ہیں چونکہ روسی گورنمنٹ ولیعہد کی تخت نشینی میں تائید کریگی۔ اور انگلش گورنمنٹ بھی اس بات میں مزاحمت نہیں کریگی اسلیے یقین ہے کہ وہ آسانی اپنے باپ کے جانشین ہو جائینگے۔ جب تک یہ اپنے کو ملاؤں اور سیدوں کے پنجوں سے خلاص نہیں کر سکینگے تب تک ایران میں ترقی ہونا محال ہے اسلیے کہ ان فرقوں کے مانند دنیا میں اور کوئی فرقہ ترقی کے مخالف نظر نہیں آتا ہے۔

ناصر الدین کا تیسرا لڑکا نایب السلطان سپہ سالار اعظم ہے۔ یہ تینوں بھائی آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں اور ایران میں ان تینوں شخصوں کی قوتیں بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ نایب السلطان چونکہ فوج کے اعلی افسر ہیں اسلیے یقین کامل ہے کہ اکثر فوجی افسر انکی تائید کرینگے۔ اور ظل السلطان [illegible] دس برس تک گورنری کر چکے ہیں اسلیے بہت مشکل معلوم ہوتا ہے کہ جانشینی کا معاملہ آسانی سے طے ہو جائے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے ملا اور سادات ولیعہد کی تائید کرینگے۔

ایران میں یہ بات زبان زد خاص و عام ہے کہ ظل السلطان ولیعہد کا اسقدر دشمن ہے کہ [illegible] ایک تلوار بنوا رکھی ہے جس پر بخط عربی لکھا ہوا ہے مظفر کش یعنی مظفر کو قتل کرنے والی جس وقت مظفر شمال میں روسیوں کی دوستی کے لیے کوشش کرتا تھا اوسوقت جانب جنوب ظل السلطان نے انگریزوں سے اتحاد پیدا کرنے کے لیے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ ناصر الدین شاہ کی موت کا کچھ ہی نتیجہ ہو مگر انگلش گورنمنٹ کو ایران کے شمالی حصہ میں روسی طاقت کو روکنے کے لیے بہت بڑی کوشش کرنی پڑیگی۔ کیونکہ یہ مخفی نہیں ہے کہ روس شمال میں انگریزوں کی تجارت کو تباہ کر رہا ہے۔ اور اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ ایران میں بھی تجارت میں سخت ناکامیابی ہو رہی ہے

اور بغیر تجارت اور گورنمنٹ کی سخت کوشش کے اسکی کامیابی ہونا بہت مشکل ہے

جدہ کے خونی

ہنا جنگی شاہ اور ان کے صاحبزادے کے قتل کی نسبت جو خبریں ہیں آئین ان سے معلوم ہوا کہ ان کے قتل کے جرم میں پانچ آدمی گرفتار کئے گئے جن کے نام یہ ہیں ۔ خوجہ عبدالرحیم ۔ خوجہ عبدالرحمان ۔ سید حسین داؤد ۔ سید محمد دافعہ ۔ مولوی صادق ۔ یہ سب بمبئی کے باشندہ ہیں ۔

ان قیدیوں کو گرفتار کر کے رات کو حوالات مین رکھا صبح کو جو دیکھا تو ۲ آدمی مردہ پائے ۔ انہون نے زہر کھا لیا ۔ غالباً یہی دونون آدمی اصلی مجرم تھے ۔ بی ۔ آئی ۔ ایس ۔ این کمپنی کے بمبئی نام کا اگبوٹ مین جنگی شاہ اور ان کے بیٹے کی لاشین کراچی کے راستے سے کربلائے معلی لیجائین گے ۔ اس آگبوٹ مین مرحوم آغا کی بیوی بھی ہین ۔

جب اسکی خبر بمبئی مین آئی کہ یہ قاتل بمبئی کے باشندے ہین تو سردار خان بہادر میر عبد العلی سپرنٹنڈنٹ کریمنل انویسٹیگیشن ڈپارٹمنٹ نے سخت تحقیقات کی اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ قاتل بمبئی کے باشندے نہین بیاوڑ گہوگہ کے پاس ایک قصبہ ہوا ہے ۔ وہان کے رہنے والے ہین ۔

مصر مین ہیضہ

مصر کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ وہان ہیضہ کی زیادتی ہے اسلئے وہان کے یوروپین باشندے مصر چھوڑ کے انگلستان کو جاتے ہین ۔ ہیضہ کی حقیقت یہ بیان کیجاتی ہے کہ دریائے نیل کا پانی زہریلا ہوتا جاتا ہے وہ خراب ہے جس سے سینکڑون بیمار ہو جاتے ہین ۔

نیچے کا پانی تو مصر کا انگریزون کے ناموافق ہوگیا اگر زمانہ بھی ناموافق ہوگیا تو بڑی خرابی ہوگی ۔

سلطان المعظم اور ایرانی سفیر

شاہ ایران کے شہید ہونے کی خبر قسطنطنیہ مین پہنچتے ہی ایرانی سفیر سلطان المعظم کو خبر دینے کے لیے محل یلدیز مین گیا ۔ چونکہ قاتل نے شاہ پر فائر کرتے وقت کہا تھا یہ شیخ جمال الدین کے لئے ۔ اسواسطے سلطان المعظم نے فوراً شیخ جمال الدین کو گرفتار کرنے کا حکم دیا اور اسکے گھر کا تمام اسباب ضبط کر لئے گئے ۔ چونکہ ان کاغذون سے کسی قسم کا ثبوت دستیاب نہین ہوا اسلئے شیخ مذکور کو چھوڑ دیا گیا ۔ پہلے لوگ سمجھتے تھے کہ جمال الدین ہندوستان کا رہنے والا ہے مگر تحقیق سے معلوم ہوا کہ ایرانی ہے ۔ یہ بات یقینی ہے کہ سلطان المعظم شیخ کو ایرانی گورنمنٹ کے حوالے ہرگز نہین کرین گے ۔ جمال الدین کو بلا یہ

تعلق ہے اور اونہکو سلطان المعظم کے طرف سے ماہوار پچیس پونڈ (تخمیناً ۳۷۵ روپیہ) تنخواہ ملتی ہے یہ بہت بڑی خدمت دنیا کے تمام مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہونے کی کوشش کر رہا ہے کیونکہ اسپالی کا بھی یہی منشا ہے۔ غالباً اسی باعث سے اب عالی اوس کو ایران بھیجے تو ۱۱ کام کریگا۔

انگریزوں کی فوجی طاقت

۱۸۹۶ء میں انگریزوں کی فوجی قوت بہت ترقی اوسکی فہرست حال میں شایع ہوئی ہے۔ ناظرین کی تفریح طبع کے لئے پیش کیجاتی ہے۔

ریگولر فوج ۲۲۱۹۴۴ - فرسٹ کلاس ریزرو ۸۰۵۶۷ - سیکنڈ کلاس لیفٹیننٹ ریزرو
۱۱۷۷۸۹ - یومنری ۹۷۴۵ - والنٹیئر ۲۳۱۷۰۴ -
میزان کل ۶۶۹۴۸۹

پروفیسر روحی آفندی کا لکچر

دنیائے اسلام کی موجودہ حالت پر

پیرس زار الخلافہ فرانس میں

لکچر سے پہلے موسیو ہالڈنگ ورہیمبرگ جو مشرقی زبانوں اور علوم عالیہ کے کالج میں پروفیسر ہیں اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور اونہوں نے پروفیسر روحی آفندی کو حاضرین مجلس سے روشناس کرایا اور اون کے مختصر حالات بیان کئے اور کہا کہ پروفیسر روحی آفندی خالد بن ولید فاتح شام کی اولاد میں سے ہیں۔ اور شیخ الاسلام شمس الدین دمرداش مفسر اون کے اجداد میں سے تھے پھر لکچر کا موضوع بیان کیا اور کہا کہ یہ سب بیان کیا عربی زبان میں ہے جو آج شہر پیرس میں دیا جائیگا۔ اسکے بعد روحی آفندی اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور سب لوگوں کو عربی میں مخاطب کیا۔

لیڈیز اینڈ جنٹلمین میں اول پروفیسر ہالڈنگ ورہیمبرگ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھکو آپ سے روشناس کرایا اور اپنی خاص عنایتیں میرے حال پر مبذول کیں۔ میں آج کی رات کو جب آپ صاحبوں کو اپنے گرد و پیش پاتا ہوں نہایت مبارک سمجھتا ہوں۔ کاش مجھکو عربی زبان میں فصیح و بلیغ تقریر کرنے کی لیاقت ہوتی۔ تاکہ میں اپنے مافی الضمیر کو ایسے سلسلے میں ادا کر سکتا جو آپ کو سبعہ معلقہ کی نظم یا مقامات حریری کی انشا یاد دلاتا جن کو آپ مطالعہ کر چکے ہیں مگر افسوس! میں نظم و نثر سے بالکل الگ تھلگ ہوں اور حقائق و واقعات کو نہایت سادگی اور سلاست سے بیان کرنا چاہتا ہوں جس میں نہ تخیل ہے نہ مجاز نہ ایجاز ہے نہ اطناب۔

میں اس سوسائیٹی کا شکریہ بھی اپنے پر لازم سمجھتا ہوں جو اجنبی زبانوں کی اشاعت کرتی ہے اور جو مشرقی باشندوں اور مغربی علوم سے دلچسپی رکھنے والوں کو ایک جگہ جمع کر دینے کا باعث ہوئی

میں خاص کر سوسائٹی کی اس کوشش اور سرگرمی کا
شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے فرانسیسی قوم میں ہماری
زبان عربی کے پھیلانے اور رائج کرنے میں دکھائی
ہے۔ کیونکہ جو قوم دوسری قوم کی زبان اور علم
ادب کو سیکھتی ہے اور اسکو اس قوم کے افراد
اور ادیبوں کے آداب و اخلاق سے طبعاً محبت ہوتی ہے
اور یہی چیز مختلف قوموں میں دوستی کی بنیاد قائم
کرتی ہے علم و تہذیب کا دائرہ وسیع ہوتا ہے
اور ایک قوم دوسری قوم کی خاص باتوں سے
مستفید ہوتی ہے۔

صاحبو! جب میں آپ کی تہذیب کے مرکز (پیرس)
میں جسکو مدنیت اور ثقافت نے آباد کیا اور علم نے اسکی
عمارت اٹھائی ہے پہنچا تو میں اس میں علم اور
آزادی کی تیز روشنی دیکھکر بیحد دنگ ہو گیا۔
اور اسمیں ذرا شبہ نہیں ہے کہ یہی دو چیزیں
سولیزیشن کی بنیاد ہیں۔ میں فرانسیسیوں کو
عربی زبان کی درس و تدریس پر متوجہ دیکھکے
بہت حیران ہوا کیونکہ میں نے کئی جگہ عربی
زبان کی ایسی دقیق اور مشکل کتابوں جیسا کہ
تفسیر بیضاوی۔ مقامات حریری۔ کتاب الروضتین
فی اخبار الدولتین وغیرہ میں پڑھتے ہوئے سنا۔
اور یہی وہ کتابیں ہیں جو پروفیسر پڑھاتے ہیں
میں ہمیں خود ان کے حلقۂ درس میں شریک
ہو چکا ہوں اور انکی نادر تقریروں کو سن چکا ہوں۔
جو مجھکو بے اختیار پیرس ہمیشہ ممدوح کے شکریہ ادا کرنے
پر مجبور کرتی ہیں۔ اسکے علاوہ بہت کالجوں اور
درسگاہوں میں عربی زبان پر ابتدائی لکچر دئے
جاتے ہیں۔ اور فرانس کی یونیورسٹی میں اس سے متعلقہ
اور متفرقات ہمیشہ لکچر ہوا کرتے ہیں مگر افسوس
سے کہنا پڑتا ہے کہ باوجود اس شغف کے جو فرانسیسی قوم کو
عربی زبان اور عربی لٹریچر کے ساتھ ہے۔ فرانس
میں اسلامی دنیا کے حالات سے اب تک وہی
بیخبری ہے جو آج سے پیشتر تھی اور جو روایتیں
اس ملک میں مشہور ہیں وہ اصلی حقیقت سے
بہت دور ہیں۔

اسی بنا پر میں آج رات کو آپ کے سامنے اسلامی
دنیا کی موجودہ حالت پر لکچر دینا چاہتا ہوں جیسا کہ
یہاں کی نامور علمی سوسائٹی نے مجھ سے درخواست
کی ہے جسکے ممبر مشرقی زبانوں پر عبور رکھتے ہیں۔
اور مشرقی لٹریچر میں وسیع النظر ہیں۔ اس سے پیشتر
کہ میں اس موضوع پر کچھ بیان کروں بطور تمہید کے
آغاز اسلام پر ایک نظر ڈالنا چاہتا ہوں۔ پھر
بیان کرونگا کہ اسلام کی موجودہ حالت کیا ہے؟

اسمقام پر پروفیسر روحی آفندی نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات اور ہجرت
پہلے اور اسکے بعد مذہب اسلام کے پھیلنے اور اشاعت
پانے اور جنگ کے قاعدوں اور شرطوں کا ذکر کیا۔

(باقی آئندہ)

تاریخی حالات خلفاے عرب اسلام

نمبر ۴

خانہ کعبہ کی اصلیت اور حج کا ذکر

شہر مکہ جسکی شہر پناہ کے اندر یہہ مشہور گہر ہے قبل ظہور اسلام کے بھی مدت دراز سے بہت مقدس شہر سمجھا جاتا تھا اور سب اہل عرب جان سے برابر اوسکی زیارت کو آیا کرتے تھے۔ اس گہر کی جگہہ کا لوگون کو ایسا خیال تھا کہ جب تک اس مین مراسم حج ادا کئے جاتے تھے کسی قسم کا جنگ اور کشت و خون آپس مین نہین کرتے تھے۔ خانہ محترم مین بہت سے بت تھے ... دن کر پھینک دیتی تہین۔ اور ریگستانون مین اون کے ساتھ بسر کرتین۔ اور مکہ کے دروازے مین حاجیون کے احرام مین جمع ہوتین۔ سات مرتبہ طواف کرتین۔ حجر اسود کو بوسہ دیتین۔ چاہ زمزم کا پانی پیتین۔ اور غسل وضو کرتین اور بعد انجام کرنے کل مراسم حج کے گہر کو واپس جاتین اور تب ہتیار اوٹھاتین۔ ایام جہالت مین یعنی قبل اجرائی مذہب اسلام کے بھی روزے اور نماز کا اہل عرب مین رواج تھا۔ دن مین تین مرتبہ نماز پڑھتے۔ صبح اور دوپہر اور شام کو۔ اور اپنا منھ خانہ کعبہ کیطرف رکھتے۔ اور روزے تین زمانون مین رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ تین روز تک اور دوسری مرتبہ نو روز تک اور تیسری مرتبہ ایک مہینے تک

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا حال

واضح ہو کہ بعد وفات حضرت صلعم کے جسوقت اصحاب آپکے دولت خانہ مین مجتمع تھے اور غسل اور کفنانے کے سامان مین تھے کہ اسی اثنا مین مغیرہ بن شعبہ آئے اور حضرت عمر سے کہا کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوکر چاہتے ہین کہ امر ریاست کو قبضہ مین سعد بن عبادہ کے کہ انصار سے تھے سپرد کرین یہہ سنکر حضرت عمر اور ابوبکر معہ ابو عبیدہ وغیرہ کے اس خیال سے کہ امور شریعت مین خلل نہ واقع ہو وہان سے چلے اور سقیفہ مین پہونچے۔ اور ابوبکر رض نے کہا کہ اے انصار محمد صلعم اللہ تعالی کے جوار رحمت مین پہونچے اگر کسیکو امر ریاست کے لئے سردار نہ مقرر کیا جاوے تو امور دین مین فتور آجانے کا احتمال ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ ہم لوگ نسب و بزرگی مین مہاجر اور انصار کے غور کرکے ایک شخص کو سردار مقرر کرلین۔ سعد بن عبادہ نے جواب دیا کہ جو بزرگی اللہ تعالی نے انصار کو عنایت کی وہ کسیکو نہین ہو سکتی کیونکہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے یارون کو پناہ دی اور اون کے دشمنون سے لڑے اور جان و مال فدا کیا کہ جس سے اسلام کے کامون مین ترقی ہوئی۔ حضرت ابوبکر رض نے کہا کہ جو بزرگی انصار کی اور اون کے احسانات ہین اوسکے مقر ہم بھی ہین لیکن قریش کی قوم

کہ اللہ نے تمام عرب کی قوم پر ترجیح اور بزرگی دی ہے۔ اسلئے جب تک اون میں سے لوگ اس امر کے قبول کرنے سے انکار نکریں دوسری قوم میں سے کسیکا سردار ہونا مناسب نہیں لیکن یہی مناسب ہے کہ امارت قریش میں رہے اور وزارت انصار میں۔ عمرؓ نے کہا کہ آپ لوگوں نے نہیں سنا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ الائمہ من قریش۔ یعنی امارت قریش میں ہونی چاہئے۔ سعد کے بیٹے بشیرؓ نے کہا کہ یہ حدیث ہم نے سنی تہی لیکن یہہ امر آپ لوگوں میں سے کسی کے ساتہہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ ہم اس امر اپنے لئے نہیں چاہتے۔ اور خلافت کے لئے ان دونوں میں سے یعنی عمرؓ اور عبیدہؓ سے کسیکو چن لو اور مقرر کرو۔ اسپر ان لوگوں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ اس امر کی بزرگی اور قابلیت آپکی پیشانی سے ظاہر ہے۔ آپکے ہوتے ہوئے دوسرا شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ اور حضرت عمرؓ نے ہاتھ بڑہا کر وہیں بیعت کی۔ دوسرے روز حضرت ابوبکرؓ نے خطبہ منبر پر پڑہا۔ اور سب لوگوں نے علانیہ بیعت کی۔

ایک گروہ مسلمانوں کا حضرت علیؓ کی بیعت میں اختلاف کرتا ہے۔ لیکن یہہ خبر درست نہیں معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اوس فرقہ کا ہونا اوسیوقت سے ظاہر ہوتا۔ حالانکہ اوس فرقہ کی بنا حضرت علیؓ کے بعد سے ظاہر ہوتی ہے۔ بلکہ علمی میں کہ بہت معتبر اور پرانی کتاب ہے ایسا لکہا ہے کہ حضرت علیؓ نے جب سنا کہ لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتہہ پر بیعت کی فوراً دوڑے آئے اور بیعت کی پہر ابو سفیان نے اونسے کہا بہی کہ تمہارے ہوتے ابوبکرؓ کو خلیفہ ہونے کا کیا حق تہا اگر تم کہو تو تمہارے لئے یہ میدان سواروں سے بہردوں۔ اسپر حضرت علیؓ نے کہا کہ تیرے دل میں ہمیشہ سے نفاق ہے۔ اب اسلام کے بہی اوسکا اثر باقی ہے۔ اور خلفائے راشدین کا خلافت قبول کرنا محض اللہ کے واسطے تہا جیسا کہ اونکی بابت کی کارروائیوں سے ظاہر ہوا اور اون میں نفسانیت کو ذرا بہی دخل نہ تہا۔ غیر مذہب کے فرقے بہی مثل نصاریٰ اور یہود کے حسابات کے معترف ہیں کہ اگر نفسانیت کو ذرا بہی دخل ہوتا تو اپنے بیٹوں کو اپنا جانشین کر جاتے۔ اور عمرؓ اپنے بیٹے کو فہرست سے نہ باہر ڈالتے۔ حضرت علیؓ کا یہہ حال تہا کہ اگر کوئی صحابہ شہید ہوتے تو نہایت غم کرتے اور کہتے کہ میں انسے پہلے کیوں نہ شہید ہوا۔ اور اپنی صاحبزادی اُمّ کلثوم کا عقد کہ حضرت فاطمہؓ سے تہیں حضرت عمرؓ سے کر دیا اگر آپس میں عداوت ہوتی تو ایسا امر کیونکر ظہور میں آتا۔ اور حضرت علیؓ کی شجاعت مشہور ہے۔ کچھہ ڈرتے بہی نہ تہے کہ دبکر ایسا کام کیا ہوگا جسوقت خلافت کی بیعت ہوئی ۳۳۰۰۰ صحابہ موجود تہے آپکی سیاسی اور قسم ہماری رائے و فہم سے

کہیں بہتر ہو گی پھر حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب یہ
ہمارا زمانہ ہے اور ... ہے سماں ... اور ...
امید ان ... تا ہمیں پیروان کا ۔ اگر ۳۳ ہزار صحابہ
کی روایت اور ... اعتبار نہ چاہیے تو قرآن مجید
بالکل باطل ٹھہر جاتا ہے کہ اور نہیں ... ہو سکتا
ہے ۔ وہذا محال (باقی آئندہ)

بمبئی

مسٹر ... روبن ... کمپنی کے ایک ملازم
... جو کمپنی کے ... غبن کر گیا تھا ۔
گرفتار کر لیا ۔ مقدمہ کل مسٹر ویب مجسٹریٹ کے اجلاس
میں پیش ہوا ۔ مجسٹریٹ نے مجرم کو ... ماہ قید سخت
کی سزا دی ۔

... ایک ... الٰہی ... جہاز
کے کپتان سے تکرار کر کے اسکی بغیر اجازت شہر میں
چلا آیا ۔ اور ایک روز غیر حاضر رہا ۔ اسکا مقدمہ کل مسٹر
سلیٹر مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش ہوا ۔ مجسٹریٹ نے
اوس کو دس روز قید سخت کی سزا دی ۔

آدمی کو ایک شخص ... ۔
ڈاکٹر سے ایک گاڑی میں کچھ اسباب ... روپیہ قیمت
کا شہر میں لانے کے لئے ... گاڑی والا وہ اسباب
لیکر اپنے گھر چلا گیا اور اسباب بیچکر کھا گیا ۔ کل ... کی
مسٹر سلیٹر مجسٹریٹ کے اجلاس میں مقدمہ دائر
کیا ۔ مجرم نے اپنی صفائی میں بیان کیا کہ میرا ...
مدعی کا لینا دین ہے چنانچہ ... چاہئیں
... آجکل ... ہیں ...
میں ... لگا ۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ تم اپنے روپے
مجرم سے ... باقی ... ایک ہفتہ تک مدعی کو دیدو
ورنہ باضابطہ ... مقدمہ دائر کیا جاویگا ۔

... جیلر نے ایک قیدی ...
... مسٹر ویب مجسٹریٹ نے ایک ماہ قید سخت
کی سزا دی تھی) اس الزام میں کل مسٹر سلیٹر مجسٹریٹ
کے پاس بھیجا کہ وہ جیل میں کام کرنے سے انکار کرتا تھا
گو ... جیل کے جمعدار نے ... سوال کے
جواب میں بیان کیا کہ جب یہ قیدی جیلخانے میں
آیا ہی کام کرنے سے بالکل انکار کرتا ہے ۔ مجسٹریٹ نے
مجرم سے پوچھا کہ تم کیا بیمار ہو جو کام نہیں کر سکتے
اوس نے جواب دیا کہ ہاں ۔ مجرم کیطرف سے مسٹر ...
پلیڈر مقدمہ کی پیروی کرنے آئے تھے اونہوں نے بیان
کیا کہ ... دیوانہ ہے اسلئے کام وغیرہ نہیں کر سکتا
اور اسکی قید کی میعاد بھی بہت تھوڑی رہ گئی ہے اسلئے
مناسب ہے کہ عدالت اسکو رہا کر دے ۔ مجسٹریٹ نے کہا
کہ یہ جیل کے داروغہ کو دھمکی دیتا تھا اسکو ہرگز یہ
مناسب تھا ۔ میں اسکو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ یہ پہلا
ہی مقدمہ میرے اجلاس میں آیا ہے اگر میں اسکو رہا
کر دوں گا تو آئندہ سب مجرم ایسا ہی کریں گے اسکی
دیوانگی کا علاج یہی مناسب معلوم ہوتا ہے ۔
جیل خانہ میں ... ہے

مطبع محمدی ... منشی محمد ... کے اہتمام سے چھپا
... سے شائع ...

مسلم ہیرلڈ

مضامین

خبرون کا چمن
بمبئی کے مسلمان اور ترکی [illegible]
کی قوم مین
[illegible]

مضامین

سرکاری انعام محروم
[illegible]
بمبئی
اشتہار

جلد ۸ | بمبئی یوم دوشنبہ ۲۵ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۱۴ھ | نمبر ۱۴۷

خبرون کا چمن

لندن – [illegible] جون – قاہرہ [illegible] سوار [illegible] نے غدر کر دیا تھا ان مین سے ۹۰ [illegible] کی نسبت [illegible] وطن کرنے کا حکم ہوا۔

[illegible] کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ [illegible] باغیون نے ایک گاؤن کو جلا دیا۔ فرنچ گورنمنٹ نے پادریون کی حفاظت کے لئے فوج روانہ کی اور انکو باغیون کے حملہ سے بچالیا ۲۰۰ باغی مارے گئے۔

شنگھائی کے [illegible] جنگی جہاز [illegible] کی حفاظت کے لئے جو چینیون کو قواعد سکھاتے ہیں نان کنگ بھیجے گئے۔

لندن – ۴ جون – ۲۲ مئی کی بمبئی کی ڈاک ۴ جون کو لندن مین داخل ہوئی۔

[illegible] – ۵ جون – یہان [illegible] کی بوڑہی [illegible] تھی اسکا نام رکھا گیا ہے۔

[illegible] کو [illegible] جانیکا حکم ملا ہے۔

جلال آباد مین ایک ڈاک کا ہرکارہ قتل کر دیا گیا۔

وزیرستان کا قلعہ بنکر تیار ہو چکا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] مین دہ چترالی باغیونکو [illegible] گئے۔

گورنر صاحب [illegible] ۲۲ جون کو مہابلیشور سے روانہ ہوکر اوسی شب کو گنیش کھنڈ پونہ مین آئینگے۔

[illegible] آغا سلطان محمد شاہ [illegible] کی [illegible] مین کراچی لوٹ گئے۔ آخر محرم تک [illegible] مین رہینگے۔ انکے ہمراہ خاص [illegible] چند [illegible] صاحب کی اجازت لیکر گئے ہوئے ہین۔

[illegible] دوشنبہ کے روز مسٹر [illegible] مجسٹریٹ کے اجلاس مین منشی محمد حسین [illegible] کانسٹبل بی بی سی آئی ریلوے نے ایک شخص [illegible] نام [illegible] کو اس جرم مین پیش کیا کہ وہ بغیر ٹکٹ ریل مین سوار ہو گیا تھا۔ مجسٹریٹ نے دس روپیہ جرمانہ کیا۔ اگر [illegible] ادا کرے تو [illegible] کی [illegible]۔

ایک [illegible] سالہ ہندو عورت مسماۃ [illegible] بائی [illegible] کے [illegible] تھا گھر جا رہی تھی [illegible] اوپر سے [illegible] پہیا [illegible] گر پڑی سخت چوٹ آئی۔ اسپتال مین لیجانیکے بعد مر گئی۔

[illegible] شنبہ کے روز مسٹر [illegible] پریذیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی کی اجلاس مین گھوڑے اور بیل گاڑی والے اس جرم مین پیش کئے گئے کہ وہ ناقابل گھوڑے اور بیل کام مین لاتے تھے۔ صاحب مجسٹریٹ نے ان گھوڑون اور بیلون کو اسپتال مین بھیجدیا اور ان کے مالکون پر جرمانہ کیا۔

۵ [illegible] کو ہورڈ بولٹرن کی چمنی پر بجلی گری۔ [illegible] کا [illegible] ٹوٹ گیا۔ [illegible] ہندو عورت ۱۵ سالہ [illegible] کا کام کرتی تھی [illegible] گرا۔ [illegible] اسپتال مین لانیکے بعد مر گئی۔

[illegible] شنبہ کے روز خان بہادر [illegible] دستور مجسٹریٹ نے ایک شخص مسمی [illegible] گوپال سنار کو [illegible] قید سخت کی سزا دی جرم یہ کہ وہ متفرق [illegible] کر سکتا [illegible] روپے کا زیور چرا کر [illegible] دیا تھا۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۔ دوشنبہ ۔ جون ۱۸۹۹ء

بمبئی کے مسلمان اور قرآن شریف کی توہین

سنا گیا ہے کہ بمبئی کے جائنٹ اسکول کمیٹی میں قرآن خوانی کا ایسا طریقہ نکالا گیا ہے جو بہت مسلمانوں کے نزدیک سخت بدتہذیبی ہے اور اسکی بابت میں ہمارے معزز ہمعصر نے جو مضمون لکھا ہے اوسے ہم ہمارے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں:

معزز ہمعصر مسلم ہیرالڈ نے اپنے ایک پرچہ میں بڑے زوروں کے ساتھ مسلمانان بمبئی کو توجہ دلائی ہے کہ انکی مذہبی آسمانی کتاب کی توہین ظاہر طور پر ایسی کے مدرسوں اسکولوں میں کی جاتی ہے۔ ہم اپنے معزز ہمعصر سے اتفاق کر کے تحریک کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں بہت جلد کوئی مجلس منعقد کر کے جائنٹ اسکول کمیٹی کو ایک عرضی دیں کہ مسلمان بچوں کو قرآن شریف جیسا کہ اسلامی مدرسوں میں ادب کے ساتھ پڑہایا جاتا ہے اوسی طرح سے ان مدارس میں بھی یہ مقدس کتاب کی تعلیم کرائی جائے۔

اگر ہمارا حافظہ صحیح ہے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تھوڑے ہی دنوں کا عرصہ ہوا کہ زکریا مسجد بمبئی میں کسی قبر پر ایک پتھر لگا تھا جس میں کچھہ آیات قرآنی بھی کندہ تھیں اور اوس سے لاگے لوگ اپنی جوتیاں وغیرہ رکھتے تھے جس سے قرآن شریف کی بے ادبی ہوتی تھی۔ اسلئے مولوی نجف علی صاحب نے اخبار مسلم ہیرالڈ میں ایک مضمون شائع کر کے اس بات پر زور دیا تھا کہ یہ پتھر یا تو قبر پر سے نکلوا دیا جائے یا یہ آیتیں اس پر سے گھسوا دی جائیں۔ چونکہ وہ مسجد تھی اور وہاں کے کاربردار بھی سب سچے مسلمان ہیں۔ خدا کی عنایت سے کوئی تھوڑا زمانہ بھی نہ گذرا اس تحریک کے ساتھ ہی وہ پتھر وہاں سے نکلوا دیا گیا۔

ہمکو یہ سنکر نہایت افسوس ہوا کہ اب مولوی نجف علی صاحب جائنٹ اسکول کمیٹی کے اسکول میں لڑکوں کو جوتیاں پہنے ہوئے بنچوں پر بٹھا کر قرآن شریف کا پڑہانا روا رکھتے ہیں۔ کیا میونسپلٹی کی نوکری کرنے سے یہ اہانت قرآن مجید کی مولانا صاحب کے نزدیک جائز ہوگئی؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مولوی صاحب جو اس بارہ میں بہت

کوشش فرمائیں گے۔ اور ان کی کوشش بھی شاید بار آور مفید پڑے۔ اسی طرح تمام ملفوظات سے دینی امور میں علما کا راہ دکھانا کوشش کرنا گویا فرض منصبی ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں مدیر صاحب کو ہم بہت توجہ دلاتے ہیں۔ اور ان سے بہت لجاجت کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ بھی اسکی طرف اپنی پوری توجہ صرف فرمائیں تاکہ یہاں آئندہ اسکی نسبت تعلیم اچھا ہوتا رہے۔ اور اُن مدارس کا رنگ بدل دیں [illegible] اگر اسکی انتظام کی طرف سے کچھ غفلت کی یا اسکی تو بڑی قباحت کا سامنا معلوم ہوتا ہے۔

ایڈیٹر۔ گر ہمین مکتب است و ہمین ملا کار طفلان خراب خواہد شد۔ واقعی اس قسم کی اسلامی بدتہذیبیان مسلمانون کے دلونکو صدمہ پہونچانے والی ہین۔ اگر اس کا انتظام نہ کیا گیا تو عجب نہین کہ عنقریب بمبئی کے سچے مسلمان ان مدرسون سے بدگمان ہوجائین۔ اور اس قرآن خوانی کو بچون کا پھسلانا سمجھین۔

بمبئی پنچ بہادر نے جو اسکے انسداد کے لئے مولوی نجف علی صاحب سے تحریک کی ہے ہمارے نزدیک وہ نتیجہ خیز نہین کیونکہ مولویصاحب موصوف ایک معمولی درجہ کے مدرس ہین وہ بیچارے اس معاملہ مین کیا کرسکتے ہین۔ اون کو تو صرف اتنا ہی مجاز ہے کہ صبح سے شام تک بچون کو غوغان کرادیا کرین۔ باقی رہا انتظام مین دخل دینا تو یہ انکی مجال ہے کیونکہ ان مدارس کی انسپکٹر صاحب اگرچہ مسلمان اور معین دین اسلام ہین مگر انکا بیان طرح کا خود پسندہ خود بولتے ہین۔ اور انکے نزدیک ابھی کسی [illegible] مین دخل دینا سخیم نقصان کو لعنت دینا ہے۔ انکی تمام باتین دنیا سے نرالی ہوتی ہین مولیکہ سرکاری قانون کے موافق تمام مدارس میں کچھ تعطیل ہین بھی (رکھنا تھا رہنا ضروری ہے) مگر یہان مین ایک ماہ کی تعطیل ہوتی ہے۔ اور ہونی ہی چاہئے۔ کیونکہ بیل کی طرح اگر انسان ایک ہی کام مین ہمیشہ جتا رہتا ہے تو اوسکی طبیعت سست ہوجاتی ہے۔ اور پھر یہ ممکن ہی نہین کہ ۱۲ مہینے مستعدی کے ساتھ یکسان کام کرتا رہے۔

مولوی نجف علیصاحب تنہا تو کیا اگر سب مدرس اتفاق کرکے جناب انسپکٹر صاحب کو اس طرف توجہ دلانا چاہین تو بھی ناممکن ہے۔ کیونکہ انسپکٹر صاحب کے بزعم خود احکامات گویا نادرشاہی ہوتے ہین۔ ادہر کی دنیا ادہر ہوجائے مگر اونکا حکم ٹلے ٹلا نہ ہوا۔ بلکہ آپکا غصہ بہی ناک پر دھرا رہتا ہے۔ اگر کوئی مدرس ذرا بہی اون کے خلاف مرضی کوئی بات منہہ سے نکالی۔ اور جھٹ اونکے نام پر (چھری) قلم پھیر دی۔ اسی وجہ سے تمام مدرس اون سے باتین کرتے ہوئے بہی جھجکتے ہین کہ ایسا نہو کہ کوئی لفظ

ہوا اونکی خلاف طبیعت منہ سے نکل جائے۔ اور ہم فوراً نکالے جائین۔ چنانچہ ایسا ہو بھی چکا ہے۔ مدرسون کے ایڈا کو ہندو روزانہ سہتے ہین مگر اسی طرح مین کبھی ہندو [illegible] خلاف ہو چکا ہے۔ اور انکی وہ سیرا اونکی قابلیت نہین [illegible] ہی حضرت خود جانچ پڑتال کر لیتے ہین۔ ان ترتیب [illegible] جناب انسپکٹر صاحب کی کسی [illegible] شکایت کی تھی۔ اب کہیے انہون نے [illegible] قابل [illegible] کسکی شامت آئی ہے جو اونکے سامنے اونکی خلاف مرضی دم بھی مار سکے۔

ہمکو خوف ہے کہ اگر ایسے ہی ان اسکولون مین بیجا مداخلت [illegible] ہوتی رہین گی تو آگے کو خدا ہی حافظ ہے۔ ہمارے انسپکٹر صاحب اور اول کمیٹی کی تمام اردو فرمایان خاک مین مل جائین گی۔ اگر ایسے ہی خود پسندیون سے کام کرتے ہین تو اونکے بہتیرے دنیاوی کام ہین۔ مہربانی فرماکے دینی باتون مین تو ترمیم نفرمائین ورنہ اسکا نتیجہ سوا بدنامی اور نقصان اسکے اور کچھ نہ ہوگا۔

ہم قوی امید کرتے ہین کہ جناب [illegible] عبداللہ [illegible] صاحب جو ایک سچے مسلمان ہین۔ اور قومی کامون مین ہمیشہ ساعی رہتے ہین۔ ضرور اس بارہ مین کمیٹی کو متوجہ کرکے ان شکایتون کو رفع کرادینگے۔ اور وہ ایسا کر بھی سکتے ہین۔ بلکہ یہہ کارروائی اونپر فرض ہے۔ کیونکہ جائنٹ اسکول کمیٹی کے ممبر بلکہ انسپکٹر صاحب کی انسپکٹری کا وسیلہ ہین۔

اگر اس معاملہ مین جلد توجہ نہ کی گئی تو ناچار ہمین پھر قلم فرسائی کرنی پڑیگی۔ چونکہ یہہ اسلامی کام ہے اسلئے بعض حضرات سے ہم شکایت کی معافی چاہتے ہین۔

ٹیٹاگڈھ کے بقرعیدی فساد کا مقدمہ

بارک پور کے مجسٹریٹ کے اجلاس مین یہہ مقدمہ پیش ہوا۔ مسٹر ولیم ریڈل پیش کیا گیا اونھون نے بیان کیا کہ مین ٹیٹاگڈھ کی کاغذ کی گرن کا منیجر ہون۔ ہم عید کو [illegible] دن کے [illegible] گرن سے ایک مکان کے صحن مین بیٹھا تھا جس وقت مجھے فساد کی خبر پہنچی مین فوراً گرن مین دوڑا گیا۔ مینے گرن کے احاطہ مین چند مزدورون کو ایک اونچے مقام پر [illegible] دیکھا۔ بہت لوگ آزادانہ شور مچاتے تھے اور کئی مزدور احاطہ کے باہر تھے اونکے پاس لکڑیان اور پتھر وغیرہ تھے۔ وہ لاٹھیان پھراتے تھے اور پتھر پھینکتے تھے۔ مین بھی ان کا تماشہ تقریباً [illegible] گھنٹے تک دیکھتا رہا۔ جو لوگ گرن کے احاطہ مین جمع ہوئے تھے اونمین بہت سا حصہ ہندوون کا تھا اور مسلمان بہت ہی کم تھے جب مین باہر گیا تو میرے پیچھے چند ہندو باہر نکلنے لگے لیکن باہر والون نے اونپر حملہ کرنا چاہا اسلیے وہ ڈر کر پھر اندر [illegible] گئے۔ مینے اسکا تکی کوشش کی

کہ باہر والے باہر ہی ہیں اور اندر والے اندر۔ چنانچہ
مین نے ویسا ہی کیا۔

مین قصاب اور یہہ نہین کہہ سکتا کہ اِن لوگ
پتھر مارتے تھے۔ آخر مین آکر مین نے مجسٹریٹ کو
بذریعہ تحریر اطلاع دینی چاہی۔ لیکن مین نے
سنا کہ مجسٹریٹ صاحب خود ہی آ پہنچے۔ وہان
پولیس کا افسر [illegible] بعضون کے مکانون پر گیا
[illegible] مکان مین تھا لیکن باہر نکلنے سے انکار کیا۔
ایک [illegible] کے سامنے [illegible] اور [illegible]
[illegible] صرف اوسکو پہچانتا ہون
اور [illegible] نہین۔ ہندوؤن مین سے ایک شخص [illegible]
[illegible] کو پہچانتا ہون جسکی [illegible]
[illegible] مسلمان [illegible]

اسکے بعد [illegible] پیش کیا گیا۔ اوسنے بیان
کیا کہ مین [illegible] گرن مین ملازم ہون۔ مجھے
یاد ہے کہ وہان فساد ہوئے [illegible] کا عرصہ ہوا۔
مین جب وقت [illegible] اس کو جاتا تھا تو مین نے دیکھا
کہ بہت لوگ جمع ہین اور وہ پتھر وغیرہ پھینکتے ہین
اور غل مچاتے ہین۔ مین نے یہہ بھی دیکھا کہ ایک
شخص جسکی شکل [illegible] کیسی [illegible] کو مار رہا تھا لیکن
مین اوس شخص کو جو پیٹتا تھا اچھی طرح نہین
پہچان سکتا۔ غالب گمان میرا یہہ ہے کہ ایک شخص
متھرا نامی جو عدالت مین حاضر ہے وہی تھا۔
راستہ چلنے والے لوگ پکار پکار کر مسلمانون کی [illegible]
[illegible] کرنے کے لیے یہہ کہتے تھے کہ مارو ہندؤن کو۔

یہہ سنکر مسلمانون نے ہندؤن کے مکانون کیطرف
رخ کیا۔ وہان یہہ حال دیکھکر منجم کے پاس گیا۔ اور
اوسکو اطلاع دی۔ وہ سنتے ہی باہر نکل آیا۔ اوس
وقت [illegible] مسلمان ایک دوسرے کو [illegible]
تھے۔ [illegible] ہندؤن کے مکانون کی کھڑکیان ٹوٹ گئی
تھین۔ [illegible] اوس مجمع [illegible] آکر [illegible]
کہا کہ تم لوگ [illegible] علیحدہ ہو جاؤ۔ مگر وہ نہ مانے

اسکے [illegible] ہندؤن نے اظہار دیئے لیکن
اون کے بیان [illegible] کے اظہار سے بالکل ہی
علیحدہ [illegible]

اسکے بعد ایک شخص محمد [illegible] پیش کیا گیا اوسنے
بیان کیا کہ مین [illegible] گرن مین ملازم ہون۔ فساد کا روز
مجھے یاد ہے۔ [illegible] کی شام کو ایک گائے کا بچہ
قربانی کے لیے مین اپنے گھر لایا تھا۔ میرا مکان [illegible]
احاطہ ہی مین ہے۔ مین نے اوس گائے کو اپنے
مکان کے دروازے کے سامنے باندھ دیا۔ کیونکہ
اور جگہہ نہین [illegible] اور اوسکے ساتھ چند ہندو
آئے اونہون نے مجھ سے کہا کہ ہمین یہہ گائے [illegible]
[illegible] کر واپس دیدینگے۔ پہلے تو مین نے انکار
کیا۔ لیکن جب مین نے دیکھا کہ وہ فساد پر آمادہ ہین
تو جھگڑا [illegible] کی غرض سے مین نے اون کا کہنا
منظور کر لیا۔ چنانچہ وہ گائے کھول کر لے گئے۔ دوسرے
روز [illegible] بجے جب مین مانگنے گیا تو اونہون نے
دینے سے انکار کر دیا۔ جب مین بہت مصر ہوا۔ تو
اونہون نے یہہ کہدیا کہ دو چار مسلمان علی الصباح آکر [illegible]

وہ لیگئے - میں نے اس واقعہ کی خبر اپنی گرن کے منیجر کو دی - پھر تھانہ کو گیا - اور وہاں کے پولیس کانسٹبل سے سب حال کہا اور سے گنیشی لال کو ایک آدمی کی معرفت بلوا بھیجا لیکن ایک شخص نے کہا کہ میں بلا کر لے آؤنگا انسپکٹر نے مجھے کہا کہ اب تم جاؤ - ہم بلائینگے - پھر میں چلا گیا لیکن گنیشی لال کا پتہ نہ تھا - پھر انسپکٹر میرے ہمراہ مل گرن میں آیا جہاں گنیشی بھی موجود تھا پولیس انسپکٹر نے اوس سے کچھ پوچھا اور اس نے بعد انسپکٹر نے مجھے ایک خط لکھ دیا اور کہا کہ یہ خط تم اپنی گرن کے منیجر کو دو - جب پولیس انسپکٹر میرے ہمراہ گنیشی کے مکان پر گیا تھا تو وہاں ۳۰ - ۴۰ مسلمان بھی اکٹھے ہوئے تھے لیکن میں اُن لوگوں سے محض ناواقف ہوں - مجھکو معلوم نہیں کہ گرن میں کتنے مسلمان کام کرتے ہیں - پولیس انسپکٹر کا وہ خط جب میں نے منیجر کو دیا - تو وہ میرے ساتھ آیا - راستہ میں دیکھا کہ گرن کے قریب ہندو مسلمانوں کا فساد ہو رہا ہے - اور وہ آپس میں لڑ رہے ہیں - اس فساد میں ۳۰۰ ہندو اور ۱۰۰ مسلمان تھے - دونوں فریق کے ہاتھوں میں لکڑیاں تھیں - میں اس فساد میں شریک نہیں ہوا - صاحب کے پاس کھڑا ہوا تماشا دیکھتا رہا -

اسکے بعد مقدمہ ملتوی کیا گیا -

سرکاری احکام محرم

(از گورنمنٹ گزٹ ۱۸ جون سنہ ۱۸۹۶ عیسوی)

رائٹ آنریبل جناب نواب گورنر صاحب بہادر بہ اجلاس کونسل اپنی خوشنودی سے پولیس کمشنر صاحب ۱۸۵۶ء عیسوی کے ۱۳ ایکٹ کے ۲۲ دفعہ کے موافق عاشورہ محرم میں تابوت وغیرہ نکالنے اور علاقہ کے امن کے بندوبست کے لئے ذیل کے احکام صادر فرماتے ہیں -

(۱) بغیر اجازت پولیس کمشنر صاحب کوئی شخص تابوت - پنجہ - یا دلدل کا پنجہ نہ نکالنے اور نہ پھرائے -

(۲) ایسی سواری یا میل میں جو بغیر پروانہ نکلی گئی ہو کسی تابوت پنجے یا دلدل کے پنجے کے ساتھ ہو کوئی شخص شامل نہو -

(۳) تابوت - پنجہ - یا دلدل کا پنجہ پھرانے کے لئے فقط مسلمانوں کو پروانے دئے جاوینگے - اور جنکو لیئے پروانے ملیں اونہیں ضرور ہے کہ جب کوئی مجسٹریٹ یا پولیس کا عہدہ دار پروانہ طلب کرے تو وہ اوسے دکھلا دیں -

(۴) جس شخص کو ایسا پروانہ ملیگا وہ اپنے تابوت - پنجہ یا دلدل کے پنجے کے ساتھ کے لوگوں کے فتنہ و فساد کا ضامن اور ذمہ دار سمجھا جائیگا اوسے ضرور ہوگا کہ ایسے تمام لوگوں کے چال چلن کا بندوبست کرے - اسبات کو پروانہ کی شرط نہیں ہے

ایک شروع ہونا چاہئے۔ اگر ان لوگون مین کوئی شخص کسی طرح کا شور و فساد کرے اور پولیس کمشنر صاحب مناسب سمجھین تو فقط زبانی حکم سے وہ دیا ہوا پروانہ فوراً واپس لے سکتے ہیں۔ ایسے وقت تعزیہ داری یا جلوس کے ساتھ جو لوگ ان کو چاہئے کہ فوراً علیحدہ ہو جائین۔ اور پھر بھی اپنے ہمراہ اپنا تابوت تعزیہ یا روزہ کا جلوس پھرائین۔

(۵) کوئی شخص شہر یا قصبے پر چلنے کے لئے بغیر کسی سڑک یا گذرگاہ مین کوئی تعزیہ یا علم نہ بجایا جائے۔ جسے پروانہ طلب کرے اسے لازم ہے کہ اپنے پروانہ کے آئین یا شرائط پر عمل کرے۔

(۶) کسی تابوت۔ تعزیہ یا ذوالجناح کسی جلوس یا سواری کو شب کے ۲ بجے کے بعد کسی سڑک یا گذرگاہ پر پھرنے کی اجازت نہین ہے۔

(۷) کوئی جماعت یا سواری باجہ بجانے کا پروانہ حاصل کرنے کے بغیر راستون اور گذرگاہون مین باجہ بجاتی ہوئی نہ نکلے۔ اور ایسی جماعت یا سواری مین کوئی شخص شامل نہو۔

(اشارہ) محرم کی فقط ۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰ اور ۱۱وین تاریخ کو راستون اور گذرگاہون مین باجہ بجانے کا پروانہ ملیگا۔ اور دنون کیواسطے نملیگا۔

(۸) کوئی شخص عاشورہ کی شب کو بارہ بجے کے پہلے اور تین بجے کے بعد اور عاشورہ کے دن ایک بجے کے پہلے تعزیون کے ساتھ نجائے۔ عاشورہ کے دن چاہئے کہ سورج ڈوبنے کے پہلے لوگ تمام جلوس سے فارغ ہو جائین۔

(۹) عام راستہ پر دو تابوت یا دو تابوت جلوس پہلو بپہلو نجائین۔ اور جب دو تابوتون کا سامنا ہو جائے تو پھر تابوت والون کو چاہئے کہ وہ دوسرے تابوت کو راستہ دینے کے لئے اپنا تابوت بائین طرف ہٹائین اور کوئی مسافر گاڑی آ جائے تو تابوت والے باجہ موقوف کر دین اور تابوت کو بائین طرف کر لین۔

(۱۰) عام راستہ پر بغیر ذوالجناح اور دلدل کے ایسی سواری نکالنے کی اجازت نہوگی۔

(۱۱) کوئی شخص تلوار یا خنجر یا لاٹھی یا اور کوئی مارنے کا ہتھیار لیکر نہ پھرے۔

(۱۲) جو لوگ ان حکمون پر عمل نکرین گے۔ یا کسی طرح کی بدرفتاری کرین گے یا کسی قسم کی شرارت کرین گے تو وہ نہین فوراً گرفتار کرکے قانون کے موافق برتاؤ کیا جائیگا۔

سچا خواب اور غیبی آواز

چنیوٹ ضلع جھنگ مین ایک غریب عورت نے رات کے وقت خواب مین ایک آواز یہ کہتے ہوئے سنی کہ تو اپنے غریب بیٹون کو کیون ایسی غریبی اور بھوک سے نہین بچاتی حب کہ تیرے ہان فلان کوٹھڑی مین بہت سا زر نقد مدفون ہے۔ خوش نصیب عورت فوراً جاگ اٹھی۔ اور جھٹ چراغ روشن کر بیٹون سمیت کو ...

کو نے کہو، ڈالے۔ آخر جو تھے کرنے کو تھوڑا سا ہی کہہ دیتا تھا کہ کیونکر آنے شروع ہوگئے۔ پھر پہنچا تو ایک دیکھا اور ایک گھڑا پڑا ہوا پایا۔ واہ ری [illegible] اور واہ ری قسمت !!

بمبئی

ابتدائی موسم سے جو بارش آج تک بمبئی میں ہوئی ہے اس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

[illegible]		قلعہ		سیوان		ہانگیلہ	
انچ	حصہ	انچ	حصہ	انچ	حصہ	انچ	حصہ
۶	۴۲	۵	۵۲	۵	۴۸	[illegible]	[illegible]

پولیس کورٹ

[illegible] کو مسٹر سانڈرس چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو رستم جی ہرمزجی نادرشاہ نامی ایک پارسی نے ایک مسلمان عبدالقادر نامی پر گالی گلوچ اور مارپیٹ کی بابت عرضی دی۔ پارسی مدعی کی طرف سے مسٹر مہتا وکیل اور مسلمان مدعی علیہ کی جانب سے مسٹر قاضی کبیر الدین بیرسٹر ایٹ لا پیروی کرتے تھے مدعی نے کہا کہ میں تار لکھنے کا کام کرتا ہوں ۲۰ اپریل کو ایک مارواڑی نے مجھ سے ایک تار کی نسبت دریافت کیا کہ یہ کسنے بھیجا ہے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ یہ مسلمان میری طرف دوڑ کر آیا اور مجھے گالیاں دینے لگا۔ مدعی علیہ کی طرف سے قاضی صاحب نے بیان کیا کہ اصل حقیقت تو یہ ہے کہ یہ پارسی [illegible] اور مجھے تار لکھا کرتا ہے۔ آمدنی اس کو بہت [illegible] وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا شخص وہاں آکر [illegible] اور کمائے۔ اسی وجہ سے [illegible] مقدمہ کھڑا کر دیا۔

بعد [illegible] صاحب چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے مقدمہ خارج کر دیا۔

مطبع محمودی [illegible] میں منشی محمد [illegible] کے اہتمام [illegible] سے شائع ہوا

مسلم ہیرلڈ

مضامین

خبرون کا چمن
شاہ ناصر الدین مرحوم کا قتل
[illegible] دلیر الملک مرحوم

مضامین

بمبئی کے پرنسپل اسکولون مین قرآن
[illegible] کی بے ادبی
تاریخی [illegible] اسلام
بمبئی

جلد ۸ | بمبئی [illegible] شنبہ ۲۶ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۱۳ھ | نمبر ۱۳۰

خبرون کا چمن

لندن - ۸ جون - تماشہ کے متعلق [illegible] صاحب کو [illegible] مقرر کیا جائیگا - [illegible] فوج نے فرنچ [illegible] پر حملہ کیا بہت سخت لڑائی ہوئی - طرفین کے لوگ بہت سے مارے گئے -

امپیریل لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس چند ہفتہ کیلئے ملتوی کیا گیا - کیونکہ کسی قانون کے پاس کرنے کی بالفعل ضرورت نہین -

کلکتہ - ۷ جون - [illegible] کے ہندو مسلمانون کے فساد کا مقدمہ ضلع مجسٹریٹ کے سپرد کیا گیا -

مسٹر فریزر سول سروس بمبئی نابالغ مہاراجہ صاحب میسور کے اتالیق مقرر کئے گئے -

کاشغر سے خبر آئی ہے کہ وہان قحط سالی ہے -

[illegible] کے روز فجر کے وقت پونہ مین سخت آندھی آئی - دو گھنٹہ تک تیز ہوا چلنے کے بعد تھوڑی بارش ہوئی - کئی مکان گر پڑے [illegible]

انگلستان کا ڈیلی کرانیکل اخبار سردار سید عبدالحق دلیر الملک مرحوم کی بابت لکھتا ہے کہ یہ شخص ہندوستان کا ایک لائق خانگی آدمی تھا جسنے کسی خانگی کام کیلئے سفر انگلستان اختیار کیا تھا - اپنے ساتھ بہت نوکر تھے - یہان بہت سے انگریز دوست ہو گئے - اسکا انتقال انگریزی [illegible] ہوٹل مین ہوا - اسکی لاش پر کارونر جوری کی تحقیقات کی کوئی ضرورت نہین - یہ قلب کی بیماری مین مبتلا تھا - اسی مین مرا [illegible] کہ اسکی لاش اسکے ملازم خورشید جاہ [illegible] ہندوستان لیجائینگے -

لکھنؤ کا ایک مرہٹی اخبار لکھتا ہے کہ [illegible] مسلمانون کے سوا وہان اور کسی مذہب [illegible] کو تعزیہ بنانے کی اجازت نہین ملی - ایسے ہی بیان [illegible] تو بہت اچھا ہے کیونکہ بیان سے اگر دیگر اقوام کو تعزیہ کے متعلق بہت [illegible] کا [illegible] ہین اور بد تہذیب سوانگ [illegible] بازار [illegible] کی طرح ناچتے پھرتے ہین جس سے بازار والون کی تکلیف کے علاوہ مسلمانون کے مذہب کی توہین بھی ہوتی ہے -

تجویز ہے کہ گرمیون مین پنجاب گورنمنٹ ڈلہوزی یا کسی اور پہاڑ کا رستہ بتایا جائے - شملہ مین کثرت [illegible] ہوتی ہے -

لاہور مین گرمی بڑھتی جاتی ہے - آسمان [illegible] آلود رہتا ہے - اور اس ہفتہ متواتر کئی دفعہ [illegible] کی آندھیان چلین -

غلہ کا نرخ روز بروز گران ہوتا جاتا ہے -

مسلم ہیرلڈ

بمبئی ۔ سہ شنبہ ۹ جون ۱۸۹۶ء

شاہ ناصر الدین مرحوم کا قاتل

استنبول کا ۲۰ مئی کا تار خبر دیتا ہے کہ پرنس میرزا روحی مرزا ۔ میرزا آقا خان ۔ اور ... مرزا حسن خان شاہ کے ... سے قید تھے اب یہ تینون شخص زنجیر کرکے ایران بھیجے گئے ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ انہون نے غیر ملکون کے سفیرون کو عرضی دی تھی کہ ہم شاہ ایران کے قتل کے بابت شیخ جمال الدین کا شریک سمجھکر قید کر لئے گئے ہم ہماری مدد کرو ۔ اس عرضی کا ابھی کسی سفیر نے جواب نہین دیا ۔ شیخ جمال الدین کو گورنمنٹ ایران کے حوالہ کرنے کا مسئلہ ابھی طے نہین ہوا ۔ شاہ ایران چاہتے ہین کہ جمال الدین ہمارے حوالے کر دیا جائے ۔ مگر باب عالی کو کچھ تامل ہے ۔

ہز ہائینس آغا جنگی شاہ مرحوم

ہز ہائینس مرحوم کے کچھ حالات میر عون علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا خلف اصغر جناب سردار خانبہادر میر عبد العلی صاحب سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس نے بمبئی گزٹ انگریزی میں طبع کرا کر شائع کرائے ہین ۔ چونکہ وہ نہایت دلچسپ ہین اسلئے ہم بھی اپنے ناظرین کیلئے مضمون مذکور کا ترجمہ پیش کرتے ہین میر صاحب نے ہز ہائینس مرحوم کے متعلق بہت کچھ اس میں ظاہر کیا ہے اور واقعی اون کو ... ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ... ہز ہائینس ... ہین ۔ پھر وہ انکے حالات لکھتے ہین ۔

حسن علیشاہ جو ہندوستان مین آغا خان کے نام سے پکارے جاتے تھے ۱۸۰۰ء مین ایران مین پیدا ہوئے تھے چونکہ یہ سید اور نہایت عاقل تھے اور مذہبی پیر تھے اسلئے یہ کرمان کے صوبہ مقرر کئے گئے اوس وقت ایران کی گدی پر فتح علیشاہ تھے ۔ انہون نے جوان کی ہوشیاری اور لیاقت کا تجربہ کیا ۔ اور اپنی مرضی کے موافق پایا تو انکے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کردی جب انپر شاہ کی عنایت حد سے زیادہ ہوتی چلی تو وزیر و دیگر ارکین حسد کرنے لگے اور یہان تک نوبت پہنچی کہ رفتہ رفتہ سب نے ملکر شاہ کو انکی طرف سے بدظن ہی نہین بلکہ جانی دشمن بنا دیا ۔ جب انہون نے یہ حال دیکھا تو تاب نہ لا کر اپنی جان بچا کر ہندوستان مین آگئے ۔

جب پہلے پہل افغانون اور انگریزون مین لڑائی ہوئی تو انہون نے انگریزون کا ساتھ دیا جس سے انمین اور گورنمنٹ انگلشیہ مین دوستی پیدا ہوگئی ۔ اسکے بعد جب سندھ مین لڑائی ہوئی تب بھی انہون نے

انگریزون ہی کا ساتھ دیا۔ اور اپنی قومی ہمدردی کا
کچھ بھی خیال نکیا۔ اسکے صاف ظاہر ہے کہ یہ کہانتک
سرکار کے خیرخواہ تھے۔ انہون نے ہمیشہ سلطنت کی
وجہ سے بمبئی مین رہنا اختیار کیا۔ عراق عرب متفرق مقامات
مین انکی بہت سی جائداد اور دولت وغیرہ تہا
جہان جاتے مگر انکو جگہ مناسب نتھی۔

مرحوم ہزہائنس آغا جنگی شاہ حسن علیشاہ کے تیسرے
لڑکے تھے۔ ۱۲۶۲ء مین سورت مین پیدا ہوئے تھے
انکے والد نے انکی تعلیم وتربیت کے لیے عرب نامی اور
ایران سے علما کو نوکر رکھے۔ انہون نے عربی و
فارسی مین بہت اعلی درجے کی لیاقت حاصل کرلی
تھی۔ چنانچہ انہون نے ان دونون زبانون مین کئی
مذہبی کتابین تصنیف کین۔ یہ نہایت ہی خلیق
اور غریب پرور تھے۔ انکی نسبت یہ ایک بات مشہور
تھی کہ جو شخص ان کے پاس روتا ہوا گیا ہنستا ہوا آیا
مذہبی کامون مین دل وجان سے اعانت کرتے تھے
چنانچہ بہت سے لوگون کو کربلائے معلی کی زیارت کے
لیے اپنے خرچ سے بھجوادیا۔

محرم الحرام مین عاشورہ تک نہایت محنت و
ریاضت کرتے تھے اور حسین آباد مین آکر مجالس
کے انتظام مین مصروف رہتے تھے۔ امسال انکا
یہ ہی مین ارادہ تھا کہ بمبئی پہونچکر بہت دہوم دہوم
کیساتھ محرم مین مجلسین کرونگا لیکن افسوس
کہ جہاز مین سوار ہونے سے ۲۴ گھنٹے پہلے ہی قتل
کرڈالے گئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آغا جنگی شاہ کے قتل مین
سید محمد واعظ بھی شریک ہے۔ آغا جنگی شاہ کے کربلا
جانیسے پہلے یہ شخص انکو بمبئی مین آیا اور آغا صاحب
کے مکان پر تین دن بطور مہمانون کے رہا۔ روانگی
کے وقت آغا صاحب نے اسے دو سو روپئے کربلائی
بہنونکے اخراجات کے لیے دئے۔ سید محمد واعظ
نے چلتے وقت یہ کہا کہ مین پہلے نہین جاتا آپ
ہی کے ساتھ چلونگا۔ انہون نے جواب دیا کہ تیرے
ساتھ عورتین بھی ہونگی اسلیے تجھے ہمراہ نہین لیجاسکتا
یہ سنکر یہ شخص چلاگیا اور موقعہ کا منتظر رہا۔
علاوہ اسی شخص کے آغا صاحب کے قتل مین محمد
تقی ساکن لنفرۃ حسین سبوالکے بیٹے بھی
شریک ہین۔ اور انکے دو بیٹے عبدالرحیم
اور عبدالرحمان ہین۔ جو اصل قاتل تھے اونہون
نے خودکشی کرلی۔ مجھے امید ہے کہ ترکی گورنمنٹ
نہایت مستعدی اور غور کے ساتھ ان قاتلون کے
بارے مین کارروائی کریگی۔

گورنمنٹ ہند نے گورنمنٹ مدراس کو مطلع کیا ہے
کہ اوسکے احاطہ کی دیسی ریاستون کو تاکید ہونی
چاہئے کہ وہ بھی مجرمان کی شناخت کے بہترین انتظام
کے لیے اپنے ہان انتھرو پومیٹری کا سرشتہ جاری کرین
تاکہ ڈاکوؤنکا قرار واقعی انسداد کیا جائے۔

بمبئی کے میونسپل اسکولوں میں قرآن مجید کی بے ادبی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محب بسیار مخلص با صدق و صفا اڈیٹر مشیر قیصر صاحب زاد الطافکم - بعد سلام مسنون التماس یہ ہے - آج مطبوعہ [illegible] ن کا پرچہ میری نظر سے گذرا منجملہ اخبارات متفرقہ ملفوظ تمام قرآن مجید [illegible] کی بے عزتی بھی اشارہ کیا گیا ہے - اور [illegible] کی [illegible] کے ساتھ راقم الحروف کا ذکر بطور یادداشت درج ہوا ہے - میں نہایت خوش ہوا کہ اس پرچہ کو ایسی جزئیات کی طرف بھی توجہ رہتی ہے - چونکہ میرا تعلق ہمارے میونسپلٹی سے ایسا قوی نہیں ہے کہ اسمیں کچھ دست اندازی کر سکوں - اگر ہے بھی تو صرف اسیقدر کہ چند وقتیہ کلام بالا کی بمبئی میں بصیغہ مدرسی میرا اسم ہے سو اس منصب کی وقعت معلوم - اور تعلیم قرآن شریف کی مدرسے بھی علیحدہ ہوں - باقی رہی سعی زبانی اور تحریک لسانی - سو اس امر کا میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میرا کہنا اس میں دریغ نہوگا - میرے افسر اعلی جناب ڈپٹی انسپکٹر صاحب معین الدین صاحب کہ مرد متدین اور اسم بامسمی یعنی فی الحقیقت معین دین متین ہیں - اور جو [illegible] تشرع اور تورع خداوند کریم نے انکی ذات گرامی میں ودیعت رکھا ہے - بلکہ یہ ثمرہ انہیں حضرات کی جوانمردی کا ہے کہ سرکاری مدرسوں میں تعلیم قرآن شریف کی بنا ڈالدی اور سچائی کا قومی نعرہ اللہ اکبر بلند کر دکھایا - کسی خاص وقت میں انشاء اللہ الجلیل [illegible] سے عرض کرونگا تو مجھکو آپکے اخلاق حمیدہ اور خصائل پسندیدہ سے امید ہے کہ [illegible] بہت کچھ توجہ اس طرف مبذول فرماوینگے - اور اسکا نتیجہ بھی بصورت احسن جلوہ نما ہوگا - مگر یہ تو فرمائیے کہ انجمن اسلام کا پہر جہان مسلمانوں کو ہر طرح اختیار حاصل ہے کیوں خاک بر سر کہکر [illegible] گئے - والسلام

حررہ احقر العباد خادم طلبہ فقیر
محمد عثمان رامپوری - نائب مدرس [illegible]
بمبئی [illegible]

ایڈیٹر:- جناب مولوی محمد عثمان صاحب مدرس جائنٹ اسکول کمیٹی کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہماری تحریر کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور اسکی طرف توجہ کا بھی خیال ہوا جو واقعی ہر ایک مسلمان کا فرض منصبی ہے - اسمیں شک نہیں کہ مولوی صاحب موصوف نظام مدارس میں بالکل بے دست و پا ہیں اور اسکی وجہ ہم لکھ بھی چکے ہیں - واقعی انسپکٹر صاحب کے خیال ہمیشہ دیگر [illegible] کے آگے اوروں کے خیال وہم باطل ہیں -

انسپکٹر صاحب کی حسن سعی کے ہم بہی معترف بلکہ
ممنون ہین واقعی یہ اون ہی کی کوششون اور کارگذاری
کا اثر ہے جو سورتی بورڈنگ ہاؤس مین قرآن مجید کا
سلسلہ قایم ہوگیا تھا اسکا نتیجہ تھا کہ [illegible]
سب کچھ ہین مگر افسوس کیا علاج کرین کہ [illegible]
بہی دیا تو [illegible] بچّون نے اونکی [illegible]
[illegible] فی الحقیقت انگریزی خیالات کی [illegible]
پسند [illegible] منظور کرلیا [illegible] طریقہ [illegible]
ہو [illegible] نہین [illegible]
مثل ہے کہ [illegible]
خصوصاً جبکہ انسپکٹر صاحب کی انگریزی [illegible]
کا اثر ہے [illegible] اون [illegible]
[illegible] کلام پاک کی تلاوت کرانے
کو مجبور کردیا۔

اطاعت شرع کے لئے ظاہری فرمانبرداری بہی
بہت ضروری ہے کیونکہ دلون کا حال تو عالم الغیب
ہی جانتا ہے اسیلئے اسلام کی شرائط مین تصدیق
بالقلب واقرار باللسان شرطاً علی قرار دیگئی ہے۔
اگرچہ اس شرط کی تشریح اور اسکی وجوہات
ایسے نہین جو اس قلیل فرصت مین ہم لکھ سکین
مگر ہم ایک چہوٹی سی مثال دیتے ہین جس سے تمام
باتون کا اندازہ ہوسکتا ہے۔
اگر کوئی شخص شرعی قبلہ سے روگردانی کرکے اور
طرف نماز پڑہے تو کیا اوسکی نماز ہو جائیگی؟

نہین ہرگز نہین حالانکہ قرآن مجید مین خدائی عزوجل
ارشاد کرتا ہے فاینما تولوا فثم وجه الله (جس طرف تم
منہہ کرو اوسی طرف اللہ کا منہہ ہے) اس سے معلوم ہوا کہ
تصدیق شرعیہ کے ہر کام مین ظاہری اور باطنی مطابقت
ہونی چاہیے اگر ایسا نکیا جائے تو تمام مسایل شرعیہ مین
ایسے اختلافات [illegible] کیونکہ جب [illegible]
[illegible] فرق [illegible] درست [illegible] نہین سکتے
ہم امید کرتے ہین کہ انسپکٹر صاحب موصوف اس
بدعملی کی اصلاح کرکے بہت جلدی ہمکو تحریری اطلاع
دینگے تاکہ ہم مسرت کے ساتھ اسکو بہی چہاپ دین۔
مولوی نجف علی صاحب جو انجمن اسلام کے ہیڈ ماسٹر
ہین [illegible] یا بطور [illegible] نظر اصلاح یہ لکہا گیا ہے
کیون [illegible]
ہم [illegible] مین مجبور ہین کیونکہ کسی زمانہ [illegible]
اس پتہر کے اوکہاڑنے کی بابت بہت وقت کے
دفتر کالے کرڈالے تاکہ ان سنگدلون کے کان پر جون
بہی نہ چلی۔ چار ناچار ہم یہی سمجہکر ثم قست
قلوبهم من بعد ذالك فهی كالحجارة
او اشد قسوة خاموش ہوگئے۔ مثل مشہور
ہے کہین پتہر مین بہی جونک لگی ہے۔ بہلا
ہماری تحریرون کا اون لوگون کے دلون پر
کیا اثر پڑتا۔ خیر ہم تو اب بہی یہی کہتے ہین کہ
خدا اون کو ہدایت دے۔

تاریخی حالات خلفاء عرب و اسلام

نمبر ۳

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا حال

درمیان ان لوگوں کے جو ارتداد کی جانب ... آئے ملک سجاح ... جو کہ بڑی شاعرہ بھی تھی ... پیغمبری کا دعویٰ کرتی تھی ... مسلمانوں کے ساتھ ... سجاح بھی ... ملک ... مسیلمہ پر فریفتہ ہو گئی اور اسکے نکاح میں آ گئی ... اور ... لشکر والے اوسکے ہمراہ ہو گئے۔ اور بنی تمیم کو کہ ... اپنا سردار ... تھا ... نے مسیلمہ کا مذہب بھی اختیار کیا۔ اور اوسکے ... مسیلمی اور اوسکے ... میں ابو مسیلمہ کو شاعری تعلیم کی۔ اکثر اشعار مسیلمہ کے ایک مورخ نے ... لکھے ہیں۔

خالد بن الولید نے آ کے مسیلمہ کے خیالات بدل دیئے۔ خالد کے ساتھ بڑی فوج تھی یعنی دس ہزار آدمی تھے۔ مسیلمہ ایک لاکھ آدمیوں سے مقابل ہوا۔ عقربہ کے قریب جو یمامہ کی دارالخلافت سے دور نہیں ہے۔ سخت لڑائی ہوئی پہلے باغیوں کو کسیقدر فتح نمایان ہوئی۔ اور بارہ سو مسلمان شہید ہوئے۔ پھر خالد نے اپنے لشکر سے حملہ کیا اور دشمن کو ہٹا دیا۔ دشمن کے دس ہزار آدمی مارے گئے۔ مسیلمہ ناامیدی کے ساتھ لڑا لیکن آخرش زخمی ہو کر گرا اور وحشی نے جسنے امیر حمزہ کو شہید کیا تھا مسیلمہ کو قتل کیا۔ خالد نے ایسے مشکل وقت میں اور بھی جنگی کارروائیاں کیں اور دوسرے مسلمان سرداروں کو بھی ... جوانب ... بغاوت کے دفع کرنے میں مصروف تھے۔ اور بعد حضرت خالد ہی کی تیزی اور چستی کا سبب تھا کہ ارتداد کے پہلے ہی سال کے ختم ہونے سے پیشتر اسلام کی سلطنت میں پھر سلسلہ قائم ہوا۔ بعد ختم ہونے مسیلمہ کی لڑائی کے حضرت عمر نے حضرت ابوبکر رض کو رائے دی کہ کلام اللہ ایک جگہ جمع ہونا چاہیئے کیونکہ بہت سے حافظ غزوۂ عقربہ میں شہید ہوئے اور ان کے ساتھ پیغمبر خدا کی بہت باتیں گذر گئیں۔ اسیطرح چند عرصہ بعد اصحاب کے شہید ہونے سے جمع ہونا قرآن کا دشوار ہو جائیگا۔ آپ نے اس امر کو پسند کیا لیکن اسکا انجام مابعد خلافت میں ہوا۔

جب باغی قومیں عرب کی پھر موافقت میں در آئیں اور صلح قائم ہو گئی تو حضرت ابوبکر نے پھر اپنے ارادوں کو پیغمبر برحق صلعم کے حکم کی تعمیل کی طرف مذہب اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانے کیواسطے متوجہ کیا کہ تمام دنیا کی قومیں خواہ بزور تلوار خواہ بتالیف مسلمان ہو جائیں۔ اب وہ خوفناک لڑائیاں جو درمیان فارس اور روم کے مدت سے تھیں اگرچہ ختم ہو چکی تھیں لیکن امن کے اثر نے ان قومی ملکوں کو ضعیف کر دیا تھا اور ان کی سرحدوں کو حملے کے قابل چھوڑ دیا۔ اسلئے اپنی خلافت

کے وقت کے برس حضرت ابوبکرؓ نے سب سے پہلے شام پر
بہ ترتیب فتح شام کی تیاریاں کیں۔ اس وقت ملک
شام میں سرزمین بیت المقدس و فونیشیا و کل
زمین جو درمیان دریائے فرات و بحیرہ روم کے واقع
ہے داخل تھی اور اس وقت یہ سب ملک ایک
چھوٹی چھوٹی ریاستوں اور بادشاہوں میں تقسیم تھا جو
بادشاہ قسطنطنیہ کے تحت میں تھے۔

ملک شام پہلے زمانہ میں مصریوں کے قبضہ میں تھا۔ پھر
اسیریوں فارسیوں کے قبضہ میں رہا اور ان سے سکندر اعظم
کے وقت سے یونانیوں نے لیا یونانیوں سے
رومیوں نے لیا۔ رومیوں سے مسلمانوں نے لیا
اور اس وقت تک تیرہ سو برس سے مسلمانوں
کے قبضے میں ہے۔ اور ان سلطنتوں کے بادشاہوں
کا ذکر اس کتاب کے آخر میں ہوگا۔ مطابق آسمانی
کتابوں کے ملک شام زمانہ دراز سے عربوں کو
موعود تھا اور وہ بہت دنوں سے بوجہ رسم و راہ
قافلہ اور لانے ملک کے اوس کو جانتے تھے۔ اور یہاں
غلہ افراط سے ہوتا تھا۔ کچھ حصہ اس ملک کا زراعت
و کاشتکاری میں غلوں کی اور کچھ حصہ باغوں میں
عمدہ قسم کے پھلدار درختوں کی اور کچھ حصہ چراگاہوں
میں مویشیوں کے منقسم تھا۔ عرب کی سرحد پر
شہر تھے جو اندرونی تجارتوں سے معمور تھے۔ ہر گاہ
امن کے بندرگاہ اگرچہ قدیم زمانہ کے طائر اور سائیدون
کی مانند بابل و دہلان کے تھے لیکن تاہم بڑی تجارتگاہوں
کے مرکز تھے۔

سنہ ۱۳ ہجری میں حضرت ابوبکرؓ نے مکاتیب ذیل ریگستانی
عرب یا حجاز عرب کے سرداروں کے نام لکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم منجانب عبداللہ عتیق ابن ابی قحافہ
بنام کل مسلمانوں کے۔ الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہم اس خط کے ذریعے سے تم
لوگوں کو مطلع کرتے ہیں کہ ہمارا ارادہ مسلمانوں کا
ایک لشکر شام کی طرف اس غرض سے روانہ کرنے کا ہے
کہ وہ لوگ اس ملک کو کافروں سے نجات دیں اور
ہر شخص کو یاد دلاتے ہیں کہ اپنے مذہب کے لئے لڑنا اللہ
تعالیٰ کی اطاعت کرنا ہے۔ اس سے زیادہ لکھنے کی حاجت
نہیں۔ ہر شخص کے پاس ایک گھوڑا یا اونٹ یا بھالا
تھا آپ کے اسلامی جھنڈے کے نیچے حاضر تھا۔ روزانہ
ایک شخص اپنی جماعت و قوم کے ساتھ حاضر آتا۔ ادھر
تھوڑے ہی دنوں میں۔ مدینہ کے اطراف کے میدان
اقوام عرب کے خیموں سے بھر گئے۔ اس فوج کی سالاری
یزید بن ابی سفیان کو دی گئی۔ فوج کو روانگی اور
خبر اور کہنا اٹھنے کی بے صبری ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ
ہمارے یہاں سست پڑے رہنے سے کیا فائدہ۔
جسکو آنا تھا آچکے۔ اب زیادہ کی امید نہیں۔
مدینہ کے میدانوں میں ہماری اور ہمارے گھوڑوں کی غذا بالکل
نہیں ہم کو حکم ملے اور ہم شام کی زرخیز ملک کو روانہ ہوں۔ (باقی آئندہ)

بمبئی

اس ہفتے میں طاعون سے جو اموات ہوئی ۔ اسکی تفصیل ذیل میں درج ہے ۔

بنگالہ		مدراس		قلعہ		[illegible]	
[illegible]	شہر	باہر	شہر	باہر	شہر	باہر	شہر
۲	۹۰	۵	۵۲	۵	۹۱	۵	۳۵

کلکتہ کا گورنمنٹ کا اجلاس شروع ہوگیا۔

متفرق النسپکٹر ... نے ایک شخص ... کو مسٹر ... مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش کیا۔ اسنے ایک شخص مسمی عبداللہ کی گھڑی ۱۵ اروپیہ قیمت کی چھین لی تھی۔ مدعی نے عدالت میں بیان کیا کہ میں جمعرات کی شام کو گول مٹھے کیطرف سے آرہا تھا مجرم مجھے ملا اور کہا کہ شراب پینے کے لیے مجھے پیسے دیدے۔ میں نے جب پیسے دینے سے انکار کر دیا تو میری جیب میں سے گھڑی زبردستی نکالکر اپنی آشنا طوائف مسماۃ بنی جان کے مکان میں گھس گیا۔ میں نے پولیس کو لاکر اسے بتلا دیا۔ چنانچہ اسنے پکڑ کر اسکی تلاشی لی تو گھڑی اسکے پاس سے نکلی۔ مجرم نے بیان کیا کہ اصل معاملہ یہ ہے کہ پہلے مسماۃ بنی جان کی مدعی سے آشنائی تھی اس نے اوس سے قطع تعلق کرکے مجھسے تعلق پیدا کرلیا۔ اور اوسکو مکان میں بھی آنے نہیں دیتی اسلئے اسنے مجھپر عداوتاً جھوٹا مقدمہ دائر کیا ہے۔ چنانچہ میں اوسی روز اوسکے مکان میں سوتا تھا یہ آیا اور جیب سے کسی طاق میں گھڑی رکھکر سپاہی کو بلا لایا۔

مجسٹریٹ صاحب نے عدم ثبوت میں مجرم کو چھوڑ دیا اور مدعی سے کہا کہ تم نے اسپر جھوٹا دعوی کیا ہے اسلئے ہرجانہ کے ... روپے اسکو دو۔

سشن کے ممبر جو ولایت کی ڈاک سے آئی ہے اوس میں آنریبل مسٹر جسٹس پارسن ۔ برگیڈیر جنرل ایچ پیرن میسر جن جنرل و مسٹر پالش وغیرہ آئے۔

مسلمانان کلکتہ نے ترقی تعلیم نسوان میں عملی کوشش کرنے کے لیے ایک پرجوش جلسہ کیا۔ شہزادہ محمد بختیار شاہ میر مجلس تھے۔ نواب بیگم صاحبہ مرشد آباد سے اس انجمن کی سرپرستی قبول کرنے کی درخواست کرنے کی تجویز ہوئی۔

ہیضہ نور پور کے میلے سے شروع ہوکر پنڈی وزیرآباد اور پشاور وغیرہ ہوتا ہوا ... تک پہنچ گیا ہے۔ سول سرجن پنڈی نے میونسپلٹی کی عدم توجہی کی شکایت ڈپٹی کمشنر کو لکھی ہے۔

سمرقند تا شہر ریلوے کا مٹی کا کام ختم ہوگیا اسی موسم گرما میں ریل چلنے لگیگی۔

مطبع محمودی ٹائٹ سٹریٹ میں منشی محمد امیر ... کے اہتمام سے چھپکر محلہ ... نمبر ... سے شائع ہوا

مسلم ہیرلڈ

مضامین
خبروں کا چمن
بمبئی ... بلوچ ... کی
پہونچا
... کی اصلاح
... کا اپیل

مضامین
قول توجہ طلب حکام
... قرآن
... دہلی
ناصر الدین شاہ مرحوم ...
...

جلد ۸ | ۱۰ جون ۔ چہارشنبہ ۲۷ ذی الحجہ الحرام ۱۳۱۳ھ | نمبر ۱۳۹

خبروں کا چمن

لندن ۸ جون ۔ سر ہربرٹ کچنر کی ماتحت جو مصری فوج
تھی اوسکی درویشوں سے آج صبح کو خوب جنگ ہوئی
انگریزی فوج نے درویشوں کے بہت ... ۔ گھوڑے
چھین لئے ۔ ٹائمس لکھتا ہے کہ ... کوئی افسر زخمی
نہیں ہوا ۔

عکاشہ ۸ جون ۔ فرقد پر جو ۷ جون کو مصری فوج
سے لڑائی ہوئی تھی اوس میں درویشوں کی فوج کے
سپہ سالار ... ٹائمس لکھتا ہے کہ ...
ایک ہزار آدمیوں کے گرفتار کر لئے گئے ۔ کیونکہ انگریزوں
نے اس مقام پر جان توڑ کر لڑائی کی ۔ سوڈانی لشکر
نے عمدہ کام دیا ۔ اس لشکر کے ۲۰ آدمی مرے ۔ ۸۰
... زخمی ہوئے ہیں ۔

لندن ۸ جون ۔ رپورٹ ہوئی ہے کہ شاہ
منیلک نے انگریزوں کے خلاف خلیفہ کو مدد دینے کی
خواہش ظاہر کی ہے ۔

لندن ۸ جون ۔ بلوائو مقام سے خبر آئی
کہ انگریزی فوج نے متابیل قوم پر حملہ کیا ۔ تین
سو لوگوں کو مار ڈالا ۔

طہران ۸ جون ۔ شاہ مظفر الدین شاہ طہران میں
آئے اور تخت نشین کئے گئے ۔

سردار محمد عالم خان نے اپنے عہدہ گورنری کا قبضہ
میں آکر چارج لیا ۔

... ازارے ... پر
کی ... کے لئے ایک ... ۔
... بارش شروع ہوگئی ۔
... ۲ ... ہوئی

شملہ ۹ جون ۔ ...
... افسروں نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے
کہ جو فوج ہندوستان سے سواکن گئی ہے اوسکو ... کے
لئے ... کی اجازت ملجائے ۔ ابھی تک گورنمنٹ کی طرف
سے کوئی جواب نہیں دیا گیا ۔

برٹش ریزیڈنٹ گلگت کی حفاظت ...
کی ... ڈوگرا ... کر گئی ۔

مئی مہینہ میں ہانگ کانگ میں ہیضہ کی بیماری سے
سات سو ۹۰ آدمی مرے ۔

ہندوستان کو مہم سوڈان سے اسوجہ سے تعلق خاص ہے
کہ ... فوج بھی اس مہم کیواسطے روانہ ہوئی ہے ۔ اور سب
بڑی بات یہ ہے کہ ... کا خرچ بھی ہندوستان ہی کے
سر پڑا ۔ لیکن یہ اشتہار ... کب تک وہاں فوج رہیگی
کچھ پتا نہیں ہے ۔

مسلم ہیرالڈ

بمبئی ۱۰ر چہارشنبہ ۱۰ر جون ۱۸۹۶ء

جی - آئی - پی ریلوے بینڈا ندی کا پل بہہ گیا

پچھلی رات گذشتہ ضلع کی بینڈا ندی کا پل بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھی الحال ریل کا آنا جانا بند ہے - جن کو ناگپور میل ٹرین معمولی وقت سے دو گھنٹے کے بعد بمبئی آئی - راستہ صاف ہونے کی وجہ سے یہ گاڑی سہ شنبہ کی تمام رات شعلہ پور ہی مین ٹھہری رہی - صرف مہال کے اسٹیشن تک ٹکٹ دیا جاتا ہے وہان سے مسافر کشتیون مین بیٹھکر پار اوترتے ہین -

پل کی مرمت مین بہت کوشش کی گئی اس لئے جلدی تیار ہو گیا - چنانچہ اب معمول کے موافق گاڑی آتی جاتی ہے -

بالن پور مین ایک جدید اسپتال کا افتتاح

۸ر جون کو پالنپور سے ہمارا نامہ نگار لکھتا ہے کہ تاریخ مذکورہ کو یہان کرنل جیکسن پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ نے

ایک بہت بڑا شفاخانہ کھولا - اسی دربار مین اس شفاخانہ کا بنیاد رکھی پتھر رکھا گیا - اس مین ہز ہائنس سر شیر محمد خان جی صاحب بہادر کے بھی جی - آئی - ای شامل تھے علاوہ ان کے وزیر صاحب و شہزادگان طالع محمد خان جی - یار محمد حسین خان جی وکنور شیر محمد حسین خان جی وغیرہ بھی تشریف لائے تھے -

کرنل جیکسن نے ایک بہت دلچسپ تقریر کی اور اوس تقریر مین کرنل اسپالڈنگ کے تاریخی حالات بیان کئے - اوسکے بعد دربار برخاست ہوا -

مولوی یوسف الدین کا اپیل

مولوی یوسف الدین کا اپیل پیر کو کورٹ مین پیش کیا گیا - مسٹر آسکوتھ اور مسٹر تیب مولوی صاحب کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرتے تھے - انہون نے بیان کیا کہ عرضی دہندہ ریاست حیدر آباد کا باشندہ ہے - اور وہان کا اعلی افسر ہے اور یہ ریاست خود مختار ہے -

۸ر ستمبر گذشتہ کو ضلع مجسٹریٹ شملہ نے مولوی یوسف الدین کی گرفتاری کے لئے اس بنا پر وارنٹ جاری کیا کہ اونہون نے سرکاری ملازم کو رشوت دینے کی خواہش ظاہر کی تھی - وارنٹ کے اجرا کے وقت یوسف الدین اپنے کسی خویش سے ملنے کے لئے سنگم نیر اسٹیشن پر اوتر اتھا - فورا اوسے پولیس نے گرفتار کر لیا - اور ضمانت داخل

کرنے تک وہ وہین قید رکھا گیا۔

اسکے بعد یہ شخص ضلع ہمیرپور شملہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ اور وہان پر ضمانت لیگئی۔ اسکے بعد حکم ملا کہ تم انبالہ کی عدالت مین جاؤ وہان تمہارا مقدمہ ہوگا۔ آسنے یہ سنکر چیف کورٹ پنجاب مین اپیل کیا کہ یہ مقدمہ ابھی ملتوی کیا جائے کیونکہ گورنمنٹ کو کوئی حق نہین کہ وہ بلا [illegible] وارنٹ گرفتار کرے لیکن اس پر بھی نا [illegible] وارنٹ سے گورنمنٹ کیطرف سے حقوق مین بیجا دست اندازی ہوئی۔ لیکن پنجاب چیف کورٹ نے اپیل کی سماعت نہین کی۔ جب یہان ناکامی ہوئی تو مولوی یوسف الدین نے اپنے مقدمہ کا اپیل پریوی کونسل (دربار ملکہ معظمہ) مین پیش کیا۔ اگر اس مقدمہ مین ملکہ معظمہ نے کچھ توجہ نفرمائی تو تمام دیسی ریاستین دل شکستہ ہو جاینگی اور اونکو آیندہ اپنے حقوق کیطرف سے اطمینان جاتا رہیگا۔

لارڈ چینسلر نے کہا کہ اسکی بابت ابھی بحث کرنی نامناسب ہے۔ وقت پر معقول توجہ کی جائیگی۔ اور اگر گورنمنٹ ہند سے ہی اسکی بابت کچھ التماس کی جائے تو مین یقین کرتا ہون کہ وہ ضرور اپنی نیک توجہ سے اس معاملہ کو باحسن الوجوہ طے کریگی۔

قابل توجہ لوکل حکام

آجکل گاڑیبانون کی بے احتیاطی سے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بچے بوڑھے گاڑیون کے نیچے آکر مرجاتے ہین لیکن اسکی تلافی صرف کمیشن ہی نہین کرتی۔ مجرم پر جرمانہ کردیا جاتا ہے جو فی الحقیقت اسکے لیے کوئی موثر سزا نہین ہوتی۔ جرمانہ گاڑی کے مالک کو بھرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نہ دے تو گاڑی نیلام کردیجاتی ہے۔ یہ کارروائی ہمارے دل گورنمنٹ کے انصاف کے خلاف ہے بلکہ ایسے مجرمکے عوض جسمانی سزا ملنی چاہئے تاکہ اوسکی ثابت خاص کر [illegible] اور وہ آیندہ ہمیشہ ہوشیاری سے گاڑی ہانکے۔

بمبئی کے میونسپل اسکولون مین قرآن مجید کی بے ادبی

مہربان من جناب ایڈیٹر صاحب اخبار مسلم ہیرالڈ دام عنایتکم۔ بعد سلام علیکم آنکہ آداب تلاوت قرآنی کے بارہ مین جو آپنے ڈپٹی انسپکٹر صاحب مدارس میونسپلٹی کو متنبہ کیا ہے مین اوسے دیکھکر بہت خوش ہوا ہون۔ آپکو اللہ تعالی جزائے خیر عطا کرے۔ جناب ڈپٹی صاحب کل میرے پاس تشریف لائے تھے بہمشاورہ مین اونکو ہدایت کردی گئی ہے کہ تلاوت قرآنی ادب سے سلف صالحین کے طریق مرضیہ پر ہونی چاہئے۔ اونہون نے کہا کہ مین جلدی

اسکا انتظام کر لونگا ۔ والسلام

راقم خاکسار ۔ جمال الدین عبد اللہ قیوم

ایڈیٹر ۔ ہم مؤدبانہ جناب خلیفہ حاجی جمال الدین عبد اللہ صاحب قیوم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی حمیت اسلامی کا کام کرکے ہمارے دو ٹوک تحریر ... تو بہ آسانی ... یہ ہوا کہ انسپکٹر صاحب نے بھی اپنی غلطی کا اعتراف کرکے یہ فرما دیا کہ ... ابھی اس کا انتظام کر لونگا" مگر افسوس کہ ... ابتک ... سب ... الحمد للہ اطمینان نہیں ... کر دو ... بلکہ ... کریں گے ... اگر اوروں کے منہ سے ... البتہ کچھ اطمینان ہوتا ۔

اگرچہ جناب جمال الدین عبد اللہ صاحب قیوم نے انسپکٹر صاحب کی بے عملی پر انکو بہت کچھ تنبیہ و تہدید کردی تاہم وہ اونسے ادبانہ کاربروائی کے ترمیم سے میں بلغ نہیں تو بے پروائی ضرور ہی کریں گے ۔ ہم انکو خیالات سے خوب واقف ہیں کیونکہ وہ مدت سے ہی عنایت فرماتے ہیں اسبارہ میں کئی بار ہم نے ان سے تذکرہ کیا ۔ اور یہانتک ممکن ہوا ہر پہلو سے انہیں سمجھایا کہ دیکھئے انسپکٹر صاحب! اگرچہ آپکی باتیں سب کچھ ٹھیک ہے لیکن اسبارہ میں آپکا نقطۂ نظر مجبوریوں سے بھی کم ہے کیونکہ یہ دینی مسئلہ ہے اور دینی معاملات میں آپ تو کیا بڑے بادشاہان اولوالعزم بھی ایک ذرہ برابر ترمیم نہ کر سکے دوسری بات یہ کہ کوئی شخص اپنی جہالت یا ضلالت سے کسی طریقہ اسلام میں فتنہ و فساد برپا کرے (جیسا کہ نیچریوں نے کر رکھا ہے) مگر کبھی لوگ اسکا مجبور نہیں کئے گئے ۔ دیکھئے اسکے جواب میں انسپکٹر صاحب کیا دلیل قاطع پیش کرتے ہیں ۔ "ہم کچھ ... اور قانون (سرسید) صاحب نے ... ! قرآن میں ترمیم کر دی ہے ۔ اور مسلمان اوسپر بے کم و کاست عمل کر رہے ہیں ۔ اور یہ بھی بڑی بات ہے کہ لکیر کا فقیر بنا کر اونہیں ہے تا ایسے ۔ غرض ترجمہ قرآنی ہے اگر جوتیاں پہنا کر لی تو کیا حرج ہو گیا ۔ یہ تعمیت ... خاص میری گرفت ہے انگریزی مدارس میں قرآن خوانی کا سلسلہ قائم ہو گیا ۔ جو سودائی ہے ... مبارک ہے پھی تو کیا دنیا بھر میں بنا ہونگے ۔" ہمنے انسے کہا کہ حضرت! سید احمد تو نیچری کیا معنی نیچریوں کے گروگھنٹال بلکہ مبدأ ہیجرت ہیں اور انہوں نے تمام کلام مجید میں ترمیم کر ڈالی ۔ خداوند کریم کے کلام پاک کو تیلیوں اصلاحیں دے ڈالیں ۔ تفسیر لکھی تو ملا دو پیازہ کی اینٹ لیپائے کیطرح تمام جہان سے نرالی ۔ نص قرآنی کا منشا اگر آسمانی ہے تو وہ زمینی بیان کرتے ہیں اگر زمینی ہے تو آسمانی ۔ خیر یہ باتیں تو دنیا کو مشہور ہیں کیونکہ وہ تفسیر تو نسخہ اکسیر کیطرح چھپا کر رکھی گئی ہے جو خاص آدمیوں کی زیارت میں سے قریب الخلافت ہوتا ہے (جیسا کہ

یہاں کسی شخص میں اتہر گناہ دیجاتی ہے - رسالہ
تہذیب الاخلاق کو دیکھئے جو بیس برس چھپے اور اس میں
ہمیشہ کیا کیا چھپ رہا ہے - کہیں لکھا ہے کہ کعبہ اینٹ
تک نہیں کہ بہت پرانی عمارت ہے - مگر معلوم
نہیں کہ مسلمان اوس ٹوٹی پھوٹی عمارت کی اس
قدر کیون عظمت کرتے ہیں - کہیں لکھا ہے کہ نماز
کو تو اپنی سمجھ پڑھ لینا کافی ہے - باقی تکلفات شرعی
سب معاف ہیں - ناحق لوگ اسے سمجھتے ہیں [illegible] کر اپنی
دنیاوی ترقی کو خاک میں ملا رہے ہیں - وغیرہ وغیرہ
اب آپ ہی خیال کیجئے کہ جو شخص ایسے دینی باتین
میں ایسی ایسی فقرہ پردازیان کرے اوس کو ہم
کیسے مسلمان سمجھ سکتے ہیں اور اسکی باتین کیونکر
قابل اعتبار ہو سکتی ہیں - انسپکٹر صاحب مسکراکر
فرماتے ہیں "منشی صاحب! آپکے لئے یہ میٹھے
(محافظ دینی خیالات اس زمانہ مین کچھ نصیحت
نہیں پیدا کر سکتے - سید احمد کی بابت آپ کچھ
ہی کہیں مگر مجھے تو اون کے لکچر بہت عمدہ اور ہر طرح
کے عیوب سے پاک معلوم ہوتے ہیں" جب ہم نے
دیکھا کہ انسپکٹر صاحب کو والکلب کے کسی [illegible] کی ہوا
لگتی چلی تو ناچار ہوکر ہمنے سمجھانا چھوڑ دیا - اور
کسی وقت کے منتظر ہے - کیونکہ ہمنے سمجھ لیا
تھا کہ یہہ جگہ ایسی نہیں جس میں کے عام
مسلمانون کے دلون مین مذہبی جوش نہ پیدا
ہو جائے اور لوگ ان کو تیر ملامت کا نشانہ نہ بنائین

آخر کشمکش یہہ ہوکر ہی رہا چنانچہ آج کل کئی مسلمان
ہمارے پاس انسپکٹر صاحب کی شکایت لیکے آئے
چونکہ یہہ ہمارا فرض منصبی تھا اسلئے ہم اوسے ہمکو
چھاپنا ہی پڑا - جب یہ مسائل چھپے تو ہمکو اپنی
غلطی کی بھی خبر ہوئی ورنہ مسلمان ہمین
نیچری سمجھ لیتے کہ ایڈیٹر بھی نیچریت کی بو آگئی -
جو اونکی طرفداری کرتا ہے -

اب ہم اپنے عنایت فرما جناب منشی سید
معین الدین صاحب انسپکٹر مدارس میونسپل کمیٹی
کی خدمت مین بہزار ادب ملتمس ہیں کہ آپ اپنے
اس حکم سے ترمیم کرنے مین اپنی خفت نہ سمجھین
کیونکہ یہہ انسانی کام ہے - انسان سے خطا
ہو ہی جاتی ہے - آپ کی شان عالیشان مین
اسمین بٹہ نہیں لگ سکتا - اور نہ
اس غلطی کے اقرار کرلینے مین کچھ فرق
آسکتا ہے - اگر آپ کلام مجید کی تلاوت حسب
ضابطہ شرعی کرائین گے تو تمام مسلمان خوش
ہو جائین گے - اون کے دلون مین آپکے نیک
خیالات کی وقعت ہو جائیگی - خداوند کریم
آپ کے ارادون مین کامیابی دے اور آپ
کی کارروائیون مین قبولیت عطا
فرمائیگا -

ناصر الدین شاہ مرحوم اور مصری اخبار

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ قاہرہ اخبار
مطبوعہ مصر سے ناصر الدین شاہ ایران مغفور کے متعلق
مشرح حالات زبان عربی سے ترجمہ کر کے معزز
ناظرین مسلم ہیرالڈ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔
[illegible] حال کا اخبار قاہرہ [illegible]
ہو کر ملک ایران پر جب کہ آغا محمد خان قاچار کا تسلط
ہوا۔ اور اُس شاہ نے شہر تفلیس فتح کیا اور بہت سے
بحکم شاہ کثیر التعداد ارمنی اپنی ضرورت ذاتی کے
سبب مقید کئے گئے۔ یعقوب خان نامی ایک شخص
کا خاندان منجملہ ان مقیدین سے تھا۔ اس خاندان کے
اکثرین میں سے (چونکہ بظاہر اسلام قبول کیا تھا)
فتح علی شاہ و محمد شاہ شاہان ایران کے وقت میں
بڑے بڑے عہدے و نیز عزت پائی تھی۔ ملکم خان یعقوب
خان ارمنی کا پوتا دستکار جس نے اکثر یورپ کے کالجوں میں
تعلیم پائی تھی۔ اور مغربی علوم میں اعلیٰ درجے کی
لیاقت حاصل کر چکا تھا ناصر الدین مرحوم کے اوائل
سلطنت میں جب ایران واپس آیا تو اس نے طہران
میں فراماسن کی بنیاد ڈالی۔ اور بہت سے معززین ایران
کو اس جماعت میں داخل کیا۔ یہاں تک کہ
جلال الدین مرزا ابن فتح علی شاہ اس فرقہ کے مربی
اور سرپرست بنے۔ یہ لوگ [illegible] اپنی مجالس میں بنا

حکومت ایران پر نکتہ چینیاں کرنے لگے اور ہمیشہ
یہی ارادہ کرتے تھے کہ ایران کا تخت و تاج جلال الدین
مرزا کے [illegible] ہر طرح ایک عادلانہ حکومت
کی بنیاد رکھتا ہے اور محض اسی سے امید ہے کہ
قانون ملکی کو استحکام بخشیگا اور مجلس شوریٰ
(پارلیمنٹ) قائم کریگا۔ اس امر کے معلوم ہونے پر
شاہ ناصر الدین مستقل نے معاً ملکم خان کو ایران سے
خارج کرکے اس فراماسن جماعت کا [illegible] خاتمہ کیا۔
ملکم خان نے ایران سے نکل کر ایک کتاب تصنیف کی
جس میں اُمرا و وزرا و علماء ایران کے حالات
بُرے طور پر بیان کئے۔ اور اس نسخہ کی جا بجا
اشاعت کی۔ اس وقت مشیر الدولہ مرزا حسین خان
سفیر ایران مقیم قسطنطنیہ نے اپنی حکمت عملی سے سلطنت
ایران کی طرف سے ملکم خان کو عہدہ سفارت پر مامور
کرا کر لندن بھیجا اور اس حکمت عملی سے اس فتنہ انگیز
کا رستہ [illegible] کو فرو کیا۔ لیکن جب شاہ مقتول نے
یورپ کا سفر کیا تو اپنی دوسری [illegible] مخالفانہ کاروائیوں
سے واقف ہو کر عہدہ سفارت سے معزول کیا۔ اور
اسی اثنا میں جمال الدین افغانی نے جو مصر سے نکالا
گیا تھا اور اس کے بعد ایران سے لندن پہنچا۔ وہاں
ملکم خان سے اتفاق کر کے فارسی زبان میں ایک
رسالہ موسوم بہ مجلۃ القانون شائع کیا۔
جس میں ناصر الدین شاہ مرحوم اور صدر اعظم میرزا

علی اصغر خان کی نسبت [illegible] پوشیدہ [illegible]
قائم [illegible] اور [illegible]
مین شایع کیا [illegible] مین [illegible] لکھا ہوا [illegible]
[illegible] پہنچایا - اور [illegible] مرزا [illegible] شیرازی
اور دو [illegible] علماء عراق اور کربلا [illegible] خوف [illegible] اپنا
مخالف بنا کر [illegible] شاہ مرحوم کو تحریک [illegible]
امور سلطنت کا اجرا [illegible]
رسالہ [illegible] انکا نون بالکل [illegible]
مشابہ ہے جسکی اشاعت [illegible]
تاہم [illegible] شاہ کے قتل کا بیان [illegible] لکھا ہے کہ
شاہ و صدر اعظم [illegible] جلوس شاہانہ کے ساتھ [illegible]
شاہزادہ [illegible] طرف [illegible] طہران سے کچھ فاصلے
پہنچ گئے جب [illegible] مین [illegible] پہنچے تو ایک
[illegible] کے [illegible] کھڑے [illegible]
[illegible] شاہ نے ایک [illegible]
کلمات ظرافت آمیز کہے -
[illegible] جو [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] دروازون مین سے
[illegible] شخص مسمی ملا رضا
[illegible] والی تمنچہ کا
[illegible]

[illegible] کی بائے اس
[illegible] گولی نے چھٹی دساوین پسلی
[illegible] دل پر سخت صدمہ پہنچایا [illegible] پانچ
[illegible] پہلے کہ شاہ نے وفات پائی -
ملا رضا [illegible] اوسنے [illegible] مین ایران سے
[illegible] اوسکو جرم سے [illegible]
دو بار [illegible] خطا پر [illegible] کیا - اور ازان بعد اوسکی
خطا معاف کی [illegible] درماہہ مقرر کیا - باوجود
شاہی نوازش کے اوس کے کینہ و بغض کی یہ نوبت
پہنچی کہ اپنے ولی نعمت کو شہید کیا - قاتل سے
دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ شاہ کے مخالفون نے
اسکو اس کام کے لئے انتخاب کیا تھا - اور پھر دو ماہ
تک اس موقع کی تلاش مین تھا - شاہ کے حرم سرا
مین اسکی دو ہمشیرہ زادیاں [illegible] تھین جنہون نے شاہ
کے جامع مسجد جانے سے پہلے اوسکو اطلاع دی تھی -
قاتل جمال الدین کے رفیقون مین سے ہے - اور وہ
لوگ جو جمال الدین کیطرف اعتقاد رکھتے ہین اون
[illegible] رکھتا ہے -

حکیم محمد اسحق خان   ۸ جون ۹۶ء

تار برقی [illegible] فرانس کیجانب سے [illegible] معلوم ہوا
ہے [illegible] نے جو بال جشن تاج پوشی
زار کی تقریب مین دیا تھا اوس مین [illegible] سفیر
فرانس کی بیگم کے ساتھ ناچے تھے

بمبئی

ملان بہادر یار محمد خان
... کو خبر کی سرکاری نشست ...
... کے بنگلے واقع کمبالہ ہل پر ملاقات
... کہا تھا کہ شملہ مین ... دو شخص
ایک مسمی ... اللہ اور ... ملازم مسمی ...
رحیم مٹی کے تیل سے جلگئے ... دونون ... اسپتال ...
... علاج ...

دو ... کی خبر بیان ہے ... ہلین ... ہنگ
... ہوگا ...

... ہسپتال سے ایک مریض ...
... کپڑے ... لیکر فرار ہوگئی

... کانسٹبل سکار ... نے کل ایک کوچمین گوپال
ہری کو اسجرم مین مسٹر ڈیپ مجسٹریٹ کے
اجلاس مین پیش کیا۔ کہ وہ ٹہاکر دوار پر گاڑی
زور سے ہانکتا تہا جسکی وجہ سے ایک نوسالہ ہندو
لڑکی کی دونون ٹانگین گاڑی کے نیچے کچلکر
ٹوٹ گئین۔ گاڑی والا گاڑی کو لیکر فرار ہوگیا
تہا مگر بعد مین پولیس سپاہی نے اوسکو گرفتار
کرلیا۔ صاحب مجسٹریٹ نے گاڑی والے کو
دو روز قید سخت کی سزا دی۔

ایک شخص محمد حسین نے جو کرایا سٹریٹ مین
... ہے پولیس کو اطلاع دی کہ میری عدم موجودگی
مین کوئی شخص میرے مکان سے صندوق توڑ کر
۲۰۰ روپے لیگیا۔

... دو ... کے تالاب مین ڈوب گئی
... لڑکے ... تھے ڈوب کر مرگئے
... جون کو کرنیل مسٹر جیمس ... کو تنخواہ
آگیا جسکی وجہ سے وہ ... پوسٹ ...
تشریف نہ لیجا سکے۔ انکی جگہ مسٹر جیمس نے ... چارج ...
اجلاس کیا۔

گورنمنٹ کا ... نامی جنگی جہاز ... جون کو
... سے آیا۔ اسکا کپتان بیان کرتا ہے کہ راستہ مین
طوفانی ہوا اور بارش کا بہت زور تہا
... کلاین یعنی آگبوٹ ... سے آیا اوسکا کپتان
بیان کرتا ہے کہ ... دن تک ہوا صاف رہی مگر اوسکے
بعد طوفانی ہوا اکثر جگہ ملی۔

... پاچیہ آگبوٹ کراچی سے آیا۔ اوسکا کپتان
بیان کرتا ہے کہ راستہ مین ...
اور مشرقی ہوا ہی چلتی ...
... آگبوٹ ...
کنارے آیا ہے اوسکا کپتان ...
تک بہت سخت طوفانی ...
بندر پر لنگر کرنے ...
... جون ...
ہوگیا اور ...
سامان ...

۔۔بمبئی بارش

بمبئی کے مختلف مقامات مین ۱۳ رجون روز چہارشنبہ تک جو بارش کی ہوئی ۔ و نیز تین سال مین اسی تاریخ تک جو پانی گرا تھا ۔ اوسکی مفصل کیفیت ذیل مین درج ہے ۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

امیر صاحب افغانستان

اخبار مارننگ پوسٹ لکھتا ہے کہ امیر عبدالرحمن خان بادشاہ کابل کے پیچھے پڑ گیا ہے ۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ گورنمنٹ بہت بڑا کرتی ہے ۔ جو امیر کو اسقدر روپیہ دیتی ہے ۔ اور اتنی خوشامد کرتی ہے ۔ جب وقت پڑیگا اوسوقت امیر روس کا ساتھ دینگے ۔ اور افغان لوگ اون ہتھیاروں سے جو سرکار نے اونکو دئے ہیں ۔ انگریزی

ہی قائم ہیں کہ ۔ اب بھی روپیہ دیتے

اڑتا ہے ۔ اور افغانستان کو اوسی کے عوض مین کلنوشہر ...ت ۔ برٹش گورنمنٹ کیلیے افغانون کی خوشامد کرنا بڑی شرم کی بات ہے ۔ مگر افسوس کہ گورنمنٹ اس شرم کو محسوس نہین کرتی ۔ ... وہان ۔ معلوم نہین تعجب اس امر کا ہے کہ گورنمنٹ کے ایسے ایسے عاقل اور مدبر اور سیل القدر افسرون کو جو نہ سوجھی ۔ شاید انکو الہام ہوا ہے کہ امیر وقت پر ... کا م آینگے ۔ نہین معلوم ہوتا کہ یہ بات اس اخبار کو کسطرح معلوم ہوئی ۔ کہ امیر دغا دینگے ۔ اور طرہ یہ ہے ۔ کہ آپ ہی یہ بھی دعوی کرتے ہین کہ امیر نے اپنی اس رائے کو (لیتے انگریزیلن کو بے وقوف سمجہ کر اور ہمت پر انکو دھوکا دینیکو) اپنے خاص مشیرون اور امرا پر ظاہر کر دیا ہے ۔ کیا اون معزز مشیرون مین سے اخبار مارننگ پوسٹ بھی ہے ؟ ورنہ انکو اس مخفی امر کی کیسے واقفیت ہوئی ؟ امیر صاحب اس قسم کے بے پروا اور بے رعب بادشاہ نہین ہین ۔ کہ اون کے مخفی راز اس طرح سے افشا ہون ۔ اور نہ ایسے بے تمیز ہین کہ ایسے اہم امر کو اس طرح افشا ہونے دین کہ اخبار مارننگ پوسٹ تک یہ خبر پہنچے جناب سر مارٹیمر ڈیورنڈ صاحب بہادر اور ایک لائق اور قابل عاقل افسر ہین ۔ اور انہون نے بہ حیثیت دیگر لائق افسرون کے جنکی عقل و فہم پر سرکار کو بہروسہ ہے ۔ امیر صاحب سے تمام ملکی ضروری امور پر گفتگو طے کر کے بعد اطمینان کامل و خیال نفع و نقصان شہنشاہی

... یہ کچھ ضرور ہیں کہ ان کا نام ذریعہ
... کر بلایا جائے۔

اپولو

آج مسلمانوں کا نہایت مبارک تہوار عید الضحیٰ ہے اسلئے [illegible] مسٹر گبسن اور مسٹر [illegible] اپولو میں تشریف لائے ہیں تاکہ [illegible] مسلمانوں کو [illegible] [illegible] واردات پر فوراً پہونچ جائیں

یورپ کی پولیٹکل حالت

اٹلی سے انقلاب [illegible] کی خبر آئی جس کی وجہ یہ ہے کہ جنگی سامان کے اخراجات کی کثرت نے دنیا کی حالت اس قدر ابتر کر دی ہے کہ زیادہ تحمل کی گنجائش نہیں رہی۔ جہانتک قرضہ لینے کی طاقت ملک میں تھی۔ وہ کام صرف ہو گئی ہے۔ اور ساہوکار زیادہ قرضہ دینے سے انکار کرتے ہیں۔ صرف دو صورتیں باقی ہیں۔ ایک یہ کہ جنگی اخراجات میں تخفیف کی جائے۔ اور دوسری یہ کہ ملک کا دیوالہ نکلے۔ افسوس کی بات ہے کہ باوجود اسقدر مصیبت کے گورنمنٹ اٹلی فوجی اخراجات کی تخفیف منظور نہیں کرتی۔ وہ سمجھتی ہے کہ تخفیف کرنے سے حکومت کے قیام کی خیر نظر نہیں آتی۔ سلطنتیں یورپ میں گو بظاہر امن کی خواہشیں ظاہر کی جاتی ہیں لیکن اصل بات کو سب طاقتیں دل ہی دل میں سمجھ رہی ہیں کہ ہماری کا عالم ایسا ہوا ہے کہ جہاں موقع ملا گردن کو [illegible] کرینگے۔ یہ حالت شاید یورپ کیلئے کیسی ہی خطرناک کیوں نہ ہو لیکن واقعات کا انکار کرنا مشکل ہے کسی طاقت کو اپنے ہمسایہ پر اعتبار نہیں ہے۔ [illegible] کوئی طاقت تخفیف اخراجات میں پیش دستی نہیں کرتی۔ [illegible] کوئی جنگ ضرور ہوگی [illegible] مشکل ہے کہ [illegible] اور کس طاقت کی طرف [illegible] بلکہ قریب پہنچ چکا ہے اور [illegible] شمالی افریقہ [illegible] تمام طاقتیں اور [illegible] دیکھ رہی ہیں [illegible] پہنچیگا۔ اور آئندہ [illegible] کا ایک [illegible] ہو جائیگا۔

بمبئی پولیس کا سرکلر

حضور [illegible] صاحب بہادر کمشنر پولیس بمبئی نے پنجشنبہ کی شب کو بذریعہ سرکلر پولیس سپاہیوں کو اطلاع دی کہ وہ آج بہت ہوشیار رہیں۔ فساد ہونے دیں [illegible] امرتا بازار پتریکا نے بہت کچھ [illegible] فراشی کی ہے۔ [illegible] اصلی جبلی عادت ہے۔ بڑا متعصب اخبار ہے۔ اکثر مسلمانوں اور انگریزوں پر [illegible] کیا کرتا ہے۔ اسکا دوسرا بھائی اخبار [illegible] ہے۔ وہ بھی اسیکی تقلید کرتا ہے۔

[illegible] لطیفہ زیادہ کیا۔ اور الطاف اپنا پورا پورا اطمینان
فرمایا۔ اور جس کامیابی کے ساتھ یہ سفارت افغانستان سے آئی
ہے۔ وہ مخفی نہیں ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ کن امور پر بحث ہوئی
اور کس طرح پر طے ہوئی۔ لیکن یہ بات مسلّم ہے کہ جن امور کی بحث
تھی وہ کیونکر طے ہوئے۔ لیکن صفائی سے قابل اطمینان طریق پر طے ہو گئی
اور یہ تمام سر ڈیورنڈ صاحب کی اعلیٰ لیاقت اور عالی دماغی کی تعریف
میں تمام انگلستان و ہندوستان کے اعلیٰ افسران جلیل القدر رطب
اللسان ہو رہے ہیں۔ اور تمام صحافی نے اس سفارت کی کارگزاری
کو بیان کیا ہے اور امیر صاحب کے ازدیاد وظیفہ وغیرہ عنایات سلطانی
کو مناسب تسلیم کیا ہے۔ لیکن اخبار مارننگ پوسٹ [illegible]
کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اب یہ رائے دیتا ہے کہ ایسا
[illegible] فضول دینا اور افغانوں کی منت اور خوشامد کرنا ہے
بالکل عجب کی بات ہے کہ ایسی رائے کس خیال پر دی جاتی ہے کیا
اخبار مارننگ پوسٹ اس عرصہ گذشتہ کی اخراجات و الطاف عنایات
کو بالکل فضول سمجھتا ہے؟ کیا ایک ہزاروں طرح کی عنایات
و مروت کے اظہار کے بعد امیر صاحب کو سرکار کی پرورش عنایت و
مایوس کرنا چاہتا ہے؟ اس سے کیا فائدہ متصور ہے؟ کیا امیر صاحب کو
اگر مایوس کر دیا جائے تو اونکو برا معلوم ہوگا؟ بیشک وہ سرکار کے [illegible]
جائینگے۔ اور اس قدر عرصہ کے لاکھوں روپیہ فضول جائینگے۔ ہم تو
سرکار انگریزی اور شاہ کابل کی دوستی کے استحکام سے بہت خوش ہیں
اور ہم کس گنتی میں ہیں۔ ہمارے شہنشاہ کے تمام اہل الرائے اس
کارروائی سے بہت خوش ہیں۔ اور اونھوں نے عواقب امور پر خوب

نظر ڈالدی ہے۔ اور سب باتوں کو سمجھکر یہ کارروائی کی ہے۔ ہمکو ہرگز
امید نہیں کہ محمد عبدالرحمن خان بادشاہ کابل کفران نعمت اختیار
کرینگے۔ اور روس کا ساتھ دینگے۔ یا [illegible] انگلستان سے تعاون کو
سرکار کو دغا دینا [illegible] ہے۔ نیز افغان والی روس کی اطاعت کے
ساتھ [illegible] ہونگے اور نہ اپنے توابع قرار کرینگے وہ مگر
[illegible] عبدالرحمن خان اگرچہ کابل میں مقیم
ہیں لیکن [illegible] ان ہی کے بیٹھے ہوئے روس اور انگلستان کی سلطنت کو
تاج چھینا ہے اور یہ خود سمجھتے ہیں کہ سرکار انگریزی کی
عافیت [illegible] ہے۔ اور امیر عبدالرحمن خان بہادر پر نوازش فرمانے
سے سرکار کو کچھ شرم نہیں۔ کیونکہ امیر صاحب بڑے دوست [illegible]
بلکہ سرکار اونکو اپنا متوسل سمجھکر بطور عطیہ شاہانہ یہ عنایات فرماتی
ہے۔ اکثر سلاطین اولوالعزم اپنے متعلق بادشاہوں اور امراؤں کو
وظائف دیتے تھے۔ اسی طرح [illegible] ہماری سرکار کے متعلق بادشاہ
اور سرحد کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ پھر اونکو وظیفہ دینے اور عنایت
فرمانے میں کیا قباحت ہے؟ کیا اخبار مارننگ پوسٹ نے اس [illegible]
کو خراج سمجھا ہے۔ یا یہ اونکے منہ لگائی ہیں۔ جو ان عنایات کو
توہین تصور کرتا ہے۔ بہر کیف اخبار مارننگ پوسٹ کے صاحب [illegible] تمام
شہنشاہی اہل الرائے کی رائے سے مخالف ہیں۔ ہم نہیں
جانتے کہ یہ رائے اونکی قابل غور کے ہے۔ یا نہیں۔ سرکار نے
جو کچھ کیا ہے۔ سمجھکر کیا ہے۔ ع
رموز مملکت خویش خسروان دانند

سبحان اللہ! دوا نے عجیب نیک بات کر دیا!!

... وہ ساعت کو نو ... مدد کیجیے "لیکن چھٹے چلے آتے ہیں"!

یہ کلمات ہر ایک کی زبان سے صادر ہوتے جو مجھے گلیوں [illegible] رات دن ملتے دیکھتا۔ فی حقیقت اگر تم بھی دیکھتے۔ تو اول [illegible] میں کچھ ایسا ہی تصور کرتے۔ کیونکہ سب انکا کچھ ایسا ہی تجربہ ہے۔ میں اپنے راہ میں سیدھا سر جھکائے ہی چلا جاتا تھا کہ اس بات کے نام سے مجھے تعجب تھا کہ کیا نیا سا حال چھپا تھا۔ ان باتوں سے پہلے قبل تو ... صحت سے مجھ میں کچھ خلل آتا تھا... باقی ہی نہیں کو کہانے کی واقعی ضرورت۔ مگر [illegible] جی اکتا گیا۔ میں وحشت زدہ ہی رہ گیا! اگرچہ چیز [illegible] ہی گیا۔ تو نتیجہ میں اس بلا کی تعالت۔ رگ رگ اور مضمون سے میل دیا۔ ہاتھ پاؤں گر سے پڑتے تھے۔ جی اچاٹ طبیعت اوداس۔ دماغ بھاری۔ گویا کئی دنوں سے آنکھ ہی نہیں جھپکائی۔ رفتہ رفتہ بکو بخوابی ہی شروع ہو گئی۔ پہلا طبیعت ہالی اور بحال ہارتی تھی۔ اب گران اور چڑچڑی ہو چلی۔ افیون کیسی پینک آنے لگی۔ زبان پر فاسد مادہ کی دھڑی جمنے لگی۔ کام میں جی نہ لگے۔ ہمت و حوصلے سب رخصت۔ شانوں میں درد۔ اور پشت میں کلانا۔ آنکھوں کی سفیدی پر یرقان کیسی زردی جھلکانے لگی۔ منہہ کا لعاب غلیظ اور چپچپا۔ دائم قبضیت۔ منہہ میں تعفن کی ڈکارین۔ اسکو تمام عمر نہیں بھولنے کا۔ اس نوبت میں چلتے چلتے غش آنے لگا۔ تمام چیزیں گھومتی نظر آنے لگیں پیرین گرتے گرتے بال بال بچگیا۔ بمشکل خود کو سنبھال سکا۔ یہی چند روز جاری رہی۔ اسوقت جس نے جو بتایا۔ کہا یا کر لیا۔ حکیم اور ڈاکٹر [illegible] سب کے دروازے کی خاک چھان ڈالی۔ ایک دوست ان دنوں میں ادھر ہو۔ اوسنے کہا کیے میان تم کیا بتلے ہوگئے ہو۔ ماد سیگل کا شربت استعمال کرو۔ اگر تمہارے سہ ماہ میں سارا مرض کاٹ ڈالا۔ مجھکو یقین تو نہ آیا مگر گئے تو تیر نہیں تو تکا سہی۔ اسکی بھی ایک بوتل خرید لائے۔ چار بوتلیں استعمال کی ہونگی، بفضل خدا ہوگیا۔ کوئی شکایت باقی نہ رہی۔ اسکی سرعت تاثیر معجزہ ہے۔ جو بعضی بیماریوں کے لئے نواکسیر اعظم کا سا خاصہ رکھتا ہے۔ سرعت تاثیر اوسکی ہاتھ کی شبیہ مانند آتی بات کرتی ہے۔ یہ میری خوش قسمتی تھی اور مانی سیگل کے شربت میں کسی نوع کا دھوکا نہیں۔

کاتب الحروف جے جی ہمیسن

[illegible] ایڈریس۔ [illegible] کاسل اڈلائیم۔

B.T.

نابینا آدمی اور لیمپ

اندھیری رات میں ایک نابینا آدمی لیمپ کرتا ہے لیے اور ایک گھڑا اپنے کندھے پر اٹھاتے ہوئے بازار میں جا رہا تھا۔ کسی آدمی نے اوس سے کہا وے او احمق تیری آنکھوں میں تو دن اور رات دونوں یکسا ہیں اسلئے تجھے لیمپ کیا فایدہ ہے؟! اس پر نابینا نے ہنسکر کہا کہ وہ او بیوقوف کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ لیمپ صرف میری ہی

کے لئے ہے یا نہیں - بلکہ میں نے صرف تمہاری توجہ اپنی
طرف چاہی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس اندھیری رات میں یہاں تک
پہنچ کر ٹھوکر کھا کر اسے چھوڑ ڈالو -

آپ جانتے ہیں کہ اندھے آدمی کا لیمپ اندھیری رات میں روشنی دیتا
جلتا تھا سو ویسا تھا - زندگی کا لیمپ بھی تندرستی کا تیل
جلنے سے تمہارا بدن ٹھیک چلتا ہے - اور خون اس طرح جسم کے
کے چراغ کو روشن رکھتا ہے پس اگر خون خراب ہو تو زندگی کی روشنی بھی
دھیمی ہو جاتی ہے کیونکہ وہ ... آدمی کا ایک بیماری کی ...
مدھم رہتا ہے - کیا تم بھی اپنے خون کی یہ حالت کرنے پر آمادہ ہو
... وہ ... سہارا رہ سکے - اور ... کو ...
... رہا ہو ؟ اسلئے اُنکو معلوم کرنے کیلئے ذیل کے سوال ایسے ہیں ...
کیا تمکو اکثر قبض رہتا ہے ؟ کیا تمہارے پہلو اور شانوں میں درد رہتا اور بوجھ سا
کیا تمہارا اکثر متلی کے ساتھ سر میں درد رہتا ہے ؟ کیا کبھی تمہارے سر پر گرم اور خشک
بھی رہتا ہے ؟ کیا تمہارے منہ کا مزہ خراب رہتا ہے ؟ کیا تمہیں ...
اشتہا جاتی رہی ہے ؟ کیا تمہارا خون ملیا اور کمزور ہے ؟ کیا تمہاری آنکھوں کی سفیدی
زرد رنگ کی سی ہے ؟ کیا تمہارا پیشاب بہت گدلا اور بہت تھوڑا آتا ہے
کیا کبھی کبھی تمہارے شانوں اور پہلو میں درد بھی رہتا ہے - گویا کہ ... معدہ پر
ایک بھاری بوجھ رکھا ہوا ہے ؟ کیا گاہ گاہ تمہاری بصارت میں نقص معلوم دیتا ہے
ایسا کہ گویا تمہاری آنکھوں کے سامنے کچھ موہوم داغ نظر آتے ہیں ؟ یاد رکھو کہ تمام
علامات ایک ہی دفعہ ظاہر نہیں ہوتیں - لیکن جب خون مریض ہے تب وہ تمام علامتیں
کسی کسی وقت بیماری کے بعد دیگرے موجود ہوتی ہیں اور یاد رکھو
کہ اگر مذکورہ بالا علامات میں سے ایک بھی تم میں پائی جاتی ہو تو اسمیں کچھ
شک نہیں ہو سکتا کہ تمہاری بیماری کی جڑ تمہارے خون اور جگر میں ہے - پر تم ہرگز

پست صحت اور افسردہ خاطر مت ہو کیونکہ تمہاری بیماری
کی حالت میں بہت کچھ بہتری کی امید ہے کیونکہ میں تمہارے لئے
... ہوں - یعنی سیگلس کیوریٹو سیرپ
... کا فوری ... تندرستی دیگا - بیماری کو اسکی
... اور ... ہر ... کھا ... گیا
یاد رکھو کہ یہ دوا بہت ہی ... کو ... اور ...
کے تمام اعضا کو ... دیکر بحال رکھنے کیلئے ...
... اور ... ہاں اسطرح بیماری سے محفوظ ہو جائیگا
تو تب تمہاری زندگی کا لیمپ پھر ... ہو جائیگا - اور ...
ہی روشنی کے ساتھ جلنے لگ جائیگا - اور ... ہرگز ...
نہیں پائیگی گویا کہ ... اسکے ... محافظ ہو جائیگا - اور
تب ... بغیر کچھ ... کے ... ساتھ جاتا رہیگا -
یاد رکھو تمہارے ... کا لیمپ جلانے کیلئے اور ... ٹھیک ہیں ...
سیگلس کیوریٹو سیرپ بالکل نباتاتی چیزوں سے نہایت ہی ...
ولایت اور ... تازہ ادویات کی ترکیب سے تیار کیا گیا ہے - اسلئے
وہ بالکل بے ضرر اور ... کرنے کے قابل ہے -

قیمت فی بوتل ایک روپیہ ... روپیہ اور ... ہے -
اس دوا کے استعمال کرنے کی ہدایات ہر ایک بوتل کے ساتھ
لپیٹا ہوا ملیگا - یہ دوا ہندوستان کے تمام شہروں اور قصبوں
کے ... میں اکثر دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہے - اور
یا اسکے مالک سے جنکا پتہ یہ ہے -

اے - جے - وہائیٹ - لمیٹیڈ
۵ - فوربس سٹریٹ - بمبئی -

B.M.

والاجناب۔ آپ کے پرچہ مطبوعہ ۱۳ اپریل ۱۸۹۱ء کے
صفحہ ۲۷۸ پر ایک مضمون بعنوان (مسلمانوں نے پھیلایا)
ایک مضمون [illegible] نظر سے گذرا۔ [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] دیکھنے سے ظاہر ہوا [illegible]
[illegible] اسلامی اخبار [illegible] مسلمانوں پر [illegible] کیا
گیا ہے [illegible] سطر [illegible] عبارت [illegible]
[illegible] مسلمانوں نے پھیلایا [illegible] کہ
مبارک تیوہار [illegible] ہندو بھائی [illegible] قوم [illegible]
ایک [illegible] کارن آپ [illegible] ہیں) اس سے صاف ظاہر ہوتا
ہے۔ کہ گویا ہمیشہ مسلمان ہی ابتدا کرتے [illegible]
[illegible] اور انکو ایذا پہنچاتے ہیں۔ افسوس [illegible]
آجتک جتنے لارڈ ہندوستان میں ہوئے جہاں جہاں بلوا ہوا [illegible]
حکام وقت نے یہانتک کہ بعض ہندو اخباروں نے محض ہندؤں کی نسبت
الزام لگایا۔ اور مسلمانوں کو غیر قابل الزام [illegible] رپورٹ اور [illegible]
میں ظاہر کیا۔ یہ ہمارا بھائی مسلمان ایڈیٹر قاصد [illegible]
ظاہر کرتا ہے کہ مسلمان بانی فساد ہیں اور یہی ہندؤں کا دل [illegible]
ہیں۔ اب دیکھئے کہ ہندو لوگ اس اخبار کو سند سمجھکر [illegible]
ہیں کہ اگر مسلمانوں کی غلطی نہ ہوتی۔ تو انکا اسلامی اخبار کیسے مسلمانوں کو
دل دکھانیوالا لکھتا [illegible] مسلم [illegible]
کرتا ہوں کہ اسلام کا تنزل اور اسلام کی ہتک جتنی ایسے نام کے
مسلمانوں سے ہوتی ہے [illegible] اسلامی [illegible]

[illegible] خیرخواہ [illegible] قوم [illegible]
اور [illegible] مسلمانوں کی [illegible] کرتے ہیں [illegible]
[illegible] سلطنت [illegible]
اور [illegible]
[illegible]
[illegible] اگر [illegible]
[illegible] کی [illegible] کا [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] اپنے [illegible]
[illegible] لیکن [illegible]
اور بعض [illegible] ایسے [illegible]
[illegible] خلاف شرع [illegible]
کے ساتھ [illegible] جواب [illegible]
کی [illegible] اسلامی اخبار کی [illegible] اسلامی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمانوں [illegible] اسلامی
[illegible]
[illegible] مسلمانوں [illegible]
[illegible] مسلمانوں کا [illegible]
[illegible]

مطبع محمودی [illegible] محلہ [illegible] منشی محمد امیر [illegible]